کنز الایمان

فی

ترجمۃ القرآن

خزائن العرفان فی تفسیر القرآن

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ۰ پاکستان

Al-Quran-ul-Kareem

Kanz-ul-Eeman: **The Urdu Translation by "AalaHazrat Imam Ahmad Raza Khan"**

Khazain-ul-Irfan: **The Urdu Tafsir by "Naeem ud Din Muradabadi"**

قرآن الکریم ۔ ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا خان بریلوی ۔ تفسیر خزائن العرفان نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ علیھما
۔ ضیاء القرآن پبلکیشنز ۔

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۵

وَھِیَ سَبْعُ اٰیٰتٍ وَّفِیْھَا رُکُوْعٌ ۱

سورۂ فاتحہ مکی ہے اس میں سات آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ

روز جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے

نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ

مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ

الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا

عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾

اور نہ بہکے ہوؤں کا

المنزل الاول — رکوع ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم سورۂ فاتحہ کے اسماء اس سورۃ کے متعدد نام ہیں فاتحہ، فاتحۃ الکتاب، ام القرآن، سورۃ الکنز، کافیہ، وافیہ، شافیہ، شفا، سبع مثانی، نور، رقیہ، سورۃ الحمد، سورۃ الدعا، تعلیم المسئلہ، سورۃ المناجاۃ، سورۃ التفویض، سورۃ السوال، ام الکتاب، فاتحۃ القرآن، سورۃ الصلوٰۃ۔ اس سورۃ میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حرف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں شان نزول یہ سورۃ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی۔ عمرو بن شرجیل سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں اقرأ کہا جاتا ہے ورقہ بن نوفل کو خبر دی گئی، عرض کیا جب یہ ندا آئے آپ باطمینان سنیں اس کے بعد حضرت جبریل نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا فرمائیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول میں یہ پہلی سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سورۃ اقرأ نازل ہوئی۔ اس سورت میں تعلیماً بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے احکام مسئلہ نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے، امام و منفرد کے لئے توحقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقراءت حکمیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرات سننے کا حکم دیا ہے اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا مسلم شریف کی حدیث ہے اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا جب امام قرات کرے تم خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے مسئلہ نماز جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو سورۃ فاتحہ بہ نیت دعا پڑھنا جائز ہے بہ نیت قرات جائز نہیں (عالمگیری) سورۃ فاتحہ کے فضائل احادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی (ترمذی) ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے، ایک سورۃ فاتحہ دوسرے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (مسلم شریف) سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے (دارمی) سورۃ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے (دارمی) استعاذہ مسئلہ تلاوت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا سنت ہے (خازن) لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لئے سنت نہیں (شامی) مسئلہ نماز میں امام و منفرد کے لئے سبحان سے فارغ ہو کر آہستہ اعوذ پڑھنا سنت ہے (شامی) تسمیہ مسئلہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورۃ فاتحہ یا اور کسی سورہ کا جزو نہیں،

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ ٢ ٨٧
وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ بقرہ مدنیہ ہے، اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ف اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۚۛ فِیْهِ ۚۛ هُدًى

ف وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ف اس میں ہدایت ہے

لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ

ڈر والوں کو ف وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں ف اور

یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

نماز قائم رکھیں ف اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں ف

وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ؕ

پہلے اترا ف اور آخرت پر یقین رکھیں ف

اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے، بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے شروع فرماتے تھے مسئلہ تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے مسئلہ قرآن پاک کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جائے، سوائے سورۂ براءت کے مسئلہ سورۂ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزو آیت ہے، بالاتفاق اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی نماز جہری میں جہراً، سری میں سراً مسئلہ ہر مباح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے، ناجائز کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے سورۂ فاتحہ کے مضامین اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، ربوبیت، رحمت، مالکیت، استحقاق عبادت، توفیق خیر، بندوں کی ہدایت، توجہ الی اللہ، اختصاص عبادت، استعانت، طلب رشد، آداب دعا، صالحین کے حال سے موافقت، گمراہوں سے اجتناب و نفرت، دنیا کی زندگانی کا خاتمہ، جزاء اور روز جزاء کا مصرح و مفصل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمال "حمد" مسئلہ ہر کام کی ابتداء میں تسمیہ کی طرح حمد الٰہی بجالانا چاہئے مسئلہ کبھی حمد واجب ہوتی ہے، جیسے خطبہ جمعہ میں، کبھی مستحب جیسے خطبہ نکاح و دعا و ہر امر ذیشان میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنت مؤکدہ جیسے چھینک آنے کے بعد (طحطاوی) "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" میں تمام کائنات کے حادث ممکن محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی ابدی حی قیوم قادر علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رب العالمین مستلزم ہے دو لفظوں میں علم الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے "مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ" ملک کے ظہور تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اسی سے معلوم ہوا کہ دنیا دار العمل ہے اور اس کے لئے ایک آخر ہے جہان کے سلسلہ کو ازلی و قدیم کہنا باطل ہے اختتام دنیا کے بعد ایک جزاء کا دن ہے اس سے تناسخ باطل ہو گیا "اِیَّاكَ نَعْبُدُ" ذکر ذات و صفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ اعتقاد عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے، مسئلہ "نَعْبُدُ" کے صیغہ جمع سے ادائے جماعت بھی مستفاد ہوتی ہے، اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجہ قبول پاتی ہیں مسئلہ اس میں رد شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی "اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مستعان وہی ہے باقی آلات و خدام و احباب وغیرہ سب عون الٰہی کے مظہر

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۲

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے ف۱۰ انہیں برابر ہے، چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ، وہ

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَ

ایمان لانے کے نہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور

عَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ

ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے۔ ف۱۱ اور ان کے لئے بڑا عذاب۔ اور کچھ

النَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْءَاخِرِ وَمَا هُم

لوگ کہتے ہیں ف۱۲ کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان

بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ يُخَٰدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ

والے نہیں۔ فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو ف۱۳ اور حقیقت میں فریب نہیں

إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ

دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴ تو اللہ نے ان کی

اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَ

بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بدلا ان کے جھوٹ کا ف۱۵ اور جو

(۱۰) اولیاء کے بعد اعداء کا ذکر فرمانا حکمت ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اس کے نتائج پر نظر ہو جائے شان نزول یہ آیت ابوجہل ابولہب وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اسی لئے ان کے حق میں اللہ تعالٰی کی مخالفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں انہیں نفع نہ ہو گا مگر حضور کی سعی بیکار نہیں کیونکہ منصب رسالت عامہ کا فرض رہنمائی و اقامت حجت و تبلیغ علی وجہ الکمال ہے مسئلہ اگر قوم ہدایت پذیر نہ ہو تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی، کفر کے معنی اللہ تعالٰی کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔ (۱۱) خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار ضلالت و گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے سننے سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے افعال بھی تحت قدرت الٰہی ہیں۔ (۱۲) اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی راہیں ان کے لئے اول ہی سے بند نہ تھیں کہ جائے عذر ہوتی، بلکہ ان کے کفر و عناد اور سرکشی و بے دینی اور مخالفت حق و عداوت انبیاء علیہم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہر قاتل کھا لے اور اس کے لئے دوا سے انتفاع کی صورت نہ رہے تو خود ہی مستحق ملامت ہے۔ (۱۳) شان نزول یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے، اللہ تعالٰی نے فرمایا مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا اسلام کا مدعی ہونا نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لئے کافی نہیں، جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہیں شرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے مِنَ النَّاسِ فرمانے میں لطیف رمز یہ ہے کہ یہ گروہ بہتر صفات و انسانی کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اس کا ذکر کسی وصف و خوبی کے ساتھ نہیں کیا جاتا، یوں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے اس لئے قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا

إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ

ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۱۶ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے

مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾

والے ہیں۔ سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں،

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا

اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۱۷ تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح

آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾

ایمان لے آئیں ف۱۸ سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۹

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں ف۲۰

قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ

تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں ف۲۱ اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے ف۲۲ (جیسا اس کی

بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے

اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا

ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ف۲۳ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ

بقیہ صفحہ ۴ = دستور ہے، بعض مفسرین نے فرمایا مِنَ النَّاسِ سامعین کو تعجب دلانے کے لئے فرمایا گیا کہ ایسے فریبی مکار اور ایسے احمق بھی آدمیوں میں ہیں (۱۴) اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو کوئی دھوکا دے سکے وہ اسرار و خفیات کا جاننے والا ہے مراد یہ ہے کہ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں یا یہ کہ خدا کو فریب دینا یہی ہے کہ رسول علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہیں کیونکہ وہ اس کے خلیفہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اسرار کا علم عطا فرمایا ہے، وہ ان منافقین کے چھپے کفر پر مطلع ہیں اور مسلمان ان کے اطلاع دینے سے باخبر تو ان بے دینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر نہ مومنین پر بلکہ در حقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بنا تقیہ پر ہو وہ باطل ہے تقیہ والے کا حال قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ توبہ ناقابل اطمینان ہوتی ہے اس لئے علماء نے فرمایا لَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ الزِّنْدِيقِ (۱۵) بد عقیدگی کو قلبی مرض فرمایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ بد عقیدگی روحانی زندگی کے لئے تباہ کن ہے۔ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذاب الیم مرتب ہوتا ہے (۱۶) مسئلہ کفار سے میل جول ان کی خاطر دین میں مداہنت اور اہل باطل کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور ان کی خوشی کے لئے صلح کل بن جانا اور اظہار حق سے باز رہنا شان منافق اور حرام ہے، اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا آج کل بہت لوگوں نے یہ شیوہ کر لیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہو گئے، اسلام میں اس کی ممانعت ہے ظاہر و باطن کا یکساں نہ ہونا بڑا عیب ہے (۱۷) یہاں اَلنَّاسُ سے یا صحابہ کرام مراد ہیں یا مومنین کیونکہ خدا شناسی فرمانبرداری و عاقبت اندیشی کی بدولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں مسئلہ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اتباع محمود و مطلوب ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہل سنت حق ہے کیونکہ اس میں صالحین کا اتباع ہے مسئلہ باقی تمام فرقے صالحین سے منحرف ہیں لہٰذا گمراہ ہیں مسئلہ بعض علماء نے اس آیت کو زندیق کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے (بیضاوی) زندیق وہ ہے جو نبوت کا مقر ہو شعائر اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے (۱۸) اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کو برا کہنا اہل باطل کا قدیم طریقہ ہے، آج کل کے باطل فرقے بھی پچھلے بزرگوں کو برا کہتے ہیں روافض خلفائے راشدین اور بہت صحابہ کو خوارج حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء کو غیر مقلد ائمہ مجتہدین بالخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وہابیہ بکثرت اولیاء و مقبولان بارگاہ کو مرزائی انبیاء سابقین تک کو قرآنی (چکڑالی) صحابہ و محدثین کو نیچری تمام اکابر دین کو برا کہتے

مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ

جانتے ہی نہ تھے ف۱۷ ان کی کہاوت اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب

اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ

اس سے آس پاس سب جگمگا اٹھا اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیریوں میں چھوڑ دیا

لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ

کہ کچھ نہیں سوجھتا ف۲۵ بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں یا جیسے آسمان سے

مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

اترتا پانی کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک ف۲۶ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس

فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ

رہے ہیں، کڑک کے سبب، موت کے ڈر سے ف۲۷ اور اللہ کافروں کو،

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ

گھیرے ہوئے ہے ف۲۸ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی ف۲۹ جب کچھ چمک ہوئی

مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ

اس میں چلنے لگے ف۳۰ اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اللہ چاہتا تو ان کے کان اور

بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يٰٓاَيُّهَا

آنکھیں لے جاتا ف۳۱ بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۳۲ اے لوگو! ف۳۳

ع ۲ ۱۴

بقیہ صفحہ ۵ = اور زبان طعن دراز کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ سب گمراہی میں ہیں اس میں دیندار عالموں کے لئے تسلی ہے کہ وہ گمراہوں کی بدزبانیوں سے بہت رنجیدہ نہ ہوں سمجھ لیں کہ یہ اہل باطل کا قدیم دستور ہے (مدارک) (۱۹) منافقین کی یہ بدزبانی مسلمانوں کے سامنے نہ تھی ان سے تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم باخلاص مومن ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں ہے اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا یہ تبرا بازیاں اپنی خاص مجلسوں میں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ فاش کر دیا (خازن) اسی طرح آج کل کے گمراہ فرقے مسلمانوں سے اپنے خیالات فاسدہ کو چھپاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی کتابوں اور تحریروں سے ان کے راز فاش کر دیتا ہے۔ اس آیت سے مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بے دینوں کی فریب کاریوں سے ہوشیار رہیں دھوکا نہ کھائیں۔ (۲۰) یہاں شیاطین سے کفار کے وہ سردار مراد ہیں جو اغوا میں مصروف رہتے ہیں۔ (خازن و بیضاوی) یہ منافق جب ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض براہ فریب و استہزاء اس لئے ہے کہ ان کے راز معلوم ہوں اور ان میں فساد انگیزی کے مواقع ملیں (خازن) (۲۱) یعنی اظہار ایمان تمسخر کے طور پر کیا یہ اسلام کا انکار ہوا۔ مسئلہ انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ استہزاء و تمسخر کفر ہے شان نزول یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی ایک روز انہوں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن ابی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں کیسا بناتا ہوں جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابن ابی نے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعریف کی پھر اسی طرح حضرت عمر اور حضرت علی کی تعریف کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین خلق ہیں اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں ازراہ نفاق سے نہیں کی گئیں بخدا ہم آپ کی طرح مومن صادق ہیں، جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو آپ اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہار ایمان و اخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہو کر اپنی خاص مجلسوں میں ان کی ہنسی اڑاتے اور استہزاء کرتے ہیں (اخرجہ الثعلبی والواحدی و ضعفہ ابن حجر والسیوطی فی لباب النقول) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام و پیشوایان دین کا تمسخر اڑانا کفر ہے (۲۲) اللہ تعالیٰ استہزاء اور تمام نقائص و عیوب سے منزہ و پاک ہے یہاں جزاء استہزاء کو استہزاء فرمایا گیا تاکہ خوب دل نشین ہو جائے کہ یہ سزا اس ناکردنی فعل کی ہے ایسے موقع پر جزا کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئین فصاحت ہے

النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا، یہ امید کرتے ہوئے، کہ تمہیں

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ

پرہیزگاری ملے ف۳۴ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت

بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا

بنایا اور آسمان سے پانی اتارا ف۳۵ تو اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو

لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ

تو اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ ف۳۶ اور اگر تمہیں کچھ

فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪

شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (اس خاص) بندے ف۳۷ پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ ف۳۸

وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾

اور اللہ کے سوا، اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا

پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے، جس کا ایندھن

النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ

آدمی اور پتھر ہیں ف۳۹ تیار رکھی ہے کافروں کے لئے ف۴۰ اور خوشخبری دے، انہیں جو

بقیہ صفحہ ۶ = جیسے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا میں کمال حسن بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملہ سابقہ پر معطوف نہ فرمایا، کیونکہ وہاں استہزاء حقیقی معنی میں تھا (۲۳) ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا یعنی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹے کی بات ہے۔ شان نزول: یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے یا یہود کے حق میں جو پہلے سے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہو گئے یا تمام کفار کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرت سلیمہ عطا فرمائی، حق کے دلائل واضح کئے، ہدایت کی راہیں کھولیں، لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔ مسئلہ: اس آیت سے بیع تعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید و فروخت کے الفاظ کے بغیر محض رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے (۲۴) کیونکہ اگر تجارت کا طریقہ جانتے تو اصل پونجی (ہدایت) نہ کھو بیٹھتے۔ (۲۵) یہ ان کی مثال ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ ہدایت دی یا اس پر قدرت بخشی، پھر انہوں نے اس کو ضائع کر دیا اور ابدی دولت کو حاصل نہ کیا ان کا مآل حسرت و افسوس اور حیرت و خوف ہے اس میں وہ منافق بھی داخل ہیں، جنہوں نے اظہار ایمان کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مرتد ہو گئے، اور وہ بھی جنہیں فطرت سلیمہ عطا ہوئی، اور دلائل کی روشنی نے حق کو واضح کیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق سننے ماننے کہنے راہ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان زبان آنکھ سب بیکار ہیں (۲۶) ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی یہ دوسری تمثیل ہے کہ جیسے بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے، اور اس کے ساتھ خوفناک تاریکیاں اور سخت کڑک اور چمک ہوتی ہے، اسی طرح قرآن و اسلام قلوب کی حیات کا سبب ہیں اور کفر و شرک و نفاق ظلمت کے مشابہ جیسے تاریکی رہرو کو منزل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے۔ ایسے ہی کفر و نفاق راہ یابی سے مانع ہیں اور وعیدات گرج کے اور حجج بینہ چمک کے مشابہ ہیں۔ شان نزول: منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے مشرکین کی طرف بھاگے۔ راہ میں یہی بارش آئی جس کا آیت میں ذکر ہے اس میں شدت کی گرج کڑک اور چمک تھی، جب گرج ہوتی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے، جب چمک ہوتی چلنے لگتے جب اندھیری ہوتی، اندھے رہ جاتے، آپس میں کہنے لگے، خدا خیر سے صبح کرے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس میں دیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے، ان کے حال کو

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۳

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

ایمان لائے اور اچھے کام کئے ، کہ اُن کے لئے باغ ہیں ، جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًاۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ

رواں ف۴۱ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا ، صورت دیکھ کر کہیں گے ، یہ تو وہی

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًاؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ

رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا ف۴۲ اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور ان کے لئے ان باغوں میں ستھری

مُّطَهَّرَةٌۙۗ وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ(۲۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ

بیبیاں ہیں ف۴۳ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ف۴۴ بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال

یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَاؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر ف۴۵ تو وہ جو ایمان لائے ، وہ تو

فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے ف۴۶ رہے کافر ، وہ کہتے ہیں

فَیَقُوْلُوْنَ مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًاۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًاۙ وَّ

ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصود ہے ، اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے ف۴۷

یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًاؕ وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ(۲۶) الَّذِیْنَ

اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں ف۴۸ وہ جو

وقف لازم

(۴۱) سنت الٰہی ہے کہ کتاب میں ترہیب کے ساتھ ترغیب ذکر فرماتا ہے۔ اسی لئے کفار اور ان کے اعمال و عذاب کے ذکر کے بعد مومنین اور ان کے اعمال کا ذکر فرمایا اور انہیں جنت کی بشارت دی صالحات یعنی نیکیاں وہ عمل ہیں جو شرعاً اچھے ہوں ان میں فرائض و نوافل سب داخل ہیں (جلالین) مسئلہ عمل صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزو ایمان نہیں مسئلہ یہ بشارت مومنین صالحین کے لئے بلا قید ہے اور گنہگاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مقید بمشیت الٰہی ہے کہ چاہے از راہ کرم معاف فرمائے چاہے گناہوں کی سزا دے کر جنت عطا کرے (مدارک) (۴۲) جنت کے پھل باہم مشابہ ہوں گے اور ذائقے ان کے جدا جدا اس لئے جنتی کہیں گے کہ یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو ان کا لطف بہت زیادہ ہو جائے گا۔ (۴۳) جنتی بیبیاں خواہ حوریں ہوں یا اور سب زنانے عوارض اور تمام ناپاکیوں اور گندگیوں سے مبرا ہوں گی نہ جسم پر میل ہو گا نہ بول و براز اس کے ساتھ ہی وہ بد مزاجی و بد خلقی سے بھی پاک ہوں گی (مدارک و خازن) (۴۴) یعنی اہل جنت نہ کبھی فنا ہوں گے نہ جنت سے نکالے جائیں گے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جنت و اہل جنت کے لئے فنا نہیں (۴۵) شان نزول جب اللہ تعالیٰ نے آیہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ اور آیہ اَوْ كَصَیِّبٍ میں منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی (۴۶) چونکہ مثالوں کا بیان مقتضائے حکمت اور مضمون کو دل نشین کرنے والا ہوتا ہے اور فصحائے عرب کا دستور ہے اس لئے اس پر اعتراض غلط و بیجا ہے اور بیان امثلہ حق ہے (۴۷) یُضِلُّ بِهٖ کفار کے اس مقولہ کا جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مثل سے کیا مقصود ہے اور اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا جو دو جملے اوپر ارشاد ہوئے ان کی تفسیر ہے کہ اس مثل سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے جن کی عقلوں پر جہل نے غلبہ کیا ہے اور جن کی عادت مکابرہ و عناد ہے اور جو امر حق اور کھلی حکمت کے انکار و مخالفت کے خوگر ہیں اور باوجودیکہ یہ مثل نہایت برمحل ہے پھر بھی انکار کرتے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے جو غور و تحقیق کے عادی ہیں اور انصاف کے خلاف بات نہیں کہتے وہ جانتے ہیں کہ حکمت یہی ہے کہ عظیم المرتبہ چیز کی تمثیل کسی قدر والی چیز سے اور حقیر چیز کی ادنیٰ شے سے دی جائے جیسا کہ اوپر کی آیت میں حق کی نور سے اور باطل کی ظلمت سے تمثیل دی گئی (۴۸) شرع میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مرتکب ہو۔ فسق کے تین درجے ہیں ایک تغابی وہ یہ کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ کا

يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ

اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں ف۴۹ پکا ہونے کے بعد، اور کاٹتے ہیں اس چیز کو

اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۵۰ وہی نقصان

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ

میں ہیں بھلا تم کیونکر خدا کے منکر ہوگے، حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں جلایا

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ف۵۱ وہی ہے جس نے تمہارے لئے

لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ

بنایا جو کچھ زمین میں ہے ف۵۲ پھر آسمان کی طرف استوا (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

آسمان بنائے وہ سب کچھ جانتا ہے ف۵۳ اور یاد کرو جب تمہارے رب

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِيْهَا

نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں ف۵۴ بولے کیا ایسے کو نائب

مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا ف۵۵ اور ہم تجھے سراہتے ہوئے، تیری تسبیح کرتے

بقیہ صفحہ ۸ = مرتکب ہو اور اس کو برا ہی جانتا رہا، دوسرا انہماک کہ کبیرہ کا عادی ہو گیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی، تیسرا جحود کہ حرام کو اچھا جان کر ارتکاب کرے اس درجہ والا ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ پہلے دو درجوں میں جب تک اکبر کبائر (شرک و کفر) کا ارتکاب نہ کرے اس پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے یہاں فاسقین سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہو گئے قرآن کریم میں کفار پر بھی فاسق کا اطلاق ہوا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ بعض مفسرین نے یہاں فاسق سے کافر مراد لئے بعض نے منافق بعض نے یہود (۴۹) اس سے وہ عہد مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے کتب سابقہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی نسبت فرمایا ایک قول یہ ہے کہ عہد تین ہیں۔ پہلا عہد وہ جو اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم سے لیا کہ اس کی ربوبیت کا اقرار کریں اس کا بیان اس آیت میں ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ الآیۃ۔ دوسرا عہد انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے کہ رسالت کی تبلیغ فرمائیں اور دین کی اقامت کریں اس کا بیان آیہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ میں ہے۔ تیسرا عہد علماء کے ساتھ خاص ہے کہ حق کو نہ چھپائیں اس کا بیان وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ میں ہے (۵۰) رشتہ و قرابت کے تعلقات مسلمانوں کی دوستی و محبت تمام انبیاء کا ماننا کتب الٰہی کی تصدیق حق پر جمع ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ملانے کا حکم فرمایا گیا ان میں قطع کرنا بعض کو بعض سے ناحق جدا کرنا تفرقوں کی بنا ڈالنا ممنوع فرمایا گیا (۵۱) دلائل توحید و نبوت اور جزائے کفر و ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی عام و خاص نعمتوں کا اور آثار قدرت و عجائب حکمت کا ذکر فرمایا اور قباحت کفر دلنشین کرنے کے لئے کفار کو خطاب فرمایا کہ تم کس طرح خدا کے منکر ہوتے ہو باوجودیکہ تمہارا اپنا حال اس پر ایمان لانے کا مقتضی ہے کہ تم مردہ تھے مردہ سے جسم بے جان مراد ہے ہمارے عرف میں بھی بولتے ہیں زمین مردہ ہو گئی عرف میں بھی موت اس معنی میں آئی خود قرآن پاک میں ارشاد ہوا يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا تو مطلب یہ ہے کہ تم بے جان جسم تھے عنصر کی صورت میں پھر غذا کی شکل میں پھر اخلاط کی شان میں پھر نطفہ کی حالت میں اس نے تم کو جان دی زندہ فرمایا پھر عمر کی میعاد پوری ہونے پر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا اس سے یا قبر کی زندگی مراد ہے جو سوال کے لئے ہوگی یا حشر کی پھر تم حساب و جزا کے لئے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اپنے اس حال کو جان کر تمہارا کفر کرنا نہایت عجیب ہے ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ کا خطاب مومنین سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم کس طرح کافر ہو سکتے ہو در آنحالیکہ تم جہل کی موت سے مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم و ایمان کی زندگی

وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ

اور تیری پاکی بولتے ہیں۔ فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے ف۵۰ اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو

الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ

تمام (اشیاء کے) نام سکھائے ف۵۱ پھر سب (اشیاء) کو ملائکہ پر پیش کرکے فرمایا سچے ہو تو

بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ

ان کے نام تو بتاؤ ف۵۲ بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم

لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ یٰۤاٰدَمُ

نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے ف۵۳ فرمایا اے آدم

اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ

بتادے انہیں سب (اشیاء کے) نام جب اس نے (یعنی آدم نے) انہیں سب کے نام بتادیئے ف۵۴ فرمایا میں نہ

اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا

کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں

تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا

جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ف۵۵ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۗ وَكَانَ مِنَ

سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر

عطا فرمائی اس کے بعد تمہارے لئے وقت موت ہے جو عمر گزرنے کے بعد سب کو آیا کرتی ہے اس کے بعد وہ تمہیں دائمی حیات عطا فرمائے گا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں ایسا ثواب دے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر اس کا خطرہ گزرا (۵۱) یعنی کانیں سبزے جانور دریا پہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیوی نفع کے لئے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی معرفت ہو اور دنیوی منافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے مسئلہ کرخی و ابوبکر رازی وغیرہ نے خلق لکم کو قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دی ہے (۵۲) یعنی با طاقت و ایجاد اللہ تعالیٰ کے عالم جمیع اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی پر حکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علم محیط کے ممکن و متصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے بطلان پر قوی برہان قائم فرمادی کہ جب اللہ تعالیٰ قادر ہے علیم ہے اور ابدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے پیدائش آسمان و زمین کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جنات کو سکونت دی جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت بھیجی جس نے انہیں پہاڑوں اور جزیروں میں نکال بھگایا (۵۳) خلیفہ احکام و اوامر کے اجراء و دیگر تصرفات میں اصل کا نائب ہوتا ہے یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فرشتوں کو خلافت آدم کی خبر اس لئے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کرکے معلوم کرلیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ ان کی پیدائش سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی مسئلہ اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو مشورہ کی حاجت ہو (۵۴) ملائکہ کا مقصد اعتراض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمت خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہو یا لوح محفوظ سے حاصل ہوا ہو یا خود انہوں نے جنات پر قیاس کیا ہو (۵۵) یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہوں گے اولیاء بھی علماء بھی اور وہ علمی و عملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہوں گے (۵۶) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اشیاء و جملہ مسمیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اسماء و

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا

ہوگیا۔ اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو اور کھاؤ

مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا

بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔ تو شیطان نے اس سے (جنت سے) انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ

كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي

کر دیا اور ہم نے فرمایا نیچے اترو آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ

وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے۔ پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے

كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا

کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ ہم نے فرمایا تم سب

مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ

جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

اسے نہ کوئی اندیشہ نہ کچھ غم۔ اور وہ جو کفر کریں گے اور

صفت و افعال و خواص، اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا (ف ۵۷) یعنی اگر تم اس خیال میں سچے ہو کہ میں کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کروں گا اور خلافت کے تم ہی مستحق ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ کیونکہ خلیفہ کا کام تصرف و تدبیر اور عدل و انصاف ہے اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو جن پر اس کو متصرف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے۔ مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔ (ف ۵۸) اس میں ملائکہ کی طرف سے اپنے عجز و قصور کا اعتراف اور اس امر کا اظہار ہے کہ ان کا سوال استفسارًا تھا نہ کہ اعتراضًا اور اب انہیں انسان کی فضیلت اور اس کی پیدائش کی حکمت معلوم ہوگئی جس کو وہ پہلے نہ جانتے تھے (ف ۵۹) یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے ہر چیز کا نام اور اس کی پیدائش کی حکمت بتادی (ف ۶۰) ملائکہ نے جو بات ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ انسان فساد انگیزی و خونریزی کرے گا اور جو بات چھپائی تھی وہ یہ تھی کہ مستحق خلافت وہ خود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے افضل و اعلم کوئی مخلوق پیدا نہ فرمائے گا مسئلہ اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لغات اور کل زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے علوم و کمالات میں زیادتی ہوتی ہے (ف ۶۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام موجودات کا نمونہ اور عالم روحانی و جسمانی کا مجموعہ بنایا اور ملائکہ کے لئے حصول کمالات کا وسیلہ کیا تو انہیں حکم فرمایا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کیونکہ اس میں شکر گزاری اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کے اعتراف اور اپنے مقولہ کی معذرت کی شان پائی جاتی ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تھا ان کی سند یہ آیت ہے فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ (بیضاوی) سجدہ کا حکم تمام ملائکہ کو دیا گیا تھا یہی اصح ہے (خازن) مسئلہ سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدہ عبادت جو بقصد پرستش کیا جاتا ہے دوسرا سجدہ تحیت جس سے مسجود کی تعظیم مقصود ہوتی ہے نہ کہ عبادت۔ مسئلہ سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے کسی اور کے لئے نہیں ہو سکتا نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا یہاں جو مفسرین سجدہ عبادت مراد لیتے وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللہ تعالیٰ کے

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۴

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾

میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾

اے یعقوب کی اولاد(۶۹) یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا(۷۰) اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا(۷۱) اور خاص میرا ہی ڈر رکھو(۷۲)

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾

اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو(۷۳) اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو(۷۴) اور مجھی سے ڈرو

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو(۷۵)

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ

کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو

(۶۸) یہ مومنین صالحین کے لئے بشارت ہے کہ انہیں فزع اکبر کے وقت خوف نہ ہوگا اور آخرت میں غمزدہ نہ ہوں گے جنت میں داخل ہوں گے (۶۹) اسرائیل بمعنی عبداللہ عبری زبان کا لفظ ہے یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے (مدارک) کلبی مفسر نے کہا اللہ تعالٰی نے یٰایھا الناس اعبدوا فرما کر پہلے تمام انسانوں کو عموماً دعوت دی پھر اذ قال ربک فرما کر ان کے مبدء کا ذکر کیا اس کے بعد خصوصیت کے ساتھ بنی اسرائیل کو دعوت دی یہ لوگ یہودی ہیں اور یہاں سے سیقول تک ان سے کلام جاری ہے کبھی بملاطفت انعام یاد دلا کر دعوت کی جاتی ہے کبھی خوف دلایا جاتا ہے کبھی حجت قائم کی جاتی ہے کبھی ان کی بدعملی پر توبیخ ہوتی ہے کبھی گزشتہ عقوبات کا ذکر کیا جاتا ہے (۷۰) یہ احسان کہ تمہارے آباء کو فرعون سے نجات دلائی دریا کو پھاڑا ابر کو سائبان بنایا ان کے علاوہ اور احسانات جو آگے آتے ہیں ان سب کو یاد کرو اور یاد کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی اطاعت و بندگی کر کے شکر بجا لاؤ کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا ہی اس کا بھلانا ہے (۷۱) یعنی تم ایمان و طاعت بجا لا کر میرا عہد پورا کرو میں جزاء و ثواب دے کر تمہارا عہد پورا کروں گا اس عہد کا بیان آیہ ولقد اخذ اللّٰہ میثاق بنی اسرائیل میں ہے (۷۲) مسئلہ اس آیت میں شکر نعمت و وفاء عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہئے کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے (۷۳) یعنی قرآن پاک اور توریت و انجیل پر جو تمہارے ساتھ ہیں ایمان لاؤ اور اہل کتاب میں پہلے کافر نہ بنو کہ جو تمہارے اتباع میں کفر اختیار کرے اس کا وبال بھی تم پر ہو (۷۴) ان آیات سے توریت و انجیل کی وہ آیات مراد ہیں جن میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے مقصد یہ ہے کہ حضور کی نعت دولت دنیا کے لئے مت چھپاؤ کہ متاع دنیا ثمن قلیل اور نعمت آخرت کے مقابل بے حقیقت ہے۔ شان نزول یہ آیت کعب بن اشرف اور دوسرے رؤساء و علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کر لیتے اور ان پر سالانے مقرر کرتے تھے اور انہوں نے پھلوں اور نقد مالوں میں اپنے حق معین کر لئے تھے انہیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے اگر اس کو ظاہر کریں تو قوم حضور پر ایمان لے آئے گی اور ان کی کچھ پرسش نہ رہے گی یہ تمام منافع جاتے رہیں گے اس لئے انہوں نے اپنی کتابوں میں تغییر کی اور حضور کی نعت کو بدل ڈالا جب ان سے لوگ دریافت کرتے کہ توریت میں حضور کے کیا اوصاف مذکور ہیں تو وہ چھپا لیتے اور ہرگز نہ بتاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن وغیرہ)

الْكِتٰبَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِؕ وَ

تو کیا تمہیں عقل نہیں (ف۷۴) اور صبر اور نماز سے مدد چاہو (ف۷۵) اور

اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ

بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں (ف۷۶) جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا

رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا (ف۷۶) اے اولاد یعقوب یاد کرو

نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی (ف۷۷)

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ

اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی (ف۷۸) اور نہ (کافر کے لیے) کوئی

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر (اس کی) جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی مدد ہو (ف۷۹)

وَ اِذْ نَجَّیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

اور (یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی (ف۸۰) کہ وہ تم پر برا عذاب کرتے تھے (ف۸۱)

یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے (ف۸۲) اور اس میں تمہارے رب کی

ف۷۳: اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی رعایت اور ارکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو۔ مسئلہ: جماعت کی ترغیب بھی ہے حدیث شریف میں ہے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (ف۷۴) شانِ نزول: علماء یہود سے ان کے مسلمان رشتہ داروں نے دین اسلام کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے کہا تم اس دین پر قائم رہو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین حق اور کلام سچا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ آیت ان یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مشرکین عرب کو حضور کے مبعوث ہونے کی خبر دی تھی اور حضور کے اتباع کرنے کی ہدایت کی تھی پھر جب حضور مبعوث ہوئے تو یہ ہدایت کرنے والے حسد سے خود کافر ہو گئے اس پر انہیں توبیخ کی گئی (خازن و مدارک) (ف۷۵) یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد چاہو سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے صبر مصیبتوں کا اخلاقی مقابلہ ہے انسان عدل و عزم حق پرستی پر بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) شدت و مصیبت پر نفس کو روکنا (۲) اطاعت و عبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا (۳) معصیت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا۔ بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ استعانت کی تعلیم بھی فرمائی کیونکہ وہ عبادت بدنیہ و نفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہم امور کے پیش آنے پر مشغول نماز ہو جاتے تھے اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مومنین صادقین کے سوا اوروں پر نماز گراں ہے۔ (ف۷۶) اس میں بشارت ہے کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی کی نعمت ملے گی (ف۷۷) العٰلمین کا استغراق حقیقی نہیں مراد یہ ہے کہ میں نے تمہارے آباء کو ان کے زمانہ والوں پر فضیلت دی یا فضل جزئی مراد ہے جو اور کسی امت کی فضیلت کا منافی نہیں ہو سکتا اسی لئے امت محمدیہ کے حق میں ارشاد ہوا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ (روح البیان، جمل وغیرہ) (ف۷۸) وہ روز قیامت ہے آیت میں نفس دو مرتبہ آیا ہے پہلے سے نفس مومن دوسرے سے نفس کافر مراد ہے (مدارک) (ف۷۹) یہاں سے رکوع کے آخر تک دس نعمتوں کا بیان ہے جو ان بنی اسرائیل کے آباء کو ملیں (ف۸۰) قوم قبط و عمالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کو فرعون کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے یہاں اسی کا ذکر ہے اس کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی آل فرعون سے اس کے متبعین مراد ہیں (جمل وغیرہ) (ف۸۱) عذاب سب برے ہوتے ہیں سُوْٓءَ الْعَذَابِ وہ کہلائے گا جو

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ

طرف سے بڑی بلا تھی (یا بڑا انعام) ۸۵ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور

اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰىٓ اَرْبَعِيْنَ

فرعون والوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا ۸۶ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا

لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ

وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور تم ظالم تھے ۸۷ پھر

عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ

اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی ۸۸ کہ کہیں تم احسان مانو ۸۹ اور

اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾

جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں تمیز کر دینا کہ کہیں تم راہ پر آؤ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو ۹۰

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت

بقیہ صفحہ ۱۳ = اور عذابوں سے شدید ہوں اس لئے حضرت مترجم قدس سرہٗ نے (بُرا عذاب) ترجمہ کیا (کمالین، جلالین وغیرہ) فرعون نے بنی اسرائیل پر نہایت بے دردی سے محنت و مشقت کے دشوار کام لازم کئے تھے پتھروں کی چٹانیں کاٹ کر ڈھوتے ڈھوتے ان کی کمریں گردنیں زخمی ہو گئی تھیں غریبوں پر ٹیکس مقرر کیے تھے جو غروب آفتاب سے قبل بجبر وصول کئے جاتے تھے جو نادار کسی دن ٹیکس ادا نہ کر سکا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جاتے تھے اور مہینہ بھر تک اسی مصیبت میں رکھا جاتا تھا اور طرح طرح کی بے رحمانہ سختیاں تھیں (خازن وغیرہ) (۸۴) فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام قبطیوں کو جلا ڈالا بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچا اس سے اس کو بہت وحشت ہوئی کاہنوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تیرے ہلاک اور زوال سلطنت کا باعث ہو گا یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دیا جائے دائیاں تفتیش کے لئے مقرر ہوئیں بارہ ہزار اور بروایتے ستر ہزار لڑکے قتل کر ڈالے گئے اور نوے ہزار حمل گرا دیئے گئے اور مشیت الٰہی سے اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے تو قوم قبط کے روساء نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اس پر ان کے بچے بھی قتل کئے جاتے ہیں تو ہمیں خدمت گار کہاں سے میسر آئیں گے فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کئے جائیں اور ایک سال چھوڑے جائیں تو جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں حضرت ہارون پیدا ہوئے اور قتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی (۸۵) بلا امتحان و آزمائش کو کہتے ہیں آزمائش نعمت سے بھی ہوتی ہے اور شدت و محنت سے بھی نعمت سے بندہ کی شکر گزاری اور محنت سے اس کے صبر کا حال ظاہر ہوتا ہے اگر ذٰلِکُمْ کا اشارہ فرعون کے مظالم کی طرف ہو تو بلا سے محنت و مصیبت مراد ہوگی اور اگر ان مظالم سے نجات دینے کی طرف ہو تو نعمت (۸۶) یہ دوسری نعمت کا بیان ہے جو بنی اسرائیل پر فرمائی کہ انہیں فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات دی اور فرعون کو مع اس کی قوم کے ان کے سامنے غرق کیا یہاں آل فرعون سے فرعون مع اپنی قوم کے مراد ہے جیسے کہ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ میں حضرت آدم و اولاد آدم دونوں داخل ہیں (جمل) مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکم الٰہی شب میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر روانہ ہوئے صبح کو فرعون ان کی جستجو میں لشکر گراں لے کر چلا اور انہیں دریا کے کنارے جا پایا بنی اسرائیل نے لشکر فرعون دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپ نے بحکم الٰہی دریا میں اپنا عصا (لاٹھی) مارا اس کی برکت سے دریا میں بارہ خشک رستے

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۹۱ اور جب تم نے کہا، اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ

جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آ لیا اور تم

تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

دیکھ رہے تھے پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

احسان مانو اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا ف۹۲ اور تم پر من اور

وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ

سلویٰ اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں ف۹۳ اور انہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ

ہاں اپنی ہی جانوں کو بگاڑ کرتے تھے اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ ف۹۴

فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو ف۹۵ اور

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾

کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں ف۹۶

بقیہ صفحہ ۱۴ – پیدا ہوگئے پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا ان آبی دیواروں میں جالی کی شکل روشندان بن گئے بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان رستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی فرعون دریائی رستے دیکھ کر ان میں چل پڑا جب اس کا تمام لشکر دریا کے اندر آگیا تو دریا حالت اصلی پر آیا اور تمام فرعونی اس میں غرق ہوگئے دریا کا عرض چار فرسنگ تھا یہ واقعہ بحر قلزم کا ہے جو بحر فارس کے کنارہ پر ہے یا بحر ماورائے مصر کا جس کو اساف کہتے ہیں بنی اسرائیل لب دریا فرعونیوں کے غرق کا منظر دیکھ رہے تھے یہ غرق محرم کی دسویں تاریخ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی یہود اس دن کا روزہ رکھتے تھے حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکر گزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حقدار ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء پر جو انعام الٰہی ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا مسنون ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے امور میں دن کا تعین سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کی یادگار اگر کفار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو چھوڑا نہ جائے گا (ف۸۷) فرعون اور فرعونیوں کے ہلاک کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے اور ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے عطائے توریت کا وعدہ فرمایا اور اس کے لئے میقات معین کیا جس کی مدت معہ اضافہ ایک ماہ دس روز تھی مہینہ ذوالقعدہ اور دس روز ذوالحجہ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین بنا کر توریت حاصل کرنے کے لئے کوہ طور پر تشریف لے گئے چالیس شب وہاں ٹھہرے اس عرصہ میں کسی سے بات نہ کی اللہ تعالیٰ نے زبرجدی الواح میں توریت آپ پر نازل فرمائی یہاں سامری نے سونے کا جواہرات سے مرصع بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے وہ لوگ ایک ماہ حضرت کا انتظار کرکے سامری کے بہکانے سے بچھڑا پوجنے لگے سوائے حضرت ہارون علیہ السلام اور آپ کے بارہ ہزار ہمراہیوں کے تمام بنی اسرائیل نے گوسالہ کو پوجا (خازن) (ف۸۸) توبہ کی کیفیت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی ہے وہ پرستش کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم برضا و تسلیم سکون کے ساتھ قتل ہو جائیں وہ اس پر راضی ہوگئے صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہوگئے تب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام بتضرع و زاری بارگاہ حق کی طرف ملتجی ہوئے وحی آئی کہ جو قتل ہو چکے شہید ہوئے باقی مغفور فرمائے گئے

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا

تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا ف۹۷ تو ہم نے

عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾

بدلہ ان کی بے حکمی کا ف۹۸ اتارا عذاب پر ان سے آسمان

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے ف۹۹ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ

مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى

پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا ف۱۰۰ اور زمین میں

الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى

فساد اٹھاتے نہ پھرو ف۱۰۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ف۱۰۲ ہم سے تو ایک کھانے

طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

پر ف۱۰۳ ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے

مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ

نکالے کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز فرمایا

بقیہ صفحہ ۱۵ — ان میں کے قاتل و مقتول سب جنتی ہیں مسئلہ شرک سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے مسئلہ مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت قتل و خونریزی سے سخت تر جرم ہے فائدہ گوسالہ بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے کئی جرم تھے ایک تصویر سازی جو حرام ہے دوسرے حضرت ہارون علیہ السلام کی نافرمانی تیسرے گوسالہ پوج کر مشرک ہو جانا یہ ظلم آل فرعون کے مظالم سے بھی زیادہ شدید ہیں کیونکہ یہ افعال ان سے بعد ایمان سرزد ہوئے اس لئے مستحق تو اس کے تھے کہ عذاب الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فی الفور ہلاکت سے کفر پر ان کا خاتمہ ہو جائے لیکن حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی بدولت انہیں توبہ کا موقع دیا گیا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے (۸۹) اس میں اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی استعداد فرعونیوں کی طرح باطل نہ ہوئی تھی اور ان کی نسل سے صالحین پیدا ہونے والے تھے چنانچہ ان میں ہزاروں نبی صالح پیدا ہوئے (۹۰) یہ قتل ان کے لئے کفارہ تھا (۹۱) جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارہ میں اپنی جانیں دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کے لئے حاضر لائیں حضرت ان میں سے ستر آدمی منتخب کر کے طور پر لے گئے وہاں وہ کہنے لگے اے موسیٰ ہم آپ کا یقین نہ کریں گے جب تک خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں اس پر آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے وہ مر گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتضرع عرض کی کہ میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے زندہ فرما دیا مسئلہ اس سے شان انبیاء معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کئے گئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترک ادب غضب الٰہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولان بارگاہ کی دعا سے مردے زندہ فرماتا ہے۔ (۹۲) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فارغ ہو کر لشکر بنی اسرائیل میں پہنچے اور آپ نے انہیں حکم الٰہی سنایا کہ ملک شام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا مدفن ہے اسی میں بیت المقدس ہے اس کو عمالقہ سے آزاد کرانے کے لئے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل پر نہایت شاق تھا اول تو انہوں نے اس میں لیت و لعل کی اور جب بمجبوری و اکراہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کی رکاب سعادت میں روانہ ہوئے تو راہ میں جو کوئی سختی و دشواری پیش آتی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایتیں کرتے جب اس صحرا میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا نہ سایہ نہ غلہ ہمراہ تھا وہاں دھوپ کی گرمی اور بھوک کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے بدعائے حضرت موسیٰ

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۵

أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا

کیا ادنیٰ چیز کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو فرمایا ف۱۰۴ اچھا مصر ف۱۰۵

مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

یا کسی شہر میں اترو وہاں تمہیں ملے گا جو تم نے مانگا ف۱۰۶ اور ان پر مقرر کردی گئی خواری اور ناداری ف۱۰۷

وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ

اور خدا کے غضب میں لوٹے ف۱۰۸ یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار

اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا

کرتے اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف۱۰۹ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں اور

يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ

حد سے بڑھنے کا بے شک ایمان والے نیز یہودیوں اور نصرانیوں

وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں

فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ

يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ

غم ف۱۱۰ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا ف۱۱۱ اور تم پر طور کو اونچا کیا ف۱۱۲

(۱۰۲) (ایک کھانے) سے (ایک قسم کا کھانا) مراد ہے (۱۰۳) جب وہ اس پر بھی نہ مانے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی ارشاد ہوا اهبطوا (۱۰۵) مصر عربی میں شہر کو بھی کہتے ہیں کوئی شہر ہو اور خاص شہر یعنی مصر موسیٰ علیہ السلام کا بھی یہ نام ہے یہاں دونوں میں سے ایک مراد ہو سکتا ہے بعض کا خیال ہے کہ یہاں خاص شہر مصر مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے لیے یہ لفظ غیر منصرف ہو کر مستعمل ہوتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے الیس لی ملک مصر اور ادخلوا مصر مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ سکون وسط کی وجہ سے لفظ ہند کی طرح اس کو منصرف پڑھنا درست ہے نحو میں اس کی تصریح موجود ہے علاوہ بریں حسن وطلحہ کی قراءت میں مصر بلا تنوین ہے اور بعض مصاحف حضرت عثمان اور مصحف ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی ایسا ہی ہے اسی لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے ترجمہ میں دونوں احتمالوں کو اخذ فرمایا ہے اور شہر معین کے احتمال کو مقدم کیا۔ (۱۰۶) یعنی ساگ ککڑی وغیرہ کو ان چیزوں کی طلب گناہ نہ تھی لیکن من وسلویٰ جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے ہمیشہ ان لوگوں کا میلان طبع پستی ہی کی طرف رہا اور حضرت موسیٰ و ہارون وغیرہ جلیل القدر بلند ہمت انبیاء (علیہم السلام) کے بعد بنی اسرائیل کی بدبختی و کم حوصلگی کا پورا ظہور ہوا اور تسلط جالوت و حادثہ بخت نصر کے بعد تو وہ بہت ہی ذلیل و خوار ہو گئے اس کا بیان وضربت علیہم الذلۃ میں ہے (۱۰۷) یہود کی ذلت تو یہ کہ دنیا میں کہیں نام کو ان کی سلطنت نہیں اور ناداری یہ کہ مال موجود ہوتے ہوئے بھی حرص سے محتاج ہی رہتے ہیں (۱۰۸) انبیاء و صلحاء کی بدولت جو رتبے انہیں حاصل ہوئے تھے ان سے محروم ہو گئے اس غضب کا باعث صرف یہی نہیں کہ انہوں نے آسمانی غذاؤں کے بدلے ارضی پیداوار کی خواہش کی یا اسی طرح اور خطائیں جو زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں صادر ہوئیں بلکہ عہد نبوت سے دور ہونے اور زمانہ دراز گزرنے سے ان کی استعدادیں باطل ہوئیں اور نہایت قبیح افعال اور عظیم جرم ان سے سرزد ہوئے یہ ان کی ذلت و خواری کا باعث ہوئے (۱۰۹) جیسا کہ انہوں نے حضرت زکریا و یحییٰ و شعیا علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل ایسے ناحق تھے جن کی وجہ خود یہ قاتل بھی نہیں بتا سکتے (۱۱۰) شان نزول: ابن جریر و ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کی کہ یہ آیت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی (لباب النقول) (۱۱۱) کہ تم توریت مانو گے اور اس پر عمل کرو گے پھر تم نے اس کے احکام کو شاق دیکھ کر قبول سے انکار کر دیا باوجودیکہ تم نے خود حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسی آسمانی

خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾

اور جو کچھ ہم تم کو دیتے ہیں زور سے (ف۱۱۳) اور اس کے مضمون یاد کرو اس امید پر کہ تمہیں پرہیزگاری ملے

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر خدا کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی

لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ

تو تم ٹوٹے والوں میں ہو جاتے (ف۱۱۴) اور بےشک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنہوں نے

فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنَاهَا

ہفتہ میں سرکشی کی (ف۱۱۵) تو ہم نے ان سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے تو ہم نے اس بستی کا

نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾

یہ واقعہ اس کے آگے اور پیچھے والوں کے لیے عبرت کر دیا اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو (ف۱۱۶)

قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ

بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں (ف۱۱۷) فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے

الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ

ہوں (ف۱۱۸) بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے گائے کیسی کہا وہ

بقیہ صفحہ ۱۷ کتاب کی مستدعی تھی جس میں قوانین شریعت و تفصیل عبادات مفصل مذکور ہوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تم سے بار بار اس کے قبول رکھنے اور اس پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا جب وہ کتاب عطا ہوئی تم نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عہد پورا نہ کیا (۱۱۳) بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے بعد حضرت جبریل نے بحکم الٰہی طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں پر قد قامت فاصلہ پر معلق کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تو تم عہد قبول کرو ورنہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا اور تم کچل ڈالے جاؤ گے اس میں صورۃ وفائے عہد پر مجبور کرنا تھا اور درحقیقت پہاڑ کا سروں پر معلق کر دینا آیت الٰہی اور قدرت حق کی برہان قوی ہے اس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بے شک یہ رسول مظہر قدرت الٰہی ہیں یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد پورا کرنے کا اصل سبب ہے (۱۱۳) یعنی کوشش تمام (۱۱۴) یہاں فضل و رحمت سے یا توفیق توبہ مراد ہے یا تاخیر عذاب (مدارک وغیرہ) ایک قول یہ ہے کہ فضل الٰہی اور رحمت حق سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مراد ہے معنی یہ ہیں کہ اگر تمہیں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ کی ہدایت نصیب نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک و خسران ہوتا (۱۱۵) شہر ایلہ میں بنی اسرائیل آباد تھے انہیں حکم تھا کہ شنبہ کا دن عبادت کے لئے خاص کر دیں اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کر دیں ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ جمعہ کو دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعہ پانی کے ساتھ آکر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں یک شنبہ کو انہیں نکالتے اور کہتے کہ ہم مچھلی کو پانی سے شنبہ کے روز نہیں نکالتے چالیس یا ستر سال تک یہی عمل رہا جب حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا عہد آیا آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا قید کرنا ہی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کئے جاؤ گے وہ باز نہ آئے آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا عقل و حواس تو ان کے باقی رہے مگر قوت گویائی زائل ہو گئی بدنوں سے بدبو نکلنے لگی اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں سب ہلاک ہو گئے ان کی نسل باقی نہ رہی یہ ستر ہزار کے قریب تھے بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انہیں اس عمل سے منع کرتا رہا جب یہ نہ مانے تو انہوں نے ان کے اور اپنے محلوں کے درمیان ایک دیوار بنا کر علیحدگی کر لی ان سب نے نجات پائی بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ ساکت رہا اس کے حق میں حضرت ابن عباس کے سامنے عکرمہ نے کہا کہ وہ معفور ہیں کیونکہ امر بالمعروف فرض کفایہ ہے بعض کا ادا کرنا کل کا حکم رکھتا ہے ان کے

يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ

فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اوسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں

فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ

تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتا دے اس کا رنگ کیا ہے

قَالَ إِنَّهٗ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾

کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۙ إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ

بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے صاف بیان کردے وہ گائے کیسی ہے بے شک گایوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا

وَإِنَّآ إِن شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ إِنَّهٗ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ

اور اللہ چاہے تو ہم راہ پا جائیں گے ف۱۱۹ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے

لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ

جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ

فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾

نہیں بولے اب آپ ٹھیک بات لائے ف۱۲۰ تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۲۱

ع ۸

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ

اور جب تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے اور اللہ کو ظاہر کرنا تھا جو تم

بقیہ صفحہ ۱۸ = سکوت کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پند پذیر ہونے سے مایوس تھے فائدہ یہ تقریر حضرت ابن عباس کو بہت پسند آئی اور آپ نے مرود سے اٹھ کر ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا (فتح العزیز) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مرد کا معانقہ سنت صحابہ ہے اس کے لئے سفر سے آنا اور غیبت کے بعد ملنا شرط نہیں (۱۱۰) بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا اس کے چچازاد بھائی نے طمع وراثت میں اس کو قتل کرکے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور خود صبح کو اس کے خون کا مدعی بنا وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کرکے اس کا کوئی حصہ مقتول کے ماریں وہ زندہ ہوکر قاتل کو بتادے گا (۱۱۱) کیونکہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی (۱۱۲) ایسا جواب جو سوال سے رابطہ نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے یا یہ معنی ہیں کہ محاکمہ کے موقع پر استہزاء جاہلوں کا کام ہے انبیاء کی شان اس سے برتر ہے القصہ جب بنی اسرائیل نے سمجھا کہ گائے کا ذبح کرنا لازم ہے تو انہوں نے آپ سے اس کے اوصاف دریافت کئے حدیث شریف میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کر دیتے کافی ہو جاتی (۱۱۹) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ نہ کہتے تو کبھی وہ گائے نہ پاتے مسئلہ ہر نیک کام میں انشاء اللہ کہنا مستحب و باعث برکت ہے (۱۲۰) یعنی اب تشفی ہوئی اور پوری شان و صفت معلوم ہوئی پھر انہوں نے گائے کی تلاش شروع کی ان اطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی اس کا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک صغیر السن بچہ تھا اور ان کے پاس سوائے ایک گائے کے بچے کے کچھ نہ رہا تھا انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللہ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہ حق میں عرض کیا یارب میں اس بچھیا کو اس فرزند کے لئے تیرے پاس ودیعت رکھتا ہوں جب یہ فرزند بڑا ہو یہ اس کے کام آئے ان کا تو انتقال ہو گیا بچھیا جنگل میں حق تعالیٰ کی پرورش پاتی رہی یہ لڑکا بڑا ہوا اور بفضلہ صالح و متقی ہوا ماں کا فرمانبردار تھا ایک روز اس کی والدہ نے کہا اے نور نظر تیرے باپ نے تیرے لئے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچھیا چھوڑی ہے وہ اب جوان ہو گئی اس کو جنگل سے لا اور اللہ سے دعا کر کہ وہ تجھے عطا فرمائے لڑکے نے گائے کو جنگل میں دیکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس میں پائیں اور اس کو اللہ کی قسم دے کر بلایا وہ حاضر ہوئی جوان اس کو والدہ کی خدمت میں لایا والدہ نے بازار میں لے جا کر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اس کی اجازت حاصل کی جائے اس زمانہ میں گائے کی

تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلۡنَا اضۡرِبُوۡهُ بِبَعۡضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحۡىِ اللّٰهُ الۡمَوۡتٰى ۙ

چھپاتے تھے تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو ۱۲۲ اللہ یونہی مردے جلائے گا

وَيُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ

اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ کہیں تمہیں عقل ہو ۱۲۳ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے

ذٰلِكَ فَهِىَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الۡحِجَارَةِ

۱۲۴ تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں

لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنۡهُ الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخۡرُجُ مِنۡهُ

جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی

الۡمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَهۡبِطُ مِنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ۱۲۵ اور اللہ تمہارے کوتکوں

عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـكُمۡ وَقَدۡ كَانَ

سے بے خبر نہیں تو اے مسلمانو! کیا تمہیں یہ طمع ہے کہ یہ (یہودی) تمہارا یقین لائیں گے اور ان میں کا تو

فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ

ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد

مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡٓا

اسے دانستہ بدل دیتے ۱۲۶ اور جب مسلمانوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان

بقیہ صفحہ ۱۹ = قیمت میں اختلاف تھا تین دینار کی تھی جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت میں آیا اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگا دی مگر اس شرط سے کہ جوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو جوان نے یہ منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہا اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دی مگر بیع میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی جوان پھر بازار میں آیا اس مرتبہ فرشتے نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف نہ رکھو جوان نے نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی وہ صاحب فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لئے آتا ہے بیٹے سے کہا کہ اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں لڑکے نے یہی کہا فرشتے نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رہو جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے جوان گائے کو گھر لایا اور جب بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت طے کی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی مسائل اس واقعہ سے کئی مسئلے معلوم ہوئے (۱) جو اپنے عیال کو اللہ کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اس کی ایسی عمدہ پرورش فرماتا ہے (۲) جو اپنا مال اللہ کے بھروسہ پر اس کی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے مسئلہ (۳) والدین کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (۴) نیکی قبیل قربانی و خیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۵) راہ خدا میں نفیس مال دینا چاہئے (۶) گائے کی قربانی افضل ہے (۷) بنی اسرائیل کے مسلسل سوالات اور اپنی رسوائی کے اندیشہ اور گائے کی گراں قیمت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ذبح کا قصد نہیں مگر جب ان کے سوالات شافی جوابوں سے ختم کر دئے گئے تو انہیں ذبح کرنا ہی پڑا (۲۲) بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کے کسی عضو سے مردہ کو مارا وہ بحکم الٰہی زندہ ہوا اس کے حلق سے خون کے فوارے جاری تھے اس نے اپنے چچا زاد بھائی کو بتایا کہ اس نے مجھے قتل کیا اب اس کو بھی اقرار کرنا پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قصاص کا حکم فرمایا اس کے بعد شرع کا حکم ہوا کہ مسئلہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے گا مسئلہ لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لئے مدافعت کی اس میں وہ قتل ہو گیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہو گا (۱۲۳) اور تم سمجھو کہ بے شک اللہ تعالیٰ مردے زندہ کرنے پر قادر ہے اور روز جزا مردوں کو زندہ کرنا اور حساب لینا حق ہے (۱۲۴) اور ایسے بڑے نشانِ قدرت سے تم نے عبرت حاصل نہ کی (۱۲۵) باوجود تمہارے دل اثر پذیر نہیں پتھروں میں بھی اللہ نے

اٰمَنَّا ۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْۤا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا

لائے ف۱۲۷ اور جب آپس میں اکیلے ہوں تو کہیں وہ علم جو اللہ نے تم پر

فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

کھولا مسلمانوں سے بیان کیے دیتے ہو کہ اس سے تمہارے رب کے یہاں تمہیں پر حجت لائیں کیا تمہیں عقل نہیں

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ

کیا نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور

مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

ان میں کچھ ان پڑھ ہیں کہ جو کتاب ف۱۲۸ کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا ف۱۲۹ یا کچھ اپنی من گھڑت اور وہ نرے

يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ

گمان میں ہیں تو خرابی ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر

يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں ف۱۳۰

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾

تو خرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ

اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن ف۱۳۱ تم فرمادو کیا خدا سے تم نے

النصف

بقیہ صفحہ ۲۰ = اور ادراک دیا ہے انہیں خوفِ الٰہی ہوتا ہے وہ تسبیح کرتے ہیں وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ۔ مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف مکہ میں گیا جو درخت یا پہاڑ سامنے آتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتا تھا (۱۲۶) جیسے انہوں نے توریت میں تحریف کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت بدل ڈالی (۱۲۷) شانِ نزول: یہ آیت ان یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہودی منافق جب صحابہ کرام سے ملتے تو کہتے کہ جس پر تم ایمان لائے اس پر ہم بھی ایمان لائے تم حق پر ہو اور تمہارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں ان کا قول حق ہے ہم ان کی نعت و صفت اپنی کتاب توریت میں پاتے ہیں ان لوگوں پر رؤساء یہود ملامت کرتے تھے اس کا بیان وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ میں ہے (خازن) فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا چھپانا اور کمالات کا انکار کرنا یہود کا طریقہ ہے آج کل کے بہت سے گمراہوں کی یہی عادت ہے (۱۲۸) کتاب سے توریت مراد ہے (۱۲۹) امانی امنیہ کی جمع ہے اور اس کے معنی زبانی پڑھنے کے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آیت کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کو نہیں جانتے مگر صرف زبانی پڑھ لینا بے معنی سمجھے (خازن) بعض مفسرین نے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ امانی سے وہ جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں مراد ہیں جو یہودیوں نے اپنے علماء سے سن کر بے تحقیق مان لی تھیں (۱۳۰) شانِ نزول: جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماء توریت و رؤساء یہود کو قوی اندیشہ ہوا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حضور کا حلیہ اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء اور رؤساء کو چھوڑ دیں گے اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں تحریف و تغییر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا مثلاً توریت میں آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوبرو ہیں بال خوب صورت آنکھیں سرمگیں قد میانہ ہے اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بنایا کہ وہ بہت دراز قامت ہیں آنکھیں کنجی نیلی بال الجھے ہیں یہی عوام کو سناتے یہی کتاب الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا

عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى

کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا ف۱۳۲ یا خدا پر وہ بات کہتے

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ

ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کی خطا اسے

خَطِيْٓــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ

گھیر لے ف۱۳۳ وہ دوزخ والوں میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا اور جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا

ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ

اس میں رہنا اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا

ع ۹

اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ف۱۳۴ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو ف۱۳۵ اور نماز قائم رکھو اور

الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ

زکوٰۃ دو پھر تم پھر گئے ف۱۳۶ مگر تم میں کے تھوڑے ف۱۳۷ اور تم روگرداں ہو ف۱۳۸ اور

(۱۳۱) شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے کہ دوزخ میں وہ ہرگز داخل نہ ہوں گے مگر صرف اتنی مدت کے لئے جتنے عرصہ ان کے باپ دادا نے گوسالہ پوجا تھا اور وہ چالیس روز ہیں اس کے بعد وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۳۲) کیونکہ کذب بڑا عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال لہٰذا اس کا کذب ممکن نہیں جب اللہ تعالیٰ نے تم سے صرف چالیس روز کے عذاب کے بعد چھوڑ دینے کا وعدہ ہی نہیں فرمایا تو تمہارا قول باطل ہوا (۱۳۳) اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے اور احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے کیونکہ مومن خواہ کیسا بھی گنہگار ہو گناہوں سے گھرا نہیں ہوتا اس لئے کہ ایمان جو اعظم طاعت ہے وہ اس کے ساتھ ہے (۱۳۴) اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے والدین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں ایذا ہو اور اپنے بدن و مال سے ان کی خدمت میں دریغ نہ کرے جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے مسئلہ اگر والدین اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے مسئلہ واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کئے جاسکتے والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں یہ ہیں کہ تہ دل سے ان کے ساتھ محبت رکھے رفتار و گفتار میں نشست و برخاست میں ادب لازم جانے ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے ان کو راضی کرنے کی سعی کرتا رہے اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے ان کے لئے فاتحہ صدقات تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرے اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے (فتح العزیز) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نرمی اصلاح و تقویٰ اور عقیدۂ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے (خازن) (۱۳۵) اچھی بات سے مراد نیکیوں کی ترغیب اور بدیوں سے روکنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں حق اور سچی بات کہو اگر کوئی دریافت کرے تو حضور کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کردو آپ کی خوبیاں نہ چھپاؤ (۱۳۶) عہد کے بعد (۱۳۷) جو ایمان لے آئے مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے انہوں نے تو عہد پورا کیا

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو

أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ ثُمَّ

اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم گواہ ہو پھر

أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم

یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے

مِّن دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن

وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ اور زیادتی میں اور اگر

يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ

وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلا دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تو تم پر حرام ہے ۱۳۹

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ

تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں

مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَ

ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر

(۱۳۸) اور تمہاری قوم کی عادت ہی اعراض کرنا اور عہد سے پھر جانا ہے۔ (۱۳۹) شانِ نزول: توریت میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں وطن سے نہ نکالیں اور جو بنی اسرائیل کسی کی قید میں ہو اس کو مال دے کر چھڑا لیں اس عہد پر انہوں نے اقرار بھی کیا اپنے نفس پر شاہد بھی ہوئے لیکن قائم نہ رہے اور اس سے پھر گئے صورت واقعہ یہ ہے کہ نواح مدینہ میں یہود کے دو فرقے بنی قریظہ اور بنی نضیر سکونت رکھتے تھے اور مدینہ شریف میں دو فرقے اوس و خزرج رہتے تھے بنی قریظہ اوس کے حلیف تھے اور بنی نضیر خزرج کے یعنی ہر ایک قبیلہ نے اپنے حلیف کے ساتھ قسما قسمی کی تھی کہ اگر ہم میں سے کسی پر کوئی حملہ آور ہو تو دوسرا اس کی مدد کرے گا اوس اور خزرج باہم جنگ کرتے تھے بنی قریظہ اوس کی اور بنی نضیر خزرج کی مدد کے لئے آتے تھے اور حلیف کے ساتھ ہو کر آپس میں ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے بنی قریظہ بنی نضیر کو اور وہ بنی قریظہ کو قتل کرتے تھے اور ان کے گھر ویران کر دیتے تھے انہیں ان کے مساکن سے نکال دیتے تھے لیکن جب ان کی قوم کے لوگوں کو ان کے حلیف قید کرتے تھے تو وہ ان کو مال دے کر چھڑا لیتے تھے مثلاً اگر بنی نضیر کا کوئی شخص اوس کے ہاتھ میں گرفتار ہوتا تو بنی قریظہ اوس کو مال معاوضہ دے کر اس کو چھڑا لیتے باوجودیکہ اگر وہی شخص لڑائی کے وقت ان کے موقعہ پر آ جاتا تو اس کے قتل میں ہرگز دریغ نہ کرتے اس فعل پر ملامت کی جاتی ہے کہ جب تم نے اپنوں کی خونریزی نہ کرنے ان کو بستیوں سے نہ نکالنے ان کے اسیروں کو چھڑانے کا عہد کیا تھا تو اس کے کیا معنی کہ قتل و اخراج میں تو درگزر نہ کرو اور گرفتار ہو جائیں تو چھڑاتے پھرو عہد میں سے کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا کیا معنی رکھتا ہے جب تم قتل و اخراج سے باز نہ رہے تو تم نے عہد شکنی کی اور حرام کے مرتکب ہوئے اور اس کو حلال جان کر کافر ہو گئے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر مدد کرنا بھی حرام ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہو کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے فائدہ اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب احکام الٰہی میں سے بعض کا ماننا بعض کا نہ ماننا کفر ہوا تو یہود کا حضرت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو ماننا کفر سے نہیں بچا سکتا۔

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ

نہیں ف۱۴۱ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ ان کی مدد کی جائے اور بے شک ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى

موسیٰ کو کتاب عطا کی ف۱۴۲ اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے ف۱۴۳ اور ہم نے عیسیٰ

ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں ف۱۴۴ اور پاک روح سے ف۱۴۵ اس کی مدد کی ف۱۴۶ تو کیا جب تمہارے پاس

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ

کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو

وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ

اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو ف۱۴۷ اور یہودی بولے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں ف۱۴۸ بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی

بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں ف۱۴۹ اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ

کتاب توریت کی تصدیق فرماتی ہے ف۱۵۰ اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے

(۱۴۰) دنیا میں تو یہ رسوائی ہوئی کہ بنی قریظہ ۳ ہجری میں مارے گئے ایک روز میں ان کے سات سو آدمی قتل کئے گئے تھے اور بنی نضیر اس سے پہلے ہی جلا وطن کر دیئے گئے حلیفوں کی خاطر عہد الٰہی کی مخالفت کا یہ وبال تھا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی ناجائز طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے (۱۴۱) اس میں جیسی نافرمانوں کے لئے وعید شدید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے بے خبر نہیں ہے تمہاری نافرمانیوں پر عذاب شدید فرمائے گا ایسے ہی اس آیت میں مومنین صالحین کے لئے مژدہ ہے کہ انہیں افعال حسنہ کی بہترین جزا ملے گی (تفسیر کبیر) (۱۴۲) اس کتاب سے توریت مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام عہد مذکور ہیں اور سب سے اہم عہد یہ تھے کہ ہر زمانہ کے پیغمبروں کی اطاعت کرنا ان پر ایمان لانا اور ان کی تعظیم و توقیر کرنا (۱۴۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک متواتر انبیاء آتے رہے ان کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے یہ سب حضرات شریعت موسوی کے محافظ اور اس کے احکام جاری کرنے والے تھے چونکہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی اس لئے شریعت محمدیہ کی حفاظت و اشاعت کی خدمت ربانی علماء اور مجددین ملت کو عطا ہوئی (۱۴۴) ان نشانیوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے مردے زندہ کرنا اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا پرند پیدا کرنا غیب کی خبر دینا وغیرہ (۱۴۵) روح قدس سے حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہیں کہ روحانی ہیں وحی لاتے ہیں جس سے قلوب کی حیات ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے پر مامور تھے آپ ۳۳ سال کی عمر شریف میں آسمان پر اٹھائے گئے اس وقت تک حضرت جبریل علیہ السلام سفر حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے تائید روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلیل فضیلت ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں حضور کے بعض امتیوں کو بھی تائید روح القدس میسر ہوئی صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے منبر بچھایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے حضور ان کے لئے فرماتے اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (۱۴۶) پھر بھی اے یہود تمہاری سرکشی میں فرق نہ آیا (۱۴۷) یہود پیغمبروں کے احکام اپنی خواہشوں کے خلاف پا کر انہیں جھٹلاتے اور موقع پاتے تو قتل کر ڈالتے تھے جیسے کہ انہوں نے حضرت شعیا اور زکریا اور بہت انبیاء کو شہید کیا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی درپے رہے کبھی آپ پر جادو کیا کبھی زہر دیا طرح طرح کے فریب کئے (۱۴۸) یہود نے یہ تمسخراً کہا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ حضور کی ہدایت وال

كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

تھے ف۱۵۱ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے ف۱۵۲ تو اللہ کی لعنت منکروں

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ

پر کس برے مولوں انہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے اتارے سے منکر ہوں

اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

ف۱۵۳ اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے

عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

ف۱۵۴ تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے ف۱۵۵ اور کافروں کے لیے ذلت کا

مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ

عذاب ہے ف۱۵۶ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ ف۱۵۷ تو کہتے ہیں وہ جو ہم

بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۸ اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق

لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

فرماتا ہوا ف۱۵۹ تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

ایمان تھا ف۱۶۰ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر تشریف لایا پھر تم نے اس کے بعد ف۱۶۱ بچھڑے کو

بقیہ صفحہ ۲۴ کے دلوں تک راہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ بے دین جھوٹے ہیں قلوب اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا فرمائے ان میں قبول حق کی صلاحیت رکھی ان کے کفر کی شامت ہے کہ انہوں نے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتراف کرنے کے بعد انکار کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اس کا اثر ہے کہ قبول حق کی نعمت سے محروم ہوگئے (۱۴۹) یہی مضمون دوسری جگہ ارشاد ہوا بل طبع اللہ علیها بکفرهم فلا یؤمنون الا قلیلا (۱۵۰) سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے اوصاف کے بیان میں (کبیر و خازن) (۱۵۱) شان نزول سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنی حاجات کے لئے حضور کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے اللھم افتح علینا وانصرنا بالنبی الامی یارب ہمیں نبی امی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی (۱۵۲) یہ انکار عناد و حسد اور حب ریاست کی وجہ سے تھا (۱۵۳) یعنی آدمی کو اپنی جان کی خلاصی کے لئے وہی کرنا چاہئے جس سے رہائی کی امید ہو یہود نے یہ برا سودا کیا کہ اللہ کے نبی اور اس کی کتاب کے منکر ہوگئے (۱۵۴) یہود کی خواہش تھی کہ ختم نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے بنی اسمٰعیل نوازے گئے تو حسد سے منکر ہوگئے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے (۱۵۵) یعنی انواع و اقسام کے غضب کے سزاوار ہوئے (۱۵۶) اس سے معلوم ہوا کہ ذلت و اہانت والا عذاب کفار کے ساتھ خاص ہے مومنین کو گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوا بھی تو ذلت و اہانت کے ساتھ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین (۱۵۷) اس سے قرآن پاک اور تمام وہ کتابیں اور صحائف مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے یعنی سب پر ایمان لاؤ (۱۵۸) اس سے ان کی مراد توریت ہے (۱۵۹) یعنی توریت پر ایمان لانے کا دعویٰ غلط ہے چونکہ قرآن پاک جو توریت کا مصدق ہے اس کا انکار توریت کا انکار ہوگیا (۱۶۰) اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ اگر توریت پر ایمان رکھتے تو انبیاء علیہم السلام کو ہرگز شہید نہ کرتے۔

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

پوجنے کو بچھڑا بنا لیا اس کے بعد اور تم ظالم تھے ۱۶۱ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے پیمان لیا ۱۶۲ اور کوہ طور کو تمہارے سروں

الطُّوْرَؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْاؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَاۗ

پر بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو بولے ہم نے سنا اور نہ مانا

وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْؕ قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ

اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب تم فرما دو کیا برا حکم دیتا ہے تم کو

اِیْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ

تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو ۱۶۴ تم فرماؤ اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک

الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

خالص تمہارے لئے ہو نہ اوروں کے لئے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْؕ

اگر سچے ہو ۱۶۵ اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ۱۶۶ ان بداعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے ۱۶۷

وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى

اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور بے شک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس

حَیٰوةٍۚۛ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْاۚۛ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ

رکھتے ہیں اور مشرکوں سے ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار برس جیے ۱۶۸

(۱۶۱) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے بعد (۱۶۲) اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ شریعت موسوی کے ماننے کا دعویٰ جھوٹا ہے اگر تم ماننے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا اور ید بیضا وغیرہ جلی نشانیوں کے دیکھنے کے بعد گوسالہ پرستی نہ کرتے (۱۶۳) توریت کے احکام پر عمل کرنے کا (۱۶۴) اس میں بھی ان کے دعوائے ایمان کی تکذیب ہے (۱۶۵) یہود کے باطل دعاوی میں سے ایک یہ دعویٰ تھا کہ جنت خاص انہی کے لئے ہے اس کا رد فرمایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے زعم میں جنت تمہارے لئے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تمہیں اطمینان ہے اعمال کی حاجت نہیں تو جنتی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیوی مصائب کیوں برداشت کرتے ہو موت کی تمنا کرو کہ تمہارے دعوے کی بنا پر تمہارے لئے باعث راحت ہے اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو یہ تمہارے کذب کی دلیل ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو سب ہلاک ہو جاتے اور روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا (۱۶۶) یہ غیب کی خبر اور معجزہ ہے کہ یہود باوجود نہایت ضد اور شدت مخالفت کے بھی تمنائے موت کا لفظ زبان پر نہ لا سکے (۱۶۷) جیسے نبی آخر الزماں اور قرآن کے ساتھ کفر اور توریت کی تحریف وغیرہ۔ مسئلہ موت کی محبت اور لقائے پروردگار کا اشتیاق اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَوَفَاةً بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ یارب مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما۔ عموماً تمام صحابہ کرام اور بالخصوص شہدائے بدر و احد و اصحاب بیعت رضوان موت فی سبیل اللہ کی محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لشکر کفار کے سردار رستم بن فرخ زاد کے پاس جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا اِنَّ مَعِیَ قَوْمًا یُحِبُّوْنَ الْمَوْتَ كَمَا یُحِبُّ الْاَعَاجِمُ الْخَمْرَ یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو اس میں لطیف اشارہ تھا کہ شراب کی ناقص مستی محبوب رکھنے والے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اہل اللہ موت کو محبوب حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں الغرض اہل ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر طول حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ اس لئے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کے لئے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کے لئے ذخیرہ سعادت زیادہ کر سکیں اگر گذشتہ ایام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ و استغفار کر لیں۔ مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کوئی دنیاوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا نہ کرے اور حقیقت دنیوی پریشانیوں سے تنگ آ کر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف و ناجائز ہے

سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ

اور وہ اسے عذاب سے دور نہ کرے گا اتنی عمر دیا جانا اور اللہ ان کے

بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی

کوتک دیکھ رہا ہے تم فرمادو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو ۱۶۹ تو اس (جبریل) نے تو تمہارے

قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهُدًی وَّبُشْرٰی

دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت و بشارت

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِیْلَ

مسلمانوں کو ۱۷۰ جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل

وَمِیْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ

اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا ۱۷۱ اور بے شک ہم نے تمہاری طرف روشن

بَیِّنٰتٍ ۚ وَمَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا

آیتیں اتاریں ۱۷۲ اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ اور کیا جب کبھی کوئی عہد کرتے ہیں ان میں

نَّبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

کا ایک فریق اسے پھینک دیتا ہے بلکہ ان میں بہتیروں کو ایمان نہیں ۱۷۳ اور جب ان کے پاس تشریف لایا

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ

اللہ کے یہاں سے ایک رسول ۱۷۴ ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا ۱۷۵ تو کتاب والوں سے ایک گروہ نے

(۱۶۸) مشرکین کا ایک گروہ مجوسی ہے آپس میں تحیت و سلام کے موقع پر کہتے ہیں "زِہ ہزار سال" یعنی ہزار برس جیو مطلب یہ ہے کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنا رکھتے ہیں یہودی ان سے بھی بڑھ گئے کہ انہیں حرصِ زندگانی سب سے زیادہ ہے۔ (۱۶۹) شان نزول: یہودیوں کے عالم عبداللہ بن صوریا نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے فرمایا جبریل ابن صوریا نے کہا وہ ہمارا دشمن ہے عذاب شدت اور خسف اتارتا ہے کئی مرتبہ ہم سے عداوت کر چکا ہے اگر آپ کے پاس میکائیل آتے تو ہم آپ پر ایمان لے آتے۔ (۱۷۰) تو یہود کی عداوت جبریل کے ساتھ بے معنی ہے بلکہ اگر انہیں انصاف ہوتا تو وہ جبریل امین سے محبت کرتے اور ان کے شکر گزار ہوتے کہ وہ ایسی کتاب لائے جس سے ان کی کتابوں کی تصدیق ہوتی ہے اور بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ فرمانے میں یہود کا رد ہے کہ اب تو جبریل ہدایت و بشارت لا رہے ہیں پھر بھی تم عداوت سے باز نہیں آتے۔ (۱۷۱) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبان حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔ (۱۷۲) شان نزول: یہ آیت ابن صوریا یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا اے محمد آپ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہ لائے جسے ہم پہچانتے اور نہ آپ پر کوئی واضح آیت نازل ہوئی جس کا ہم اتباع کرتے۔ (۱۷۳) شان نزول: یہ آیت مالک بن صیف یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اللہ تعالیٰ کے وہ عہد یاد دلائے جو حضور پر ایمان لانے کے متعلق کئے تھے تو ابن صیف نے عہد ہی کا انکار کر دیا۔ (۱۷۴) یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

أُوتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَ

اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی (۱۷۶) گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے (۱۷۷) اور

اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ

اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں (۱۷۸) اور سلیمان نے کفر نہ کیا (۱۷۹)

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى

ہاں شیطان کافر ہوئے (۱۸۰) لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو

الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ

بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے

حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۚ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا

جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو (۱۸۱) تو ان سے سیکھتے وہ جس سے

يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۚ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ

جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوْا

مگر خدا کے حکم سے (۱۸۲) اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بے شک ضرور انہیں معلوم

لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ

ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بری چیز ہے وہ جس کے

(۱۷۵) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توریت و زبور وغیرہ کی تصدیق فرماتے تھے اور خود ان کتابوں میں بھی حضور کی تشریف آوری کی بشارت اور آپ کے اوصاف و احوال کا بیان تھا اس لئے حضور کی تشریف آوری اور آپ کا وجود مبارک ہی ان کتابوں کا مصدق ہے تو حال اس کا مقتضی تھا کہ حضور کی آمد پر اہل کتاب کا ایمان اپنی کتابوں کے ساتھ اور زیادہ پختہ ہوتا مگر اس کے برعکس انہوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ بھی کفر کیا سدی کا قول ہے کہ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو یہود نے توریت سے مقابلہ کرکے توریت و قرآن کو مطابق پایا تو توریت کو بھی چھوڑ دیا (۱۷۶) یعنی اس کتاب کی طرف بے التفاتی کی سفیان ابن عیینہ کا قول ہے کہ یہود نے توریت کو حریر و دیبا کے ریشمی غلافوں میں زر و سیم کے ساتھ مطلا و مزین کرکے رکھ لیا اور اس کے احکام کو نہ مانا (۱۷۷) ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے چار فرقے تھے ایک توریت پر ایمان لایا اور اس نے اس کے حقوق کو بھی ادا کیا یہ مومنین اہل کتاب ہیں ان کی تعداد تھوڑی ہے اور اَكْثَرُهُمْ سے ان کا پتہ چلتا ہے دوسرا فرقہ جس نے بالاعلان توریت کے عہد توڑے اس کے حدود سے باہر ہوئے سرکشی اختیار کی نَبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ میں ان کا بیان ہے تیسرا فرقہ وہ جس نے عہد شکنی کا اعلان تو نہ کیا لیکن اپنی جہالت سے عہد شکنی کرتے رہے ان کا ذکر بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ہے چوتھے فرقے نے ظاہری طور پر تو عہد مانے اور باطن میں بغاوت و عناد سے مخالفت کرتے رہے یہ تصنع سے جاہل بنتے تھے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ میں ان پر دلالت ہے (۱۷۸) شان نزول حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کردیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے بنی اسرائیل کے صلحاء و علماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جہال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم مان کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے نبیوں کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی برأت میں یہ آیت نازل فرمائی (۱۷۹) کیونکہ وہ نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے (۱۸۰) جنہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی (۱۸۱) یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل و اعتقاد کرکے اور اس کو مباح جان کر کافر نہ بن یہ جادو فرماں

أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ

جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا ف۱۸۳ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۱۸۴ اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے یہاں

عِندِ اللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا

کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح انہیں علم ہوتا اے ایمان والو ف۱۸۵ راعنا نہ

رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ مَّا يَوَدُّ

کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو ف۱۸۶ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۸۷ وہ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ

جو کافر ہیں کتابی یا مشرک ف۱۸۸ وہ نہیں چاہتے کہ تم پر

عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ

کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے ف۱۸۹ اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا

نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

بھلا دیں ف۱۹۰ تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ

اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٦﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ

اللہ سب کچھ کر سکتا ہے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہی کے لیے ہے

ع ۱۲

بقیہ صفحہ ۲۸ - بردار و تاروں کے درمیان امتیاز و آزمائش کے لئے نازل ہوا جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اس جادو میں منافی ایمان کلمات و افعال ہوں اور جو اس سے بچنے کے لیے سیکھے یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا معتقد نہ ہو وہ مومن رہے گا یہی امام ابو منصور ماتریدی کا قول ہے مسئلہ جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہے قتل کر دیا جائے گا مسئلہ جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قطاع الطریق کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت مسئلہ جادوگر کی توبہ قبول ہے (مدارک) (۱۸۲) مسئلہ اس سے معلوم ہوا مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیر اسباب تحت مشیت ہے۔ (۱۸۳) اپنے انجام کار و شدت عذاب کا (۱۸۴) حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر (۱۸۵) شان نزول جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے "راعنا یا رسول اللہ" اس کے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے یہودی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ یہودی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں "راعنا" کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "انظرنا" کہنے کا حکم ہوا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع (۱۸۶) اور ہمہ تن گوش ہو جاؤ تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور توجہ فرمائیں کیونکہ دربار نبوت کا یہی ادب ہے مسئلہ دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے (۱۸۷) مسئلہ للکافرین میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے (۱۸۸) شان نزول یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کرتی تھی ان کی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ خیر خواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں (جمل) (۱۸۹) یعنی کفار اہل کتاب و مشرکین دونوں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں اور اس رنج میں ہیں کہ ان کے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو یہ نعمت عظمیٰ ملی (خازن وغیرہ)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی نہ

نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىٕلَ مُوْسٰى

مددگار کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو موسیٰ سے

مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

پہلے ہوا تھا ۹۰ اور جو ایمان کے بدلے کفر لے ۹۱ وہ ٹھیک راستہ

السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

بہک گیا بہت کتابیوں نے چاہا ۹۲ کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر

اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ

کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے ۹۳ بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر

لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بے شک اللہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا

ہر چیز پر قادر ہے اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو ۹۵ اور

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بے شک اللہ تمہارے کام

(۸۹) شانِ نزول: قرآن کریم نے شرائعِ سابقہ و کتبِ قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار نے بہت طعن کیے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی وہ دونوں عین حکمت ہیں اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل و نفع دہ ہوتا ہے قدرتِ الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اس میں جائے تردد نہیں کائنات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو، گرما سے سرما کو، جوانی سے بچپن کو، بیماری سے تندرستی کو، بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے یہ تمام نسخ و تبدیل اس کی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب نسخ درحقیقت حکمِ سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لئے تھا اور عین حکمت تھا کفار کی ناسمجھی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں اور اہلِ کتاب کا اعتراض ان کے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط ہے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑے گی یہ ماننا ہی پڑے گا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے یہ بھی اقرار ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح کی امت کے لئے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کردیئے گئے ان امور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے۔ مسئلہ: جس طرح ایک آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیثِ متواتر سے بھی ہوتی ہے۔ مسئلہ: نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا کبھی تلاوت و حکم دونوں کا بیہقی نے ابو امامہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کے لئے اٹھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے بسم اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے صبح کو دوسرے اصحاب سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی سب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور نے فرمایا آج شب وہ سورت اٹھالی گئی اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کاغذوں پر وہ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔ (۹۰) شانِ نزول: یہود نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس آپ ایسی کتاب لائیے جو آسمان سے یکبارگی نازل ہو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (۹۱) یعنی جو آیتیں نازل ہو چکی ہیں ان میں بے جا شک و شبہ پیدا کرنے کے لئے ان سے عناد کرے اور دوسری آیتیں طلب کرے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مفسدہ ہو وہ بزرگوں کے سامنے پیش کرنا ناجائز ہے اور سب سے بڑا مفسدہ یہ ہے کہ اس سے بے ادبی ظاہر ہوتی ہو۔ (۹۲) شانِ نزول: جنگِ احد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت حذیفہ بن یمان اور عمار

بَصِيْرٌ ۝۱۱۰ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

دیکھ رہا ہے اور اہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو ف۱۹۶

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۱۱ بَلٰى ۚ مَنْ

یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل ف۱۹۷ اگر سچے ہو ہاں کیوں نہیں

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

جس نے اپنا منہ جھکایا اللہ کے لئے ف۱۹۸ اور وہ نیکوکار ہے تو اس کا نیگ اس کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو

ع ۹

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۱۲ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪

اور نہ کچھ غم ف۱۹۹ اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں

وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ

اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں ف۲۰۰ حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں ف۲۰۱

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی ف۲۰۲ تو اللہ قیامت کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۱۳ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ

دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ف۲۰۳

مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لئے جانے سے ف۲۰۴ اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ف۲۰۵

بقیہ صفحہ ۳۰ ... رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو تمہیں شکست نہ ہوتی تم ہمارے دین کی طرف واپس آجاؤ حضرت عمار نے فرمایا تمہارے دین میں عہد شکنی کیسی ہے انہوں نے کہا سخت ہے آپ نے فرمایا میں نے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخر تک سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پھروں گا اور کفر نہ اختیار کروں گا اور حضرت حذیفہ نے فرمایا میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اسلام کے دین ہونے قرآن کے امام ہونے کعبہ کے قبلہ ہونے مومنین کے بھائی ہونے سے پھر یہ دونوں صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی خبر دی حضور نے فرمایا تم نے بہتر کیا اور فلاح پائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۹۵) احکام قتال یا حکم جلاوطنی ... اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کفر و ارتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہو جائیں حسد تھا حسد بڑا عیب ہے مسئلہ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو مسئلہ حسد حرام ہے مسئلہ کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وجاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے زوال نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں (۱۹۶) یعنی یہود کہتے ہیں کہ جنت میں صرف یہودی داخل ہوں گے اور نصرانی کہتے ہیں کہ فقط نصرانی اور یہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کے لئے کہتے ہیں جیسے نسخ وغیرہ کے لچر شبہات انہوں نے اس امید پر پیش کئے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دین میں کچھ تردد ہو جائے اسی طرح ان کو جنت سے مایوس کر کے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ آخر پارہ میں ان کا یہ مقولہ مذکور ہے وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال باطل کا رد فرماتا ہے (۱۹۷) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامسموع ہوگا (۱۹۸) خواہ وہ کسی زمانہ کسی نسل کسی قوم کا ہو (۱۹۹) اس میں اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ کہ جنت کے فقط وہی مالک ہیں غلط ہے کیونکہ دخول جنت مرتب ہے عقیدہ صحیحہ و عمل صالح پر اور یہ انہیں میسر نہیں (۲۰۰) شان نزول نجران کے نصاریٰ کا وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو علماء یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہو گیا آوازیں بلند ہوئیں شور مچا یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کیا اسی طرح

لِقَوْمٍ يُّوقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا

یقین والوں کے لئے ف۲۱۶ بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم

تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ

سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا ف۲۱۷ اور ہرگز تم سے یہود

وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ

اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو ف۲۱۸ تم فرما دو اللہ ہی کی ہدایت ہدایت

الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ

ہے ف۲۱۹ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار ف۲۲۰ جنہیں ہم نے کتاب

الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ

دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے

يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا

منکر ہوں تو وہی زیاں کار ہیں ف۲۲۱ اے اولاد یعقوب یاد کرو

نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

میرا احسان جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر تمہیں بڑائی دی

بقیہ صفحہ ۳۲ [illegible]

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا

اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی اور نہ اس کو کچھ لے کر چھوڑیں

عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰۤى

اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے اور نہ ان کی مدد ہو ۲۲۲ اور جب ۲۲۳

اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا ۲۲۴ تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں ۲۲۵ فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا

اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ۲۲۶

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ

اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو ۲۲۷ لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا ۲۲۸ اور

مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ ۲۲۹ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا

طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ

گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے اور جب

قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ

عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کردے اور اس کے رہنے والوں کو

بقیہ صفحہ ۳۳ = کفار بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے (۲۱۶) یعنی دستِ قرآن، معجزات باہرات اتصاف والے کو سید عالم محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات سے ... ماننے کے لئے کافی ہیں مگر جو طالب نہیں ... وہ دلائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا (۲۱۷) وہ یہی ایمان ... اس لئے کہ آپ نے اپنا وعدہ تبلیغ پورا کردیا (۲۱۸) ... (۲۱۹) وہی قابل اتباع ہے اور اس کے سوا ہر ایک ... باطل و ضلالت (۲۲۰) یہ خطاب امت محمدیہ کو ہے کہ جب تم نے جان لیا کہ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس حق و ہدایت ... تو تم ہرگز کفار کی خواہشوں کا اتباع نہ کرنا اگر ایسا کیا تو تمہیں کوئی عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں (خازن) (۲۲۱) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اہل سفینہ کے باب میں نازل ہوئی جو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تھے ان کی تعداد چالیس تھی بتیس اہل حبشہ اور آٹھ شامی راہب ان میں بحیرا راہب بھی تھے معنی یہ ہیں کہ درحقیقت توریت پر ایمان لانے والے وہی ہیں جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور بغیر تحریف و تبدیل پڑھتے ہیں اور اس کے معنی سمجھتے اور مانتے ہیں اور اس میں حضور سید کائنات محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ کر حضور پر ایمان لاتے ہیں اور جو حضور کے منکر ہوتے ہیں وہ توریت پر ایمان نہیں رکھتے (۲۲۲) اس میں یہود کا رد ہے جو کہتے تھے ہمارے باپ دادا بزرگ گزرے ہیں ہمیں شفاعت کرکے چھڑالیں گے انہیں مایوس کیا جاتا ہے کہ شفاعت کافر کے لئے نہیں (۲۲۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سرزمین اہواز میں بمقام سوس ہوئی پھر آپ کے والد آپ کو بابل ملک نمرود میں لے آئے یہود و نصارٰی و مشرکین عرب سب آپ کے فضل و شرف کے معترف اور آپ کی نسل میں ہونے پر فخر کرتے ہیں اللہ تعالٰی نے آپ کے وہ حالات بیان فرمائے جن سے سب پر اسلام کا قبول کرنا لازم ہوجاتا ہے کیونکہ جو چیزیں اللہ تعالٰی نے آپ پر واجب کیں وہ اسلام کے خصائص میں سے ہیں (۲۲۴) اللہ کی آزمائش یہ ہے کہ بندے پر کوئی پابندی لازم فرما کر دوسروں پر اس کے کھرے کھوٹے ہونے کا اظہار کردے (۲۲۵) جو باتیں اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لئے واجب کی تھیں ان میں مفسرین کے چند قول ہیں قتادہ کا قول ہے کہ وہ مناسک حج ہیں مجاہد نے کہا اس سے وہ دس چیزیں مراد ہیں جو اگلی آیت میں مذکور ہیں، حضرت ابن عباس کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس چیزیں یہ ہیں (۱) مونچھیں کتروانا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں صفائی کے لئے پانی استعمال کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) سر میں مانگ نکالنا (۶) ناخن ترشوانا (۷) بغل کے

الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ

طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں ف۲۳۰ فرمایا اور جو کافر ہوا

فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا

اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں ف۲۳۱ اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب

تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا

ہمارے ہم سے قبول فرما ف۲۳۲ بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا

تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری

مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا

عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما ف۲۳۳ بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا

وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

مہربان اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ف۲۳۴ ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب ف۲۳۵

وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ

اور پختہ علم سکھائے ف۲۳۶ اور انہیں خوب ستھرا فرما دے ف۲۳۷ بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا اور ابراہیم کے دین

ع ۱۵

بقیہ صفحہ ۳۴ بال اور ناخن (۸) ختنہ (۹) ... (۱۰) پانی سے استنجا کرنا۔ یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں اور ہم پر ان میں سے بعض واجب ہیں بعض سنت (۲۲۶) مطلب یہ کہ آپ کی اولاد میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع جائز نہیں (۲۲۷) بیت سے کعبہ شریف مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے (۲۲۸) امن بنانے سے یہ مراد ہے کہ حرم کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو امن ہے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھیڑیے بھی شکار کا پیچھا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مامون ہو جاتا ہے حرم کو حرم اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل ظلم شکار حرام و ممنوع ہے (احمدی) اگر کوئی مجرم بھی داخل ہو جائے تو وہاں اس سے تعرض نہ کیا جائے گا (مدارک) (۲۲۹) مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظمہ کی بنا فرمائی اور اس میں آپ کے قدم مبارک کا نشان تھا اس کو نماز کا مقام بنانا امر استحباب کے لئے ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ اس نماز سے طواف کی دو رکعتیں مراد ہیں (احمدی وغیرہ) (۲۳۰) چونکہ امامت کے باب میں لا ینال عہدی الظلمین ارشاد ہو چکا تھا اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا میں مومنین کو خاص فرمایا اور یہی شان ادب تھی اللہ تعالیٰ نے کرم کیا دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ رزق سب کو دیا جائے گا مومن کو بھی کافر کو بھی لیکن کافر کا رزق تھوڑا ہے یعنی صرف دنیوی زندگی میں وہ بہرہ مند ہو سکتا ہے (۲۳۱) پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ کی بنا حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد طوفان پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمایا یہ تعمیر خاص آپ کے دست مبارک سے ہوئی اس کے لئے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت و سعادت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو میسر ہوئی دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما (۲۳۲) وہ حضرات اللہ تعالیٰ کے مطیع و مخلص بندے تھے پھر بھی یہ دعا اس لئے ہے کہ طاعت و اخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں ذوق طاعت سیر نہیں ہوتا سبحان اللہ ہر کس بقدر ہمت اوست (۲۳۳) حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام معصوم ہیں آپ کی طرف سے تو یہ تواضع ہے اور اللہ والوں کے لئے تعلیم ہے مسئلہ کہ یہ مقام قبول دعا کا ہے اور یہاں دعا و توبہ سنت ابراہیمی ہے (۲۳۴) یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کی ذریت میں یہ دعا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی کعبہ معظمہ کی تعمیر کی عظیم

عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی

سے کون منہ پھیرے ف۲۳۸ سوا اس کے جو دل کا احمق ہے اور بیشک ضرور ہم نے دنیا میں

الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ

اسے چن لیا ف۲۳۹ اور بیشک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے ف۲۴۰ جب کہ اس سے اس کے رب نے فرمایا

اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰی بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ

گردن رکھ عرض کی میں نے گردن رکھی اس کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے

بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا

بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چن لیا تو نہ

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ

مرنا مگر مسلمان بلکہ تم میں کے خود موجود تھے ف۲۴۱ جب

یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ

یعقوب کو موت آئی جب کہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کرو گے

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا

بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیم ف۲۴۲ و اسمٰعیل و اسحاق کا ایک خدا

وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں یہ ف۲۴۳ ایک امت ہے کہ گزر چکی ف۲۴۴ ان کے

(بقیہ صفحہ ۳۵) خدمتِ کعبہ بجالانے اور توبہ و استغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے یہ دعا کی کہ یارب اپنے محبوب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا اولاد حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحاق کی نسل سے ہیں مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم کے پتلے کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں میں دعائے ابراہیم ہوں بشارت عیسیٰ ہوں اپنی والدہ کی اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لئے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان و قصور ان کے لئے روشن ہوگئے اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا الحمد للہ علی احسانہ (جمل و خازن) (۲۳۵) اس کتاب سے قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اس کے حقائق و معانی کا سکھانا مراد ہے (۲۳۶) حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فقہ مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ حکمت علم احکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علم اسرار ہے (۲۳۷) ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لوح عقول و ارواح کو کدورات سے پاک کرکے حجاب اٹھا دیں اور آئینہ استعداد کی جلا فرما کر انہیں اس قابل کر دیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہو سکے (۲۳۸) شان نزول علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام نے اسلام لانے کے بعد اپنے دو بھتیجوں مہاجر و سلمہ کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا ہے کہ میں اولاد اسمٰعیل سے ایک نبی پیدا کروں گا جن کا نام احمد ہوگا جو ان پر ایمان لائے گا راہ یاب ہوگا اور جو ان پر ایمان نہ لائے گا ملعون ہے یہ سن کر سلمہ ایمان لے آئے اور مہاجر نے اسلام سے انکار کردیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ظاہر کردیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود اس رسول معظم کے مبعوث ہونے کی دعا فرمائی تو جو ان کے دین سے پھرے وہ حضرت ابراہیم کے دین سے پھرا اس میں یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب پر تعریض ہے جو اپنے آپ کو افتخاراً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے جب ان کے دین سے پھر گئے تو شرافت کہاں رہی (۲۳۹) رسالت و خلت کے ساتھ رسول و خلیل بنایا (۲۴۰) جن کے لئے بلند درجے ہیں تو

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ

ان کے لئے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی اور

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ

کتابی بولے ف۲۳۵ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم

حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ

کا دین لیتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ف۲۳۶ یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو

اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ

ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و

يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ

یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کئے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا کئے گئے

النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ

باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

حضور گردن رکھے ہیں پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ

اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں ف۲۳۷ تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا

بقیہ صفحہ ۳۶ = جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ملت دین کے جامع ہیں تو دین کی طریقت و ملت سے پھرنا حد درجہ نادانی و احمق ہے۔ (۲۳۱) شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے کہا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے اس بہتان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی (خازن) معنی یہ ہیں کہ اے بنی اسرائیل تمہارے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخر وقت ان کے پاس موجود تھے جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام و توحید کا اقرار لیا تھا اور یہ اقرار لیا تھا جو آیت میں مذکور ہے (۲۳۲) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آباء میں داخل کرنا اس سبب سے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اور آپ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام سے پہلے ذکر فرمانا دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں دوسرے اس لئے کہ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد ہیں۔ (۲۳۳) یعنی حضرت ابراہیم و یعقوب علیہم السلام اور ان کے مسلمان اولاد (۲۳۴) اے یہود تم ان پر بہتان مت اٹھاؤ (۲۳۵) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت رؤسائے یہود اور نجران کے نصرانیوں کے جواب میں نازل ہوئی یہودیوں نے تو مسلمانوں سے یہ کہا تھا کہ حضرت موسیٰ تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں اور توریت تمام کتابوں سے افضل ہے اور یہودی دین تمام ادیان سے اعلیٰ ہے اس کے ساتھ انہوں نے حضرت سید کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انجیل و قرآن کے ساتھ کفر کرکے مسلمانوں سے کہا تھا کہ یہودی بن جاؤ اسی طرح نصرانیوں نے بھی اپنے ہی دین کو حق بتا کر مسلمانوں سے نصرانی ہونے کو کہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۲۳۶) اس میں یہود و نصاریٰ وغیرہ پر تعریض ہے کہ تم مشرک ہو اس لئے ملت ابراہیم پر ہونے کا دعویٰ جو تم کرتے ہو وہ باطل ہے اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب ہوتا ہے کہ وہ ان یہود و نصاریٰ سے یہ کہہ دیں قولوا امنا الآیۃ

الْعَلِيمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿۱۳۹﴾ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶

اور وہی ہے سنتا جانتا ف۲۴۸ ہم نے اللہ کی رینی لی ف۲۴۹ اور اللہ سے بہتر کس کی رینی اور ہم اسی کو پوجتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو ف۲۵۰ حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک اور تمہارا بھی ف۲۵۱ اور ہماری کرنی ہمارے ساتھ اور تمہاری کرنی تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی کے ہیں ف۲۵۲ بلکہ تم یوں کہتے ہو کہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور ان کے بیٹے یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو ف۲۵۳ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جس کے پاس اللہ کی طرف کی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے ف۲۵۴ اور خدا تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں وہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا ان کے لئے ان کی کمائی اور تمہارے لئے تمہاری کمائی اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی

۲۴۷ اور یہی طالب حق کا شیوہ بھی نہیں (۲۴۸) یہ اللہ کی طرف سے وعدہ ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اس میں غیب کی خبر ہے کہ آئندہ حاصل ہونے والی فتح و ظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق ہو کر رہی کفار کے حسد و عناد اور ان کے مکائد سے حضور کو ضرر نہ پہنچا حضور کی فتح ہوئی بنی قریظہ قتل ہوئے بنی نضیر جلا وطن کئے گئے یہود و نصاریٰ پر جزیہ مقرر ہوا۔ (۲۴۹) یعنی جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اسی طرح دین الٰہی کے اعتقادات حقہ ہمارے رگ و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر و باطن قلب و قالب اس کے رنگ میں رنگ گیا ہمارا رنگ ظاہری رنگ نہیں جو کچھ فائدہ نہ دے بلکہ یہ نفوس کو پاک کرتا ہے ظاہر میں اس کے آثار اوضاع و افعال سے نمودار ہوتے ہیں نصاریٰ جب اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو پانی میں زرد رنگ ڈال کر اس میں اس شخص یا بچہ کو غوطہ دیتے اور کہتے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا اس کا اس آیت میں رد فرمایا کہ یہ ظاہری رنگ کسی کام کا نہیں۔ (۲۵۰) شان نزول: یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہیں ہمارا قبلہ پرانا ہے ہمارا دین قدیم ہے انبیاء ہم میں سے ہوئے ہیں اگر سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہوتے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔ (۲۵۱) اسے اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نبی بنائے عرب میں سے ہو یا دوسروں میں سے۔ (۲۵۲) کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتے اور عبادت و طاعت خالص اسی کے لئے کرتے ہیں تو ہم مستحق اکرام ہیں۔ (۲۵۳) اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ اللہ ہی اعلم ہے تو جب اس نے فرمایا مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا تو تمہارا یہ قول باطل ہوا۔ (۲۵۴) یہ یہود کا حال ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی شہادتیں چھپائیں جو توریت شریف میں مذکور تھیں کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے نبی ہیں اور ان کے یہ نعت و صفات ہیں اور حضرت ابراہیم مسلمان ہیں اور دین مقبول اسلام ہے نہ یہودیت و نصرانیت۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَاۗءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىھُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ

اب کہیں گے ف۲۵۵ بےوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے

كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ

جس پر تھے ف۲۵۶ تم فرمادو کہ پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے ف۲۵۷ جسے چاہے

يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٤٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

سیدھی راہ چلاتا ہے اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ

لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ

تم لوگوں پر گواہ ہو ف۲۵۸ اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ف۲۵۹

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِـعُ

اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا

الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا

ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے ف۲۶۰ اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر

عَلَي الَّذِيْنَ ھَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِـيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ

جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے ف۲۶۱ بیشک

اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي

اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا ف۲۶۲

(۲۵۵) [illegible] بیت المقدس [illegible] کعبہ معظمہ کو قبلہ بنایا [illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] منافقین [illegible]

یہ سب گروہ مراد ہوں کیونکہ [illegible] سب شریک تھے اور کفار کے [illegible]

[illegible] کو [illegible] وقوف اس لئے [illegible]

[illegible] تحویل قبلہ [illegible]

حماقت ہے (۲۵۶) قبلہ اس جہت کو کہتے ہیں جس کی طرف آدمی نماز میں منہ کرتا ہے یہاں قبلہ سے بیت المقدس مراد ہے (۲۵۷) اسے اختیار ہے

جسے چاہے قبلہ بنائے کسی کو کیا جائے اعتراض [illegible] (۲۵۸) [illegible] آخرت میں [illegible] مسلمانوں کی شہادت [illegible]

کافر [illegible] کے حق میں شرعاً معتبر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں [illegible] معلوم ہوا [illegible] حجت [illegible]

القبول ہے مسئلہ اموات کے حق میں بھی [illegible] شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل [illegible]

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور نے فرمایا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گزرا [illegible]

حضور نے فرمایا واجب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا [illegible]

[illegible] ایک دوسرے کی [illegible] تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو [illegible] تلاوت فرمائی مسئلہ

[illegible]

[illegible]

اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ [illegible] جمع ہوں گے [illegible] طرف سے

[illegible] اور احکام پہنچانے [illegible]

السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد

الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو ف۲۶۳ اور وہ جنہیں

اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

کتاب ملی ہے وہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ انکے رب کی طرف سے حق ہے ف۲۶۴ اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا

خبر نہیں اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی

تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ

نہ کریں گے ف۲۶۵ اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو ف۲۶۶ اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ

بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ

کے تابع نہیں ف۲۶۷ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ

تو ضرور ستمگار ہوگا جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۲۶۸ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے

اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے ف۲۶۹ اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں ف۲۷۰

وقف النبی ﷺ

وقف منزل

بقیہ صفحہ ۳۹ = محفوظ ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی اس پر ان سے اقامتِ حجت طلب کی جائے گی وہ عرض کریں گے کہ امت محمدیہ عادل شاہد ہے یہ امت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گذشتہ امت کے کفار کہیں گے انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے دریافت فرمایا جائے گا تم کیسے جانتے ہو یہ عرض کریں گے یارب تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا قرآن پاک نازل فرمایا ان کے ذریعہ سے ہم قطعی و یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء نے فرض تبلیغ علی وجہ الکمال ادا کیا پھر سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور ان کی تصدیق فرمائیں گے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اشیاء معروفہ میں شہادت تسامع کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم یقینی سننے سے حاصل ہو اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے (۲۵۹) امت کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع کے ذریعہ سے احوال امم و تبلیغ انبیاء کا علم قطعی و یقینی حاصل ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکرم الٰہی نور نبوت سے ہر شخص کے حال اور اس کی حقیقت ایمان اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مطلع ہیں مسئلہ اسی لئے حضور کی شہادت دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں مقبول ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً صحابہ و ازواج و اہل بیت کے فضائل و مناقب یا غائبوں اور بعد والوں کے لئے مثل حضرت اویس و امام مہدی وغیرہ کے اس پر اعتقاد واجب ہے مسئلہ ہر نبی کو اس کی امت کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے تاکہ روز قیامت شہادت دے سکیں چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت عام ہوگی اس لئے حضور تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں فائدہ یہاں شہید بمعنی مطلع بھی ہو سکتا ہے کیونکہ شہادت کا لفظ علم و اطلاع کے معنی میں بھی آیا ہے قال اللہ تعالیٰ واللہ علی کل شیء شہید (۲۶۰) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا سترہ مہینے کے قریب اس طرف نماز پڑھی پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا اس تحویل کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا (۲۶۱) شان نزول بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں جن صحابہ نے وفات پائی ان کے رشتہ داروں نے تحویل قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اطمینان دلایا گیا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا فائدہ نماز کو یہاں ایمان سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ اس کی ادا اور جماعت کے ساتھ پڑھنا دلیل ایمان ہے (۲۶۲) شان نزول سید عالم صلی اللہ

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ

(اے سننے والے) یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے (یا حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو) تو خبردار تو شک نہ کرنا اور ہر ایک کے لیے توجہ کی ایک سمت

هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ

ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا ۲۷۱

جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

بے شک اللہ جو چاہے کرے اور جہاں سے آؤ ۲۷۲

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ

اسی کی طرف کرو کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے ۲۷۳ مگر جو ان میں ناانصافی کریں ۲۷۴

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لیے ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ

بقیہ صفحہ ۴۰ ۔۔ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسند خاطر تھا اور حضور اس امید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رخ کیا۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا (۲۶۳) اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں رو بقبلہ ہونا فرض ہے (۲۶۴) کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھریں گے اور ان کے انبیاء نے بشارتوں کے ساتھ حضور کا یہ نشان بتایا تھا کہ آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے (۲۶۵) کیونکہ نشانی اس کا واقع ہو چکی ہے جو کسی شرعی وجہ سے منکر ہوں یہ تو حسد و عناد سے انکار کرتے ہیں انہیں اس سے کیا نفع ہوگا (۲۶۶) معنی یہ ہیں کہ یہ قبلہ منسوخ نہ ہوگا تو اب اہل کتاب کو یہ طمع نہ رکھنا چاہئے کہ آپ ان میں سے کسی کے قبلہ کی طرف رخ کریں گے (۲۶۷) ہر ایک کا قبلہ جدا ہے یہود تو صخرۂ بیت المقدس کو اپنا قبلہ قرار دیتے ہیں اور نصاریٰ بیت المقدس کے اس مکان شرقی کو جہاں نفخ روح حضرت مسیح واقع ہوا (فتح) (۲۶۸) یعنی علماء یہود و نصاریٰ (۲۶۹) مطلب یہ ہے کہ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایسے واضح اور صاف بیان کئے گئے ہیں جن سے علماء اہل کتاب کو حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصب عالی کو انتہائے یقین کے ساتھ جانتے ہیں احبار یہود میں سے عبداللہ بن سلام مشرف باسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آیہ یعرفونہ میں جو معرفت بیان کی گئی ہے اس کی کیا شان ہے انہوں نے فرمایا کہ اے عمر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے اشتباہ پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے بیٹوں کے پہچاننے سے بدرجہا زیادہ اتم و اکمل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیسے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے بھیجے رسول ہیں ان کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ہماری کتاب توریت میں بیان فرمائے ہیں بیٹے کی طرف سے ایسا یقین کس طرح ہو عورتوں کا حال ایسا تحقیق کس طرح معلوم ہو سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سر چوم لیا۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ غیر محل شہوت میں دینی محبت سے پیشانی چومنا جائز ہے (۲۷۰) یعنی توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت ہے علماء اہل کتاب کا ایک گروہ اس کو حسد و عناد سے دیدہ و دانستہ چھپاتا ہے۔ مسئلہ حق کا چھپانا معصیت و گناہ ہے (۲۷۱) روز قیامت سب کو جمع فرمائے گا اور اعمال کی جزا دے گا (۲۷۲) یعنی خواہ

ع ۱۷

وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ

رَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ

عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ

الْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ

يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ

اَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ

بقیہ صفحہ ۴۲ - اس نے کچھ آسائش نہ پائی ... دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے نہ کفن اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے اسی حالت میں دفن کیا جائے آخرت میں شہید کا مرتبہ ہے جیسے شہداء وہ ہیں کہ ان پر یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لئے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر یا جل کر یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا طالب علم سفر حج غرض راہ خدا میں مرنے والا اور طاعون میں مرنے والی عورت اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذات الجنب اور سل میں اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ (۲۸۲) آزمائش سے فرمانبردار و نافرمان کے حال کا اظہار کرنا مراد ہے (۲۸۳) امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللہ کا ڈر بھوک سے رمضان کے روزے مالوں کی کمی سے زکوٰۃ و صدقات دینا جانوں کی کمی سے امراض کے ذریعہ موتیں ہونا پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لئے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یارب پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا عرض کرتے ہیں ہاں یارب فرماتا ہے اس پر میرے بندے نے کیا کہا عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا فرماتا ہے اس کے لئے جنت میں مکان بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو حکمت مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقت مصیبت صبر آسان ہوجاتا ہے ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلاء و مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو۔ ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبل وقوع اطلاع غیبی خبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلاء کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن و منافق میں امتیاز ہوجائے (۲۸۴) حدیث شریف میں ہے کہ وقت مصیبت کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا رحمت الٰہی کا سبب ہوتا ہے یہ بھی حدیث میں ہے کہ مومن کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کفارۂ گناہ بناتا ہے (۲۸۵) صفا و مروہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو کعبہ معظمہ کے مقابل جانب شرق واقع ہیں مروہ شمال کی طرف مائل اور صفا جنوب کی طرف جبل ابی قبیس کے دامن میں ہے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں چاہ زمزم ہے بحکم الٰہی سکونت اختیار فرمائی اس وقت یہ مقام سنگلاخ بیابان تھا نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی نہ خورد و نوش کا کوئی سامان رضائے الٰہی

الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ

والا مہربان بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے

لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ

اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ف۲۹۰ ہمیشہ رہیں گے اس میں

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ وَإِلَٰهُكُمْ

نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے اور تمہارا معبود

إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ

ایک معبود ہے ف۲۹۱ اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان بے شک

ع ۱۹ / ۱۱ / ۳

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ

آسمانوں ف۲۹۲ اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی

الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ

کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ

السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا

نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے

مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ

جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان

(۲۹۰) مومنین تو کافروں پر لعنت کریں ہی گے کافر بھی روز قیامت باہم ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ مسئلہ: اس آیت میں ان پر لعنت فرمائی گئی جو کفر پر مرے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے۔ مسئلہ: گنہگار مسلمان پر بالتعیین لعنت کرنا جائز نہیں لیکن علی الاطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں چور اور سود خوار وغیرہ پر لعنت آئی ہے (۲۹۱) شان نزول: کفار نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنے رب کی شان و صفت بیان فرمائیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتا دیا گیا کہ معبود صرف ایک ہے نہ وہ تجزی ہوتا ہے نہ منقسم نہ اس کے لئے مثل نہ نظیر۔ الوہیت و ربوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ یکتا ہے اپنے افعال میں مصنوعات کو تنہا اسی نے بنایا وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا قسیم نہیں اپنے صفات میں یگانہ ہے کوئی اس کا شبیہ نہیں۔ ابو داؤد و ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک یہی آیت وَاِلٰهُكُمْ دوسری الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (۲۹۲) کعبہ معظمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں وہ معبود اعتقاد کرتے تھے انہیں یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی آیت طلب کی جس سے وحدانیت پر استدلال صحیح ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں یہ بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب ماہتاب ستارے وغیرہ یہ تمام اور زمین اور اس کی درازی اور پانی پر مفروش ہونا اور پہاڑ دریا چشمے معادن جواہر درخت سبزہ پھل اور شب و روز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا کشتیاں اور ان کا مسخر ہونا باوجود بہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب پر رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں ان سے بار برداری کا کام لینا اور بارش اور اس سے خشک و مردہ ہو جانے کے بعد زمین کا سرسبز و شاداب کرنا اور تازہ زندگی عطا فرمانا اور زمین کو انواع و اقسام کے جانوروں سے بھر دینا جس میں بے شمار عجائب حکمت ودیعت ہیں اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات اور ابر اور اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہنا یہ آٹھ انواع ہیں جو حضرت قادر مختار کے علم و حکمت اور اس کی وحدانیت پر برہان قوی ہیں اور ان کی دلالت وحدانیت پر بشمار وجوہ سے ہے اجمالی بیان یہ ہے کہ یہ سب امور ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف طریقوں سے ممکن تھا مگر وہ مخصوص شان سے وجود میں آئے یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور ان کے لئے موجد ہے قادر و حکیم جو تقاضائے حکمت و مشیت جیسا

وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ

اور زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں اور کچھ لوگ

مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا

اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو

أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ

اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں اور کیسے ہو اگر دیکھیں ظالم وہ وقت جب کہ عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے آئے گا

الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ

اس لیے کہ سارا زور خدا کو ہے اور اس لیے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے جب بیزار ہوں گے پیشوا

اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

اپنے پیروؤں سے ف۲۹۳ اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گی ان سب کی ڈوریں

الْأَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ

ف۲۹۴ اور کہیں گے پیرو کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (دنیا میں) تو ہم ان سے توڑ دیتے

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ

جیسے انہوں نے ہم سے توڑ دی یونہی اللہ انہیں دکھائے گا ان کے کام ان پر حسرتیں

عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا

ہو کر ف۲۹۵ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں اے لوگو کھاؤ

بقیہ صفحہ ۴۴ = چاہتا ہے ہوتا ہے کسی کو دخل و اعتراض کی مجال نہیں وہ معبود یقیناً واحد و یکتا ہے کیونکہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے تو اس کو بھی اس مقدورات پر قادر ماننا پڑے گا اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ایجاد و تاثیر میں دونوں متفق الارادہ ہوں گے یا نہ ہوں گے اگر ہوں تو ایک ہی شے کے وجود میں دو موثروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے کیونکہ یہ مستلزم ہے معلول کے دونوں سے مستغنی ہونے کو اور دونوں کی طرف مفتقر ہونے کو کیونکہ علت جب مستقلہ ہو تو معلول صرف اسی کی طرف محتاج ہوتا ہے دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا اور دونوں کو علت مستقلہ فرض کیا گیا ہے تو لازم آئے گا کہ معلول دونوں میں سے ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو تو نقیضین مجتمع ہو گئیں اور یہ محال ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی اور دوسرے کا عجز لازم آئے گا جو الٰہ ہونے کے منافی ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں تو تمانع و تطارد لازم آئے گا کہ ایک کسی شے کے وجود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدم کا تو وہ شے ایک ہی حال میں موجود و معدوم دونوں ہو گی یا دونوں نہ ہو گی یہ دونوں تقدیریں باطل ہیں تو ضرور ہے کہ یا موجود ہو گی یا معدوم ایک ہی بات ہو گی اگر موجود ہوئی تو عدم کا چاہنے والا عاجز ہوا الٰہ نہ رہا اور اگر معدوم ہوئی تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا الٰہ نہ رہا لہٰذا ثابت ہو گیا کہ الٰہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ تمام انواع بے نہایت وجوہ سے اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں۔ (۲۹۳) یہ روز قیامت کا بیان ہے جب مشرکین اور ان کے پیشوا جنہوں نے انہیں کفر کی ترغیب دی تھی ایک جگہ جمع ہوں گے اور عذاب نازل ہوتا ہوا دیکھ کر ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے (۲۹۴) یعنی وہ تمام تعلقات جو دنیا میں ان کے مابین تھے خواہ وہ دوستیاں ہوں یا رشتہ داریاں یا باہمی موافقت کے عہد (۲۹۵) یعنی اللہ تعالیٰ ان کے برے اعمال ان کے سامنے کرے گا تو انہیں نہایت حسرت ہو گی انہوں نے یہ کام کیوں کئے تھے ایک قول یہ ہے کہ جنت کے مقامات دکھا کر ان سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے تو یہ تمہارے لئے تھے پھر وہ مساکن و منازل مومنین کو دیئے جائیں گے اس پر انہیں حسرت و ندامت ہو گی

مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

جو کچھ زمین میں ف۲۹۶ حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَ

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور

اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں اور جب ان سے کہا جائے چلو اس پر جو

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ

اللہ نے اتارا ف۲۹۷ تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ

كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ

ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت ف۲۹۸ اور کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ

کی کہاوت اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ

نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سنے ف۲۹۹ بہرے گونگے اندھے تو انہیں سمجھ نہیں ف۳۰۰ اے ایمان والو

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ

کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے

(۲۹۶) یہ آیت ان اشخاص کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے بحار وغیرہ کو حرام قرار دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال فرمائی چیزوں کو حرام قرار دینا اس کی رزاقیت سے بغاوت ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مال میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہوں وہ ان کے لئے حلال ہے اور اسی میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو باطل سے بے تعلق پیدا کیا پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور انہوں نے دین سے بہکایا اور جو میں نے ان کے لئے حلال کیا تھا اس کو حرام ٹھہرایا۔ ایک اور حدیث میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوۃ کردے۔ حضور نے فرمایا اے سعد اپنی خوراک پاک کرو مستجاب الدعوۃ ہو جاؤ گے۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک قبولیت سے محرومی رہتی ہے (تفسیر ابن کثیر)۔ (۲۹۷) توحید و قرآن پر ایمان لاؤ اور پاک چیزوں کو حلال جانو جنہیں اللہ نے حلال کیا۔ (۲۹۸) جب باپ دادا دین کے امور کو نہ سمجھتے ہوں اور راہ راست پر نہ ہوں تو ان کی پیروی کرنا حماقت و گمراہی ہے۔ (۲۹۹) یعنی جس طرح چوپائے چرانے والے کی صرف آواز ہی سنتے ہیں کلام کے معنی نہیں سمجھتے یہی حال ان کفار کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائے مبارک کو سنتے ہیں لیکن اس کے معنی دل نشیں کرکے ارشاد فیض بنیاد سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ (۳۰۰) یہ اس لئے کہ وہ حق بات سن کر منتفع نہ ہوئے کلام حق ان کی زبان پر جاری نہ ہوا نصیحتوں سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔

شِقَاقٍۭ بَعِيۡدٍ ۝١٧٦ لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ

پرلے سرے کے جھگڑالو ہیں کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا

الۡمَغۡرِبِ وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ

مغرب کی طرف کرو ف۳۱۱ ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں

وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَ

اور کتاب اور پیغمبروں پر ف۳۱۲ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور

الۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ‌ۚ

یتیموں اور مسکینوں اور راہگیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّکٰوةَ‌ۚ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا‌ ۚ

ف۳۱۲ اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں

وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ

اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں

الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ۝١٧٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ

جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں اے ایمان والو

اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡکُمُ الۡقِصَاصُ فِى الۡقَتۡلٰى‌ ؕ اَلۡحُرُّ بِالۡحُرِّ وَالۡعَبۡدُ

تم پر فرض ہے ف۳۱۳ کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو ف۳۱۴ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

بقیہ صفحہ ۴۷ — کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے (۳۰۸) اور دنیا کے حقیر نفع کے لئے احکام الٰہی کو بدلتے ہیں (۳۰۹) کیونکہ یہ رشوتیں اور یہ مال حرام جو حق پوشی کے عوض انہوں نے لیا ہے انہیں آتش جہنم میں پہنچائے گا (۳۱۰) شان نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت میں اختلاف کیا بعض نے اس کو حق کہا بعض نے باطل بعض نے غلط تاویلیں کیں بعض نے تحریفیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی اس صورت میں کتاب سے قرآن مراد ہے اور ان کا اختلاف یہ ہے کہ بعض ان میں سے اس کو شعر کہتے تھے بعض سحر بعض کہانت۔ (۳۱۱) شان نزول: یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ یہود نے بیت المقدس کے مشرق کو اور نصاریٰ نے اس کے مغرب کو قبلہ بنا رکھا تھا اور ہر فریق کا گمان تھا کہ صرف اس قبلہ ہی کی طرف منہ کرنا کافی ہے اس آیت میں اس کا رد فرما دیا گیا کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہو گیا (مدارک) مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ خطاب اہل کتاب اور مؤمنین سب کو عام ہے اور معنی یہ ہیں کہ صرف رو بقبلہ ہونا اصل نیکی نہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دل اخلاص کے ساتھ رب قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو (۳۱۲) اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے (۱) ایمان لانا (۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوٰۃ دینا (۵) عہد پورا کرنا (۶) صبر کرنا۔ ایمان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے کہ وہ حی و قیوم علیم حکیم سمیع بصیر غنی قدیر ازلی ابدی واحد لا شریک لہ ہے دوسرے قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے اس میں بندوں کا حساب ہوگا اعمال کی جزا دی جائے گی مقبولان حق شفاعت کریں گے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوض کوثر پر سیراب فرمائیں گے پل صراط پر گزر ہوگا اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے یا سید انبیاء نے بیان فرمائے سب حق ہیں تیسرے فرشتوں پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت ان کی تعداد اللہ جانتا ہے چار ان میں سے بہت مقرب ہیں جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام چوتھے کتب الٰہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت حضرت موسیٰ پر (۲) انجیل حضرت عیسیٰ پر (۳) زبور حضرت داؤد پر (۴) قرآن حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں اور پچاس صحیفے حضرت شیث پر تیس حضرت ادریس پر دس حضرت آدم پر دس حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے علیہم الصلوٰۃ والسلام پانچویں تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہیں ان کی صحیح

مُوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ

وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرا دی اس پر کچھ گناہ نہیں ف۳۲۲ بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ف۳۲۳ تم پر روزے فرض کیے گئے

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾ اَيَّامًا

جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے ف۳۲۴ گنتی کے

مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ

دنوں میں ف۳۲۵ تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو ف۳۲۶ تو اتنے روزے

مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَي الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ

اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

ف۳۲۷ پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے ف۳۲۸ تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

بھلا ہے اگر تم جانو ف۳۲۹ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا ف۳۳۰ لوگوں

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم

بعد صفحہ ۴۹ کے ولیٔ مقتول قصاص کرے یا نہ کرے۔ قاتل اس سے خوش معاملگی کے ساتھ ادا کرے اس میں صلح بر مال کا بیان ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ ولیٔ مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہے گا (جمل) مسئلہ اگر مقتول کے تمام ورثاء قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں، اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ ولیٔ مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل اگرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اخوتِ ایمانی منقطع نہیں ہوتی اس میں خوارج کا ابطال ہے جو مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں (۳۱۸) یعنی بدستور جاہلیت غیر قاتل کو قتل کرے یا دیت قبول کرنے اور معاف کرنے کے بعد قتل کرے (۳۱۹) کیونکہ قصاص مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی (۳۲۰) یعنی موافق دستورِ شریعت کے عدل کرے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور فقیروں پر مالداروں کو ترجیح نہ دے مسئلہ ابتدائے اسلام میں یہ وصیت فرض تھی جب میراث کے احکام نازل ہوئے منسوخ کی گئی اب غیر وارث کے لئے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مستحب ہے بشرطیکہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ملنے پر محتاج نہ رہیں ورنہ ترکِ وصیت افضل ہے (تفسیر احمدی) (۳۲۱) خواہ وصی ہو یا ولی یا شاہد اور وہ تبدیل کتابت میں کرے یا تقسیم میں یا ادائے شہادت میں اور وصیت موافقِ شرع ہے تو بدلنے والا گنہگار ہے (۳۲۲) اور دوسرے خواہ وہ موصی ہوں یا موصیٰ لہ یا وارث ہوں (۳۲۳) معنی یہ ہیں کہ وارث یا وصی یا امام یا قاضی جس کو بھی موصی کی طرف سے ناانصافی یا ناحق کارروائی کا اندیشہ ہو وہ اگر موصیٰ لہ یا وارثوں میں شرع کے موافق صلح کرا دے تو گنہگار نہیں کیونکہ اس نے حق کی حمایت کے لئے باطل کو رد کیا ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد وہ شخص ہے جو وقتِ وصیت دیکھے کہ موصی حق سے تجاوز کرتا اور خلافِ شرع طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو روک دے اور حق و انصاف کا حکم کرے (۳۲۴) اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے روزہ شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض و نفاس سے خالی عورت صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک بہ نیتِ عبادت خور و نوش و مجامعت ترک کرے (عالمگیری وغیرہ) رمضان کے روزے ۱۰ شوال ۲ھ کو فرض کیے گئے (درمختار و خازن) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادتِ قدیمہ ہیں زمانۂ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ ایام و احکام مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے (۳۲۵) اور تم

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ

تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ

میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ

پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو ف۳۳۲ اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ

اور کہیں تم حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا

ف۳۳۳ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے ف۳۳۴ تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان

بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ

لائیں کہ کہیں راہ پائیں روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے

نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ

حلال ہوا ف۳۳۵ وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم

كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۖ فَالْآنَ

اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا ف۳۳۶

بقیہ صفحہ ۵۰ - گناہوں سے بچو کیونکہ یہ کسر نفس کا سبب اور متقین کا شعار ہے (۳۲۶) یعنی صرف رمضان کا ایک مہینہ (۳۲۷) سفر سے وہ مراد ہے جس کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو یا سفر میں شدت و تکلیف کا تو وہ مرض و سفر کے ایام میں افطار کرے اور بجائے اس کے ایام منہیہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے۔ ایام منہیہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں، دونوں عیدیں اور ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخیں۔ مسئلہ مریض کو مجرد وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہر الفسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبہ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہوگا۔ مسئلہ جو بالفعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے مسئلہ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچہ کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے مسئلہ جس مسافر نے طلوع فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں (۳۲۸) مسئلہ جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس کے لیے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزہ کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو پچھتر روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا اس سے دونے جو یا اس کی قیمت بطور فدیہ دے مسئلہ اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر شیخ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اپنے قصور تقصیر کی دعا کرتا رہے (۳۲۹) یعنی فدیہ کی مقدار سے زیادہ دے (۳۳۰) اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مسافر و مریض کو افطار کی اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے (۳۳۱) اس کے معنی میں مفسرین کے چند اقوال ہیں (۱) یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت میں قرآن پاک نازل ہوا (۲) یہ کہ قرآن کریم میں روزوں کی ابتدا رمضان میں ہوئی (۳) یہ کہ قرآن کریم تمام رمضان مبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حسب اقتضائے حکمت جتنا جتنا منظور الٰہی ہوا جبریل امین لاتے رہے یہ نزول تئیس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔

بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

تو اب ان سے صحبت کرو ف۳۳۸ اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو ف۳۳۹ اور کھاؤ اور پیو

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ

ف۳۴۰ یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے

الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ

(پوپھٹ کر) ف۳۴۱ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو ف۳۴۲ اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم

عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ

مسجدوں میں اعتکاف سے ہو ف۳۴۳ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے اور آپس میں ایک دوسرے کا

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ

مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز

اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ

طور پر کھا لو ف۳۴۴ جان بوجھ کر تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں

الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ

ف۳۴۴ تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے ف۳۴۵ اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ ف۳۴۶

ع ۲۳

بقیہ صفحہ ۵۱ (۳۳۲) حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے تو چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر ۲۹ رمضان کو چاند کی رویت نہ ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو (۳۳۳) اس میں عاشقان حق کی تسلی ہے جنہوں نے عشق الٰہی پر اپنے حوائج کو قربان کر دیا وہ اسی کے طلبگار ہیں انہیں قرب و وصال کے مژدہ سے شاد کام فرمایا شان نزول ایک جماعت صحابہ نے جذبہ عشق الٰہی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کہاں ہے اس پر نوید قرب سے سرفراز کر کے بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے جو چیز کسی سے مکانی قرب رکھتی ہو وہ اس کے دور والے سے ضرور بعد رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ سب بندوں سے قریب ہے مکانی کی یہ شان نہیں منازل قرب میں رسائی بندہ کو اپنی غفلت دور کرنے سے میسر آتی ہے۔ دوست نزدیک تر از من بمن ست ۔ وین عجب تر کہ من از وے دورم (۳۳۴) دعا عرض حاجت ہے اور اجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دعا پر لبیک عبدی فرماتا ہے مراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اس کے کرم سے فی الفور ہوتی ہے کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے کبھی آخرت میں کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اس کی حاجت روائی میں اس لئے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے کبھی دعا کرنے والے میں صدق و اخلاص وغیرہ شرائط قبول نہیں ہوتے اسی لئے اللہ کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے مسئلہ ناجائز امر کی دعا کرنا جائز نہیں دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضور قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے (۳۳۵) شان نزول شرائع سابقہ میں افطار کے بعد کھانا پینا مجامعت کرنا نماز عشاء تک حلال تھا بعد نماز عشاء یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام ہو جاتی تھیں یہ حکم زمانہ اقدس تک باقی تھا بعض صحابہ سے رمضان کی راتوں میں بعد عشاء مباشرت وقوع میں آئی ان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اس پر وہ حضرات نادم ہوئے اور بارگاہ رسالت میں عرض حال کیا اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی اور بیان کر دیا گیا کہ آئندہ کے لئے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مجامعت کرنا حلال کیا گیا (۳۳۶) اس خیانت سے وہ مجامعت مراد ہے جو قبل اجازت رمضان کی راتوں میں مسلمانوں سے سرزد ہوئی تھی اس کی معافی کا بیان فرما کر ان کی تسکین فرما دی گئی (۳۳۷) یہ امر اباحت کے لئے ہے کہ اب وہ

تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَأْتُوا

(یہ کچھ بھلائی نہیں کہ) گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں

الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٨٩﴾ وَ

دروازوں سے آؤ ف۲۴۸ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور

قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ

اللہ کی راہ میں لڑو ف۲۴۹ ان سے جو تم سے لڑتے ہیں ف۲۵۰ اور حد سے نہ بڑھو ف۲۵۱

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَ

اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو ف۲۵۲ اور

أَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ

انہیں نکال دو ف۲۵۳ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا ف۲۵۴ اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے

وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ

ف۲۵۵ اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں ف۲۵۶

فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿١٩١﴾ فَإِنِ انْتَهَوْا

اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو ف۲۵۷ کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں

فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٩٢﴾ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ

ف۲۵۸ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور

بقیہ صفحہ ۵۲ ممانعت اٹھا دی گئی اور لیالی رمضان میں مباشرت مباح کر دی گئی (۲۲۸) اس میں ہدایت ہے کہ مباشرت نسل و اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہئے جس سے مسلمان بڑھیں اور دین قوی ہو مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ مباشرت موافق حکم شرع ہو جس محل میں جس طریقہ سے مباح فرمائی اس سے تجاوز نہ ہو (تفسیر احمدی) ایک قول یہ بھی ہے کہ جو اللہ نے لکھا اس کو طلب کرنے کے معنی ہیں رمضان کی راتوں میں کثرت عبادت اور بیدار رہ کر شب قدر کی جستجو کرنا (۲۲۹) یہ آیت صرمہ بن قیس کے حق میں نازل ہوئی آپ محنتی آدمی تھے ایک دن بحالت روزہ دن بھر اپنی زمین میں کام کر کے شام کو گھر آئے بیوی سے کھانا مانگا وہ پکانے میں مصروف ہوئیں یہ تھکے تھے آنکھ لگ گئی جب کھانا تیار کر کے انہیں بیدار کیا انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس زمانہ میں سو جانے کے بعد روزہ دار پر کھانا پینا ممنوع ہو جاتا تھا اور اسی حالت میں دوسرا روزہ رکھ لیا ضعف انتہا کو پہنچ گیا تھا دوپہر کو غشی آگئی ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور رمضان کی راتوں میں ان کے سبب سے کھانا پینا مباح فرمایا گیا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ندامت و رجوع کے باعث قربت حلال ہوئی (۲۳۰) رات کو سیاہ ڈورے سے اور صبح صادق کو سپید ڈورے سے تشبیہ دی گئی معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے کھانا پینا رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مباح فرما دیا گیا (تفسیر احمدی) مسئلہ صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے منافی نہیں جس شخص کو بحالت جنابت صبح ہوئی وہ غسل کر لے اس کا روزہ جائز ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ اسی سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے (۲۳۱) اس سے روزے کی آخر حد معلوم ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ بحالت روزہ خور و نوش و مجامعت میں سے ہر ایک کے ارتکاب سے کفارہ لازم ہو جاتا ہے (مدارک) مسئلہ علماء نے اس آیت کو صوم وصال کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے (۲۳۲) اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لئے جماع حلال ہے جبکہ وہ معتکف نہ ہو مسئلہ اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس و کنار حرام ہے مسئلہ مردوں کے اعتکاف کے لئے مسجد ضروری ہے مسئلہ معتکف کو مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے مسئلہ عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے مسئلہ اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں جماعت قائم ہو مسئلہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے (۲۳۳) اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر ہو یا چھین کر چوری سے یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی

الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں ف۲۵۸ تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے ف۲۵۹ جو تم پر

اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ

زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ ع

میں خرچ کرو ف۲۶۰ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ف۲۶۱ اور بھلائی والے ہو جاؤ

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ

بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو ف۲۶۲ پھر اگر

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ

تم روکے جاؤ ف۲۶۳ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے ف۲۶۴ اور اپنے سر نہ منڈاؤ

حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ

جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے ف۲۶۵ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے

بقیہ صفحہ ۵۳ = گواہی یا جھوٹی قسم یا رشوت ... مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز فائدہ کے لئے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا ناجائز و حرام ہے اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لئے حکام پر اثر ڈالنا تدبیریں کرنا حرام ہے جو حکام رس لوگ ہیں وہ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں حدیث شریف میں مسلمانوں کو ضرر پہنچانے والے پر لعنت آئی ہے (۲۴۴) شان نزول یہ آیت حضرت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری کے جواب میں نازل ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند کا کیا حال ہے ابتداء میں بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک ہو جاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا اس سوال سے مقصد چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا تھا بعض مفسرین کا خیال ہے کہ سوال کا مقصود چاند کے اختلاف کا سبب دریافت کرنا تھا (۲۴۵) چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان فرمائے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزارہا دینی و دنیوی کام اس سے متعلق ہیں زراعت تجارت لین دین کے معاملات روزے اور عید کے اوقات عورتوں کی عدتیں حیض کے ایام حمل اور دودھ پلانے کی مدتیں اور دودھ چھڑانے کے وقت اور حج کے اوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ابتداء میں جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا جان لیتا ہے کہ یہ ابتدائی تاریخیں ہیں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ مہینے کی درمیانی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مہینہ ختم پر ہے اسی طرح ان کے مابین ایام میں چاند کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں پھر مہینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے یہ وہ قدرتی جنتری ہے جو آسمان کے صفحہ پر ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور ہر ملک اور ہر زبان کے لوگ پڑھے بھی اور بے پڑھے بھی سب اس سے اپنا حساب معلوم کر لیتے ہیں (۲۴۶) شان نزول زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لئے احرام باندھتے تو کسی مکان میں اس کے دروازہ سے داخل نہ ہوتے اگر ضرورت ہوتی تو پچھیت توڑ کر آتے اس کو نیکی جانتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۲۴۷) خواہ حالت احرام ہو یا غیر احرام (۲۴۸) ۶ھ میں صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے بقصد عمرہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ سال آئندہ تشریف لائیں تو آپ کے لئے تین روز مکہ مکرمہ خالی کر دیا جائے گا چنانچہ اگلے سال ۷ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا کے لئے تشریف لائے اب حضور کے

وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا

مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو ف۳۵۸ تم پر کچھ گناہ نہیں ف۳۵۹ کہ اپنے رب کا

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

فضل تلاش کرو تو جب عرفات سے پلٹو ف۳۶۰ تو اللہ کی یاد کرو ف۳۶۱

عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ

مشعر حرام کے پاس ف۳۶۲ اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک اس سے پہلے

قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

تم بہکے ہوئے تھے ف۳۶۳ پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ

پلٹتے ہیں ف۳۶۴ اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ

ف۳۶۵ تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے ف۳۶۶ بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے

یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں

وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں

بقیہ صفحہ ۵۵ = علاوہ اس کے یہ مسئلہ بھی اخذ کیا ہے کہ جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جائیں اگرچہ وہاں کے لوگوں کو وہاں سے بھاگنا ممنوع ہے (۳۶۲) وہاں دونوں کو ان فرائض و شرائط کے ساتھ خاص اللہ کے لئے بے سستی و نقصان کامل کرو حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا اس کے لئے خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے مسئلہ حج سنہ ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے حج کے فرائض یہ ہیں (۱) احرام (۲) عرفہ میں وقوف (۳) طواف زیارت (۴) حج کے واجبات (۱) مزدلفہ میں وقوف (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی (۳) رمی جمار اور (۴) آفاقی کے لئے طواف رجوع اور حلق یا (۵) تقصیر عمرہ کے رکن طواف و سعی ہیں اور اس کی شرط احرام و حلق ہے حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں (۱) افراد بالحج وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے (۲) افراد بالعمرہ وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے خواہ وقت تلبیہ زبان سے اس کا ذکر کرے یا نہ کرے اور اس کے لئے اشہر حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر حج و عمرہ کے درمیان المام صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو (۳) قران یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل اول سے حج و عمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقت تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے (۴) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اشہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اس کے اشہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لئے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ المام صحیح نہ کرے (مسکین و شامی) مسئلہ اس آیت سے حج و قران ثابت کیا ہے (۳۶۳) حج یا عمرہ کے بعد شروع کرنے اور گھر سے نکلے اور محرم ہو جانے کے بعد تمہیں کوئی مانع ادائے حج یا عمرہ سے پیش آئے خواہ وہ دشمن کا خوف ہو یا مرض وغیرہ ایسی حالت میں تم احرام سے باہر آ جاؤ (۳۶۴) اونٹ یا گائے یا بکری اور یہ قربانی بھیجنا واجب ہے (۳۶۵) یعنی حرم میں جہاں اس کے ذبح کا حکم ہے مسئلہ یہ قربانی بیرون حرم نہیں ہو سکتی (۳۶۶) جس سے وہ سر منڈانے کے لئے مجبور ہو اور سر منڈالے (۳۶۷) تین دن کے (۳۶۸) چھ مسکینوں کا کھانا ہر مسکین

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا

بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ف۲۸۷ ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ (خوش نصیبی) ہے ف۲۸۸

وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ

اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ف۲۸۹ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں ف۲۹۰ تو جو جلدی

تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ

کرکے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پرہیزگار

لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ

کے لئے ف۲۹۱ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے اور بعض

النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي

آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے ف۲۹۲ اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ

مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ

لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین میں فساد ڈالتا

لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ فساد سے راضی نہیں

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ

اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی ف۲۹۳ ایسے کو دوزخ

بقیہ صفحہ ۵۶ = کے لئے پونے دو سیر گیہوں (۳۶۹) یعنی تمتع کرے (۳۷۰) یہ قربانی تمتع کی ہے حج کے شکر میں واجب ہوئی اگرچہ تمتع کرنے والا فقیر ہو عید الضحٰی کی قربانی نہیں جو فقیر و مسافر پر واجب نہیں ہوتی (۳۷۱) یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ یا متفرق کر کے بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹ ذی الحجہ کو رکھے (۳۷۲) مسئلہ اہل مکہ کے لئے نہ تمتع ہے نہ قران اور حدود مواقیت کے اندر کے رہنے والے اہل مکہ میں داخل ہیں مواقیت پانچ ہیں (۱) ذوالحلیفہ (۲) ذات عرق (۳) جحفہ (۴) قرن (۵) یلملم ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لئے ذات عرق اہل عراق کے لئے جحفہ اہل شام کے لئے قرن اہل نجد کے لئے یلملم اہل یمن کے لئے (۳۷۳) شوال و ذی القعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی حج کے افعال انہی ایام میں درست ہیں۔ مسئلہ اگر کسی نے ان ایام سے پہلے حج کا احرام باندھا تو جائز ہے لیکن بکراہت (۳۷۴) یعنی حج کو اپنے اوپر لازم و واجب کرے احرام باندھ کر یا تلبیہ کہہ کر یا ہدی چلا کر اس پر یہ چیزیں لازم ہیں جن کا آگے ذکر فرمایا جاتا ہے (۳۷۵) رفث جماع یا عورتوں کے سامنے ذکر جماع یا کلام فحش کرنا ہے نکاح اس میں داخل نہیں مسئلہ محرم یا محرمہ کا نکاح جائز ہے مجامعت جائز نہیں۔ فسوق سے معاصی و سیئات اور جدال سے جھگڑا مراد ہے خواہ وہ اپنے رفیقوں یا خادموں کے ساتھ ہو یا غیروں کے ساتھ (۳۷۶) بدیوں کی ممانعت کے بعد نیکیوں کی ترغیب فرمائی کہ بجائے فسق کے تقوٰی اور بجائے جدال کے اخلاق حمیدہ اختیار کرو (۳۷۷) شان نزول بعض یمنی حج کے لئے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو متوکل کہتے تھے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر سوال شروع کرتے اور کبھی غصب و خیانت کے مرتکب ہوتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لے کر چلو اوروں پر بار نہ ڈالو سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ایک قول یہ ہے کہ تقوٰی کا توشہ ساتھ لو جس طرح دنیوی سفر کے لئے توشہ ضروری ہے ایسے ہی سفر آخرت کے لئے پرہیزگاری کا توشہ لازم ہے (۳۷۸) یعنی عقل کا مقتضا خوف الٰہی ہے جو اللہ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے (۳۷۹) شان نزول بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے اس کا حج ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ جب تک تجارت سے افعال حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مباح ہے (۳۸۰) عرفات ایک مقام کا نام ہے جو موقف ہے ضحاک کا قول ہے کہ حضرت آدم و حوا جدائی کے بعد ۹ ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارف ہوا اس لئے اس دن کا نام عرفہ اور

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۶

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ
کوئی ہے اور وہ ضرور بہت برا بچھونا ہے اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے (ف۲۹۴) اللہ کی

مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے اے ایمان والو

ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ
اسلام میں پورے داخل ہو (ف۲۹۵) اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو (ف۲۹۶) بیشک

لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ
وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر اس کے بعد بھی بچلو کہ تمہارے پاس روشن حکم آچکے (ف۲۹۷)

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ
تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے کاہے کے انتظار میں ہیں (ف۲۹۸) مگر یہی کہ اللہ کا

اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى
عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں (ف۲۹۹) اور کام ہو چکے اور سب کاموں کی

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ
رجوع اللہ ہی کی طرف ہے بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے کتنی روشن نشانیاں انہیں دیں (ف۳۰۰)

۲۵ ع ۱۴ ۹

بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ
اور جو اللہ کی آئی ہوئی نعمت کو بدل دے (ف۳۰۱) تو بیشک

(۲۹۴) شانِ نزول حضرت صہیب ابن سنان رومی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے مشرکین قریش کی ایک جماعت نے آپ کا تعاقب کیا تو آپ سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمانے لگے کہ اے قریش تم میں سے کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ میں تیر مارتے مارتے تمام ترکش خالی نہ کردوں اور پھر جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے اس سے ماروں اس وقت تک تمہاری جماعت کا کھیت ہو جائے گا اگر تم میرا مال چاہو جو مکہ مکرمہ میں مدفون ہے تو میں تمہیں اس کا پتہ بتادوں تم مجھ سے تعرض نہ کرو وہ اس پر راضی ہوگئے اور آپ نے اپنے تمام مال کا پتہ بتادیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی حضور نے تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری یہ جاں فروشی بڑی نافع تجارت ہے (۲۹۵) شانِ نزول اہل کتاب میں سے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد شریعت موسوی کے بعض احکام پر قائم رہے شنبہ کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اجتناب لازم جانتے اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مباح ہیں ان کا کرنا ضروری نہیں اور توریت میں ان سے اجتناب لازم کیا گیا ہے تو ان کے ترک کرنے میں اسلام کی مخالفت بھی نہیں ہے اور شریعت موسوی پر عمل بھی ہو جاتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے احکام کا پورا اتباع کرو یعنی توریت کے احکام منسوخ ہوگئے اب ان سے تمسک نہ کرو (خازن) (۲۹۶) اس کی وساوس و شبہات میں نہ آؤ (۲۹۷) اور باوجود واضح دلیلوں کے اسلام ہی کے خلاف روش اختیار کرو (۲۹۸) ملت اسلام سے پھرنے اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والے (۲۹۹) جو عذاب پر مامور ہیں۔ (۳۰۰) کہ ان کے انبیاء کے معجزات کو ان کے صدق نبوت کی دلیل بنایا ان کے ارشاد اور ان کی کتابوں کو دین اسلام کی حقانیت کا شاہد کیا (۳۰۱) اللہ کی نعمت سے آیات الٰہیہ مراد ہیں جو سبب ہدایت ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے انہیں میں سے وہ آیات ہیں جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور حضور کی نبوت و رسالت کا بیان ہے یہود و نصاریٰ کی تحریفیں اس نعمت کی تبدیل ہے

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ
اللہ کا عذاب سخت ہے کافروں کی نگاہ میں

الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ
دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی (۳۰۲) اور مسلمانوں سے ہنستے ہیں (۳۰۳) اور ڈر والے ان سے اوپر ہوں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ كَانَ
گے قیامت کے دن (۳۰۴) اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے لوگ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ
ایک دین پر تھے (۳۰۵) پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے (۳۰۶) اور

مُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ
ڈر سناتے (۳۰۷) اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری (۳۰۸) کہ وہ لوگوں میں ان کے

فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ
اختلافوں کا فیصلہ کردے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی (۳۰۹) بعد اس

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ
کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے (۳۱۰) آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان والوں کو

اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ
وہ حق بات سوجھا دی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ جسے

(۳۰۲) وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں (۳۰۳) اور سامان دنیوی سے ان کی بے رغبتی دیکھ کر ان کی تحقیر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود و عمار بن یاسر و صہیب و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر کفار تمسخر کرتے تھے اور دولت دنیا کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا سمجھتے تھے (۳۰۴) یعنی ایماندار روز قیامت جنت عالیہ میں ہوں گے اور مغرور کفار جہنم میں ذلیل و خوار (۳۰۵) حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عہد نوح تک سب لوگ ایک دین اور ایک شریعت پر تھے پھر ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا یہ بعثت میں پہلے رسول ہیں (خازن) (۳۰۶) ایمانداروں اور فرمانبرداروں کو ثواب کی (مدارک و خازن) (۳۰۷) کافروں و نافرمانوں کو عذاب کا (خازن) (۳۰۸) جیسا کہ حضرت آدم و شیث و ادریس پر صحائف اور حضرت موسیٰ پر توریت حضرت داؤد پر زبور حضرت عیسیٰ پر انجیل اور خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن (۳۰۹) یہ اختلاف تبدیل و تحریف اور ایمان و کفر کے ساتھ تھا جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا (خازن) (۳۱۰) یعنی یہ اختلاف نادانی سے نہ تھا بلکہ

يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢١٣﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا ٱلْجَنَّةَ

جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے

وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ ٱلَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ ٱلْبَأْسَآءُ وَ

اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد (حالت) نہ آئی فـ۲۱۱ پہنچی انہیں سختی اور

ٱلضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا مَعَهُۥ

شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول فـ۲۱۲ اور اس کے ساتھ کے ایمان والے

مَتَىٰ نَصْرُ ٱللَّهِ ۗ أَلَآ إِنَّ نَصْرَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا

کب آئے گی اللہ کی مدد فـ۲۱۳ سن لو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے تم سے پوچھتے ہیں فـ۲۱۴ کیا

يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَآ أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ

خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں

وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ

اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے اور جو بھلائی کرو فـ۲۱۵ بے شک

فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَ

اللہ اسے جانتا ہے فـ۲۱۶ تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے فـ۲۱۷

عَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا شَيْـًٔا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن تُحِبُّوا شَيْـًٔا

اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں

(۲۱۱) اور جیسی سختیاں ان پر گزر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں۔ شان نزول یہ آیت غزوۂ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصان خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں ہیں بخاری شریف میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سایۂ کعبہ میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ کئے ہوئے تشریف فرما تھے ہم نے حضور سے عرض کی کہ حضور ہمارے لئے کیوں دعا نہیں فرماتے ہماری کیوں مدد نہیں کرتے فرمایا تم سے پہلے لوگ گرفتار کئے جاتے تھے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبائے جاتے تھے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت نوچے جاتے تھے اور ان میں کی کوئی مصیبت انہیں ان کے دین سے روک نہ سکتی تھی۔ (۲۱۲) یعنی شدت اس نہایت کو پہنچ گئی کہ ان امتوں کے رسول اور ان کے فرمانبردار مومن بھی طلب مدد میں جلدی کرنے لگے باوجودیکہ رسول بڑے صابر ہوتے ہیں اور ان کے اصحاب بھی لیکن باوجود ان انتہائی مصیبتوں کے وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت و بلا ان کے حال کو متغیر نہ کر سکی۔ (۲۱۳) اس کے جواب میں انہیں تسلی دی گئی اور یہ ارشاد ہوا (۲۱۴) شان نزول یہ آیت عمرو بن جموح کے جواب میں نازل ہوئی جو بوڑھے شخص تھے اور بڑے مالدار تھے انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کیا خرچ کریں اور کس پر خرچ کریں اس آیت میں انہیں بتا دیا گیا کہ جس قسم کا اور جس قدر مال قلیل یا کثیر خرچ کرو اس میں ثواب ہے اور مصارف اس کے یہ ہیں مسئلہ آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں (جمل وغیرہ) (۲۱۵) یہ ہر نیکی کو عام ہے انفاق ہو یا اور کچھ اور باقی مصارف بھی اس میں آگئے (۲۱۶) اس کی جزا عطا فرمائے گا (۲۱۷) مسئلہ جہاد فرض ہے جب اس کے شرائط پائے جائیں اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرض عین ہوتا ہے ورنہ فرض کفایہ

وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ

پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۲۱۸ تم سے پوچھتے ہیں ماہ

الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن

حرام میں لڑنے کا حکم ف۲۱۹ تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے ف۲۲۰ اور اللہ کی راہ

سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ

سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو

أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ

نکال دینا ف۲۲۱ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد ف۲۲۲ قتل سے سخت تر ہے ف۲۲۳ اور ہمیشہ

حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ

تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے ف۲۲۴ اور تم میں جو کوئی اپنے

عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي

دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾

میں اور آخرت میں ف۲۲۵ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے

(۲۱۸) کہ تمہارے حق میں کیا بہتر ہے تو تم پر لازم ہے کہ حکم الٰہی کی اطاعت کرو اور اسی کو بہتر سمجھو چاہے وہ تمہارے نفس پر گراں ہو (۲۱۹) شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ کی تھی اس نے مشرکین سے قتال کیا ان کا خیال تھا کہ وہ روز جمادی الاخریٰ کا آخر دن ہے مگر درحقیقت چاند ۲۹ کو ہو گیا تھا اور وہ رجب کی پہلی تاریخ تھی اس پر کفار نے مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم نے ماہ حرام میں جنگ کی اور حضور سے اس کے متعلق سوال ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۲۲۰) مگر صحابہ سے یہ گناہ واقع نہیں ہوا کیونکہ انہیں چاند ہونے کی خبر ہی نہ تھی ان کے نزدیک وہ دن ماہ حرام رجب کا نہ تھا مسئلہ ماہ ہائے حرام میں جنگ کی حرمت کا حکم آیہ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ سے منسوخ ہو گیا۔ (۲۲۱) جو مشرکین سے واقع ہوا کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو سال حدیبیہ کعبہ معظمہ سے روکا اور آپ کے زمانہ قیام مکہ معظمہ میں آپ کو اور آپ کے اصحاب کو اتنی ایذائیں دیں کہ وہاں سے ہجرت کرنا پڑی (۲۲۲) یعنی مشرکین کا کہ وہ شرک کرتے ہیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو مسجد حرام سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے ہیں (۲۲۳) کیونکہ قتل تو بعض حالات میں مباح ہوتا ہے اور کفر کسی حال میں مباح نہیں اور یہاں تاریخ کا مشکوک ہونا عذر معقول ہے اور کفار کے کفر کے لئے تو کوئی عذر ہی نہیں (۲۲۴) اس میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے کبھی اس کے خلاف نہ ہو گا اور جہاں تک ان سے ممکن ہو گا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی سعی کرتے رہیں گے اِنِ اسْتَطَاعُوا سے مستفاد ہوتا ہے کہ بکرمہ تعالیٰ وہ اپنی مراد میں ناکام رہیں گے۔ (۲۲۵) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام عمل باطل ہو جاتے ہیں آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر و ثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا اس کا مال معصوم نہیں رہتا اس کی مدح و ثناء و امداد جائز نہیں (روح البیان وغیرہ)

اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ

وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۴۲۵) تم سے شراب

عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ؗ وَ

اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی

اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ

اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے (۴۲۶) تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں (۴۲۷) تم فرماؤ

الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِى

جو فاضل بچے (۴۲۸) اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ

اور آخرت کے کام سوچ کر کرو (۴۲۹) اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں (۴۳۰) تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے

خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ

اور اگر اپنا ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے

الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَ

اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے اور

لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں (۴۳۱) اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے

(۴۲۵) شانِ نزول: عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں جو مجاہدین بھیجے گئے تھے ان کی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ چونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے اس لئے اس روز قتال کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اس کا کچھ ثواب بھی نہ ملے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ ان کا یہ عمل جہاد مقبول ہے اور اس پر انہیں امیدوار رحمتِ الٰہی رہنا چاہئے اور یہ امید قطعاً پوری ہوگی (خازن) مسئلہ: اس سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضلِ الٰہی ہے (۴۲۶) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَہٗ شراب ۳ھ میں غزوۂ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ اس کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمیت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی اضاعت ایک روایت میں ہے کہ جبریل امین نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ ہے کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر، تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا چوتھی خصلت یہ کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا مسئلہ: شطرنج تاش وغیرہ ہار جیت کے کھیل اور جس پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام ہیں (روح البیان) (۴۲۷) شانِ نزول: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ مقدار ارشاد فرمائیں کتنا مال راہِ خدا میں دیا جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) (۴۲۸) یعنی جتنا تمہاری حاجت سے زائد ہو۔ ابتدائے اسلام میں حاجت سے زائد مال کا خرچ کرنا فرض تھا صحابہ کرام اپنے مال میں سے اپنی ضرورت کی قدر لے کر باقی سب راہ

مُشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ

اچھی ہے مشرکہ سے ف۲۳۳ اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ

لائیں ف۲۳۴ اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ

يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ

کی طرف بلاتے ہیں ف۲۳۵ اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے

وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

اور اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں اور تم سے پوچھتے ہیں

الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَ

حیض کا حکم ف۲۳۶ تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور

لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ

ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں

حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ

سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور

الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى

پسند رکھتا ہے ستھروں کو تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح

ع ۵

بقیہ صفحہ ۶۲ = خدا میں تصدق کر دیتے تھے۔ یہ حکم آیت زکوٰۃ سے منسوخ ہو گیا۔ (۲۲۹) کہ جتنا تمہاری یعنی ضرورت سے فاضل ہو وہ لے کر سب اپنے نفع آخرت کے لئے خیرات کر دو (خازن) (۲۳۰) کہ ان کے اموال اپنے مال سے ملانا کیا حکم ہے شان نزول: آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا کے نزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کر دیئے اور ان کا کھانا پینا علیحدہ کر دیا اس میں یہ صورتیں بھی پیش آئیں کہ جو کھانا یتیم کے لئے پکایا اور اس میں سے کچھ بچ رہا وہ خراب ہو گیا اور کسی کے کام نہ آیا اس میں یتیموں کا نقصان ہوا یہ صورتیں دیکھ کر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اس کا کھانا اس کے ولی اپنے کھانے کے ساتھ ملا لیں تو اس کا کیا حکم ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کے لئے ملانے کی اجازت دی گئی (۲۳۱) شان نزول: حضرت مرثد غنوی ایک بہادر شخص تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تاکہ وہاں سے تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں وہاں عناق نامی ایک مشرکہ عورت تھی جو زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت رکھتی تھی حسین اور مالدار تھی جب اس کو ان کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ آپ کے پاس آئی اور طالب وصال ہوئی آپ نے خوف الٰہی اس سے اعراض کیا اور فرمایا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا تب اس نے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ یہ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پر موقوف ہے اپنے کام سے فارغ ہو کر جب آپ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کر کے نکاح کی بابت دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی) بعض علماء نے فرمایا جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے وہ مشرک ہے خواہ اللہ کو واحد ہی کہتا ہو اور توحید کا دعویٰ رکھتا ہو (خازن)۔ (۲۳۲) شان نزول: ایک روز حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کسی خطا پر اپنی باندی کے طمانچہ مارا پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی گواہی دیتی ہے رمضان کے روزے رکھتی ہے خوب وضو کرتی ہے اور نماز پڑھتی ہے حضور نے فرمایا وہ مومنہ ہے آپ نے عرض کیا تو اس کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر مبعوث فرمایا میں اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کروں گا اور آپ نے ایسا ہی کیا اس پر لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ تم نے ایک سیاہ فام باندی کے ساتھ نکاح کیا باوجودیکہ فلاں مشرکہ حرہ عورت تمہارے لئے حاضر ہے وہ حسین بھی ہے مالدار بھی ہے اس پر نازل ہوا وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ یعنی مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ
اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں پھر اگر

طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ
تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے ف۴۵۳ پھر وہ دوسرا

طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ
اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں ف۴۵۴ اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے

اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لئے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
کی میعاد آلگے ف۴۵۵ تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو ف۴۵۶ یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو ف۴۵۷ اور انہیں ضرر دینے کے لئے

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ
روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ
نقصان کرتا ہے ف۴۵۸ اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو ف۴۵۹ اور یاد کرو اللہ کا احسان

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ
جو تم پر ہے ف۴۶۰ اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت ف۴۶۱ اتاری تمہیں نصیحت دینے کو

بقیہ صفحہ ۶۵ (۴۵۱) جو حقوق زوجین سے متعلق ہیں (۴۵۲) یعنی طلاق حاصل کرے۔ شانِ نزول یہ آیت جمیلہ بنت عبداللہ کے باب میں نازل ہوئی یہ جمیلہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں اور شوہر سے کمال نفرت رکھتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے شوہر کی شکایت لائیں اور کسی طرح ان کے پاس رہنے پر راضی نہ ہوئیں تب ثابت نے کہا کہ میں نے ان کو ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو وہ باغ مجھے واپس کریں میں ان کو آزاد کردوں جمیلہ نے اس کو منظور کیا ثابت نے باغ لے لیا اور طلاق دے دی اس طرح کی طلاق کو خلع کہتے ہیں مسئلہ خلع طلاق بائن ہوتا ہے مسئلہ خلع میں لفظ خلع کا ذکر ضروری ہے مسئلہ اگر جدائی کی طلب گار عورت ہو تو خلع میں مقدار مہر سے زائد لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے نشوز نہ ہو مرد ہی علیحدگی چاہے تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مطلقاً مکروہ ہے۔ (۴۵۳) مسئلہ تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحرمت مغلظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد صحبت طلاق دے پھر عدت گزرے (۴۵۴) دوبارہ نکاح کرلیں (۴۵۵) یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو شانِ نزول یہ آیت ثابت بن یسار انصاری کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریب ختم ہوتی تھی رجعت کر لیا کرتے تھے تاکہ عورت قید میں پڑی رہے (۴۵۶) یعنی رجعت کرو اور اچھا معاملہ کرنے کی نیت سے رجعت کرو (۴۵۷) اور عدت گزر جانے دو تاکہ بعد عدت وہ آزاد ہو جائیں (۴۵۸) کہ حکم الٰہی کی مخالفت کر کے گنہگار ہوتا ہے (۴۵۹) کہ ان کی پرواہ نہ کرو اور ان کے خلاف عمل کرو (۴۶۰) کہ تمہیں مسلمان کیا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا (۴۶۱) کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکام قرآن و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے

بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴۶۲ اور جب

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ

تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے ف۴۶۳ تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں

اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ

سے نکاح کرلیں ف۴۶۴ جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں ف۴۶۵ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ

تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا

وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ

اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو ف۴۶۶

اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ

پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے ف۴۶۷

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا

اور جس کا بچہ ہے ف۴۶۸ اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور ف۴۶۹ کسی

تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ

جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے ف۴۷۰ اور نہ اولاد والے کو

(۴۶۲) اس سے کچھ مخفی نہیں۔ (۴۶۳) یعنی ان کی عدت گزر چکے (۴۶۴) جن کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہو خواہ وہ نئے ہوں یا یہی طلاق دینے والے جو ان سے پہلے نکاح میں تھے۔ (۴۶۵) کیونکہ اس کے خلاف کی صورت میں اولیاء اعتراض و تعرض کا حق رکھتے ہیں۔ شان نزول: معقل بن یسار مزنی کی بہن کا نکاح عاصم بن عدی کے ساتھ ہوا تھا انہوں نے طلاق دی اور عدت گزرنے کے بعد پھر عاصم نے درخواست کی تو معقل بن یسار مانع ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (بخاری شریف) (۴۶۶) یہاں طلاق کے بعد یہ سوال طبعاً سامنے آتا ہے کہ اگر طلاق دی ہوئی عورت کی گود میں شیر خوار بچہ ہو تو اس جدائی کے بعد اس کی پرورش کا کیا طریقہ ہوگا اس لئے یہ قرین حکمت ہے کہ بچہ کی پرورش کے متعلق ماں باپ پر جو احکام ہیں وہ اس موقع پر بیان فرمادیئے جائیں لہذا یہاں ان مسائل کا بیان ہوا۔ مسئلہ: ماں خواہ مطلقہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت پر دودھ پلوانے کی قدرت و استطاعت نہ ہو یا کوئی دودھ پلانے والی میسر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خاص ماں کے دودھ پر موقوف نہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مستحب ہے (تفسیر احمدی و جمل وغیرہ) (۴۶۷) یعنی اس مدت کا پورا کرنا لازم نہیں اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور دودھ چھڑانے میں اس کے لئے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم مدت میں بھی چھڑانا جائز ہے (تفسیر احمدی خازن وغیرہ) (۴۶۸) یعنی والد۔ اس انداز بیان سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (۴۶۹) مسئلہ: بچہ کی پرورش اور اس کو دودھ پلوانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے لئے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر ماں اپنی رغبت سے بچے کو دودھ پلائے تو مستحب ہے۔ مسئلہ: شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ پلانے کے لئے جبر نہیں کرسکتا اور نہ عورت شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب کرسکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح یا عدت میں رہے۔ مسئلہ: اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور عدت گزر چکی تو وہ اس سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے۔ مسئلہ: اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر بہ اجرت مقرر کیا اور اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ پلانے پر راضی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلوانے پر مجبور نہ کیا جائے گا (تفسیر احمدی و مدارک) المعروف سے مراد یہ ہے کہ حسب حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے (۴۷۰) یعنی اس کو اس کے خلاف مرضی دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے

لَهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا

دیا جائے اس کی اولاد سے (۴۸۱) یا ماں ضرر دے اپنے بچہ کو (۴۸۲) اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ

آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے

اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ

اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے

اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ساتھ انہیں ادا کردو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے

يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ

دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں (۴۸۳) تو جب ان کی عدت

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مؤاخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے

بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اور تم پر گناہ نہیں

(۴۸۱) یعنی وہ اجرت طلب کرکے (۴۸۲) ماں کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کر لینے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

(۴۸۳) حاملہ کی عدت تو وضع حمل ہے جیسا کہ سورہ طلاق میں مذکور ہے یہاں غیر حاملہ کا بیان ہے جس کا شوہر مر جائے اس کی عدت چار ماہ دس روز ہے اس مدت میں نہ وہ نکاح کرے نہ اپنا مسکن چھوڑے نہ بے عذر تیل لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سنگار کرے نہ رنگین اور ریشمین کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے نہ جدید نکاح کی بات چیت کھل کر کرے اور جو طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہو اس کو زینت اور سنگار کرنا مستحب ہے

فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ

اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو ف۲۷۴

عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا

اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ف۲۷۵ ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو

إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب

حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي

تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے ف۲۷۶ اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی

أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ لَا جُنَاحَ

جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے تم پر کچھ

عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ

مطالبہ نہیں ف۲۷۷ تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا

فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ

ہو ف۲۷۸ اور ان کو کچھ برتنے کو دو ف۲۷۹ مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس

قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾ وَإِنْ

کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر ف۲۸۰ اور اگر

(۲۷۴) یعنی عدت میں نکاح اور نکاح کا کھلا ہوا پیام تو ممنوع ہے لیکن پردہ کے ساتھ خواہش نکاح کا اظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے (۲۷۵) اور تمہارے دلوں میں خواہش ہوگی اسی لئے تمہارے واسطے تعریض مباح کی گئی (۲۷۶) یعنی عدت گزر چکے (۲۷۷) مہر کا (۲۷۸) شان نزول یہ آیت ایک انصاری کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے قبیلہ بنی حنیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کوئی مہر معین نہ کیا پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اگر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی تو مہر لازم نہیں ہاتھ لگانے سے مباشرت مراد ہے اور خلوت صحیحہ اسی کے حکم میں ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکر مہر بھی نکاح درست ہے مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر معین کرنا ہوگا اگر نہ کیا تو بعد دخول مہر مثل لازم ہو جائے گا۔ (۲۷۹) تین کپڑوں کا ایک جوڑا (۲۸۰) جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اور اس کو قبل دخول طلاق دی ہو اس کو تو جوڑا دینا واجب ہے اور اس کے سوا ہر مطلقہ کے لئے مستحب ہے (مدارک)

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے

فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ

تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں ف۴۸۱ یا وہ زیادہ

بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا

دے ف۴۸۲ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے ف۴۸۳ اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں

الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوْا عَلَى

ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۸۴ نگہبانی کرو

الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ

سب نمازوں کی ف۴۸۵ اور بیچ کی نماز کی ف۴۸۶ اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے ف۴۸۷ پھر اگر

خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ

اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور جو تم میں مریں

وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ

اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لیے وصیت کر جائیں ف۴۸۸ سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بے نکالے

(۴۸۱) اپنے اس نصف میں سے (۴۸۲) نصف سے زیادہ اس صورت میں واجب ہے (۴۸۳) یعنی شوہر (۴۸۴) اس میں حسن سلوک و مکارم اخلاق کی ترغیب ہے۔ (۴۸۵) یعنی پنج گانہ فرض نمازوں کو ان کے اوقات پر ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولاد و ازواج کے مسائل و احکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا متصور نہیں (۴۸۶) حضرت امام ابوحنیفہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں (۴۸۷) اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا (۴۸۸) پے
اقارب کو

إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِيٓ

پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں ف۲۸۹

أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ

مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب

بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

طور پر نان و نفقہ ہے یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں

آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ

تمہیں سمجھ ہو اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے

وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ

اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے ان سے فرمایا مرجاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ نا

يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

شکرے ہیں ف۲۹۰ اور لڑو اللہ کی راہ میں ف۲۹۱ اور جان لو کہ اللہ سنتا جانتا

عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا

ہے ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے ف۲۹۲ تو اللہ اس کے لیے بہت

(۲۸۹) ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان نفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی پھر ایک سال کی عدت تو آیت يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا سے منسوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن مقرر کی گئی اور سال بھر کا نفقہ آیت میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر کیا گیا لہٰذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا حکمت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مورث کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لئے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی عدت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی لہٰذا بتدریج انہیں راہ پر لایا گیا۔ (۲۹۰) بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد میں طاعون ہوا تو وہ موت کے ڈر سے اپنی بستیاں چھوڑ بھاگے اور جنگل میں جا پڑے بحکم الٰہی سب وہیں مر گئے کچھ عرصہ کے بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے انہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ مدتوں زندہ رہے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بیکار ہے جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی بندے کو چاہئے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے مجاہدین کو بھی سمجھنا چاہئے کہ جہاد سے بیٹھ رہنا موت کو دفع نہیں کر سکتا لہٰذا دل مضبوط رکھنا چاہئے۔ (۲۹۱) اور موت سے نہ بھاگو جیسا بنی اسرائیل بھاگے تھے کیونکہ موت سے بھاگنا کام نہیں آتا۔ (۲۹۲) یعنی راہ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے راہ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمال لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس انفاق کی جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا

كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ

اگنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشایش کرتا ہے ف۴۹۳ اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا

بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا ف۴۹۴ جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لیے

مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ

کھڑا کر دو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد

الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ

فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم

قَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ

نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے ف۴۹۵ تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا

تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ

منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے ف۴۹۶ اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ

بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے ف۴۹۷ بولے اسے ہم پر بادشاہی کیونکر ہوگی ف۴۹۸

عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ

اور ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی ف۴۹۹

وقف لازم

(۴۹۳) جس کے لئے چاہے روزی تنگ کرے جس کے لئے چاہے وسیع فرمائے تنگی و فراخی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے سے وسعت کا وعدہ فرماتا ہے۔ (۴۹۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور انہوں نے عہد الٰہی کو فراموش کیا بت پرستی میں مبتلا ہوئے سرکشی اور بد افعالی انتہا کو پہنچی ان پر قوم جالوت مسلط ہوئی جس کو عمالقہ کہتے ہیں کیونکہ جالوت عملیق بن عاد کی اولاد سے ایک نہایت جابر بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصر و فلسطین کے درمیان بحر روم کے ساحل پر رہتے تھے انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لئے آدمی گرفتار کئے طرح طرح کی سختیاں کیں اس زمانہ میں کوئی نبی قوم بنی اسرائیل میں موجود نہ تھے خاندان نبوت سے صرف ایک بی بی باقی رہی تھیں جو حاملہ تھیں ان کے فرزند تولد ہوئے ان کا نام شمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انہیں علم توریت حاصل کرنے کے لئے بیت المقدس میں ایک بیر السن عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرتے اور آپ کو فرزند کہتے جب آپ سن بلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی عالم کی آواز میں یا شمویل کہہ کر پکارا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے عالم نے اس خیال سے کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں یہ کہہ دیا کہ فرزند تم سو جاؤ پھر دوبارہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی طرح پکارا اور حضرت شمویل علیہ السلام عالم کے پاس گئے عالم نے کہا کہ اے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا تیسری مرتبہ میں حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہو گئے اور انہوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا آپ اپنی قوم کی طرف جائیے اور اپنے رب کے احکام پہنچائیے جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے انہوں نے تکذیب کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی نبی بن گئے اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لئے ایک بادشاہ قائم کیجئے (خازن وغیرہ)۔ (۴۹۵) کہ قوم جالوت نے ہماری قوم کے لوگوں کو ان کے وطن سے نکالا ان کی اولاد کو قتل کیا چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے تب نبی اللہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ان کے لئے ایک بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا (خازن)۔ (۴۹۶) جن کی تعداد اہل بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی۔ (۴۹۷) طالوت بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کا نام طول قامت کی وجہ سے طالوت ہے حضرت شمویل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عصا ملا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہوگا اس کا قد اس عصا کے برابر ہو

قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ

فرمایا اسے اللہ نے تم پر چن لیا ف۵۰۱ اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ف۵۰۲

وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ

اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دے ف۵۰۳ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے ف۵۰۳ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا

إِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ

اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت ف۵۰۴ جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی

بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ إِنَّ فِيْ

ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بیشک

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ

اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا ف۵۰۵

قَالَ إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَ

بولا بیشک اللہ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پئے وہ میرا نہیں اور

مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهٗ مِنِّيْٓ إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا

جو نہ پئے وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے لے لے ف۵۰۶ تو سب نے

مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا

اس سے پیا مگر تھوڑوں نے ف۵۰۷ پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے بولے ہم میں آج

ع ۳۲ / ۱۶

بقیہ صفحہ ۷۲ ... کہا آپ نے اس خصوصیت طالوت کا قد آپ کے برابر ہے ... میں تم کو حکم الٰہی سے بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرتا ہوں اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے (خازن، جمل) (۴۹۸) بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے کہا کہ نبوت تو لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں چلی آتی ہے اور سلطنت یہود بن یعقوب کی اولاد میں اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں ہیں تو بادشاہ کیسے ہو سکتے ہیں (۴۹۹) وہ غریب شخص ہیں بادشاہ کو صاحب مال ہونا چاہئے (۵۰۰) یعنی سلطنت وراثت نہیں کہ کسی نسل و خاندان کے ساتھ خاص ہو یہ محض فضل الٰہی پر ہے اس میں شیعہ کا رد ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت وراثت ہے (۵۰۱) یعنی نسل و دولت پر سلطنت کا استحقاق نہیں علم و قوت سلطنت کے لئے بڑے معین ہیں اور طالوت اس زمانہ میں تمام بنی اسرائیل سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے جسیم اور توانا تھے (۵۰۲) اس میں وراثت کو کچھ دخل نہیں (۵۰۳) جسے چاہے غنی کر دے اور وسعت مال عطا فرما دے اس کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں سلطنت کے لئے مقرر فرمایا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے (خازن و مدارک) (۵۰۴) یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زر اندود صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں تھیں ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سرخ میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا یہ صندوق وراثتاً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کی عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بد عملی بہت بڑھ گئی

طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو

طاقت نہیں جالوت اور اس کے لشکروں کی بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا

اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ

کہ بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ

الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا

صابروں کے ساتھ ہے (۵۰۸) پھر جب سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے

صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوهُم

ہم پر صبر انڈیل اور ہمارے پاؤں جمے رکھ کافر لوگوں پر ہماری مدد کر تو انہوں نے ان کو

بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو (۵۰۹) اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت (۵۱۰)

وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھایا (۵۱۱) اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے (۵۱۲)

لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ

تو ضرور زمین تباہ ہوجائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے یہ اللہ

آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

کی آیتیں ہیں کہ ہم اے محبوب تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اور تم بے شک رسولوں میں ہو

بقیہ صفحہ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مقر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لئے آمادہ ہوگئے کیونکہ تابوت پاکر انہیں اپنی فتح کا یقین ہوگیا طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان منتخب کئے جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے (جلالین و جمل و خازن و مدارک وغیرہ) فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز و احترام لازم ہے ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے فائدہ تابوت میں انبیاء کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللہ کی طرف سے آئی تھیں (۵۰۵) یعنی بیت المقدس سے دشمن کی طرف روانہ ہوا وہ وقت نہایت شدت کی گرمی کا تھا لشکریوں نے طالوت سے اس کی شکایت کی اور پانی کے طلبگار ہوئے (۵۰۶) یہ امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدت تشنگی کے وقت جو اطاعت حکم پر مستقل رہا وہ آئندہ بھی مستقل رہے گا اور سختیوں کا مقابلہ کرسکے گا اور جو اس وقت اپنی خواہش سے مغلوب ہو اور نافرمانی کرے وہ آئندہ سختیوں کو کیا برداشت کرے گا (۵۰۷) جس نے ہاتھ سے ایک چلو بھر لیا اس نے صبر کیا اور ایک چلو ان کے اور ان کے جانوروں کے لئے کافی ہوگیا اور ان کے قلب و ایمان کو قوت ہوئی اور نہر سے سلامت گزر گئے اور جنہوں نے خوب پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہوگئے تشنگی اور بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے (۵۰۸) اللہ ان کی مدد فرماتا ہے اور اسی کی مدد کام آتی ہے (۵۰۹) حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ایشا طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی حضرت داؤد علیہ السلام ان سب میں چھوٹے تھے بیمار تھے رنگ زرد تھا بکریاں چرایا کرتے تھے جب جالوت نے بنی اسرائیل سے مقابلہ طلب کیا وہ اس کی قوت و جسامت دیکھ کر گھبرائے کیونکہ وہ بڑا جابر قوی شہ زور عظیم الجثہ قد آور تھا طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک اس کو دوں گا مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہ الٰہی میں دعا کریں آپ نے دعا

عُرُوشِهَا ۚ قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ

بستی پر گری ہوئی بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ

سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا

بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ

کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ

وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً

کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ اس لئے کہ تجھے ہم لوگوں

لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ

کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾

اس پر ظاہر ہوگیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ

اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں

قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ

عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر

اور مبہوت ہو کر نمرود عاجز ہوا اور جواب نہ دے سکا ... موت کے بعد ... اس کی قوت سے باہر ہے ظاہر ہو گیا کہ جو حجت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائی وہ قاطع ہے اور اس کا جواب ممکن نہیں ... جب اس کی شان ... پیدا ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر مناظرہ ختم فرما دیا کہ موت و حیات کا پیدا کرنا تیرے مقدور میں نہیں ... ربوبیت کے مدعی تو اس سے سہل کام بھی کر دکھا جو ایک متحرک جسم کی حرکت کا بدلنا ہے ... جب یہ بھی نہ کر سکے تو ربوبیت کا دعویٰ کس منہ سے کرتا ہے مسئلہ اس آیت سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔ ف اکثر مفسرین کے نزدیک یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے جب بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا گرفتار کیا تباہ کر ڈالا پھر حضرت عزیر علیہ السلام وہاں سے گزرے آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا اَنّٰی یُحْیِیْ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا اور آپ نے اپنی سواری کے جانور کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا یہ واقعہ شام کے وقت غروب آفتاب کے قریب ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم یہاں کتنے دن ٹھہرے آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے فرمایا بلکہ تم سو برس ٹھہرے اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھئے کہ ویسا ہی ہے اس میں بو تک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھئے دیکھا تو وہ مر گیا تھا گل گیا تھا اعضا بکھر گئے تھے ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضا جمع ہوئے اعضا اپنے اپنے مواقع پر آئے ہڈیوں پر گوشت چڑھا گوشت پر کھال آئی بال نکلے پھر اس میں روح پھونکی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا

فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ

اپنے ساتھ ہلا لے ف۵۵۵ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں

ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَّثَلُ

بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ف۵۵۶ اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ان کی

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ

کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۵۵۷ اس دانہ کی

أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ

طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ف۵۵۸ ہر بال میں سو دانے ف۵۵۹ اور اللہ

يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾ الَّذِينَ يُنفِقُونَ

اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں

أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا

خرچ کرتے ہیں ف۵۶۰ پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں

أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

ف۵۶۱ ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ

يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا

غم اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا ف۵۶۲ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو

بقیہ صفحہ ۷۸: آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیا فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لائے سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے عمر وہی چالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیفہ بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے وہ نابینا ہو گئی تھی وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا یہ عزیر کا مکان ہے اس نے کہا ہاں اور عزیر کہاں انہیں مفقود ہوئے سو برس گزر گئے یہ کہہ کر خوب روئی آپ نے فرمایا میں عزیر ہوں اس نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا اس نے کہا حضرت عزیر مستجاب الدعوات تھے جو دعا کرتے قبول ہوتی آپ دعا کیجئے میں بینا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں آپ نے دعا فرمائی وہ بینا ہو گئی آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اٹھ خدا کے حکم سے یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہو گئے اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک حضرت عزیر ہیں وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلہ میں لے گئی وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر تشریف لے آئے اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا اس نے کہا مجھے دیکھو آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہو گئی لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آئے آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا جسم مبارک کھول کر دکھایا گیا تو وہ موجود تھا اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا کوئی اس کا جاننے والا موجود نہ تھا آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ دی ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے اس پتہ پر جستجو کر کے توریت کا وہ دفن شدہ نسخہ نکالا گیا اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا (جمل) ف۵۵۴ ... کہ پہلے چتیں کریں پھر ان پر دو دانیں آ پڑیں۔ (۵۵۵) مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا بھاٹے میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے جب پانی چڑھتا مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں جب اتر جاتا تو جنگل کے درندے کھاتے جب درندے جاتے تو پرند کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مردے کس طرح زندہ کئے جائیں گے آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یارب مجھے یقین

أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا

ہو (۵۵۳) اور اللہ بے پروا حلم والا ہے اے ایمان والو اپنے صدقے

صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ

باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر (۵۵۴) اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ

لیے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس

تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ

پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا (۵۵۵) اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے

مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ

اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اور ان کی کہاوت جو اپنے مال

يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو (۵۵۶) اس

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ

باغ کی سی ہے جو بھوڑ (ریتلی) زمین پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا

فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٦٥﴾ أَيَوَدُّ

پھر اگر زور کا مینہ اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے (۵۵۷) اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے (۵۵۸) کیا

بقیہ صفحہ ۷۹ [illegible]

[illegible]

مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ

وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اللہ حکمت دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا

جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی اور

يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ

نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے اور تم جو خرچ کرو یا منت مانو

مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ

اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اگر

تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں

خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ

کی خبر ہے تمہیں ان کا راہ دینا لازم نہیں ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے

يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا

اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ

[illegible]

وقف لازم

مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ

ہو کر ۵۸۵ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور

اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ

اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی

رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ

اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا ۵۸۶ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے ۵۸۷ اور جو اب ایسی

فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ

حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے ۵۸۸ اللہ ہلاک کرتا ہے

الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾

سود کو ۵۸۹ اور بڑھاتا ہے خیرات کو ۵۹۰ اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی

الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ

غم اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا

بقیہ صفحہ ۸۳ کے لیے ہے یہ صریح ناانصافی ہے دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے سوم سود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ چہارم سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے مدیون کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے اس کے علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوار اور اس کے کارپرداز اور سودی دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب گناہ میں برابر ہیں (۵۸۵) معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خوار کا ایسا ہی حال ہوگا کہ سود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گر گر پڑے گا۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اس سود خوار کی ہے جو سود کو حلال جانے (۵۸۶) یعنی حرمت نازل ہونے سے قبل جو لیا اس پر مؤاخذہ نہیں (۵۸۷) جو چاہے امر فرمائے جو چاہے ممنوع و حرام کرے بندے پر اس کی اطاعت لازم ہے (۵۸۸) مسئلہ جو سود کو حلال جانے وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر ایک حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے (۵۸۹) اور اس کو برکت سے محروم کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے نہ صدقہ قبول کرے نہ حج نہ جہاد نہ صلہ (۵۹۰) اس کو زیادہ کرتا ہے اور اس میں برکت فرماتا ہے دنیا میں اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔

مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ

باقی ہے سود اگر مسلمان ہو ۵۹۱ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا

اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا ۵۹۲ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم

تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى

کسی کو نقصان پہنچاؤ ۵۹۳ نہ تمہیں نقصان ہو ۵۹۴ اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو

مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا

آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو ۵۹۵ اور ڈرو

يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۵۹۶ اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠

لین دین کرو ۵۹۷ تو اسے لکھ لو ۵۹۸ اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ

۵۹۹ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے ۶۰۰ تو اسے لکھ دینا چاہئے اور

ع ۳۸ / ۸

۵۹۱ شانِ نزول: یہ آیت ان صحابہ کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور ان کی گراں قدر سودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبے بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں۔ ۵۹۲ یہ وعید و تہدید میں مبالغہ و تشدید ہے کس کی مجال کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے چنانچہ ان اصحاب نے اپنے سودی مطالبے چھوڑ دیئے اور یہ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب اور تائب ہوئے۔ ۵۹۳ زیادہ لے کر۔ ۵۹۴ راس المال گھٹا کر۔ ۵۹۵ قرضدار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا جزو یا کل معاف کر دینا سبب اجر عظیم ہے مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ۵۹۶ یعنی ان کی نیکیاں گھٹائی جائیں نہ بدیاں بڑھائی جائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے آخر آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک قول میں نو شب اور ایک میں سات لیکن شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ سب سے آخر آیت ربوٰ نازل ہوئی۔ ۵۹۷ خواہ وہ دین مبیع ہو یا ثمن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سلم مراد ہے بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور مبیع مشتری کو سپرد کرنے کے لئے ایک مدت معین کر لی جائے اس بیع کے جواز کے لئے جنس، نوع، صفت، مقدار، مدت اور مکان ادا اور مقدار راس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے۔ ۵۹۸ یہ لکھنا مستحب ہے فائدہ اس کا یہ ہے کہ بھول چوک اور مدیون کے انکار کا اندیشہ نہیں رہتا۔ ۵۹۹ اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے نہ فریقین میں سے کسی کی رو رعایت۔ ۶۰۰ حاصل معنی یہ کہ کوئی کاتب لکھنے سے منع نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وثیقہ نویسی کا علم دیا بے تغییر و تبدیل دیانت و امانت کے ساتھ لکھے یہ کتابت ایک قول پر فرض کفایہ ہے اور ایک قول پر فرض عین بشرط فراغ کاتب جس صورت میں اس کے سوا اور نہ پایا جائے اور ایک قول پر مستحب کیونکہ اس میں مسلمانوں کی حاجت براری اور نعمت علم کا شکر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر لَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ سے منسوخ ہوئی۔

الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ

اس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے

فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ

پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے (۶۰۰)

أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ

تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کر لو

مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن

اپنے مردوں میں سے (۶۰۱) پھر اگر دو مرد نہ ہوں (۶۰۲) تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ

تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا

جن کو پسند کرو (۶۰۳) کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد

الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَن

دلادے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں (۶۰۴) اور اسے بھاری نہ جانو کہ

تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَ

دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی

أَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً

خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست

(۶۰۰) یعنی اگر مدیون مجنون و ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو یا گونگا ہونے یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنے مدعا کا بیان نہ کرسکتا ہو (۶۰۱) گواہ کے لئے حریت و بلوغ مع اسلام شرط ہے کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے (۶۰۲) مسئلہ تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے جیسے کہ بچہ جننا باکرہ ہونا اور نسائی عیوب اس میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے مسئلہ حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بھی مقبول ہے (مدارک و احمدی) (۶۰۳) جس کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو اور جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو (۶۰۴) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز نہیں یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفاء کا اختیار ہے بلکہ اخفاء افضل ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستاری کرے گا لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری کیا گیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو گواہ اتنی احتیاط کرسکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا۔

حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا

کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں ف۶۰۶ اور جب خرید و فروخت

وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن

کرو تو گواہ کرلو ف۶۰۷ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا، نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) ف۶۰۸

تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ

اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا

سب کچھ جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو ف۶۰۹ اور لکھنے والا نہ پاؤ ف۶۱۰ تو گرو ہو

فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي

قبضہ میں دیا ہوا ف۶۱۱ اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا

اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَ

تھا ف۶۱۲ اپنی امانت ادا کردے ف۶۱۳ اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ ف۶۱۴ اور

مَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾

جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے ف۶۱۵ اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے

لِّلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ ف۶۱۶ تمہارے

(۶۰۶) چونکہ اس صورت میں لین دین ہوکر معاملہ ختم ہوگیا اور کوئی اندیشہ باقی نہ رہا نیز ایسی تجارت اور خرید و فروخت بکثرت جاری رہتی ہے اس میں کتابت و اشہاد کی پابندی شاق و گراں ہوگی۔ (۶۰۷) یہ مستحب ہے کیونکہ اس میں احتیاط ہے۔ (۶۰۸) یُضَارَّ میں دو احتمال ہیں مجہول و معروف ہونے کے قراءت ابن عباس رضی اللہ عنہما اول کی اور قراءت عمر رضی اللہ عنہ ثانی کی مؤید ہے پہلی تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ اہل معاملہ کاتبوں اور گواہوں کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ وہ اگر اپنی ضروری حوائج میں مشغول ہوں تو انہیں مجبور کریں اور ان کے کام چھڑائیں یا حق کتابت نہ دیں یا گواہ کو سفر خرچ نہ دیں اگر وہ دوسرے شہر سے آیا ہو دوسری تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ کاتب و شہود اہل معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت و فراغت کے نہ آئیں یا کتابت میں تحریف و تبدیل زیادتی و کمی کریں۔ (۶۰۹) اور قرض کی ضرورت پیش آئے۔ (۶۱۰) اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقع نہ ملے تو اطمینان کے لئے (۶۱۱) یعنی کوئی چیز دائن کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو مسئلہ یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک یہودی کے پاس گروی رکھ کر بیس صاع جو لئے مسئلہ اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (۶۱۲) یعنی مدیون جس کو دائن نے امین سمجھا (۶۱۳) اس امانت سے دین مراد ہے۔ (۶۱۴) کیونکہ اس میں صاحب حق کے حق کا ابطال ہے یہ خطاب گواہوں کو ہے کہ وہ جب شہادت کی اقامت و ادا کے لئے طلب کئے جائیں تو حق کو نہ چھپائیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب مدیونوں کو ہے کہ وہ اپنے نفس پر شہادت دینے میں تامل نہ کریں۔ (۶۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا ہے۔ (۶۱۶) بدی

أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَ

اپنے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا (ف۶۱۷) تو جسے چاہے گا بخشے گا (ف۶۱۸) اور جسے چاہے گا

يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾ آمَنَ

سزا دے گا (ف۶۱۹) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے رسول ایمان

الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ

لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا

بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن

(ف۶۲۰) اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو (ف۶۲۱) یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان

رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ

لانے میں فرق نہیں کرتے (ف۶۲۲) اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا (ف۶۲۳) تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا

الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور

وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ

اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی (ف۶۲۴) اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں (ف۶۲۵) یا چوکیں

أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى

اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا

(ف۶۱۷) انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں ایک بطور وسوسہ کے ان سے دل کا خالی کرنا انسان کی قدرت میں نہیں لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا ان کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں اس پر مواخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا ان کے ساتھ کلام نہ کریں یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں۔ دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مواخذہ ہوگا اور انہیں کا بیان اس آیت میں ہے مسئلہ کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کرکے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً اس کو کر نہ سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مواخذہ کیا جائے گا شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوائی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ اور حدیث حضرت عائشہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عقاب کیا جاتا ہے مسئلہ اگر بندہ نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ اس کو معاف فرمائے گا (۶۱۸) اپنے فضل سے اہل ایمان کو (۶۱۹) اپنے عدل سے (۶۲۰) زجاج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں نماز، زکوٰۃ، روزے، حج کی فرضیت اور طلاق، ایلاء، حیض و جہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی اور قرآن اور اس کے جملہ شرائع و احکام کے منزل من اللہ ہونے کی تصدیق کی (۶۲۱) یہ اصول و ضروریات ایمان کے چار مرتبے ہیں (۱) اللہ پر ایمان لانا یہ اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحد احد ہے اس کا کوئی شریک و نظیر نہیں اس کے تمام اسماء حسنیٰ و صفات علیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شے پر قدیر ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں (۲) ملائکہ پر ایمان لانا یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں اللہ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائط ہیں (۳) اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بے شک و شبہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغییر تبدیل تحریف سے محفوظ ہے اور محکم و متشابہ پر مشتمل ہے (۴) رسولوں پر ایمان

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ

اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (برداشت) نہ

اعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٨٦

پر ہمیں مدد دے

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ ۳ مَدَنِيَّةٌ ۸۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۰۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

سورۂ آل عمران مدنی ہے ف۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

الٓمّٓ ۝١ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٢ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں ف۲ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا اس نے تم پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣

اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ

لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اتارا بے شک وہ جو اللہ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤

کی آیتوں سے منکر ہوئے ف۳ ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے

بقیہ صفحہ ۸۸ = اس طرح کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا اس کی وحی کے امین ہیں گناہوں سے پاک معصوم ہیں ساری خلق سے افضل ہیں ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں۔ (۶۲۲) جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کا انکار کیا (۶۲۳) تیرے حکم و ارشاد کو (۶۲۴) یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر و ثواب اور عمل بد کا عذاب و عقاب ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو طریق دعا کی تلقین فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں (۶۲۵) اور سہو سے تیرے کسی حکم کی تعمیل میں قاصر رہیں (۱) سورہ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں تین ہزار چار سو اسی کلمے چودہ ہزار پانچ سو بیس حروف ہیں (۲) شان نزول مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفد نجران کے حق میں نازل ہوئی جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا ایک عاقب جس کا نام عبد المسیح تھا یہ شخص امیر قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے دوسرا سید جس کا نام ایہم تھا یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اور منتظم اور مالیات کا افسر اعلیٰ تھا خورد و نوش اور رسدوں کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا یہ شخص نصاریٰ کے تمام علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا سلاطین روم اس کے علم اور اس کی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا اکرام و ادب کرتے تھے یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان و شکوہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے قصد سے آئے اور مسجد اقدس میں داخل ہوئے حضور اقدس علیہ الصلوۃ والتسلیمات اس وقت نماز عصر ادا فرما رہے تھے ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آگیا اور انہوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب شرق متوجہ ہو کر نماز شروع کر دی فراغ کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی حضور علیہ الصلوۃ والتسلیمات نے فرمایا تم اسلام لاؤ کہنے لگے ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے ہیں حضور علیہ الصلوۃ والتسلیمات نے فرمایا یہ غلط ہے یہ دعویٰ جھوٹا ہے تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعویٰ روکتا ہے کہ اللہ کے اولاد ہے اور تمہاری صلیب پرستی روکتی ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے انہوں نے کہا کہ اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتائیے ان کا باپ کون ہے اور سب کے سب بولنے لگے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے انہوں نے اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی لا یموت ہے اس کے لئے موت محال ہے اور

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٥﴾

اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ف۴ اس کے سوا کسی کی عبادت

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦﴾ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ

نہیں عزت والا حکمت والا ف۵ وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں

مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ

صاف معنی رکھتی ہیں ف۶ وہ کتاب کی اصل ہیں ف۷ اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے ف۸ وہ جن کے

فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ

دلوں میں کجی ہے ف۹ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں ف۱۰ گمراہی چاہنے ف۱۱

وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي

اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو ف۱۲ اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے ف۱۳ اور پختہ علم والے ف۱۴

الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا

کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ف۱۵ سب ہمارے رب کے پاس سے ہے ف۱۶ اور نصیحت نہیں مانتے مگر

أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ

عقل والے ف۱۷ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی

بقیہ صفحہ ۸۹ = عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت آنے والی ہے انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظ حقیقی اور روزی دینے والا ہے انہوں نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں کہنے لگے نہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں انہوں نے اقرار کیا حضور نے فرمایا تو کیا حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں انہوں نے کہا نہیں حضور نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے بچوں کی طرح غذا دیئے گئے کھاتے پیتے تھے عوارض بشری رکھتے تھے انہوں نے اس کا اقرار کیا حضور نے فرمایا پھر وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ تمہارا گمان ہے اس پر وہ سب ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا اس پر سورۂ آل عمران کی اول سے کچھ اوپر اسی آیتیں نازل ہوئیں (۲) حی کے معنی دائم باقی کے ہیں یعنی ایسا ہمیشگی رکھنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو قیوم وہ ہے جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی اور اخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے (۳) اس میں وفد نجران کے نصرانی بھی داخل ہیں۔ (۴) مرد، عورت، گورا، کالا، خوب صورت، بدشکل وغیرہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ کی شکل میں ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن پارۂ گوشت کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا آخر کار یعنی اس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے پھر اس میں روح ڈالتا ہے تو اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جنت ہو جاتا ہے (۵) اس میں بھی نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی عبادت کرتے تھے (۶) جس میں کوئی احتمال و اشتباہ نہیں (۷) کہ احکام میں اس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور حلال و حرام میں انہیں پر عمل (۸) وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی

هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ

ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا اے رب ہمارے

اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے ف۱۸ اس دن کے لئے جس میں کوئی شبہ نہیں ف۱۹ بے شک اللہ کا وعدہ نہیں

الْمِيْعَادَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ

بدلتا ف۲۰ بے شک وہ جو کافر ہوئے ف۲۱ ان کے مال اور ان

اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝

کی اولاد اللہ سے انہیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا طریقہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ قُلْ

تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت فرما دو

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ

کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے ف۲۲ اور وہ بہت ہی برا

الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

بچھونا۔ بے شک تمہارے لئے نشانی تھی ف۲۳ دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ف۲۴ ایک جتھا اللہ

بقیہ صفحہ ۹۰ = ہیں ان میں سے کوئی معنی مراد ہے یہ معنی یا مناسب یا جس کو اللہ تعالیٰ اس کا علم دے (۹) یعنی گمراہ اور بد مذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں (۱۰) اور اس کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل) (۱۱) اور شک و شبہ میں ڈالنے (جمل) (۱۲) اپنی خواہش کے مطابق باوجود یکہ وہ تاویل کے اہل نہیں (جمل و خازن) (۱۳) حقیقت میں (جمل) اور اپنے کرم و عطا سے جس کو وہ نوازے (۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں راسخین فی العلم سے ہوں اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں ان میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ راسخ فی العلم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں تقویٰ اللہ کا تواضع لوگوں سے زہد دنیا سے مجاہدہ نفس کے ساتھ (خازن) (۱۵) ہمارے رب کی طرف سے ہے اور جو معنی اس کی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا حکمت ہے (۱۶) محکم ہو یا متشابہ (۱۷) اور راسخ علم والے کہتے ہیں (۱۸) حساب یا جزا کے واسطے (۱۹) وہ روز قیامت ہے (۲۰) تو جس کے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہو گا اور جو تیرے منت و احسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہو گا نجات پائے گا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب منافی الوہیت ہے لہذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اس کی نسبت سخت بے ادبی (مدارک و ابو مسعود وغیرہ) (۲۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہو کر (۲۲) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور نے یہود کو جمع کر کے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر بھی ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو اس پر انہوں نے کہا کہ قریش تو ناواقف فن حرب سے نا آشنا ہیں اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہوں گے اور قتل کئے جائیں گے گرفتار کئے جائیں گے ان پر جزیہ مقرر ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا (۲۳) اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مومنین (جمل) (۲۴) جنگ بدر میں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ

کی راہ میں لڑتا ف۲۵ اور دوسرا کافر ف۲۶ کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دونا

الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

سمجھیں اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے ف۲۷ بے شک اس میں عقلمندوں

لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ

کے لیے ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت ف۲۸

النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ

عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے

الْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ

ڈھیر اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ﴿١٤﴾ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم

پونجی ہے ف۲۹ اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا ف۳۰ تم فرماؤ کیا میں تمہیں

بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي

اس سے ف۳۱ بہتر چیز بتا دوں پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ

نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بیبیاں ف۳۲ اور اللہ کی

(۲۵) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ان کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی ستتر مہاجر اور دو سو چھتیس انصار مہاجرین کے صاحب رایت حضرت علی مرتضیٰ تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ چھ زرہ آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے چھ مہاجر اور آٹھ انصار (۲۶) کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی ان کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور ان کے پاس سو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے (۲۷) خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سر و سامان کی کتنی ہی کمی ہو (۲۸) تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق و تمیز ظاہر ہو جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (۲۹) اس سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے انسان کو چاہئے کہ متاع دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادت آخرت ہو (۳۰) جنت تو چاہئے کہ اس کی رغبت کی جائے اور دنیائے ناپائیدار کی فانی مرغوبات سے دل نہ لگایا جائے (۳۱) متاع دنیا سے (۳۲) جو زنانہ عوارض اور ہر ناپسند و قابل نفرت چیز سے پاک

مِّنَ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِۚ(۱۵) اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ

خوشنودی (۳۳) اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے (۳۴) وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِۚ(۱۶) اَلصّٰبِرِیْنَ وَ

ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے صبر والے (۳۵) اور

الصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ

سچے (۳۶) اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے

بِالْاَسْحَارِ(۱۷) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ

والے (۳۷) اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۳۸) اور فرشتوں نے اور

اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُؕ(۱۸)

عالموں نے (۳۹) انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۫ وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے (۴۰) اور پھوٹ میں نہ پڑے

الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْؕ وَ مَنْ

کتابی (۴۱) مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا (۴۲) اپنے دلوں کی جلن سے (۴۳) اور جو اللہ

یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ(۱۹) فَاِنْ حَآجُّوْكَ

کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اے محبوب اگر وہ تم

(۳۳) اور یہ سب سے اعلیٰ نعمت ہے (۳۴) اور ان کے اعمال و احوال جانتا اور ان کی جزا دیتا ہے۔ (۳۵) جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں (۳۶) جن کے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں (۳۷) اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار کرنے والے بھی یہ وقت خلوت و اجابت دعا کا ہے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو (۳۸) شان نزول احبار شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہ صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور کی شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور کو پہچان لیا اور عرض کیا آپ محمد ہیں حضور نے فرمایا ہاں پھر عرض کیا کہ آپ احمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا ہاں عرض کیا ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے فرمایا سوال کرو انہوں نے عرض کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کون سی ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر وہ دونوں حبر مسلمان ہو گئے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے (۳۹) یعنی انبیاء اور اولیاء نے (۴۰) اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں اس آیت میں ان کے دعوی کو باطل کر دیا (۴۱) یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی جنہوں نے اسلام کو چھوڑا اور انہوں نے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں اختلاف کیا (۴۲) وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ چکے اور انہوں نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الہیہ میں خبریں دی گئی ہیں (۴۳) یعنی ان کے اختلاف کا سبب ان کا حسد اور منافع دنیویہ کی طمع ہے

فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا

سے حجت کریں تو فرما دو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے پیرو ہوئے

الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ

اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرماؤ ف۴۵ کیا تم نے گردن رکھی ف۴۶ پس اگر وہ گردن رکھیں جب تو وہ راہ پا گئے اور

تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۠۝۲۰ اِنَّ الَّذِیْنَ

اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا دینا ہے ف۴۷ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے وہ جو اللہ کی

یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ یَقْتُلُوْنَ

آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے ف۴۸ اور انصاف کا

الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۲۱

حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ٚ وَ مَا لَهُمْ

یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیا و آخرت میں ف۴۹ اور ان

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝۲۲ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ

کا کوئی مددگار نہیں ف۵۰ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ف۵۱

یُدْعَوْنَ اِلٰی كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ

کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر ان میں کا ایک گروہ اس سے

(۴۴) یعنی میں اور میرے متبعین ہمہ تن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار و مطیع ہیں ہمارا دین دین توحید ہے جس کی صحت تمہیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تمہارا ہم سے جھگڑنا بالکل باطل ہے (۴۵) جتنے کافر غیر کتابی ہیں وہ سب امیین میں داخل ہیں انہیں میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں (۴۶) اور دین اسلام کے حضور سر نیاز خم کیا یا باوجود براہین بینہ قائم ہونے کے تم ابھی تک اپنے کفر پر ہو یہ دعوت اسلام کا ایک پیرایہ ہے اور اس طرح انہیں دین حق کی طرف بلایا جاتا ہے (۴۷) وہ نہ مانیں تو تم سے مواخذہ نہیں اگر وہ نہ مانے نقصان نہ اٹھایا تو نقصان میں وہ رہے اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں (۴۸) جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت کے اندر تینتالیس نبیوں کو قتل کیا پھر جب ان میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اٹھ کر انہیں نیکیوں کا حکم اور بدیوں سے منع کیا تو اسی روز شام کو انہیں بھی قتل کر دیا اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے اس بدترین عمل سے راضی ہیں (۴۹) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں (۵۰) کہ انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے (۵۱) یعنی یہود کو کہ انہیں توریت شریف کے علوم و احکام سکھائے گئے تھے جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و احوال اور دین اسلام کی حقانیت کا بیان ہے اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور انہیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن ان میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا اس تقدیر پر آیت میں من الکتاب سے توریت اور کتاب اللہ سے قرآن شریف مراد ہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ

بے حساب دے، مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں

دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي

کے سوا ف۶۰ اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا

شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ ۗ وَ

مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ف۶۱ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور

إِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ

اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔ تم فرمادو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ

معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ

چیز پر اللہ کا قابو ہے جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی

خَيْرٍ مُحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ

ف۶۲ اور جو برا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں

أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع

دور کا فاصلہ ہوتا ف۶۳ اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

معانقہ ۲ — ع ۱۱

بے جان سے اور پرند کے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے اور زندہ دل مومن کو مردہ دل کافر سے اور زندہ سے مردہ نکالنا اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفہ بے جان اور زندہ پرند سے بے جان انڈا اور زندہ دل ایمان دار سے مردہ دل کافر (۶۰) شان نزول حضرت عبادہ بن صامت نے جنگ احزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل ان سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی (۶۱) کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے انہیں راز دار بنانا ان سے موالات کرنا ناجائز ہے اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔ (۶۲) یعنی روز قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزا ملے گی اور اس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی (۶۳) یعنی میں نے یہ برا کام نہ کیا ہوتا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا ف۶۴ اور تمہارے

ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِنْ

گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا ف۶۵ پھر اگر

تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَ

وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔ بیشک اللہ نے چن لیا آدم اور

نُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا

نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے ف۶۶ یہ ایک نسل ہے ایک

مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ

دوسرے سے ف۶۷ اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ جب عمران کی بی بی نے عرض کی ف۶۸

رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۖ إِنَّكَ

اے رب میرے میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے ف۶۹ تو تو مجھ سے

أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا

قبول کرلے بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا۔ پھر جب اسے جنا بولی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی ف۷۰

أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي

اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں ف۷۱ اور میں

(۶۳) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے۔ شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس ٹھہرے جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کئے تھے اور انہیں سجا سجا کر ان کو سجدہ کر رہے تھے حضور نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم تم اپنے آباء حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کے دین کے خلاف ہو گئے قریش نے کہا ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبت الٰہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و فرماں برداری کے بغیر قابل قبول نہیں جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے حضور کی غلامی کرے اور حضور نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعوے میں جھوٹا ہے (۶۵) یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طاعت بغیر اطاعت رسول نہیں ہو سکتی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی (۶۶) یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیہم الصلوۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انہیں کے دین پر ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے (۶۷) ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی (۶۸) عمران دو ہیں ایک عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والد ہیں دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے یہاں دوسرے عمران مراد ہیں ان کی بی بی صاحبہ کا نام حنہ بنت فاقوذا ہے یہ مریم کی والدہ ہیں (۶۹) اور تیری ہی عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اس کے متعلق نہ ہو بیت المقدس کی خدمت اس کے ذمہ ہو علماء نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریا و عمران دونوں ہم زلف تھے فاقوذا کی دختر ایشاع جو حضرت یحییٰ کی والدہ ہیں وہ زکریا کی بی بی تھیں اور اسی فاقوذا کی دوسری دختر حنہ جو حضرت مریم کی والدہ ہیں وہ عمران کی بی بی تھیں ایک زمانہ تک حنہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آ گیا اور مایوسی ہو گئی یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے ایک روز حنہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچہ کو بھرا رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا

سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّيٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ

میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان

الرَّجِيمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّأَنۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا

سے تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا ف۷۱ اور اسے اچھا پروان چڑھایا ف۷۲

وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا

اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے

رِزْقًا ۖ قَالَ يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ

ف۷۳ کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے

إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا

بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے ف۷۴ یہاں پکارا زکریا اپنے

رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعُ

رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے

الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ

دعا سننے والا تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا ف۷۵ بے شک

اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُورًا

اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی ف۷۶ تصدیق کرے گا اور سردار ف۷۷ اور ہمیشہ

(بقیہ صفحہ ۹۷) بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ یارب اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لئے حاضر کروں جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا یہ تم نے کیا کیا اگر لڑکی ہوگی تو وہ اس قابل کہاں ہے اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمتِ بیت المقدس کے لئے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارضِ نسائی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں اس لئے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حنہ کے وضعِ حمل سے قبل عمران کا انتقال ہوگیا (ف۶۷) حنہ نے یہ کلمہ اعتذار کے طور پر کہا اور ان کو حسرت و غم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کس طرح پوری ہو سکے گی (ف۶۸) کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے یہ صاحبزادی حضرت مریم تھیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل و افضل تھیں (ف۶۹) مریم کے معنی عابدہ ہیں (ف۷۰) اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں ان کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا چونکہ حضرت مریم ان کے امام اور ان کے صاحبِ قربان کی دختر تھیں اور ان کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہلِ علم کا خاندان تھا اس لئے ان سب نے جن کی تعداد ستائیس تھی حضرت مریم کو لینے اور ان کا تکفل کرنے کی رغبت کی حضرت زکریا نے فرمایا کہ میں ان کا سب سے زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں معاملہ اس پر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے قرعہ حضرت زکریا ہی کے نام پر نکلا (ف۷۱) حضرت مریم ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں (ف۷۲) بے فصل میوے جو جنت سے اترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا (ف۷۳) حضرت مریم نے صغر سنی میں کلام کیا جب کہ وہ پالنے میں پرورش پا رہی تھیں جیسا کہ ان کے فرزند حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا مسئلہ یہ آیت کراماتِ اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے حضرت زکریا نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو بے وقت بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بیوی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے اس خیال سے آپ نے دعا کی جس کا اس آیت میں بیان ہے (ف۷۴) یعنی محرابِ بیت المقدس میں دروازے بند کر کے دعا کی (ف۷۵) حضرت زکریا علیہ السلام عالم کبیر تھے قربانیاں

وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

لیے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے ف۸۱ بولا اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا

بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ﴿٤٠﴾

ف۸۲ اور میری عورت بانجھ ف۸۳ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو چاہے ف۸۴

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ

عرض کی اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی کر دے ف۸۵ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے

اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ وَاِذْ

مگر اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ف۸۶ اور کچھ دن رہے اور تڑکے اس کی پاکی بول اور جب

قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ

فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا ف۸۷ اور خوب ستھرا کیا ف۸۸ اور آج

عَلٰي نِسَاۗءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ

سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ف۸۹ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو ف۹۰ اور اس کے لیے سجدہ کر اور

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ

رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں ف۹۱ اور تم ان کے

لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ اَيُّھُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ

(بقیہ صفحہ ۹۸) میں آپ حق پیش کیا کرتے تھے اور مسجد شریف میں بے آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا جس وقت محراب میں آپ نماز میں مشغول تھے اور باہر آدمی داخلے کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے دروازہ بند تھا اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا وہ حضرت جبریل تھے انہوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی جو اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ میں بیان فرمائی گئی (۷۸) کلمہ سے مراد حضرت عیسٰی بن مریم ہیں کہ انہیں اللہ تعالٰی نے کن فرما کر بلا باپ کے پیدا کیا اور ان پر سب سے پہلے ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے والے حضرت یحیٰی ہیں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے یہ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی تھے حضرت یحیٰی کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو انہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا حضرت مریم نے فرمایا میں بھی حاملہ ہوں حضرت یحیٰی کی والدہ نے کہا اے مریم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے (۸۰) سید اس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم و مطاع ہو حضرت یحیٰی مومنین کے سردار اور علم و حلم و دین میں ان کے رئیس تھے (۸۱) حضرت زکریا علیہ السلام نے بر وجہ تعجب عرض کیا (۸۲) اور عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی (۸۳) ان کی عمر اٹھانوے سال کی مقصود سوال سے یہ کہ بیٹا کس طرح عطا ہوگا آیا میری جوانی لوٹائی جائے گی اور بی بی کا بانجھ ہونا دور کیا جائے گا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے (۸۴) بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں (۸۵) جس سے مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہو تاکہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں (۸۶) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جسم میں جوارح صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے اور یہ علامت اس لئے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو (۸۷) کہ باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لئے نذر میں قبول فرمایا اور یہ بات ان کے سوا کسی عورت کو میسر نہ آئی اسی طرح ان کے لئے جنتی رزق بھیجنا حضرت زکریا کو ان کا مربی بنانا یہ حضرت مریم کی برگزیدگی ہے (۸۸) مرد کی رسائی سے اور گناہوں سے اور بقول بعض زنانہ عوارض سے (۸۹) کہ بغیر باپ کے بیٹا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا (۹۰) جب فرشتوں نے یہ کہا تو حضرت مریم نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور پاؤں پھٹ کر خون جاری ہو گیا (۹۱) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی نے سید

إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٤﴾ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ

سب ہے تھے ف۹۲ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا

اپنے پاس سے ایک کلمہ کی ف۹۳ جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رو دار (باعزت) ہوگا ف۹۴ دنیا اور

وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا

آخرت میں اور قرب والا ف۹۵ اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں ف۹۶ اور پکی

وَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ

عمر میں ف۹۷ اور خاصوں میں ہوگا بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی

يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ

شخص نے ہاتھ نہ لگایا ف۹۸ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے

أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٧﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور اللہ سکھائے گا کتاب اور حکمت

وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ

اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں

جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ

تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں ف۹۹ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کے علوم عطا فرمائے (۹۲) باوجود اس کے آپ کا ان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو غیبی علوم عطا کئے گئے۔ (۹۳) یعنی ایک فرزند کی (۹۴) صاحب جاہ و منزلت (۹۵) بارگاہ الٰہی میں (۹۶) بات کرنے کی عمر سے قبل (۹۷) آسمان سے نزول کے بعد اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجال کو قتل کریں گے (۹۸) اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط سے ہوتا ہے تو مجھے بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یوں ہی بغیر مرد کے (۹۹) جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے

الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

ایں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے ف۱۰۰ اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے

وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ

اور سفید داغ والے کو ف۱۰۱ اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے ف۱۰۲ اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو

وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو ف۱۰۳ بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ

ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے

لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫

کہ حلال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں ف۱۰۴ اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پوجو ف۱۰۵

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ

یہ ہے سیدھا راستہ پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر پایا ف۱۰۶

قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ

بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ف۱۰۷ ہم دین خدا کے مددگار

(۱۰۰) جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی چمگادڑ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں (۱۰۱) جس کا برص عام ہو گیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائی عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امر علاج میں ید طولیٰ رکھتے تھے اس لئے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضر خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اس کے پاس خود حضرت تشریف لے جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے (۱۰۲) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذن الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا اولاد ہوئی ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا ایک سام بن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں آپ ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے اَجِبْ رُوْحَ اللّٰهِ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہول سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا پھر وہ

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَ

بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے ف۱۲۸ اور

الَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ

یہ نبی ف۱۲۹ اور ایمان والے ف۱۳۰ اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے

أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ ۖ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا

کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کردیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور انہیں

يَشْعُرُونَ ﴿٦٩﴾ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيٰتِ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ

شعور نہیں ف۱۳۱ اے کتابیو اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم

تَشْهَدُونَ ﴿٧٠﴾ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبٰطِلِ وَ

خود گواہ ہو ف۱۳۲ اے کتابیو حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ف۱۳۳ اور

تَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ

حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا ف۱۳۴

الْكِتٰبِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَ

وہ جو ایمان والوں پر اترا ف۱۳۵ صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور

اكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ

شام کو منکر ہوجاؤ شاید وہ پھر جائیں ف۱۳۶ اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہو

ع ۸ / ۱۵

بقیہ صفحہ ۱۰۴ = ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصارٰی کا یہ دعوٰی تھا کہ آپ نصرانی تھے یہ معاملہ بہت بڑھ گیا تو فریقین نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنایا اور آپ سے فیصلہ چاہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علماء توریت و انجیل پر ان کا کمال جہل ظاہر کردیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعوٰی ان کے کمال جہل کی دلیل ہے یہودیت و نصرانیت توریت و انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جن پر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسٰی جن پر انجیل نازل ہوئی ان کا زمانہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت و انجیل کسی میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعوٰی جہل و حماقت کی انتہا ہے (۱۲۲) اے اہل کتاب تم (۱۲۳) اور تمہاری کتابوں میں ان کی خبر دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور آپ کی نعت و صفت کی جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضور پر ایمان نہ لائے اور تم نے اس میں جھگڑا کیا (۱۲۵) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں (۱۲۶) حقیقت حال یہ ہے کہ (۱۲۷) تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہو سکتا ہے نہ کسی مشرک کا بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصارٰی پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں (۱۲۸) اور ان کے عہد نبوت میں ان پر ایمان لائے اور ان کی شریعت پر عامل رہے (۱۲۹) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم (۱۳۰) اور آپ کے امتی (۱۳۱) شان نزول یہ آیت حضرت معاذ بن جبل و حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی جن کو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے اس میں بتایا گیا کہ یہ ان کی ہوس خام ہے وہ ان کو گمراہ نہ کر سکیں گے (۱۳۲) اور تمہاری کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور ان کا دین سچا دین ہے (۱۳۳) اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیل کر کے (۱۳۴) اور باہم مشورہ کر کے یہ مکر سوچا (۱۳۵) یعنی قرآن شریف (۱۳۶) شان نزول یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے خیبر کے علماء یہود کے دس شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ ان کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہو جائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی موعود نہیں ہیں جن کی اطلاع

قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ

تم فرما دو کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ۱۳۶ (یقین کا ہے کا نہ لاؤ) اس کا کہ کسی کو ملے ۱۳۸ جیسا تمہیں ملا

أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن

یا کوئی تم پر حجت لا سکے تمہارے رب کے پاس ۱۳۹ تم فرما دو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے

يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ

دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ اپنی رحمت سے ۱۴۰ خاص کرتا ہے جسے چاہے ۱۴۱ اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ

بڑے فضل والا ہے اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک

بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهِ

ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کر دے گا ۱۴۲ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت

إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا

رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے سر پر کھڑا رہے ۱۴۳ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ اَن پڑھوں

فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

۱۴۴ کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں ۱۴۵

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧٦﴾

ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیزگاری کی اور بے شک پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں۔

کتابوں میں جب یہود کی حرکت سے مسلمان اور بد ظن ہوں ... یہ آیت نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ راز فاش کر دیا اور ان کا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے زیادہ ہوشیار ہو گئے (۱۳۷) اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے (۱۳۸) اس کی بدولت ... کتاب، حکمت و شرف و فضیلت (۱۳۹) اور نبوت (۱۴۰) یعنی نبوت و رسالت سے (۱۴۱) مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت ... اللہ کے فضل سے ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں (خازن) (۱۴۲) شان نزول یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ان میں دو قسم کے لوگ ہیں امین و خائن بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال ان کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کر دیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اوقیہ سونا امانت رکھا تھا آپ نے اس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہل کتاب میں اتنے بددیانت ہیں کہ تھوڑے پر بھی ان کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ فنحاص بن عازوراء جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی مانگتے وقت اس سے مکر گیا (۱۴۳) اور جس نے امانت رکھی ہے وہ اس کے پاس سے ہٹے تو مال امانت ہضم کر جاتا ہے (۱۴۴) یعنی غیر کتابیوں کا (۱۴۵) کہ اس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کر جانے کا حکم دیا ہے باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں

كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ

اللہ والے (ف۱۵۱) ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم

تَدْرُسُونَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ

درس کرتے ہو (ف۱۵۲) اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا (ف۱۵۳) کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو

أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿۸۰﴾ وَإِذْ أَخَذَ

خدا ٹھہرا لو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لیے (ف۱۵۴) اور یاد کرو

اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ

جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا (ف۱۵۵) جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر

جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۚ

تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول (ف۱۵۶) کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے (ف۱۵۷) تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان

قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوٓا أَقْرَرْنَا ۚ

لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا

قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِينَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى

فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس

بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۸۲﴾ أَفَغَيْرَ دِينِ اللّٰهِ

(ف۱۵۸) کے بعد پھرے (ف۱۵۹) تو وہی لوگ فاسق ہیں (ف۱۶۰) تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین

(۱۵۱) ربانی کے معنی عالم فقیہ و عالم باعمل اور نہایت دیندار کے ہیں (۱۵۲) اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہیے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہو اس کا علم ضائع اور بیکار ہے (۱۵۳) اللہ تعالیٰ یا اس کا کوئی نبی (۱۵۴) ایسا کسی طرح نہیں ہو سکتا (۱۵۵) حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں (۱۵۶) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۵۷) اس طرح کہ ان کے صفات و احوال ان کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں (۱۵۸) عہد (۱۵۹) اور آنے والے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے اعراض کرے (۱۶۰) خارج از ایمان

يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ

چاہتے ہیں ۱۶۱ اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ۱۶۲ خوشی سے

كَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا

۱۶۳ اور مجبوری سے ۱۶۴ اور اسی کی طرف پھریں گے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا

وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَ

اور جو اترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور

الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ

ان کے بیٹوں پر اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ

ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ۱۶۵ اور ہم اسی کے حضور گردن جھکائے ہیں اور جو

یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ

اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ كَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ

کاروں سے ہے کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے

اِیْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ

۱۶۶ اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ۱۶۷ سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں ۱۶۸

(۱۶۱) بعد حق جانے اور دلائل دیکھنے کے باوجود (۱۶۲) ملائکہ اور انسان، جنات (۱۶۳) دلائل میں نظر کر کے اور انصاف اختیار کر کے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے (۱۶۴) کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے جیسا کہ کافر عند الموت وقت یاس ایمان لاتا ہے یہ ایمان اس کو قیامت میں نفع نہ دے گا (۱۶۵) جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کے منکر ہو گئے (۱۶۶) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلہ سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مقر تھے اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہو گئے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیق ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہو گئی (۱۶۷) یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۶۸) اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿٨٦﴾ أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ

اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر

عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾ خٰلِدِينَ

لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس

فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا الَّذِينَ

میں رہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے مگر جنہوں نے

تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٨٩﴾ إِنَّ

اس کے بعد توبہ کی (۱۶۹) اور آپا سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بےشک

الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ

وہ جو ایمان لاکر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے (۱۷۰) ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی

تَوْبَتُهُمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ

اور وہی ہیں بہکے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے (۱۷۱)

كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى

ان میں کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ اپنی خلاصی کو

بِهٖ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِينَ ﴿٩١﴾ ع ۹ / ۱۷

دے ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار نہیں

(۱۶۹) اور کفر سے باز آئے۔ شانِ نزول: حارث ابن سوید انصاری کو کفار کے ساتھ جا ملنے کے بعد ندامت ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تب وہ مدینہ منورہ میں تائب ہو کر حاضر ہوئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی توبہ قبول فرمائی (۱۷۰) شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا پھر کفر میں اور بڑھے اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اور شدید ہو گئے
(۱۷۱) اس حال میں بوقتِ موت پاکر وہ کفر پر مرے۔

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو (۱۷۳) اور تم جو کچھ خرچ کرو

شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ

اللہ کو معلوم ہے سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے

إِسْرَآءِيْلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ أَنْ

مگر وہ جو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا توریت اترنے

تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۗ قُلْ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ إِنْ كُنْتُمْ

سے پہلے تم فرماؤ توریت لا کر پڑھو اگر

صٰدِقِيْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

سچے ہو (۱۷۴) تو اس کے بعد جو اللہ پر جھوٹ باندھے (۱۷۵)

ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ فَاتَّبِعُوْا

تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اللہ سچا ہے

مِلَّةَ إِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾ إِنَّ أَوَّلَ

ابراہیم کے دین پر چلو (۱۷۶) جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے بے شک

بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾

سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا

(۱۷۳) بر و تقویٰ و طاعت مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات کا یعنی واجبہ ہوں یا نافلہ سب اس میں داخل ہیں حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اسے رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو (خازن) عمر بن عبدالعزیز شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے ان سے کہا گیا اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری مدینہ میں بڑے مالدار تھے انہیں اپنے اموال میں بیرحا (باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا مجھے اپنے اموال میں بیرحا سب سے پیارا ہے میں اس کو راہ خدا میں صدقہ کرتا ہوں حضور نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابو طلحہ نے بایمائے حضور اپنے اقارب اور بنی عم میں اس کو تقسیم کر دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ میرے لئے ایک باندی خرید کر بھیجو جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی آپ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ کے لئے اس کو آزاد کر دیا (۱۷۴) شان نزول یہود نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملت ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے آپ کھاتے ہیں تو آپ ملت ابراہیمی پر کیسے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتا دیا گیا کہ یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے ان کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت ان کی اولاد میں باقی رہی یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر تمہیں انکار ہے تو توریت لاؤ اس پر یہود کو اپنی فضیحت و رسوائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لاسکے ان کا کذب ظاہر ہو گیا اور انہیں شرمندگی اٹھانی پڑی فائدہ اس سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اس میں یہود کا رد ہے جو نسخ کے قائل نہ تھے فائدہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی تھے باوجود اس کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور توریت کے مضامین سے استدلال فرمانا آپ کا معجزہ اور صداقت کی دلیل ہے اور اس سے آپ کی وسعت علمی کا پتہ چلتا ہے (۱۷۵) اور کہے کہ ملت ابراہیمی میں اونٹوں کے گوشت اور دودھ اللہ

فِيهِ ءَايَٰتٌۢ بَيِّنَٰتٌ مَّقَامُ إِبْرَٰهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُۥ كَانَ ءَامِنًا ۗ

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ف۱۷۷ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ف۱۷۸ اور جو اس میں آئے امان میں ہو ف۱۷۹

وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَ

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے ف۱۸۰

مَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿۹۷﴾ قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ

اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے ف۱۸۱ تم فرماؤ اے کتابیو

لِمَ تَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۸﴾

اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے ف۱۸۲ اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ

تم فرماؤ اے کتابیو کیوں اللہ کی راہ سے روکتے ہو ف۱۸۳ اسے جو ایمان لائے

تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۹۹﴾

اسے ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو ف۱۸۴ اور اللہ تمہارے کوتکوں (برے اعمال کرتوت) سے بے خبر نہیں

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تُطِيعُوا۟ فَرِيقًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟

اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ

ٱلْكِتَٰبَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ كَٰفِرِينَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ

تمہارے ایمان کے بعد کافر کر چھوڑیں گے ف۱۸۵ اور تم کیونکر کفر کرو گے

تعالیٰ نے حرم بنایا تھا (۱۷۵) کہ دین اسلام اور دین محمدی حق ہے (۱۷۶) شان نزول: یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے یہی انبیاء کا مقام ہجرت و قبلہ عبادت ہے۔ مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا (۱۷۷) جو اس کی حرمت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرندے کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرندے بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وحوش ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتیٰ کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شب جمعہ کو ارواح اولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے انہیں آیات میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا (مدارک و خازن و احمدی) (۱۷۸) مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں سے مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں (۱۷۹) یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل و جنایت کر کے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے نہ اس پر حد قائم کی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے (۱۸۰) مسئلہ: اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر زاد و راحلہ سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہئے کہ جا کر واپس آنے تک کے لئے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہئے راہ کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی (۱۸۱) اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے (۱۸۲) جو سید عالم صلی اللہ

وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ

تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول تشریف لایا اور جس نے اللہ کا

بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۟ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا گیا اے ایمان والو اللہ

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَ

سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان اور

اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ

اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ف۱۸۶ سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں نہ بٹ جانا) ف۱۸۷ اور اللہ کا احسان اپنے

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم

بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ

آپس میں بھائی ہو گئے ف۱۸۸ اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے ف۱۸۹ تو اس نے تمہیں

مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ

اس سے بچا دیا ف۱۹۰ اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ اور تم میں ایک

مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ

گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے

بقیہ صفحہ ۱۱۲ — علیہ وسلم کے صدق نبوت پر دلالت رکھتی ہیں (۱۸۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اور آپ کی نعت و صفت چھپا کر جو توریت میں مذکور ہے (۱۸۴) کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف دین اسلام ہی ہے (۱۸۵) شان نزول: اوس و خزرج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لا کر باہم شیر و شکر ہوئے ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے انس و محبت کی باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمن اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور ان کے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کہاں ٹھکانا ہے ایک جوان کو مقرر کیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اور اس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی مذمت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا اور اس کی شر انگیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آ گئے اور ہتھیار اٹھا لئے قریب تھا کہ خونریزی ہو جائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پا کر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعت اہل اسلام یہ کیا جاہلیت کے حرکات ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی جاہلیت کی بلا سے نجات دی تمہارے درمیان الفت و محبت ڈالی تم پھر زمانۂ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو حضور کے ارشاد نے ان کے دلوں پر اثر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا انہوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرمانبردار ہو کر چلے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۸۶) حبل اللہ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک حبل اللہ ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حبل اللہ سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کر لو کہ وہ حبل اللہ ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے (۱۸۷) جیسے کہ یہود و نصاریٰ متفرق ہو گئے اس آیت میں ان افعال و حرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں طریقہ مسلمین مذہب اہل سنت ہے اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق اور ممنوع ہے (۱۸۸) اور اسلام کی بدولت عداوت دور ہو کر آپس میں دینی محبت پیدا ہوئی حتیٰ کہ اوس و خزرج کی وہ مشہور لڑائی جو ایک سو بیس سال سے جاری تھی اس کے

عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ

منع کریں ف۱۹۱ اور یہی لوگ مراد کو پہنچے ف۱۹۲ اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں

تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی ف۱۹۳ بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں ف۱۹۴ اور ان کے لئے

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝۱۰۵ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا

بڑا عذاب ہے جس دن کچھ منہ اونجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے تو وہ

الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا

جن کے منہ کالے ہوئے ف۱۹۵ کیا تم ایمان لا کر کافر ہوئے ف۱۹۶ تو اب

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۱۰۶ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ

عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ اور وہ جن کے منہ اونجالے ہوئے

فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۷ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

ف۱۹۷ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک

عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۱۰۸ وَ لِلّٰهِ مَا

تم پر پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا ف۱۹۸ اور اللہ ہی کا ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۱۰۹ ع ۱۱ / ۸

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے

بقیہ صفحہ ۱۱۳ — سے عداوت سے قتل و غارت کی گرم بازاری رہتی تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے عداوت دور کر کے جنگ کی آگ ٹھنڈی کر دی اور جنگجو قبیلوں میں الفت و محبت کے جذبات پیدا کر دیئے (۱۸۹) یعنی حالت کفر میں کہ اگر اسی حال میں مر جاتے تو دوزخ میں پہنچتے (۱۹۰) دولت ایمان عطا کر کے (۱۹۱) اس آیت سے امر معروف و نہی منکر کی فرضیت اور اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے (۱۹۲) حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے (۱۹۳) جیسا کہ یہود و نصاریٰ آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ عناد و دشمنی راسخ ہو گئی یا جیسا کہ خود تم زمانۂ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت میں متفرق تھے تمہارے درمیان بغض و عناد تھا مسئلہ: اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سخت ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کر کے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ (۱۹۴) اور حق واضح ہو چکا تھا (۱۹۵) یعنی کفار ان سے توبیخاً کہا جائے گا (۱۹۶) اس کے مخاطب یا تو تمام کفار ہیں اس صورت میں ایمان سے روز میثاق کا ایمان مراد ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے بلیٰ کہا تھا اور ایمان لائے تھے اب جو دنیا میں کافر ہوئے تو ان سے فرمایا جاتا ہے کہ روز میثاق ایمان لانے کے بعد تم کافر ہو گئے حسن کا قول ہے کہ اس سے منافقین مراد ہیں جنہوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور ان کے دل منکر تھے عکرمہ نے کہا کہ وہ اہل کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپ کا انکار کر کے کافر ہو گئے ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لا کر پھر گئے اور کافر ہو گئے (۱۹۷) یعنی اہل ایمان کہ اس روز بکرم الٰہی وہ فرحاں و شاداں ہوں گے اور ان کے چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے داہنے بائیں اور سامنے نور ہوگا (۱۹۸) اور کسی کو بے جرم عذاب نہیں دیتا اور کسی کی نیکی کا ثواب کم نہیں کرتا

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ

تم بہتر ہو وف۱۹۹ ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور

تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ

برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی ایمان لاتے وف۲۰۰

لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

تو ان کا بھلا تھا ان میں کچھ مسلمان ہیں وف۲۰۱ اور زیادہ کافر

لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ

وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا وف۲۰۲ اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے وف۲۰۳

لَا يُنْصَرُونَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا

پھر ان کی مدد نہ ہوگی ان پر جمادی گئی خواری جہاں ہوں امان نہ پائیں وف۲۰۴ مگر

بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ

اللہ کی ڈور وف۲۰۵ اور آدمیوں کی ڈور سے وف۲۰۶ اور غضب الٰہی کے سزاوار ہوئے

اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ

اور ان پر جمادی گئی محتاجی وف۲۰۷ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر

بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

کرتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے یہ اس لیے کہ نافرمانبردار

(۱۹۹) شان نزول: یہود میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا (۲۰۰) سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر (۲۰۱) جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب یہود میں سے اور نجاشی اور ان کے اصحاب نصاریٰ میں سے (۲۰۲) مثل طعن و تشنیع اور دھمکی وغیرہ کے۔ شان نزول: یہود میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی، رؤسائے یہود ان کے دشمن ہوگئے اور انہیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو مطمئن کردیا کہ زبانی طعن و تشنیع کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا اور یہود کا انجام ذلت و رسوائی ہے (۲۰۳) اور تمہارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے یہ غیبی خبریں ایسی ہی واقع ہوئیں (۲۰۴) ہمیشہ ذلیل رہیں گے عزت کبھی نہ پائیں گے اسی کا اثر ہے کہ آج تک یہود کو کہیں کی سلطنت میسر نہ آئی جہاں رہے رعایا ہی بن کر رہے (۲۰۵) تھام یعنی ایمان لاکر (۲۰۶) یعنی مسلمانوں کی پناہ لے کر اور انہیں جزیہ دے کر (۲۰۷) چنانچہ یہودی کو مالدار ہو کر بھی غنائے قلبی میسر نہیں ہوتا

وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ۗ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ

اور حد سے بڑھتے۔ سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر

قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾

قائم ہیں ف۲۰۸ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں ف۲۰۹

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ

برائی سے منع کرتے ہیں ف۲۱۰ اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ لائق

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

ہیں۔ اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو معلوم

بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

ہیں ڈر والے ف۲۱۱ وہ جو کافر ہوئے ان کے مال اور اولاد ف۲۱۲

وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

ان کو اللہ سے کچھ نہ بچالیں گے اور وہ جہنمی ہیں ان کو ہمیشہ اس میں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

رہنا ف۲۱۳ کہاوت اس کی جو اس دنیا کی زندگی میں ف۲۱۴

(۲۰۸) شانِ نزول: جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ایمان لائے تو احبار یہود نے جل کر کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ برے لوگ ہیں اگر برے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی عطا کا قول ہے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ سے چالیس مرد اہل نجران کے بتیس حبشہ کے آٹھ روم کے مراد ہیں جو دین عیسوی پر تھے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (۲۰۹) یعنی نماز پڑھتے ہیں اس سے یا تو نماز عشاء مراد ہے جو اہل کتاب نہیں پڑھتے یا نماز تہجد (۲۱۰) اور دین میں مداہنت نہیں کرتے (۲۱۱) یہود نے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب سے کہا تھا کہ تم دین اسلام قبول کرکے ٹوٹے میں پڑے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ وہ درجات عالیہ کے مستحق ہوئے اور اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے یہود کی بکواس بیہودہ ہے (۲۱۲) جن پر انہیں بہت ناز ہے (۲۱۳) شانِ نزول: یہ آیت بنی قریظہ و نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہود کے رؤسا نے تحصیل ریاست و مال کی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان کے مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے وہ رسول کی دشمنی میں ناحق اپنی عاقبت برباد کررہے ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ابوجہل کو اپنی دولت و مال پر بڑا فخر تھا اور ابوسفیان نے بدر و احد میں مشرکین پر بہت کثیر مال خرچ کیا تھا ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے حق میں عام ہے ان سب کو بتایا گیا کہ مال و اولاد میں سے کوئی بھی کام آنے والا اور عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں (۲۱۴) مفسرین کا قول ہے کہ اس سے یہود کا وہ خرچ مراد ہے جو اپنے علماء اور رؤساء پر کرتے تھے ایک قول یہ ہے کہ کفار کے تمام نفقات و صدقات مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریاکار کا خرچ کرنا مراد ہے کیونکہ ان سب لوگوں کا خرچ کرنا یا نفع دنیوی کے لئے ہوگا یا نفع اخروی کے لئے اگر محض نفع دنیوی کے لئے ہو تو آخرت میں اس سے کیا فائدہ اور ریاکار کو تو آخرت اور رضائے الٰہی مقصود ہی نہیں ہوتی اس کا عمل دکھاوے اور نمود کے لئے ہوتا ہے ایسے عمل کا آخرت میں کیا نفع اور کافر کے تمام عمل اکارت ہیں وہ اگر آخرت کی نیت سے بھی خرچ کرے تو نفع نہیں پاسکتا ان لوگوں کے لئے وہ مثال بالکل مطابق ہے جو آیت میں ذکر فرمائی جاتی ہے

كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ

خرچ کرتے ہیں اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو وہ ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی برا کرتے تھے تو

فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يَا أَيُّهَا

اسے بالکل مار گئی (۲۱۵) اور اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اے ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ

والو غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ (۲۱۶) وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے

خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ

ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا

وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ

اور وہ (۲۱۷) جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنادیں اگر تمہیں

تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ

عقل ہو (۲۱۸) سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو (۲۱۹) اور وہ تمہیں نہیں چاہتے (۲۲۰)

بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا

اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو (۲۲۱) اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے (۲۲۲) اور اکیلے ہوں تو

عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرمادو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن (غصے) میں (۲۲۳) اللہ خوب جانتا

(۲۱۵) یعنی جس طرح کہ برفانی ہوا کھیتی کو برباد کردیتی ہے اسی طرح کفر انفاق کو باطل کردیتا ہے (۲۱۶) ان سے دوستی نہ کرو محبت کے تعلقات نہ رکھو وہ قابل اعتماد نہیں ہیں شان نزول بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بنا پر میل جول رکھتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے (۲۱۷) حسد و عناد (۲۱۸) تو ان سے دوستی نہ کرو (۲۱۹) رشتہ داری اور دوستی وغیرہ تعلقات کی بنا پر (۲۲۰) اور دینی مخالفت کی بنا پر تم سے دشمنی رکھتے ہیں (۲۲۱) اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے (۲۲۲) یہ منافقین کا حال ہے (۲۲۳) [illegible]

الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ

فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر

فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے

مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ

بھیجے گا ف٢٢٩ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لیے اور اسی لیے کہ اس

قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١٢٦﴾

سے تمہارے دلوں کو چین ملے ف٢٣٠ اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے ف٢٣١

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿١٢٧﴾

اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے ف٢٣٢ یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے

فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ

کہ وہ ظالم ہیں اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٩﴾

جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان

لگا، حضور کے ساتھ سات سو صحابہ رہ گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ثابت قدم رکھا یہاں تک کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی۔ اب صحابہ بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قائم رہنے کا حکم فرمایا تھا وہاں قائم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ دکھا دیا کہ بدر میں اللہ و رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور کے حکم کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے دلوں سے رعب و ہیبت دور فرما دی اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابوبکر و علی و عباس و طلحہ و سعد تھے اسی جنگ میں دندان اقدس شہید ہوئے اور چہرۂ اقدس پر زخم آیا اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (٢٢٨) یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک بنی سلمہ خزرج میں سے اور ایک بنی حارثہ اوس میں سے یہ دونوں لشکر کے بازو تھے جب عبداللہ بن ابی بن سلول منافق بھاگا تو انہوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور وہ حضور کے ساتھ ثابت رہے یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا ہے (٢٢٩) تمہاری تعداد بھی کم تھی تمہارے پاس ہتھیاروں اور سواریوں کی بھی کمی تھی۔ (٢٣٠) چنانچہ مومنین نے روز بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی (٢٣١) اور دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشانی و اضطراب نہ ہو۔ (٢٣٢) تو چاہئے کہ بندہ مسبب پر نظر رکھے اور اسی پر توکل رکھے۔ (٢٣٣) اس طرح کہ ان کے بڑے بڑے سردار مقتول ہوں اور گرفتار کئے جائیں جیسا کہ بدر میں پیش آیا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّ

اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ ف۲۳۴ اور

اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ

اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ

تیار رکھی ہے ف۲۳۵ اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو ف۲۳۶ اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ اور

سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ

دوڑو ف۲۳۷ اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و

الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ

زمین آجائیں ف۲۳۸ پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے ف۲۳۹ وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے

وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَ

ہیں خوشی میں اور رنج میں ف۲۴۰ اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور

اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ

نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا

ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ

اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۲۴۱ اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ف۲۴۲ اور گناہ

(۲۳۴) مسئلہ: اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کرکے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے ہیں مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ (۲۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس میں ایمانداروں کو تہدید ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں ان کو حلال نہ جانیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔ (۲۳۶) کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اطاعت الٰہی ہے اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہو سکتا۔ (۲۳۷) توبہ و ادائے فرائض و طاعات و اخلاص عمل اختیار کرکے۔ (۲۳۸) یہ جنت کی وسعت کا بیان ہے اس طرح کہ لوگ سمجھ سکیں کیونکہ انہوں نے سب سے وسیع چیز جو دیکھی ہے وہ آسمان و زمین ہی ہے اس سے وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین کے طبقے طبقے اور پرت پرت بنا کر جوڑ دیئے جائیں اور سب کا ایک پرت کر دیا جائے اس سے جنت کے عرض کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے۔ ہرقل بادشاہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی یہ وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ سبحان اللہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے اس کلام بلاغت نظام کے کئی معنی نکلتے ہیں ظاہر پہلو یہ ہے کہ دورۂ فلکی سے ایک جانب میں دن حاصل ہوتا ہے تو اس کے جانب مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانب بالا میں ہے اور دوزخ جہت پستی میں۔ یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح سمجھایا گیا ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بعید نہیں جس شے کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی تنگئ نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہوتا ہے تو پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سمائے گی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں فرمایا کون سی زمین اور کون سا آسمان ہے جس میں جنت سما سکے عرض کیا گیا پھر کہاں ہے فرمایا آسمانوں کے اوپر زیر عرش۔ (۲۳۹) اس آیت اور اس سے پہلی آیت وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکیں موجود ہیں۔ (۲۴۰) یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا یعنی خدا کی راہ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ

گناہ بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اڑ نہ

يَعْلَمُونَ ﴿۱۳۵﴾ أُولٰٓئِكَ جَزَاۤؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ

جائیں ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں ف۲۴۳

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ﴿۱۳۶﴾

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کاموں والوں (نیک لوگوں) کا اچھا نیگ (انعام) ہے ف۲۴۴

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا

تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آچکے ہیں ف۲۴۵ تو زمین میں چل کر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى

کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۲۴۶ یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور

وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ

پرہیزگاروں کو نصیحت ہے اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ ف۲۴۷ تمہیں غالب

إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾ إِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ

آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں ف۲۴۸ کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف

قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ

پا چکے ہیں ف۲۴۹ اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں رکھی ہیں ف۲۵۰ اور اس لیے کہ اللہ پہچان

میں وہ تمہیں اللہ کی رحمت سے ملے گا (۲۴۱) یعنی بندے سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو (۲۴۲) اور توبہ کریں اور گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لئے اس سے باز رہنے کا عزم پختہ کریں کہ یہ توبہ مقبولہ کے شرائط میں سے ہے۔ (۲۴۳) شان نزول تیہان خرما فروش کے پاس ایک حسین عورت خرمے خریدنے آئی اس نے کہا یہ خرمے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرمے مکان کے اندر ہیں اس حیلہ سے اس کو مکان میں لے گیا اور پکڑ کر لپٹا لیا اور منہ چوم لیا عورت نے کہا اللہ سے ڈر یہ سنتے ہی اس کو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا اس پر یہ آیت "والذین اذا فعلوا" نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی دونوں میں محبت تھی ہر ایک نے دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثقفی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی نگرانی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اس کو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ جنگل میں نکل گیا اور سر پر خاک ڈالی اور منہ پر طمانچے مارے جب ثقفی جہاد سے واپس آیا تو اس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا اس نے کہا خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا انصاری پہاڑوں میں روتا استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا ثقفی اس کو تلاش کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اس کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (۲۴۴) یعنی طاعت شعاروں کے لئے بہتر جزا ہے (۲۴۵) پچھلی امتوں کے ساتھ جنہوں نے حرص دنیا اور اس کے لذات کی طلب میں انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے انہیں مہلتیں دیں پھر بھی وہ راہ راست پر نہ آئے تو انہیں ہلاک و برباد کر دیا (۲۴۶) تاکہ تمہیں عبرت ہو۔ (۲۴۷) اس کا جو جنگ احد میں پیش آیا (۲۴۸) جنگ احد میں (۲۴۹) جنگ بدر میں باوجود اس کے انہوں نے پست ہمتی نہ کی اور ان سے مقابلہ کرنے میں سستی سے کام نہ لیا تو تمہیں بھی سستی کم ہمتی نہ چاہئے (۲۵۰) کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (۱۴۰)

کرادے ایمان والوں کی ف۲۵۱ اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو

وَ لِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَمْحَقَ الْكٰفِرِیْنَ (۱۴۱) اَمْ حَسِبْتُمْ

اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کردے ف۲۵۲ اور کافروں کو مٹا دے ف۲۵۳ کیا اس گمان میں ہو

اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ

کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی

یَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ (۱۴۲) وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ

آزمائش کی ف۲۵۴ اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے ملنے

تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (۱۴۳) وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ

ع ۱۴

سے پہلے ف۲۵۵ تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے اور محمد تو ایک رسول ہیں ف۲۵۶

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ

ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ف۲۵۷ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے

عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ

پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ

شَیْــٴًـا ؕ وَ سَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ (۱۴۴) وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ف۲۵۸ اور کوئی جان بے حکم خدا

(۲۵۱) صبر و اخلاص کے ساتھ کہ وہ مشقت و بلا کی تجدد سے نہیں ہٹ سکتی اور اس کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آسکتی (۲۵۲) اور انہیں گناہوں سے پاک کردے (۲۵۳) یعنی کافروں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ تو مسلمانوں کے لئے شہادت و تطہیر ہیں اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور ان کا استیصال ہے (۲۵۴) کہ اللہ کی رضا کے لئے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں اس میں ان پر عتاب ہے جو روز احد کفار کے مقابلہ سے بھاگے (۲۵۵) شان نزول جب شہداء بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالٰی کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انہیں حسرت ہوئی اور انہوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انہیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں انہیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے احد پر جانے کے لئے اصرار کیا تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۲۵۶) اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کر دینا ہے نہ کہ اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا (۲۵۷) اور ان کے متبعین ان کے بعد ان کے دین پر باقی رہے شان نزول جنگ احد میں جب کافروں نے پکارا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کی ایک جماعت واپس آئی حضور نے انہیں ہزیمت پر ملامت کی انہوں نے عرض کیا ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی شہادت کی خبر سن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی امتوں پر ان کے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضور کے دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم رہتی (۲۵۸) جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت رہے ان کو شاکرین فرمایا کیونکہ انہوں نے اپنے ثبات سے نعمت اسلام کا شکر ادا کیا حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امین الشاکرین ہیں

تَمُوتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

مر نہیں سکتی ف۲۵۹ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ف۲۶۰ اور جو دنیا کا انعام چاہے ف۲۶۱

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي

ہم اس میں سے اسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں ف۲۶۲ اور قریب

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا

ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ

وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ

سست پڑے ان مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے ف۲۶۳

وَاللّٰہُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا

اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ف۲۶۴ کہ اے رب ہمارے

اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں ف۲۶۵ اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں ان

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ

کافر لوگوں پر مدد دے ف۲۶۶ تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا ف۲۶۷ اور آخرت کے

ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰہُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

ثواب کی خوبی ف۲۶۸ اور نیکی والے اللہ کو پیارے ہیں اے ایمان والو اگر تم

(۲۵۹) اس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکم الٰہی کے مر نہیں سکتا چاہے وہ مہالک و معارک میں گھس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں چل سکتی (۲۶۰) اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا (۲۶۱) اور اس کو اپنے عمل و طاعت سے حصول دنیا مقصود ہو (۲۶۲) اس سے ثابت ہوا کہ مدار نیت پر ہے جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے (۲۶۳) ایسا ہی ہر اہل دین کو چاہئے (۲۶۴) یعنی حمایت دین و مقامات حرب میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے (۲۶۵) یعنی تمام صغائر و کبائر باوجود یہ کہ وہ لوگ ربانی تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا شان تواضع و انکسار اور آداب عبدیت میں سے ہے (۲۶۶) اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل توبہ و استغفار آداب دعا میں سے ہے۔ (۲۶۷) یعنی فتح و ظفر اور دشمنوں پر غلبہ (۲۶۸) مغفرت و جنت اور استحقاق سے زیادہ انعام و اکرام

إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُوا

کافروں کے کہے پر چلے ف۲۶۹ تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے ف۲۷۰ پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ

خَاسِرِينَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِي فِي

گے ف۲۷۱ بلکہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار کوئی دم جاتا ہے کہ

قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ

ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے ف۲۷۲ کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ

سُلْطَانًا ۖ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ

نہ اتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا برا ٹھکانا ناانصافوں کا اور بیشک

صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ

اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے ف۲۷۳ یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی

وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ ۚ

اور حکم میں جھگڑا ڈالا ف۲۷۴ اور نافرمانی کی ف۲۷۵ بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات ف۲۷۶

مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا ف۲۷۷ اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا ف۲۷۸ پھر تمہارا منہ

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى

ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے ف۲۷۹ اور بیشک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل

(۲۶۹) خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا منافق و مشرک (۲۷۰) کفر و بے دینی کی طرف (۲۷۱) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز ان کی رائے و مشورے پر عمل نہ کریں اور ان کے کہے پر نہ چلیں (۲۷۲) جنگ احد سے واپس ہو کر جب ابوسفیان وغیرہ اپنے لشکریوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہیں اس پر افسوس ہوا کہ ہم نے مسلمانوں کو بالکل ختم کیوں نہ کر ڈالا آپس میں مشورہ کر کے اس پر آمادہ ہوئے کہ چل کر انہیں ختم کر دیں جب یہ قصد پختہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور انہیں خوف شدید پیدا ہوا اور وہ مکہ مکرمہ ہی کی طرف واپس ہو گئے گرچہ سبب تو خاص تھا لیکن رعب تمام کفار کے دلوں میں ڈال دیا گیا کہ دنیا کے سارے کفار مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہے (۲۷۳) جنگ احد میں (۲۷۴) کفار کی ہزیمت کے بعد حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ جو تیر انداز تھے وہ آپس میں کہنے لگے کہ مشرکین کو ہزیمت ہو چکی اب یہاں ٹھہر کر کیا کریں چلو کچھ مال غنیمت حاصل کرنے کی کوشش کریں بعض نے کہا مرکز مت چھوڑو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی جگہ قائم رہنا کسی حال میں مرکز نہ چھوڑنا جب تک میرا حکم نہ آئے مگر لوگ غنیمت کے لئے چل پڑے اور حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ دس سے کم اصحاب رہ گئے (۲۷۵) کہ مرکز چھوڑ دیا اور غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے (۲۷۶) یعنی کفار کی ہزیمت (۲۷۷) جو مرکز چھوڑ کر غنیمت کے لئے چل پڑے (۲۷۸) جو اپنے امیر عبداللہ بن جبیر کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہ کر شہید ہو گئے (۲۷۹) اور مصیبتوں پر تمہارے صبر و ثبات رہنے کا امتحان ہو

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ

(کرتا) ہے جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت

يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا

میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے ف۲۸۰ تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا ف۲۸۱ اور معافی اس لیے سنائی کہ جو ہاتھ

فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ

سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے پھر تم پر غم کے بعد

عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ

چین کی نیند اتاری ف۲۸۲ کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی ف۲۸۳ اور ایک گروہ کو ف۲۸۴

طَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

اپنی جان کی پڑی تھی ف۲۸۵ اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے ف۲۸۶ جاہلیت کے سے

الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ

گمان کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرما دو کہ اختیار

الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ

تو سارا اللہ کا ہے ف۲۸۷ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں ف۲۸۸ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ

ہمارا کچھ بس ہوتا ف۲۸۹ تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے

(۲۸۰) کہ خدا کے بندو میری طرف آؤ (۲۸۱) یعنی تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرکے آپ کو غم پہنچایا تھا اس کے بدلے تم کو ہزیمت کے غم میں مبتلا کیا (۲۸۲) خوف و رعب دلوں میں تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے دور کیا اور امن و راحت کے ساتھ ان پر غنودگی اتاری یہاں تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آگئی اور نیند نے ان پر غلبہ کیا حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ روز احد نیند ہم پر چھا گئی ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے پھر چھوٹ جاتی تھی (۲۸۳) اور وہ جماعت مومنین صادق الایمان کی تھی (۲۸۴) جو منافق تھے (۲۸۵) اور وہ خوف سے پریشان تھے اللہ تعالیٰ نے وہاں مومنین کو منافقین سے اس طرح ممتاز کیا تھا کہ مومنین پر تو امن و اطمینان کی نیند کا غلبہ تھا اور منافقین خوف و ہراس میں اپنی جانوں کے خوف سے پریشان تھے اور یہ آیت عظیمہ اور معجزہ باہرہ تھی (۲۸۶) یعنی منافقین کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ فرمائے گا یا یہ کہ حضور شہید ہو گئے اب آپ کا دین باقی نہ رہے گا (۲۸۷) فتح و ظفر قضا و قدر سب اس کے ہاتھ ہے (۲۸۸) منافقین اپنا کفر اور وعدۂ الٰہی میں اپنا متردد ہونا اور جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر متاسف ہونا (۲۸۹) اور ہمیں سمجھ ہوتی تو ہم گھر سے نہ نکلتے مسلمانوں کے ساتھ اہل مکہ سے لڑنے کے لیے نہ آتے اور ہمارے سردار نہ مارے جاتے۔ پہلے مقولہ کا قائل عبداللہ بن ابی بن سلول منافق ہے اور اس مقولہ کا قائل معتب بن قشیر

بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ

گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے ف۲۹۰

وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَ

اور اس لئے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ف۲۹۱ اسے کھول دے اور

اللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٥٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى

اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ف۲۹۲ بیشک وہ جو تم میں سے پھر گئے ف۲۹۳ جس دن دونوں

الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ

فوجیں ملی تھیں انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث ف۲۹۴ اور بیشک

عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بیشک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اے ایمان والو

تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ

ان کافروں ف۲۹۵ کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر یا جہاد کو

أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ

گئے ف۲۹۶ کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے اس لئے کہ اللہ ان

ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا

کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے اور اللہ جِلاتا اور مارتا ہے ف۲۹۷ اور اللہ تمہارے

(۲۹۰) اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا کیونکہ قضا و قدر کے سامنے تدبیر و حیلہ بیکار ہے (۲۹۱) اخلاص و نفاق (۲۹۲) اس سے کچھ چھپا نہیں اور یہ آزمائش دوسروں کو خبردار کرنے کے لئے ہے (۲۹۳) اور جنگ احد میں بھاگ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب کے سوا کوئی باقی نہ رہا (۲۹۴) کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف مرکز چھوڑا (۲۹۵) یعنی ابن ابی وغیرہ منافقین (۲۹۶) وہ اس سفر میں مرگئے یا جہاد میں شہید ہوگئے (۲۹۷) موت و حیات اسی کے اختیار سے ہے وہ چاہے تو مسافر و غازی کو سلامت واپس لائے اور محفوظ گھر میں بیٹھے ہوئے کو موت دے ان منافقین کے پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے کب موت لازم ہے اور اگر آدمی جہاد میں مارا جائے تو وہ موت گھر کی موت سے بدرجہا بہتر لہٰذا منافقین کا یہ قول باطل اور فریب دہی ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلانا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ
کام دیکھ رہا ہے اور بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ ۲۹۸

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ
تو اللہ کی بخشش اور رحمت ۲۹۹ ان کے سارے دھن دولت سے بہتر ہے اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ

لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ
تو اللہ کی طرف اٹھنا ہے ۳۰۰ تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے

كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ
۳۰۱ اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے ۳۰۲ تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ
اور ان کی شفاعت کرو ۳۰۳ اور کاموں میں ان سے مشورہ لو ۳۰۴ اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ

عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا
پر بھروسہ کرو ۳۰۵ بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر

غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ
غالب نہیں آسکتا ۳۰۶ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر تمہاری مدد کرے

بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ
اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور کسی نبی پر یہ گمان

(۲۹۸) اور بالفرض وہ صورت پیش ہی آجائے جس کا تمہیں اندیشہ دلایا جاتا ہے (۲۹۹) جو راہ خدا میں مرنے پر حاصل ہوتی ہے (۳۰۰) یہاں مقامات عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ خوف دوزخ سے اللہ کی عبادت کرے تو اس کو عذاب نار سے امن دی جاتی ہے اس کی طرف لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ میں اشارہ ہے دوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کی طرف وَرَحْمَةٌ میں اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے تیسری قسم وہ مخلص بندے ہیں جو عشق الٰہی اور اس کی ذات پاک کی محبت میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ان کا مقصود اس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے انہیں حق سبحانہ تعالیٰ اپنے دائرہ کرامت میں اپنی تجلی سے نوازے گا اس کی طرف لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ میں اشارہ ہے (۳۰۱) اور آپ کے مزاج میں اس درجہ لطف و کرم اور رأفت و رحمت ہوئی کہ روز احد غضب نہ فرمایا (۳۰۲) اور شدت و غلظت سے کام لیتے (۳۰۳) تاکہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے (۳۰۴) کہ اس میں ان کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہوجائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔ مشورہ کے معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت کرنا مسئلہ اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا (مدارک و خازن) (۳۰۵) توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کردینا مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہئے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے (۳۰۶) اور مدد الٰہی وہی پاتا ہے جو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کا امیدوار رہتا ہے

اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى

نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ف۳۰۷ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا پھر ہر جان کو

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ

ان کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا

اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾

ف۳۰۸ وہ اس جیسا ہوگا جس نے اللہ کا غضب اوڑھا ف۳۰۹ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا بری جگہ پلٹنے کی

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ

وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں ف۳۱۰ اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے بے شک اللہ کا بڑا

اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

احسان ہوا ف۳۱۱ مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ف۳۱۲ ایک رسول ف۳۱۳ بھیجا جو ان پر اس کی

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَ

آیتیں پڑھتا ہے ف۳۱۴ اور انہیں پاک کرتا ہے ف۳۱۵ اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے

اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ

ف۳۱۶ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ف۳۱۷ کیا جب تمہیں کوئی

مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ

مصیبت پہنچے ف۳۱۸ کہ اس سے دونی تم پہنچا چکے ہو ف۳۱۹ تو کہنے لگو کہ یہ کہاں سے آئی ف۳۲۰ تم فرما دو کہ وہ

النصف

(۳۰۷) کیونکہ یہ شان نبوت کے خلاف ہے اور انبیاء سب معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن نہیں نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی کچھ چھپا رکھے اس کا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے (۳۰۸) اور اس کی طاعت کی نافرمانی سے بچا جیسے کہ مہاجرین و انصار و صالحین امت (۳۰۹) یعنی اللہ کا نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار (۳۱۰) ہر ایک کی منزلت اور اس کا مقام جداگانہ نیک کا الگ بد کا الگ (۳۱۱) منت نعمت عظیمہ کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمت عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل و عدم و قلت فہم و نقصان عقل پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل میں بے شمار نعمتیں عطا کیں (۳۱۲) یعنی ان کے حال پر شفقت و کرم فرمانے والا اور ان کے لئے باعث فخر و شرف جس کے احوال زہد و ورع راست بازی دیانت داری خصائل جمیلہ اخلاق حمیدہ سے وہ واقف ہیں (۳۱۳) سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۳۱۴) اور اس کی کتاب مجید فرقان حمید ان کو سناتا ہے باوجودیکہ ان کے کان پہلے کبھی کلام حق و وحی سماوی سے آشنا نہ ہوئے تھے (۳۱۵) کفر و ضلالت اور ارتکاب محرمات و معاصی اور خصائل ناپسندیدہ و ملکات رذیلہ و ظلمات نفسانیہ سے (۳۱۶) اور نفس کی قوت علمیہ اور عملیہ دونوں کی تکمیل فرماتا ہے (۳۱۷) کہ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جہل و نابینائی میں مبتلا تھے (۳۱۸) جیسی کہ جنگ احد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہوئے (۳۱۹) بدر میں کہ تم نے ستر کو قتل کیا ستر کو گرفتار کیا (۳۲۰) اور کیوں پہنچی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں

عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ

تمہاری ہی طرف سے آئی ف۳۲۱ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ مصیبت جو تم پر

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ

آئی ف۳۲۲ جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں ف۳۲۳ وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اس لئے کہ پہچان کرا دے ایمان والوں

الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ

کی اور اس لئے کہ پہچان کرا دے ان کی جو منافق ہوئے ف۳۲۴ اور ان سے ف۳۲۵ کہا گیا کہ آؤ ف۳۲۶ اللہ کی راہ میں لڑو یا

ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ

دشمن کو ہٹاؤ ف۳۲۷ بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اور اس دن ظاہری ایمان کی بہ

اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ

نسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں اپنے منہ سے کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ الَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا

اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں ف۳۲۸ وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ف۳۲۹ کہا اور آپ

لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ

بیٹھ رہے کہ وہ ہمارا کہا مانتے ف۳۳۰ تو نہ مارے جاتے تم فرما دو تو اپنی ہی موت ٹال دو اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

سچے ہو ف۳۳۱ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ف۳۳۲

(۳۲۱) کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچنے کے بعد باوجود حضور کی شدید ممانعت کے غنیمت کے لئے مرکز چھوڑا یہ سبب تمہارے قتل و ہزیمت کا ہوا (۳۲۲) احد میں (۳۲۳) مومنین و مشرکین کی (۳۲۴) یعنی مومن و منافق ممتاز ہو گئے (۳۲۵) یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول وغیرہ منافقین سے (۳۲۶) مسلمانوں کی تعداد بڑھاؤ اور حفاظت دین کے لئے (۳۲۷) اپنے اہل و مال کو بچانے کے لئے (۳۲۸) یعنی نفاق (۳۲۹) یعنی شہدائے احد جو نسبی طور پر ان کے بھائی تھے ان کے حق میں عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین نے (۳۳۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہ جاتے یا وہاں سے پھر آتے (۳۳۱) مروی ہے کہ جس روز منافقین نے یہ بات کہی تھی اسی دن ستر منافق مر گئے (۳۳۲) شان نزول اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہداء احد کے حق میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بھائی احد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلائی قنادیل جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا پس یہ آیت نازل فرمائی (ابو داؤد) اس سے ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں

اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِیْنَ بِمَاۤ

اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ف۳۳۳ شاد ہیں اس پر

اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ

جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۳۳۴ اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے

مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ یَسْتَبْشِرُوْنَ

ف۳۳۵ کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۱﴾

اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا ف۳۳۶

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ

وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ف۳۳۷

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ

ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے وہ جن سے لوگوں نے کہا

النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ۖۗ

ف۳۳۸ کہ لوگوں نے ف۳۳۹ تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا

وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز ف۳۴۰ تو پلٹے اللہ کے احسان اور

وقف لازم — ع ۱۷ — معٰ

(۳۳۳) اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں۔ سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح و جسم دونوں کے لئے ہے علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تر و تازہ پائے گئے۔ (خازن وغیرہ) (۳۳۴) فضل و کرامت اور انعام و احسان موت کے بعد حیات دی اپنا مقرب کیا جنت کا رزق اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ان منازل کے حاصل کرنے کے لئے توفیق شہادت دی (۳۳۵) اور دنیا میں وہ ایمان و تقویٰ پر ہیں جب شہید ہوں گے ان کے ساتھ ملیں گے اور روز قیامت امن اور چین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے (۳۳۶) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور نے فرمایا جس کسی کو راہ خدا میں زخم لگا وہ روز قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک کی ہوگی اور رنگ خون کا ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے مسلم شریف۔ حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے (۳۳۷) شان نزول جنگ احد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابو سفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام روحاء میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آگئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کر کے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کے تعاقب کے لئے روانگی کا اعلان فرمادیا اصحاب کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگ احد کے زخموں سے چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابو سفیان کے تعاقب میں روانہ ہوگئے جب حضور مقام حمراء الاسد پر پہنچے جو مدینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب و خوف زدہ ہو کر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (۳۳۸) یعنی نعیم بن مسعود اشجعی نے (۳۳۹) یعنی ابو سفیان وغیرہ مشرکین نے (۳۴۰) شان نزول جنگ احد سے واپس ہوتے ہوئے ابو سفیان نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پکار کر کہہ دیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقام بدر میں جنگ ہوگی حضور نے ان کے جواب میں فرمایا انشاء اللہ جب وہ وقت آیا اور ابو سفیان اہل مکہ کو لے کر جنگ کے لئے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈالا اور انہوں نے واپس ہو جانے کا ارادہ کیا اس موقع پر ابو سفیان کی نعیم بن مسعود اشجعی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابو سفیان نے اس سے کہا کہ اے نعیم اس زمانہ میں میری لڑائی مقام بدر میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

فضل سے ۳۴۱ کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور اللہ کی خوشی پر چلے ۳۴۲ اور اللہ

ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا

بڑے فضل والا ہے ۳۴۳ وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے ۳۴۴ تو ان

تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

سے نہ ڈرو ۳۴۵ اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ۳۴۶ اور اے محبوب تم ان کا کچھ

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ

غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں ۳۴۷ وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اللہ چاہتا ہے کہ

اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ

آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے ۳۴۸ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے وہ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ

جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا ۳۴۹ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے اور ان

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ

کے لئے دردناک عذاب ہے اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ ان کے لئے

اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ

بھلا ہے ہم تو اسی لئے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں ۳۵۰ اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے اللہ مسلمانوں کو اس

بقیہ صفحہ ۱۳۰ - ساتھ لے ہو چلی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم جنگ میں نہ جاؤ، واپس جاؤ تو بہتر ہے اور تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدان جنگ میں جانے سے روک دے اس کے عوض میں تجھ کو دس اونٹ دوں گا، نعیم نے مدینہ پہنچ کر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں ان سے کہنے لگا کہ تم جنگ کے لئے جانا چاہتے ہو اہل مکہ نے تمہارے لئے بڑے لشکر جمع کئے ہیں خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی پھر کر نہ آئے گا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو پس حضور ستر سواروں کو ہمراہ لے کر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے اور بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مال تجارت ساتھ تھا اس کو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابوسفیان اور اہل مکہ خوف زدہ ہو کر مکہ شریف کو واپس ہو گئے تھے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (۳۴۱) یعنی دنیاوی منافع تجارت حاصل کر کے (۳۴۲) اور دشمن کے مقابلہ کے لئے جرات سے نکلے اور جہاد کا ثواب پایا (۳۴۳) کہ اس نے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آمادگی جہاد کی توفیق دی اور مشرکین کے دلوں کو خوف زدہ کر دیا کہ وہ مقابلہ کی ہمت نہ کر سکے اور راہ میں سے واپس ہو گئے (۳۴۴) اور مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے جیسا کہ نعیم بن مسعود اشجعی نے کیا (۳۴۵) یعنی منافقین و مشرکین جو شیطان کے دوست ہیں ان کا خوف نہ کرو (۳۴۶) کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو (۳۴۷) خواہ وہ کفار قریش ہوں یا منافقین یا رؤساء یہود یا مرتدین وہ آپ کے مقابلہ کے لئے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب نہ ہوں گے (۳۴۸) اس میں قدریہ و معتزلہ کا رد ہے اور آیت دلیل ہے اس پر کہ خیر و شر ارادۂ الٰہی سے ہے (۳۴۹) یعنی منافقین جو کلمہ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ لوگ جو باوجود ایمان پر قادر ہونے کے کافر ہی رہے اور ایمان نہ لائے (۳۵۰) حق سے عناد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کر کے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون شخص بہتر ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل اچھے ہوں عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل خراب

الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ

حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو ف۳۵۱ جب تک جدا نہ کردے گندے کو ف۳۵۲ ستھرے سے ف۳۵۳ اور

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي

اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں

مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَ

سے جسے چاہے ف۳۵۴ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ

تَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا

ف۳۵۵ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے اور جو بخل کرتے ہیں ف۳۵۶ اس

آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ

چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب وہ جس میں

مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَ

بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ف۳۵۷ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا ف۳۵۸ اور

اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٨٠﴾ لَّقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا

اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے بے شک اللہ نے سنا جنہوں نے کہا کہ اللہ

إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ

محتاج ہے اور ہم غنی ف۳۵۹ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا ف۳۶۰ اور انبیاء کو ان کا

وقف لازم

(۳۵۱) اے کلمہ گویان اسلام (۳۵۲) یعنی منافق کو (۳۵۳) مومن مخلص سے، یہاں تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرمادے۔ شان نزول: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے براہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر منبر سے اتر آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔ (۳۵۴) تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں (۳۵۵) اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے (۳۵۶) بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لئے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آرہی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے بخل اور بدخلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں۔ اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے (۳۵۷) بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روز قیامت وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپٹے گا

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ

کا ناحق شہید کرنا ف۳۶۱ اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب یہ بدلا

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ

ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا وہ جو کہتے

قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا

ہیں اللہ نے ہم سے قرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِىْ

قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے ف۳۶۲ تم فرما دو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر سچے ہو ف۳۶۳

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ

تو اے محبوب اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو صاف نشانیاں

وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا

ف۳۶۴ اور صحیفے اور چمکتی کتاب ف۳۶۵ لے کر آئے تھے ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے

تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ

بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا

بقیہ صفحہ ۱۳۲ = وہ یہ کہہ کر ستائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں (۳۵۸) وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فنا، ان سب کی ملک باطل ہونے والی ہے تو بہت نادانی ہے کہ اس مال ناپائدار پر بخل کیا جائے اور راہ خدا میں نہ دیا جائے (۳۵۹) یہود سے یہ ۔۔۔ جب من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا نازل ہوئی تو کہنے لگا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود ہم سے قرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۳۶۰) اعمال ناموں میں (۳۶۱) قتل انبیاء کو اس مقولہ پر معطوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شان انبیاء میں گستاخی کرنے والا شان الٰہی میں بے ادب ہو جاتا ہے۔ (۳۶۲) شان نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعی رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کر دیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام و نشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لئے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہو گئی اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کی نبوت کو ماننا لازم ہو گیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے (۳۶۳) جب تم نے یہ نشانی لانے والے انبیاء کو قتل کیا اور ان پر ایمان نہ لائے تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹا ہے (۳۶۴) یعنی معجزات باہرہ (۳۶۵) توریت و انجیل

الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ

وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ف۳۶۶ بے شک ضرور

فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں ف۳۶۷ اور بیشک ضرور تم اگلے کتاب والوں ف۳۶۸

مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا

اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے اور اگر تم صبر کرو

وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ

اور بچتے رہو ف۳۶۹ تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ فَنَبَذُوْهُ

سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا ف۳۷۰ تو انہوں نے

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کیے ف۳۷۱ تو کتنی بری خریداری ہے ف۳۷۲

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا

ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے ان

بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ

کی تعریف ہو ف۳۷۳ ایسوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا اور ان کے

(۳۶۶) یہاں حقیقت اس متاع کی تھوڑے ... دنیا کی زندگی ... اپنی ... سمجھتا ہے وہ اس فرصت کو بیکار ضائع کرتا ہے وقت اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بقاء نہ تھی ... ان کا حیات دنیا اور ... کے تحت مصرت رسالت ... حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ دنیا طالب دنیا کے لئے متاع غرور اور دھوکے کا سرمایہ ہے لیکن آخرت کے طلب گار کے لئے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے یہ مضمون اس آیت کے اوپر کے کلموں سے مستفاد ہوتا ہے (۳۶۷) حقوق و فرائض اور نقصان اور مصائب اور امراض و خطرات و قتل و رنج و غم وغیرہ سے تاکہ مومن و غیر مومن میں امتیاز ہو جائے ... صبر آسان ہو جائے (۳۶۸) یہود و نصاریٰ (۳۶۹) معصیت سے (۳۷۰) اللہ تعالیٰ نے علماء توریت و انجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں (۳۷۱) اور رشوتیں لے کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپایا جو توریت و انجیل میں مذکور تھے (۳۷۲) علم دین کا چھپانا ممنوع ہے حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا جائے جس کو وہ جانتا ہے اور اس کو چھپائے روز قیامت اس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی مسئلہ علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرض فاسد کے لئے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں (۳۷۳) شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے پر خوش ہوتے اور باوجود نادان ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انہیں عالم کہا جائے مسئلہ اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لئے اور اس کے لئے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے جو بغیر علم کے اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لئے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى

کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی (۳۷۴) اور اللہ ہر چیز

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

پر قادر ہے بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور

اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیْنَ

رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں (۳۷۵) عقلمندوں کے لیے (۳۷۶) جو اللہ کی

یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ

یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے (۳۷۷) اور آسمانوں اور

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (۳۷۸) اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا (۳۷۹)

سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے رب ہمارے بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے

فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا

اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک

مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا

منادی کو سنا (۳۸۰) کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو

(۳۷۴) اس میں ان گستاخوں کا رد ہے جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے (۳۷۵) صانع قدیم علیم حکیم قادر کے وجود پر دلالت کرنے والی (۳۷۶) جن کی عقل کدورت سے پاک ہو اور مخلوقات کے عجائب و غرائب کو اعتبار و استدلال کی نظر سے دیکھتے ہوں (۳۷۷) یعنی تمام احوال میں۔ مسلم شریف میں مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام احیان میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے بندہ کا کوئی حال یاد الٰہی سے خالی نہ ہونا چاہئے حدیث شریف میں ہے جو شخص بہشتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اسے چاہئے کہ ذکر الٰہی کی کثرت کرے (۳۷۸) اور اس سے ان کے صانع کی قدرت و حکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ (۳۷۹) بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا (۳۸۰) اس منادی سے مراد یا سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی شان میں داعیا الی اللہ باذنہ وارد ہے یا قرآن کریم

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا

ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر فـ۳۸۱ اے رب

وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ

ہمارے اور ہمیں دے وہ فـ۳۸۲ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ

لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ

کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی

عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو فـ۳۸۳ تو

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ

وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے

وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ

اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ

جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں فـ۳۸۴ اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس

حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾

اچھا ثواب ہے۔ اے سننے والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے فـ۳۸۵

(۳۸۱) انبیاء و صالحین کے کہ ہم ان کے رفیقوں میں داخل کئے جائیں (۳۸۲) وہ فضل و رحمت (۳۸۳) اور جزائے اعمال میں عورت و مرد کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ شانِ نزول ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کی تسکین فرمادی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا (۳۸۴) یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے (۳۸۵) شانِ نزول مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ کفار و مشرکین اللہ کے دشمن تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم تنگی و مشقت میں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش متاعِ قلیل ہے اور انجام خراب

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ

تھوڑا برتنا پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا لیکن وہ جو

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا ۳۸۶

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

اور بیشک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا ۳۸۷

وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

ان کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ۳۸۸ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے ۳۸۹

قَلِيْلًا اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا

الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا

ہے اے ایمان والو صبر کرو ۳۹۰ اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔

(۳۸۶) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سلطانِ کونین ایک بوریے پر آرام فرما ہیں چمڑہ کا تکیہ جس میں ناریل کے ریشے بھرے ہوئے ہیں، جسم مبارک پر بوریے کے نقش ہو گئے ہیں یہ حال دیکھ کر حضرت فاروق رو پڑے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب گریہ دریافت کیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ قیصر و کسریٰ تو عیش و راحت میں ہوں اور آپ رسول خدا ہو کر اس حالت میں، فرمایا کیا تمہیں پسند نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت (۳۸۷) شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت نجاشی بادشاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی ان کی وفات کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا چلو اور اپنے بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک میں وفات پائی ہے۔ حضور بقیع شریف میں تشریف لے گئے اور زمین حبشہ آپ کے سامنے کی گئی اور نجاشی بادشاہ کا جنازہ پیش نظر ہوا اس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کے لئے استغفار فرمایا۔ سبحان اللہ کیا نظر ہے کیا شان ہے سرزمین حبشہ حجاز میں سامنے پیش کر دی جاتی ہے۔ منافقین نے اس پر طعن کیا اور کہا دیکھو حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھتے ہیں جس کو آپ نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۳۸۸) عجز و انکسار اور اخلاص کے ساتھ (۳۸۹) جیسا کہ یہود کے رؤسا لیتے ہیں (۳۹۰) اپنے دین پر اور کسی شدت و تکلیف وغیرہ کی وجہ سے نہ چھوڑو صبر کے معنی میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بغیر جزع کے۔ بعض حکماء نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) ترک شکایت (۲) قبول قضا (۳) صدق رضا۔

فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ﴿٣﴾ وَ

تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو

آتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ

نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا ﴿٤﴾ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي

دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا ف۱۲ اور بے عقلوں کو ف۱۳ ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں

جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ

جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے

قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴿٥﴾ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ

اچھی بات کہو ف۱۴ اور یتیموں کو آزماتے رہو ف۱۵ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں

فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا

تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کردو اور انہیں

تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا

نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو

فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا

وہ بچتا رہے ف۱۶ اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب

بقیہ صفحہ ۱۳۸ = ... عرض کیا ... آپ کی تسلی خاطر کے لئے تو آپ اس سے مانوس ہو گئے۔ (۴) اس آیت ... اور حدیث شریف میں ہے ... صدقہ ... رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رہے (۵) شان نزول ایک شخص کی نگرانی میں ان کے یتیم بھتیجے کا کثیر مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کردیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ... یتیم کا مال اس کے حوالہ کیا ... ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں (۶) یعنی اپنے حلال مال (۷) یتیم کا مال جو تمہارے لئے حرام ہے ... اچھا سمجھ کر اپنے ردی مال سے نہ بدلو کیونکہ وہ ردی تمہارے لئے حلال و طیب ہے اور یہ حرام و خبیث (۸) اور ان کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکو گے (۹) آیت کے معنی میں چند قول ہیں حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیر ولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اس کے ساتھ صحبت و معاشرت میں بدسلوکی کرتے اور اس کے مال کے وارث بننے کے لئے اس کی موت کے منتظر رہتے اس آیت میں انہیں اس سے روکا گیا ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے تو بے انصافی ہو جانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے اور زنا کی پروا نہ کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگر تم ناانصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کے لئے جو عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت و سرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک نہیں رکھتے تھے انہیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو ان کے حق میں ناانصافی ہونے سے بھی ڈرو اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرو جن کے حقوق ادا کرسکو عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ قریش دس دس بلکہ اس سے زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب ان کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر ڈالتے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو کہ تمہیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لئے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ ہوں یا امہ یعنی باندی مسئلہ تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آپ کے

ع ۱ / ۱۲

فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۰﴾ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ

آگ بھرتے ہیں ف۲۴ اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (آتش کدے) میں جائیں گے اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ف۲۵

فِىْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً

تمہاری اولاد کے بارے میں ف۲۶ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے ف۲۷ پھر اگر نری لڑکیاں ہوں

فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا

اگرچہ دو سے اوپر ف۲۸ تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا

النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ

آدھا ف۲۹ اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت

اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ

کے اولاد ہو ف۳۰ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے ف۳۱ تو ماں کا

الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ

تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں ف۳۲ تو ماں کا چھٹا ف۳۳ بعد اس

وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ

وصیت کے جو کر گیا اور دین کے ف۳۴ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان

اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا ف۳۵ یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا

بقیہ صفحہ ۱۴۰ - تیر کو روکنے پر مصر ہو تو اللہ ہدایت کرے (۲۱) وصی اور یتیموں کے ولی اور وہ لوگ جو قریب موت مرنے والے کے پاس موجود ہوں (۲۲) اور مرنے والے کی ذریت کے ساتھ خلاف شفقت کوئی کارروائی نہ کریں جس سے اس کی اولاد پریشان ہو (۲۳) مریض کے پاس اس کی موت کے قریب موجود ہونے والوں کی سیدھی بات تو یہ ہے کہ اسے صدقہ و وصیت میں یہ رائے دیں کہ وہ اتنے مال سے کرے جس سے اس کی اولاد تنگ دست نادار نہ رہ جائے اور وصی اور ولی کی سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مرنے والے کی ذریت سے حسن خلق کے ساتھ کلام کریں جیسا اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں (۲۴) یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا حدیث شریف میں ہے روز قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے ان کے منہ اور ان کے کانوں سے دھواں اٹھتا ہو گا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے (۲۵) وراثت کے متعلق (۲۶) اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑی ہوں (۲۷) یعنی دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے اور اگر مرنے والے نے صرف لڑکے چھوڑے ہوں تو کل مال ان کا (۲۸) یا دو (۲۹) اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اس کا ہو گا کیونکہ اوپر بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دونا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی کا نصف ہوا تو اکیلے لڑکے کا اس سے دونا ہوا اور وہ کل ہے (۳۰) خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کہ ان میں سے ہر ایک کو ولد کہا جاتا ہے (۳۱) یعنی صرف ماں باپ چھوڑے اور اگر ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ میں سے کسی کو چھوڑا تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے اس کا تہائی ہو گا نہ کہ کل کا تہائی (۳۲) سگے خواہ سوتیلے (۳۳) اور ایک ہی بھائی ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا (۳۴) کیونکہ وصیت اور دین یعنی قرض ورثہ کی تقسیم سے مقدم ہے اور دین وصیت پر بھی مقدم ہے۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ (۳۵) اس لئے حصوں کی تعیین تمہاری رائے پر نہیں چھوڑی

عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱۱﴾ وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ

حکمت والا ہے اور تمہاری بی بیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے

یَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا

اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے

تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْنَ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ ؕ وَ لَهُنَّ

جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین نکال کر اور تمہارے

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ

ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے (۳۶) اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو

وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ

تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں (۳۷) جو وصیت تم کر جاؤ

تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ كَلٰلَةً

اور دَین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس

اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ

نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو

فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْۢ

چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں (۳۸) میت کی

(۳۶) خواہ ایک بی بی ہو یا کئی ایک ہوگی تو وہ ایک چوتھائی پائے گی کئی ہوں تو سب اس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی ہوں حصہ یہی رہے گا (۳۷) خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ (۳۸) کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پاتی اور اسی لئے ان میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ

وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو (۳۹) یہ اللہ کا

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ

ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ

وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ

اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے (۴۰) اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں کے (۴۱)

فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

چار مردوں کی گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان

فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ

عورتوں کو گھر میں بند رکھو (۴۲) یہاں تک کہ انہیں موت اٹھالے یا

ع ۲ ۱۲

(۳۹) اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کر کے یا کسی وارث کے حق میں وصیت کر کے مسائل فرض وارث کی کئی قسم ہیں اصحاب فرائض یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی مالک زیادہ ہوں تو سب کے لیے دو تہائی۔ پوتی اور پڑپوتی اور اس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اس کے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائے گی کچھ نہ پائے گی اور اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہوگی لیکن اگر اس کے ساتھ یا اس سے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہو گا تو وہ اس کو عصبہ بنادے گا۔ سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے۔ علاتی بہنیں جو باپ میں شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں سگی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علاتی و حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور بیٹے و پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام صاحب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محروم ہیں۔ سوتیلے بھائی بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور ان میں مرد و عورت برابر حصہ پائیں گے اور بیٹے پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائیں گے باپ چھٹا حصہ پائے گا اگر میت نے بیٹا یا پوتا یا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائے گا جو اصحاب فرض کو دے کر بچے دادا یعنی باپ کا باپ۔ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اس کے کہ ماں کو ثلث باقی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پڑپوتے کی اولاد یا بہن بھائی میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائے گی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اس کا تہائی ملے گا اور جدہ کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب والی دور والی کے لیے حاجب ہو جاتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو محجوب کرتی ہے اور باپ کی طرف کی جدات باپ کے ہونے سے محجوب ہوتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چوتھا حصہ پائے گا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پڑپوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائے گا زوجہ میت کی اور اس کے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں

لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا

حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی (50) اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے

بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو (51) مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں (52)

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ

اور ان سے اچھا برتاؤ کرو (53) پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں (54) تو قریب ہے کہ کوئی

تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ

چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے (55) اور اگر تم ایک بی بی

اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا

کے بدلے دوسری بدلنا چاہو (56) اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو (57) تو اس میں

فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔـا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾

سے کچھ واپس نہ لو (58) کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے (59)

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ

اور کیونکر اسے واپس لو گے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ

اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ

ہولیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں (60) اور باپ دادا کی منکوحہ سے

(50) شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنے اقارب کی بی بیوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو بے مہر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کردیتے اور خود مہر لے لیتے یا انہیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انہوں نے پایا ہے وہ دے کر رہائی حاصل کریں یا مرجائیں تو یہ ان کے وارث ہوجائیں غرض وہ عورتیں بالکل ان کے ہاتھ میں مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کرسکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی (51) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ اس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو اور اس سے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہو کر مہر واپس کردے یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ عورت کو طلاق دیتے پھر رجعت کرتے پھر طلاق دیتے اس طرح اس کو معلق رکھتے تھے نہ وہ ان کے پاس آرام پاسکتی نہ دوسری جگہ ٹھکانا کرسکتی اس کو منع فرمایا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے مورث کی بی بی کو نہ روکیں (52) شوہر کی نافرمانی یا اس کی یا اس کے گھر والوں کی ایذا بدزبانی یا حرام کاری ایسی کوئی حالت ہو تو خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں (53) کھلانے پہنانے میں بات چیت میں اور زوجیت کے امور میں (54) بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی وجہ سے تو صبر کرو اور جدائی مت چاہو (55) فرزند صالح وغیرہ (56) یعنی ایک کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرنا (57) اس آیت سے گراں مہر مقرر کرنے کے جواز پر دلیل لائی گئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر فرمایا عورتوں کے مہر گراں نہ کرو ایک عورت نے یہ آیت پڑھ کر کہا کہ اے ابن خطاب اللہ ہمیں دیتا ہے اور تم منع کرتے ہو اس پر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمر تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھدار ہے جو چاہو مقرر کرو سبحان اللہ خلیفۂ رسول کے شانِ انصاف اور نفسِ شریف کی پاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمین (58) کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہے (59) یہ اہل جاہلیت کے اس فعل کا رد ہے کہ جب انہیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے واپس دے دے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا (60) وہ عہد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔ مسئلہ: یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوتِ صحیحہ سے مہر موکد ہو جاتا ہے

مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَ

نکاح میں نہ کرو (۶۱) مگر جو ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی (۶۲) اور غضب کا کام ہے اور

سَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَ

بہت بری راہ (۶۳) حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں (۶۴) اور بیٹیاں (۶۵) اور بہنیں اور

عَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ

پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں (۶۶) اور تمہاری

الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ

مائیں جنہوں نے دودھ پلایا (۶۷) اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں (۶۸)

وَرَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ

اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں (۶۹) ان بی بیوں سے جن سے تم صحبت

بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَآىِٕلُ

کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں (۷۰) اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بی بیاں

اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

(۷۱) اور دو بہنیں اکٹھی کرنا (۷۲) مگر جو ہو گزرا

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(۶۱) جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اس کی دوسری عورت کو بیٹا بیاہ لیتا تھا (۶۲) کیونکہ باپ کی بی بی بمنزلہ ماں کے ہے کہا گیا ہے کہ نکاح سے وطی مراد ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی موطوءہ خواہ کسی سے اس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کرکے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اس کا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اس سے نکاح حرام ہے (۶۳) اب اس کے بعد جس قدر عورتیں حرام ہیں ان کا بیان فرمایا جاتا ہے ان میں سات تو نسب سے حرام ہیں (۶۴) اور ہر عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں (۶۵) پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں (۶۶) یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی ان کے بعد ان عورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو سبب سے حرام ہیں (۶۷) دودھ کے رشتے شیر خواری کی مدت میں قلیل دودھ پی جائے یا کثیر اس کے ساتھ حرمت متعلق ہوتی ہے شیر خواری کی مدت حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں شیر خواری کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے رضاعت (شیر خواری) کو نسب کے قائم مقام کیا ہے اور دودھ پلانے والی کو شیر خوار کی ماں اور اس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیر خوار کا باپ اور اس کا باپ شیر خوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور اس کا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبل شیر خواری کے پیدا ہوا یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلائی کی ماں شیر خوار کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور اس شوہر سے اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیر خوار کے رضاعی بھائی بہن اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اس کے سوتیلے بھائی بہن اس میں اصل یہ حدیث ہے کہ رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اس لئے شیر خوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں (۶۸) یہاں سے محرمات بالصہر کا بیان ہے وہ تین ذکر فرمائی گئیں (۱) بیبیوں کی مائیں (۲) بیبیوں کی بیٹیاں اور (۳) بیٹوں کی بی بیاں۔ بیبیوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیبیاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ (یعنی ان سے صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو) (۶۹) گود میں ہونا غالب حال کا بیان ہے حرمت کے لئے شرط نہیں (۷۰) ان کی ماؤں سے طلاق یا موت وغیرہ کے ذریعہ سے قبل صحبت جدائی ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ نکاح جائز ہے (۷۱) اس سے متبنّٰی نکل گئے ان کی عورتوں کے ساتھ

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ

ان کے مالکوں کی اجازت سے فٹ۸۰ اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو فٹ۸۱ قید میں آئیں

غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ

نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی فٹ۸۲ جب وہ قید میں آجائیں فٹ۸۳ پھر

اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ

بےحیائی کا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر

الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا

ہے فٹ۸۴ یہ فٹ۸۵ اس کے لئے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لئے

خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۲۵) یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَ

بہتر ہے فٹ۸۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے بیان کردے

یَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اور تمہیں اگلوں کی روشیں بتادے فٹ۸۷ اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ

عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ (۲۶) وَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ ۫ وَ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ

علم و حکمت والا ہے اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے ہیں

یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا (۲۷) یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ

وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہوجاؤ فٹ۸۸ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر

ع ۱

بقیہ صفحہ ۱۴۶ ہیں کہ جو شخص حرہ مومنہ سے نکاح کی قدرت و وسعت نہ رکھتا ہو وہ ایماندار کنیز سے نکاح کرے یہ بات عار کی نہیں ہے۔ مسئلہ جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اس کو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے یہ مسئلہ اس آیت میں تو نہیں ہے مگر اوپر کی آیت وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ سے ثابت ہے مسئلہ ایسے ہی کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مومنہ کے ساتھ افضل و مستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوا (۷۹) یہ کوئی عار کی بات نہیں فضیلت ایمان سے ہے اسی کو کافی سمجھو (۸۰) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت بغیر نکاح کا حق نہیں اسی طرح غلام کو (۸۱) اگرچہ مالک ان کے مہر کے مالک ہیں لیکن باندیوں کو دینا مولیٰ ہی کو دینا ہے کیونکہ خود وہ اور جو کچھ ان کے قبضہ میں ہو سب مولیٰ کی ملک ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے مالکوں کی اجازت سے مہر انہیں دو (۸۲) یعنی علانیہ و خفیہ کسی طرح بدکاری نہ کریں (۸۳) اور شوہر دار ہو جائیں (۸۴) جو شوہر دار نہ ہوں یعنی پچاس تازیانے کیونکہ حرہ کے لئے سو تازیانے ہیں اور باندیوں کو رجم نہیں کیا جاتا کیونکہ رجم قابل تنصیف نہیں ہے (۸۵) باندی سے نکاح کرنا (۸۶) باندی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیونکہ اس سے اولاد مملوک پیدا ہوگی (۸۷) انبیاء و صالحین کی (۸۸) اور حرام میں مبتلا ہو کر انہیں کی طرح ہو جاؤ

يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

تخفیف کرے ف۸۹ اور آدمی کمزور بنایا گیا ف۹۰ اے ایمان والو آپس میں ایک

لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ

دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ ف۹۱ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی

تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ

رضا مندی کا ہو ف۹۲ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو ف۹۳ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے

رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ

اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں

نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا

گے اور یہ اللہ کو آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن

تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾

کی تمہیں ممانعت ہے ف۹۴ تو تمہارے اور گناہ ف۹۵ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ

گے اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ف۹۶ مردوں کے لیے

نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ

ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ف۹۷

(۸۹) اور اپنے فضل سے احکام سہل کرے (۹۰) اس کو عورتوں سے اور شہوات سے صبر دشوار ہے حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں بھلائی نہیں اور ان کی طرف سے صبر بھی نہیں ہو سکتا نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں بد ان پر غالب ہو جاتے ہیں (۹۱) چوری خیانت غصب جوا سود جتنے حرام طریقے ہیں سب ناحق ہیں سب کی ممانعت ہے (۹۲) وہ تمہارے لئے حلال ہے (۹۳) ایسے افعال اختیار کر کے جو دنیا یا آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں اس میں مسلمانوں کو قتل کرنا بھی آگیا اور مومن کا قتل خود اپنا ہی قتل ہے کیونکہ تمام مومن نفس واحد کی طرح ہیں مسئلہ اس آیت سے خودکشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی اور نفس کا اتباع کر کے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے (۹۴) اور جن پر وعید آئی یعنی وعدہ عذاب دیا گیا مثل قتل، زنا، چوری وغیرہ کے (۹۵) صغائر مسئلہ کفر و شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللہ کی مشیت میں ہیں چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے (۹۶) خواہ دنیا کی جہت سے یا دین کی کہ آپس میں حسد و بغض نہ پیدا ہو حسد نہایت بری صفت ہے حسد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لئے اس کی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس نعمت سے محروم ہو جائے یہ ممنوع ہے بندے کو چاہئے کہ اللہ کی تقدیر پر راضی رہے اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت و غنا کی یا دینی مناصب و مدارج کی یہ اس کی حکمت ہے شان نزول جب آیت میراث میں للذکر مثل حظ الانثیین نازل ہوا اور میت کے ترکہ میں مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا گیا تو مردوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آخرت میں نیکیوں کا ثواب بھی ہمیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چاہئے کہ وہ اس کی قضا پر راضی رہے (۹۷) ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا شان نزول ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثواب عظیم پاتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ مرد جہاد سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں تو عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاکدامنی سے ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔

وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾

اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ

اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنا دیے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور

الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا (۹۸) انہیں ان کا حصہ دو بے شک ہر چیز

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۳۳﴾ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا

اللہ کے سامنے ہے مرد افسر ہیں عورتوں پر (۹۹) اس

فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ

لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی (۱۰۰) اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ

مال خرچ کیے (۱۰۱) تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں (۱۰۲) جس طرح اللہ

تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ

نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو (۱۰۳) تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ

وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ

اور انہیں مارو (۱۰۴) پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک

(۹۸) اس سے عقد موالات مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہول النسب شخص دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہو اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی دوسرا کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہو جاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آجاتی ہے اور دوسرا بھی اسی کی طرح سے مجہول النسب ہو اور ایسا ہی کہے اور یہ بھی قبول کرلے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث اور اس کی دیت کا ذمہ دار ہوگا یہ عقد ثابت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں (۹۹) تو عورتوں کو ان کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب و حفاظت کی سرانجام دہی کریں شان نزول حضرت سعد بن ربیع نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا ان کے والد انہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے شوہر کی شکایت کی اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۰۰) یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل و دانائی اور جہاد اور نبوت و خلافت و امامت و اذان و خطبہ و جماعت و جمعہ و تکبیر و تشریق اور حدود و قصاص کی شہادت کے اور ورثہ میں دونے حصے اور تعصیب اور نکاح و طلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے ان کی طرف نسبت کئے جانے اور نماز و روزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ کہ ان کے لئے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز و روزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی (۱۰۱) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں (۱۰۲) اپنی عفت اور شوہروں کے گھر مال اور ان کے راز کی (۱۰۳) انہیں شوہر کی نافرمانی اور اس سے بغاوت کرنے اور اس کے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھاؤ جو دنیا و آخرت میں پیش آتے ہیں اور اللہ کے عذاب کا خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعی حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اس پر بھی نہ مانیں (۱۰۴) ضرب غیر شدید

اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿٣٤﴾ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا

اللہ بلند بڑا ہے ف۱۰۳ اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو ف۱۰۴ تو ایک پنچ

حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا

مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے ف۱۰۵ یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے

يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا

تو اللہ ان میں میل کردے گا بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے ف۱۰۶ اور اللہ کی بندگی

اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي

کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ ف۱۰۷ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ف۱۰۸ اور رشتہ

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ

داروں ف۱۰۹ اور یتیموں اور محتاجوں ف۱۱۰ اور پاس کے ہمسائے اور دور کے

الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ

ہمسائے ف۱۱۱ اور کروٹ کے ساتھی ف۱۱۲ اور راہ گیر ف۱۱۳ اور اپنی باندی

أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾ الَّذِينَ

غلام سے ف۱۱۴ بیشک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا ف۱۱۵ جو آپ

يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ

بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں ف۱۱۶ اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے

(۱۰۵) اور تم کو معلوم ہو [illegible] ... طریق اولیٰ [illegible] کرنا چاہیے اور اللہ کی قدرت [illegible] (۱۰۶) [illegible] (۱۰۷) [illegible] میاں بیوی کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں [illegible] (۱۰۸) [illegible] (۱۰۹) [illegible] (۱۱۰) [illegible] مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (۱۱۱) حدیث شریف میں ہے [illegible] (بخاری و مسلم) (۱۱۲) حدیث سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] (بخاری شریف) حدیث سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] (۱۱۳) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کرتے رہے [illegible] (بخاری و مسلم) (۱۱۴) [illegible] (۱۱۵) اور مسافر و مہمان [illegible] (بخاری و مسلم) (۱۱۶) [illegible] (ترمذی) (۱۱۷) [illegible] (۱۱۸) [illegible]

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۟ۚ وَ

دیا ہے اسے چھپاتے ہیں ف۱۱۹ اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں ف۱۲۰ اور ایمان نہیں لاتے اللہ

وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۟

اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا ف۱۲۱ تو کتنا برا مصاحب ہے

وَ مَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا

اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور اللہ کے دیے میں سے

رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

اس کی راہ میں خرچ کرتے ف۱۲۲ اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ

فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا

لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۟ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ

ثواب دیتا ہے تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں

وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۟ؕ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ

ف۱۲۳ اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں ف۱۲۴ اس دن تمنا کریں گے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چھپاتے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے (۱۹) احادیث شریف میں ہے کہ اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اس کی نعمت ظاہر ہو مسئلہ اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لئے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے (۱۲۰) بخل کے بعد صرف بے جا کی برائی بیان فرمائی کہ جو لوگ محض نمود و نمائش اور نام آوری کے لئے خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی انہیں مقصود نہیں ہوتی جیسے کہ مشرکین و منافقین یہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں جن کا حکم اوپر گزر گیا (۱۲۱) دنیا و آخرت میں دنیا میں تو اس طرح کہ وہ شیطانی کام کر کے اس کو خوش کرتا رہا اور آخرت میں اس طرح کہ ہر کافر ایک شیطان کے ساتھ آتشی زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا (خازن) (۱۲۲) اس میں سراسر ان کا نفع ہی تھا (۱۲۳) اس نبی کو اور وہ اپنی امت کے ایمان و کفر و نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی امتوں کے احوال سے باخبر ہوتے ہیں (۱۲۴) کہ تم نبی الانبیاء ہو اور سارا عالم تمہاری امت

كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُؕ وَ لَا یَكْتُمُوْنَ

جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کردی جائے اور کوئی بات

اللّٰهَ حَدِیْثًا۠ (۴۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ

اللہ سے نہ چھپا سکیں گے ف۱۲۵ اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ

نہ جاؤ ف۱۲۶ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر

سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْاؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

مسافری میں ف۱۲۷ اور اگر تم بیمار ہو ف۱۲۸ یا سفر میں

اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ

یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ف۱۲۹ یا تم نے عورتوں کو چھوا ف۱۳۰ اور

تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ

پانی نہ پایا ف۱۳۱ تو پاک مٹی سے تیمم کرو ف۱۳۲ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو ف۱۳۳

وَ اَیْدِیْكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (۴۳) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ

بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا

اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ یُرِیْدُوْنَ

جن کو کتاب سے ایک حصہ ملا ف۱۳۴ گمراہی مول لیتے ہیں ف۱۳۵ اور چاہتے ہیں ف۱۳۶

(۱۲۵) کیونکہ جب وہ یہ کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطا نہ کی تھی تو ان کے منہوں پر مہر لگا دی جائے گی اور ان کے اعضاء و جوارح کو گویائی دی جائے گی وہ ان کے خلاف شہادت دیں گے (۱۲۶) شان نزول حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی بعضوں نے پی کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ پڑھ گئے اور دونوں جگہ لا ترک کر گئے اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنی فاسد ہو گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرما دیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کر دی اس کے بعد شراب بالکل حرام کر دی گئی مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لئے کہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ میں دونوں جگہ لا کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور نے اس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں ان کو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب فرمایا گیا (۱۲۷) جبکہ پانی نہ پاؤ تیمم کر لو (۱۲۸) اور پانی کا استعمال ضرر کرتا ہو (۱۲۹) یہ کنایہ ہے بے وضو ہونے سے (۱۳۰) یعنی جماع کیا (۱۳۱) اس کے استعمال پر قادر ہونے کے خواہ پانی موجود نہ ہونے کے باعث یا دور ہونے کے سبب یا اس کے حاصل کرنے کا آلہ نہ ہونے کے سبب یا سانپ، درندہ، دشمن وغیرہ کوئی مانع ہونے کے باعث (۱۳۲) یہ حکم مریضوں، مسافروں، جنابت اور حدث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں (مدارک) مسئلہ حیض و نفاس سے طہارت کے لئے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے (۱۳۳) طریقۂ تیمم، تیمم کرنے والا دل سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے تیمم میں نیت بالاجماع شرط ہے کیونکہ وہ منصوص ہے جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد ریتا پتھر ان سب پر تیمم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو لیکن پاک ہونا ان چیزوں کا شرط ہے تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیر لیں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر مسئلہ پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح تیمم سے حتی کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جا سکتے ہیں مسئلہ تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اقتداء صحیح ہے۔ شان نزول غزوۂ بنی المصطلق میں جب لشکر اسلام شب کو ایک بیابان میں اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا وہاں ام المومنین حضرت

أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ ﴿٤٤﴾ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو (ف۱۳۷) اور اللہ کافی ہے

وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا ﴿٤٥﴾ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ

والی (ف۱۳۸) اور اللہ کافی ہے مددگار۔ کچھ یہودی کلاموں کو

الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ

ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں (ف۱۳۹) اور (ف۱۴۰) کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور (ف۱۴۱) سنئے

غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ۚ وَلَوْ

آپ سنائے نہ جائیں (ف۱۴۲) اور راعنا کہتے ہیں (ف۱۴۳) زبانیں پھیر کر (ف۱۴۴) اور دین میں طعنہ کے لیے (ف۱۴۵) اور اگر

أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا

وہ (ف۱۴۶) کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی

لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِن لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا

اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر

قَلِيلًا ﴿٤٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا

تھوڑا (ف۱۴۷) اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب (ف۱۴۸)

لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ

کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو (ف۱۴۹) تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی طرف

بقیہ صفحہ ۱۵۳ - عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا اس کی تلاش کے لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اقامت فرمائی صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئیں اور بہت فوائد پہنچے پھر اونٹ اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ہار ملا۔ ہار گم ہونے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بتانے میں بہت حکمتیں ہیں حضرت صدیقہ کے ہار کی وجہ سے قیام ان کی فضیلت و منزلت کا مشعر ہے صحابہ کا جستجو فرمانا اس میں ہدایت ہے کہ حضور کے ازواج کی خدمت مومنین کی سعادت ہے اور پھر حکم تیمم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی ازواج کی خدمت کا ایسا صلہ ہے جس سے قیامت تک مسلمان منتفع ہوتے رہیں گے سبحان اللہ (۱۳۴) وہ یہ کہ توریت سے انہوں نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو پہچانا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اس میں بیان تھا اس حصہ سے وہ محروم رہے اور آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے شان نزول یہ آیت رفاعہ بن زید اور مالک بن دخشم یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ دونوں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو زبان ٹیڑھی کر کے بولتے (۱۳۵) حضور کی نبوت کا انکار کر کے (۱۳۶) اے مسلمانو (۱۳۷) اور اس نے تمہیں بھی ان کی عداوت پر خبردار کر دیا تو چاہیئے کہ ان سے بچتے رہو (۱۳۸) اور جس کا کارساز اللہ ہو اسے کیا اندیشہ۔ (۱۳۹) جو توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں فرمائے (۱۴۰) جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کچھ حکم فرماتے ہیں تو (۱۴۱) کہتے ہیں (۱۴۲) یہ کلمہ ذو جہتین ہے مدح و ذم کے دونوں پہلو رکھتا ہے مدح کا پہلو تو یہ ہے کہ کوئی ناگوار بات آپ کے سننے میں نہ آئے اور ذم کا پہلو یہ کہ آپ کو سننا نصیب نہ ہو (۱۴۳) باوجودیکہ اس کلمہ کے ساتھ خطاب کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ ان کی زبان میں خراب معنی رکھتا ہے (۱۴۴) حق سے باطل کی طرف (۱۴۵) کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کے خبث ضمائر کو ظاہر فرما دیا (۱۴۶) بجائے ان کلمات کے اہل ادب کے طریقہ پر (۱۴۷) اتنا کہ اللہ نے انہیں پیدا کیا اور روزی دی اور اس قدر کافی نہیں جب تک کہ تمام ایمانیات کو نہ مانیں اور سب کی تصدیق نہ کریں (۱۴۸) توریت (۱۴۹) آنکھ ناک کان ابرو وغیرہ نقشہ مٹا کر

أَدْبَارِهَآ أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ أَصْحٰبَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ

پھیر دیں یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر ف۱۵۰ اور خدا کا

مَفْعُولًا ﴿۴۷﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ

حکم ہو کر رہے بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے

ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا

معاف فرما دیتا ہے ف۱۵۱ اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان

عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ

باندھا کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں ف۱۵۲ بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا

مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى

کرے اور ان پر ظلم نہ ہوگا دانۂ خرما کے ڈورے برابر ف۱۵۳ دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں

اللّٰهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَفٰى بِهٖٓ إِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ أُوْتُوْا

ف۱۵۴ اور یہ کافی ہے صریح گناہ کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَ

ایک حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر اور

يَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ أَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں

(۱۵۰) ان دونوں باتوں میں سے ایک ضرور لازم ہے اور لعنت تو ان پر ایسی پڑی کہ دنیا انہیں ملعون کہتی ہے یہاں مفسرین کے چند اقوال ہیں بعض اس وعید کا وقوع دنیا میں بتاتے ہیں بعض آخرت میں بعض کہتے ہیں کہ لعنت ہو چکی اور وعید واقع ہو گئی بعض کہتے ہیں ابھی انتظار ہے بعض کا قول ہے کہ یہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہود میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہود ایمان لے آئے اس لئے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی حضرت عبداللہ بن سلام جو اعلم علمائے یہود سے ہیں انہوں نے ملک شام سے واپس آتے ہوئے راہ میں یہ آیت سنی اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اسلام لا کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نہیں خیال کرتا تھا کہ میں اپنا منہ پیٹھ کی طرف پھر جانے سے پہلے اور چہرہ کا نقشہ مٹ جانے سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکوں گا یعنی اس خوف سے انہوں نے ایمان لانے میں جلدی کی کیونکہ توریت شریف سے انہیں آپ کے رسول برحق ہونے کا یقینی علم تھا اسی خوف سے حضرت کعب احبار جو علماء یہود میں بڑی منزلت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سن کر مسلمان ہو گئے (۱۵۱) معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں اس کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار مرتکب کبائر ہو اور بے توبہ بھی مر جائے تو اس کے لئے خلود نہیں اس کی مغفرت اللہ کی مشیت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ یہود پر عرف شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے (۱۵۲) یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اس آیت میں بتایا گیا کہ انسان کا دینداری اور صلاح و تقویٰ اور قرب و مقبولیت کا مدعی ہونا اور اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا (۱۵۳) یعنی بالکل ظلم نہ ہوگا وہی سزا دی جائے گی جس کے وہ مستحق ہیں (۱۵۴) اپنے آپ کو بے گناہ و مقبول بارگاہ بتانا

سَبِيلًا ﴿۵۱﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ

یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز

فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿۵۲﴾ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ فَإِذًا

اس کا کوئی یار نہ پائے گا ف۱۵۵ کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے ف۱۵۶ ایسا ہو تو

لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿۵۳﴾ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا

لوگوں کو تل بھر نہ دیں یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں ف۱۵۷ اس پر جو

آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ

اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۱۵۸ تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور

الْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ

حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا ف۱۵۹ تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا ف۱۶۰ اور

مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ

کسی نے اس سے منہ پھیرا ف۱۶۱ اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی آگ ف۱۶۲ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار

كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ

کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی

بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ غالب

(۱۵۵) شانِ نزول: یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماءِ یہود کے حق میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیت لے کر قریش سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لئے تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انہوں نے شیطان کی اطاعت کرکے بتوں کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن اشرف نے کہا تم ہی ٹھیک راہ پر ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں تک کو پوجا (۱۵۶) یہود کہتے تھے کہ ہم ملک و نبوت کے زیادہ حقدار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کو جھٹلا دیا کہ ان کا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو ان کا بخل اس درجہ کا ہے کہ (۱۵۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان سے (۱۵۸) نبوت و نصرت و غلبہ و عزت وغیرہ نعمتیں (۱۵۹) جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو۔ (۱۶۰) جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (۱۶۱) اور ایمان سے محروم رہا (۱۶۲) اس کے لئے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ

باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

لیے وہاں ستھری بیبیاں ہیں ف۱۶۳ اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا ف۱۶۴ بے شک

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو ف۱۶۵ اور یہ کہ جب تم لوگوں میں

النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ

فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو ف۱۶۶ بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بے شک

اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

اللہ سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ

اور حکم مانو رسول کا ف۱۶۷ اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں ف۱۶۸ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا

شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر

(۱۶۳) جو ہر نجاست و گندگی اور قابل نفرت چیز سے پاک ہیں (۱۶۴) یعنی سایہ جنت کی راحت و آسائش اور دائمی نعمت احاطہ بیان سے بالاتر ہے (۱۶۵) اصحاب امانات اور حکام کو امانتیں دیانت داری کے ساتھ حقداروں کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا بعض مفسرین کا قول ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ کی امانتیں بھی اس حکم میں داخل ہیں (۱۶۶) فریقین میں سے اصلاً کسی کی رعایت نہ ہو علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہئے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے حدیث شریف میں ہے انصاف کرنے والوں کو قرب الٰہی میں نور کے منبر عطا ہوں گے شان نزول بعض مفسرین نے اس کی شان نزول میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ خادم کعبہ سے کعبہ معظمہ کی کلید لے لی تھی پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید انہیں واپس دی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمہاری نسل میں رہے گی اس پر عثمان بن طلحہ حجبی اسلام لے آئے اگرچہ یہ واقعہ تھوڑے تغیر کے ساتھ بہت سے مفسرین نے ذکر کیا ہے مگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابل وثوق نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ابن عبداللہ ابن سعد اور ابن اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ھ میں مع خالد بن ولید و عمرو بن عاص مشرف باسلام ہو چکے تھے اور انہوں نے فتح مکہ کے روز کنجی اپنی خوشی سے پیش کی تھی بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے یہی مستفاد ہوتا ہے (۱۶۷) کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی (۱۶۸) اسی حدیث میں حضور فرماتے ہیں جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم امراء و حکام کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۵۹ اَلَمْ تَرَ اِلَى

ایمان رکھتے ہو (۱۶۹) یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے انہیں نہ

الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ

پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو

اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰

تو حکم یہ تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے (۱۷۰)

وَاِذَا قِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ

اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم

الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝۶۱ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ

دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب ان پر کوئی

مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ڰ بِاللّٰهِ

افتاد پڑے (۱۷۱) بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا (۱۷۲) پھر اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم

اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝۶۲ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا

کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا (۱۷۳) ان کے دلوں کی تو بات اللہ جانتا ہے

(۱۶۹) اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن سے ثابت ہوں ایک وہ جو ظاہر حدیث سے ایک وہ جو قرآن و حدیث کی طرف بطریق قیاس رجوع کرنے سے۔ اولی الامر میں امام امیر بادشاہ حاکم قاضی سب داخل ہیں۔ خلافت کاملہ تو زمانہ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لئے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم ہے لیکن سلطنت و امارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اس لئے ہم پر ان کی اطاعت بھی لازم ہے (۱۷۰) شان نزول بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا چلو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طے کرالیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خوار ہے اس لئے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو پنچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق کو فیصلہ کے لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آنا پڑا حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم طے فرما چکے لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اس کو قتل کردیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے (۱۷۱) جس سے بھاگنے بچنے کی کوئی راہ نہ ہو جیسی کہ بشر منافق پر پڑی کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کردیا (۱۷۲) کفر و نفاق اور معاصی جیسا کہ بشر منافق نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے اعراض کرکے کیا (۱۷۳) اور عذر و معذرت کچھ کام نہ دے جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اس کے اولیاء اس کے خون کا بدلہ طلب کرنے آئے اور بے جا معذرتیں کرنے لگے اور باتیں بنانے لگے اللہ تعالیٰ نے ان کے خون کا کوئی بدلہ نہیں دلایا کیونکہ وہ کشتنی ہی تھا۔

فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ... فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ

تو تم ان سے چشم پوشی کرو اور انہیں سمجھا دو اور ان کے معاملہ میں ان سے رسا

قَوْلًۢا بَلِیْغًا ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

بات کہو ف۱۷۴ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ

کی جائے ف۱۷۵ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۱۷۶ تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے

لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا

معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ف۱۷۷ تو اے محبوب تمہارے

یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ

رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس

اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا

سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں ف۱۷۸ اور اگر ہم ان پر فرض کرتے

عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا

کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ ف۱۷۹ تو ان میں تھوڑے

قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ

ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے ف۱۸۰ تو اس میں ان کا

(۱۷۴) جو ان کے دل میں اثر کر جائے (۱۷۵) جبکہ رسول کا بھیجنا اسی لئے ہے کہ وہ مطاع بنائے جائیں اور ان کی اطاعت فرض ہو تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے رسالت کو تسلیم نہ کیا وہ کافر واجب القتل ہے (۱۷۶) معصیت و نافرمانی کرکے (۱۷۷) اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری کا ذریعہ ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضۂ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی اس سے چند مسائل معلوم ہوئے مسئلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لئے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے مسئلہ قبر پر حاجت کے لئے جانا بھی جَآءُوْكَ میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے مسئلہ بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے مسئلہ مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے (۱۷۸) معنٰی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدق دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہوسکتے سبحان اللہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان معلوم ہوتی ہے شان نزول پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آبپاشی کرتے ہیں اس میں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا حضور نے فرمایا اے زبیر تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ باوجودیکہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کرکے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۷۹) جیسا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے اور توبہ کے لئے اپنے آپ کو قتل کا حکم دیا تھا شان نزول ثابت بن قیس بن شماس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے ہم پر اپنا قتل اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اس کو بجا لائے ثابت نے فرمایا کہ اگر اللہ ہم پر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجا لاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۸۰) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری

وَّاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾

کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

اور ضرور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے اُن کا

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ

ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء ف۱۸۱ اور

الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾

صدیق ف۱۸۲ اور شہید ف۱۸۳ اور نیک لوگ ف۱۸۴ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا اے ایمان والو

اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ

ہوشیاری سے کام لو ف۱۸۵ پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو اور تم میں

مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ

کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائے گا ف۱۸۶ پھر اگر تم پر کوئی افتاد پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان

اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ

تھا کہ میں اُن کے ساتھ حاضر نہ تھا اور اگر تمہیں اللہ کا فضل

(۱۸۱) تو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے (۱۸۲) صدیق انبیاء کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق (۱۸۳) جنہوں نے راہ خدا میں جانیں دیں (۱۸۴) وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کریں اور ان کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں شان نزول حضرت ثوبان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا حضور نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے عرض کیا مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پا سکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرق منازل کے فرمانبرداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا (۱۸۵) دشمن کی گھات سے بچو اور اسے اپنے اوپر موقع نہ دو ایک قول یہ بھی ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تدبیریں جائز ہیں (۱۸۶) یعنی منافقین

مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ

ملے ف۱۸۷ تو ضرور کہے ف۱۸۸ گویا تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش

كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۳ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

میں ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے

الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ

جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں اور جو اللہ کی راہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۷۴

میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ف۱۸۹ اور کمزور مردوں

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے

وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝۷۵ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ

دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں ف۱۹۰

(۱۸۷) تمہاری فتح ہو اور غنیمت ہاتھ آئے (۱۸۸) وہی جس کے متعلق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ۔ (۱۸۹) یعنی جہاد فرض ہے اور اس کے ترک کا تمہارے پاس کوئی عذر نہیں (۱۹۰) اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی کہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار کے پنجہ ظلم سے چھڑائیں جنہیں مکہ مکرمہ میں مشرکین نے قید کر لیا تھا اور طرح طرح کی ایذائیں دے رہے تھے اور ان کی عورتوں اور بچوں تک پر بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور وہ لوگ ان کے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت میں وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی خلاصی اور مدد الٰہی کی دعائیں کرتے تھے یہ دعائیں قبول ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ولی و ناصر کیا اور انہیں مشرکین کے ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ مکرمہ فتح کر کے ان کی زبردست مدد فرمائی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ

اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع

تو شیطان کے دوستوں سے لڑو ف۱۹۱ بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے ف۱۹۲

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو ف۱۹۳ اور نماز قائم رکھو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا ف۱۹۴ تو ان میں بعضے

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا

لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد ف۱۹۵ اور بولے

لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ

اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ف۱۹۶ تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا تم

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

فرما دو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے ف۱۹۷ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی اور تم پر تاگے برابر

فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ

ظلم نہ ہوگا ف۱۹۸ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی ف۱۹۹ اگرچہ مضبوط قلعوں

(۱۹۱) اعلاء دین اور رضائے الٰہی کے لئے (۱۹۲) جس کا اثر ... اور اللہ کی مدد کے مقابلہ میں کیا چیز ہے (۱۹۳) قتال سے۔ شانِ نزول مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے۔ ہجرت سے قبل اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجئے انہوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں دیتے ہیں حضور نے فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو ... (۱۹۴) مدینہ طیبہ میں اور بدر کی حاضری کا حکم دیا گیا (۱۹۵) یہ خوف طبعی تھا ... (۱۹۶) اس کی حکمت ... (۱۹۷) ... (۱۹۸) اور تمہارے اجر کم نہ کئے جائیں گے ... (۱۹۹) اور اس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت ناگزیر ہے تو بستر پر مر جانے سے راہ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ سعادت آخرت کا سبب ہے

مُّشَیَّدَةٍ ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

نہیں ہو اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے ف۲۰۰ تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ

اور انہیں کوئی برائی پہنچے ف۲۰۱ تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی ف۲۰۲ تم فرما دو سب

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ

اللہ کی طرف سے ہے ف۲۰۳ تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں

حَدِیْثًا ۝۷۸ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ٘ وَ مَاۤ اَصَابَكَ

ہوتے اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے ف۲۰۴ اور جو برائی پہنچے

مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ

وہ تیری اپنی طرف سے ہے ف۲۰۵ اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بھیجا

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝۷۹ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ

ف۲۰۶ اور اللہ کافی ہے گواہ ف۲۰۷ جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا ف۲۰۸ اور

مَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۝۸۰ وَ یَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫

جس نے منہ پھیرا ف۲۰۹ تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا اور کہتے ہیں ہم نے حکم مانا

فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَیَّتَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ

ف۲۱۰ پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ان میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا اس کے خلاف رات کو

(۲۰۰) ارزانی اور کثرت پیداوار وغیرہ کی (۲۰۱) گرانی قحط سالی وغیرہ (۲۰۲) یہ حال منافقین کا ہے کہ جب انہیں کوئی سختی پیش آتی تو اس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے جب سے یہ آئے ہیں ایسی ہی سختیاں پیش آیا کرتی ہیں (۲۰۳) گرانی ہو یا ارزانی قحط ہو یا فراخ حالی رنج ہو یا راحت آرام ہو یا تکلیف فتح ہو یا شکست حقیقت میں سب اللہ کی طرف سے ہے (۲۰۴) اس کا فضل و رحمت ہے (۲۰۵) کہ تو نے ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا مسئلہ یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی بعض مفسرین نے فرمایا بدی کی نسبت بندے کی طرف بر سبیل ادب ہے خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعل حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے (۲۰۶) عرب ہوں یا عجم آپ تمام خلق کے لئے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا امتی کیا گیا یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت منصب اور رفعت منزلت کا بیان ہے (۲۰۷) آپ کی رسالت عامہ پر تو سب پر آپ کی طاعت اور آپ کا اتباع فرض ہے (۲۰۸) شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اس پر آج کل کے گستاخ بد دینوں کی طرح اس زمانہ کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو رب مانا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بے شک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے (۲۰۹) اور آپ کی اطاعت سے اعراض کیا (۲۱۰) شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایمان و اطاعت ظاہر کرنے کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے ہم حضور پر ایمان لائے ہیں ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔

تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ

یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ ۲۳۶

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ

جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ۲۳۷ پھر اگر وہ منہ پھیریں ۲۳۸ تو انہیں پکڑو اور

اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ لَا

جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ نہ

نَصِيْرًا ۟ۙ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ

مددگار ۲۳۹ مگر وہ جو ایسی قوم سے علاقہ رکھتے ہیں کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے ۲۴۰

اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ

یا تمہارے پاس یوں آئے کہ ان کے دلوں میں سکت نہ رہی کہ تم سے لڑیں ۲۴۱ یا اپنی قوم سے لڑیں ۲۴۲

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ

اور اللہ چاہتا تو ضرور انہیں تم پر قابو دیتا تو وہ بے شک تم سے لڑتے ۲۴۳ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کریں

يُقَاتِلُوْكُمْ وَ اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ

اور نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں تو اللہ نے تمہیں ان پر کوئی راہ

سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ يَاْمَنُوْا

نہ رکھی ۲۴۴ اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں اور اپنی قوم

(۲۳۶) اس آیت میں کفار کے ساتھ موالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں (۲۳۷) اور ہجرت سے ان کے ایمان کی تحقیق نہ ہو جائے (۲۳۸) ایمان و ہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم رہیں (۲۳۹) اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ کریں اور مدد کے لئے تیار ہوں تو ان کی مدد نہ قبول کرو (۲۴۰) یہ استثناء قتل کی طرف راجع ہے کیونکہ کفار و منافقین کے ساتھ موالات کسی حال میں جائز نہیں اور عہد سے یہ عہد مراد ہے کہ اس قوم کو اور جو اس قوم سے جا ملے اس کو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے وقت ہلال بن عویمر اسلمی سے معاہدہ کیا تھا (۲۴۱) اپنی قوم کے ساتھ ہو کر (۲۴۲) تمہارے ساتھ ہو کر (۲۴۳) لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھا (۲۴۴) کہ تم ان سے جنگ کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ حکم آیت فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے منسوخ ہو گیا

قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ

سے بھی امان میں رہیں ف۲۴۵ جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد ف۲۴۶ کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں پھر اگر وہ تم سے کنارہ

وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ

نہ کریں اور ف۲۴۷ صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑو اور جہاں

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۟

پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح اختیار دیا ف۲۴۸

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر ف۲۴۹ اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ

مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ

قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے ف۲۵۰

اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ ف۲۵۱ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے ف۲۵۲ اور خود مسلمان ہے

فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ف۲۵۳ اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں

مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ

معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا ف۲۵۴ تو جس

(۲۴۵) شان نزول: مدینہ طیبہ میں قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ ریا سے کلمہ اسلام پڑھتے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ ان سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو وہ لوگ کہتے کہ بندر اور بچھو وغیرہ پر اس انداز سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے رسم و راہ رکھیں اور کسی جانب سے انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۲۴۶) شرک یا مسلمانوں سے جنگ (۲۴۷) جنگ سے باز آکر (۲۴۸) ان کے کفر و غدر اور مسلمانوں کی ضرر رسانی کے سبب (۲۴۹) یعنی مومن کافر کی مثل مباح الدم نہیں ہے جس کا حکم اوپر کی آیت میں مذکور ہوا تو مسلمان کا قتل کرنا بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ خطاءً ہو اس طرح کہ مارتا تھا شکار کو یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک کر زد پڑی مسلمان پر یا یہ کہ کسی شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور تھا وہ مسلمان (۲۵۰) یعنی اس کے وارثوں کو دی جائے وہ اسے مثل میراث کے تقسیم کرلیں دیت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دین بھی ادا کیا جائے گا وصیت بھی جاری کی جائے گی (۲۵۱) وہ جو خطاءً قتل کیا گیا (۲۵۲) یعنی کافر (۲۵۳) لازم ہے اور دیت نہیں (۲۵۴) یعنی اگر مقتول ذمی ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو مسلمان کا

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ

سکا ہو تو پیچھے ۲۵۵ وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے ۲۵۶ یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور

اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ

جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا

جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے ۲۵۷ اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا

عَظِيمًا ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بڑا عذاب اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو

فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

تحقیق کرلو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ۲۵۸

تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ

تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہتیری غنیمتیں ہیں

كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

پہلے تم بھی ایسے ہی تھے ۲۵۹ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ۲۶۰ تو تم پر تحقیق کرنا

كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٩٤﴾ لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

لازم ہے ۲۶۱ بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے برابر نہیں وہ مسلمان

(۲۵۵) یعنی وہ کسی مومن کا مالک نہ ہو (۲۵۶) لگاتار روزے رکھنا واجب ہے اگر ان روزوں کے درمیان رمضان ہو یا ایام تشریق ہوں اور درمیان میں روزوں کا سلسلہ باقی نہ رہے تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔ شان نزول یہ آیت عیاش بن ربیعہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ جا کر پناہ گزیں ہوئے ان کی ماں کو اس سے بہت بے قراری ہوئی اور اس نے حارث اور ابوجہل اپنے دونوں بیٹوں سے جو عیاش کے سوتیلے بھائی تھے یہ کہا کہ خدا کی قسم نہ میں سایہ میں بیٹھوں نہ کھانا چکھوں نہ پانی پیوں جب تک تم عیاش کو میرے پاس نہ لے آؤ وہ دونوں حارث بن زید بن ابی انیسہ کو ساتھ لے کر تلاش کے لیے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عیاش کو پا لیا اور ان کو ماں کے جزع فزع بے قراری اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللہ کو درمیان دے کر یہ عہد کیا کہ ہم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے اس طرح وہ عیاش کو مدینہ سے نکال لائے اور مدینہ سے باہر آکر اس کو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا میں تیری مشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عیاش نے ان کا کہنا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا تو حارث بن زید نے عیاش کو ملامت کی اور کہا تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تو باطل دین پر رہا یہ بات عیاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش نے حارث سے کہا کہ میں تجھ کو اکیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم ضرور قتل کر دوں گا اس کے بعد عیاش اسلام لائے اور انہوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور ان کے بعد حارث بھی اسلام لائے اور ہجرت کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش موجود نہ تھے نہ انہیں حارث کے اسلام کی اطلاع ہوئی قبا کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ پایا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا اے عیاش تم نے بہت برا کیا حارث اسلام لا چکے تھے اس پر عیاش کو بہت افسوس ہوا اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور کہا کہ مجھے تا وقت قتل ان کے اسلام کی خبر ہی نہ ہوئی اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی (۲۵۷) مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اور اشد کبیرہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے فائدہ خلود مدت دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدت دراز کے لیے

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ

کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں

وَأَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى

اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں ف۲۶۲ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ

الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ

بیٹھنے والوں سے بڑا کیا ف۲۶۳ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ف۲۶۴ اور اللہ نے

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ

جہاد والوں کو ف۲۶۵ بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے اس کی طرف سے درجے

مَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ

اور بخشش اور رحمت ف۲۶۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جن کی

تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا

جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے

مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ ۭ قَالُوْٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً

کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے ف۲۶۷ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ

فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾

تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی ف۲۶۸

بقیہ صفحہ ۱۶۸ = جہنم ہے خالد و مخلود [illegible] اور کفار کے حق میں خلود
[illegible] کے ساتھ ابدی [illegible] مقیس [illegible] کے بھائی ہشام کو بنی نجار میں مقتول پایا
گئے تھے [illegible] حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شیطان [illegible] مسلمان کو بے خبری
میں قتل کر دیا اور دیت [illegible] (۲۵۸) جس میں اسلام کی علامت و نشانی پاؤ
اس سے ہاتھ روکو اور جب تک اس کا کفر ثابت نہ ہو جائے [illegible] سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر
روانہ فرماتے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو قتل نہ کرنا [illegible] کہ میں مومن ہوں تو اس کو مومن
[illegible] لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا جب تک کہ
[illegible] کا اعتقاد [illegible] باطل ہونے کا اقرار نہ کرے [illegible] جو شخص کسی کلمہ میں [illegible] اس کفر سے
[illegible] اور اس کو کفر جاننا ضروری ہے (۲۵۹) یعنی جب تم اسلام میں داخل ہوئے تھے تو تمہاری زبان سے کلمہ شہادت سن کر تمہارے جان و مال محفوظ کر
دیئے گئے تھے [illegible] اسلام میں داخل ہونے والوں سے [illegible]
[illegible] نازل ہوئی جو اہل فدک میں سے تھے [illegible] کی قوم [illegible] لشکر اسلام ان کی
طرف [illegible] سب لوگ بھاگ گئے مگر مرداس [illegible] کوئی غیر مسلم جماعت ہو
[illegible] پہاڑ کی جڑ میں اپنی بکریاں لے کر چڑھ گئے جب لشکر [illegible] تکبیر پڑھتے ہوئے اتر آئے اور کہنے
لگے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ السلام علیکم مسلمانوں نے خیال کیا کہ اہل فدک تو سب کافر ہیں یہ شخص مغالطہ دینے کے لئے اظہار ایمان کرتا ہے اس خیال
[illegible] نے اس کو قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے [illegible] حضور کو بہت رنج ہوا
اور فرمایا تم نے اس کے سامان کے سبب سے اس کو قتل کر دیا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا

مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی

يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿۹۸﴾ فَأُولَٰئِكَ عَسَى

تدبیر بن پڑے فٹ۲۶۹ نہ راستہ جانیں تو قریب ہے اللہ ایسوں

اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُهَاجِرْ

کو معاف فرمائے فٹ۲۷۰ اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے اور جو اللہ کی راہ میں گھر

فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ

بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو

يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ

اپنے گھر سے نکلا فٹ۲۷۱ اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو

فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۱۰۰﴾ وَإِذَا

اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا فٹ۲۷۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب

ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ

تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے

الصَّلَاةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ

پڑھو فٹ۲۷۳ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے فٹ۲۷۴ بے شک کفار

ع ۱۴

بقیہ صفحہ ۱۶۹ اس کے مال کو چھین لیں (۲۶۰) تو اسلام پر مستقیم رہنے میں خشیت اور تمہارا مومن ہونا مشہور کیا (۲۶۱) تاکہ تمہارے ہاتھ سے کوئی ایماندار قتل نہ ہو (۲۶۲) اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں مجاہدین کے لئے بڑے درجات و ثواب ہیں اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ بیماری یا پیری و ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کئے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں حدیث بخاری میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں ہم کسی گھاٹی یا بیابان میں نہیں چلتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں انہیں عذر نے روک لیا ہے (۲۶۳) جو عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہو سکے اگرچہ وہ نیت کا ثواب پائیں گے لیکن جہاد کرنے والوں کو عمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاصل ہے (۲۶۴) جہاد کرنے والے بے عذر سے رہ جانے والے (۲۶۵) بے عذر رہ جانے (۲۶۶) حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے جنت میں سو درجے مہیا فرمائے ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین میں (۲۶۷) شان نزول یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کلمہ اسلام تو زبان سے ادا کیا مگر جس وقت میں ہجرت فرض تھی اس وقت ہجرت نہ کی اور جب مشرکین جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ ہی مارے بھی گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار کے ساتھ ہونا اور فرض ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے (۲۶۸) مسئلہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے حدیث میں ہے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا اگرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہوئی اور اس کو حضرت ابراہیم اور سید عالم صلی اللہ علیہما وسلم کی رفاقت میسر ہوگی (۲۶۹) نہ نکلنے کی اور ہجرت کرنے کی (۲۷۰) کہ وہ کریم ہے اور کریم جو امید دلاتا ہے پوری کرتا ہے اور یقیناً معاف فرمائے گا (۲۷۱) شان نزول اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جندع بن ضمرہ لیثی نے اس کو سنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچ سکتا ہوں خدا کی قسم مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو چنانچہ ان کو چارپائی پر لے کر چلے مقام تنعیم میں آکر

كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ

تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو ف۲۷۵

فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا

پھر نماز میں ان کی امامت کرو ف۲۷۶ تو چاہیے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو ف۲۷۷ اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں

فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا

ف۲۷۸ پھر جب وہ سجدہ کرلیں ف۲۷۹ تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں ف۲۸۰ اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز

فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ

میں شریک نہ تھی ف۲۸۱ اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۸۲ کافروں کی

كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ

تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر

مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ

جھک پڑیں ف۲۸۳ اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو

اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۚ اِنَّ

یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو ف۲۸۴ بے شک

اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ

اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو

بقیہ صفحہ ۱۷۰ ۔ ان کا انتقال ہو گیا آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یارب یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی یہ خبر پاکر صحابہ کرام نے فرمایا کاش وہ مدینہ پہنچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لیے نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۲۷۲) اس کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے کیونکہ بطریق استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے مسئلہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا مسئلہ طلب علم، جہاد، حج، زیارت، طاعت، زہد و قناعت اور رزق حلال کی طلب کے لیے ترک وطن کرنا خدا اور رسول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں مر جانے والا اجر پائے گا (۲۷۳) یعنی چار رکعت والی دو رکعت (۲۷۴) مسئلہ خوف کفار قصر کے لیے شرط نہیں حدیث یعلی بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا حضور نے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ جو چیزیں قابل تملیک نہیں ہیں ان کا صدقہ اسقاط محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لیے آیت میں اس کا ذکر بیان حال ہے شرط قصر نہیں حضرت عبداللہ بن عمر کی قرأت بھی اس کی دلیل ہے جس میں اَنْ یَّفْتِنَکُمْ بغیر اِنْ خِفْتُمْ ہے صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے لہٰذا قصر ضروری ہے۔ مدت سفر مسئلہ جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہوگا مسئلہ مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا غرض اعتبار مسافت کا ہے (۲۷۵) یعنی اپنے اصحاب میں (۲۷۶) اس میں جماعت نماز خوف کا بیان ہے شان نزول جہاد میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ

اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے (۲۸۵) پھر جب مطمئن ہو جاؤ

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا

تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض

مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ

ہے (۲۸۶) اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی

يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ

دکھ پہنچتا ہے جیسا تمہیں پہنچتا ہے اور تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (۲۸۷) اے محبوب بے شک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم

بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّ

لوگوں میں فیصلہ کرو (۲۸۸) جس طرح تمہیں اللہ دکھائے (۲۸۹) اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو اور

اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ

اللہ سے معافی چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان کی طرف سے نہ

الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا

جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں (۲۹۰) بے شک اللہ نہیں چاہتا کسی بڑے دغا باز

ع ۱۵ / ۱۲

بقیہ صفحہ ۱۶۲ — تمام اصحاب نے نماز ظہر بجماعت ادا کی تو مشرکین کو افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں کیوں نہ حملہ کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا بعضوں نے ان میں سے کہا اس کے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نماز عصر جب مسلمان اس نماز کے لئے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کر کے انہیں قتل کرو اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نماز خوف ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے واذا کنت فیھم الآیۃ (۲۷۷) یعنی حاضرین کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک ان میں سے آپ کے ساتھ رہے آپ انہیں نماز پڑھائیں اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں قائم رہے (۲۷۸) یعنی جو لوگ دشمن کے مقابل ہوں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر جماعت سے نمازی مراد ہوں تو وہ لوگ ایسے ہتھیار لگائے رہیں جن سے نماز میں کوئی خلل نہ ہو جیسے تلوار خنجر وغیرہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھنے کا حکم دونوں فریقوں کے لئے ہے اور یہ احتیاط کے قریب ہے (۲۷۹) یعنی دونوں سجدے کر کے رکعت پوری کر لیں (۲۸۰) تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں (۲۸۱) اور اب تک دشمن کے مقابل تھی (۲۸۲) زرہ وغیرہ ایسی چیزیں مراد ہیں جن سے دشمن کے حملے سے بچا جا سکے ان کا ساتھ رکھنا بہرحال واجب ہے جیسا کہ قریب ہی ارشاد ہوگا وخذوا حذرکم اور ہتھیار ساتھ رکھنا مستحب ہے نماز خوف کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کر کے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آکر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آکر دوسری رکعت بغیر قرأت کے پڑھے اور سلام پھیرے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آکر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قرأت کے ساتھ پورا کر کے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلی لاحق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح نماز خوف ادا فرمانا مروی ہے حضور کے بعد بھی نماز خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں حالت خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے۔ مسائل حالت سفر میں اگر صورت خوف پیش آئے تو یہ طریقہ ہے اور اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔

اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ
گنہگار کو۔ آدمیوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے ف۲۹۱ اور

هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
اللہ ان کے پاس ہے ف۲۹۲ جب دل میں وہ بات تجویز کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے ف۲۹۳ اور اللہ ان کے

يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
کاموں کو گھیرے ہوئے ہے۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو ف۲۹۴ دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے

فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾
تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ سے قیامت کے دن یا کون ان کا وکیل ہوگا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ
اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ
مہربان پائے گا۔ اور جو گناہ کمائے تو اس کی کمائی اسی کی جان پر پڑے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ
اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۲۹۵ اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے ف۲۹۶ پھر اسے کسی بے گناہ

يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ
پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا۔ اور اے محبوب اگر

بقیہ صفحہ ۱۷۱ = (۲۸۳) شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ ذات الرقاع سے جب فارغ ہوئے اور دشمن کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموال غنیمت ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے غورث بن حارث محاربی یہ خبر پاکر تلوار لئے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اترا اور اچانک حضرت کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا حضور نے فرمایا اللہ تعالٰی اور دعا فرمائی جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلانے کا ارادہ کیا اوندھے منہ گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضور نے وہ تلوار لے کر فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے کون بچانے والا ہے کہنے لگا میرا بچانے والا کوئی نہیں ہے فرمایا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھ تو تیری تلوار تجھے دے دوں گا اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑوں گا اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کروں گا آپ نے اس کی تلوار اس کو دے دی کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں فرمایا ہاں ہمارے لئے یہی سزاوار ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (مدارک) (۲۸۴) کہ اس کا ساتھ رکھنا ہمیشہ ضروری ہے شانِ نزول: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن عوف زخمی تھے اور اس وقت ہتھیار رکھنا ان کے لئے بہت تکلیف اور بار تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حالت عذر میں ہتھیار کھول رکھنے کی اجازت دی گئی (۲۸۵) یعنی ذکر الٰہی کی ہر حال میں مداومت کرو اور کسی حال میں اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالٰی نے ہر فرض کی ایک حد معین فرمائی سوائے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی فرمایا ذکر کرو کھڑے بیٹھے کروٹوں پر لیٹے رات میں ہو یا دن میں خشکی میں ہو یا تری میں سفر میں اور حضر میں غنا میں اور فقر میں تندرستی اور بیماری میں پوشیدہ اور ظاہر مسئلہ اس سے نمازوں کے بعد جو کلمہ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مسئلہ ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر ثنا دعا سب داخل ہیں (۲۸۶) تو لازم ہے کہ اس کے اوقات کی رعایت کی جائے (۲۸۷) شانِ نزول: احد کی جنگ سے جب ابوسفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحابہ احد میں حاضر ہوئے تھے انہیں مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا اصحاب زخمی تھے انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مَصِيرًا ﴿۱۱۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ

اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ف۳۰۴ اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے

لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيدًا ﴿۱۱۶﴾ إِنْ

معاف فرما دیتا ہے ف۳۰۵ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا یہ

يَّدْعُونَ مِنْ دُونِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا ۚ وَإِنْ يَّدْعُونَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيدًا ﴿۱۱۷﴾

شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو ف۳۰۶ اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو ف۳۰۷

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿۱۱۸﴾

جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا ف۳۰۸ قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا ف۳۰۹

وَّلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ

قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا ف۳۱۰ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا

گے ف۳۱۱ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے ف۳۱۲ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست

مِّنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ

بنائے وہ صریح ٹوٹے میں پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُورًا ﴿۱۲۰﴾ أُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا

دلاتا ہے ف۳۱۳ اور شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ف۳۱۴ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اس

(۳۰۴) یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں (مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعت مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہل سنت و جماعت ہے (۳۰۵) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت ایک کہن سال اعرابی کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ میں بوڑھا ہوں گناہوں میں غرق ہوں بجز اس کے کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا اس وقت سے کبھی میں نے اس کے ساتھ شرک نہ کیا اور اس کے سوا کسی کو دوست نہ بنایا اور جرأت کے ساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ سے بھاگ سکتا ہوں شرمندہ ہوں تائب ہوں مغفرت چاہتا ہوں اللہ کے یہاں میرا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یہ آیت نص صریح ہے اس پر کہ شرک بخشا نہ جائے گا اگر مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مشرک جو اپنے شرک سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اس کی توبہ و ایمان مقبول ہے (۳۰۶) یعنی مونث بتوں کو جیسے لات، عزیٰ، منات وغیرہ یہ سب مونث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور اس کو اس قبیلہ کی انثیٰ (عورت) کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قرأت میں اِلَّا اَوْثَانًا اور حضرت ابن عباس کی قرأت میں اِلَّا اُنُثًا آیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اناث سے مراد بت ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ مشرکین بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجاتے تھے۔ (۳۰۷) کیونکہ اسی کے اغواء سے بت پرستی کرتے ہیں (۳۰۸) شیطان (۳۰۹) جنہیں اپنا مطیع بناؤں گا (۳۱۰) طرح طرح کی کبھی عمر طویل کی کبھی لذات دنیا کی کبھی خواہشات باطلہ کی کبھی اور کبھی اور (۳۱۱) چنانچہ انہوں نے ایسا کیا کہ اونٹنی جب پانچ مرتبہ بیا لیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لئے رکھتے اور اس کو بحیرہ کہتے تھے شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے (۳۱۲) مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور وغیرہ جلد میں پیوست کر کے نقش و نگار بنانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے (۳۱۳) اور دل میں طرح

يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کیسے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ

اللہ کا سچا وعدہ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام نہ کچھ تمہارے خیالوں

وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ

پر ہے ف۳۱۴ اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر ف۳۱۵ جو برائی کرے گا ف۳۱۶ اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا نہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار ف۳۱۸ اور جو کچھ بھلے کام کرے گا

مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا

مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۳۱۹ تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور

يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ کے لیے جھکا دیا ف۳۲۰

وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ

اور وہ نیکی والا ہے اور ابراہیم کے دین پر چلا ف۳۲۱ جو ہر باطل سے جدا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست

طرح کی امیدیں اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ انسان گمراہی میں پڑے (۳۱۴) کہ جس چیز کے نفع اور فائدہ کی توقع رہتا ہے در حقیقت اس میں سخت ضرر اور نقصان ہوتا ہے (۳۱۵) جو تم نے سوچ رکھا ہے کہ بت تمہیں نفع پہنچائیں گے (۳۱۶) جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ہمیں آگ چند روز سے زیادہ نہ جلائے گی یہود و نصاریٰ کا یہ خیال بھی مشرکین کی طرح باطل ہے (۳۱۷) خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصاریٰ میں سے (۳۱۸) یہ وعید کفار کے لئے ہے (۳۱۹) مسئلہ اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخل ایمان نہیں (۳۲۰) یعنی طاعت و اخلاص اختیار کیا (۳۲۱) جو ملت اسلام کے موافق ہے حضرت ابراہیم کی شریعت و ملت ملت محمدیہ میں داخل ہے اور خصوصیات دین محمدی کے اس کے علاوہ ہیں دین محمدی کا اتباع کرنے سے شریعت و ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع حاصل ہوتا ہے چونکہ عرب اور یہود و نصاریٰ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے انتساب پر فخر کرتے تھے اور آپ کی شریعت ان سب کو مقبول تھی اور شرع محمدی ان پر حاوی ہے تو ان سب کو دین محمدی میں داخل ہونا اور اس کو قبول کرنا لازم ہے

خَلِيلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

بنایا (۳۲۲) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور ہر چیز پر

بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطًا ﴿١٢٦﴾ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ

اللہ کا قابو ہے (۳۲۳) اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں (۳۲۴) تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ

فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا

دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو

تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَ

ان کا مقرر ہے (۳۲۵) اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو اور

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ

کمزور (۳۲۶) بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو (۳۲۷)

وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا ﴿١٢٧﴾ وَإِنِ امْرَأَةٌ

اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو اس کی خبر ہے اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی

خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ

زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (۳۲۸) تو ان پر گناہ نہیں کہ

يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ

آپس میں صلح کرلیں (۳۲۹) اور صلح خوب ہے (۳۳۰) اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں (۳۳۱)

(۳۲۲) خلت صفائے مودت اور غیر سے انقطاع کو کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات یہ اوصاف رکھتے تھے اس لئے آپ کو خلیل کہا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو یہ معنی بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں پائے جاتے ہیں تمام انبیاء کے جو کمالات ہیں سب سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں حضور اللہ کے خلیل بھی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے اور حبیب بھی جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخراً نہیں کہتا (۳۲۳) اور وہ اس کے احاطہ علم و قدرت میں ہے۔ معانی یا تعلیم یہ ہے کہ کسی شے کے لئے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں سے اول وجہ علم سے خارج ہو۔ (۳۲۴) شان نزول زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب آیت میراث نازل ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہوں گے آپ نے ان کو اس آیت سے جواب دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحب مال و جمال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر پر نکاح کر لیتے اور اگر حسن و مال نہ رکھتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسن صورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر انہیں ان عادتوں سے منع فرمایا (۳۲۵) میراث سے (۳۲۶) یتیم (۳۲۷) ان کے پورے حقوق ان کو دو (۳۲۸) زیادتی تو اس طرح کہ اس سے علیحدہ رہے کھانے پہننے کو نہ دے یا کمی کرے یا مارے یا بدزبانی کرے اور اعراض یہ کہ محبت نہ رکھے بول چال ترک کر دے یا کم کر دے (۳۲۹) اور اس صلح کے لئے اپنے حقوق کا بار کم کرے یا راضی ہو جائیں (۳۳۰) اور زیادتی اور جدائی دونوں سے بہتر ہے (۳۳۱) ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا

وَإِن تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٢٨﴾ وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٢٩﴾ وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو ف۳۳۲ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۳۳ اور تم سے ہرگز نہ ہوسکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو ف۳۳۴ تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر میں لٹکتی چھوڑ دو ف۳۳۵ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں ف۳۳۶ تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا ف۳۳۷ اور اللہ کشائش والا حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور بے شک تاکید فرما دی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو ف۳۳۸ اور اگر کفر کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۳۳۹ اور اللہ بے نیاز ہے ف۳۴۰ سب خوبیوں سراہا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

(۳۳۲) اور باوجود نامرغوب ہونے کے اپنی موجودہ عورتوں پر صبر کرو اور بر عایت حق صحبت ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں ایذا و رنج دینے سے اور جھگڑا پیدا کرنے والی باتوں سے بچتے رہو اور صحبت و معاشرت میں نیک سلوک کرو اور یہ جانتے رہو کہ وہ تمہارے پاس امانتیں ہیں (۳۳۳) وہ تمہیں تمہارے عمل کی جزا دے گا (۳۳۴) یعنی اگر کئی بیبیاں ہوں تو یہ تمہاری مقدرت میں نہیں کہ ہر امر میں تم انہیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونے دو نہ میل و محبت میں نہ خواہش و رغبت میں نہ عشرت و اختلاط میں نہ نظر و توجہ میں تم کوشش کرکے یہ تو کر نہیں سکتے لیکن اگر اتنا تمہاری مقدرت میں نہیں ہے اور اس وجہ سے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر نہیں رکھا گیا اور محبت قلبی اور میل طبعی جو تمہارا اختیاری نہیں ہے اس میں برابری کرنے کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا (۳۳۵) بلکہ یہ ضرور ہے کہ جہاں تک تمہیں قدرت و اختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شے نہیں تو بات چیت حسن و اخلاق کھانے پہنے پاس رکھنے اور ایسے امور میں برابری کرنا اختیاری ہے ان امور میں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا لازم و ضروری ہے (۳۳۶) زن و شوہر باہم مصالحہ نہ کریں اور وہ جدائی ہی بہتر سمجھیں اور خلع کے ساتھ تفریق ہو جائے یا مرد عورت کو طلاق دے کر اس کا مہر اور عدت کا نفقہ ادا کر دے اور اس طرح وہ (۳۳۷) اور ہر ایک کو بہتر بدل عطا فرمائے گا (۳۳۸) اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو توحید و شریعت پر قائم رہو اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم قدیم ہے تمام امتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے (۳۳۹) تمام جہان اس کے فرمانبرداروں سے بھرا ہے تمہارے کفر سے اس کا کیا ضرر (۳۴۰) تمام خلق سے اور ان کی عبادات سے

فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا (۱۳۲) اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ

جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی ہے کارساز۔ اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۳۴۱ اور اوروں کو

وَ یَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِیْرًا (۱۳۳) مَنْ كَانَ

لے آئے اور اللہ کو اس کی قدرت ہے جو دنیا کا

یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ

انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے ف۳۴۲ اور اللہ ہی

اللّٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا (۱۳۴) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ

سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لیے

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ

گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر

یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ

گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو ف۳۴۳ بہرحال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق

تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (۱۳۵)

سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو ف۳۴۴ یا منہ پھیرو ف۳۴۵ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۴۶

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ

اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر ف۳۴۷ اور اس کتاب پر جو اپنے ان

(۳۴۱) معدوم کردے (۳۴۲) معنی یہ ہیں کہ جس کو اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو اس کی مراد اتنی ہی ہے اور اللہ اس کو دے دیتا ہے اور ثواب آخرت سے وہ محروم رہتا ہے اور جس نے عمل رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے لئے کیا تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے تو جو شخص اللہ سے فقط دنیا کا طالب ہو وہ نادان خسیس اور کم ہمت ہے (۳۴۳) کسی کی رعایت و طرفداری میں انصاف سے نہ ہٹو اور کوئی قرابت و رشتہ حق کہنے میں مخل نہ ہونے پائے (۳۴۴) حق بیان میں اور جیسا چاہیے نہ کہو (۳۴۵) ادائے شہادت سے (۳۴۶) تمہارے عمل کے مطابق بدلہ دے گا (۳۴۷) یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنی اس صورت میں ہیں کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب مسلمانوں سے ہو اور اگر خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے بعض کتابوں بعض رسولوں پر ایمان لانے والو تمہیں یہ حکم ہے اور اگر خطاب منافقین سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ یہاں رسول سے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے۔ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت عبداللہ بن سلام اور اسد و اسید و ثعلبہ بن قیس اور سلام و سلمہ و یامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ مومنین اہل کتاب میں سے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور حضرت موسیٰ پر اور توریت پر اور عزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا باقی کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہ لائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور اس سے پہلی ہر کتاب پر ایمان لاؤ اس پر یہ آیت نازل ہوئی

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ
رسول پر اُتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اُتاری ۳۴۸ اور جو
یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ
نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو ۳۴۹ تو وہ ضرور
ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا(۱۳۶) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
دور کی گمراہی میں پڑا بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر
ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًاؕ(۱۳۷)
اور کفر میں بڑھے ۳۵۰ اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے ۳۵۱ نہ انہیں راہ دکھائے
بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَاۙ(۱۳۸) الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ
خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر
الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ
کافروں کو دوست بناتے ہیں ۳۵۲ کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں
الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًاؕ(۱۳۹) وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ
تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے ۳۵۳ اور بے شک اللہ تم پر کتاب ۳۵۴ میں اتار
اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا
چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ

(۳۴۸) یعنی قرآن پاک پر اور ان تمام کتابوں پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں (۳۴۹) یعنی ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے کہ ایک رسول اور ایک کتاب کا انکار بھی سب کا انکار ہے (۳۵۰) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑا پوج کر کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کر کے کافر ہو گئے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کر کے اور کفر میں بڑھے ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ایمان کے بعد پھر ایمان لائے یعنی اسی طرح اپنے ایمان کا اظہار کیا تاکہ ان پر مومنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر ان کی موت ہوئی (۳۵۱) جب تک کفر پر رہیں اور کفر پر مریں کیونکہ کفر بخشا نہیں جاتا مگر جب کہ کافر توبہ کرے اور ایمان لائے جیسا کہ فرمایا "قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ" (۳۵۲) یہ منافقین کا حال ہے جن کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا اور اس لئے وہ کفار کو صاحب قوت و شوکت سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے باوجودیکہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع اور ان کے ملنے سے طلب عزت باطل (۳۵۳) اور اس کے لئے جس کو وہ عزت دے جیسے کہ انبیاء و مومنین (۳۵۴) یعنی قرآن

إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَآ إِلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ ۚ

مگر تھوڑا ف۳۶۶ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں ف۳۶۷ نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے ف۳۶۸

وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ سَبِيلًا ﴿١٤٣﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟

اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا اے ایمان والو

لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ

کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا ف۳۶۹ کیا یہ چاہتے ہو

أَن تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَٰنًا مُّبِينًا ﴿١٤٤﴾ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِى ٱلدَّرْكِ

کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کرلو ف۳۷۰ بے شک منافق دوزخ کے سب سے

ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ وَ

نیچے طبقہ میں ہیں ف۳۷۱ اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا مگر وہ جنہوں نے توبہ کی ف۳۷۲ اور

أَصْلَحُوا۟ وَٱعْتَصَمُوا۟ بِٱللَّهِ وَأَخْلَصُوا۟ دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مَعَ

سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کے لیے کرلیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ

ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٤٦﴾ مَّا يَفْعَلُ

ہیں ف۳۷۳ اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا اور اللہ تمہیں

ٱللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَءَامَنتُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا

(۳۶۶) اس طرح کہ مسلمانوں کے پاس ہوئے تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو ندارد (۳۶۷) کفر و ایمان کے (۳۶۸) نہ خالص مومن نہ کھلے کافر (۳۶۹) اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو (۳۷۰) اپنے نفاق کی اور مستحق جہنم ہو جاؤ (۳۷۱) منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہار اسلام کرکے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے (۳۷۲) نفاق سے (۳۷۳) دارین میں

قَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ طَبَعَ

انبیاء کو ناحق شہید کرنے ف۲۹۲ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں ف۲۹۳

اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥٥﴾ وَبِكُفْرِهِمْ وَ

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور اس لیے کہ انہوں نے کفر

قَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ﴿١٥٦﴾ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ

کیا ف۲۹۴ اور مریم پر بڑا بہتان اٹھایا اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح

عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَ

عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا ف۲۹۵ اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی

لَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ

دی بلکہ ان کے لیے ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا ف۲۹۶ اور وہ جو اس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے

مِنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ

شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں ف۲۹۷ انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں ف۲۹۸ مگر یہی گمان کی پیروی ف۲۹۹ اور بے شک انہوں نے اس کو قتل

يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ وَ

نہیں کیا ف۳۰۰ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ف۳۰۱ اور اللہ غالب حکمت والا ہے کوئی

إِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ

کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے ف۳۰۲ اور

(۲۹۲) انبیاء کا قتل کرنا تو ناحق ہی ہے کسی طرح حق ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ ان کے زعم میں بھی اس کا کوئی استحقاق نہ تھا (۲۹۳) لہٰذا کوئی پند و وعظ کارگر نہیں ہو سکتا (۲۹۴) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ بھی (۲۹۵) یہود نے دعوٰی کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو قتل کر دیا اور نصارٰی نے اس کی تصدیق کی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرما دی (۲۹۶) جس کو انہوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں باوجودیکہ ان کا یہ خیال غلط تھا (۲۹۷) اور یقینی حکم نہیں لگا سکتے کہ وہ مقتول کون ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ مقتول عیسیٰ ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ چہرہ تو عیسیٰ کا ہے اور جسم عیسیٰ کا نہیں لہٰذا یہ وہ نہیں اسی تردد میں ہیں (۲۹۸) جو حقیقت حال ہے (۲۹۹) اور اٹکلیں دوڑانا (۳۰۰) ان کا دعوٰئ قتل جھوٹا ہے (۳۰۱) صحیح و سالم آسمان کی طرف احادیث میں اس کی تفصیلیں وارد ہیں سورۂ آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے (۳۰۲) اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہود و نصارٰی کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے کفر کیا تھا اور اس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ قریب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام شریعت محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے اور اسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصارٰی نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا ابطال فرمائیں گے دین محمدی کی اشاعت کریں گے اس وقت یہود و نصارٰی کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تک ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گا۔ چوتھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے گا لیکن وقت موت کا ایمان مقبول نہیں نفع نہ دے گا

الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ

قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا (۴۰۳) تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے (۴۰۴) سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ ان کے لیے حلال تھیں (۴۰۵) ان پر حرام فرمادیں اور اس لیے کہ انہوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور اس لیے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے (۴۰۶) اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ہاں جو ان میں علم میں پکے (۴۰۷) اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا (۴۰۸) اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے بے شک اے محبوب

(۴۰۳) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبان طعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ انہوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں ان کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے (۴۰۴) مثل نقض عہد وغیرہ جس کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا (۴۰۵) جن کا سورہ انعام کی آیت وعلی الذین ہادوا حرمنا میں بیان ہے (۴۰۶) رشوت وغیرہ حرام طریقوں سے (۴۰۷) مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے جو علم راسخ اور عقل ثاقب اور بصیرت کاملہ رکھتے تھے انہوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیقت کو جانا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (۴۰۸) پہلے انبیاء پر

إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا

ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی ف۴۰۹ اور ہم نے

إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَ

ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں اور

عِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ

عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو

زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا

زبور عطا فرمائی اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے ف۴۱۰

لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُّسُلًا

اور ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا ف۴۱۱ اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا ف۴۱۲ رسول

مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ

خوشخبری دیتے ف۴۱۳ اور ڈر سناتے ف۴۱۴ کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ

بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾ لَّٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ

رہے ف۴۱۵ اور اللہ غالب حکمت والا ہے لیکن اے محبوب اللہ اس کا

بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ

گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی

(۴۰۹) شانِ نزول: یہود و نصاریٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا کہ ان کے لئے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے سوا کثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو اس وجہ سے ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پیش نہ آیا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خلق کی ہدایت اور ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریق عبادت کی تعلیم ہے کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بوجہ اتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا آسانی سے دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمال حماقت ہے۔ (۴۱۰) قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں۔ (۴۱۱) اور اب تک ان کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی۔ (۴۱۲) تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادح نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادح نہیں ہو سکتا۔ (۴۱۳) ثواب کی ایمان والوں کو (۴۱۴) عذاب کا کفر کرنے والوں کو (۴۱۵) اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور ان کا حکم مانتے اور اللہ کے مطیع و فرماں بردار ہوتے اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفت الٰہی بیان شرع و زبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقل محض سے اس منزل تک پہنچنا میسر نہیں ہوتا۔

بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ گواہ کافی وہ جنہوں نے کفر کیا ف۳۱۶ اور اللہ کی راہ سے روکا ف۳۱۷ بیشک

قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ

وہ دور کی گمراہی میں پڑے بیشک جنہوں نے کفر کیا ف۳۱۸ اور حد سے بڑھے ف۳۱۹

اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ

اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ف۳۲۰ اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے مگر جہنم کا راستہ کہ اس میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے اے لوگو

النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا

تمہارے پاس یہ رسول ف۳۲۱ حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ

لَّكُمْ ۗ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَ

اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ف۳۲۲ تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

اللہ علم و حکمت والا ہے اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو ف۳۲۳

وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۗ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ

اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ ف۳۲۴ مسیح عیسیٰ

(۳۱۶) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر کے (۳۱۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال کر (یہ حال یہود کا ہے) (۳۱۸) اللہ کے ساتھ (۳۱۹) کتاب الٰہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کر کے (۳۲۰) جب تک وہ کفر پر قائم رہیں یا وہ کفر پر مریں (۳۲۱) سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۳۲۲) اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں اور اللہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے (۳۲۳) شان نزول یہ آیت نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہو گئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جداگانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا نسطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے مرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا بعض تین اقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ، بیٹا، روح القدس، باپ سے ذات، بیٹے سے عیسیٰ، روح القدس سے ان میں حلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے تو ان کے نزدیک الٰہ تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے "توحید فی التثلیث" اور "تثلیث فی التوحید" کے چکر میں گرفتار تھے بعض کہتے تھے کہ عیسیٰ ناسوتیت اور الوہیت کے جامع ہیں ماں کی طرف سے ان میں ناسوتیت آئی اور باپ کی طرف سے الوہیت آئی تعالی اللہ عما یقولون علواً کبیرا یہ فرقہ بندی نصارٰی میں ایک یہودی نے پیدا کی جس کا نام پولوس تھا اور اسی نے انہیں گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی اس آیت میں اہل کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں افراط و تفریط سے باز رہیں خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور ان کی تنقیص بھی نہ کریں (۳۲۴) اللہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول و اتحاد کے عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقاد حق پر رہو

مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ
مریم کا بیٹا ۳۲۵ اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ ۳۲۶ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا
روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ۳۲۷ اور تین نہ کہو ۳۲۸ باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک

اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
ہی خدا ہے ۳۲۹ پاکی اسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں

وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ
میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۳۳۰ اور اللہ کافی کارساز مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ

اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ
نفرت نہیں کرتا ۳۳۱ اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا
نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا ۳۳۲ تو وہ جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ
ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کی مزدوری انہیں بھرپور دے کر اپنے

يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا
فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے ۳۳۳ نفرت اور تکبر کیا تھا

(۳۲۵) ہے اور اس محترم کے لئے اس کے سوا کوئی باپ نہیں (۳۲۶) کہ کن فرمایا اور وہ بغیر باپ اور بغیر نطفہ کے محض امر الٰہی سے پیدا ہوگئے (۳۲۷) اور تصدیق کرو کہ اللہ واحد ہے بیٹے اور اولاد سے پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرو اور اس کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے رسولوں میں سے ہیں (۳۲۸) جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ وہ کفر محض ہے (۳۲۹) کوئی اس کا شریک نہیں (۳۳۰) اور وہ سب کا مالک ہے اور جو مالک ہو وہ باپ نہیں ہو سکتا (۳۳۱) شان نزول نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے حضور سے کہا کہ آپ حضرت عیسیٰ کو عیب لگاتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے لئے یہ عار کی بات نہیں۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی (۳۳۲) یعنی آخرت میں اس تکبر کی سزا دے گا (۳۳۳) عبادت الٰہی بجا لانے سے

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ

انہیں دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے

وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧٣﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن

نہ مددگار اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی

رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿١٧٤﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

(ف۳۳۴) اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا (ف۳۳۵) تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے

وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَ

اور اس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا (ف۳۳۶)

يَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ

اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو

يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ

کہ اللہ تمہیں کلالہ (ف۳۳۷) میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے (ف۳۳۸) اور اس کی

أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا

ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے (ف۳۳۹) اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد

وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن

نہ ہو (ف۳۴۰) پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر

(۳۳۴) دلیل واضح سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے جن کے صدق پر ان کے معجزے شاہد ہیں اور منکرین کی عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں (۳۳۵) یعنی قرآن پاک (۳۳۶) اور جنت و درجات عالیہ عطا فرمائے گا (۳۳۷) کلالہ اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد (۳۳۸) شان نزول: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لئے تشریف لائے حضرت جابر بے ہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آب وضو ان پر ڈالا انہیں افاقہ ہوا آنکھیں کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم) ابو داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ بزرگوں کا آب وضو تبرک ہے اور اس کو حصول شفا کے لئے استعمال کرنا سنت ہے مسئلہ مریضوں کی عیادت سنت ہے مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے ہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے (۳۳۹) اگر وہ بہن سگی یا باپ شریک ہو (۳۴۰) یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی رہا تو وہ بھائی اس کے کل مال کا وارث ہوگا

كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مدنیۃ ۱۱۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتہا ۱۲۰ رکوعاتہا ۱۶

سورۂ مائدہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا (۱) — اس میں ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ

اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو (۲) تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ

مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو (۳) لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو (۴)

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان (۵)

اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ

اور نہ ادب والے مہینے (۶) اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ (۷) جن کے گلے میں علامتیں آویزاں (۸)

الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا

اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کرکے آئیں (۹) اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب

(۱) سورۂ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سوائے آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کے، یہ آیت بروز عرفہ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اس کو پڑھا اس میں ایک سو بیس آیتیں اور بارہ رکوع اور دو ہزار آٹھ سو چار کلمے ہیں (۲) عقود کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں۔ ابن جریر نے کہا کہ اہل کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اے مومنین اہل کتاب میں نے کتب متقدمہ میں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لئے ہیں وہ پورے کرو۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مومنین کو ہے انہیں عقود کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لئے گئے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مومنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں (۳) جن کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی ہے ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لئے حلال کئے گئے (۴) مسئلہ: خشکی کا شکار حالت احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورۂ کے آخر میں آئے گا (۵) اس کے دین کے معالم۔ معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو (۶) ماہ رجب میں قتال زمانۂ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا (۷) وہ قربانیاں (۸) عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے درختوں کی چھالوں وغیرہ سے گلوبند بُن کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے تعرض نہ کریں (۹) حج و عمرہ کرنے کے لئے۔ شان نزول: شریح بن ہند ایک مشہور شقی تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلق خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی، کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے لیکن میں چند سرداروں سے مشورہ کر لوں تو شاید میں بھی اسلام لاؤں گا اور انہیں بھی لاؤں گا یہ کہہ کر وہ چلا گیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دے دی تھی کہ قبیلہ ربیعہ کا ایک شخص آنے والا ہے جو شیطانی زبان بولے گا اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لے کر آیا اور غادر و بد عہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا یہ اسلام لانے والا نہیں چنانچہ اس نے غدر کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قربانیاں لے کر بارادۂ حج نکلا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

(احرام سے) نکلو تو شکار کر سکتے ہو (ف۹) اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا،

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ

زیادتی کرنے پر نہ ابھارے (ف۱۰) اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو (ف۱۱) اور اللہ سے ڈرتے رہو

اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَ

بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے تم پر حرام ہے (ف۱۲) مردار اور

الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ

خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹنے سے مرے اور

وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّیَةُ وَ النَّطِیْحَةُ وَ مَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا

بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم

مَا ذَكَّیْتُمْ ۫ وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ

ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا

ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْیَوْمَ یَىٕسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ فَلَا

کام ہے آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی (ف۱۳) تو اُن

[illegible]

تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ

ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا فـ١٥ اور تم پر

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

اپنی نعمت پوری کردی فـ١٦ اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا فـ١٧ تو جو بھوک پیاس کی شدت میں

فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣

ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے فـ١٨ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں فـ١٩ اور جو شکاری جانور

مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ

تم نے سدھا لئے فـ٢٠ انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

تمہارے لئے رہنے دیں فـ٢١ اور اس پر اللہ کا نام لو فـ٢٢ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کو

الْحِسَابِ ۝٤ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

حساب کرتے دیر نہیں لگتی آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا فـ٢٣

الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ

تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں

(بقیہ صفحہ ۱۹۲) ذبح کیا گیا ہو جیسے کہ اہل جاہلیت نے خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ پتھر نصب کئے تھے جن کی وہ عبادت کرتے اور ان کے لئے ذبح کرتے تھے اور اس ذبح سے ان کی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے (۱۳) یعنی حصہ اور حکم معلوم کرنے کے لئے پانسہ ڈالنا زمانہ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام در پیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اس کے مطابق عمل کرتے اور اس کو حکم الٰہی جانتے۔ ان سب کی ممانعت فرمائی گئی (۱۴) یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعد عصر نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ کفار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہو گئے (۱۵) اور امور تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کردیئے اسی لئے اس آیت کے نزول کے بعد بیان حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دی ایک قول یہ ہے کہ دین کا اکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا شان نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے کہ وہ اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روز نزول کو عید مناتے فرمایا کون سی آیت اس نے یہی آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقام نزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہوا اس کی یادگار قائم کرنا اور اسی روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظم نعم الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے (۱۶) مکہ مکرمہ فتح فرما کر (۱۷) کہ اس کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں (۱۸) معنی یہ ہیں کہ اوپر حرام چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے لیکن جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ

فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ

اس میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ

اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو اور یاد کرو اللہ کا احسان

عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

اپنے اوپر (۳۳) اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا (۳۴) جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا (۳۵)

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کے

آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے (۳۶) اور تم کو کسی قوم کی

شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَ

عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور

اتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ایمان والے نیکوکاروں سے اللہ کا

بقیہ صفحہ ۱۹۴ ... پارسائی کا لحاظ مستحب ہے لیکن صحت نکاح کے لئے شرط نہیں (۲۵) اعلان کے (۲۶) ناجائز طریقہ سے مستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا مراد ہے (۲۷) کیونکہ ارتداد سے تمام عمل اکارت ہو جاتے ہیں (۲۸) اور تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو یہ چار ہیں جو آگے بیان کئے جاتے ہیں فائدہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہر نماز کے لئے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں فرائض و نوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لئے جدید وضو کرنا زیادہ برکت و ثواب کا موجب ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لئے جدید وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جب تک حدث واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا (۲۹) کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور کا یہی مذہب ہے (۳۰) چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیث مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے (۳۱) یہ وضو کا چوتھا فرض ہے حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ بقسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا (۳۲) مسئلہ جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفق و شہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتیٰ کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال حشفہ سے فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سب سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مسئلہ حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے حیض کا مسئلہ سورہ بقرہ میں گزر چکا اور نفاس کا موجب غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے تیمم کا بیان سورۂ نساء میں گزر چکا (۳۳) کہ تمہیں مسلمان کیا (۳۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے وقت شب عقبہ و بیعت رضوان میں (۳۵) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہر حال میں (۳۶) اس طرح کہ قرابت و عداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وعدہ ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں ۳۷ اے ایمان والو اللہ کا

اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ

احسان اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں

اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ

تو اس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے ۳۸ اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ

اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد

اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ

لیا ۳۹ اور ہم نے ان میں بارہ سردار قائم کئے ۴۰ اور اللہ نے فرمایا بیشک میں

مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ

۴۱ تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ

اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو ۴۲ بے شک میں تمہارے گناہ

ع ٢

(۳۷) یہ آیت نص قاطع ہے اس پر کہ خلود نار سوائے کفار کے اور کسی کے لئے نہیں (ع ب) (۳۸) شان نزول ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منزل میں قیام فرمایا اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی ایک اعرابی موقع پا کر آیا اور چھپ کر اس نے تلوار لی، تلوار کھینچ کر حضور سے کہنے لگا اے محمد تمہیں مجھ سے کون بچانے گا حضور نے فرمایا اللہ، یہ فرمانا تھا حضرت جبریل نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون بچانے گا کہنے لگا کہ کوئی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں (تفسیر ابو السعود) (۳۹) کہ اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے توریت کے احکام کا اتباع کریں گے (۴۰) ہر سبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے اور حکم پر چلیں گے (۴۱) مدد و نصرت سے (۴۲) یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو

سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ

اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں پھر

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ

اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا ف۴۳ تو ان کی کیسی بدعہدیوں

مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ

ف۴۴ پر ہم نے انہیں لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے اللہ کی باتوں کو ف۴۵ ان کے ٹھکانوں

مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى

سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ف۴۶ اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے

خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۗ اِنَّ

رہوگے ف۴۷ سوا تھوڑوں کے ف۴۸ تو انہیں معاف کرو اور ان سے درگزرو ف۴۹

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى

بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں

اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

ہم نے ان سے عہد لیا ف۵۰ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ف۵۱ تو ہم نے ان کے

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۗ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا ف۵۲ اور عنقریب اللہ انہیں بتا دے

(۴۳) واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ انہیں اور ان کی قوم کو ارض مقدسہ کا وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبار رہتے تھے تو فرعون کے ہلاک کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ کی طرف لے جائیں میں نے اس کو تمہارے لئے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں ان پر جہاد کرو میں تمہاری مدد فرماؤں گا اور اے موسیٰ تم اپنی قوم کے ہر ہر سبط میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک ان میں سے اپنی قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام سردار منتخب کر کے بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے جب اریحا کے قریب پہنچے تو ان نقیبوں کو دشمن کے احوال کے لئے بھیجا وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ اور نہایت قوی و توانا صاحب ہیبت و شوکت ہیں یہ ان سے ہیبت زدہ ہو کر واپس ہوئے اور آکر انہوں نے اپنی قوم سے سب حال بیان کیا باوجودیکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے (۴۴) کہ انہوں نے عہد الٰہی کو توڑا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا کتاب کے احکام کی مخالفت کی (۴۵) جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے اور جو توریت میں بیان کی گئی ہیں (۴۶) توریت میں کہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں اور ان پر ایمان لائیں (۴۷) کیونکہ دغا و خیانت و نقض عہد اور رسولوں کے ساتھ بدعہدی ان کی اور ان کے آباء کی قدیم عادت ہے (۴۸) جو ایمان لائے (۴۹) اور جو کچھ ان سے پہلے سرزد ہوا اس پر گرفت نہ کرو شان نزول بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ ان کی اس عہد شکنی سے درگزر کیجئے جب تک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں (۵۰) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا (۵۱) انجیل میں تو انہوں نے عہد شکنی کی (۵۲) قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتاب الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی فرائض ادا نہ کئے حدود کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈال دی۔

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا

انکا جو کچھ کرتے تھے ف۵۳ اے کتاب والو ف۵۴ بیشک تمہارے پاس ہمارے یہ

يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ

رسول ف۵۵ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ف۵۶ اور بہت

كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ

سی معاف فرماتے ہیں ف۵۷ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ف۵۸ اور روشن کتاب ف۵۹ اللہ اس سے

اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف

اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ

لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے بیشک

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ

کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے ف۶۰ تم فرمادو

فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ

پھر اللہ کا کوئی کیا کرسکتا ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کردے مسیح

ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

بن مریم اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ف۶۱ اور اللہ ہی کے لیے ہے

(۵۳) یعنی روز قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے (۵۴) یہود و نصاریٰ (۵۵) سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۵۶) جیسے کہ آیتِ رجم اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور حضور کا اس کو بیان فرمانا معجزہ ہے (۵۷) اور اس کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ اس پر مواخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو (۵۸) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی (۵۹) یعنی قرآن شریف (۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نجران کے نصاریٰ سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ و ملکانیہ کا یہی مذہب ہے کہ وہ حضرت مسیح کو اللہ بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کے قائل ہیں اور ان کا اعتقاد باطل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدن عیسیٰ میں حلول کیا معاذ اللہ تعالیٰ اللہ عما یقولون علوا کبیرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم کفر دیا اور اس کے بعد ان کے مذہب کا فساد بیان فرمایا (۶۱) اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کرسکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللہ بتانا کتنا صریح باطل ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى

سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ سب کچھ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا

کر سکتا ہے اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے

اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ

اور اس کے پیارے ہیں ف۶۲ تم فرما دو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ف۶۳ بلکہ تم آدمی

مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَلِلّٰهِ

ہو اس کی مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ يٰٓاَهْلَ

کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی اور اسی کی طرف پھرنا ہے اے کتاب

الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

والو بیشک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ

کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ف۶۵ کہ کبھی کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے

وَّنَذِيْرٌ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے

(۶۲) شانِ نزول: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہلِ کتاب آئے اور انہوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ اے محمد آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ان کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا (۶۳) یعنی اس بات کا تمہیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے جب ایسا نہیں تو تمہارے دعوے کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے (۶۴) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۶۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچ سو ستر برس کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کی منت کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزام حجت و قطع عذر بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ

سے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کیے

اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ

اور تمہیں بادشاہ کیا اور تمہیں وہ دیا جو آج سارے جہان میں کسی کو

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ

نہ دیا اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے

اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾

لیے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو کہ نقصان پر پلٹو گے

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے

حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں جائیں

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا

دو مرد کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے اللہ نے انہیں نوازا بولے کہ

عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ

زبردستی دروازے میں ان پر داخل ہو اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو تمہارا ہی غلبہ ہے اور اللہ ہی پر

[illegible]

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ

بیشک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا

اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ (۲۸) اِنِّیْۤ اُرِیْدُ

کہ تجھے قتل کروں ف۸۲ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو مالک ہے سارے جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں

اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِۚ وَ

کہ میرا ف۸۳ اور تیرا گناہ ف۸۴ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے تو تو دوزخی ہو جائے اور

ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ (۲۹) فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ

بے انصافوں کی یہی سزا ہے تو اس کے نفس نے اسے بھائی کے قتل کا چاؤ دلایا

فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (۳۰) فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ

تو اسے قتل کردیا تو رہ گیا نقصان میں ف۸۵ تو اللہ نے ایک کوا بھیجا

فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِؕ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤى

زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے ف۸۶ بولا ہائے

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ

خرابی میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا

اَخِیْۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ (۳۱) مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا

تو پچھتاتا رہ گیا ف۸۷ اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل

(بقیہ صفحہ ۲۰۱) فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہٰذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں کہنے لگا یہ تو آپ کی رائے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا آپ نے فرمایا تم دونوں قربانیاں لاؤ جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھا لیا کرتی تھی قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی اس پر قابیل کے دل میں بہت بغض و حسد پیدا ہوا (۸۰) جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا ہابیل نے کہا کیوں کہا اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اقلیما کا مستحق ٹھہرا اس میں میری ذلت ہے (۸۱) ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے اس میں میرا کیا دخل ہے (۸۲) اور میری طرف سے ابتدا ہو باوجودیکہ میں تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لئے ہے (۸۳) یعنی مجھ کو قتل کرنے کا (۸۴) جو اس سے پہلے تو نے کیا کہ والدین کی نافرمانی کی حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا (۸۵) اور متحیر ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا (۸۶) مروی ہے کہ دو کوے آپس میں لڑے ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کوے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا اس میں مرے ہوئے کوے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہئے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کردیا (جلالین و مدارک وغیرہ) (۸۷) اپنی نادانی و پریشانی پر اور یہ ندامت گناہ پر نہ تھی کہ توبہ میں شمار ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت کے ساتھ خاص ہو (مدارک)

عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ

پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا

فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ مَنْ اَحْیَاهَا

زمین میں فساد کیے ف۸۸ تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا ف۸۹ اور جس نے ایک

فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ

جان کو جِلا لیا ف۹۰ اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا اور بیشک ان کے ف۹۱ پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں

ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ (۳۲) اِنَّمَا

کے ساتھ آئے ف۹۲ پھر بیشک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ف۹۳ وہ کہ

جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ

اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ف۹۴ اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں

فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ

ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی

طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کردیے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے

الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (۳۳) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا

اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ کرلی

(۸۸) یعنی خون ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص میں مارا نہ بوجہ ارتداد شرک یا کفر یا قطع طریق وغیرہ کسی موجب قتل فساد کی وجہ سے مارا

(۸۹) کیونکہ اس نے حق اللہ کی رعایت اور حدود شریعت کا پاس نہ کیا (۹۰) اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ اسباب ہلاکت سے بچایا

(۹۱) یعنی بنی اسرائیل کے (۹۲) معجزات باہرات بھی لائے اور احکام و شرائع بھی (۹۳) کہ کفر و قتل وغیرہ کا ارتکاب کر کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں

(۹۴) اللہ تعالیٰ سے لڑنا یہی ہے کہ اس کے اولیاء سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اس آیت میں قطاع طریق یعنی رہزنوں کی سزا کا بیان ہے شان نزول ۶ھ میں عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آ کر اسلام لائے اور بیمار ہو گئے ان کے رنگ زرد ہو گئے پیٹ بڑھ گئے حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہو گئے مگر تندرست ہو کر وہ مرتد ہو گئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہو گئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طلب میں حضرت یسار کو بھیجا ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضور کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کیے گئے تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی)

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ (ف۹۵) تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان

رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

ع ۵ / ۸ / ۹

وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(ف۹۶) اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ بے شک وہ جو کافر ہوئے

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ

اگر ان کی ملک ہو جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کی برابر اور کہ اسے دے کر

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کیلئے دکھ کا عذاب

اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ

ہے (ف۹۷) دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اس سے نہ نکلیں

مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا

گے اور ان کو دوامی سزا ہے اور جو مرد یا عورت چور ہو (ف۹۸) تو ان کا ہاتھ

اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

کاٹو (ف۹۹) ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب

(ف۹۵) یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کر لینے سے وہ عذاب آخرت اور قطع طریق (رہزنی) کی حد سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حق العباد ہے یہ باقی رہے گا (احمدی) (ف۹۶) جس کی بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو (ف۹۷) یعنی کفار کے لئے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں (ف۹۸) اور اس کی چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (کمافی حدیث ابن مسعود) (ف۹۹) یعنی داہنا اس لئے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ایمانہما آیا ہے۔ مسئلہ: پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ کرے تو بایاں پاؤں اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔ مسئلہ: چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو تو ضمان واجب نہیں (تفسیر احمدی)

حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ

حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے

يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ

اس پر رجوع فرمائے گا فـ۱۰۰ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ

کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ

جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے فـ۱۰۱ اے رسول

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا

تمہیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں فـ۱۰۲ جو کچھ وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں

اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ

ہم ایمان لائے اور ان کے دل مسلمان نہیں فـ۱۰۳ اور کچھ یہودی

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ

جھوٹ خوب سنتے ہیں فـ۱۰۴ اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں فـ۱۰۵ جو تمہارے پاس حاضر نہ

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ

ہوئے اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے

(۱۰۰) اور عذابِ آخرت سے اس کو نجات دے گا (۱۰۱) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ اعتراض نہیں اس سے قدریہ و معتزلہ کا ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب فرمانا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں (۱۰۲) اللہ تعالیٰ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ کے خطاب عزت کے ساتھ مخاطب فرما کر تسکینِ خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب میں آپ کا ناصر و معین ہوں منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی ان کے اظہارِ کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و موالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں (۱۰۳) یہ ان کے نفاق کا بیان ہے (۱۰۴) اپنے سرداروں سے اور ان کے افتراؤں کو قبول کرتے ہیں (۱۰۵) ماشاء اللہ حضرت مترجم قدس سرہ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس مقام پر بعض مترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انہوں نے لام کو علت قرار دے کر آیت کے معنی یہ بیان کئے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظمِ قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں کرتی بلکہ یہاں لام مِنْ کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں یعنی یہودِ خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آ رہا ہے (تفسیر ابوالسعود و جمل)

هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

یہ حکم تمہیں ملے تو مانو اور یہ نہ ملے تو بچو ف۱۰۵ اور جسے اللہ گمراہ کرنا

فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ

چاہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ بنا نہ سکے گا وہ ہیں کہ اللہ نے ان کا

يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۚۖ وَّلَهُمْ فِى

دل پاک کرنا نہ چاہا انہیں دنیا میں رسوائی ہے اور انہیں

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ

آخرت میں بڑا عذاب بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ف

فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ

تو اگر تمہارے حضور حاضر ہوں ف تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو ف اور اگر تم ان سے

عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

منہ پھیر لو گے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو

بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ

بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے

وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ

حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے ف بایں ہمہ اسی سے منہ پھیرتے ہیں ف

(۱۰۶) شان نزول: یہود خیبر کے شرفاء میں سے ایک بیاہے مرد و بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ انہیں گوارا نہ تھا اس لئے انہوں نے چاہا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائیں چنانچہ ان دونوں مجرموں کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور حد کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا وہ لوگ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہم وطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سرداران یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عمرو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انہیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا حضور نے فرمایا کیا میرا فیصلہ مانو گے انہوں نے اقرار کیا آیت رجم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم فدک کا باشندہ ابن صوریا نامی ہے تم اس کو جانتے ہو کہنے لگے ہاں فرمایا وہ تم میں کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا عالم نہیں توریت کا یکتا ماہر ہے فرمایا اس کو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا تو ابن صوریا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے عرض کیا لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں حضور نے یہود سے فرمایا اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے سب نے اقرار کیا تب حضور نے ابن صوریا سے فرمایا میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا تمہارے لئے دریا میں راہیں بنائیں تمہیں نجات دی فرعونیوں کو غرق کیا تمہارے لئے ابر کو سایہ بان بنایا "من و سلویٰ" نازل فرمایا کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے کیا تمہاری کتاب میں بیاہے مرد و عورت کے لئے سنگسار کرنے کا حکم ہے ابن صوریا نے عرض کیا بے شک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے فرمایا جب چار عادل و معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے ابن صوریا نے عرض کیا بخدا بالکل ایسا ہی توریت میں ہے پھر حضور نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکم الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے اس طرز عمل سے شرفاء میں زنا کی بہت کثرت ہو گئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچازاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ

وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ

اور وہ ایمان لانے والے نہیں بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور

نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ

نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا

عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی ف۱۱۳ اور وہ اس

عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا

پر گواہ تھے تو ف۱۱۴ لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے

بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

بدلے ذلیل قیمت نہ لو ف۱۱۵ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے ف۱۱۶ وہی لوگ

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ

کافر ہیں اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا ف۱۱۷ کہ جان کے بدلے جان ف۱۱۸ اور

الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ

آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور

السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ

دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے ف۱۱۹ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرا دے تو وہ

بقیہ صفحہ ۲۰۶ = کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے گا اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لئے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے یہ سن کر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مستحق نہیں ابن صوریا نے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا اس کے بعد حضور کے حکم سے ان دونوں زناکاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) (۱۰۷) یہ یہود کے حکام کی شان میں ہے جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکام شرع کو بدل دیتے تھے مسئلہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے (۱۰۸) یعنی اہل کتاب (۱۰۹) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا کہ اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لائیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تخییر آیہ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ سے منسوخ ہو گئی امام محمد نے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ منافات نہیں کیونکہ یہ آیت مفید تخییر ہے اور آیت وَاَنِ احْكُمْ میں کیفیت حکم کا بیان ہے (خازن و مدارک وغیرہ) (۱۱۰) کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہے (۱۱۱) کہ بیاہے مرد و شوہر دار عورت کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے (۱۱۲) باوجودیکہ توریت پر ایمان لانے کے مدعی بھی ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ توریت میں رجم کا حکم ہے اس کو نہ ماننا اور آپ کی نبوت کے منکر ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت تعجب کی بات ہے (۱۱۳) کہ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اس کے درس میں مشغول رہیں تاکہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضائع نہ ہوں (خازن) مسئلہ توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو منسوخ نہ کئے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں (جمل و ابو سعود) (۱۱۴) اے یہودیو تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اس کے ظاہر کرنے میں (۱۱۵) یعنی احکام الٰہیہ کی تبدیلی ہر صورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور ان کی ناراضی کے اندیشہ سے یا مال و جاہ و رشوت کی

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۴۵)

اس کا گناہ اُتار دے گا ف۱۲۰ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں

وَ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ

اور ہم ان نبیوں کے پیچھے ان کے نشانِ قدم پر عیسیٰ بن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی

یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَ اٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ

جو اس سے پہلے تھی ف۱۲۱ اور ہم نے اُسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور

مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً

تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلی تھی اور ہدایت ف۱۲۲ اور نصیحت

لِّلْمُتَّقِیْنَ ؕ(۴۶) وَ لْیَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ ؕ وَ

پرہیزگاروں کو اور چاہیے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے اس میں اتارا

مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (۴۷) وَ اَنْزَلْنَاۤ

ف۱۲۳ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں اور اے محبوب

اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ف۱۲۴ اور ان پر

وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ

محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے ف۱۲۵ اور اے سننے والے

بقیہ صفحہ ۲۰۷ (۱۶) اس کا منکر ہو کر (تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما) (۱۷) اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر یہ احکام لازم رہیں گے کیونکہ شرائع سابقہ کے جو احکام خدا و رسول کے بیان سے ہم تک پہنچے اور منسوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا (۱۸) یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اس کی جان مقتول کے بدلے میں لی جائے گی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلم ہو یا ذمی۔ شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مدارک) (۱۹) یعنی مماثلت و مساوات کی رعایت ضروری ہے (۱۲۰) یعنی جو قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبال معصیت سے بچنے کے لئے بخوشی اپنے اوپر حکم شرعی جاری کرائے تو قصاص اس کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا (جلالین و جمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جو صاحب حق قصاص کو معاف کر دے تو یہ معافی اس کے لئے کفارہ ہے (مدارک) تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قصاص جب ہی واجب ہوں گے جب کہ صاحب حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کر دے تو قصاص ساقط (۱۲۱) احکام توریت کے بیان کے بعد احکام انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام توریت کے مصدق تھے کہ وہ منزل من اللہ ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے (۱۲۲) اس آیت میں انجیل کے لئے لفظ ھُدًی دو جگہ ارشاد ہوا پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لئے رہنمائی مراد ہے دوسری جگہ ھُدًی سے سید انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے (۱۲۳) یعنی سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم (۱۲۴) جو اس سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں (۱۲۵) یعنی جب اہل کتاب اپنے مقدمات آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں

أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَ
ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور

مِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ
راستہ رکھا (۱۲۶) اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا

فِي مَا آتَاكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا
اس میں تمہیں آزمائے (۱۲۷) تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٤٨﴾ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا
بتا دے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے

أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ
اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے

عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا
لغزش نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ منہ پھیریں (۱۲۸) تو جان لو کہ

يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ
اللہ ان کے بعض گناہوں کی (۱۲۹) سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے (۱۳۰) اور بے شک بہت آدمی

النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ
بے حکم ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں (۱۳۱) اور اللہ سے بہتر کس کا

(۱۲۶) یعنی فروعِ اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصلِ دین سب کا ایک۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے یہی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے۔ (۱۲۷) اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے کیا تم ان پر اس یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ ان کا اختلاف مشیتِ الٰہیہ کے اقتضاء سے حکمتِ بالغہ اور دنیوی و اخروی مصالحِ نافعہ پر مبنی ہے یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہو (تفسیر ابو السعود) (۱۲۸) اللہ کے نازل فرمائے ہوئے حکم سے (۱۲۹) جن میں یہ اعراض بھی ہے (۱۳۰) دنیا میں قتل و گرفتاری و جلاوطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔ (۱۳۱) جو سراسر گمراہی اور ظلم اور مخالفِ احکامِ الٰہی ہوتا تھا۔ شانِ نزول: بنی نضیر اور بنی قریظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قریظہ نے کہا کہ بنی نضیر ہمارے بھائی ہیں ہم وہ ایک جد کی اولاد ہیں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خون بہا میں ہم ستر وسق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی ان کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خون بہا میں ایک سو چالیس وسق لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرما دیں۔ حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قریظی اور نضیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی اور ظلم کا حکم چاہتے ہیں

مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
کا حکم یقین والوں کے لیے اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو

الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
دوست نہ بناؤ ف۱۳۲ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۱۳۳ اور تم میں جو کوئی ان سے

مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۱
دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے ف۱۳۴ بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا ف۱۳۵

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ
اب تم انہیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے ف۱۳۶ کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑتے ہیں کہتے ہیں ہم ڈرتے

نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ
ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ف۱۳۷ تو نزدیک ہے کہ اللہ فتح لائے ف۱۳۸ یا اپنی طرف

اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝۵۲
سے کوئی حکم ف۱۳۹ پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ف۱۴۰ پچھتاتے رہ جائیں

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اور ف۱۴۱ ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنہوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی اپنے حلف میں پوری

اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝۵۳
کوشش سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا تو رہ گئے نقصان میں ف۱۴۲

(۱۳۲) مسئلہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو شان نزول یہ آیت حضرت عبادہ بن صامت صحابی اور عبداللہ بن ابی بن سلول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت، قوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ و رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) (۱۳۳) اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ (مدارک) (۱۳۴) اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے (مدارک و خازن) (۱۳۵) جو کافروں سے دوستی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا نصرانی سے کیا واسطہ تم نے یہ آیت نہیں سنی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ الآیۃ انہوں نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اللہ نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو اللہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو حضرت ابو موسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومت بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے مجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا اس پر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا نصرانی مر گیا والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مر گیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو یہ آخری بات ہے (خازن) (۱۳۶) یعنی نفاق (۱۳۷) جیسا کہ عبداللہ بن ابی منافق نے کہا (۱۳۸) اور اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مظفر و منصور کرے اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو ان کے دشمن یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بکرم الٰہی تعالیٰ مکہ مکرمہ اور یہود کے بلاد فتح ہوئے (خازن وغیرہ) (۱۳۹) جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي

اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ف۱۴۳ تو عنقریب اللہ ایسے

اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ

لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ

اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے ف۱۴۴ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا

عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

علم والا ہے تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ف۱۴۵

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ

کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ف۱۴۶ اور جو اللہ

يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ

اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

غالب ہے اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی

بقیہ صفحہ ۲۱۰ سے پردہ اٹھا دیا اور ان کا تمام راز فاش کر کے انہیں رسوا کرنا (خازن و جلالین) (۱۴۰) یعنی اہل نفاق پر
منافقین کا یہ خیال کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔ (۱۴۱) منافقین کا پردہ کھلنے پر (۱۴۲) کہ دنیا میں ذلیل و رسوا
ہوئے اور آخرت میں عذاب الٰہی کے سزاوار (۱۴۳) کفار کے ساتھ دوستی و موالات سبب ارتداد کی مقتضی ہے اس کی ممانعت کے بعد مرتدین کا
ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے (۱۴۴) یہ صفت جن کی ہے وہ کون
ہیں اس میں کئی قول ہیں حضرت علی مرتضیٰ و حسن و قتادہ نے فرمایا یہ وہ لوگ حضرت ابو بکر صدیق اور ان کے اصحاب ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد مرتد ہونے والوں اور زکوٰۃ کے منکر ہونے والوں پر جہاد کیا عیاض بن غنم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی نسبت فرمایا کہ یہ اس کی قوم ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہل یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے۔
سدی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا
ان صفات کے ساتھ متصف ہونا صحیح ہے (۱۴۵) جن کے ساتھ موالات حرام ہے ان کا ذکر فرمانے کے بعد ان کا بیان فرمایا جن کے ساتھ موالات واجب
ہے شان نزول حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری قوم قریظہ و نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ مجالست (ہم نشینی) نہ کریں
گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو عبداللہ بن سلام نے کہا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اس کے رسول کے نبی ہونے پر مومنین کے دوست ہونے پر اور
حکم آیت کا تمام مومنین کے لئے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب ہیں (۱۴۶) جملہ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ
پہلے جملوں پر معطوف ہو دوسری یہ کہ حال واقع ہو پہلی وجہ ظاہر و اقویٰ ہے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے (جمل عن
السمین) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ يُقِيْمُوْنَ و يُؤْتُوْنَ دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ
خشوع و تواضع سے نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں (تفسیر ابو السعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف يُؤْتُوْنَ کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ

دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۵۷ وَاِذَا نَادَيْتُمْ

اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

يَعْقِلُوْنَ ۝۵۸ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ

فٰسِقُوْنَ ۝۵۹ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ

اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ

وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ

کھیل بنا لیا ہے ف۱۴۷ وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر ف۱۴۸ ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو ف۱۴۹ اور جب تم نماز کے لیے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں ف۱۵۰ یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں ف۱۵۱ تم فرماؤ اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا ف۱۵۲ اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم ہیں تم فرماؤ کیا میں بتا دوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں ف۱۵۳ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کر دیئے بندر اور سور ف۱۵۴ اور شیطان کے پجاری ان کا ٹھکانا زیادہ برا ہے ف۱۵۵ اور یہ سیدھی راہ

ہوئے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہو کر زکوٰۃ دیتے ہیں (حسن) بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقہ دی تھی وہ انگشتری انگشتِ مبارک میں ڈھیلی تھی بے عملِ کثیر کے نکل گئی لیکن امام فخرالدین رازی نے تفسیرِ کبیر میں اس کا شد و مد سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کئے ہیں (۱۴۷) شانِ نزول رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث دونوں اظہارِ اسلام کے بعد منافق ہو گئے بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے (۱۴۸) یعنی بت پرست مشرک جو اہلِ کتاب سے بھی بدتر ہیں (خازن) (۱۴۹) کیونکہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں (۱۵۰) شانِ نزول کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن نماز کے لئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تمسخر کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی سدی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، اشہد ان محمدًا رسول اللہ کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا جل جائے جھوٹا ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا (۱۵۱) جو ایسے شنیع اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نصِ قرآنی سے بھی ثابت ہے (۱۵۲) شانِ نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اس سوال سے ان کا مطلب یہ تھا کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت عیسیٰ و موسیٰ کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں ہم نبیوں میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے جو عیسیٰ کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۵۳) یعنی حق والوں کو تو تم محض اپنے عناد و عداوت ہی سے برا جانتے ہو اور تم پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور غضب فرمایا اور وہ [illegible] ہوا تو تم خود دل میں سوچو (۱۵۴) صورتیں مسخ کر کے (۱۵۵) اور وہ [illegible]

سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ

سے زیادہ بہکے اور جب تمہارے پاس آئیں ف۱۵۶ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت

وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى

بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں اور ان ف۱۵۷

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ

میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے

السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ

ہیں ف۱۵۸ بے شک بہت ہی برے کام کرتے ہیں انہیں کیوں نہیں منع کرتے ان کے پادری

وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے بے شک بہت ہی برے

يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ

کام کر رہے ہیں ف۱۵۹ اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ف۱۶۰ ان کے ہاتھ

وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ

باندھے جائیں ف۱۶۱ اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں ف۱۶۲ عطا فرماتا ہے جیسے

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا

چاہے ف۱۶۳ اور اے محبوب یہ ف۱۶۴ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر

(۱۵۶) شان نزول یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپا رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر دی (۱۵۷) [illegible] (۱۵۸) [illegible] (۱۵۹) [illegible] (۱۶۰) [illegible] (۱۶۱) [illegible] (۱۶۲) [illegible] (۱۶۳) [illegible] قرآن شریف

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ

ہیں نازل ہوگی ف۱۶۵ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بیر ڈال دیا ف۱۶۶ جب کبھی

اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے ف۱۶۷ اور زمین میں فساد کے لئے دوڑتے پھرتے

فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ

ہیں اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا اور اگر کتاب والے ایمان لاتے

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَـكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾

اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ اتار دیتے اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لے جاتے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل ف۱۶۸ اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے

رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ

اترا ف۱۶۹ تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ف۱۷۰ ان میں کوئی گروہ اگر

مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ

اعتدال پر ہے ف۱۷۱ اور ان میں اکثر بہت ہی برے کام کر رہے ہیں ف۱۷۲ اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں

ع ۹

بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ

تمہارے رب کی طرف سے ف۱۷۳ اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا

(۱۶۵) یعنی جتنا قرآن پاک اترتا جائے گا اتنا حسد و عناد بڑھتا جائے گا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے (۱۶۶) وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور ان کے دل کبھی نہ ملیں گے (۱۶۷) اور ان [illegible] ہوتے ہیں (۱۶۸) اس طرح کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت و انجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے (۱۶۹) یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے (۱۷۰) یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچتا فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے (۱۷۱) حد سے تجاوز نہیں کرتا یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (۱۷۲) جو کفر پر جمے ہوئے ہیں (۱۷۳) اور کچھ اندیشہ نہ کرو

رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے ف۱۷۴ بے شک اللہ کافروں کو راہ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا

نہیں دیتا تم فرمادو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو ف۱۷۵ جب تک نہ قائم کرو

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا

توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۱۷۶ اور بیشک اے محبوب

مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ

وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی ف۱۷۷ تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَ

بے شک وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ف۱۷۸ اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور

النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ

نصرانی ان میں جو کوئی سچے دل سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ان پر نہ کچھ اندیشہ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ

ہے اور نہ کچھ غم بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۱۷۹ اور

اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ

ان کی طرف رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کی خواہش نہ تھی

(۱۷۴) یعنی کفار سے جو آپ کے قتل کا ارادہ [illegible] حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] (۱۷۵) [illegible] (۱۷۶) [illegible]
[illegible] تمام کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت [illegible]
[illegible] (۱۷۷) [illegible]
[illegible] (۱۷۸) [illegible]
کریں

إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ

کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے اور اللہ بخشنے والا مہربان مسیح بن مریم نہیں

مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ

مگر ایک رسول ف۱۹۰ اس سے پہلے بہت رسول ہو گزرے ف۱۹۱ اور اس کی ماں صدیقہ ہے ف۱۹۲

كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ

دونوں کھانا کھاتے تھے ف۱۹۳ دیکھو تو ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لیے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ

أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ

کیسے اوندھے جاتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ

ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا

نفع کا ف۱۹۴ اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے تم فرماؤ اے کتاب والو اپنے

تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا

دین میں ناحق زیادتی نہ کرو ف۱۹۵ اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو ف۱۹۶ جو پہلے گمراہ

مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ

ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے لعنت کیے

الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ

گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم

(۱۹۰) ان کو اللہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے (۱۹۱) وہ بھی معجزات رکھتے تھے یہ معجزات ان کے صدق نبوت کی دلیل تھے اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی رسول ہیں ان کے معجزات بھی دلیل نبوت ہیں انہیں رسول ہی ماننا چاہئے جیسے اور انبیاء علیہم السلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو (۱۹۲) جو اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں (۱۹۳) اس میں نصاریٰ کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو غذا کھائے جسم رکھے اس جسم میں تحلیل واقع ہو غذا اس کا بدل بنے وہ کیسے الٰہ ہو سکتا ہے (۱۹۴) یہ ابطال شرک کی ایک اور دلیل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ (مستحق عبادت) وہی ہو سکتا ہے جو نفع و ضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو ان کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے (تفسیر ابو السعود) (۱۹۵) یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ہی نہیں مانتے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انہیں معبود ٹھہراتے ہیں (۱۹۶) یعنی اپنے بددین باپ دادا وغیرہ کی

مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ

کی زبان پر ف۱۹۷ یہ ف۱۹۸ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو

مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ

نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے ف۱۹۹ ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

دوستی کرتے ہیں کیا ہی بری چیز اپنے لیے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور

وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ وَ

وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ف۲۰۰ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۲۰۱ اللہ اور ان نبی پر اور

مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾

اس پر جو ان کی طرف اترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے ف۲۰۲ مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں

اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا

کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم

نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

نصاریٰ ہیں ف۲۰۳ یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے ف۲۰۴

(۱۹۷) باشندگانِ ایلہ نے جب حد سے تجاوز کیا اور سنیچر کے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تھا اس کی مخالفت کی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے ان پر لعنت کی اور ان کے حق میں بددعا فرمائی تو وہ بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیے گئے اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی تو وہ خنزیر اور بندر ہو گئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی (جمل وغیرہ) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہود اپنے آباء پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے ہم نبیوں کی اولاد ہیں اس آیت میں انہیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم السلام نے ان پر لعنت کی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے ان پر لعنت کی ۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنے والوں پر (۱۹۸) لعنت (۱۹۹) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکر یعنی بری بات سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اول تو انہیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے ان کے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت اتاری (۲۰۰) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے (۲۰۱) صدق و اخلاص کے ساتھ بغیر نفاق کے (۲۰۲) اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی و موالات علامت نفاق ہے (۲۰۳) اس آیت میں ان کی مدح ہے جو زمانہ اقدس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے شان نزول ابتدائے اسلام میں جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے نام یہ ہیں حضرت عثمان غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زبیر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت ابو حذیفہ اور ان کی زوجہ حضرت سہلہ بنت سہیل حضرت مصعب بن عمیر حضرت ابو سلمہ اور ان کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت امیہ حضرت عثمان بن مظعون حضرت عامر بن ربیعہ

الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ

اللہ کو ناپسند ہیں۔ اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے

الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي

جس پر تمہیں ایمان ہے۔ اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی

أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ

کی قسموں پر ۲۱۳ ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا ۲۱۴ تو ایسی قسم کا بدلہ

إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ

دس مسکینوں کو کھانا دینا ۲۱۵ اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے ۲۱۶ یا

كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

انہیں کپڑے دینا ۲۱۷ یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے ۲۱۸

ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَٰلِكَ

یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ ۲۱۹ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو ۲۲۰ اسی طرح

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ اے ایمان والو

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ

شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام

بقیہ صفحہ ۲۱۹ — صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے حضور نے سورۂ یٰسین پڑھ کر سنائی (۲۰۷) سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہم نے ان کے برحق ہونے کی شہادت دی (۲۰۸) اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہو کر جو روزِ قیامت تمام امتوں کے گواہ ہوں گے (یہ انہیں انجیل سے معلوم ہو چکا تھا) (۲۰۹) جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس ہوا تو یہود نے انہیں اس پر ملامت کی اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں ایمان نہ لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابلِ ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا کیونکہ یہ سبب ہے فلاحِ دارین کا (۲۱۰) جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں (۲۱۱) شانِ نزول صحابہ کرام کی ایک جماعت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن کر ایک روز حضرت عثمان بن مظعون کے یہاں جمع ہوئی اور انہوں نے باہم ترکِ دنیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ٹاٹ پہنیں گے ہمیشہ دن میں روزہ رکھیں گے شب عبادتِ الٰہی میں بیدار رہ کر گزارا کریں گے بستر پر نہ لیٹیں گے گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے عورتوں سے جدا رہیں گے خوشبو نہ لگائیں گے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس ارادہ سے روک دیا گیا (۲۱۲) یعنی جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے اس طرح حلال چیزوں کو ترک نہ کرو اور نہ مبالغہ سے کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا (۲۱۳) غلط فہمی کی قسم یعنی یمینِ لغو یہ ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفارہ نہیں (۲۱۴) یعنی یمینِ منعقدہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کر کے کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے (۲۱۵) دونوں وقت کا خواہ انہیں کھلاوے یا دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو صدقۂ فطر کی طرح دے دے۔ مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دے دے یا کھلا دیا کرے (۲۱۶) یعنی نہ بہت اعلیٰ درجہ کا نہ بالکل ادنیٰ بلکہ متوسط (۲۱۷) اوسط درجہ کے جن سے اکثر بدن ڈھک سکے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتا یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔ مسئلہ کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑے خواہ غلام آزاد کرے ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا (۲۱۸) مسئلہ روزہ سے کفارہ جب ہی ادا ہو سکتا ہے جب کہ کھانا کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔ مسئلہ یہ بھی ضروری ہے کہ روزے متواتر رکھے جائیں (۲۱۹) اور قسم کھا کر توڑ دو یعنی اس کو پورا نہ کرو۔ مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں (۲۲۰) یعنی انہیں پورا کرو اگر اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے

الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ

تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ

یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ

تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَطِیْعُوا

کی یاد اور نماز سے روکے ۲۲۱ تو کیا تم باز آئے اور حکم مانو

اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْاۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ ۲۲۲ تو جان لو کہ

عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۹۲﴾ لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے ۲۲۳ جو ایمان لائے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں ۲۲۴ جو کچھ انہوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْاؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۳﴾

پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے ۲۲۵

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُهٗۤ

اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جس تک

(۲۲۱) اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خواری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکرِ الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے (۲۲۲) اطاعتِ خدا اور رسول سے (۲۲۳) یہ وعید و تہدید ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمِ الٰہی صاف صاف پہنچا دیا تو ان کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحقِ عذاب ہے (۲۲۴) شانِ نزول یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو شراب حرام کئے جانے سے قبل وفات پا چکے تھے حرمتِ شراب کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام کو ان کی فکر ہوئی کہ ان سے اس کا مواخذہ ہو گا یا نہ ہو گا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جن نیک ایمانداروں نے کچھ کھایا پیا وہ گنہگار نہیں (۲۲۵) آیت میں لفظ اِتَّقَوْا جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے پہلے سے شرک سے ڈرنا اور پرہیز کرنا دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ پہلے سے ترکِ شرک دوسرے سے ترکِ معاصی و محرمات تیسرے سے ترکِ شبہات مراد ہے بعض کا قول ہے کہ پہلے سے تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اس پر قائم رہنا اور تیسرے سے زمانۂ نزولِ وحی میں یا اس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں ان کو چھوڑ دینا مراد ہے (مدارک و خازن و جمل وغیرہ)

اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ
سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام

قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْیَ وَ الْقَلَآىِٕدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا
کا باعث کیا ف۲۳۶ اور حرمت والے مہینہ ف۲۳۷ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں والے جانوروں کو ف۲۳۸ یہ اس لیے کہ تم یقین کرو

اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور یہ کہ اللہ سب

شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ
کچھ جانتا ہے جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۳۹ اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا
بخشنے والا مہربان رسول پر نہیں مگر حکم پہونچانا ف۲۴۰ اور اللہ جانتا ہے جو

تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ
تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ف۲۴۱ تم فرمادو کہ گندہ اور ستھرا برابر نہیں ف۲۴۲

وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو کہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــٴَـلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ
فلاح پاؤ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی

(۲۳۶) کہ وہاں دینی و دنیوی امور کا قیام ہوتا ہے خائف وہاں پناہ لیتا ہے ضعیفوں کو وہاں امن ملتی ہے تاجر وہاں نفع پاتے ہیں حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں (۲۳۷) یعنی ذی الحجہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے (۲۳۸) کہ ان میں ثواب زیادہ ہے ان سب کو تمہارے مصالح کے قیام کا سبب بنایا (۲۳۹) تو حرم و احرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت شدید العقاب ذکر فرمائی تاکہ خوف و رجا سے تکمیل ایمان ہو اس کے بعد صفت غفور و رحیم بیان فرما کر اپنی وسعت رحمت کا اظہار فرمایا (۲۴۰) تو جب رسول حکم پہنچا کر فارغ ہو گئے تو تم پر طاعت لازم اور حجت قائم ہو گئی اور جائے عذر باقی نہ رہی (۲۴۱) اس کو تمہارے ظاہر و باطن نفاق و اخلاص سب کا علم ہے (۲۴۲) یعنی حلال و حرام۔ نیک و بد مسلم و کافر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہو سکتا۔

لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَإِن تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ

جائیں تو تمہیں بری لگیں ف۲۲۳ اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی

عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّن قَبْلِكُمْ

اللہ انہیں معاف کر چکا ہے ف۲۲۴ اور اللہ بخشنے والا علم والا ہے تم سے اگلی ایک قوم نے انہیں پوچھا ف۲۲۵

ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِن بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ

پھر ان سے منکر ہو بیٹھے اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار

وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ

اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ف۲۲۶ ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے

الْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٣﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا

ہیں ف۲۲۷ اور ان میں اکثر نرے بے عقل ہیں ف۲۲۸ اور جب ان سے کہا جائے آؤ اس طرف جو

أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ

اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف ف۲۲۹ کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا

أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں نہ راہ پر ہوں ف۲۳۰ اے ایمان

آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ

والو تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو ف۲۳۱ تم سب کی

(۲۲۳) شانِ نزول: بعض لوگ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے یہ خاطر مبارک پر گراں ہوتا تھا ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے فرمایا جہنم دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتا دیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ حذافہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں (تفسیر احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر اقرار ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی اس پر عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتا دیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے کوئی کہتا میرا باپ کون ہے کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے وہ کہاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا اس پر ایک شخص نے کہا کیا ہر سال فرض ہے حضرت نے سکوت فرمایا سائل نے سوال کی تکرار کی تو ارشاد فرمایا کہ جو میں بیان نہ کروں اس کے درپے نہ ہو اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مفوض ہیں جو فرض فرما دیں وہ فرض ہو جائے نہ فرمائیں نہ ہو (۲۲۴) مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس امر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا حرام وہ ہے جس کو اس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے تو کلفت میں نہ پڑو (خازن) (۲۲۵) اپنے انبیاء سے اور بے ضرورت سوال کئے حضرات انبیاء نے احکام بیان فرما دیئے تو بجا نہ لا سکے (۲۲۶) زمانہ جاہلیت میں کفار کا یہ دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ مرتبہ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اس کے نر ہوتا اس کا کان چیر دیتے پھر نہ اس پر سواری کرتے نہ اس کو ذبح کرتے نہ پانی اور چارے پر سے ہنکاتے

مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

رجوع اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے اے ایمان والو ۲۵۱

شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ

تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے ۲۵۲ وصیت کرتے وقت تم میں

ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي

کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر

الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو ۲۵۳

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى

وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ۲۵۵ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے ۲۵۶ اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو

وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا

اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے

اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ

سزاوار ہوئے ۲۵۷ تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان

عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

کو نقصان پہنچایا ۲۵۸ جو میت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے

بقیہ صفحہ ۲۲۴ = اس کو بحیرہ کہتے اور جب سفر پیش ہوتا یا کوئی بیمار ہوتا تو یہ نذر کرتے کہ اگر میں سفر سے بخیریت واپس آؤں یا تندرست ہو جاؤں تو میری اونٹنی سائبہ (بجار) ہے اور اس سے بھی نفع اٹھانا بحیرہ کی طرح حرام جانتے اور اس کو آزاد چھوڑ دیتے اور بکری جب سات مرتبہ بچے جن چکتی تو اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے اور ایسے ہی اگر نر مادہ دونوں ہوتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی اس کو وصیلہ کہتے اور جب نر اونٹ سے دس گیابھ حاصل ہو جاتے تو اس کو چھوڑ دیتے نہ اس پر سواری کرتے نہ اس سے کام لیتے نہ اس کو چارے پانی پر سے روکتے اس کو حامی کہتے (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بحیرہ وہ ہے جس کا دودھ بتوں کے لئے روکتے تھے کوئی اس جانور کا دودھ نہ دوہتا اور سائبہ وہ جس کو اپنے بتوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے کوئی ان سے کام نہ لیتا یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک چلی آرہی تھیں اس آیت میں ان کو باطل کیا گیا (۲۴۷) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا اس کی طرف اس کی نسبت غلط ہے (۲۴۸) جو اپنے سرداروں کے کہنے سے ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اتنا شعور نہیں رکھتے کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ کی اس کو کوئی حرام نہیں کر سکتا (۲۴۹) یعنی حکم خدا اور رسول کا اتباع کرو اور سمجھ لو کہ یہ چیزیں حرام نہیں (۲۵۰) یعنی باپ دادا کا اتباع جب درست ہوتا کہ وہ علم رکھتے اور سیدھی راہ پر ہوتے (۲۵۱) مسلمان کفار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کفار عناد میں مبتلا ہو کر دولت اسلام سے محروم رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی فرما دی کہ اس میں تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فرض ادا کر کے تم بری الذمہ ہو چکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اس آیت میں امر بالمعروف، نہی عن المنکر کے وجوب کی بہت تاکید ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے نیکیوں کی رغبت دلائے بدیوں سے روکے (خازن) (۲۵۲) شان نزول مہاجرین میں سے بدیل، جو حضرت عمرو بن عاص کے موالی میں سے تھے بقصد تجارت ملک شام کی طرف دو نصرانیوں کے ساتھ روانہ ہوئے ان میں سے ایک کا نام تمیم بن اوس داری تھا اور دوسرے کا عدی بن بداء شام پہنچتے ہی بدیل بیمار ہو گئے اور انہوں نے اپنے تمام سامان کی ایک فہرست لکھ کر سامان میں ڈال دی اور ہمراہیوں کو اس کی اطلاع نہ دی جب مرض کی شدت ہوئی تو بدیل نے تمیم و عدی دونوں کو وصیت کی کہ ان کا تمام سرمایہ مدینہ شریف پہنچ کر ان کے اہل کو دے دیں اور بدیل کی وفات ہو گئی ان دونوں نے ان کی موت کے بعد ان کا سامان دیکھا اس میں ایک چاندی کا

وَمَا اعْتَدَيْنَا ۖ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٧﴾ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا

اور ہم حد سے نہ بڑھے ف۲۵۹ ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی

بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ

چاہیے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کر دی جائیں ان کی قسموں کے بعد ف۲۶۰

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٠٨﴾ يَوْمَ

اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا جس دن

يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ إِنَّكَ

اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو ف۲۶۱ پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا ف۲۶۲ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو

أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١٠٩﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ

ہی ہے سب غیبوں کا جاننے والا ف۲۶۳ جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر

نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ

میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر ف۲۶۴ جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی ف۲۶۵

تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں ف۲۶۶ اور پکی عمر ہو کر ف۲۶۷ اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت ف۲۶۸

وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي

اور توریت اور انجیل اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا

ع ۱۴ ۳

وقف لازم

بقیہ صفحہ ۲۲۵ — جام تھا جس پر سونے کا کام بنا تھا اس میں تین سو مثقال چاندی تھی بدیل یہ جام بادشاہ کو نذر کرنے کے قصد سے لائے تھے ان کی وفات کے بعد ان کے دونوں ساتھیوں نے اس جام کو غائب کر دیا اور اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب یہ لوگ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہوں نے بدیل کا سامان ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا سامان کھولنے پر فہرست ان کے ہاتھ آگئی جس میں تمام متاع کی تفصیل تھی سامان کو اس کے مطابق کیا جام نہ پایا اب وہ تمیم اور عدی کے پاس پہنچے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا بدیل نے کچھ سامان بیچا بھی تھا انہوں نے کہا نہیں کہا کوئی تجارتی معاملہ کیا تھا انہوں نے کہا نہیں پھر دریافت کیا بدیل بہت عرصہ بیمار رہے اور انہوں نے اپنے علاج میں کچھ خرچ کیا انہوں نے کہا نہیں وہ تو شہر پہنچتے ہی بیمار ہوگئے اور جلد ہی ان کا انتقال ہوگیا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ان کے سامان میں ایک فہرست ملی ہے اس میں چاندی کا ایک جام سونے سے منقش کیا ہوا جس میں تین سو مثقال چاندی ہے یہ بھی لکھا ہے تمیم و عدی نے کہا ہمیں نہیں معلوم ہمیں تو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق سامان ہم نے تمہیں دے دیا جام کی ہمیں خبر بھی نہیں یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا تمیم و عدی وہاں بھی انکار پر مصر رہے اور قسم کھالی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر وہ جام مکہ مکرمہ میں پکڑا گیا جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا کہ میں نے یہ جام تمیم و عدی سے خریدا ہے مالک جام کے اولیاء میں سے دو شخصوں نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ احق ہے یہ جام ہمارے مورث کا ہے اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی (ترمذی) (۲۵۳) یعنی موت کا وقت قریب آئے اور زندگی کی امید نہ رہے موت کے آثار و علامات ظاہر ہوں (۲۵۴) اس نماز سے نماز عصر مراد ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اجتماع کا وقت ہوتا ہے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نماز ظہر یا عصر کیونکہ اہل حجاز مقدمات اسی وقت کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر عدی و تمیم کو بلایا ان دونوں کو منبر شریف کے پاس قسمیں دیں ان دونوں نے قسمیں کھائیں اس کے بعد مکہ مکرمہ میں وہ جام پکڑا گیا تو جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا میں نے تمیم و عدی سے خریدا ہے (مدارک) (۲۵۵) ان کی امانت و دیانت میں اور وہ یہ کہیں کہ (۲۵۶) یعنی جھوٹی قسم نہ کھائیں گے اور کسی کی خاطر ایسا نہ کریں گے (۲۵۷) خیانت کے یا جھوٹ وغیرہ کے (۲۵۸) اور وہ میت کے اہل و اقرب ہیں (۲۵۹) چنانچہ بدیل کے واقعہ میں جب ان کے دونوں ہمراہیوں کی خیانت ظاہر ہوئی تو بدیل کے

فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ

پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی ف۲۶۹ اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو

بِإِذْنِي وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا ف۲۷۰ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا

عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا

ف۲۷۱ جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے کہ یہ ف۲۷۲

إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿١١٠﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَ

تو نہیں مگر کھلا جادو اور جب میں نے حواریوں ف۲۷۳ کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے

بِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ

رسول پر ف۲۷۴ ایمان لاؤ بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں ف۲۷۵ جب حواریوں نے کہا

يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً

اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر آسمان سے ایک

مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ

خوان اتارے ف۲۷۶ کہا اللہ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۲۷۷ بولے ہم چاہتے ہیں ف۲۷۸

نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ

کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل ٹھہریں ف۲۷۹ اور ہم آنکھوں دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ف۲۸۰ اور ہم

بقیہ صفحہ ۲۲۶ — اور گواہ میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ یہ جام انہیں کے مورث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے (۲۶۰) حاصل معنی یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا ہے یعنی تحریم کی قسموں کے حلال پر آمد ہونے کی روایات میں قسمیں ان کی تکمیل پر اس سے کہ لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور شہادتوں میں راہ حق و صدق نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جھوٹی گواہی کا انجام شرمندگی و رسوائی ہے فائدہ مدعی پر قسم نہیں لیکن یہاں جب مال پایا گیا تو مدعا علیہم نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے میت سے خرید لیا تھا اب ان کی حیثیت مدعی کی ہو گئی اور ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہ تھا لہٰذا ان کے مقابل اولیاء میت کی قسم لی گئی (۲۶۱) یعنی روز قیامت (۲۶۲) یعنی جب تم نے اپنی امتوں کو ایمان کی دعوت دی تو انہوں نے کیا جواب دیا اس سوال میں منکرین کی توبیخ ہے (۲۶۳) انبیاء کا یہ جواب ان کے کمال ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علم الٰہی کے حضور اپنے علم کو اصلاً نظر میں نہ لائیں گے اور قابل ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرما دیں گے (۲۶۴) کہ انہیں نے پاک کیا اور جہان کی عورتوں پر ان کو فضیلت دی (۲۶۵) یعنی حضرت جبریل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حوادث میں ان کی مدد کرتے (۲۶۶) صغر سنی میں اور یہ معجزہ ہے (۲۶۷) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے کیونکہ کہولت (پختہ عمر) کا وقت آنے سے پہلے آپ اٹھا لیے گئے نزول کے وقت آپ تینتیس سال کے جوان کی صورت میں ہوں گے اور بمصداق اس آیت کے کلام کریں گے اور جو پہلے میں فرما چکا تھا "اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ" وہی فرمائیں گے (جمل) (۲۶۸) یعنی اسرار علوم (۲۶۹) یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا (۲۷۰) اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا اور تندرست کرنا اور مردوں کو قبروں سے زندہ کرکے نکالنا یہ سب باذن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات عالیہ ہیں (۲۷۱) یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت کے معجزات باہرات دیکھ کر آپ کے قتل کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہود نامراد رہ گئے (۲۷۲) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات (۲۷۳) حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اور آپ کے مخصوصین ہیں (۲۷۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (۲۷۵) ظاہر اور باطن

عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ

اس پر گواہ ہو جائیں ف۲۸۱ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے

اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا

ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ف۲۸۲ ہمارے اگلے پچھلوں کی ف۲۸۳

وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ

اور تیری طرف سے نشانی ف۲۸۴ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اللہ نے فرمایا کہ میں

مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ

اسے تم پر اتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا ف۲۸۵ تو بے شک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ

اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا ف۲۸۶ اور جب اللہ فرمائے گا ف۲۸۷ اے مریم کے بیٹے

مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ

عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو اللہ

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ

کے سوا ف۲۸۸ عرض کرے گا پاکی ہے تجھے ف۲۸۹ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہنچتی

بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ

ف۲۹۰ اگر میں نے ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں

بقیہ صفحہ ۲۲۷ دل مطمئن و مستریح۔ (۲۷۶) معنی یہ ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اس باب میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا (۲۷۷) اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ یہ مراد حاصل ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ تمام امتوں سے نرالا سوال کرنے میں اللہ سے ڈرو یا یہ معنی ہیں کہ اس کی کمال قدرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تردد نہ کرو۔ حواری مومن عارف اور قدرت الٰہیہ کے معترف تھے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا (۲۷۸) حصول برکت کے لئے (۲۷۹) اور یقین قوی ہو اور جیسا کہ ہم نے قدرت الٰہی کو دلیل سے جانا ہے مشاہدہ سے بھی اس کو پختہ کرلیں۔ (۲۸۰) بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں (۲۸۱) اپنے بعد والوں کے لئے حواریوں کے درخواست کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی انہوں نے روزے رکھ کر خوان اترنے کی دعا کی اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل فرمایا اور موٹا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی اور سر مبارک جھکایا اور رو کر یہ دعا کی جس کا اگلی آیت میں ذکر ہے (۲۸۲) یعنی ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنائیں اس کی تعظیم کریں خوشیاں منائیں تیری عبادت کریں شکر بجالائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا عبادتیں کرنا شکر الٰہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الٰہی بجالانا اور اظہار فرح و سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے (۲۸۳) جو دیندار ہمارے زمانہ میں ہیں ان کی اور جو ہمارے بعد آئیں ان کی (۲۸۴) تیری قدرت کی اور میری نبوت کی (۲۸۵) یعنی خوان نازل ہونے کے بعد (۲۸۶) چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اس کے بعد جنہوں نے ان میں سے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کرکے خنزیر بنا دیئے گئے اور تین روز میں سب ہلاک ہوگئے (۲۸۷) روز قیامت عیسائیوں کی توبیخ کے لئے (۲۸۸) اس خطاب کو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانپ جائیں گے اور (۲۸۹) جملہ نقائص و عیوب سے اور اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو سکے (۲۹۰) یعنی جب کوئی تیرا شریک نہیں ہو سکتا تو میں یہ لوگوں سے کیسے کہہ سکتا تھا

أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ
نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا ۲۹۱ میں نے تو ان سے نہ کہا

إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ
مگر وہی جو تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب اور میں ان پر

شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ
مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا ۲۹۲ تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا

وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ
اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے ۲۹۳ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں

وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ
اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا ۲۹۴ اللہ نے فرمایا کہ یہ ۲۹۵ ہے وہ دن

يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
جس میں سچوں کو ۲۹۶ ان کا سچ کام آئے گا ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ
ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ
بڑی کامیابی اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت

(۲۹۱) علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کو تفویض کر دینا اور عظمتِ الٰہی کے سامنے اپنی مسکینی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ ادب ہے (۲۹۲) تَوَفَّیْتَنِیْ کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر دلیل لانا صحیح نہیں کیونکہ اول تو لفظ توفّی موت کے لئے خاص نہیں کسی شے کے پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ بغیر موت کے ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا دوم جب یہ سوال و جواب روزِ قیامت کا ہے تو اگر لفظ (توفّی) موت کے معنی میں بھی فرض کر لیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت قبلِ نزول اس سے ثابت نہ ہو سکے گی (۲۹۳) اور میرا اور ان کا کسی کا عمل تجھ سے پوشیدہ نہیں (۲۹۴) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہے کہ قوم میں بعض لوگ کفر پر مصر رہے بعض شرفِ ایمان سے مشرف ہوئے اس لئے آپ کی بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض ہے کہ ان میں سے جو کفر پر قائم رہے ان پر تو عذاب فرمائے تو بالکل حق و بجا اور عدل و انصاف ہے کیونکہ انہوں نے حجت تمام ہونے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو ایمان لائے انہیں تو بخشے تو تیرا فضل و کرم ہے اور تیرا ہر کام حکمت ہے (۲۹۵) روزِ قیامت (۲۹۶) جو دنیا میں سچائی پر رہے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ف۲۹۷

سورۃ الانعام — مکیۃ ۵۵ — آیاتها ۱۶۵ — رکوعاتها ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ انعام مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲ اور اندھیریاں اور

وَ النُّوْرَ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ

روشنی پیدا کی ف۳ اس پر ف۴ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ف۵ وہی ہے جس نے تمہیں ف۶ مٹی

مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًاؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿۲﴾

سے پیدا کیا پھر ایک میعاد کا حکم رکھا ف۷ اور ایک مقرر وعدہ اس کے یہاں ہے ف۸ پھر تم لوگ شک کرتے ہو

وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ

اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا ف۹ اسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور

مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿۳﴾ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

تمہارے کام جانتا ہے اور ان کے پاس کوئی بھی نشانی اپنے رب کی نشانیوں سے نہیں آتی مگر اس سے

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا

منہ پھیر لیتے ہیں تو بے شک انہوں نے حق کو جھٹلایا ف۱۰ جب ان کے پاس آیا تو اب انہیں خبر ہوا چاہتی ہے

(۲۹۷) صادق کو ثواب دینے پر بھی اور کاذب کو عذاب فرمانے پر بھی مسئلہ قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے اس لئے آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر ممکن الوجود پر قادر ہے (جمل) مسئلہ کذب وغیرہ عیوب و قبائح اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہیں ان کو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا باطل و غلط ہے

(۱) سورۂ انعام مکی ہے اس میں بیس رکوع اور ایک سو پینسٹھ آیتیں تین ہزار باون کلمے اور بارہ ہزار نو سو پینتیس حروف ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کل سورہ ایک ہی شب میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارے بھر گئے یہ بھی ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے آئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سبحان ربی العظیم فرماتے ہوئے سجدہ میں گئے (۲) حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توریت میں سب سے اول یہی آیت ہے اس آیت میں بندوں کو شان استغناء کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان و زمین کا ذکر اس لئے ہے کہ ان میں ناظرین کے لئے بہت عجائب قدرت و غرائب حکمت اور عبرتیں و منافع ہیں (۳) یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا جہنم کی اور روشنی خواہ وہ دن کی ہو یا ایمان و ہدایت یا علم یا جنت کی ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ باطل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہ حق صرف ایک دین اسلام (۴) یعنی باوجود ایسے دلائل پر مطلع ہونے اور ایسے نشانہائے قدرت دیکھنے کے (۵) یعنی وہ غیر اللہ کو پوجتے ہیں باوجودیکہ اس کے مقر ہیں کہ آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا اللہ ہے (۶) یعنی تمہاری اصل حضرت آدم کو جن کی نسل سے تم پیدا ہوئے اس میں مشرکین کا رد ہے جو کہتے تھے کہ ہم جب گل کر مٹی ہو جائیں گے پھر کیسے زندہ کئے جائیں گے انہیں بتایا گیا کہ تمہاری اصل مٹی ہی سے ہے تو پھر دوبارہ پیدا کئے جانے پر کیا تعجب جس قادر نے پہلے پیدا کیا اس کی قدرت سے بعد موت زندہ فرمانا کیا بعید ہے (۷) جس کے پورا ہو جانے پر تم مر جاؤ گے (۸) مرنے کے بعد اٹھنے کا (۹) اس کا کوئی شریک نہیں (۱۰) یہاں حق سے یا قرآن مجید مراد ہے یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے معجزات

بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ سِیْرُوْا

ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی ف۲۶ تم فرمادو ف۲۷ زمین

فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾ قُلْ

میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ف۲۸ تم فرماؤ

لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ

کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲۹ تم فرماؤ اللہ کا ہے ف۳۰ اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے ف۳۱

لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

بیشک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا ف۳۲ اس میں کچھ شک نہیں وہ جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی ف۳۳

فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ

ایمان نہیں لاتے اور اسی کا ہے جو بستا ہے رات اور دن میں ف۳۴ اور وہی ہے سنتا

الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

جانتا ف۳۵ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں ف۳۶ وہ اللہ جس نے آسمان و زمین پیدا کیے

وَ هُوَ یُطْعِمُ وَ لَا یُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے ف۳۷ تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۸

وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ

اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

اس سے دین کے احکام معلوم کر سکیں گے؟ فرشتہ صورت بشری میں آتا تو انہیں پھر وہی کہنے کا موقع رہتا کہ یہ بشر ہے تو فرشتہ کو نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوتا (۲۶) وہ مستحق عذاب ہوئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی و تسکین خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ و غمگین نہ ہوں کفار کا پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اس کا وبال ان کفار کو اٹھانا پڑا ہے۔ مشرکین کو تنبیہ ہے کہ پچھلی امتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء کے ساتھ طریق ادب لحاظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح مستحق عذاب نہ ہوں (۲۷) اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ان تمسخر کرنے والوں سے کہ تم (۲۸) اور انہوں نے کفر و تکذیب کا کیا ثمرہ پایا (۲۹) اگر وہ اس کا جواب نہ دیں تو (۳۰) کیونکہ اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں ہے اور وہ اس کے خلاف نہیں کر سکتے کیونکہ بت جن کو مشرکین پوجتے ہیں وہ بے جان ہیں کسی چیز کے مالک ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے خود دوسرے کے مملوک ہیں آسمان و زمین کا وہی مالک ہو سکتا ہے جو حی قیوم ازلی ابدی قادر مطلق ہر شے پر متصرف و حکمراں ہو تمام چیزیں اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہوں ایسا سوائے اللہ کے کوئی نہیں اس لئے تمام سماوی و ارضی کائنات کا مالک اس کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا (۳۱) یعنی اس نے رحمت کا وعدہ کیا اور اس کا وعدہ خلاف ہونے کا نہیں اس کے لئے محال ہے اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے اور کفار کو مہلت دینا اور عقوبت میں تعجیل نہ فرمانا بھی کہ اس سے انہیں توبہ اور انابت کا موقع ملتا ہے (جمل وغیرہ) (۳۲) اور اعمال کا بدلہ دے گا (۳۳) کفر اختیار کر کے (۳۴) یعنی تمام موجودات اسی کی ملک ہے اور وہ سب کا خالق مالک رب ہے (۳۵) اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں (۳۶) شان نزول جب کفار نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی (۳۷) یعنی خلق سب اس کی محتاج ہے وہ سب سے بے نیاز (۳۸) کیونکہ نبی اپنی امت سے دین میں سابق ہوتے ہیں

رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے (۳۹) اس دن جس سے عذاب پھیر دیا جائے (۴۰) ضرور اس پر اللہ کی مہر ہوئی

وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

اور یہی کھلی کامیابی ہے اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی (۴۱) پہنچائے تو اس کے سوا اس کا

لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ

کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے (۴۲) تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے (۴۳)

هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ

اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار تم فرماؤ سب سے بڑی

اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۚ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا

گواہی کس کی (۴۴) تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں (۴۵) اور میری طرف اس قرآن

الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ

کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں (۴۶) اور جن جن کو پہنچے (۴۷) تو کیا تم (۴۸) یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ

اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ

اور خدا ہیں تم فرماؤ (۴۹) کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا (۵۰) تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے (۵۱) اور میں بیزار ہوں ان

مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ

سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو (۵۲) جن کو ہم نے کتاب دی (۵۳) اس نبی کو پہچانتے ہیں (۵۴) جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے

(۳۹) یعنی روز قیامت (۴۰) اور نجات پائی (۴۱) بیماری یا تنگدستی یا اور کوئی بلا (۴۲) صحت و دولت وغیرہ کی (۴۳) قادر مطلق ہے ہر شے پر واقعی قدرت رکھتا ہے کوئی اس کی مشیت سے باہر کچھ نہیں کرسکتا تو اس کے سوا مستحق عبادت کیسے ہوسکتا ہے یہ رد شرک کی دل میں اثر کرنے والی دلیل ہے (۴۴) شان نزول اہل مکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کوئی ایسا دکھائیے جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۴۵) اور اللہ ہی بڑی اور قابل قبول گواہی اور کس کی ہوسکتی ہے (۴۶) یعنی اللہ تعالیٰ میری نبوت کی شہادت دیتا ہے اس لئے کہ اس نے میری طرف اس قرآن کی وحی فرمائی اور یہ ایسا معجزہ ہے کہ تم باوجود فصیح و بلیغ صاحب زبان ہونے کے اس کے مقابلہ سے عاجز رہے تو اس کتاب کا مجھ پر نازل ہونا اللہ کی طرف سے میرے رسول ہونے کی شہادت ہے جب یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقینی شہادت ہے اور میری طرف وحی فرمایا گیا تاکہ میں تمہیں ڈراؤں کہ تم حکم الٰہی کی مخالفت نہ کرو (۴۷) یعنی میرے بعد قیامت تک آنے والے جنہیں یہ قرآن پاک پہنچے خواہ وہ انسان ہوں یا جن ان سب کو میں حکم الٰہی کی مخالفت سے ڈراتا ہوں حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک پہنچا گویا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کا کلام مبارک سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر وغیرہ سلاطین کو دعوت اسلام کے مکتوب بھیجے (مدارک و خازن) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ من بلغ میں من مرفوع المحل ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس قرآن سے میں تم کو ڈراؤں اور وہ ڈرائیں جنہیں یہ قرآن پہنچے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تر و تازہ کرے اس کو جس نے ہمارا کلام سنا اور جیسا سنا ویسا پہنچایا بہت سے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے سننے والے سے زیادہ افقہ ہوتے ہیں اس سے فقہائے محدثین کی منزلت معلوم ہوتی ہے (۴۸) اے مشرکین (۴۹) اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (۵۰) جو گواہی تم دیتے ہو اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہراتے ہو (۵۱) اس کا کوئی شریک نہیں (۵۲) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہئے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے (۵۳) یعنی علمائے یہود و نصاریٰ جنہوں نے توریت و انجیل پائی (۵۴) آپ کے حلیہ شریف اور آپ کی نعت و صفت سے جو ان کتابوں میں مذکور ہے

أَبْنَآءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوٓا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ

بیٹوں کو ۵۵ جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ ایمان نہیں لاتے اور اس سے بڑھ کر

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ

ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۵۶ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح

الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوٓا

نہ پائیں گے اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے

أَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ

کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے پھر ان کی کچھ بناوٹ نہ رہی ۵۷

إِلَّآ أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا

مگر یہ کہ بولے ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو کیسا جھوٹ باندھا

عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُم مَّن

خود اپنے اوپر ۵۸ اور گم گئیں ان سے جو باتیں بناتے تھے اور ان میں کوئی وہ ہے جو

يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِيٓ

تمہاری طرف کان لگاتا ہے ۵۹ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان

ءَاذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ ءَايَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوكَ

کے کان میں ٹینٹ (روئی) اور اگر ساری نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے

(۵۵) یعنی بغیر کسی شک و شبہ کے (۵۶) اس کا شریک ٹھہرائے یا ایسی بات اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت کرے (۵۷) یعنی کچھ معذرت نہ ملی (۵۸) کہ عمر بھر کے شرک ہی سے مکر گئے (۵۹) ابو سفیان، ولید، نضر اور ابوجہل وغیرہ جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن پاک سننے لگے تو نضر سے اس کے ساتھیوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے ہیں کہنے لگا میں نہیں جانتا زبان کو حرکت دیتے ہیں اور پہلوں کے قصے کہتے ہیں جیسے میں تمہیں سنایا کرتا ہوں ابو سفیان نے کہا کہ ان کی باتیں مجھے حق معلوم ہوتی ہیں ابو جہل نے کہا کہ اس کا اقرار کرنے سے مر جانا بہتر ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾

تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں ف۶۰

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ

اور وہ اس سے روکتے ف۶۱ اور اس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں ف۶۲

وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا

اور انہیں شعور نہیں اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کئے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم

نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ

واپس بھیجے جائیں ف۶۳ اور اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ ان پر کھل گیا

مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ

جو پہلے چھپاتے تھے ف۶۴ اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کئے گئے تھے اور بیشک وہ

لَكَاذِبُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٢٩﴾

ضرور جھوٹے ہیں اور بولے ف۶۵ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں اٹھنا نہیں ف۶۶

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ

اور کبھی تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کئے جائیں گے فرمائے گا کیا یہ حق نہیں ف۶۷ کہیں گے کیوں نہیں

وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ

ہمیں اپنے رب کی قسم فرمائے گا تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا بے شک ہار میں رہے وہ جنہوں نے

(۶۰) اس سے ان کا مطلب کلام پاک کے وحی الٰہی ہونے کا انکار کرنا ہے (۶۱) یعنی مشرکین لوگوں کو قرآن شریف سے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع کرنے سے روکتے ہیں شان نزول یہ آیت کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی مجلس میں حاضر ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکتے تھے اور خود بھی دور رہتے تھے کہ کہیں کلام مبارک ان کے دل میں اثر نہ کر جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت حضور کے چچا ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور کی ایذا رسانی سے روکتے تھے اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے (۶۲) یعنی اس کا ضرر خود انہیں کو پہنچتا ہے (۶۳) دنیا میں (۶۴) جیسا کہ اوپر اسی رکوع میں مذکور ہو چکا کہ مشرکین سے جب کہا جائے گا تمہارے شریک کہاں ہیں تو وہ اپنے کفر کو چھپا جائیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے ہم مشرک نہ تھے اس آیت میں بتایا گیا۔ پھر جب انہیں معلوم ہو جائے گا جو وہ چھپاتے تھے یعنی ان کا کفر اس طرح ظاہر ہو گا کہ ان کے اعضاء و جوارح ان کے کفر و شرک کی گواہیاں دیں گے تب وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کریں گے (۶۵) یعنی کفار جو حشر و آخرت کے منکر ہیں اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو قیامت کے احوال اور آخرت کی زندگی ایمانداروں اور فرمانبرداروں کے ثواب کافروں اور نافرمانوں پر عذاب کا ذکر فرمایا تو کافر کہنے لگے کہ زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے (۶۶) یعنی مرنے کے بعد (۶۷) کیا تم مرنے کے بعد زندہ نہیں کئے گئے

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا

ے اپنے رب سے ملنے کا انکار کیا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آگئی بولے ہائے افسوس ہمارا

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ

اس پر کہ اس کے ماننے میں ہم نے تقصیر کی اور وہ اپنے (۶۸) بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں ارے کتنا برا

مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ

بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں (۶۹) اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود (۷۰) اور بیشک پچھلا گھر

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ

بھلا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں (۷۱) تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے

الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ

وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں (۷۲) تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے (۷۳) مگر ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار

اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

کرتے ہیں (۷۴) اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ

اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی (۷۵) اور اللہ کی باتیں بدلنے والا کوئی

اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ

نہیں (۷۶) اور تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آ ہی چکی ہیں (۷۷) اور اگر ان کا منہ پھیرنا

(۶۸) گناہوں کے۔ (۶۹) حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت قبیح بھیانک اور بہت بدبودار صورت آئے گی وہ کافر سے کہے گی تو مجھے پہچانتا ہے کافر کہے گا نہیں تو وہ کافر سے کہے گی میں تیرا خبیث عمل ہوں دنیا میں تو مجھ پر سوار رہا تھا آج میں تجھ پر سوار ہوں گا اور تجھے تمام خلق میں رسوا کروں گا پھر وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے۔ (۷۰) جسے بقا نہیں جلد گزر جاتی ہے اور نیکیاں اور طاعتیں اگرچہ مومنین سے دنیا ہی میں واقع ہوں لیکن وہ امور آخرت میں سے ہیں۔ (۷۱) اس سے ثابت ہوا کہ اعمال متقین کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لہو و لعب ہے۔ (۷۲) شان نزول: اخنس بن شریق اور ابو جہل کی باہم ملاقات ہوئی تو اخنس نے ابو جہل سے کہا اے ابو الحکم (کفار ابو جہل کو ابو الحکم کہتے تھے) یہ تنہائی کی جگہ ہے اور یہاں کوئی ایسا نہیں جو میری تیری بات پر مطلع ہو سکے اب تو مجھے ٹھیک ٹھیک بتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں ابو جہل نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک سچے ہیں کبھی کوئی جھوٹا حرف ان کی زبان پر نہ آیا مگر بات یہ ہے کہ یہ قصی کی اولاد ہیں اور لواء، سقایت، حجابت، ندوہ وغیرہ تو سارے امتیاز انہیں حاصل ہی ہیں نبوت بھی انہیں میں ہو جائے تو باقی قریشیوں کے لئے اعزاز کیا رہ گیا۔ ترمذی نے حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کی کہ ابو جہل نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے ہم تو اس کتاب کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۷۳) اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ قوم حضور کے صدق کا اعتقاد رکھتی ہے لیکن ان کی ظاہری تکذیب کا باعث ان کا حسد و عناد ہے۔ (۷۴) آیت کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اے حبیب اکرم آپ کی تکذیب آیات الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم۔ (۷۵) اور تکذیب کرنے والے ہلاک کئے گئے۔ (۷۶) اس کے حکم کو کوئی پلٹ نہیں سکتا رسولوں کی نصرت اور ان کے تکذیب کرنے والوں کا ہلاک اس نے جس وقت مقدر فرمایا ہے ضرور ہوگا۔ (۷۷) اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے کیسی ایذائیں پہنچیں یہ پیش نظر رکھ کر آپ دل مطمئن رکھیں۔

عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ

تم پر شاق گزرا ہے (۷۸) تو اگر تم سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرو

أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى

یا آسمان میں زینہ پھر ان کے لئے نشانی لے آؤ (۷۹) اور اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر

الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ

دیتا تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن مانتے تو وہی ہیں جو

يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا

سنتے ہیں (۸۰) اور ان مردہ دلوں (۸۱) کو اللہ اٹھائے گا (۸۲) پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے (۸۳) اور بولے (۸۴)

لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ

ان پر کوئی نشانی کیوں نہ اتری ان کے رب کی طرف سے (۸۵) تم فرماؤ کہ اللہ قادر ہے کہ کوئی

يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي

نشانی اتارے لیکن ان میں بہت نرے (بالکل) جاہل ہیں (۸۶) اور نہیں کوئی زمین میں

الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا

چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں (۸۷) ہم نے اس

فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ

کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا (۸۸) پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے (۸۹) اور جنہوں نے

(۷۸) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ پر بہت شاق رہتی (۷۹) مقصود ان کے ایمان کی طرف سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امید منقطع کرنا ہے تاکہ آپ کو ان کے اعراض کرنے اور ایمان نہ لانے سے رنج و تکلیف نہ ہو (۸۰) اور منکر کہنے سننے والے ان پر پڑے ہوتے ہیں اور بات حق کی دعوت قبول کرتے ہیں (۸۱) یعنی کفار (۸۲) روز قیامت (۸۳) اور اپنے اعمال کی جزا پائیں گے (۸۴) کفار مکہ (۸۵) کفار کی گمراہی اور سرکشی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ کثیر آیات و معجزات جو انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کئے تھے ان پر قناعت نہ کی اور سب سے مکر گئے اور ایسی آیت طلب کرنے لگے جس کے ساتھ عذاب الٰہی ہو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اللّٰھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء یا رب اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا (جمل، ابو السعود) (۸۶) نہیں جانتے کہ اس کا نزول ان کے لئے بلا ہے کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے (۸۷) یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے یا پرند تمہاری مثل امتیں ہیں یہ مماثلت تمام وجوہ سے تو ہے نہیں بعض سے ہے اور ان وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ حیوانات تمہاری طرح اللہ کو پہچانتے، واحد جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے، عبادت کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے سے سمجھتے سمجھاتے ہیں بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نر و مادہ کی امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ پیدا ہونے، مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لئے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں (۸۸) یعنی جملہ علوم اور تمام ماکان و مایکون کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے اس کتاب سے یا قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ (جمل وغیرہ) (۸۹) اور تمام دواب و طیور کا حساب ہو کر اس کے بعد وہ خاک کر دیئے جائیں گے

كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ

ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں (۹۰) اندھیروں میں (۹۱) اللہ جسے چاہے گمراہ کرے

وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ

اور جسے چاہے سیدھے راستہ ڈال دے (۹۲) تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ

تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے (۹۳) اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ

سچے ہو (۹۴) بلکہ اسی کو پکارو گے تو وہ اگر چاہے (۹۵) جس پر اسے پکارتے ہو

اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ

اسے اٹھالے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے (۹۶) اور بے شک ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف

قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

رسول بھیجے تو انہیں سختی اور تکلیف سے پکڑا (۹۷) کہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں (۹۸)

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ

تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن ان کے دل تو سخت ہوگئے (۹۹) اور

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا

شیطان نے ان کے کام ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو

(۹۰) کہ حق ماننا اور حق بولنا انہیں میسر نہیں (۹۱) جہل اور حیرت و کفر کے (۹۲) اسلام کی توفیق عطا فرما کے (۹۳) اور جن کو دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے حاجت روائی چاہو گے (۹۴) اپنے اس دعویٰ میں کہ معاذ اللہ بت معبود ہیں تو اس وقت انہیں پکارو مگر ایسا نہ کرو گے (۹۵) تو اس مصیبت کو (۹۶) جنہیں اپنے اعتقاد باطل میں معبود جانتے تھے ان کی طرف التفات بھی نہ کرو گے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ تمہارے کام نہیں آ سکتے (۹۷) فقر و افلاس اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا (۹۸) اللہ کی طرف رجوع کریں اپنے گناہوں سے باز آئیں (۹۹) وہ بارگاہ الٰہی میں عاجزی کرنے کے بجائے کفر و تکذیب پر مصر رہے

عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

کی گئیں تھیں ۱۰۰ ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے ۱۰۱ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا ۱۰۲ تو ہم نے اچانک انہیں

فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ

پکڑ لیا ۱۰۳ اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی ۱۰۴ اور سب خوبیاں

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ

سراہا اللہ رب سارے جہان کا ۱۰۵ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اللہ تمہارے کان آنکھ لے

وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ

اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے ۱۰۶ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ تمہیں یہ چیزیں لا دے ۱۰۷ دیکھو ہم کس کس

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر

عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

اللہ کا عذاب آئے اچانک ۱۰۸ یا کھلم کھلا ۱۰۹ تو کون تباہ ہوگا سوا ظالموں کے ۱۱۰

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ

اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے ۱۱۱ تو جو ایمان لائے اور

اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

سنورے ۱۱۲ ان کو نہ کچھ اندیشہ نہ کچھ غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں

(۱۰۰) اور وہ کسی طرح پند پذیر نہ ہوئے نہ پیش آئی ہوئی مصیبتوں سے نہ ان نعمتوں سے (۱۰۱) صحت و سلامت اور وسعت رزق و عیش وغیرہ کے (۱۰۲) اور اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھے اور قارون کی طرح تکبر کرنے لگے (۱۰۳) اور مبتلائے عذاب کیا (۱۰۴) اور سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے کوئی باقی نہ چھوڑا گیا (۱۰۵) اس سے معلوم ہوا کہ گمراہوں بے دینوں ظالموں کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس پر شکر کرنا چاہئے (۱۰۶) اور علم و معرفت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے (۱۰۷) اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں تو اب توحید پر قوی دلیل قائم ہو گئی کہ جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و اختیار والا نہیں تو عبادت کا مستحق صرف وہی ہے اور شرک بدترین ظلم و جرم ہے (۱۰۸) جس کے آثار و علامات پہلے سے معلوم نہ ہوں (۱۰۹) آنکھوں دیکھتے (۱۱۰) یعنی کافروں کے کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ ہلاکت ان کے حق میں عذاب ہے (۱۱۱) ایمانداروں کو جنت و ثواب کی بشارتیں دیتے اور کافروں کو جہنم و عذاب سے ڈراتے (۱۱۲) نیک عمل کرے۔

بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ

جھٹلائیں انہیں عذاب پہنچے گا بدلہ ان کی بے حکمی کا تم فرما دو میں تم سے نہیں کہتا

عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں وف۱۱۳

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ

میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے وف۱۱۴ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے وف۱۱۵

اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى

تو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ جنہیں خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں

رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

اٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں اور

لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ

دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا

وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ

چاہتے وف۱۱۶ تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب

عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ

سے کچھ نہیں وف۱۱۷ پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور یونہی

(۱۱۳) کفار کا طریقہ تھا کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کیا کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں اور ہمارے لئے پہاڑوں کو سونا کر دیجئے کبھی کہتے کہ گزشتہ و آئندہ کی خبریں سنائیے اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبر دیجئے کیا کیا پیش آنے والا ہے تاکہ ہم منافع حاصل کرلیں اور نقصانوں سے بچنے کے لئے پہلے سے انتظام کرلیں کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتائیے کب آئے گی کبھی کہتے آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں ان کی ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے محل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جاسکتی ہیں جو اس کے دعوے سے تعلق رکھتی ہوں غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعوے کے خلاف حجت بنانا نہایت درجہ کا جہل ہے اس لئے ارشاد ہوا کہ آپ فرما دیجئے کہ میرا دعویٰ یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ نہ میرا دعویٰ ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گزشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کرسکو نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ کھانا پینا نکاح کرنا قابل اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعویٰ ہی نہیں کیا ان کا سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت مجھ پر لازم نہیں میرا دعویٰ نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی برہانیں قائم ہوچکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ فائدہ اس سے صاف واضح ہوگیا کہ اس آیت کریمہ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع کئے جانے کی نفی کے لئے سند بنانا ایسا ہی بے محل ہے جیسا کفار کا ان سوالات کو انکار نبوت کی دستاویز بنانا بے محل تھا علاوہ بریں اس آیت سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم عطائی کی کسی طرح نفی مراد ہی نہیں ہوسکتی کیونکہ اس صورت میں تعارض بین الآیات کا قائل ہونا پڑے گا جو باطل ہے۔ مفسرین کا یہ بھی قول ہے کہ حضور کا لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ الآیہ فرمانا بطریق تواضع ہے (خازن و مدارک و جمل وغیرہ)

(۱۱۴) اور یہی نبی کا کام ہے تو میں تمہیں وہی دوں گا جس کا مجھے اذن ہو گا وہی بتاؤں گا جس کی اجازت ہو گی وہی کروں گا جس کا مجھے حکم ملا ہو (۱۵) مومن و کافر عالم و جاہل (۱۶) شان نزول کفار کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کے گرد غریب صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہے جو ادنیٰ درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی

فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ

ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر ف۱۱۸ کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ

بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ

نے احسان کیا ہم میں سے ف۱۱۹ کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے ف۱۲۰

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ

کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ف۱۲۱ اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ؏ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

ظاہر ہو جائے ف۱۲۲ تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ

ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ف۱۲۴ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ پر

الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا

نہ رہوں تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۱۲۵ اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے

مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر رہیں حضور نے اس کو منظور نہ فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۱۷) سب کا حساب اللہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے ذمہ کسی کا حساب نہیں حاصل معنی یہ کہ وہ ضعیف فقراء جن کا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پانے کے مستحق ہیں انہیں دور نہ کرنا ہی بجا ہے (۱۱۸) بطریق حسد (۱۱۹) کہ انہیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجودیکہ وہ لوگ فقیر غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں اس سے ان کا مطلب اللہ تعالیٰ پر معترض کرنا ہے کہ غرباء امراء پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہوتا جس پر یہ غرباء ہیں تو وہ ہم پر سابق نہ ہوتے (۱۲۰) اور اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا (۱۲۱) تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر عمل کیا جائے (۱۲۲) تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے (۱۲۳) کیونکہ یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے (۱۲۴) یعنی تمہارا طریقہ اتباع نفس و خواہش ہے نہ کہ اتباع دلیل اس لئے تقلید کرنے کے قابل نہیں (۱۲۵) اور مجھے اس کی معرفت حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں روشن دلیل قرآن شریف اور معجزات اور توحید کے براہین واضح سب کو شامل ہے

عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ

پاس نہیں جس کی تم جلدی مچا رہے ہو حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ

خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو (۱۲۷) تو مجھ میں

الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ

تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا (۱۲۸) اور اللہ خوب جانتا ہے ستمگاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں

الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ

غیب کی انہیں وہی جانتا ہے (۱۲۹) اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے

وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا

وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ

يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَ

خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو (۱۳۰) اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے (۱۳۱) اور

يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ

جانتا ہے جو کچھ دن میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو (۱۳۲)

ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

پھر اسی کی طرف پھرنا ہے (۱۳۳) پھر وہ بتا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے

ع ۵ ۱۳

(۱۲۷) کفار استہزاءً حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ حضور سے یہ سوال کرنا نہایت بے جا ہے (۱۲۸) یعنی عذاب (۱۲۸) میں تمہیں ایک ساعت کی مہلت نہ دیتا اور تمہیں رب کا مخالف دیکھ کر بے درنگ ہلاک کر ڈالتا لیکن اللہ تعالیٰ حلیم ہے عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا (۱۲۹) تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا (مدارک) (۱۳۰) کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے ما کان و ما یکون کے علوم اس میں مکتوب فرمائے (۱۳۱) اور تم پر نیند مسلط ہوتی ہے جس سے تمہارے تصرفات بحال خود باقی نہیں رہتے (۱۳۲) اور عمریں اپنی انتہا کو پہنچیں (۱۳۳) آخرت میں۔ اس آیت میں بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر دلیل ذکر فرمائی گئی جس طرح روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطل ہو جاتے ہیں اور چلنا پھرنا پکڑنا اور بیداری کے افعال سب معطل ہوتے ہیں اس کے بعد پھر بیداری کے وقت اللہ تعالیٰ تمام قوٰی کو ان کے تصرفات عطا فرماتا ہے یہ دلیل بین ہے اس بات کی کہ وہ زندگانی کے تصرفات بعد موت عطا کرنے پر اسی طرح قادر ہے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ كَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَ هُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ

بیان کرتے ہیں کہ کہیں ان کو سمجھ ہو ف۱۳۱ اور اسے ف۱۳۲ جھٹلایا تمہاری قوم نے اور یہی حق ہے تم فرماؤ

لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

میں تم پر کچھ کڑوڑا (حاکم) نہیں ف۱۳۳ ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے ف۱۳۴ اور عنقریب جان جاؤ گے

وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں ف۱۳۵ تو ان سے منہ پھیر لے ف۱۳۶ جب تک

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور پرہیزگاروں پر ان کے

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ ذَرِ

حساب سے کچھ نہیں ف۱۳۷ ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں ف۱۳۸ اور چھوڑ دے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ

ان کو جنہوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنا لیا اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور قرآن سے

بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

نصیحت دو ف۱۳۹ کہ کہیں کوئی جان اپنے کئے پر پکڑی نہ جائے ف۱۵۰ اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی ہو

(۱۳۱) مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں ایک جماعت نے کہا کہ اس سے امت محمدیہ مراد ہے اور آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب یہ نازل ہوا کہ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے تو فرمایا یہ آسان ہے۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کئے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے ایک سوال تو یہ تھا کہ میری امت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا اور ایک یہ تھا کہ انہیں غرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ و جدال نہ ہو یہ قبول نہیں کیا گیا۔ (۱۳۲) یعنی قرآن شریف کو یا نزول عذاب کو (۱۳۳) مجھے تمہارے کام پر حفاظت کے لئے قادر کی طرح مسلط نہیں کیا گیا (۱۳۴) یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دی ہیں ان کے لئے وقت معین ہیں ان کا وقوع ٹھیک اسی وقت ہو گا (۱۳۵) طعن و تشنیع استہزاء کے ساتھ (۱۳۶) اور ان کی ہم نشینی ترک کر۔ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں اس سے ثابت ہو گیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا شرکت کرنا جائز نہیں (۱۳۷) [illegible] (۱۳۸) [illegible] ان کے حساب سے کچھ نہیں یعنی طعن و استہزاء کرنے والوں کے گناہ انہیں پر ہیں انہیں سے اس کا حساب ہو گا پرہیزگاروں پر نہیں [illegible] مسلمانوں نے عرض کیا کہ ہمیں گناہ کا اندیشہ ہے جب ہم انہیں چھوڑ دیں اور منع نہ کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۳۸) [illegible] اور نصیحت کرتے رہو [illegible] (۱۳۹) [illegible] اور احکام شرعیہ بتاؤ (۱۵۰) [illegible] جسم میں [illegible]

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيعٌ ۚ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ

نہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اس سے نہ لئے جائیں یہ ہیں وہ

الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ

جو اپنے کئے پر پکڑے گئے انہیں پینے کو کھولتا پانی اور دردناک عذاب

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا

بدلہ ان کے کفر کا ۱۵۱ تم فرماؤ ۱۵۲ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ

يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ

برا ۱۵۳ اور الٹے پاؤں پلٹا دیئے جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ۱۵۴ اس کی طرح جسے

الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى

شیطانوں نے زمین میں راہ بھلا دی ۱۵۵ حیران ہے اس کے رفیق اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ

ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ

ادھر آ تم فرماؤ کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ۱۵۶ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لئے گردن رکھ دیں

الْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾ وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ

جو رب ہے سارے جہان کا اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف

تُحْشَرُونَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَ

تمہیں اٹھنا ہے اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین ٹھیک بنائے ۱۵۷ اور

(۱۵۱) دین کو ہنسی اور کھیل بنانے والے اور دین کے منکر (۱۵۲) اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکین سے جو تمہیں باپ دادا کے دین کی دعوت دیتے ہیں (۱۵۳) اور جس میں کچھ قدرت نہیں (۱۵۴) اور اسلام اور توحید کی نعمت عطا فرمائی اور بت پرستی کے بدترین وبال سے بچایا (۱۵۵) اس آیت میں حق و باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک تمثیل بیان فرمائی گئی کہ جس طرح مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا جنگل میں بھوتوں اور شیطانوں نے اس کو رستہ بہکا دیا اور کہا منزل مقصود کی یہی راہ ہے اور اس کے رفیق اس کو راہ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران رہ گیا کہ کدھر جائے انجام اس کا یہی ہو گا کہ اگر وہ بھوتوں کی راہ پر چل پڑے تو ہلاک ہو جائے گا اور رفیقوں کا کہا مانے تو سلامت رہے گا اور منزل پر پہنچ جائے گا یہی حال اس شخص کا ہے جو طریقہ اسلام سے بہکا اور شیطان کی راہ چلا مسلمان اس کو راہ راست کی طرف بلاتے ہیں اگر ان کی بات مانے گا راہ پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا (۱۵۶) یعنی جو طریق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے واضح فرمایا اور جو دین (اسلام) ان کے لئے مقرر کیا وہی ہدایت و نور ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل ہے (۱۵۷) اور اسی کی طاعت و فرمانبرداری کریں اور خالص اسی کی عبادت کریں (۱۵۸) جس سے اس کی قدرت کاملہ اور اس کا علم محیط اور اس کی حکمت و صنعت ظاہر ہے

يَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي

جس دن فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جا وہ فوراً ہو جائے گی اس کی بات سچی ہے اور اسی کی سلطنت ہے جس دن صور پھونکا

الصُّورِ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٧٣﴾ وَإِذْ قَالَ

جائے گا ۱۵۹ ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا اور وہی ہے حکمت والا خبردار اور یاد کرو جب ابراہیم

إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ

نے اپنے باپ ۱۶۰ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ

کھلی گمراہی میں پاتا ہوں ۱۶۱ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور

وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ

زمین کی ۱۶۲ اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے ۱۶۳ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا

رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ﴿٧٦﴾

ایک تارا دیکھا ۱۶۴ بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے

فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ

پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اگر مجھے میرا

يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ

رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انہیں گمراہوں میں ہوتا ۱۶۵ پھر جب سورج جگمگاتا

(۱۵۹) کہ اس روز کوئی سلطنت کا دعویٰ کرنے والا نہ ہوگا ... سب ایک اللہ کی سلطنت کا اقرار کریں گے اور دیکھیں گے کہ دنیا میں جو وہ سلطنت کا دعویٰ رکھتے تھے وہ باطل تھا (۱۶۰) قاموس میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے امام علامہ جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفا میں بھی ایسا ہی لکھا ہے چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں قرآن کریم میں ہے نعبد الٰہک والٰہ آبائک ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق الٰہاً واحداً اس میں حضرت اسمٰعیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ آپ عم ہیں حدیث شریف میں بھی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اب فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ردوا علیّ ابی اور یہاں ابی سے حضرت عباس مراد ہیں (مفردات راغب و ابن جریر وغیرہ) (۱۶۱) یہ آیت مشرکین عرب پر حجت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معظم جانتے تھے اور ان کی فضیلت کے معترف تھے انہیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بت پرستی کو کتنا بڑا عیب اور گمراہی بتاتے ہیں [illegible] (۱۶۲) یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انہیں آسمانوں اور زمین کے ملک دکھاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے مجاہد اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سمٰوٰت و ارض مراد ہیں یہ اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صخرہ (پتھر) پر کھڑا کیا گیا اور آپ کے لئے سمٰوٰت منکشف کئے گئے یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا پھر آپ کے لئے زمین کشف فرما دی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب سے نیچی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے۔ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت چشم باطن سے تھی یا چشم سر سے (در منثور و خازن وغیرہ) (۱۶۳) کیونکہ ہر ظاہر و مخفی چیز ان کے سامنے کر دی گئی اور خلق کے اعمال میں سے کچھ بھی ان سے نہ چھپا رہا (۱۶۴) علماء تفسیر و اصحاب اخبار و سیر کا بیان ہے کہ نمرود بن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا سب سے پہلے اسی نے تاج سر پر رکھا یہ بادشاہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا تھا کاہن اور منجم کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اس کی روشنی کے سامنے آفتاب ماہتاب بالکل بے نور ہو گئے اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا کاہنوں سے تعبیر دریافت کی انہوں نے کہا اسی سال تیری قلمرو میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے زوال ملک کا باعث ہوگا اور تیرے دین

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ

یہ اللہ کی ہدایت ہے کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے دے اور اگر

اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

وہ شرک کرتے تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا یہ ہیں جن کو ہم نے

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا

کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ ۱۷۷ اس سے منکر ہوں تو ہم نے اس کے لئے ایک

قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ

ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار والی نہیں ۱۷۸ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں

اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾

کی راہ چلو ۱۷۹ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو ۱۸۰

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ

اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ۱۸۱ جب بولے اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں

شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ

اتارا تم فرماؤ کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ

لوگوں کے لئے ہدایت جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے ظاہر کرتے ہو ۱۸۲ اور بہت سا چھپا لیتے ہو ۱۸۳

تعالیٰ نے ان انبیاء کا ذکر فرمایا کہ جن سے وہ تعلیم پاتی ... حضرت اسمٰعیل و یسع و یونس و لوط علیہم الصلوٰۃ والسلام اس شان سے ممتاز رکھا ... اور ان کی امتوں اور خصوصیتوں کا ... (۱۷۷) یعنی اہل مکہ (۱۷۸) اس قوم سے یا انصار مراد ہیں یا مہاجرین یا تمام صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضور پر ایمان لانے والے سب لوگ۔ فائدہ اس آیت میں دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ کے دین کو قوت دے گا اور اس کو تمام ادیان پر غالب کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ غیبی خبر واقع ہو گئی (۱۷۹) مسئلہ علماء نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصال کمال و اوصاف شرف جو جدا جدا انبیاء کو عطا ہوئے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سب کو جمع فرما دیا اور آپ کو حکم دیا "فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے (۱۸۰) اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان آپ کی امت (خازن) (۱۸۱) اور اس کی معرفت سے محروم رہے اور اپنے بندوں پر اس کے جود و کرم و رحمت کو نہ جانا۔ شان نزول یہودیوں کی ایک جماعت اپنے حبر مالک ابن صیف کو لے کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرنے آئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی کیا توریت میں تو نے یہ دیکھا ہے "اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ" یعنی اللہ کو موٹا عالم مبغوض ہے کہنے لگا ہاں یہ توریت میں ہے حضور نے فرمایا تو موٹا عالم ہی تو ہے اس پر وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے تو وہ لاجواب ہوا اور یہود اس سے برہم ہو گئے اور اس پر بگڑنے لگے اور اس کو حبر کے عہدہ سے معزول کر دیا (مدارک و خازن) (۱۸۲) ان میں سے جس کو جس کا اظہار اپنی خواہش کے مطابق سمجھتے ہو (۱۸۳) جو تمہاری خواہش کے خلاف کرتے ہیں جیسے کہ توریت کے وہ مضامین جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے

وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ

اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے ف۱۸۴ جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو، اللہ کہو ف۱۸۵ پھر انہیں چھوڑ دو

خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ

ان کی بیہودگی میں انہیں کھیلتا ف۱۸۶ اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اتاری ف۱۸۷ تصدیق فرماتی ان کتابوں کی جو

بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

آگے تھیں اور اس لئے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو ف۱۸۸ اور جو کوئی سارے جہان میں اس کے گرد ہیں اور جو آخرت پر ایمان

بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ

لاتے ہیں ف۱۸۹ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اس سے

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ

بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۹۰ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ

شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ

ہوئی ف۱۹۱ اور جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ نے اتارا ف۱۹۲ اور کبھی تم دیکھو جس

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا

وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں ف۱۹۳ کہ نکالو

اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے

(۱۸۴) بواسطہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و قرآن کریم کے۔ (۱۸۵) یعنی جب وہ اس کا جواب نہ دے سکیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری تو تم فرما دیجئے اللہ نے۔ (۱۸۶) کیونکہ جب آپ نے حجت قائم کر دی، انذار و نصیحت و موعظت کو انتہا تک پہنچا دیا، ان کے لئے عذر کی گنجائش نہ چھوڑی، اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں ان کی بیہودگی میں چھوڑ دیجئے، یہ کفار کے حق میں وعید و تہدید ہے۔ (۱۸۷) یعنی قرآن شریف۔ (۱۸۸) ام القریٰ مکہ مکرمہ ہے کیونکہ وہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے۔ (۱۸۹) اور قیامت و آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل و بے خبر نہیں ہیں۔ (۱۹۰) اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ (۱۹۱) شان نزول: یہ آیت مسیلمہ کذاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے یمامہ علاقہ یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آ گئے تھے۔ یہ کذاب زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق میں وحشی قاتل سید حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ (۱۹۲) شان نزول: یہ آیت عبداللہ بن ابی سرح کے حق میں نازل ہوئی جو کاتب وحی تھا، جب آیت "وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ" نازل ہوئی اس نے اس کو لکھا اور آخر تک پہنچتے پہنچتے پیدائش انسان کی تفصیل پر مطلع ہو کر متعجب ہوا اور اس حالت میں آیت کا آخر "فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ" بے اختیار اس کی زبان پر جاری ہو گیا۔ اس پر اس کو یہ گھمنڈ ہوا کہ مجھ پر وحی آنے لگی اور مرتد ہو گیا۔ یہ نہ سمجھا کہ نور وحی اور قوت و حسن کلام سے آیت کا آخر کلمہ زبان پر آ گیا اس میں اس کی قابلیت کا کوئی دخل نہ تھا۔ زور کلام خود اپنا آخر بتا دیا کرتا ہے جیسے کبھی کوئی شاعر نفیس مضمون پڑھے وہ مضمون خود قافیہ بتا دیتا ہے اور سننے والے شاعر سے پہلے قافیہ پڑھ دیتے ہیں۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہرگز ویسا شعر کہنے پر قادر نہیں تو قافیہ بتانا ان کی قابلیت نہیں کلام کی قوت ہے اور یہاں تو نور وحی اور نور نبوت سے سینہ میں روشنی آتی تھی۔ چنانچہ مجلس شریف سے جدا ہونے اور مرتد ہو جانے کے بعد پھر وہ ایک جملہ بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہوا جو نظم قرآنی سے مل سکتا۔ آخر کار زمانہ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ پھر اسلام سے مشرف ہوا۔ (۱۹۳) ارواح قبض کرنے کے لئے جھڑکتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں

غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى

تے تھے ۱۹۴ اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى

جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا ۱۹۵ اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال و متاع ہم نے تمہیں دیا تھا اور ہم تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ

تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جن کا تم اپنے میں ساجھا بتاتے تھے ۱۹۶ بے شک تمہارے آپس

بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ

کی ڈور کٹ گئی ۱۹۷ اور تم سے گئے جو دعوے کرتے تھے ۱۹۸ بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کو

النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ

چیرنے والا ہے ۱۹۹ زندہ کو مردہ سے نکالے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ۲۰۰ یہ ہے

اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ

اللہ تم کہاں اوندھے جاتے ہو ۲۰۱ تاریکی چاک کرکے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا ۲۰۲ اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ

سورج اور چاند کو حساب ۲۰۳ یہ سادھا (سدھایا) ہوا ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ

ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں

(۱۹۴) نبوت اور وحی کے جھوٹے دعوے کرکے اور اللہ کے لئے شریک اور اولاد بتا کر (۱۹۵) نہ تمہارے ساتھ مال ہے نہ اولاد نہ وہ جن کی محبت میں تم عمر بھر گرفتار رہے، نہ وہ بت جنہیں پوجتے رہے آج ان میں سے کوئی تمہارے کام نہ آیا یہ کفار سے روز قیامت فرمایا جاوے گا (۱۹۶) کہ وہ عبادت کے حقدار ہونے میں اللہ کے شریک ہیں (معاذ اللہ) (۱۹۷) اور علاقے ٹوٹ گئے جماعت منتشر ہوگئی (۱۹۸) تمہارے وہ تمام جھوٹے دعوے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے باطل ہوگئے (۱۹۹) توحید و نبوت کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت، علم و حکمت کے دلائل ذکر فرمائے کیونکہ مقصود اعظم اللہ سبحانہ اور اس کے تمام صفات و افعال کی معرفت ہے اور یہ جاننا کہ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو ایسا ہو وہی مستحق عبادت ہو سکتا ہے نہ کہ وہ بت جنہیں مشرکین پوجتے ہیں خشک دانے اور گٹھلی کو چیر کر ان سے سبزہ اور درخت پیدا کرنا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں ان کے نرم ریشوں کو رواں کرنا جہاں آہنی میخ بھی کام نہ کرسکے اس کی قدرت کے کیسے عجائبات ہیں (۲۰۰) جاندار سبزہ کو بے جان دانے اور گٹھلی سے اور انسان و حیوان کو نطفہ سے اور پرند کو انڈے سے (۲۰۱) جاندار درخت سے بے جان گٹھلی اور دانہ کو اور انسان و حیوان سے نطفہ کو اور پرند سے انڈے کو یہ اس کے عجائب قدرت و حکمت ہیں (۲۰۲) اور ایسے براہین قائم ہونے کے بعد کیوں ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد اٹھنے کا یقین نہیں کرتے جو بے جان نطفہ سے جاندار حیوان پیدا کرتا ہے اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کرنا کیا بعید ہے (۲۰۳) کہ خلق اس میں چین پاتی ہے اور دن کی تکان اور ماندگی کو استراحت سے دور کرتی ہے اور شب بیدار زاہد تنہائی میں اپنے رب کی عبادت سے چین پاتے ہیں (۲۰۴) کہ ان کے دورے اور سیر سے عبادات و معاملات کے اوقات معلوم ہوں

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۹۷ وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ۝۹۸ وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰی ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝۹۹ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا

ہم نے نشانیاں مفصل بیان کردیں علم والوں کے لئے اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ف۲۰۵ پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے ف۲۰۶ اور کہیں امانت رہنا ف۲۰۷ بیشک ہم نے مفصل آیتیں بیان کردیں سمجھ والوں کے لئے اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر اگنے والی چیز نکالی ف۲۰۸ تو ہم نے اس سے نکالی سبزی جس میں سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ اس کا پھل دیکھو جب پھلے اور اس کا پکنا بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے اور ف۲۰۹ اللہ کا شریک ٹھہرایا جنوں کو ف۲۱۰ حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں جہالت سے پاکی اور برتری ہے اس کو ان

(۲۰۵) یعنی حضرت آدم سے (۲۰۶) ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر (۲۰۷) باپ کی پشت میں یا قبر کے اندر (۲۰۸) یعنی ایک ہی پانی سے [illegible] اور اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ (۲۰۹) باوجودیکہ اس کی کمال قدرت و کمال حکمت [illegible] بالاعلان [illegible] (۲۱۰) کہ ان کی اطاعت کر کے بت پرست ہو گئے

يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ

کی باتوں سے　بے کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا　اس کے بچہ کہاں سے ہو　حالانکہ

تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾

اس کی عورت نہیں [٢١١]　اور اس نے ہر چیز پیدا کی [٢١٢]　اور وہ سب کچھ جانتا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ

یہ ہے اللہ تمہارا رب [٢١٣] اور اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں　ہر چیز کا بنانے والا　تو اسے پوجو　وہ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ

ہر چیز پر نگہبان ہے [٢١٤]　آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں [٢١٥] اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں

وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَاۗءَكُمْ بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ

اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار　تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے　تو جس نے دیکھا تو

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذٰلِكَ

اپنے بھلے کو　اور جو اندھا ہوا اپنے برے کو　اور میں تم پر نگہبان نہیں　اور ہم اسی طرح

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِتَّبِعْ

آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں [٢١٦] اور اس لئے کہ کافر بول اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لئے کہ اسے علم والوں پر واضح کردیں　اس پر چلو

مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾

جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے [٢١٧]　اس کے سوا کوئی معبود نہیں　اور مشرکوں سے منہ پھیر لو

(٢١١) [illegible] (٢١٢) [illegible] مخلوق [illegible] (٢١٣) [illegible] مستحق عبادت ہیں (٢١٤) [illegible] (٢١٥) [illegible] حضرت سعید ابن مسیب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] (٢١٦) [illegible] (٢١٧) [illegible]

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾

اور اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر کروڑے حاکم نہیں

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے (۲۱۸) یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں ان کے عمل بھلے کر دیئے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انہیں بتا دے گا جو کرتے تھے

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے تم فرما دو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں (۲۱۹) اور تمہیں (۲۲۰) کیا خبر کہ جب وہ آئیں تو یہ ایمان نہ لائیں گے

وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو (۲۲۱) جیسا وہ پہلی بار ایمان نہ لائے تھے (۲۲۲) اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں

ع ۱۳ ۱۰ ۱۹

(۲۱۸) قتادہ کا قول ہے کہ مسلمان کفار کے بتوں کی برائی بیان کیا کرتے تھے تاکہ کفار کو نصیحت ہو اور وہ بت پرستی کے عیب سے باخبر ہوں مگر ان ناخدا شناس جاہلوں نے بجائے پند پذیر ہونے کے شان الٰہی میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولنی شروع کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اگرچہ بتوں کو برا کہنا اور ان کی حقیقت کا اظہار طاعت و ثواب ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کفار کی بدگوئیوں کو روکنے کے لئے اس کو منع فرمایا گیا ابن انباری کا قول ہے کہ یہ حکم اول زمانہ میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا فرمائی منسوخ ہو گیا (۲۱۹) وہ جب چاہے حسب اقتضاء حکمت نازل فرماتا ہے (۲۲۰) اے مسلمانو (۲۲۱) حق کے دیکھنے اور سمجھنے سے (۲۲۲) ان آیات پر جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست اقدس پر ظاہر ہوئی تھیں جیسے شق القمر وغیرہ معجزات باہرات کے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے ۲۲۳ اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ

چیز ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے ۲۲۴ مگر یہ کہ خدا چاہتا ۲۲۵

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

ولیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں ۲۲۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کیے ہیں

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

۲۲۷ دھوکے کو اور تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے ۲۲۸ تو انہیں ان کی بناوٹوں پر چھوڑ دو ۲۲۹

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ

اور اس لئے کہ اس ۲۳۰ کی طرف ان کے دل جھکیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں

وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ

اور گناہ کمائیں جو انہیں کمانا ہے تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے

الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری ۲۳۱ اور جن کو ہم نے کتاب دی

(۲۲۳) شانِ نزول: ابن جریر کا قول ہے کہ یہ آیت استہزاء کرنے والے قریش کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمارے مُردوں کو اٹھا لائیے ہم ان سے دریافت کرلیں کہ آپ جو فرماتے ہیں یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھائیے جو آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں یا اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیے۔ اس کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی (۲۲۴) وہ اہلِ شقاوت ہیں (۲۲۵) اس کی مشیت جو ہوتی ہے وہی ہوتا ہے جو اس کے علم میں اہلِ سعادت ہیں وہ ایمان سے مشرف ہوتے ہیں (۲۲۶) نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ نشانیاں بلکہ اس سے زیادہ دیکھ کر بھی ایمان لانے والے نہیں (مدارک وغیرہ) (۲۲۷) یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں غور کرنے کے لئے (۲۲۸) لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ اس کے مشقت پر صابر رہنے سے ظاہر ہو جائے کہ یہ جزیل ثواب پانے والا ہے (۲۲۹) اللہ انہیں بدلہ دے گا رسوا کرے گا اور آپ کی مدد فرمائے گا (۲۳۰) بناوٹ کی بات (۲۳۱) یعنی قرآن شریف جس میں امر و نہی، وعدہ و وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی شہادت اور تمہارے افتراء کا بیان ہے۔ شانِ نزول: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حکم مقرر کیجئے ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے ف۲۳۲ تو اے سننے والے تو ہرگز

الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ

شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي

کوئی بدلنے والا نہیں ف۲۳۳ اور وہی ہے سنتا جانتا اور اے سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں

الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ

کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں ف۲۳۴

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ

اور نری اٹکلیں (فضول اندازے) دوڑاتے ہیں ف۲۳۵ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکا اس کی

سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ

راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا

لیا گیا ف۲۳۶ اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس

ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا

ف۲۳۷ پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا ف۲۳۸ مگر جب

(۲۳۲) کیونکہ ان کے پاس اس کی دلیلیں ہیں (۲۳۳) کوئی اس کی قضا کا ٹالنے والا اور حکم کا رد کرنے والا اس کا وعدہ خلاف ہو سکے بعض مفسرین نے فرمایا کہ کلام جب تام ہے تو وہ قابل نقص و تغییر نہیں اور وہ قیامت تک تحریف و تغییر سے محفوظ ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک کی تحریف کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا ضامن ہے (تفسیر ابو السعود) (۲۳۴) اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت و حق شناسی سے محروم ہیں (۲۳۵) کہ یہ حلال ہے یہ حرام اور اٹکل سے کوئی چیز حلال حرام نہیں ہوتی جسے اللہ اور اس کے رسول نے حلال کیا وہ حلال اور جسے حرام کیا وہ حرام (۲۳۶) یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حلت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو (۲۳۷) یعنی (۲۳۸) مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کے لئے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے

اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ

تمہیں اس سے مجبوری ہو ۲۳۹ اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَ

بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا

بَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا

گناہ وہ جو گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا

يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ

پائیں گے اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ۲۴۰ اور وہ بے شک

لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ

حکم عدولی ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں

وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾ أَوَمَن كَانَ مَيْتًا

اور اگر تم ان کا کہنا مانو ۲۴۱ تو اس وقت تم مشرک ہو ۲۴۲ اور کیا وہ کہ مردہ تھا تو ہم نے

فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن

اسے زندہ کیا ۲۴۳ اور اس کے لئے ایک نور کر دیا ۲۴۴ جس سے لوگوں میں چلتا ہے ۲۴۵ وہ اس جیسا

مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ

ہو جائے گا جو اندھیریوں میں ہے ۲۴۶ ان سے نکلنے والا نہیں یونہی کافروں کی آنکھ میں ان کے

(۲۳۹) تو حد اضطرار قدر ضرورت روا ہے (۲۴۰) وقت ذبح نہ تحقیقاً نہ تقدیراً خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مر گیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسمیہ کے یا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا وقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا (۲۴۱) اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال جانو (۲۴۲) کیونکہ دین میں حکم الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اور اللہ کے سوا اور کو حاکم قرار دینا شرک ہے (۲۴۳) مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کے لئے موت ہے اور ایمان حیات (۲۴۴) نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتاب اللہ یعنی قرآن مراد ہے (۲۴۵) اور بینائی حاصل کرتا ہے اور حق کی راہ پاتا ہے (۲۴۶) کفر و جہل و تیرہ باطنی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن و کافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی مثل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہوا اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے۔ یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کے عام ہیں اگرچہ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ابوجہل نے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لئے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انہیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ دولت ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو غصہ آیا اور وہ ابوجہل پر چڑھ گئے اور اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابوجہل عاجزی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابو یعلیٰ (حضرت امیر حمزہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور انہوں نے ہمارے معبودوں کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بے عقل بتایا اس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا تمہارے برابر بے عقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور باطن منور فرمایا اور ابوجہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر و جہل کی اندھیریوں میں گرفتار ہے اور

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكٰبِرَ

ان کو بھلے کر دیئے گئے ہیں — اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ

مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا

کیے کہ اس میں داؤں کھیلیں ۲۴۷ اور داؤں نہیں کھیلتے مگر اپنی جانوں پر اور

يَشْعُرُونَ ﴿۱۲۳﴾ وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ

انہیں شعور نہیں ۲۴۸ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں

مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ

بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا ۲۴۹ اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے ۲۵۰

وقف لازم — وقف منزل

سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ

عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب

بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ

بدلہ ان کے مکر کا — اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام

لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا

کے لئے کھول دیتا ہے ۲۵۱ اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا سینہ تنگ خوب رکا ہوا کر دیتا ہے ۲۵۲

كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ

گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے — اللہ یونہی عذاب ڈالتا ہے — ایمان نہ لانے

(۲۴۷) اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکاتے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں (۲۴۸) کہ اس کا وبال انہیں پر پڑتا ہے (۲۴۹) یعنی جب تک خود ہمارے پاس وحی نہ آئے اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے۔ شان نزول ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۲۵۰) یعنی اللہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں عمر و مال سے کوئی مستحق نبوت نہیں ہو سکتا اور یہ نبوت کے طلبگار تو حسد مکر بدعہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب عالی کہاں (۲۵۱) اس کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اس کے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے (۲۵۲) کہ اس میں علم و دلائل توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو تو اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس پر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

دلوں کو اور یہ ۲۵۳ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے ہم نے آیتیں مفصل بیان کردیں

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا

نصیحت ماننے والوں کے لئے ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے یہاں اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ

کے کاموں کا پھل ہے اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا اے جن کے گروہ تم نے

اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا

بہت آدمی گھیر لیے ۲۵۴ اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب

اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ

ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا ۲۵۵ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی ۲۵۶

قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے ۲۵۷ اے محبوب بیشک تمہارا

حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا

رب حکمت والا علم والا ہے اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں بدلہ ان

يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

کے کئے کا ۲۵۸ اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں کے رسول نہ آئے تھے

(۲۵۳) یعنی اسلام (۲۵۴) ان کو بہکا کر (۲۵۵) اس طرح کہ انسانوں نے شہوات و معاصی میں ان سے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں کو اپنا مطیع بنا کر اپنی مراد کا نتیجہ پایا (۲۵۶) وقت کو پہنچ گئے یعنی قیامت کا دن یا موت کا وقت (۲۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ استثناء اس قوم کی طرف راجع ہے جس کی نسبت علم الٰہی میں ہے کہ وہ اسلام لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور جہنم سے نکالے جائیں گے (۲۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کو ان پر مسلط کرتا ہے اور برائی چاہتا ہے تو بروں کو ان پر۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اس پر ظالم بادشاہ مسلط کیا جاتا ہے تو جو اس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی چاہیں انہیں چاہیے کہ ظلم ترک کریں۔

إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ

میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس کا رہتا ہے آخرت کا گھر

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ

بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ف۲۷۰ اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے

وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ

ان میں سے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں کا ف۲۷۱

فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ

تو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے وہ

يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ

ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۲۷۲ اور یونہی بہت

لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ

مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ف۲۷۳ کہ انہیں ہلاک کریں

وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ

اور ان کا دین ان پر مشتبہ کر دیں ف۲۷۴ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے تو تم انہیں چھوڑ دو وہ

وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا

ہیں اور ان کے افتراء اور بولے ف۲۷۵ یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی ف۲۷۶ ہے اسے وہی کھائے

(۲۷۰) زمانہ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں اور درختوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے تھے اس کو تو مہمانوں اور مسکینوں پر صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کے لئے مقرر کرتے تھے وہ خاص ان پر اور ان کے خادموں پر صرف کرتے اور جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر بتوں والے حصہ میں سے کچھ اس میں ملتا تو اس کو نکال کر پھر بتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں ان کی اس جہالت و بدعقلی کا ذکر فرما کر ان پر تنبیہ فرمائی گئی (۲۷۱) یعنی بتوں کا (۲۷۲) اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں خالق منعم کے عزت و جلال کی انہیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فساد عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انہوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارساز عالم کے برابر کر دیا اور جیسا اس کے لئے حصہ مقرر کیا ایسا ہی بتوں کے لئے بھی کیا بے شک یہ بہت ہی برا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خطا و ضلال ہے اس کے بعد ان کے جہل اور ضلالت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے (۲۷۳) یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبیح افعال اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے جن کو عقل صحیح کبھی گوارا نہ کر سکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو بت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرۃً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اس کا بے گناہ خون کرنا انہوں نے گوارا کیا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے (۲۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے ان کو اغوا کر کے ان گمراہیوں میں ڈالا تاکہ انہیں دین اسمعیل سے منحرف کریں (۲۷۵) مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتیوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کر کے کہ (۲۷۶) ممنوع الانتفاع

إِلَّا مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا

جسے ہم چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے ف۲۷۷ اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا حرام ٹھہرایا ف۲۷۸ اور کچھ مویشی کے

يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا

ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے ف۲۷۹ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے عنقریب وہ انہیں بدلہ دے گا ان

يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ

کے افتراؤں کا اور بولے جو ان مویشی کے پیٹ میں ہے وہ نرا (خالص) ہمارے

لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ

مردوں کا ہے ف۲۸۰ اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور مرا ہوا نکلے تو وہ سب ف۲۸۱

شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ

اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ انہیں ان کی ان باتوں کا بدلہ دے گا بے شک وہ حکمت و علم والا ہے بے شک تباہ ہوئے

الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ

وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے ف۲۸۲ اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں

اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾ وَ

روزی دی ف۲۸۳ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو ف۲۸۴ بے شک وہ بہکے اور راہ نہ پائی ف۲۸۵ اور

هُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ

وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر چھتے ہوئے (چھائے ہوئے) ف۲۸۶ اور کچھ بے چھتے (بے چھائے) اور کھجور

(۲۷۷) یعنی بتوں کی خدمت گزار مردوں وغیرہ (۲۷۸) جن کو بحیرہ سائبہ حامی کہتے ہیں (۲۷۹) بلکہ ان پر بتوں کے نام لیتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں اللہ نے اس کا حکم دیا ہے (۲۸۰) صرف انہیں کے لئے حلال ہے اگر زندہ پیدا ہو (۲۸۱) مرد و عورت (۲۸۲) شان نزول یہ آیت زمانہ جاہلیت کے ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگدلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ درگور کر دیا کرتے تھے ربیعہ و مضر وغیرہ قبائل میں اس کا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے ان کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے اس میں شک نہیں اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دنیا کا خسارہ ہے گھر کی تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذاب عظیم ہے تو یہ عمل دنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے (۲۸۳) یعنی بحیرہ سائبہ حامی وغیرہ جو بیان ہو چکے (۲۸۴) کیونکہ وہ یہ اعتقاد کرتے ہیں کہ ایسے بیہودہ افعال کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کا یہ خیال اللہ پر افترا ہے (۲۸۵) حق و صواب کی

وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ

اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ۲۸۷ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے ۲۸۸ اور

مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ

کسی میں الگ ۲۸۹ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن کٹے ۲۹۰

وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً

اور بے جا نہ خرچو ۲۹۱ بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے

وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

اور کچھ زمین پر بچھے ۲۹۲ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ

بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر و مادہ ایک جوڑ بھیڑ کا

وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ

اور ایک جوڑ بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہیں ۲۹۳ کسی علم سے بتاؤ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ

سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا تم فرماؤ

(۲۸۶) یعنی ٹٹیوں پر قائم کیے ہوئے مثل انگور وغیرہ کے (۲۸۷) رنگ و مزہ و مقدار و خوشبو میں باہم مختلف (۲۸۸) مثلاً رنگ میں یا پتوں میں (۲۸۹) مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں (۲۹۰) معنی یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں تو کھانا تو اسی وقت سے تمہارے لئے مباح ہے اور اس کا حق یعنی اس کی زکوٰۃ اس کے کامل ہونے کے بعد واجب ہوتی ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں۔ مسئلہ [illegible] ... (۲۹۱) [illegible] ... اسراف [illegible] ... کام میں جو مال خرچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے [illegible] ... معصیت میں خرچ [illegible] ... (۲۹۲) چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں [illegible] ... اللہ تعالیٰ نے حلال کئے انہیں کھاؤ اور [illegible] ... (۲۹۳) یعنی اللہ تعالیٰ نے [illegible] ... حرام نہیں ہوئی

الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ

کی چربی ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا

الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا

آنت یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا (۳۰۲) اور بیشک

لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۚ

ہم ضرور سچے ہیں پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے (۳۰۳)

وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ

اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا (۳۰۴) اب کہیں گے

أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ

مشرک (۳۰۵) اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے (۳۰۶)

كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ

ایسا ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا (۳۰۷) تم فرماؤ

هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ

کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے کہ اسے ہمارے لیے نکالو تم تو نرے گمان (خام خیال) کے پیچھے ہو

وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ

اور تم یونہی تخمینے کرتے ہو (۳۰۸) تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے (۳۰۹) تو وہ

(۳۰۲) یہود اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کئے گئے لہٰذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بط اور شترمرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی) (۳۰۳) کہ مکذبین کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا تاکہ انہیں ایمان لانے کا موقع ملے (۳۰۴) اپنے وقت پر آ ہی جاتا ہے (۳۰۵) یہ خبر غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرما دی (۳۰۶) ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی مشیت سے ہوا یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ اس سے راضی ہے (۳۰۷) اور یہ عذر باطل ان کے کچھ کام نہ آیا کیونکہ کسی امر کا مشیت میں ہونا اس کی مرضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطے سے بیان کی گئی اور اس کا امر فرمایا گیا (۳۰۸) اور غلط اٹکلیں چلاتے ہو (۳۰۹) کہ اس نے رسول بھیجے کتابیں نازل فرمائیں راہ حق واضح کر دی

شَاءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ

چاہتا تو سب کی ہدایت فرماتا تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو

يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ

گواہی دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا ف۳۱۰ پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں ف۳۱۱ تو تو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

دینا اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان

بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ

نہیں لاتے اور اپنے رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں ف۳۱۲ تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر

رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا

تمہارے رب نے حرام کیا ف۳۱۳ یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ف۳۱۴ اور

تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا

اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے ف۳۱۵ اور بے حیائیوں

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی ف۳۱۶ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَ

ناحق نہ مارو ف۳۱۷ یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو اور

(۳۱۰) کہ تم آپ سے حرام کر لیتے ہو یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کا حکم دیا ہے یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد نہیں ہے اور وہ جو کہتے ہیں وہ ان کی تراشیدہ بات ہے (۳۱۱) اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض اتباع ہوا اور کذب و باطل ہوگی (۳۱۲) جو بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں (۳۱۳) اس کا بیان یہ ہے (۳۱۴) کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں انہوں نے تمہاری پرورش کی تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمہاری ہر خطرے سے نگہبانی کی ان کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا ترک کرنا حرام ہے (۳۱۵) اس میں اولاد کو زندہ درگور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہل جاہلیت میں دستور تھا وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا ان کا سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جرم کا ارتکاب کرتے ہو (۳۱۶) کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی للّٰہیت سے نہیں لوگوں کے دکھاوے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے (۳۱۷) وہ امور جن سے قتل مباح ہوتا ہے یہ ہیں مرتد ہونا یا قصاص یا بیاہے ہوئے کا زنا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیاہا ہوا ہونے کے باوجود اس نے زنا کیا ہو یا اس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اس پر آتا ہو یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہو

لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے ف۳۱۸ جب تک وہ اپنی

اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا

جوانی کو پہنچے ف۳۱۹ اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے

اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ

مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد

اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا

پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو اور یہ کہ ف۳۲۰ یہ

صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ

ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو ف۳۲۱ کہ تمہیں اس کی

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا

راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے پھر ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ

موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۳۲۲ پورا احسان کرنے کو اس پر جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل

شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَهٰذَا

اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ ف۳۲۳ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں ف۳۲۴ اور یہ

(۳۱۸) جس سے اس کا فائدہ ہو (۳۱۹) اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو (۳۲۰) اس رکوع میں جو حکم دیئے (۳۲۱) جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت (۳۲۲) توریت (۳۲۳) بنی اسرائیل (۳۲۴) اور بعث حساب اور ثواب و عذاب اور دیدار الٰہی کی تصدیق کریں

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ

برکت والی کتاب ۳۲۵ ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو کبھی

تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا

کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی ۳۲۶ اور ہمیں ان

عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

کے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ۳۲۷ یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان سے زیادہ

لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ

ٹھیک راہ پر ہوتے ۳۲۸ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت اور

رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ

رحمت آئی ۳۲۹ تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے

سَنَجْزِی الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا

عنقریب وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں بُرے عذاب کی سزا دیں گے

كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ

بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ۳۳۰ مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے ۳۳۱ یا

يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِیْ بَعْضُ اٰيٰتِ

تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ۳۳۲ جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی

(۳۲۵) یعنی قرآن شریف جو کثیر الخیر اور کثیر النفع اور کثیر البرکہ ہے اور قیامت تک رہے گا اور تحریف و تبدیل و نسخ سے محفوظ رہے گا (۳۲۶) یعنی یہود و نصارٰی پر توریت اور انجیل (۳۲۷) کیونکہ وہ ہماری زبان میں نہ تھی نہ ہمیں کسی نے اس کے معنی بتائے اللہ تعالٰی نے قرآن کریم نازل فرما کر ان کے اس عذر کو قطع فرما دیا (۳۲۸) کفار کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصارٰی پر کتابیں نازل ہوئیں مگر وہ بدعقلی میں گرفتار رہے ان کتابوں سے منتفع نہ ہوئے ہم ان کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو ہم ٹھیک راہ پر ہوتے قرآن نازل فرما کر ان کا یہ عذر بھی قطع فرما دیا چنانچہ آگے ارشاد ہوتا ہے (۳۲۹) یعنی یہ قرآن پاک جس میں حجت، منیر اور بیان صاف اور ہدایت اور رحمت ہے (۳۳۰) جب وحدانیت و رسالت پر زبردست حجتیں قائم ہو چکیں اور اعتقادات کفر و ضلال کا بطلان ظاہر کر دیا گیا تو اب ایمان لانے میں کیوں توقف ہے کیا انتظار باقی ہے (۳۳۱) ان کی ارواح قبض کرنے کے لئے (۳۳۲) قیامت کی نشانیوں میں سے جمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے ترمذی کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے گا اور جب وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور اسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا۔

رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ

آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان

فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ﴿۱۵۸﴾ إِنَّ الَّذِينَ

میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ف۳۲۳ تم فرماؤ رستہ دیکھو ف۳۲۴ ہم بھی دیکھتے ہیں وہ جنہوں نے

فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ

اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے ف۳۲۵ اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی

إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ

کے حوالے ہے پھر وہ انہیں بتا دے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ف۳۲۶ جو ایک نیکی لائے

فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا

تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں ف۳۲۷ اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ف۳۲۸

دِينًا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۶۱﴾

ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک نہ تھے ف۳۲۹

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۲﴾

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا

(۳۲۳) یعنی علامت قیامت ... معنی یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اس کا ایمان قبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اس کی توبہ قبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے رہے ہوں نشانی کے بعد بھی ان کے عمل مقبول ہوں گے (۳۲۴) ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی یا عذاب یا نشانی آنے کا (۳۲۵) مثل یہود و نصاریٰ کے حدیث شریف میں ہے یہود اکہتر فرقے ہو گئے ان میں سے ایک ناجی باقی سب ناری اور نصاریٰ بہتر فرقے ہو گئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی وہ سب کے سب ناری ہوں گے سوا ایک کے تو عرض کیا وہ کون ہیں فرمایا وہ بڑی جماعت ہے سواد اعظم اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے (۳۲۶) اور آخرت میں انہیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہو جائے گا (۳۲۷) یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا یہ عدل ہے (۳۲۸) یعنی دین اسلام جو اللہ کو مقبول ہے (۳۲۹) اس میں کفار قریش کا رد ہے جو گمان کرتے تھے کہ وہ دین ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک و بت پرست نہ تھے تو بت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعویٰ کہ وہ ابراہیمی ملت پر ہیں باطل ہے

لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ

اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (۳۲۰) تم فرماؤ کیا اللہ

اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا

کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے (۳۲۱) اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ

عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم

ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی (۳۲۲) پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے (۳۲۳) وہ تمہیں بتا دے گا

بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ

جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا (۳۲۴)

وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ

اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی (۳۲۵) کہ تمہیں آزمائے (۳۲۶) اس چیز میں جو تمہیں عطا کی

إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

بیشک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

ع ۲۰

سورۃ الاعراف مکیۃ ۳۹ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتہا ۲۰۶ رکوعاتہا ۲۴

سورۂ اعراف مکی ہے (۱) اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

الٓمٓصٓ ﴿١﴾ كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

اے محبوب ایک کتاب تمہاری طرف اتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رکے (۲) اس لیے

۲۷۰

(۳۲۰) اولیت یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امت پر مقدم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوقات ہیں تو ضرور اول المسلمین ہوئے (۳۲۱) شان نزول کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی طرف لوٹ آئیے اور ہمارے معبودوں کی عبادت کیجئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولید ابن مغیرہ کہتا تھا کہ میرا رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے تو میری گردن پر اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خدا شناس کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو رب بتائے اور یہ بھی باطل ہے کہ کسی کا گناہ دوسرا اٹھا سکے (۳۲۲) ہر شخص اپنے گناہ میں ماخوذ ہو گا دوسرے کے گناہ میں نہیں (۳۲۳) روز قیامت (۳۲۴) کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی امت آخر الامم ہے اسی لئے ان کو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرف کریں (۳۲۵) شکل و صورت میں حسن و جمال میں رزق و مال میں علم و عقل میں قوت و کمال میں (۳۲۶) یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پا کر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔

(۱) یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے سوائے پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی "واسئلہم عن القریۃ" ہے اس سورت میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع اور تین ہزار تین سو پچیس کلمے اور چودہ ہزار دس حروف ہیں (۲) اس خیال سے کہ شاید لوگ نہ مانیں اور اس پر اعتراض کریں اور اس کی تکذیب کے درپے ہوں

مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کہ تم اس سے ڈر سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا (۳)

وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ

اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہم نے

اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ

ہلاک کیں (۴) تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب وہ دوپہر کو سوتے تھے (۵) تو ان کے منہ سے کچھ نہ نکلا جب

جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ

ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی بولے کہ ہم ظالم تھے (۶) تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن

اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا

کے پاس رسول گئے (۷) اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے (۸) تو ضرور ہم ان کو بتا دیں گے (۹) اپنے علم سے اور ہم کچھ

كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝٧ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗئِكَ

غائب نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے (۱۰) تو جن کے پلے بھاری ہوئے (۱۱) وہی

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

مراد کو پہنچے اور جن کے پلے ہلکے ہوئے (۱۲) تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان

اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ

گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے (۱۳) اور بے شک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ (ٹھکانا) دیا

(۳) یعنی قرآن شریف جس میں ہدایت و نور کا بیان ہے جلن سے کہا کہ اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے کیونکہ یہ سب اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا "ما آتٰکم الرسول فخذوہ" الآیہ "یعنی جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں سے اخذ کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو (۴) اس علم الٰہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے نتائج پچھلی قوموں کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں (۵) معنی یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت آیا جب کہ انہیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروف راحت تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آگیا اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسباب امن و راحت پر مغرور نہ ہوں عذاب الٰہی جب آتا ہے تو دفعتہً آجاتا ہے (۶) عذاب آنے پر انہوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور اس وقت اعتراف بھی فائدہ نہیں دیتا (۷) کہ انہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی (۸) کہ انہوں نے اپنی امتوں کو ہمارے پیام پہنچائے اور ان امتوں نے انہیں کیا جواب دیا (۹) رسولوں کو بھی اور ان کی امتوں کو بھی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کیا (۱۰) اس طرح کہ اللہ عزوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلہ اتنا وسیع ہوگا جتنا مشرق و مغرب کے درمیان وسعت ہے ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا یا رب کس کی قدرت ہے کہ اس کو نیکیوں سے بھر سکے ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں جب اپنے بندے سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فضل الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے (۱۱) نیکیاں زیادہ ہوئیں (۱۲) اور ان میں کوئی نیکی نہ ہوئی یہ کفار کا حال ہوگا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں (۱۳) کہ ان کو جھٹلاتے تھے اور ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ

اور تمہارے لیے اس میں زندگی کے اسباب بنائے (۱۴) بہت ہی کم شکر کرتے ہو (۱۵) اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا

ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا

پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر

إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿١١﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ

ابلیس یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا

إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ

جب میں نے تجھے حکم دیا تھا (۱۶) بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے

مِن طِينٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ

مٹی سے بنایا (۱۷) فرمایا تو یہاں سے اتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے

فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿١٣﴾ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ

نکل (۱۸) تو ہے ذلت والوں میں (۱۹) بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ

يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي

لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے مہلت ہے (۲۰) بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا

لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ

میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا (۲۱) پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا

(۱۴) اور اپنے فضل سے تمہیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم (۱۵) شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا (۱۶) مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کے لئے ہے اور اس لئے کہ شیطان کی معاندت اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مفتخر ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے (۱۷) اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل و اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط و باطل ہے کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے فضیلت کا مدار اصل و جوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش و تیزی اور ترفع ہے یہ سبب استکبار کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار و حلم و حیا و صبر حاصل ہوتے ہیں مٹی سے ملک آباد ہوتے ہیں آگ سے ہلاک مٹی امانت دار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اس کو محفوظ رکھے اور بڑھائے آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کر سکتی علاوہ بریں حماقت و شقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اس کے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود (۱۸) جنت سے کہ یہ جگہ طاعت و تواضع والوں کی ہے منکر و سرکش کی نہیں (۱۹) کہ انسان تیری مذمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی تکبر والے کا انجام ہے (۲۰) اور مدت اس مہلت کی سورہ حجر میں بیان فرمائی گئی اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ اور یہ وقت نفخۂ اولیٰ کا ہے جب سب لوگ مر جائیں گے شیطان نے مردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نفخۂ اولیٰ تک کی مہلت دی گئی (۲۱) کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور انہیں باطل کی طرف مائل کروں گناہوں کی رغبت دلاؤں تیری طاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں

أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ

ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے داہنے اور ان کے بائیں سے ۲۲

وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا ۖ

اور تو ان میں سے اکثر کو شکرگزار نہ پائے گا ۲۳ فرمایا یہاں سے نکل جا رد کیا گیا راندہ ہوا

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ وَيَا آدَمُ

ضرور جو ان میں سے تیرے کہے پر چلا میں تم سب سے جہنم بھر دوں گا ۲۴ اور اے آدم

اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا

تو اور تیرا جوڑا ۲۵ جنت میں رہو تو اس میں سے جہاں چاہو کھاؤ اور

تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا

اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہوگے پھر شیطان نے ان کے

الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَ

جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی شرم کی چیزیں ۲۶ جو ان سے چھپی تھیں ۲۷ اور

قَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا

بولا تمہیں تمہارے رب نے اس پیڑ سے اسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو

مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا

فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ۲۸ اور ان سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا

(۲۲) یعنی چاروں طرف سے انہیں گھیر کر راہ راست سے روکوں گا (۲۳) چونکہ شیطان بنی آدم کو گمراہ کرنے اور شہوات و قبائح پر ابھارنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنے کا عزم کر چکا تھا اس لئے اسے گمان تھا کہ وہ بنی آدم کو بہکالے گا اور انہیں فریب دے کر خداوند عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی طاعت و فرمانبرداری سے روک دے گا (۲۴) تجھ کو بھی اور تیری ذریت کو بھی اور تیری اطاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سب کو جہنم میں داخل کیا جائے گا شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدم کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے (۲۵) یعنی حضرت حوا (۲۶) یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو جائیں اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ جسم جس کو عورت کہتے ہیں اس کو چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے (۲۷) اس سے معلوم ہوا کہ اب تک دونوں صاحبوں نے ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا (۲۸) کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو

لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ

خیر خواہ ہوں تو اتار لایا انہیں فریب سے (۲۹) پھر جب انہوں نے وہ پیڑ چکھا

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ

ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں (۳۰) اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے

الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ

اور انہیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمہیں اس پیڑ سے منع نہ کیا

وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا

اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے عرض کی اے رب ہمارے

ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ

نقصان والوں میں ہوئے فرمایا اترو (۳۱) تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے اور

لَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا

تمہیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا اسی میں

تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ

جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے اٹھائے جاؤ گے (۳۲) اے آدم کی اولاد

ع ۲ ۱۵ ۹

(۲۹) معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لئے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا (۳۰) اور جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک اس کی حاجت پیش آئی تھی (۳۱) اے آدم و حوا مع اپنی ذریت کے جو تم میں ہے (۳۲) روز قیامت حساب کے لئے

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ قَدۡ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسٗا يُوَٰرِي سَوۡءَٰتِكُمۡ وَرِيشٗاۖ وَلِبَاسُ

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ۳۳ اور پرہیزگاری کا

ٱلتَّقۡوَىٰ ذَٰلِكَ خَيۡرٞۚ ذَٰلِكَ مِنۡ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُونَ ﴿٢٦﴾

لباس وہ سب سے بھلا ۳۴ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ كَمَآ أَخۡرَجَ أَبَوَيۡكُم مِّنَ

اے آدم کی اولاد ۳۵ خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے

ٱلۡجَنَّةِ يَنزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡءَٰتِهِمَآۚ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمۡ

نکالا اتروا دیئے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں بے شک وہ اور اس

هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡۗ إِنَّا جَعَلۡنَا ٱلشَّيَٰطِينَ

کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے ۳۶ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا

أَوۡلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ ﴿٢٧﴾ وَإِذَا فَعَلُواْ فَٰحِشَةٗ قَالُواْ

دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی بے حیائی کریں ۳۷ تو کہتے ہیں

وَجَدۡنَا عَلَيۡهَآ ءَابَآءَنَا وَٱللَّهُ أَمَرَنَا بِهَاۗ قُلۡ إِنَّ ٱللَّهَ لَا

ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ۳۸ تم فرماؤ بے شک اللہ بے حیائی

يَأۡمُرُ بِٱلۡفَحۡشَآءِۖ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ ﴿٢٨﴾

کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں

[illegible]

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ (۲۹)

اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے ہو کر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے (۳۹)

فَرِیْقًا هَدٰى وَ فَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

ایک فرقے کو راہ دکھائی (۴۰) اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی (۴۱) انہوں نے اللہ کو

الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (۳۰)

چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا (۴۲) اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ (۴۳) اور کھاؤ اور پیو (۴۴)

وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۠ (۳۱) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ

اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی

اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِیَ

وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی (۴۵) اور پاک رزق (۴۶) تم فرماؤ کہ وہ

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ

ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہی کی ہے ہم یونہی

(۳۹) یعنی جیسے اس نے تمہیں نیست سے ہست کیا ایسے ہی بعد موت زندہ فرمائے گا یہ اخروی زندگی کا انکار کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ جب اسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دے گا تو طاعات و عبادات کو اس کے لئے خالص کرنا ضروری ہے (۴۰) ایمان و معرفت کی اور انہیں طاعت و عبادت کی توفیق دی (۴۱) وہ کفار ہیں (۴۲) اس کی اطاعت کی اس کے کہے پر چلے اس کے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا (۴۳) یعنی لباس زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا خوشبو لگانا داخل زینت ہے۔ مسئلہ اور سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مستحب جیسا کہ ستر اور طہارت واجب ہے۔ شان نزول مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں دن میں مرد اور عورتیں رات میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اس آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز و طواف و ہر حال میں واجب ہے (۴۴) شان نزول کلبی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانہ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ تھے اور اس کو حج کی تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے انہیں دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اس پر نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چکنائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پرواہ نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اس کو حرام کر لو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے اسراف اور تکبر سے بچتا رہ۔ مسئلہ آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیل حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیل مستقل سے ثابت ہو (۴۵) خواہ کپڑے ہوں یا اور سامان زینت (۴۶) اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں۔ مسئلہ آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے کہ جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو (خازن) تو جو لوگ توشہ گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی، سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گناہ گار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ

مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں ۴۷ علم والوں کے لئے ۴۸ تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ

حرام فرمائی ہیں ۴۹ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی

الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ

اور یہ ۵۰ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ ۵۱ کہ

تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ

اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ۵۲

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ پیچھے ہو نہ آگے

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ

اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ۵۳ میری آیتیں پڑھتے

اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ

تو جو پرہیزگاری کرے ۵۴ اور سنورے ۵۵ تو اس پر نہ کچھ خوف اور نہ کچھ

یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓىٕكَ

غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا وہ

(۴۷) جس سے حلال و حرام کے دلائل معلوم ہوں (۴۸) جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ واحد لاشریک ہے وہ جو حرام کرے وہی حرام ہے (۴۹) یہ خطاب مشرکین سے ہے جو برہنہ ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کر لیتے تھے ان سے فرمایا جاتا ہے کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام نہیں کیں اور ان سے اپنے بندوں کو نہیں روکا جن چیزوں کو اس نے حرام فرمایا وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ان میں سے بے حیائیاں ہیں جو علانیہ ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی (۵۰) حرام کیا (۵۱) حرام کیا (۵۲) وقت معین جس پر مدت ختم ہو جاتی ہے (۵۳) مفسرین کے اس میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ رسل سے تمام مرسلین مراد ہیں دوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے (۵۴) ممنوعات سے بچے (۵۵) طاعات و عبادات بجالائے

أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۗ أُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِّنَ

پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں انہیں ان کے نصیب کا لکھا پہنچے گا

الْكِتٰبِ ۗ حَتّٰىٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوٓا أَيْنَ مَا

ف۵۶ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ف۵۷ ان کی جان نکالنے آئیں تو ان سے کہتے ہیں کہاں ہیں

كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۗ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا

وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے ف۵۸ اور اپنی جانوں

عَلٰىٓ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كٰفِرِينَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوا فِيٓ أُمَمٍ

پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے اللہ ان سے ف۵۹ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے جو

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ ۗ كُلَّمَا

اور جماعتیں جن اور آدمیوں کی آگ میں گئیں انہیں میں

دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۗ حَتّٰىٓ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا ۙ

جاؤ جب ایک گروہ ف۶۰ داخل ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے ف۶۱ یہاں تک کہ جب سب اس میں جا پڑے

قَالَتْ أُخْرٰىهُمْ لِأُولٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا

تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے ف۶۲ اے رب ہمارے ان لوگوں نے ہم کو بہکایا تھا تو انہیں آگ کا

(۵۶) یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے ان کے لئے لکھی ہے [illegible] (۵۷) [illegible] (۵۸) ان کا کہیں نام و نشان ہی نہیں (۵۹) [illegible] کافروں سے [illegible] قیامت (۶۰) [illegible] (۶۱) [illegible] مشرک [illegible] لعنت کریں گے اور یہود یہود پر اور نصاری نصاری پر (۶۲) یعنی پیشواؤں کی سنت اللہ تعالیٰ سے [illegible]

ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾

دونا عذاب دے فرمائے گا سب کو دونا ہے ۶۳ مگر تمہیں خبر نہیں ۶۴

وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ

اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم کچھ ہم سے اچھے نہ رہے ۶۵

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا

تو چکھو عذاب بدلہ اپنے کئے کا ۶۶ وہ جنہوں نے ہماری آیتیں

بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا

جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے ۶۷ اور نہ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ

وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ داخل نہ ہو ۶۸ اور مجرموں کو

نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ

ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ۶۹ انہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا

غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور طاقت بھر

الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ

اچھے کام کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں

ع ۱۳

(۶۳) کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کی پیروی کرتے رہے (۶۴) کہ تم میں سے ہر فریق کے لئے کیسا عذاب ہے (۶۵) کفر و ضلال میں دونوں برابر ہیں (۶۶) کفر کا اور اعمال خبیثہ کا (۶۷) یہ ان کے اعمال نہ ان کی ارواح کے لئے کیونکہ ان کے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے [illegible] (۶۸) [illegible] (۶۹) مجرمین سے یہاں کفار مراد ہیں کیونکہ اوپر ان کی صفت میں آیات الٰہیہ کی تکذیب اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے (۷۰) یعنی اوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۴۳﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۴۴﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ﴿۴۵﴾ وَ

انہیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لیے (۷۱) ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے (۷۲) سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی (۷۳) اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے (۷۴) اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی (۷۵) صلہ تمہارے اعمال کا اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا (۷۶) تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے (۷۷) سچا وعدہ تمہیں دیا تھا بولے ہاں اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (۷۸) اور اسے کجی چاہتے ہیں (۷۹) اور آخرت کا انکار رکھتے ہیں اور

(۷۱) جو دنیا میں ان کے درمیان تھے اور طبیعتیں صاف کر دی گئیں اور ان میں باہم سوائے محبت و مودت کے کچھ باقی نہ رہا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان میں سے ہوں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے "وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ" فرمایا حضرت علی مرتضیٰ کے اس ارشاد سے رافضیوں کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کر دیا۔ (۷۲) مومنین جنت میں داخل ہوتے وقت (۷۳) اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جس کا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کرم سے عذاب جہنم سے محفوظ کیا (۷۴) اور جو انہوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں دیں وہ سب ہم نے عیاں دیکھ لیں ان کی ہدایت ہمارے لئے کمال لطف و کرم تھا (۷۵) مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے ایک ندا کرنے والا پکارے گا تمہارے لئے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے تمہارے لئے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہو گے تمہارے لئے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہو گے جنت کو میراث فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ وہ محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی (۷۶) اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر ثواب پاؤ گے (۷۷) کفر و نافرمانی پر عذاب کا (۷۸) اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں (۷۹) یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دین الٰہی کو بدل دیں اور جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیر ڈال دیں (خازن)

بَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا

جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ۸۰ اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے ۸۱ کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے

بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ

پہچانیں گے ۸۲ اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ سلام تم پر یہ ۸۳ جنت

يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ

میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں اور جب ان کی ۸۴ آنکھیں دوزخیوں کی

أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾ وَ

طرف پھریں گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر اور

نَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا

اعراف والے کچھ مردوں کو ۸۵ پکاریں گے جنہیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں کہیں گے

مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٨﴾ أَهَٰؤُلَاءِ

تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے ۸۶ کیا یہ ہیں

الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا

وہ لوگ ۸۷ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کچھ نہ کرے گا ۸۸ ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں جاؤ نہ

خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ

تم کو اندیشہ نہ کچھ غم اور دوزخی بہشتیوں کو

(۸۰) جس کو اعراف کہتے ہیں (۸۱) یہ کس طبقے کے ہوں گے اس میں بہت مختلف اقوال ہیں ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اعراف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہل جنت کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سلام کریں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یارب ظالم قوم کے ساتھ نہ کر آخر کار جنت میں داخل کئے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ ایسے ہیں کہ ان کے والدین میں سے ایک ان سے راضی ہو ایک ناراض وہ اعراف میں رکھے جائیں گے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اعراف کا مرتبہ اہل جنت سے کم ہے مجاہد کا قول یہ ہے کہ اعراف میں صلحاء فقہاء علماء ہوں گے اور ان کا وہاں قیام اس لئے ہوگا کہ دوسرے ان کے فضل و شرف کو دیکھیں اور ایک قول یہ ہے کہ اعراف میں انبیاء ہوں گے اور وہ اس مکان عالی میں تمام اہل قیامت پر ممتاز کئے جائیں گے اور ان کی فضیلت اور رتبہ عالیہ کا اظہار کیا جائے گا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے احوال و ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کریں ان قولوں پر اصحاب اعراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہوں گے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں ان تمام اقوال میں کچھ تناقض نہیں ہے اس لئے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اعراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرنے کی حکمت جداگانہ ہو (۸۲) دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مراد ہیں جنتیوں کے چہرے سپید اور تروتازہ ہوں گے اور دوزخیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی یہی ان کی علامتیں ہیں (۸۳) اعراف والے بھی نیک (۸۴) اعراف والوں کی (۸۵) کفار میں سے (۸۶) اور اہل اعراف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کر کے کفار سے کہیں گے (۸۷) جن کو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور (۸۸) اب دیکھ لو کہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں

أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ

بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو تمہیں

اللّٰهُ ۚ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِينَ ۝ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

اللہ نے دیا۸۹ کہیں گے بے شک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے جنہوں نے اپنے

دِينَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ

دین کو کھیل تماشا بنالیا۹۰ اور دنیا کی زیست نے انہیں فریب دیا۹۱ تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے

كَمَا نَسُوا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُونَ ۝۵۱

جیسا انہوں نے اس دن کے ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ

اور بے شک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے۹۲ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مفصل کیا ہدایت و رحمت

يُّؤْمِنُونَ ۝۵۲ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ

ایمان والوں کے لیے کاہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا انجام واقع ہوگا۹۳

يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا

بول اٹھیں گے وہ جو اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے۹۴ کہ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے

بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوا لَنَآ أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں کہ

(۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب اعراف والے جنت میں چلے جائیں گے تو [illegible] جہنمیوں کو بھی طمع ہوگی اور وہ عرض کریں گے یارب جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت عطا فرما کہ ہم انہیں دیکھیں ان سے بات کریں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنت میں نعمتوں میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہل جنت ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہوں گے صورتیں بگڑ گئی ہوں گی تو وہ جنتیوں کو نام لے لے کر پکاریں گے [illegible] کوئی بھائی کو [illegible] ہائے میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو اور تمہیں اللہ نے جو نعمت دی ہے [illegible] (۹۰) [illegible] تمسخر کرنے لگے (۹۱) [illegible] آخرت کو بھول گئے (۹۲) قرآن شریف (۹۳) روز قیامت (۹۴) اس پر ایمان نہ لائے تھے اور اس کے مطابق عمل نہ کرتے تھے

غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

کر پہلے کاموں کے خلاف کام کریں ف۹۵ بے شک انہوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے کھوئے گئے جو

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

بہتان اٹھاتے تھے ف۹۶ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي

ف۹۷ چھ دن میں بنائے ف۹۸ پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۹۹ رات

الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ

دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب

مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾

سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں ف۱۰۰

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ

اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ف۱۰۱ اس کے سنورنے کے بعد ف۱۰۲ اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور

طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ

طمع کرتے بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے اور وہی

(۹۵) یعنی بجائے کفر کے ایمان میں، بجائے معصیت اور نافرمانی کے طاعت و فرمانبرداری اختیار کریں مگر انہیں شفاعت میسر آئے گی نہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے (۹۶) اور جھوٹ بکتے تھے کہ بت خدا کے شریک ہیں اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کریں گے اب آخرت میں انہیں معلوم ہو گیا کہ ان کے یہ دعوے جھوٹے تھے (۹۷) مع ان تمام چیزوں کے جو ان کے درمیان ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ۔ (۹۸) چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی مقدار مراد ہے کیونکہ یہ دن تو اس وقت تھے نہیں آفتاب ہی نہ تھا جس سے دن ہوتا اور اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ ایک لمحہ میں یا اس سے کم میں پیدا فرما دیتا لیکن اتنے عرصہ میں ان کی پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے اور اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے (۹۹) یہ استواء متشابہات میں سے ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کی اس سے جو مراد ہے حق ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول اور اس پر ایمان لانا واجب حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ آفرینش کا خاتمہ عرش پر جا ٹھہرا واللہ تعالیٰ اعلم بِاَسرارِ کتابہ (۱۰۰) دعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخلِ عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر و حاجت روا اعتقاد کرتا ہے اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہوا اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ تضرع سے اظہار عجز و خشوع مراد ہے اور ادبِ دعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا اعلانیہ دعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے مسئلہ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفاء بعض کہتے ہیں کہ اخفاء افضل ہے کیونکہ وہ ریاء سے دور ہے بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریاء کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشۂ ریاء نہ ہو تو اظہار افضل ہے بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا ہی افضل ہے اور نفل میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اخفاء افضل ہے اعلان میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے (۱۰۱) کفر و معصیت و ظلم کر کے (۱۰۲) انبیاء کے تشریف لانے حق کی دعوت فرمانے احکام بیان کرنے عدل قائم فرمانے کے بعد

الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا

ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ف۱۰۲ یہاں تک کہ جب

أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ

اٹھا لائیں بھاری بادل ہم نے اسے کسی مردہ شہر کی طرف چلایا ف۱۰۳ پھر اس سے پانی اتارا

فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ

پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے ف۱۰۴ کہیں تم

تَذَكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَ

نصیحت مانو اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے ف۱۰۵ اور

الَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ

جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل ف۱۰۶ ہم یونہی طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں

لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ﴿٥٨﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ

ف۱۰۷ ان کے لیے جو احسان مانیں بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۱۰۸ تو اس نے کہا اے میری قوم

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

اللہ کو پوجو ف۱۰۹ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ

کا ڈر ہے ف۱۱۰ اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں

(۱۰۲) باران اور رحمت سے یہاں مینہ مراد ہے (۱۰۳) جس میں بارش نہ ہوئی تھی [illegible] (۱۰۴) [illegible] مردہ زمین [illegible] سرسبز اور شاداب [illegible] درخت پھل پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مردوں کو قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے گا [illegible] مردوں کا زندہ کرنا [illegible] قدرت کی یہ مثالی دلیل ہے [illegible] (۱۰۵) [illegible] مثال ہے [illegible] پانی سے نفع پاتی ہے اور اس میں پھول پھل پیدا ہوتے ہیں [illegible] (۱۰۶) [illegible] (۱۰۷) [illegible] (۱۰۸) [illegible] (۱۰۹) حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لمک ہے [illegible] حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] چالیس یا پچاس سال کی عمر میں [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] قدرت [illegible] توحید [illegible] انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر [illegible] سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (۱۱۰) [illegible] قیامت کا [illegible]

مُّبِيْنٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

دیکھتے ہیں۔ کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ

تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا اور میں اللہ کی طرف سے

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى

وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے۔ اور کیا تمہیں اس کا اچنبا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی

رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ

تم میں کے ایک مرد کی معرفت ف۱۱۳ کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو۔ تو انہوں نے اسے ف۱۱۴

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو ف۱۱۵ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو

بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ

ڈبو دیا بے شک وہ اندھا گروہ تھا ف۱۱۶ اور عاد کی طرف ف۱۱۷ ان کی برادری سے ہود کو بھیجا ف۱۱۸

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾

کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۱۱۹

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ

اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں اور

(۱۱۳) جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو (۱۱۴) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو (۱۱۵) ان پر ایمان لائے اور (۱۱۶) جسے حق نظر نہ آتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان کے دل اندھے تھے نور معرفت سے ان کو بہرہ نہ تھا (۱۱۷) یہاں عاد اولیٰ مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عاد ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے (جمل) (۱۱۸) ہود علیہ السلام نے (۱۱۹) اللہ کے عذاب کا

وَ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ

اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں ف۱۲۰ کہا اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا علاقہ

لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا

میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا

لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى

معتمد خیر خواہ ہوں ف۱۲۱ اور کیا تمہیں اس کا اچنبا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی

رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ

تم میں سے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین

نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ

کیا ف۱۲۲ اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ بڑھایا ف۱۲۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۲۴ کہ کہیں تمہارا

تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ

بھلا ہو بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو ف۱۲۵ کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ف۱۲۶ ہمارے باپ دادا

یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ

پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں تو لاؤ ف۱۲۷ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو کہا ف۱۲۸

قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ

ضرور تم پر تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا ف۱۲۹ کیا مجھ سے خالی ان

(۱۲۰) یعنی رسالت کے دعویٰ میں سچا نہیں جانتے (۱۲۱) کفار کا حضرت ہود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انہیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شان حلم سے جو جواب دیا اس میں شان مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور ان کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی اس سے دنیا کو سبق ملتا ہے کہ سفیہوں اور بدخصال لوگوں سے اس طرح مخاطبہ کرنا چاہئے مزید آپ نے اپنی رسالت اور خیر خواہی امانت کا ذکر فرمایا اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہل علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے (۱۲۲) یہ اس کا بڑا احسان ہے (۱۲۳) اور بہت زیادہ قوت اور طول قامت عنایت کیا (۱۲۴) اور یہ سمجھ کر ایمان لاؤ اور طاعات و عبادات بجالا کر اس کے احسان کی شکر گزاری کرو (۱۲۵) یعنی اپنے عبادت خانہ سے حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے تھے جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم کے پاس آکر سنا دیتے (۱۲۶) بت (۱۲۷) وہ عذاب (۱۲۸) حضرت ہود علیہ السلام نے (۱۲۹) اور تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب واجب و لازم ہو گیا

أَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّا نَزَّلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ

ناموں میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ۱۳۰ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری

فَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿٧١﴾ فَأَنجَيْنَٰهُ وَٱلَّذِينَ

تو راستہ دیکھو ۱۳۱ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ والوں

مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا۟

کو ۱۳۲ اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی ۱۳۳ اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ۱۳۴ تھے ان کی جڑ کاٹ دی ۱۳۵ اور وہ

مُؤْمِنِينَ ﴿٧٢﴾ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ

ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ۱۳۶ ان کی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو

مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ قَدْ جَآءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِۦ نَاقَةُ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ۱۳۷ روشن دلیل آئی ۱۳۸ یہ اللہ کا ناقہ

ٱللَّهِ لَكُمْ ءَايَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِىٓ أَرْضِ ٱللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ

ہے ۱۳۹ تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ ۱۴۰

فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ وَٱذْكُرُوٓا۟ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ

کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا اور یاد کرو ۱۴۱ جب تم کو عاد کا جانشین کیا

عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَ

اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو ۱۴۲ اور

[illegible]

تَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۚ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو ۱۴۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ۱۴۴ اور زمین میں فساد مچاتے

مُفْسِدِينَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ

نہ پھرو اس کی قوم کے تکبر والے کمزور مسلمانوں سے

اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُرْسَلٌ

بولے کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب

مِنْ رَبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِينَ

کے رسول ہیں بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ۱۴۵ متکبر بولے

اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ

جس پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے پس ۱۴۶ ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں

عَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ

اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ہم پر لے آؤ ۱۴۷ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر

مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۷۷﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ

تم رسول ہو تو انہیں زلزلے نے آلیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے

جَاثِمِينَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ

پڑے رہ گئے تو صالح نے ان سے منہ پھیرا ۱۴۸ اور کہا اے میری قوم بے شک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت

بقیہ صفحہ ۲۸۷ [illegible]

رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا

پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی (پسند کرنے والے) ہی نہیں اور لوط کو بھیجا ۱۴۹

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو ۱۵۰ عورتیں چھوڑ

النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ۱۵۱ اور اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

مگر یہی کہنا کہ ان ۱۵۲ کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں ۱۵۳

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا

تو ہم نے اسے ۱۵۴ اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہوئی ۱۵۵ اور ہم نے

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ

ان پر ایک مینہ برسایا ۱۵۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا ۱۵۷ اور مدین کی طرف ان کی

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

برادری سے شعیب کو بھیجا ۱۵۸ کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

بقیہ صفحہ ۲۸۸ = (۱۴۳) [illegible] (۱۴۴) [illegible] (۱۴۵) [illegible] رسالت کو ملتے ہیں (۱۴۶) قوم ثمود [illegible] (۱۴۷) [illegible] (۱۴۸) [illegible] ان لوگوں نے [illegible] تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز [illegible] تمہارے سب کے چہرے [illegible] دوسرے روز [illegible] تیسرے روز سیاہ ہو جائیں گے [illegible] عذاب آنے کا [illegible] آواز آئی جس سے ان لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے (۱۴۹) [illegible] حضرت [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] اہل سدوم کی طرف [illegible] جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی [illegible] ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین فلسطین میں [illegible] اور حضرت لوط علیہ السلام اردن میں اترے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل سدوم کی طرف مبعوث کیا آپ ان لوگوں کو دین حق کی دعوت دیتے تھے اور فعل بد سے روکتے تھے [illegible] آیت شریف [illegible] (۱۵۰) یعنی ان کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو (۱۵۱) کہ حلال کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوئے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا انسان کو شہوت بقائے نسل اور دنیا کی آبادی کے لئے دی گئی ہے اور عورتیں محل شہوت و موضع نسل بنائی گئی ہیں کہ ان سے بطریقہ معروف حسب اجازت شرع اولاد حاصل کی جائے جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے [illegible] (۱۵۲) یعنی حضرت لوط اور ان کے متبعین [illegible] (۱۵۳) [illegible] (۱۵۴) یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو (۱۵۵) وہ کافرہ تھی اور اس قوم سے محبت رکھتی تھی (۱۵۶) عجیب طرح [illegible]

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِیْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآىِٕفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی (۱۵۹) تو ناپ اور تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو (۱۶۰) اور زمین میں انتظام کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو (۱۶۱) جو اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اس نے تمہیں بڑھا دیا (۱۶۲) اور دیکھو (۱۶۳) فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا (۱۶۴) تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے (۱۶۵) اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر (۱۶۶)

بقیہ صفحہ ۲۸۹ [illegible] سے مرکب تھے ایک [illegible] ہے [illegible] بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے اور جو سفر میں تھے وہ [illegible] بارش سے ہلاک کئے گئے (۱۵۷) مبعوث فرمائے [illegible] حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور [illegible] اپنا بازو قوم لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہنچ کر اس کو اوندھا کر کے گرا دیا اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی (۱۵۸) حضرت شعیب علیہ السلام نے (۱۵۹) جس سے میری نبوت و رسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے اس دلیل سے معجزہ مراد ہے (۱۶۰) [illegible] حق و دیانت [illegible] کے ساتھ پورے [illegible] (۱۶۱) [illegible] تباہ کرنے میں لوگوں کے لئے [illegible] (۱۶۲) [illegible] کی قوت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ (۱۶۳) [illegible] عبرت [illegible] کے اعمال اور [illegible] میں سرکشی [illegible] والوں کے انجام و مآل دیکھو اور سوچو (۱۶۴) جس کو میری رسالت میں اختلاف [illegible] کے ایک فرقے نے مانا اور ایک منکر ہو (۱۶۵) کہ تصدیق کرنے والے ایمانداروں کو عزت دے اور ان کی مدد فرمائے اور جھٹلانے والے منکروں کو ہلاک کرے اور انہیں عذاب دے (۱۶۶) کیونکہ وہ حاکم حقیقی ہے

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝۹۱ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ

تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ف۱۷۳ شعیب کو جھٹلانے والے گویا ان

لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۛۚ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ۝۹۲

گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے ہی تباہی میں پڑے

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ

تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا ف۱۷۴ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا اور تمہارے بھلے

لَكُمْ ۚ فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ۝۹۳ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ

کو نصیحت کی ف۱۷۵ تو کیونکر غم کروں کافروں کا اور نہ بھیجے ہم نے کسی بستی میں

مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

کوئی نبی ف۱۷۶ مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا ف۱۷۷ کہ وہ کسی طرح

یَضَّرَّعُوْنَ ۝۹۴ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا

زاری کریں ف۱۷۸ پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ف۱۷۹ یہاں تک کہ وہ بہت ہوگئے ف۱۸۰

وَّ قَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَ السَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّ

اور بولے بے شک ہمارے باپ دادا کو رنج اور راحت پہنچے تھے ف۱۸۱ تو ہم نے انہیں اچانک ان کی

هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۹۵ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

غفلت میں پکڑ لیا ف۱۸۲ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے ف۱۸۳ تو ضرور ہم

(۱۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور ان پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہو گئے اب نہ انہیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تا کہ وہاں انہیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جس میں نہایت سرد و خوشگوار ہوا تھی اس کے سایہ میں آئے اور ایک نے دوسرے کو پکار پکار کر جمع کر لیا مرد عورتیں بچے سب جمع ہو گئے تو وہ بحکم الٰہی آگ بن کر بھڑک اٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ میں کوئی چیز بھن جاتی ہے قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ کی طرف بھی مبعوث کیا تھا اور اہل مدین کی طرف بھی اصحاب ایکہ تو ابر سے ہلاک کئے گئے اور اہل مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہو گئے (۱۷۴) جب ان پر عذاب آیا (۱۷۵) اگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے (۱۷۶) جس کو اس کی قوم نے جھٹلایا ہو (۱۷۷) فقر و تنگی و سختی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا (۱۷۸) تا کہ وہ گڑ گڑائیں اور توبہ کریں اور حکم الٰہی کے مطیع ہوں (۱۷۹) اور سختی و تکلیف کے عوض راحت و آسائش پہنچی اور جسمانی و مالی نعمتیں عطا ہوئیں جو شکر گزاری کا مقتضی ہے (۱۸۰) اور ان کی تعداد بھی زیادہ ہو گئی اور مال بھی بڑھ گئے (۱۸۱) یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کہ کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے حال گزر چکے ہیں اس سے ان کا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو مصیبتوں میں گزرا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت و سزا نہ تھا بلکہ زمانہ کے یہی رنگ ہیں لہٰذا ان لوگوں نے شدت و تکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت و آرام سے ان میں کوئی جذبہ شکر و طاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے (۱۸۲) جبکہ انہیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور بندوں کو گناہ و سرکشی ترک کرکے مالک کی رضا جوئی چاہئے (۱۸۳) اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس چیز کو اللہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے

عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ

ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے ف۱۸۴ مگر انہوں نے تو جھٹلایا ف۱۸۵ تو ہم نے انہیں

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا

ان کے کئے پر گرفتار کیا ف۱۸۶ کیا بستیوں والے ف۱۸۷ نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات

بَيَاتًا وَّهُمْ نَآىِٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا

کو آئے جب وہ سوتے ہوں یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب

ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ

دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں ف۱۸۸ کیا اللہ کی خفی تدبیر سے بے خبر ہیں ف۱۸۹ تو اللہ کی خفی تدبیر سے

اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ

نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے ف۱۹۰ اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے

ع ۱۲

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ

وارث ہوئے انہیں اتنی ہدایت نہ ملی کہ ہم چاہیں تو انہیں ان کے گناہوں پر آفت پہنچائیں ف۱۹۱

وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى

اور ہم ان کے دلوں پر مہر کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سنتے ف۱۹۲ یہ بستیاں ہیں ف۱۹۳

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں ف۱۹۴ اور بے شک ان کے پاس ان کے رسول

(۱۸۴) ہر طرف سے انہیں خیر پہنچتی وقت پر نافع و مفید بارشیں ہوتیں، زمین سے کھیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے، رزق کی فراخی ہوتی، امن و سلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے (۱۸۵) اللہ کے رسولوں کو (۱۸۶) اور انواع عذاب میں مبتلا کیا (۱۸۷) کفار خواہ وہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا گرد و پیش کے یا اور کہیں کے (۱۸۸) اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں (۱۸۹) اور اس کے ڈھیل دینے اور دنیوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اس کے عذاب سے بے فکر ہو گئے ہیں (۱۹۰) اور اس کے مخلص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں ربیع بن خثیم کی صاحبزادی نے ان سے کہا کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے فرمایا اے نور نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہو کر سو جانا کہیں سبب عذاب نہ ہو (۱۹۱) جیسا کہ ہم نے ان سے پہلوں کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا (۱۹۲) اور کوئی پند و نصیحت نہیں مانتے (۱۹۳) قوم حضرت نوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لوط و قوم حضرت شعیب کی (۱۹۴) تاکہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں

بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ

روشن دلیلیں (۱۹۵) لے کر آئے تو وہ (۱۹۶) اس قابل نہ ہوئے کہ وہ اس پر ایمان لاتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے (۱۹۷) اللہ یونہی چھاپ

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ

لگا دیتا ہے کافروں کے دلوں پر (۱۹۸) اور ان میں اکثر کو ہم نے قول کا سچا نہ پایا (۱۹۹)

وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا پھر ان (۲۰۰) کے بعد ہم نے موسیٰ کو

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىٕهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ

اپنی نشانیوں (۲۰۱) کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی (۲۰۲) تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

کیسا انجام ہوا مفسدوں کا اور موسیٰ نے کہا اے فرعون

اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ

میں پروردگارِ عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار ہے کہ اللہ پر نہ

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ

کہوں مگر سچی بات (۲۰۳) میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں (۲۰۴) تو

مَعِیَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ

بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے (۲۰۵) بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ

(۱۹۵) یعنی معجزاتِ باہرات (۱۹۶) تو وہ مرتے دم تک (۱۹۷) کفر و تکذیب پر جمے رہے (۱۹۸) جس کی صفت اس کے علم میں ہے کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے (۱۹۹) انہوں نے اللہ سے عہد پورا نہ کیا کہ ان پر جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یا رب تو ہمیں اس سے نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے عہد سے پھر جاتے (مدارک) (۲۰۰) انبیاء مذکورین (۲۰۱) یعنی معجزات واضحات جیسے ید بیضا و عصا وغیرہ (۲۰۲) انہیں جھٹلایا اور کفر کیا (۲۰۳) کیونکہ رسول کی یہی شان ہے وہ کبھی غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں ان کا کذب ممکن نہیں (۲۰۴) جس سے میری رسالت ثابت ہے اور وہ نشانی معجزات ہیں (۲۰۵) اور اپنی قید سے آزاد کر دے تاکہ وہ میرے ساتھ ارضِ مقدسہ میں چلے جائیں جو ان کا وطن ہے

إِن كُنتَ مِنَ الصَّٰدِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک

ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّٰظِرِينَ ﴿١٠٨﴾

ظاہر اژدہا ہو گیا ۲۰۶ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ۲۰۷

قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ

قوم فرعون کے سردار بولے یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے ۲۰۸ تمہیں

أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَ

تمہارے ملک سے ۲۰۹ نکالا چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے بولے انہیں اور ان کے

أَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ

بھائی ۲۱۰ کو ٹھہراؤ اور شہروں میں لوگ جمع کرنے والے بھیجو کہ ہر علم والے جادوگر کو تیرے پاس

عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا

لے آئیں ۲۱۱ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر ہم

نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾ قَالُوا

غالب آئیں بولا ہاں اور اس وقت تم مقرب ہو جاؤ گے بولے

يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿١١٥﴾ قَالَ

اے موسیٰ یا تو ۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں ۲۱۳ کہا

(۲۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منہ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور ایک جبڑا اس نے زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر پھر اس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رخ کیا تو ایسی بھاگڑ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا اے موسیٰ تمہیں اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اٹھا لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا (۲۰۷) اور اس کی روشنی اور چمک نور آفتاب پر غالب ہوئی (۲۰۸) جس سے جادو ... اور ہاتھ ... والسلام ... نکالا اور گندمی رنگ کا تھا ... روشن معلوم ہونے لگا (۲۰۹) مصر (۲۱۰) حضرت ہارون (۲۱۱) جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و جوانب میں تلاش کر کے جادوگروں کو لے آئے (۲۱۲) پیشتر ہی عصا (۲۱۳) جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا

اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ

تمہیں ڈالو ف۲۱۴ جب انہوں نے ڈالا ف۲۱۵ لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرایا اور بڑا

بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا

جادو لائے اور ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو

هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا

ناگاہ وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۲۱۶ تو حق ثابت ہوا اور ان کا کام

یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ

باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر پلٹے اور جادوگر سجدے میں

سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

گرا دیے گئے ف۲۱۷ بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں یہ تو بڑا جعل (فریب) ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

جو تم سب نے ف۲۱۸ شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو ف۲۱۹ تو اب جان جاؤ گے ف۲۲۰

لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ

قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا

(۲۱۴) یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لئے تھا کہ آپ ان کی کچھ پروا نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ ان کے معجزہ کے سامنے سحر ناکام و مغلوب ہوگا (۲۱۵) چنانچہ انہوں نے رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں تو وہ سانپ نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا معلوم ہونے لگا (۲۱۶) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دم سمندر کے پار پہنچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحرکاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا اور تمام رسے لٹھے جو انہوں نے جمع کئے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کر دیا جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہو گیا اور اس کا حجم اور وزن اپنے حال پر رہا یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرت بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی ضرور یہ امر سماوی ہے یہ بات سمجھ کر وہ اٰمنّا برب العٰلمین کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے (۲۱۷) یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے معلوم ہوتا تھا کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں (۲۱۸) یعنی تم سب نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے متفق ہو کر (۲۱۹) اور خود اس پر مسلط ہو جاؤ (۲۲۰) کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں

أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا

ف۲۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں ف۲۲۲ اور تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم

أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا

اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے ف۲۲۳ اور ہمیں

مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَ

مسلمان اٹھا ف۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم

قَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ

کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں ف۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۲۲۶ بولا اب ہم ان کے

أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوسَىٰ

بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور ہم بے شک ان پر غالب ہیں ف۲۲۷ موسیٰ نے اپنی

لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن

قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو ف۲۲۸ اور صبر کرو ف۲۲۹ بے شک زمین کا مالک اللہ ہے ف۲۳۰ اپنے بندوں

يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾ قَالُوا أُوذِينَا مِن

میں جسے چاہے وارث بنائے ف۲۳۱ اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۲۳۲ بولے ہم ستائے گئے آپ

قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن

کے آنے سے پہلے ف۲۳۳ اور آپ کے تشریف لانے کے بعد ف۲۳۴ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے

(۲۲۱) نیل کے کنارے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے (۲۲۲) تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے رب کی لقاء اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا (۲۲۳) یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر انڈیل دیا جاتا ہے (۲۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ دن کے اول وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید (۲۲۵) یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ انہوں نے اس لئے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے (مدارک) (۲۲۶) کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کی۔ سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کے لئے بت بنوا دیئے تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حکم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دہریہ تھا یعنی صانع عالم کے وجود کا منکر اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبر کواکب ہیں اسی لئے اس نے ستاروں کی صورتوں پر بت بنوائے تھے ان کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دوسروں کو بھی ان کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مطاع و مخدوم زمین کا کہتا تھا اسی لئے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہتا تھا (۲۲۷) قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ اور ان کی قوم کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اس سے ان کا مطلب فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا جب انہوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کو نزول عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب ہو چکا تھا اسی لئے اس نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے لڑکیوں کو چھوڑ دیں گے اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعداد گھٹا کر ان کی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بے شک ان پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہوئی اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے اس کی شکایت کی اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے)

لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يٰمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

جب ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب

عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

جو اس کا تمہارے پاس ہے [۲۴۶] بیشک اگر تم ہم پر سے عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو

مَعَكَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلٰٓى أَجَلٍ

تمہارے ساتھ کر دیں گے پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لیے جس تک

هُمْ بٰلِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنٰهُمْ فِي

انہیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو

الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غٰفِلِينَ ﴿١٣٦﴾ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ

دیا [۲۴۷] اس لیے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے بے خبر تھے [۲۴۸] اور ہم نے اس قوم کو [۲۴۹]

الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشٰرِقَ الْأَرْضِ وَمَغٰرِبَهَا الَّتِي

جو دبا لی گئی تھی اس زمین [۲۵۰] کے پورب پچھم کا وارث کیا جس میں ہم

بٰرَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ

نے برکت رکھی [۲۵۱] اور تیرے رب کا اچھا وعدہ بنی اسرائیل پر پورا ہوا

بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا

بدلہ ان کے صبر کا اور ہم نے برباد کر دیا [۲۵۲] جو کچھ فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو چنائیاں

بقیہ صفحہ ۲۹۸ = پانی تھا آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمایئے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی زمین میں وہ سرسبزی و شادابی آئی جو پہلے نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے یہ دیکھ کر فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی وہ کھیتیاں اور پھل درختوں کے پتے مکان کے دروازے چھتیں تختے سامان حتیٰ کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا اس پر عہد و پیمان کیا سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹڈی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہیں دیکھ کر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے عہد وفا نہ کیا اور اپنے اعمال خبیثہ میں مبتلا ہو گئے ایک مہینہ عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے قمل بھیجے اس میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قمل گھن ہے بعض کہتے ہیں جوں بعض کہتے ہیں ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھا لئے یہ کیڑا کپڑوں میں گھس جاتا تھا اور جلد کو کاٹتا تھا کھانے میں بھر جاتا تھا اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لے جاتا تو تین سیر واپس لاتا باقی سب کیڑے کھا جاتے یہ کیڑے فرعونیوں کے بال بھنویں پلکیں چاٹ گئے جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے سونا دشوار کر دیا تھا اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم توبہ کرتے ہیں آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دعا فرمایئے چنانچہ سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی حضرت کی دعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کئے ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنے کے لئے منہ کھولتا تو مینڈک کود کر منہ میں پہنچتا ہانڈیوں میں مینڈک کھانوں میں مینڈک چولہوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بجھ جاتی تھی لیٹتے تھے تو مینڈک اوپر سوار ہوتے تھے اس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے عہد و

يَعْرِشُونَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ

اٹھاتے (بلند کرتے) تھے اور ہم نے ۲۵۳ بنی اسرائیل کو دریا پار اتارا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم

يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا

پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے (جم کر بیٹھے) تھے ۲۵۴ بولے اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنادے جیسا

لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۚ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ

ان کے لئے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو ۲۵۵ یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں یہ ۲۵۶ لوگ

وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ

ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں نرا باطل ہے کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس

فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

نے تمہیں زمانے بھر پر فضیلت دی ۲۵۷ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ

کہ تمہیں بری مار دیتے تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں

نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى

باقی رکھتے اور اس میں رب کا بڑا فضل ہوا ۲۵۸ اور ہم نے موسیٰ سے ۲۵۹

ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ

تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں ۲۶۰ دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا ۲۶۱

بقیہ صفحہ ۲۹۹ - پیمان لے کر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی اٹھ گئی اور ایک ہفتہ عافیت سے گزرا۔ پھر سوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بددعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی ، نہروں اور چشموں کا پانی ، دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لئے تازہ خون بن گیا انہوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی انہوں نے کہا کیسی نظر بندی ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام و نشان ہی نہیں تو فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا قبطی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور ان سے پانی مانگا تو وہ پانی ان کے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کلی کر دے جب تک وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا جب فرعونی عورت کے منہ میں پہنچا خون ہو گیا فرعون خود پیاس سے مضطر ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون ہو گئی سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی میسر نہ آئی تو پھر حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی نہ لائے (۲۴۴) ایک کے بعد دوسری اور ہر عذاب ایک وقت مقرر تک قائم رہتا اور دوسرے عذاب سے ایک ہفتہ کا فاصلہ ہوتا (۲۴۵) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتے (۲۴۶) کہ وہ آپ کی دعا قبول ہونے کا (۲۴۷) یعنی دریائے نیل میں جب بار بار انہیں عذاب سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو وہ میعاد پوری ہونے کے بعد جو ان کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے غرق کر کے ہلاک کر دیا (۲۴۸) اصلاً تدبر و التفات نہ کرتے تھے (۲۴۹) یعنی بنی اسرائیل کو (۲۵۰) یعنی مصر و شام (۲۵۱) نہروں درختوں پھلوں کھیتیوں اور پیداوار کی کثرت سے (۲۵۲) ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو (۲۵۳) ۱۰ محرم کو فرعون اور اس کی قوم کو غرق کرنے کے بعد (۲۵۴) اور ان کی عبادت کرتے تھے ابن جریج نے کہا کہ یہ بت گائے کی شکل کے تھے ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل (۲۵۵) کہ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی نہ سمجھے کہ اللہ واحد لا شریک لہ ہے اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور کسی کی عبادت جائز نہیں

وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَ

اور موسیٰ نے ف۲۶۲ اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور

لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ

فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور

كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ

اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا ف۲۶۳ عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ف۲۶۴ ہاں

انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا ف۲۶۵ پھر جب اس کے

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ

رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى

پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۲۶۶ فرمایا اے موسیٰ میں نے

اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ

تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا

وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں ف۲۶۷ لکھ دی ہر چیز کی

بقیہ صفحہ ۳۰۰ (۲۵۶) بت پرستی (۲۵۷) یعنی خدا وہ نہیں ہوا کرتا جسے تلاش کر کے بنا لیا جائے بلکہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں فضیلت دی کیونکہ وہ فضل و احسان پر قادر ہے تو وہی عبادت کا مستحق ہے (۲۵۸) یعنی جب اس نے تم پر ایسی عظیم نعمتیں فرمائیں تو تمہیں کب شایاں ہے کہ تم اس کے سوا اور کی عبادت کرو (۲۵۹) توریت عطا فرمانے کے لئے وہ ذوالقعدہ کی (۲۶۰) ذی الحجہ کی (۲۶۱) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ فرمایا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک فرما دے گا تو وہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال و حرام کا بیان ہوگا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں جب وہ روزے پورے کر چکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی آپ نے مسواک کی ملائکہ نے عرض کیا ہمیں آپ کے دہن مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کر کے اس کو ختم کر دیا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ اطیب ہے (۲۶۲) پہاڑ پر مناجات کے لئے جاتے وقت (۲۶۳) اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس کلام کی حقیقت سے بحث کر سکیں حدیث میں وارد ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طور سینا میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھک لیا شیاطین اور زمین کے جانور حتیٰ کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کر دئیے گئے اور آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرش الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کئے اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کلام ربانی کی لذت نے اس کے دیدار کا آرزو مند بنایا (خازن وغیرہ) (۲۶۴) ان آنکھوں سے سوال کر کے بلکہ دیدار الٰہی بغیر سوال کے محض اس کی عطا و فضل سے حاصل ہوگا وہ بھی اس فانی آنکھ سے نہیں بلکہ باقی آنکھ سے یعنی کوئی

مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّأْمُرْ قَوْمَكَ

نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل (فرمایا) اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ

يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٤٥﴾ سَأَصْرِفُ عَنْ

اس کی اچھی باتیں اختیار کریں (۲۶۵) عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر (۲۶۶) اور میں اپنی آیتوں سے انہیں

آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْا

پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں (۲۶۷) اور اگر سب نشانیاں

كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ

دیکھیں ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کی راہ دیکھیں اس میں چلنا پسند نہ

سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

کریں (۲۶۸) اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو موجود ہو جائیں یہ اس لئے کہ

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے بے خبر بنے اور جنہوں نے ہماری آیتیں اور

وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا

آخرت کے دربار کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھرا اکارت گیا انہیں کیا بدلہ ملے گا مگر وہی جو

يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ

کرتے تھے اور موسیٰ کے (۲۶۹) بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے (۲۷۰) ایک بچھڑا بنا بیٹھی

بقیہ صفحہ ۳۰۱ - بشر مجھے دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں، کہا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں اس سے ثابت ہوا کہ دیدار الٰہی ممکن ہے گو دنیا میں نہ ہو کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ روز قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیضیاب کئے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عارف باللہ ہیں اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ فرماتے (۲۶۵) اور پہاڑ کا ثابت رہنا امر ممکن ہے [illegible] اس کو پاش پاش کر [illegible] اللہ تعالیٰ کی تجلی [illegible] ہوا ہے فعل میں متعدی [illegible] سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کا استقرار امر ممکن ہے محال نہیں [illegible] معلق کی [illegible] وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں، [illegible] دیدار الٰہی جس کو پہاڑ کے ثابت رہنے پر معلق فرمایا [illegible] ممکن ہوا تو ان کا قول باطل ہے جو اللہ تعالیٰ کا دیدار محال بتاتے ہیں (۲۶۶) [illegible] (۲۶۷) توریت میں جو سات یا نو [illegible] (۲۶۸) اس کے احکام پر عامل ہوں (۲۶۹) جو آخرت میں ان کا ٹھکانا ہے [illegible] کہ [illegible] سے عبرت حاصل ہو [illegible] قول ہے کہ دار الفاسقین سے فرعون اور اس کی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں سدی کا قول ہے کہ اس سے منازل [illegible] مراد ہیں [illegible] (۲۷۰) [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مراد یہ ہے [illegible] (۲۷۱) [illegible] (۲۷۲) [illegible] (۲۷۳) [illegible]

عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا یَهْدِیْهِمْ

بے جان کا دھڑ ۲۷۴ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور نہ انہیں کچھ راہ

سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ

بتائے ۲۷۵ اسے لیا اور وہ ظالم تھے ۲۷۶ اور جب پچھتائے

وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا

اور سمجھے کہ ہم بہکے بولے اگر ہمارا رب ہم پر مہر نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ

تو ہم تباہ ہوئے اور جب موسیٰ ۲۷۷ اپنی قوم کی طرف پلٹا

غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ

غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا ۲۷۸ کہا تم نے کیا بری میری جانشینی کی میرے بعد ۲۷۹ کیا تم نے اپنے

اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ

رب کے حکم سے جلدی کی ۲۸۰ اور تختیاں ڈال دیں ۲۸۱ اور اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ۲۸۲

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۖ

کہا اے میرے ماں جائے ۲۸۳ قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں

فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾

تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا ۲۸۴ اور مجھے ظالموں میں نہ ملا ۲۸۵

(۲۷۴) اور اس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی جس کے اثر سے وہ (۲۷۵) ناقص ہے عاجز ہے جماد ہے یا حیوان دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے (۲۷۶) کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص بچھڑے کو پوجا (۲۷۷) اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہو کر طور سے (۲۷۸) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کر دیا (۲۷۹) کہ لوگوں کو بچھڑا پوجنے سے نہ روکا (۲۸۰) اور میرے توریت لے کر آنے کا انتظار نہ کیا (۲۸۱) توریت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۲۸۲) کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوا تب حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے (۲۸۳) میں نے قوم کو روکنے اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن (۲۸۴) اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں (۲۸۵) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائی کا عذر قبول کر کے بارگاہ الٰہی میں

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ

عرض کی اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے ۲۸۶ اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور تو سب مہر والوں سے

الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ

بڑھ کر مہر والا بے شک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انہیں ان کے رب کا غضب

مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾

اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بہتان ہاروں (باندھنے والوں) کو

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ

اور جنہوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے

رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى

بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے ۲۸۷ اور جب موسیٰ کا غصہ

الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ

تھما تختیاں اٹھا لیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے

هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا

جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدہ

لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم

کے لیے چنے ۲۸۸ پھر جب انہیں زلزلہ نے لیا ۲۸۹ موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی

(۲۸۶) اگر ہم میں سے کسی سے کوئی افراط یا تفریط ہو گئی ہو یہ دعا آپ نے بھائی کو راضی کرنے اور اعدا کی شماتت دفع کرنے کے لئے فرمائی (۲۸۷) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے (۲۸۸) کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں لے کر حاضر ہوئے (۲۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ ان سے جدا نہ ہوئے تھے (خازن)

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ

وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِيْ

اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ ف۲۹۹ اور گلے کے پھندے ف۳۰۰ جو

كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا

ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ف۳۰۱ ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور

النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا

کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا ف۳۰۲ وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے

ع ۹ / ۹

النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں ف۳۰۳ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ

بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ

راہ پاؤ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے ف۳۰۴

بقیہ صفحہ ۳۰۵ ف ۲۹۸ [illegible] توریت و انجیل میں [illegible] نعت و صفت و نبوت لکھی پاتے ہیں [illegible] حضرت عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو [illegible] سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں [illegible] فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں [illegible] توریت میں [illegible] تمہیں بھیجا شاہد و مبشر و نذیر [illegible] اور [illegible] بلند [illegible] برکت سے [illegible] مستقیم [illegible] صدق و یقین [illegible] لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] تمہاری [illegible] اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول [illegible] خلق کریم [illegible] اور صدق [illegible] اور اسلام [illegible] قلب [illegible] توریت شریف سے حضور [illegible] اوصاف منقول ہیں [illegible]

يَعْدِلُونَ ﴿١٥٩﴾ وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَا

انصاف کرتا اور ہم نے انہیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ اور ہم نے وحی

إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ

بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے ف۳۰۵ پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو

فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ

تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ف۳۰۶ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان

مَّشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ

لیا اور ہم نے ان پر ابر سائبان کیا ف۳۰۷ اور ان پر من و سلویٰ اتارا

السَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن

کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انہوں نے ف۳۰۸ ہمارا کچھ نقصان نہ کیا

كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾ وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ

لیکن اپنی ہی جانوں کا برا کرتے تھے اور یاد کرو جب ان سے ف۳۰۹ فرمایا گیا اس شہر میں بسو ف۳۱۰

وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

اور اس میں جو چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اترے اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو

نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ ۚ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ

ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے تو ان میں کے ظالموں نے بات

بقیہ صفحہ ۳۰۶ [illegible]

ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا

بدل دی اس کے خلاف جس کا انہیں حکم تھا (۳۱۱) تو ہم نے ان پر آسمان سے

مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٦٢﴾ وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي

عذاب بھیجا بدلہ ان کے ظلم کا (۳۱۲) اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ

كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ

دریا کنارے تھی (۳۱۳) جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے (۳۱۴) جب ہفتے کے

حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ

دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی ان کے سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں

كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ

اس طرح ہم انہیں آزماتے تھے ان کی بے حکمی کے سبب اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا

لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ

کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا

قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا

بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو (۳۱۵) اور شاید انہیں ڈر ہو (۳۱۶) پھر جب بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں

بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ

ہوئی تھی ہم نے بچالئے وہ جو برائی سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو برے

بقیہ صفحہ ۳۰۷ = مقام کو نجاست سمجھے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلا ڈالنا اور گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ (۳۰۱) یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر (۳۰۲) اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے (۳۰۳) یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی امت۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا (۲) میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوئی تھیں (۳) میرے لئے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابل تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی (۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی۔ مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کئے گئے (۳۰۴) یعنی حق سے (۳۰۵) تیہ میں (۳۰۶) ہر گروہ کے لئے ایک چشمہ (۳۰۷) کہ دھوپ سے امن میں رہیں (۳۰۸) ناشکری کر کے (۳۰۹) بنی اسرائیل (۳۱۰) یعنی بیت المقدس میں (۳۱۱) یعنی حکم تو تھا کہ حطۃ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں حطۃ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ تمسخر حنطۃ فی شعرۃ کہتے ہوئے داخل ہوئے (۳۱۲) یعنی عذاب بھیجنے کا سبب ان کا ظلم اور حکم الٰہی کی مخالفت کرنا ہے (۳۱۳) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہود سے توبیخاً اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں مقصود اس سوال سے یہ تھا کہ کفار پر ظاہر کر دیا جائے کہ کفر و معصیت ان کا قدیمی دستور ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار کرنا یہ ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مصر رہے ہیں اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکم الٰہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر و مدینہ کے درمیان ہے ایک قول ہے کہ مدین و طور کے درمیان۔ زہری نے کہا وہ قریہ طبریہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مدین ہے بعض نے کہا ایلہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم (۳۱۴) کہ باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں منقسم

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَىٕیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ(۱۶۵) فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ

عذاب بئیس میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا پھر جب انہوں نے ممانعت

مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕیْنَ(۱۶۶) وَ اِذْ تَاَذَّنَ

کے حکم سے سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے وف۳۱۷ اور جب تمہارے رب نے

رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ

حکم سنا دیا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان وف۳۱۸ پر ایسے کو بھیجتا رہوں گا جو انہیں بری مار

الْعَذَابِؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۶۷) وَ

چکھائے وف۳۱۹ بے شک تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے وف۳۲۰ اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے وف۳۲۱ اور

قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًاۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ

انہیں ہم نے زمین میں متفرق کر دیا گروہ گروہ ان میں کچھ نیک ہیں وف۳۲۲ اور کچھ اور طرح کے

ذٰلِكَ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ(۱۶۸)

وف۳۲۳ اور ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا کہ کہیں وہ رجوع لائیں وف۳۲۴

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ

پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ وف۳۲۵ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے وف۳۲۶ اس دنیا کا مال لیتے

هٰذَا الْاَدْنٰى وَ یَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَاۚ وَ اِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

ہیں وف۳۲۷ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی وف۳۲۸ اور اگر ویسا ہی مال ان کے پاس اور

بقیہ صفحہ ۳۰۸ ۔ ہو گئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور ایک تہائی خاموش تھے دوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطاکار لوگ تھے جنہوں نے حکم الٰہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے خطاکاروں پر لعنت کی ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطاکاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہو گئے ہوں گے انہیں دیکھنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آ کر ان کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے ان لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تم کو منع نہیں کیا تھا انہوں نے سر کے اشارے سے کہا ہاں اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے (۳۱۵) تاکہ ہم پر نہی عن المنکر ترک کرنے کا الزام نہ رہے (۳۱۶) اور وہ نصیحت سے نفع اٹھائیں (۳۱۷) وہ بندر ہو گئے اور تین روز اسی حال میں مبتلا رہ کر ہلاک ہو گئے (۳۱۸) یہود (۳۱۹) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بخت نصر و سنحاریب اور شاہان روم کو بھیجا جنہوں نے انہیں سخت ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور قیامت تک کے لئے ان پر جزیہ اور ذلت لازم ہوئی (۳۲۰) ان کے لئے جو کفر پر قائم رہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب مستمر رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی (۳۲۱) ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں (۳۲۲) جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے (۳۲۳) جنہوں نے نافرمانی کی اور جنہوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور متغیر کیا (۳۲۴) بھلائیوں سے نعمت و راحت اور برائیوں سے شدت و تکلیف مراد ہے (۳۲۵) جن کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں (۳۲۶) یعنی توریت کے جو انہوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اس کے اوامر و نواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ان کی حالت یہ ہے کہ (۳۲۷) بطور رشوت کے احکام کی تبدیل اور کلام کی تغییر پر اور وہ جانتے بھی ہیں کہ یہ حرام ہے لیکن پھر بھی اس گناہ عظیم پر مصر ہیں (۳۲۸) اور اس

يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا

اسے لے لیتے ہیں ف۳۲۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہ لیا گیا کہ اللہ کی طرف

عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ

نسبت نہ کریں مگر حق اور انہوں نے اسے پڑھا ف۳۳۰ اور بے شک پچھلا گھر بہتر ہے

لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ

پرہیزگاروں کو ف۳۳۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں اور وہ جو کتاب کو مضبوط

بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾

تھامتے ہیں ف۳۳۲ اور انہوں نے نماز قائم رکھی ہم نیکوں کا نیگ نہیں گنواتے

وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ

اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور سمجھے کہ وہ ان پر گر پڑے گا ف۳۳۳

خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧١﴾

لو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے ف۳۳۴ اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں تم پرہیزگار ہو

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ

اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور

أَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ

انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ف۳۳۵ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے ف۳۳۶

ع ۲۱ / ۹ — معانقة

گناہوں پر ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا (۳۲۹) اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جانے سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ تھا جو رشوت نہ لے جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا یہ گناہ بخش دیا جائے گا اس کے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مر جاتا یا معزول کر دیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم و قاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے (۳۳۰) لیکن باوجود اس کے انہوں نے اس کے خلاف کیا توریت میں گناہ پر اصرار کرنے والے کے لئے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کئے جانا توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مواخذہ نہ ہوگا اللہ پر افترا ہے (۳۳۱) جو اللہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت و حرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں (۳۳۲) اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکام کو مانتے ہیں اور اس میں تغیر و تبدیل روا نہیں رکھتے شانِ نزول یہ آیت اہل کتاب میں سے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایسے صحابہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلی کتاب کا اتباع کیا اس کی تحریف نہ کی اس کے مضامین کو نہ چھپایا اور اس کتاب کے اتباع کی بدولت انہیں قرآن پاک پر ایمان نصیب ہوا (خازن و مدارک) (۳۳۳) جب بنی اسرائیل نے تکالیف شاقہ کی وجہ سے احکام توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبریل نے بحکم الٰہی ایک پہاڑ جس کی مقدار ان کے لشکر کے برابر تھی ایک فرسنگ طول ایک فرسنگ عرض تھا اٹھا کر سائبان کی طرح ان کے سروں کے قریب کر دیا اور ان سے کہا گیا کہ احکام توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائے گا پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ اور ابرو تو انہوں نے سجدے میں رکھی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ اب تک یہودیوں کے سجدے کی یہی شان ہے (۳۳۴) عزم و کوشش سے (۳۳۵) حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور ان سے عہد لیا آیات و حدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جس طرح کہ دنیا میں ایک دوسرے سے پیدا ہوں گے اور ان کے لئے ربوبیت و وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی (۳۳۶) اپنے اوپر اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا یہ شاہد کرنا اس لئے ہے

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ

سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بری کہاوت ہے ان کی جنہوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٧٧﴾ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ

ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا برا کرتے تھے جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی

الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ

راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے اور بےشک

ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا

ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیے بہت جن اور آدمی ۳۴۷ وہ دل رکھتے ہیں

يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ

جن میں سمجھ نہیں ۳۴۸ اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ۳۴۹ اور وہ کان جن

لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ

سے سنتے نہیں ۳۵۰ وہ چوپایوں کی طرح ہیں ۳۵۱ بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ۳۵۲ وہی

الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا

غفلت میں پڑے ہیں اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ۳۵۳ تو اسے ان سے پکارو اور انہیں

الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨٠﴾

چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں ۳۵۴ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے

بقیہ صفحہ ۳۱۱ ہے ۸۷ سے بد دعا کی میرے اختیار کی بات نہیں میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور ان کی زبان باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں اس آیت میں اسی کا بیان ہے (۳۴۳) اور نفس کا تابع نہ کیا (۳۴۴) اور بلند درجہ معاذ اللہ کر برادر کی منزلوں میں پہنچاتے (۳۴۵) اور دنیا کا مفتون ہو گیا (۳۴۶) یہ ایک ذلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیاوی حرص رکھنے والا اگر اس کو نصیحت کرو تو مفید نہیں چھوڑ دو تو حرص میں مبتلا رہتا ہے جو ہر حال میں زبان نکالے رہتا ہے یہی طبیعت ہے ایسی ہی حرص ان کے لئے لازم ہو گئی ہے (۳۴۷) یعنی کفار جو آیات الٰہیہ میں تدبر سے اعراض کرتے ہیں اور ان کا کافر ہونا اللہ کے علم میں ہے (۳۴۸) یعنی حق سے اعراض کر کے آیات الٰہیہ میں تدبر کرنے سے محروم ہو گئے اور یہی دل کا خاص کام تھا (۳۴۹) راہ حق و ہدایت اور آیات الٰہیہ و دلائل توحید (۳۵۰) موعظت و نصیحت کو گوش قبول سے نہیں سنتے اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ امور دین میں ان سے نفع نہیں اٹھاتے لہٰذا (۳۵۱) اپنے قلب و حواس سے مدارک علمیہ و معارف ربانیہ کا ادراک نہیں کرتے ہیں کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کر رہا تو اس کو حیوانات پر کیا فضیلت (۳۵۲) کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور ضرر سے بچتا اور اس سے پیچھے ہٹتا ہے اور کافر جہنم کی راہ چل کر اپنا ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی روحانی شہوانی سماوی ارضی ہے جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غالب ہو جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے (۳۵۳) حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لئے جنتی ہوا علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے شان نزول ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں (۳۵۴) اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے مسائل ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے کہ مشرکین نے اِلٰہ کا لات اور عزیز کا عزیٰ اور منان کا منات کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٨١﴾ وَ

اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ۳۵۵ اور

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾

جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں جلد ہم انہیں آہستہ آہستہ ۳۵۶ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿١٨٣﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا ۳۵۷ بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ۳۵۸ کیا سوچتے نہیں کہ ان کے ا

بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١٨٤﴾ أَوَلَمْ يَنظُرُوا

صاحب کو جنون سے کچھ علاقہ نہیں وہ تو صاف ڈر سنانے والے ہیں ۳۵۹ کیا انہوں نے نگاہ نہ کی

فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز اللہ نے بنائی ۳۶۰

وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ

اور یہ کہ شاید ان کا وعدہ نزدیک آ گیا ہو ۳۶۱ تو اس کے بعد اور کونسی

بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾ مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ

بات پر یقین لائیں گے ۳۶۲ جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور انہیں چھوڑتا

فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا

ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ۳۶۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے

لئے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار یا مانع یا خالق القردۃ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے یا ضار یا نافع اور یا معطی یا مانع اور یا خالق الخلق چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ رام اور پرماتما وغیرہ پانچویں ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں (۳۵۵) یہ گروہ حق پرست علماء و ہادیان دین کا ہے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ہر زمانہ کے اہل حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے ہادیوں سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری امت کا تا قیامت دین حق پر قائم رہے گا اس کو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہنچا سکے گی (۳۵۶) یعنی تدریجاً (۳۵۷) ان کی عمریں دراز کرکے (۳۵۸) اور میری گرفت سخت (۳۵۹) شان نزول جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمہیں عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور آپ نے انہیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنے والے حوادث کا ذکر کیا تو ان میں سے کسی نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا انہوں نے تفکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی و دور بینی بالکل بالائے طاق رکھ دی اور یہ دیکھ کر کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں ان کے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کر دی یہ ان کی غلطی ہے (۳۶۰) ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمال حکمت و قدرت کی روشن دلیلیں ہیں (۳۶۱) اور وہ کفر پر مر جائیں اور ہمیشہ کے لئے جہنمی ہو جائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے (۳۶۲) یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں (۳۶۳) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْۚ-لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ﲒ ثَقُلَتْ فِی

تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ف۳۶۴ بھاری پڑ رہی ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةًؕ-یَسْــٴَـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ

آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم

حَفِیٌّ عَنْهَاؕ-قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

نے اسے خوب تحقیق کر رکھا ہے تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں

یَعْلَمُوْنَ(۱۸۷) قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ

ف۳۶۵ تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں ف۳۶۶ مگر جو اللہ

اللّٰهُؕ-وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۚۛ-وَ مَا

چاہے ف۳۶۷ اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے

مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۚۛ-اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ(۱۸۸)

کوئی برائی نہ پہنچتی ف۳۶۸ میں تو یہی ف۳۶۹ ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳۷۰ اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ف۳۷۱

لِیَسْكُنَ اِلَیْهَاۚ-فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ

کہ اس سے چین پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا ف۳۷۲ تو اسے لیے

(۳۶۴) قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود تم سے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا [illegible] اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی رکھا ہے اور [illegible] (۳۶۵) اس کو اخفا کی حکمت [illegible] تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلام الٰہی وقت قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں (۳۶۶) شانِ نزول غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ میں [illegible] کا انتقال ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میری ناقہ کہاں ہے عبداللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا یہ کیسے عجیب بات ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبر دے رہے ہیں اور اپنی ناقہ معلوم نہیں کہ کہاں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میری ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پائی گئی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر حبیر) (۳۶۷) وہ مالک حقیقی ہے جو کچھ ہے اس کی عطا سے ہے (۳۶۸) یہ کلام برسبیل تواضع و ادب ہے اور معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اور اس کی عطا سے (خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہو سکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو [illegible] تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کرلیتا اور برائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے اور برائیوں سے تنگی و تکلیف اور دشمنوں کا غالب آنا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کر لینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا [illegible] [illegible] (۳۶۹) [illegible] (۳۷۰) [illegible] اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنی یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے پیدا کیا [illegible]

فَلَمَّآ أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ

پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے بچہ دے گا تو بے شک

مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَآءَ فِيمَآ

ہم شکرگزار ہوں گے پھر جب اس نے انہیں جیسا چاہیے بچہ عطا فرمایا انہوں نے اس کی عطا میں اس

آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٩٠﴾ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ

کے ساجھی ٹھہرائے تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے ۳۰۳ کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے

شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَآ أَنفُسَهُمْ

۳۰۴ اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہنچا سکیں اور نہ اپنی جانوں

يَنصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَآءٌ

کی مدد کریں ۳۰۵ اور اگر تم انہیں ۳۰۶ راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں ۳۰۷

عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ

تم پر ایک سا ہے چاہے انہیں پکارو یا چپ رہو ۳۰۸ بے شک وہ جن کو تم اللہ

مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ

کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ۳۰۹ تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَآ ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ

اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں

بقیہ صفحہ ۳۰۲ = وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے نجومیوں کا خیال ہے کسی ستاروں کی طرف جیسے کہ بت پرستوں کا طریقہ ہے کسی بتوں کی طرف حیثیت بت پرستوں کا معبود ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس شرک سے برتر ہے (کبیر) (۳۰۲) یعنی اس کے باپ کی جنس سے اس کی بی بی بنائی (۳۰۲) ... یہ حمل کی حالت کا بیان ہے (۳۰۳) بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قصی کی اولاد میں ان سے فرمایا گیا کہ تمہیں ایک شخص قصی سے پیدا کیا اور اس کی بی بی اس کی جنس سے عربیہ قرشیہ کی تاکہ اس سے چین و آرام پائے پھر جب ان کی مراد کے مطابق فرزند دے کر تندرست بچے عنایت کیا تو انہوں نے اللہ کی اس عطا میں دوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبد مناف عبد العزیٰ عبد قصی اور عبد الدار رکھا (۳۰۴) یعنی بتوں کو جو کسی شے کو کچھ نہیں بناتا (۳۰۵) اس میں بتوں کی بے قدرتی اور بطلان شرک کا بیان اور مشرکین کے کمال جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو عابد کو نفع پہنچائے اور اس کا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو مشرکین جن بتوں کو پوجتے ہیں ان کی بے قدرتی اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانے والے نہیں کسی چیز کے بنانے والے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دوسرے کے بنائے ہوئے ہیں خود آپ مخلوق ہیں بنانے والے کے محتاج ہیں اس سے بڑھ کر بے اختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے اور کسی کی مدد کریں خود انہیں ضرر پہنچے تو دفع نہیں کر سکتے کوئی انہیں توڑ دے گرا دے جو چاہے کرے وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتے ایسے مجبور بے اختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے (۳۰۶) یعنی بتوں کو (۳۰۷) کیونکہ وہ نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں (۳۰۸) وہ بہرحال عاجز ہیں ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا پرلے درجے کی بے وقوفی ہے (۳۰۹) اور اللہ کے مملوک، مخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں اس پر بھی اگر تم انہیں معبود کہتے ہو؟

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ٘ ۡ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ٘ ۡ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ

جن سے گرفت کریں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے کان ہیں

يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

جن سے سنیں ۳۸۰ تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور مجھے مہلت نہ دو ۳۸۱

اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ٘ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾

بیشک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری ۳۸۲ اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے ۳۸۳

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ

اور جنہیں اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کرسکتے اور

لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ

نہ خود اپنی مدد کریں ۳۸۴ اور اگر تم انہیں راہ کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں

وَتَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ

اور تو انہیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں ۳۸۵ اور انہیں کچھ بھی نہیں سوجھتا اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور

بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ

بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی

الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

کونچا دے (کسی برے کام پر اکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہی سنتا جانتا ہے بیشک وہ جو

(۳۸۰) یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کمتر کو پوج کر کیوں ذلیل ہوتے ہو (۳۸۱) شانِ نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا بتوں کو برا کہنے والے تباہ ہو جاتے ہیں برباد ہو جاتے ہیں یہ بت انہیں ہلاک کر دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انہیں پکارو اور میری نقصان رسانی میں ان سے مدد لو اور تم بھی جو مکر و فریب کر سکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی کچھ بھی پروا نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے (۳۸۲) جو میری طرف وحی بھیجی اور میری عزت کی (۳۸۳) اور ان کا حافظ و ناصر ہے اس پر بھروسہ رکھنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ تم اور تمہارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے (۳۸۴) تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے (۳۸۵) کیونکہ بتوں کی تصویریں اس شکل کی بنائی جاتی تھیں جیسے کوئی دیکھ رہا ہے (۳۸۶) کوئی وسوسہ والے

عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ۠ (۲۰۶)

کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں (۲۹۳)

سورۃ الانفال ۸ مدنیۃ — آیاتها ۷۵ — رکوعاتها ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ انفال مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا — اس میں پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِؕ-قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِۚ-فَاتَّقُوا

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں (۲) تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں (۳) تو اللہ سے

اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪-وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ

ڈرو (۴) اور اپنے آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان

مُّؤْمِنِیْنَ(۱) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ

رکھتے ہو ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے (۵) ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ

ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی

یَتَوَكَّلُوْنَ(۲) الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ(۳)

پر بھروسہ کریں (۶) وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ-لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس (۷) اور

(۲۹۳) یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے جس کے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہو جاتا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب آدمی آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کر کے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنمی ہو گیا۔

(۱) یہ سورت مدنی ہے مگر سات آیتیں کہ جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور وہ وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ سے شروع ہوتی ہیں اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اسی حروف ہیں (۲) شانِ نزول حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہلِ بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدمزگی کی نوبت آگئی تو اللہ تعالیٰ نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا آپ نے وہ مال برابر تقسیم کر دیا (۳) جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں (۴) اور باہم اختلاف نہ کرو (۵) اللہ کی عظمت و جلال سے (۶) اور یہ تمام کاموں کو اسی کے سپرد کریں (۷) بقدر ان کے اعمال کے کیونکہ مومنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لئے ان کے مراتب بھی جداگانہ ہیں۔

الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾

ہے یہ تو چکھو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا

اے ایمان والو جب کافروں کے لام لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو

تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا

انہیں پیٹھ نہ دو اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا

لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور

مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے

قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ

انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لیے کہ

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَ

مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بے شک اللہ سنتا جانتا ہے یہ تو لو اور

اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ

اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سست کرنے والا ہے اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تم

بقیہ صفحہ ۳۲۰ = رہی گئی جس سے انہیں راحت حاصل ہوئی اور تکان اور پیاس رفع ہوئی اور دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے یہ اونگھ ان کے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سب کو آ گئی جماعت کثیر کا خوف شدید کی حالت میں اس طرح یکبارگی اونگھ جانا خلاف عادت ہے اسی لئے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے (۲۳) روز بدر مسلمان ریگستان میں اترے ان کے اور ان کے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور مشرکین ان سے پہلے آب بدر پر قبضہ کر چکے تھے صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تم میں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہو کر پانی پر پہنچ گئے تم بغیر وضو اور غسل کے نمازیں پڑھتے ہو تو تمہیں دشمن پر فتح یاب ہونے کی کس طرح امید ہے تو اللہ تعالیٰ نے مینہ بھیجا جس سے جنگل سیراب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے پانی پیا اور غسل کئے اور وضو کئے اور اپنی سواریوں کو پلایا اور اپنے برتنوں کو بھرا اور غبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس پر قدم جمنے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور یہ نعمت فتح و ظفر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی (۲۴) اس کی اعانت کر کے اور انہیں بشارت دے کر (۲۵) ابو داؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن مارنے کے لئے اس کے درپے ہوا اس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا سہل ابن حنیف فرماتے ہیں کہ روز بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت سنگریزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں میں اس میں سے کچھ پڑا نہ ہو بدر کا یہ واقعہ صبح جمعہ سترہ رمضان مبارک ۲ ہجری میں پیش آیا (۲۶) جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول و مقید ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے (۲۷) آخرت میں (۲۸) یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلہ سے نہ بھاگو (۲۹) یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلہ سے بھاگا وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سوائے دو حالتوں کے ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنے کے لئے پیچھے ہٹا وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے دوسرے جو اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹا ہو وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے (۳۰) شان نزول جب مسلمان جنگ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا میں نے فلاں کو قتل کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل

لِمَا يُحْيِيكُمْ ۚ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ ٱللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ

اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی ۴۱ اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں

وَقَلْبِهِۦ وَأَنَّهُۥٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَٱتَّقُوا فِتْنَةً لَّا

میں حائل ہوجاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز

تُصِيبَنَّ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَآصَّةً ۖ وَٱعْلَمُوٓا أَنَّ

تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا ۴۲ اور جان لو کہ

ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَٱذْكُرُوٓا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ

اللہ کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ۴۳ جب تم تھوڑے تھے

مُّسْتَضْعَفُونَ فِى ٱلْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ

ملک میں دبے ہوئے ۴۴ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں

ٱلنَّاسُ فَـَٔاوَىٰكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِۦ وَرَزَقَكُم مِّنَ

اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں ۴۵ جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا اور ستھری چیزیں تمہیں

ٱلطَّيِّبَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَخُونُوا

روزی دیں ۴۶ کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو اللہ اور رسول

ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓا أَمَٰنَٰتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾ وَٱعْلَمُوٓا

سے دغا نہ کرو ۴۷ اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت اور جان رکھو

[illegible]

أَنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّأَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ أَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ ع يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ أَوْ يَقْتُلُوْكَ أَوْ يُخْرِجُوْكَ ۗ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ إِنْ هٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾ وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ

کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے ۴۸ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ۴۹ اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے ۵۰ تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کر لو اور تمہاری برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کر لیں یا شہید کر دیں یا نکال دیں ۵۱ اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے ۵۲ اور جب بولے ۵۳ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر

۳ ع ۹ ۱۷

بقیہ صفحہ ۳۲۳ = وسلم کی تصدیق کرو اور ان کی بیعت کر لو کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں یہ ظاہر ہو چکا اور یہ وہی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب میں ہے ان پر ایمان لے آنے سے تو جان مال اہل و اولاد سب محفوظ رہیں گے مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل پیش کی اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بی بی بچوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل و اولاد کا غم تو نہ رہے اس پر قوم نے کہا کہ اہل و اولاد کے بعد جینا ہی کس کام کا تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید اس میں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انہوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اس کے کہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں اس پر انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابولبابہ کو بھیج دیجئے کیونکہ ابولبابہ سے ان کے تعلقات تھے اور ابولبابہ کا مال اور ان کی اولاد اور ان کے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے حضور نے ابولبابہ کو بھیج دیا بنی قریظہ نے ان سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور کر لیں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہو ابولبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے ابولبابہ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف پہنچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپ کو بندھوا لیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے یہاں تک کہ مر جائیں یا اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے وقتاً فوقتاً ان کی بی بی آ کر انہیں نمازوں کے لئے اور انسانی حاجتوں کے لئے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دیئے جاتے تھے حضور کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا کہ ابولبابہ میرے پاس آتے تو میں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انہوں نے یہ حرکت کی تو میں انہیں نہ کھولوں گا جب تک اللہ ان کی توبہ قبول کرے وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی صحابہ نے انہیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انہوں نے کہا میں خدا کی قسم نہ کھلوں گا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خود نہ کھولیں حضرت نے انہیں اپنے دست مبارک سے کھول دیا ابولبابہ نے کہا میری توبہ اس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جس میں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی اور میں اپنے کل مال کو اپنی ملک سے نکال

عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا

ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا اور اللہ

كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ

کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو ۵۲ اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں

وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ

جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ۵۳ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو

يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ

مسجد حرام سے روک رہے ہیں ۵۴ اور وہ اس کے اہل نہیں ۵۵ اس کے

اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا

اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں اور

كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا

کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی ۵۶ تو اب عذاب

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ

چکھو ۵۷ بدلہ اپنے کفر کا بے شک کافر اپنے مال خرچ کرتے

اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ

ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں ۵۸ تو اب انہیں خرچ کریں گے پھر وہ

بقیہ صفحہ ۳۲۴ = دوں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۴۸) کہ آخرت کے کاموں میں سد راہ ہوتا ہے (۴۹) تو عاقل کو چاہیے کہ اسی کا طلب گار رہے اور مال و اولاد کے سبب سے اس سے محروم نہ ہو (۵۰) اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور طاعت بجالاؤ (۵۱) اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کفار قریش دارالندوہ (کمیٹی گھر) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لیے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا انہوں نے اس کو شامل کر لیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی ابوالبختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کردو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے یہ خبر مشہور ہوگی اور ان کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے لوگوں نے کہا شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کر کے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا جس شخص نے تمہارے ہوش اڑا دیئے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو تم نے اس کی شیریں کلامی سیف زبانی دلکشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تسخیر کر کے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اہل مجمع نے کہا شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے اس پر ابوجہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کر دیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائے گا ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہو گیا حضرت جبریل علیہ السلام نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خواب گاہ میں شب کو نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے مدینہ طیبہ

تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ

ان پر پچھتاوا ہوں گے ۶۰ پھر مغلوب کردیے جائیں گے اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف

يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ

ہوگا اس لیے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرمادے ۶۱ اور

بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ اُولٰٓىٕكَ

نجاستوں کو تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر بناکر جہنم میں ڈال دے وہی

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ

نقصان پانے والے ہیں ۶۲ تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ

مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

انہیں معاف فرمادیا جائے گا ۶۳ اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ۶۵

وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

اور اگر ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد ۶۶ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہوجائے

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا

پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں ۶۷

فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۶۸ تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

ع ۹ ۱۸

بقیہ صفحہ ۳۲۵ = کا حکم فرمایا حضور نے علی مرتضیٰ کو شب میں اپنی خواب گاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دست مبارک میں لی اور آیت اِنَّا جَعَلْنَا [illegible] پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی سب اندھے ہوگئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابوبکر صدیق کے غار ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ کو لوگوں کی امانتیں پہنچانے کے لئے مکہ مکرمہ میں چھوڑا مشرکین رات بھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ہیں ان سے حضور کو دریافت کیا کہ کہاں ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لئے نکلے جب غار پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے (۵۲) شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سن کر کہا تھا کہ ہم چاہتے تو ہم بھی ایسی ہی کہہ لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ مقولہ نقل کیا کہ اس میں ان کی کمال بے شرمی و بے حیائی ہے کہ قرآن پاک کی تحدی فرمانے اور فصحائے عرب کو قرآن کریم کے مثل ایک سورۃ بنالانے کی دعوتیں دینے اور ان سب کے عاجز و درماندہ رہ جانے کے بعد یہ کلمہ کہنا اور ایسے دعوائے باطل کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے (۵۳) کفار اور ان میں یہ کہنے والا یا نضر بن حارث تھا یا ابوجہل جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے (۵۴) کیونکہ رحمۃ للعالمین بناکر بھیجے گئے ہو اور سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہوجائیں اور کوئی نہ بچے ایک جماعت مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو [illegible] نازل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئے گا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیبہ کو روانہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کا اذن دیا اور یہ عذاب موعود آگیا [illegible] محمد بن اسحاق نے کہا کہ یہ بھی کفار کا قول ہے جو ان سے حکایۃً نقل کیا گیا اللہ تعالیٰ نے ان کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں آپ ہی تو یہ کہتے ہیں [illegible]

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو ۶۹ تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ

رسول و قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں

السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا

کا ہے ۷۰ اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر

يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں ۷۱ اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

قَدِيْرٌ ۝۴۱ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى

جب تم نالے کے اس کنارے تھے ۷۲ اور کافر پرلے کنارے

وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ

اور قافلہ ۷۳ تم سے ترائی میں ۷۴ اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے ۷۵

وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ

لیکن یہ اس لئے کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ۷۶ کہ جو ہلاک ہو دلیل سے

عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ

ہلاک ہو ۷۷ اور جو جئے دلیل سے جئے ۷۸ اور بیشک اللہ ضرور سنتا

بقیہ صفحہ ۳۲۶ = یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر نازل کر اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا کیونکہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی کس قدر متضاد اقوال ہیں (۵۵) اس آیت سے ثابت ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے دو امان اتاریں ایک میرا ان میں تشریف فرما ہونا ایک ان کا استغفار کرنا (۵۶) اور مومنین کو طواف کعبہ کے لئے نہیں آنے دیتے جیسا کہ واقعہ حدیبیہ کے سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو روکا (۵۷) اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ مشرک ہیں (۵۸) یعنی نماز کی جگہ سیٹی اور تالی بجاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور یہ فعل ان کا یا تو اس اعتقاد باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے یا اس شرارت سے کہ ان کے اس شور سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو (۵۹) قتل و قید [illegible] (۶۰) یعنی لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے مانع ہوں شان نزول یہ آیت کفار میں سے ان بارہ قریشیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے لشکر کفار کا کھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور ہر ایک ان میں سے لشکر کو کھانا دیتا تھا ہر روز دس اونٹ (۶۱) کہ مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا (۶۲) یعنی گروہ [illegible] سے ممتاز کر دے (۶۳) کہ دنیا و آخرت کے ٹوٹے میں رہے اور اپنے مال خرچ کر کے عذاب آخرت مول لیا (۶۴) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کفر اور معاصی معاف ہو جاتے ہیں (۶۵) کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے انبیاء و اولیاء کی مدد فرماتا ہے (۶۶) یعنی شرک (۶۷) ایمان لانے سے (۶۸) اسی کی مدد پر بھروسہ رکھو (۶۹) خواہ قلیل ہو یا کثیر غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر و غلبہ حاصل ہو مسئلہ مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین کے (۷۰) مسئلہ غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لئے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہوگا یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا [illegible]

عَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ

جانتا ہے جب کہ اے محبوب اللہ تمہیں کافروں کو تمہاری خواب میں تھوڑا دکھاتا تھا ۷۹ اور اے مسلمانو اگر وہ تمہیں

كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ

بہت کرکے دکھاتا تو ضرور تم بزدلی کرتے اور معاملہ میں جھگڑا ڈالتے ۸۰ مگر اللہ نے بچا لیا ۸۱ بیشک

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي

وہ دلوں کی بات جانتا ہے اور جب لڑتے وقت ۸۲ تمہیں کافر تھوڑے کرکے

أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ

دکھائے ۸۳ اور تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کیا ۸۴ کہ اللہ پورا کرے جو کام

مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ہونا ہے ۸۵ اور اللہ کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے اے ایمان والو

إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾

جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو ۸۶ کہ تم مراد کو پہنچو

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کروگے اور تمہاری بندھی ہوئی

رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا

ہوا جاتی رہے گی ۸۷ اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے ۸۸ اور ان جیسے نہ ہونا

= بدر مدینہ سے ہے۔ اور دونوں جانب سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہزیمت دی ان میں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے (۷۲) جو مدینہ طیبہ کی طرف ہے (۷۳) قریش کا جس میں ابوسفیان وغیرہ تھے (۷۴) تین میل کے فاصلہ پر ساحل کی طرف (۷۵) یعنی اگر تم اور وہ باہم جنگ کا کوئی وقت معین کرتے پھر تمہیں اپنی قلت و بے سامانی اور ان کی کثرت و سامان کا حال معلوم ہوتا تو ضرور تم ہیبت و اندیشہ سے میعاد میں اختلاف کرتے (۷۶) یعنی اسلام اور مسلمین کی نصرت اور دین کا اعزاز اور دشمنان دین کی ہلاکت اس لئے تمہیں اس نے بے میعاد ہی جمع کردیا (۷۷) یعنی حجت ظاہرہ قائم ہونے اور عبرت کا معائنہ کرلینے کے بعد (۷۸) محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہلاک سے کفر حیات سے ایمان مراد ہے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی کافر ہو اس کو چاہئے کہ پہلے حجت قائم کرلے اور ایسے ہی جو ایمان لائے وہ یقین کے ساتھ ایمان لائے اور حجت و برہان سے جان لے کہ یہ دین حق ہے اور بدر کا واقعہ آیات واضحہ میں سے ہے اس کے بعد جس نے کفر اختیار کیا وہ مکابر ہے اپنے نفس کو مغالطہ دیتا ہے (۷۹) یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی اور آپ نے اپنا یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اس سے ان کی ہمتیں بڑھیں اور اپنے ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ رہا اور انہیں دشمن پر جرأت پیدا ہوئی اور قلب قوی ہوئے انبیاء کا خواب حق ہوتا ہے آپ کو کفار دکھائے گئے تھے اور ایسے کفار جو دنیا سے بے ایمان جائیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہو وہ تھوڑے ہی تھے کیونکہ جو لشکر مقابل آیا تھا اس میں کثیر لوگ وہ تھے جنہیں اپنی زندگی میں ایمان نصیب ہوا اور خواب میں قلت کی تعبیر ضعف سے ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب فرما کر کفار کا ضعف ظاہر کردیا (۸۰) اور ثبات و قرار میں متردد رہتے (۸۱) تم کو بزدلی اور تردد اور باہمی اختلاف سے (۸۲) اے مسلمانو (۸۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ہماری نگاہوں میں اتنے کم جچے کہ میں نے اپنے برابر والے ایک شخص سے کہا کہ تمہارے گمان میں کافر ستر ہوں گے اس نے کہا کہ میرے خیال میں سو ہیں اور تھے ہزار (۸۴) یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ انہیں رسیوں میں باندھ لو گویا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو اتنا قلیل دیکھ رہا تھا کہ مقابلہ کرنے اور جنگ آزما ہونے کے لائق بھی خیال نہیں کرتا تھا اور مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلہ پر جم جائیں بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ

جو اپنے گھر سے نکلے اتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ

راہ سے روکتے ف۸۹ اور ان کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں اور جب کہ شیطان نے ان

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ

کی نگاہ میں ان کے کام بھلے کر دکھائے ف۹۰ اور بولا آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں

وَ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ

اور تم میری پناہ میں ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے الٹے پاؤں بھاگا اور

قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ

بولا میں تم سے الگ ہوں ف۹۱ میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا ف۹۲ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ف۹۳

وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ

اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب کہتے تھے منافق ف۹۴ اور وہ جن

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى

کے دلوں میں آزار ہے ف۹۵ کہ یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں ف۹۶ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے

اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ

ف۹۷ تو بے شک اللہ ف۹۸ غالب حکمت والا ہے اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان

بقیہ صفحہ ۳۲۸ تھی مقابلہ ہونے کے وقت تک مسلمان بہت ہی تھوڑے نظر آنے لگے (۸۵) یعنی اسلام کا غلبہ و مسلمانوں کی نصرت اور شرک کا ابطال و مشرکین کی ذلت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا اظہار کہ جو خبر دی تھی وہ ہوا کہ جماعت قلیلہ لشکر گراں پر فتح یاب ہوئی (۸۶) اس سے مدد چاہو اور دشمن پر غالب ہونے کی دعائیں کرو۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو (۸۷) اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازع ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا و رسول کی فرماں برداری اور دین کا اتباع ہے (۸۸) ان کا حامی و مددگار (۸۹) شان نزول یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے ہوئے آئے تھے جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یارب یہ قریش آگئے تکبر و غرور میں سرشار اور جنگ کے لئے تیار ہیں تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں یارب اب وہ مدد عنایت ہو جس کا تو نے وعدہ کیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ابو سفیان نے دیکھا کہ قافلہ کو کوئی خطرہ نہیں رہا تو انہوں نے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم قافلہ کی مدد کے لئے آئے تھے اب اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے لہٰذا واپس جاؤ۔ اس پر ابو جہل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ ہم بدر میں پہنچیں تین روز قیام کریں اونٹ ذبح کریں بہت سے کھانے پکائیں شرابیں پئیں کنیزوں کا گانا بجانا سنیں عرب میں ہماری شہرت ہو اور ہماری ہیبت ہمیشہ باقی رہے لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا جب وہ بدر میں پہنچے تو جام شراب کی جگہ انہیں ساغر موت پینا پڑا اور کنیزوں کی ساز و نوا کی جگہ رونے والیاں انہیں روئیں اللہ تعالیٰ مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر و ریا اور غرور و تکبر کا انجام خراب ہے بندے کو اخلاص اور اطاعت خدا و رسول چاہئے (۹۰) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور مسلمانوں کی مخالفت میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس پر ان کی تعریفیں کیں اور انہیں خبیث اعمال پر قائم رہنے کی رغبت دلائی اور جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں یاد آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس نے یہ فریب کیا کہ وہ سراقہ بن مالک بن جعشم بنی کنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا اور ان سے کہنے لگا میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب نہیں۔ اسی طرح جب مسلمانوں اور کافروں کے دونوں لشکر صف آرا

كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

نکالتے ہیں مار رہے ہیں ان کے منہ پر اور ان کی پیٹھ پر ۹۹ اور چکھو آگ کا

الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

عذاب یہ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں

لِّلْعَبِيْدِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا

کرتا ۱۰۲ جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا دستور ۱۰۳ وہ اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

آیتوں کے منکر ہوئے تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑا بے شک اللہ قوت والا سخت عذاب

الْعِقَابِ ۝٥٢ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى

والا ہے یہ اس لئے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انہیں دی تھی بدلتا نہیں

قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٥٣ كَدَاْبِ

جب تک وہ خود نہ بدل جائیں ۱۰۴ اور بے شک اللہ سنتا جانتا ہے جیسے

اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا دستور انہوں نے اپنے رب کی آیتیں جھٹلائیں

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا

تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈبو دیا ۱۰۵ اور وہ سب

بقیہ صفحہ ۳۲۹ = ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت خاک مشرکین کے منہ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل ابلیس لعین کی طرف بڑھے جو سراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا وہ ہاتھ چھڑا کر مع اپنے گروہ کے بھاگا حارث پکارتا رہا سراقہ سراقہ تم تو ہمارے ضامن ہوئے تھے کہاں جاتے ہو کہنے لگا مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا اس آیت میں اسی واقعہ کا بیان ہے (۹۱) اور اس کی جو سرداری کی تھی اس سے سبکدوش ہوتا ہوں اس پر حارث بن ہشام نے کہا کہ ہم تیرے بھروسہ پر آئے تھے تو اس حالت میں ہمیں رسوا کرے گا کہنے لگا (۹۲) یعنی لشکر ملائکہ (۹۳) کہیں ہلاک نہ کردے جب کفار کو ہزیمت ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سراقہ ہوا سراقہ کو یہ خبر پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا یہ لوگ کیا کہتے ہیں نہ مجھے ان کے آنے کی خبر ہے نہ جانے کی ہزیمت ہو گئی جب میں نے سنا تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا اس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا (۹۴) مدینہ کے (۹۵) یہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ تھے جنہوں نے کلمہ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک و تردد باقی تھا جب کفار قریش سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لئے نکلے یہ بھی ان کے ساتھ بدر میں پہنچے وہاں جا کر مسلمانوں کو قلیل دیکھا تو شک اور بڑھا اور مرتد ہو گئے اور کہنے لگے (۹۶) کہ باوجود اپنی اتنی قلیل تعداد کے یہ لشکر کثیر کے مقابل ہو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۹۷) اور اپنا کام اس کے سپرد کردے اور اس کے فضل و احسان پر مطمئن ہو (۹۸) وہ اس کا حافظ و ناصر ہے (۹۹) لوہے کے گرز جو آگ میں لال کئے ہوئے ہیں اور ان سے جو زخم لگتا ہے اس میں آگ بھڑکتی ہے اور سوزش ہوتی ہے اس سے مار فرشتے کافروں کے مارتے ہیں (۱۰۰) گناہ اور معاصی (۱۰۱) یعنی جو جرم سب کئے کفر اور عصیاں (۱۰۲) کسی پر بے جرم عذاب نہیں کرتا اور کافر پر عذاب کرنا عدل ہے (۱۰۳) یعنی ان کافروں کی عادت کفر و سرکشی میں فرعونیوں اور ان سے پہلوں کی مثل ہے تو جس طرح وہ ہلاک کئے گئے یہ بھی روز بدر قتل و قید میں مبتلا کئے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس طرح فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو بہ یقین جان کر ان کی تکذیب کی یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جان پہچان کر تکذیب کرتے ہیں (۱۰۴) اور بدتر حال میں مبتلا ہو جائیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو روزی دے کر بھوک کی تکلیف رفع کی امن دے کر خوف سے نجات دی اور ان کی طرف اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ

ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا

ظالم تھے بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾ الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ

نہیں لاتے وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں

فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ

اور ڈرتے نہیں وہ ۱۱۱ تو اگر تم انہیں کہیں لڑائی میں پاؤ

فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَّا تَخَافَنَّ

تو انہیں ایسا قتل کرو جس سے ان کے پس ماندوں کو بھگاؤ اس امید پر کہ شاید انہیں عبرت ہو ۱۱۱ اور اگر تم کسی قوم سے

مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

دغا کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر ۱۱ بے شک دغا والے اللہ

الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۚ إِنَّهُمْ لَا

کو پسند نہیں اور ہرگز کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ وہ ۱۱ ہاتھ سے نکل گئے بے شک وہ

يُعْجِزُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ

عاجز نہیں کرتے ۱۱۳ اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے ۱۱۴ اور جتنے

رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِيْنَ

گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں ۱۱۵ اور ان کے سوا

بقیہ صفحہ ۳۳۰ [illegible] نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب [illegible] سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (۱۰۵) ایسے [illegible] شانِ نزول [illegible] بنی قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد [illegible] آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے انہوں نے عہد توڑا اور مشرکین [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے [illegible] سب جانوروں سے بدتر ہیں [illegible] (۱۰۷) [illegible] (۱۰۸) [illegible] (۱۰۹) [illegible] (۱۱۰) [illegible] (۱۱۱) [illegible] (۱۱۲) [illegible] (۱۱۳) [illegible] مسلم شریف کی حدیث میں ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (۱۰۵) [illegible]

مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
کچھ اوروں کے دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے ۱۱۶ اللہ انہیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ

شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ
خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا ۱۱۷ اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے اور اگر

جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ
وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو ۱۱۸ اور اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک وہی ہے سنتا

الْعَلِیْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ یُّرِیْدُوْۤا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ
جانتا اور اگر وہ تمہیں فریب دیا چاہیں ۱۱۹ تو بے شک اللہ تمہیں کافی ہے

هُوَ الَّذِیْۤ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ بَیْنَ
وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا اور ان کے دلوں میں

قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ
میل کر دیا ۱۲۰ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا

قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾ یٰۤاَیُّهَا
سکتے ۱۲۱ لیکن اللہ نے ان کے دل ملا دیئے بے شک وہی ہے غالب حکمت والا اے غیب

النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَیُّهَا
کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے ۱۲۲ اے

(۱۱۶) ابن زید کا قول ہے کہ یہاں اوروں سے منافقین مراد ہیں (۱۱۷) [illegible] (۱۱۸) اور ان سے صلح قبول کرو (۱۱۹) اور صلح کا اظہار مکر کے لئے کریں (۱۲۰) جیسا کہ قبیلہ اوس و خزرج میں محبت و الفت پیدا کر دی باوجودیکہ ان میں سو برس سے زیادہ کی عداوت تھی اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں یہ محض اللہ کا کرم ہے (۱۲۱) یعنی ان کی باہمی عداوت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ انہیں ملا دینے کے لئے تمام سامان بیکار ہو چکے تھے اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی، ذرا ذرا سی بات میں بگڑ جاتے اور صدیوں تک جنگ باقی رہتی کسی طرح دو دل نہ مل سکتے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور عرب لوگ آپ پر ایمان لائے اور انہوں نے آپ کا اتباع کیا تو یہ حالت بدل گئی اور دلوں سے دیرینہ عداوتیں اور کینے دور ہوئے اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن معجزہ ہے (۱۲۲) شان نزول سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اس قول کی بنا پر یہ آیت مکی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدنی سورت میں لکھی گئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوہ بدر میں قتال کے [illegible] میں نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہے اور مومنین سے یہاں ایک قول میں انصار ایک میں تمام مہاجرین و انصار مراد ہیں

النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ

غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے

عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ

بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں

يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لیے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے [۱۲۳]

الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن

اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں

مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ

سو صبر والے ہوں دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں

يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ

تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے کسی نبی کو

لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ

لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے [۱۲۴] تم لوگ

عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾

دنیا کا مال چاہتے ہو [۱۲۵] اور اللہ آخرت چاہتا ہے [۱۲۶] اور اللہ غالب حکمت والا ہے

(۱۲۳) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو بمدد الٰہی [illegible] گنے کافروں پر غالب رہے گی کیونکہ کفار جاہل ہیں اور ان کی غرض جنگ سے نہ حصول ثواب ہے نہ خوف عذاب جانوروں کی طرح لڑتے بھڑتے ہیں تو للّٰہیت کے ساتھ لڑنے والوں کے مقابل کیا ٹھہر سکیں گے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ مسلمان ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر آیت اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ نازل ہوئی تو یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو دو سو کے مقابل قائم رہیں یعنی دس گنے سے مقابلہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور دو گنے کے مقابلہ سے بھاگنا ممنوع رکھا گیا (۱۲۴) اور قتل کفار میں مبالغہ کر کے کفر کی ذلت اور اسلام کی شوکت کا اظہار کرے شان نزول: مسلم شریف وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ جنگ بدر میں ستر کافر قید کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے حضور نے ان کے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں میری رائے میں انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو قوت بھی پہنچے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی آپ کو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں ان کی گردنیں اڑا دیجئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فدیہ سے غنی کیا ہے علی مرتضیٰ کو عقیل پر اور حضرت حمزہ کو عباس پر اور مجھے میرے قرابتی پر مقرر کیجئے کہ ان کی گردنیں مار دیں۔ آخر کار فدیہ ہی لینے کی رائے قرار پائی اور جب فدیہ لیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی (۱۲۵) یہ خطاب مومنین سے ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے (۱۲۶) یعنی تمہارے لئے آخرت کا ثواب جو قتل کفار و اعزاز اسلام پر مرتب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ بفضل الٰہی قوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافروں کو قتل کریں چاہے انہیں غلام بنائیں چاہے فدیہ لیں چاہے آزاد کریں بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس اوقیہ سونا فی کس تھا [illegible]۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا ۱۲۷ تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾

تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ ۱۲۸ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾

اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ ۱۲۹ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی ۱۳۰ تو جو تم سے لیا گیا ۱۳۱ اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۳۲

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

اور اے محبوب اگر وہ ۱۳۳ تم سے دغا چاہیں گے ۱۳۴ تو اس سے پہلے اللہ ہی کی خیانت کر چکے ہیں جس پر اس نے اتنے تمہارے قابو میں دے دیئے ۱۳۵ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ

بے شک جو ایمان لائے اور اللہ کے لیے ۱۳۶ گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے ۱۳۷ اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی ۱۳۸ وہ

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا

ایک دوسرے کے وارث ہیں ۱۳۹ اور وہ جو ایمان لائے ۱۴۰ اور ہجرت نہ کی

لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ

تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر

اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ

وہ دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے مگر ایسی قوم

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَ

پر کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ

کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ۱۴۱ ایسا نہ کرو گے

فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا

تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا ۱۴۲ اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی

وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ

اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيْنَ

سچے ایمان والے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ۱۴۳ اور جو

بندے اور رسول ہیں میرے اس دعوے پر اللہ کے سوا کون مطلع تھا اور حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں عقیل و نوفل کو حکم دیا وہ بھی مسلمان لائے (۱۳۰) خلوص ایمان اور صحت نیت سے (۱۳۱) یعنی فدیہ (۱۳۲) مسند رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال آیا جس کی مقدار اسی ہزار تھی تو حضور نے نماز ظہر کے لیے وضو کیا اور نماز سے پہلے کل کا کل تقسیم کر دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس میں سے لے لو تو جتنا ان سے اٹھا سکا اتنا لے لیا وہ فرماتے تھے کہ یہ اس سے بہتر ہے جو اللہ نے مجھ سے لیا اور میں اس کی مغفرت کی امید رکھتا ہوں اور ان کے تمول کا یہ حال ہوا کہ ان کے بیس غلام تھے سب کے سب تاجر ان میں سب سے کم سرمایہ جس کا تھا اس کا بیس ہزار کا تھا (۱۳۳) وہ قیدی (۱۳۴) تمہاری بیعت سے پھر کر اور کفر اختیار کر کے (۱۳۵) جیسا کہ وہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ قتل ہوئے گرفتار ہوئے تو وہ بھی اگر ان کے اطوار وہی رہے تو انہیں اسی کا امیدوار رہنا چاہئے (۱۳۶) اور اسی کے رسول کی محبت میں انہوں نے وطن چھوڑا (۱۳۷) یہ مہاجرین اولین ہیں (۱۳۸) مسلمانوں کی اور انہیں اپنے مکانوں میں ٹھہرایا یہ انصار ہیں اس مہاجرین و انصار دونوں کے لیے ارشاد ہوتا ہے (۱۳۹) مہاجر انصار کے اور انصار مہاجر کے یہ وراثت آیت وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ سے منسوخ ہو گئی

(۱۴۰) اور مکہ مکرمہ ہی میں مقیم رہے (۱۴۱) اس کے اور مومنین کے درمیان وراثت نہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کفار کی موالات و موارثت سے منع کیا گیا اور ان سے جدا رہنے کا حکم دیا گیا اور مسلمانوں پر باہم میل جول لازم کیا گیا (۱۴۲) یعنی اگر مسلمانوں میں باہم تعاون و تناصر نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار قوی ہوں گے اور مسلمان ضعیف اور یہ بڑا فتنہ و فساد ہے (۱۴۳) پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کے باہمی تعلقات اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے سے معین و ناصر ہونے کا بیان تھا اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور ان کے مورد رحمت الٰہی ہونے کا ذکر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ ۚ

اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں (۱۴۴)

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ

اور رشتہ والے ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں (۱۴۵)

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٥﴾

بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

ع ۱۰

سُورَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ

سورۃ التوبۃ ۹ — مدنیۃ ۱۱۳ — آیاتہا ۱۲۹ — رکوعاتہا ۱۶

سورۂ توبہ مدنی ہے اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں (۱)

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١﴾

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے (۲)

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي

تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں

اللَّهِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ﴿٢﴾ وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَ

سکتے (۳) اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور

رَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ

اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن (۴) کہ اللہ بیزار ہے

(۱۴۴) اور تمہارے ہی حکم میں ہیں اے مہاجرین و انصار مہاجرین کے کئی طبقے ہیں ایک وہ ہیں جنہوں نے پہلی بار مدینہ طیبہ کو ہجرت کی انہیں مہاجرین اولین کہتے ہیں بعض وہ حضرات ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ کی طرف انہیں اصحاب الہجرتین کہتے ہیں بعض حضرات وہ ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کی یہ اصحاب ہجرت ثانیہ کہلاتے ہیں پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر ہے اور اس آیت میں اصحاب ہجرت ثانیہ کا۔ (۱۴۵) اس آیت سے توارث بالہجرت منسوخ کیا گیا اور ذوی الارحام ہی وارث ثابت ہوئے۔

(۱) سورۂ توبہ مدنی ہے مگر اس کے اخیر کی آیتیں لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ سے آخر تک ان کو بعض علماء مکی کہتے ہیں اس سورت میں سولہ رکوع ایک سو انتیس آیتیں چار ہزار اٹھتر کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی حرف ہیں اس سورت کے دس نام ہیں ان میں سے توبہ اور براءت دو نام مشہور ہیں اس سورت کے اول میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس سورت کے ساتھ بسم اللہ لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم نہیں فرمایا حضرت علی مرتضٰی سے مروی ہے کہ بسم اللہ امان ہے اور یہ سورت تلوار کے ساتھ امن اٹھا دینے کے لئے نازل ہوئی بخاری نے حضرت براء سے روایت کیا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سب سے آخر یہی سورت نازل ہوئی۔ (۲) مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا اس عرصہ میں انہیں موقع ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کر لیں اور جان لیں کہ اس مدت کے بعد اسلام منظور کرنا ہوگا یا قتل یہ سورت ۹ ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد علی مرتضٰی کو حجاج کے مجمع میں یہ سورت سنانے کے لئے بھیجا چنانچہ حضرت علی مرتضٰی نے دس ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ میں تمہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرستادہ آیا ہوں لوگوں نے کہا آپ کیا پیام لائے ہیں تو آپ نے تیس یا چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر فرمایا میں چار حکم لایا ہوں (۱) اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ معظمہ کے پاس نہ آئے (۲) کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف نہ کرے (۳) جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا …

الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ

مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو

فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ

تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک

أَلِيمٍ ﴿٣﴾ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ

عذاب کی مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے عہد میں

شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

کچھ کمی نہیں کی ٩ اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت

إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾ فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ

تک پورا کرو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے پھر جب حرمت والے مہینے نکل

الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ

جائیں تو مشرکوں کو مارو ١٠ جہاں پاؤ ١١ اور انہیں پکڑو

وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا

اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں ١٢ اور

الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو ١٣ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار ماہ پر تمام ہو جائے گی مشرکین نے یہ سن کر کہا کہ اے علی اپنے چچا کے فرزند (یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر دے دیجئے کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا ہمارے اور ان کے درمیان کوئی عہد نہیں ہے بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے۔ اس واقعہ میں خلافت حضرت صدیق اکبر کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ حضور نے حضرت ابوبکر کو تو امیر حج بنایا اور حضرت علی مرتضیٰ کو ان کے پیچھے سورۂ براءت پڑھنے کے لئے بھیجا تو حضرت ابوبکر امام ہوئے اور حضرت علی مرتضیٰ مقتدی۔ اس سے حضرت ابوبکر کی تقدم حضرت علی مرتضیٰ پر ثابت ہوتی ہے (٣) اور باوجود اس مہلت کے اس کی گرفت سے نہیں بچ سکتے (٤) یعنی قتل کے ساتھ اور آخرت میں عذاب کے ساتھ (٥) حج کو حج اکبر فرمایا اس لئے کہ اس زمانہ میں عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس حج کو حج اکبر اس لئے کہا گیا کہ اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا تھا اور چونکہ یہ حج جمعہ کو واقع ہوا تھا اس لئے مسلمان اس حج کو جو روز جمعہ ہو حج وداع کا مذکر جان کر حج اکبر کہتے ہیں (٦) کفر و عہد شکنی سے (٧) ایمان لانے اور توبہ کرنے سے (٨) یہ وعید عظیم ہے اور اس میں یہ اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے پر قادر ہے (٩) اور اس عہد کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے (١٠) جنہوں نے عہد شکنی کی (١١) حل میں خواہ حرم میں کسی وقت و مکان کی تخصیص نہیں (١٢) شرک و کفر سے اور ایمان قبول کریں (١٣) اور قید سے رہا کر دو اور ان سے تعرض نہ کرو

وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ

اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے ف۱۳ تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا

كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾

کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو ف۱۵ یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں ف۱۶

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا

مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیونکر ہوگا ف۱۷ مگر

الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ

وہ جن سے تمہارا معاہدہ مسجد حرام کے پاس ہوا ف۱۸ تو جب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں

فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَإِن

تم ان کے لیے قائم رہو بے شک پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں بھلا کیونکر ف۱۹ ان

يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُم

کا حال تو یہ ہے کہ تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا اپنے منہ سے

بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨﴾ اشْتَرَوْا

تمہیں راضی کرتے ہیں ف۲۰ اور ان کے دلوں میں انکار ہے اور ان میں اکثر بے حکم ہیں ف۲۱ اللہ کی

بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ

آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لیے ف۲۲ تو اس کی راہ سے روکا ف۲۳ بے شک وہ بہت ہی

(۱۴) [illegible] (۱۵) [illegible] اسلام اور اس کی حقیقت [illegible] (۱۸) [illegible] (۱۹) [illegible] (۲۰) [illegible] (۲۱) [illegible] (۲۲) [illegible] (۲۳) [illegible]

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ﴿١٠﴾ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ﴿١٢﴾ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ

برے کام کرتے ہیں کسی مسلمان میں نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا ف۲۴ اور وہی سرکش ہیں پھر اگر وہ ف۲۵ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ف۲۶ اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لیے ف۲۷ اور اگر عہد کرکے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو ف۲۸ بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں ف۲۹ کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں ف۳۰ اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا ف۳۱ حالانکہ انہیں کی طرف سے پہل ہوئی ہے کیا ان سے ڈرتے ہو تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا

(۲۴) جب موقع پائیں قتل کر ڈالیں تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ جب مشرکین پر دسترس ہو جائے تو ان سے درگزر نہ کریں (۲۵) کفر و عہد شکنی سے باز آئیں اور ایمان قبول کریں (۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل قبلہ کے خون حرام ہیں (۲۷) اس سے ثابت ہوا کہ تفصیل آیات پر جس کی نظر ہو وہ عالم ہے (۲۸) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافر دین اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے (۲۹) اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کی غرض انہیں کفر و بداعمالی سے روک دینا ہے (۳۰) اور صلح حدیبیہ کا عہد توڑا اور مسلمانوں کے حلیف خزاعہ کے مقابل بنی بکر کی مدد کی (۳۱) مکہ مکرمہ سے دارالندوہ میں مشورہ کرکے

يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ

تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا ۳۲ اور تمہیں ان پر مدد دے گا ۳۳ اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۴ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى

کرے گا اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا ۳۴ اور اللہ جس کی چاہے توبہ

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۵ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ

قبول فرمائے ۳۵ اور اللہ علم و حکمت والا ہے کیا اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے

لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ

اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے ۳۶ اور اللہ اور اس کے رسول اور

اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا

مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے ۳۷ اور اللہ تمہارے کاموں سے

تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ

خبردار ہے مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں ۳۸

ع ۸

شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ

خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ۳۹ ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے

وَ فِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۷ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ

اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ۴۰ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو

(۳۲) [illegible] (۳۳) [illegible]

[illegible]

[illegible] بنائیں گے [illegible]

[illegible]

[illegible] جہنم میں اس [illegible]

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَ

اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ۳۱ اور

لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ۳۲ تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ

تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرا لی جو اللہ

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا

اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ

يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا ۳۳

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے

وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے ۳۴ اور وہی مراد کو پہنچے ۳۵

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا

ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی ۳۶ اور ان باغوں کی جن میں

(۳۱) اس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مومنین ہیں مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں جھاڑو دینا صفائی کرنا روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے (۳۲) یعنی کسی کی رضا کو رضائے الٰہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے یہی معنی ہیں اللہ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے (۳۳) مراد یہ ہے کہ کفار کو مومنین سے کچھ نسبت نہیں نہ ان کے عمل کو ان کے اعمال سے کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں ان کے عمل کو مومن کے عمل کے برابر قرار دینا ظلم ہے شان نزول روز بدر جب حضرت عباس گرفتار ہو کر آئے تو انہوں نے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کو اسلام اور ہجرت و جہاد میں سبقت حاصل ہے تو ہم کو بھی مسجد حرام کی خدمت اور حاجیوں کے لئے سبیلیں لگانے کا شرف حاصل ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آگاہ کیا گیا کہ جو عمل ایمان کے ساتھ نہ ہوں وہ بیکار ہیں (۳۴) دوسروں سے (۳۵) اور انہیں کو دنیا و آخرت کی سعادت ملی (۳۶) اور یہ اعلیٰ ترین بشارت ہے کیونکہ مالک کی رحمت و رضا بندے کا سب سے بڑا مقصد اور پیاری مراد ہے

نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾

انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بیشک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو

اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ

اگر وہ ایمان پہ کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ

تو وہی ظالم ہیں (۴۷) تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے

وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا

اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال

وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ

اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ

اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ

اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ ع لَقَدْ نَصَرَكُمُ

اپنا حکم لائے (۴۸) اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا بے شک اللہ نے

ع ۸ / ۹

(۴۷) جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترکِ موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابت داروں سے ترکِ تعلق کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے موالات جائز نہیں چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو چنانچہ آگے ارشاد فرمایا (۴۸) جلدی آنے والے عذاب میں مبتلا کرے یا دیر میں آنے والے میں اس آیت سے ثابت ہوا کہ دین کے محفوظ رکھنے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مقابل دنیوی تعلقات کچھ قابلِ التفات نہیں اور خدا اور رسول کی محبت ایمان کی دلیل ہے

اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍۙ وَّ یَوْمَ حُنَیْنٍۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ

بہت جگہ تمہاری مدد کی (۴۹) اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اِترا گئے تھے

فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْــٴًـا وَّ ضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی (۵۰) اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی (۵۱)

ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَۚ(۲۵) ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول پر (۵۲)

وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِیْنَ

اور مسلمانوں پر (۵۳) اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے (۵۴) اور کافروں کو

كَفَرُوْاؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ(۲۶) ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ

عذاب دیا (۵۵) اور منکروں کی یہی سزا ہے پھر اس کے بعد اللہ جسے

ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۷) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

چاہے گا توبہ دے گا (۵۶) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

والو مشرک نرے ناپاک ہیں (۵۷) تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس

بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَاۚ وَ اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ

نہ آنے پائیں (۵۸) اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے (۵۹) تو عنقریب اللہ تمہیں دولتمند کردے گا

(۴۹) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا جیسا کہ واقعہ بدر اور قریظہ اور نضیر اور حدیبیہ و خیبر و فتح مکہ میں (۵۰) حنین ایک وادی ہے طائف کے قریب مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلہ پر یہاں فتح مکہ سے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن و ثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے اپنی کثرت پر نظر کرکے یہ کہا کہ اب ہم ہرگز مغلوب نہ ہوں گے یہ کلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گراں گزرا کیونکہ حضور ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر توکل فرماتے تھے اور تعداد کی قلت و کثرت پر نظر نہ رکھتے تھے جنگ شروع ہوئی اور قتال شدید ہوا مشرکین بھاگے اور مسلمان مال غنیمت لینے میں مصروف ہوگئے تو بھاگے ہوئے لشکر نے اس کو غنیمت سمجھا اور تیروں کی بارش شروع کردی اور تیر اندازی میں بہت مہارت رکھتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ اس ہنگامہ میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لشکر بھاگ پڑا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے حضور کے چچا حضرت عباس اور آپ کے ابن عم ابو سفیان بن حارث کے اور کوئی باقی نہ رہا حضور نے اس وقت اپنی سواری کو کفار کی طرف آگے بڑھایا اور حضرت عباس کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے اپنے اصحاب کو پکاریں ان کے پکارنے سے وہ لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے پلٹ آئے اور کفار سے جنگ شروع ہوگئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی حضور نے اپنے دست مبارک میں سنگریزے لے کر کفار کے مونہوں پر مارے اور فرمایا رب محمد کی قسم بھاگ نکلے سنگریزوں کا مارنا تھا کہ کفار بھاگ پڑے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غنیمتیں مسلمانوں کو تقسیم فرمادیں ان آیتوں میں اس واقعہ کا بیان ہے (۵۱) اور تم وہاں نہ ٹھہر سکے (۵۲) کہ اطمینان کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہے (۵۳) کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پکارنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے (۵۴) یعنی فرشتے جنہیں کفار نے ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے عمامہ باندھے دیکھا یہ فرشتے مسلمانوں کی شوکت بڑھانے کے لئے آئے تھے اس جنگ میں انہوں نے قتال نہیں کیا قتال صرف بدر میں کیا تھا (۵۵) کہ گرفتار کئے گئے مارے گئے ان کے عیال و اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے (۵۶) اور توفیق اسلام عطا فرمائے گا چنانچہ ہوازن کے باقی لوگوں کو توفیق دی اور وہ مسلمان ہوکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور نے ان کے اسیروں کو رہا فرمادیا (۵۷) کہ ان کا باطن خبیث ہے اور وہ نہ طہارت کرتے ہیں نہ نجاستوں سے بچتے ہیں (۵۸) نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے اور اس

مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝۲۸ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ

اپنے فضل سے اگر چاہے بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے لڑو ان سے جو

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ

ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس

اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیے

الْكِتٰبَ حَتّٰى یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ۝۲۹ وَ

گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر اور

قَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ﰳابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِیْحُ

یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح

ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ یُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ

اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات

كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ٘ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰ اِتَّخَذُوْۤا

بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں انہوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِیْحَ ابْنَ

اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح بن

سال سے مراد ۹ ہجری ہے اور مشرکین کے منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان ان کو روکیں (۵۹) کہ مشرکین کو حج سے روک دینے سے تجارتوں کو نقصان پہنچے گا اور اہل مکہ کو تنگی پیش آئے گی (۶۰) عکرمہ نے کہا ایسا ہی ہوا اللہ تعالٰی نے انہیں غنی کر دیا بارشیں خوب ہوئیں پیداوار کثرت سے ہوئی مقاتل نے کہا کہ جدہ یمن صنعاء کے لوگ مسلمان ہوئے اور انہوں نے اہل مکہ پر اپنی کثیر دولتیں خرچ کیں (اگر چاہے) فرمانے میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہیے کہ طلب خیر اور دفع آفات کے لئے ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہے اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جانے (۶۱) اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کی ذات اور جملہ صفات و تنزیہات کو مانے اور جو اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت نہ کرے اور بعض مفسرین نے رسولوں پر ایمان لانا بھی اللہ پر ایمان لانے میں داخل قرار دیا ہے تو یہود و نصارٰی اگرچہ اللہ پر ایمان لانے کے مدعی ہیں لیکن ان کا یہ دعوٰی باطل ہے کیونکہ یہود تجسیم و تشبیہ کے اور نصارٰی حلول کے معتقد ہیں تو وہ کس طرح اللہ پر ایمان لانے والے ہو سکتے ہیں ایسے ہی یہود میں سے جو حضرت عزیر کو اور نصارٰی حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی اللہ پر ایمان لانے والا نہ ہوا اسی طرح جو ایک رسول کی تکذیب کرے وہ اللہ پر ایمان لانے والا نہیں یہود و نصارٰی بہت انبیاء کی تکذیب کرتے ہیں لہذا وہ اللہ پر ایمان لانے والوں میں نہیں شان نزول مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روم سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا اور اسی کے نازل ہونے کے بعد غزوۂ تبوک ہوا کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت یہود کے قبیلہ قریظہ اور نضیر کے حق میں نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صلح منظور فرمائی اور یہی پہلا جزیہ ہے جو اہل اسلام کو ملا اور پہلی ذلت ہے جو کفار کو مسلمانوں کے ہاتھ سے پہنچی (۶۲) قرآن و حدیث میں بعض مفسرین کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ توریت و انجیل کے مطابق عمل نہیں کرتے ان کی تحریف کرتے ہیں اور احکام اپنے دل سے گھڑتے ہیں (۶۳) اسلام دین الٰہی (۶۴) یعنی اہل کتاب سے جو خراج لیا جاتا ہے اس کا نام جزیہ ہے مسائل یہ جزیہ نقد لیا جاتا ہے اس میں ادھار نہیں مسئلہ جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر دینا چاہیے مسئلہ پیادہ پا حاضر ہو کر کھڑے ہو کر پیش کرے مسئلہ قبول جزیہ میں ترک ہندو وغیرہ اہل کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوا مشرکین عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں مسئلہ اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے حکمت جزیہ مقرر کرنے کی یہ ہے کہ کفار کو مہلت دی جائے تاکہ وہ اسلام کے محاسن اور دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور

مَرْيَمَ ۚ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ

مریم کو (ف۶۹) اور انہیں حکم نہ تھا (ف۷۰) مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾ يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ

اسے پاکی ہے ان کے شرک سے چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور (ف۷۱) اپنے منہ سے بجھا

بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٢﴾

دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا (ف۷۲) پڑے برا مانیں کافر

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

وہی ہے جس نے اپنا رسول (ف۷۳) ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

دینوں پر غالب کرے (ف۷۴) پڑے برا مانیں مشرک اے ایمان

آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ

والو بیشک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا

أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ

مال ناحق کھا جاتے ہیں (ف۷۵) اور اللہ کی راہ سے (ف۷۶) روکتے ہیں

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ

حضور کی نعت و صفت دیکھ کر مشرف باسلام ہونے کا موقع نہیں (۶۵) اہل کتاب کی ... قرار دیا گیا اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ اللہ کی جناب میں یہ فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور عزیر کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں۔ شان نزول: مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود کی ایک جماعت آئی وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم آپ کا کس طرح اتباع کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۶۶) جس پر کوئی دلیل نہیں ... (۶۷) اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر حجتیں قائم ہونے اور دلیلیں واضح ہونے کے باوجود اس کفر میں مبتلا ہوتے ہیں (۶۸) حکم الٰہی کو چھوڑ کر ان کے حکم کے پابند ہوئے (۶۹) کہ انہیں بھی خدا بنایا اور ان کی نسبت یہ اعتقاد باطل کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے (۷۰) ان کی کتابوں میں ان کے انبیاء کی طرف سے (۷۱) دین اسلام یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل (۷۲) اور اپنے دین کو غلبہ دینا (۷۳) محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۷۴) اور اس کی حجت قوی کرے اور دوسرے دینوں کو اس سے منسوخ کرے چنانچہ الحمد للہ ایسا ہی ہوا ضحاک کا قول ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ظاہر ہو گا جبکہ کوئی دین والا ایسا نہ ہو گا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا ہر ملت ہلاک ہو جائے گی (۷۵) اس طرح کہ دین کے احکام بدل کر لوگوں سے رشوتیں لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں طمع زر کے لئے تحریف و تبدیل کرتے ہیں اور کتب سابقہ کی جن آیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے مال حاصل کرنے کے لئے ان میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں (۷۶) اسلام سے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے

لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ

کہ اس گنتی کے برابر ہوجائیں جو اللہ نے حرام فرمائی ؎۸۶ اور اللہ کے حرام کئے ہوئے حلال کرلیں ؎۸۷ ان کے بُرے کام ان کی آنکھوں

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ (۳۷) یٰۤاَیُّهَا

میں بھلے لگتے ہیں اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ

تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو ؎۸۸ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی

فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ (۳۸) اِلَّا تَنْفِرُوْا

اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا ؎۸۹ اگر نہ کوچ کرو گے تو ؎۹۰

یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ۬ وَّ یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ

تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا ؎۹۱ اور تم اس کا

شَیْــٴًـا ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۳۹) اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ

ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا ؎۹۲ صرف دو جان سے جب وہ دونوں ؎۹۳ غار میں تھے

۵ ۳۸ ۸ ۱۱

بقیہ صفحہ ۳۱۶ کے گزرنے ہوئے اب مہینوں کے اوقات کی وضع الٰہی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینہ اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے اور اس آیت میں نسی کو ممنوع قرار دیا گیا اور کفر پر کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ اس میں ماہ حرام میں تحریم قتال کو حلال جاننا اور خدا کے حرام کئے ہوئے کو حلال کرلینا پایا جاتا ہے (۸۶) یعنی ماہ حرام کو پاس ہٹنے کو (۸۷) یعنی ماہ حرام جاری رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں اور ان کی تخصیص توڑ کر حکم الٰہی کی مخالفت جو مہینے حرام تھا اسے حلال کرلیا اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دیا (۸۸) اور سفر سے گھبراتے ہو شان نزول یہ آیت غزوہ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی تبوک ایک مقام ہے اطراف شام میں مدینہ طیبہ سے چودہ منزل فاصلہ پر رجب ۹ ہجری میں طائف سے واپسی کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عرب کے نصرانیوں کی تحریک سے ہرقل شاہ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوج گراں جمع کی ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا یہ زمانہ نہایت تنگی قحط سالی اور شدت گرمی کا تھا یہاں تک کہ دو دو آدمی ایک ایک کھجور پر بسر کرتے تھے سفر دور کا تھا دشمن کثیر اور قوی تھے اس لئے بعض قبیلے بیٹھ رہے اور انہیں اس وقت جہاد میں جانا گراں معلوم ہوا اور اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا پردہ فاش اور حال ظاہر ہوگیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غزوہ میں بڑی عالی ہمتی سے خرچ کیا دس ہزار مجاہدین کو سامان دیا اور دس ہزار دینار اس غزوہ پر خرچ کئے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مع سازوسامان کے اس کے علاوہ ہیں اور اصحاب نے بھی خوب خرچ کیا ان میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق ہیں جنہوں نے اپنا کل مال حاضر کردیا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا آدھا مال حاضر کیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے حضرت علی مرتضیٰ کو مدینہ طیبہ میں چھوڑا عبداللہ بن ابی اور اس کے ہمراہی منافقین ثنیۃ الوداع تک چل کر رہ گئے جب لشکر اسلام تبوک میں اترا تو انہوں نے دیکھا کہ چشمہ میں پانی بہت تھوڑا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی سے اس میں کلی فرمائی جس کی برکت سے پانی جوش میں آیا اور چشمہ بھر گیا لشکر اور اس کے تمام جانور اچھی طرح سیراب ہوئے حضرت نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا ہرقل اپنے دل میں آپ کو سچا نبی جانتا تھا اس لئے اسے خوف ہوا اور اس نے آپ سے مقابلہ نہ کیا حضرت نے اطراف میں لشکر بھیجے چنانچہ حضرت خالد کو چار سو سے زائد سواروں کے ساتھ اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے مقابل بھیجا اور فرمایا کہ تم اس کو نیل گائے کے شکار میں پکڑ لو چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ نیل گائے کے شکار کے لئے پہ

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ

جب اپنے یار سے ۹۴ فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا

سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ

سکینہ اتارا ۹۵ اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں ۹۶ اور کافروں

الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

کی بات نیچے ڈالی ۹۷ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب

حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾ انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَ

حکمت والا ہے کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے ۹۸ اور اللہ کی راہ میں

أَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾

لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو ۹۹

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن

اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا ۱۰۰ تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے ۱۰۱ مگر ان پر تو

بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا

مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے ۱۰۲ کہ ہم سے بن پڑتا

لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ

تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے ۱۰۳ اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں ۱۰۴ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بے شک

بقیہ سکے ۸۸ قلعہ سے اترا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو گرفتار کر کے حضرت اقدس میں لائے حضور نے جزیہ مقرر فرما کر اس کو چھوڑ دیا اسی طرح حاکم ایلہ پر اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح فرمالی واپسی کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب تشریف لائے تو جو لوگ جہاد میں ساتھ ہونے سے رہ گئے تھے وہ حاضر ہوئے حضور نے اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کسی سے کلام نہ کریں اور اپنے پاس نہ بٹھائیں جب تک ہم اجازت نہ دیں تو مسلمانوں نے ان سے اعراض کیا یہاں تک کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی التفات نہ کیا اسی باب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں (۸۹) کہ دنیا اور اس کی تمام متاع قلیل ہے اور آخرت اور اس کی تمام نعمتیں باقی ہیں (۹۰) اے مسلمانو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب حکم اللہ تعالیٰ (۹۱) جو تم سے بہتر اور فرمانبردار ہوں گے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور ان کے دین کو عزت دینے کا خود کفیل ہے تو اگر تم طاعت فرمانِ رسول میں جلدی کرو گے تو یہ سعادت تمہیں نصیب ہوگی اور اگر تم نے سستی کی تو اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنے نبی کے شرف خدمت سے سرفراز فرمائے گا (۹۲) یعنی وقت ہجرت مکہ مکرمہ سے جبکہ کفار نے دار الندوہ میں حضور کے لئے قتل و قید وغیرہ کے برے برے مشورے کئے تھے (۹۳) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۹۴) یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا (۹۵) اور قلب کو اطمینان عطا فرمایا (۹۶) ان سے مراد ملائکہ کی فوجیں ہیں جنہوں نے کفار کے رخ پھیر دیئے اور وہ آپ کو دیکھ نہ سکے اور بدر و احزاب و حنین میں بھی انہیں فوجوں سے مدد فرمائی (۹۷) دعوت کفر و شرک کو پست فرمایا (۹۸) یعنی خوشی سے یا گرانی سے اور ایک قول یہ ہے کہ قوت کے ساتھ یا ضعف کے ساتھ اور بے سامان سے یا سروسامان سے (۹۹) کہ جہاد کا ثواب بیٹھ رہنے سے بہتر ہے تو مستعدی کے ساتھ تیار ہو اور خالی نہ کرو (۱۰۰) اور دنیوی نفع کی امید ہوتی اور شدید محنت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا (۱۰۱) شان نزول یہ آیت ان منافقین کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوہ تبوک میں جانے سے تخلف کیا تھا (۱۰۲) یہ منافقین اور اس طرح معذرت کریں گے (۱۰۳) منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دے دینا غیبی خبر اور دلیل نبوت میں سے ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں (۱۰۴) جھوٹی قسم کھا کر مسئلہ اس آیت

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٤﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ

ضرور جھوٹے ہیں اللہ تمہیں معاف کرے (۱۰۵) تم نے انہیں کیوں اذن دے دیا جب تک نہ کھلے تھے تم پر سچے اور ظاہر نہ ہوئے تھے جھوٹے اور وہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم سے چھٹی نہ مانگیں گے اس سے کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں اور اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو تم سے یہ چھٹی وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے (۱۰۶) اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں (۱۰۷) انہیں نکلنا منظور ہوتا (۱۰۸) تو اس کا سامان کرتے مگر خدا ہی کو ان کا اٹھنا ناپسند ہوا تو ان میں کاہلی بھر دی اور (۱۰۹) فرمایا گیا کہ بیٹھ رہو بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ (۱۱۰) اگر وہ تم میں نکلتے تو ان سے سوا نقصان کے تمہیں کچھ نہ بڑھتا اور

سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سبب ہلاکت ہے (۱۰۵) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ سے ابتداء کلام والشان خطاب محب کی تعظیم و توقیر میں مبالغہ کے لئے ہے اور زبان عرب میں یہ عرف شائع ہے کہ مخاطب کی تعظیم کے موقع پر ایسے کلمے استعمال کئے جاتے ہیں قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے شفا میں فرمایا جس کسی نے اس سوال کو عتاب قرار دیا اس نے غلطی کی کیونکہ غزوۂ تبوک میں حاضر ہونے اور گھر رہ جانے کی اجازت مانگنے والوں کو اجازت دینا نہ دینا دونوں حضرت کے اختیار میں تھے اور آپ اس میں مختار تھے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دیجئے تو لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ تنبیہ کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ اظہار ہے کہ اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے تو بھی وہ جہاد میں جانے والے نہ تھے اور عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تمہیں معاف کرے گناہ سے تو تمہیں واسطہ ہی نہیں اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تکریم و توقیر و تسکین و تسلی ہے کہ قلب مبارک پر لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ فرمانے سے کوئی بار نہ ہو (۱۰۶) یعنی منافقین (۱۰۷) نہ ادھر کے ہوسکتے نہ ادھر کے ہوتے ہوئے نہ کفار کے ساتھ رہ سکتے نہ مومنین کا ساتھ دے سکتے (۱۰۸) اور جہاد کا ارادہ رکھتے (۱۰۹) ان کے اجازت چاہنے پر (۱۱۰) بیٹھ رہنے والوں سے عورتیں بچے بیمار اور اپاہج لوگ مراد ہیں

لَاَ۟اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ

تم میں فتنہ ڈالنے کو تمہارے بیچ میں غرابیں دوڑاتے (فساد ڈالتے)[۱۱۱] اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں[۱۱۲]

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ

اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو بیشک انہوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا[۱۱۳]

وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ

اور اے محبوب تمہارے لیے تدبیریں الٹی پلٹیں[۱۱۴] یہاں تک کہ حق آیا[۱۱۵] اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا[۱۱۶] اور انہیں

كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا

ناگوار تھا اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالیے[۱۱۷] سن لو وہ

فِى الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ

فتنہ ہی میں پڑے[۱۱۸] اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو اگر

تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا

تمہیں بھلائی پہنچے[۱۱۹] تو انہیں برا لگے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے[۱۲۰] تو کہیں[۱۲۱]

قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ

ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے پھر جائیں تم فرماؤ

لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ

ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو

(۱۱۱) اور جھوٹی جھوٹی باتیں بنا کر فساد انگیزی کرتے (۱۱۲) جو تمہاری باتیں ان تک پہنچائیں (۱۱۳) اور وہ آپ کے اصحاب کو دین سے روکنے کی کوشش کرتے جیسا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے روز احد کیا کہ مسلمانوں کو ورغلانے کے لئے اپنی جماعت لے کر واپس ہوا (۱۱۴) اور انہوں نے تمہارا کام بگاڑنے اور دین میں فساد ڈالنے کے بہت مکر و حیلے کئے (۱۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت (۱۱۶) اور اس کا دین غالب ہوا (۱۱۷) شان نزول یہ آیت جد بن قیس منافق کے حق میں نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لئے تیاری فرمائی تو جد بن قیس نے کہا یا رسول اللہ میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھوں گا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیجئے اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالیے میں آپ کی اپنے مال سے مدد کروں گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اس کا حیلہ تھا اور اس میں سوائے نفاق کے اور کوئی علت نہ تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اسے اجازت دے دی اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۱۸) کیونکہ جہاد سے رک رہنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا بہت بڑا فتنہ ہے (۱۱۹) اور تم دشمن پر فتح یاب ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آئے (۱۲۰) اور کسی طرح کی شدت پیش آئے (۱۲۱) منافقین کہ چالاکی سے جہاد میں نہ جا کر

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى

اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے تم فرماؤ تم ہم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں

الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ

میں سے ایک کا ف۱۲۲ اور ہم تم پر اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے

مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ﴿٥٢﴾

اپنے پاس سے ف۱۲۳ یا ہمارے ہاتھوں ف۱۲۴ تو اب راہ دیکھو ہم بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہے ہیں ف۱۲۵

قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ

تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز قبول نہ ہوگا ف۱۲۶ بیشک تم

قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا

بے حکم لوگ ہو اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے

أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ

کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر

كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٥٤﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ

جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے ف۱۲۷ تو تمہیں ان کے مال اور

وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ

ان کی اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان چیزوں سے

(۱۲۲) یا فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت و مغفرت کیونکہ مسلمان جب جہاد میں جاتا ہے تو وہ اگر غالب ہو جب تو فتح و غنیمت اور اجر عظیم پاتا ہے اور اگر راہ خدا میں مارا جائے تو اس کو شہادت حاصل ہوتی ہے جو اس کی اعلیٰ مراد ہے (۱۲۳) اور تمہیں عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ہلاک کرے (۱۲۴) تم کو قتل و اسیری کے عذاب میں گرفتار کرے (۱۲۵) کہ تمہارا کیا انجام ہوتا ہے (۱۲۶) شان نزول یہ آیت جد بن قیس منافق کے جواب میں نازل ہوئی جس نے جہاد میں نہ جانے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ میں اپنے مال سے مدد کروں گا اس پر حضرت حق تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تم خوشی سے دو یا ناخوشی سے تمہارا مال قبول نہ کیا جائے گا یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ لیں گے کیونکہ یہ دینا اللہ کے لئے نہیں ہے (۱۲۷) کیونکہ انہیں رضائے الٰہی مقصود نہیں

الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

ان پر وبال ڈالے اور اگر کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے ف۱۲۸ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ف۱۲۹

اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ

کہ وہ تم میں سے ہیں ف۱۳۰ اور تم میں سے ہیں نہیں ف۱۳۱ ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں ف۱۳۲ اگر

يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ

پائیں کوئی پناہ یا غار یا سما جانے کی جگہ تو رسیاں تڑاتے ادھر پھر

يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ

جائیں گے ف۱۳۳ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے ف۱۳۴ تو اگر ان میں ف۱۳۵

اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾

میں سے کچھ ملے تو راضی ہوجائیں اور نہ ملے تو جبھی وہ ناراض ہیں

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی

اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۱۳

ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے ف۱۳۶

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے ف۱۳۷ محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کرکے لائیں اور

(۱۲۸) تو وہ مال ان کے حق میں سبب راحت نہ ہوا بلکہ وبال ہوا (۱۲۹) منافقین اس پر (۱۳۰) یعنی تمہارے دین و ملت پر ہیں مسلمان ہیں (۱۳۱) تمہیں دھوکا دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں (۱۳۲) کہ اگر ان کا نفاق ظاہر ہو جائے تو مسلمان ان سے وہی معاملہ کریں جو مشرکین سے کرتے ہیں اس لئے وہ بطریق تقیہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں (۱۳۳) کیونکہ انہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے انتہا درجہ کا بغض ہے (۱۳۴) شان نزول یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے اور یہی خوارج کی اصل و بنیاد ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے حضور نے فرمایا تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے (۱۳۵) صدقات (۱۳۶) کہ ہم پر اپنا فضل وسیع کرے اور ہمیں خلق کے اموال سے غنی اور بے نیاز کر دے (۱۳۷) جب منافقین نے تقسیم صدقات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرما دیا کہ صدقات کے مستحق صرف یہی آٹھ قسم کے لوگ ہیں انہیں پر صدقات صرف کئے جائیں ان کے سوا کوئی مستحق نہیں نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اموال صدقہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقات حرام ہیں تو طعن کرنے والوں کو اعتراض کا کیا موقع صدقہ سے اس آیت میں زکوٰۃ مراد ہے۔ مسئلہ: زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے مؤلفۃ القلوب باجماع صحابہ ساقط ہو گئے کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع زمانۂ صدیق میں منعقد ہوا۔ مسئلہ: فقیر وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز ہو اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے لئے کچھ ہو اس کو سوال حلال نہیں مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو سوال حلال ہے عاملین وہ لوگ ہیں جن کو امام نے صدقے تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو انہیں امام اتنا دے جو ان کے اور ان کے متعلقین کے لئے کافی ہو۔ مسئلہ: اگر عامل غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے۔ مسئلہ: عامل سید یا ہاشمی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے [illegible] اس کے عمل کی مقدار کا [illegible]

الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ

جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی

اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾

راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے

وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ

اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں ۱۳۸ اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تم فرماؤ

أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ

تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں ۱۳۹ اور جو

لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ

تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ

دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں ۱۴۰ کہ تمہیں راضی کرلیں ۱۴۱ اور اللہ و رسول کا

أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن

حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ جو

يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ

خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی

[illegible]

الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ

بڑی رسوائی ہے منافق ڈرتے ہیں کہ ان پر (ف۱۴۲) کوئی سورۃ ایسی اترے

تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ

جو ان کے دلوں کی چھپی (ف۱۴۳) جتا دے تم فرماؤ ہنسے جاؤ اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے

مَا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَ

جس کا تمہیں ڈر ہے (ف۱۴۴) اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں

نَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا

تھے (ف۱۴۵) تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے

تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ

نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر (ف۱۴۶) اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں

مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنَافِقُونَ

(ف۱۴۷) تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے (ف۱۴۸) منافق مرد

وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَ

اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں (ف۱۴۹) برائی کا حکم دیں (ف۱۵۰) اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ

بھلائی سے منع کریں (ف۱۵۱) اور اپنی مٹھی بند رکھیں (ف۱۵۲) وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے (ف۱۵۳)

(۱۴۲) مسلمانوں (۱۴۳) منافقوں (۱۴۴) اور ان کی چھپی چیز ان کا نفاق ہے اور وہ بغض و عداوت جو وہ مسلمانوں کے ساتھ رکھتے تھے اور اس کو چھپایا کرتے تھے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھنے اور آپ کی غیبی خبریں سننے اور ان کو واقع کے مطابق پانے کے بعد منافقوں کو اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی سورت نازل نہ فرمائے جس سے ان کے اسرار ظاہر کر دیئے جائیں اور ان کی رسوائی ہو اس آیت میں اس کا بیان ہے (۱۴۵) شانِ نزول غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین گروہوں میں سے دو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور ایک گروہ بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سن کر ہنستا تھا حضور نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے انہوں نے کہا ہم راستہ کاٹنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کا یہ عذر و حیلہ قبول نہ کیا گیا اور ان کے لئے یہ فرمایا گیا جو آگے ارشاد ہوتا ہے (۱۴۶) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں (۱۴۷) اس کے تائب ہونے اور بہ اخلاص ایمان لانے سے محمد بن اسحٰق کا قول ہے کہ اس سے وہی شخص مراد ہے جو ہنستا تھا مگر اس نے اپنی زبان سے کوئی کلمہ گستاخی کا نہ کہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ تائب ہوا اور اخلاص کے ساتھ ایمان لایا اور اس نے دعا کی یارب مجھے اپنی راہ میں مقتول کرکے ایسی موت دے کہ کوئی یہ کہنے والا نہ ہو کہ میں نے غسل دیا میں نے کفن دیا میں نے دفن کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کا پتہ ہی نہ چلا ان کا نام یحیٰی بن حمیر اشجعی تھا اور چونکہ انہوں نے حضور کی بدگوئی سے زبان روکی تھی اس لئے انہیں توبہ و ایمان کی توفیق ملی (۱۴۸) اور اپنے جرم پر قائم رہے اور تائب نہ ہوئے (۱۴۹) وہ سب نفاق اور اعمالِ خبیثہ میں یکساں ہیں ان کا حال یہ ہے کہ (۱۵۰) یعنی کفر و معصیت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کا (۱۵۱) یعنی ایمان و طاعت و تصدیقِ رسول سے (۱۵۲) راہِ خدا میں خرچ کرنے سے (۱۵۳) اور انہوں نے اس کی اطاعت و رضا طلبی نہ کی

ع ۸ منزل ۲

فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِينَ

تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا ف۱۵۴ بے شک منافق وہی پکے بے حکم ہیں اللہ نے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے وہ انہیں بس ہے

وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے

كَانُوٓا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّأَكْثَرَ أَمْوٰلًا وَّأَوْلٰدًا ۗ فَاسْتَمْتَعُوا

تم سے زور میں بڑھ کر تھے اور ان کے مال اور اولاد تم سے زیادہ تو وہ اپنا حصہ ف۱۵۵ برت گئے

بِخَلٰقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلٰقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ

تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے اگلے اپنا حصہ برت

قَبْلِكُمْ بِخَلٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوٓا ۚ أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

گئے اور تم بے ہودگی میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے ف۱۵۶ ان کے عمل

أَعْمٰلُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ

اکارت گئے دنیا اور آخرت میں اور وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ف۱۵۷ کیا

يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُودَ ۙ وَ

انہیں ف۱۵۸ اپنے سے اگلوں کی خبر نہ آئی ف۱۵۹ نوح کی قوم ف۱۶۰ اور عاد ف۱۶۱ اور ثمود ف۱۶۲ اور

(۱۵۴) اور ثواب و فضل سے محروم کر دیا (۱۵۵) لذات و شہوات دنیویہ کا (۱۵۶) اور تم نے اتباع باطل اور تکذیب خدا و رسول اور مومنین کے ساتھ استہزاء کرنے میں ان کی راہ اختیار کی (۱۵۷) اس میں کفار کی طرح اے منافقین تم ٹوٹے میں ہو اور تمہارے عمل باطل ہیں (۱۵۸) یعنی منافقوں کو (۱۵۹) گزری ہوئی امتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ہم نے انہیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرنے پر کس طرح ہلاک کیا (۱۶۰) جو طوفان سے ہلاک کی گئی (۱۶۱) جو ہوا سے ہلاک کئے گئے (۱۶۲) جو زلزلہ سے ہلاک کئے گئے

قَوْمِ إِبْرٰهِيْمَ وَأَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۖ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ

اور ابراہیم کی قوم (ف۱۶۳) اور مدین والے (ف۱۶۴) اور وہ بستیاں کہ الٹ دی گئیں (ف۱۶۵) ان کے رسول روشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے (ف۱۶۶) تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا (ف۱۶۷) بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے (ف۱۶۸) اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں (ف۱۶۹) بھلائی کا حکم دیں (ف۱۷۰) اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا (ف۱۷۱) بسنے کے باغوں

(۱۶۳) جو سبب نعمت سے ہلاک کی گئی اور نمرود مچھر سے ہلاک کیا گیا (۱۶۴) یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم جو روز ابر کے عذاب سے ہلاک کی گئی (۱۶۵) اور زیر و زبر کر ڈالی گئیں وہ قوم لوط کی بستیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے ان چھ کا ذکر فرمایا اس لئے کہ بلاد شام و عراق و یمن جو سرزمین عرب سے بالکل قریب ہیں ان میں ان ہلاک شدہ قوموں کے نشان باقی ہیں اور عرب لوگ ان مقامات پر اکثر گزرتے رہتے ہیں (۱۶۶) ان لوگوں نے بجائے تصدیق کرنے کے اپنے رسولوں کی تکذیب کی جیسا کہ اے منافقین تم کر رہے ہو ڈرو کہ انہیں کی طرح مبتلائے عذاب نہ کئے جاؤ (۱۶۷) کیونکہ وہ حکیم ہے بے جرم کے سزا نہیں فرماتا (۱۶۸) کہ کفر اور تکذیب انبیاء کر کے عذاب کے مستحق ہوئے (۱۶۹) اور باہم دینی محبت و موالات رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے معین و مددگار ہیں (۱۷۰) یعنی اللہ اور رسول پر ایمان لانے اور شریعت کا اتباع کرنے کا (۱۷۱) حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوت سرخ اور زبرجد کے محل مومنین کو عطا ہوں گے

عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

ہیں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی (فـ۱۶۱) یہی ہے بڑی مراد

الْعَظِیْمُ ﴿۷۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ

پانی اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر (فـ۱۶۲)

وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۷۳﴾

اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا (فـ۱۶۳) اور بےشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور

كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ وَ مَا نَقَمُوْۤا

اسلام میں آکر کافر ہوگئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا (فـ۱۶۴) اور انہیں کیا برا لگا

اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا

یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا (فـ۱۶۵) تو اگر وہ توبہ کریں

یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ

تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں (فـ۱۶۶) تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ مَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ

دنیا اور آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا

(۱۶۱) اور تمام نعمتوں سے اعلیٰ، اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنا۔ (۱۶۲) کفار پر تلوار اور حرب سے اور منافقوں پر اقامتِ حجت سے۔ (۱۶۳) شانِ نزول: امام بغوی نے کلبی سے نقل کیا کہ یہ آیت جلاس بن سوید کے حق میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خطبہ فرمایا اس میں منافقین کا ذکر فرمایا اور ان کی بدحالی و بدمآلی کا ذکر فرمایا یہ سن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر۔ جب حضور مدینہ واپس تشریف لائے تو عامر بن قیس نے حضور سے جلاس کا مقولہ بیان کیا جلاس نے انکار کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ عامر نے مجھ پر جھوٹ باندھا۔ حضور نے دونوں کو حکم فرمایا کہ منبر کے پاس قسم کھائیں۔ جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ کی قسم کھائی کہ یہ بات اس نے نہیں کہی اور عامر نے اس پر جھوٹ بولا۔ پھر عامر نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ بےشک یہ مقولہ جلاس نے کہا اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا پھر عامر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کے حضور میں دعا کی یارب اپنے نبی پر سچے کی تصدیق نازل فرما۔ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی حضرت جبریل یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ آیت میں فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ سن کر جلاس کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سنئے اللہ نے مجھے توبہ کا موقع دیا، عامر بن قیس نے جو کچھ کہا سچ کہا اور وہ کلمہ میں نے کہا تھا اور اب میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ حضور نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور وہ توبہ پر ثابت رہے۔ (۱۶۴) [illegible] عامر کے قتل کا ارادہ [illegible] (۱۶۵) [illegible]

لَا نَصِيرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ

نہ مددگار (۱۷۸) اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے

لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا آتَاهُم مِّن

تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہوجائیں گے (۱۷۹) تو جب اللہ نے انہیں اپنے

فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿۷۶﴾ فَأَعْقَبَهُمْ

فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے تو اس کے پیچھے

نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا

اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللہ سے

وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿۷۷﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے (۱۸۰) کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ

يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۷۸﴾

ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے (۱۸۱)

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے

الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ

ہیں (۱۸۲) اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے (۱۸۳) تو ان سے ہنستے

(۱۷۸) کہ انہیں عذابِ الٰہی سے بچا سکے (۱۷۹) شانِ نزول: ثعلبہ بن حاطب نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس کے لئے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کرسکے۔ دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔ حضور نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہوگیا۔ حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہوگیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔ حضور نے فرمایا کہ ثعلبہ پر افسوس۔ پھر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل دار بھیجے لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جاکر انہوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا یہ تو ٹیکس ہوگیا جاؤ میں سوچ لوں۔ جب یہ لوگ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور نے ان کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا ثعلبہ پر افسوس اس پر یہ آیت نازل ہوئی پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرمادی وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا پھر اس صدقہ کو خلافتِ صدیقی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا پھر خلافتِ فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافتِ عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہوگیا (مدارک) (۱۸۰) امام فخر الدین رازی نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ حدیث شریف میں ہے منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔ (۱۸۱) جو ان کے دلوں میں ہے اور جو آپس میں ایک دوسرے سے کہیں وہ بھی (۱۸۲) شانِ نزول: جب آیتِ صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انہیں تو منافقین نے ریاکار کہا اور کوئی ایک صاع (ساڑھے تین سیر) لائے تو انہیں کہا اللہ کو اس کی پرواہ نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت

مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ

ہیں ف۱۸۴ اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے تم ان کی معافی

لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے

فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا ف۱۸۵ یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ

اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا ف۱۸۶ پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے

بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا

کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے ف۱۸۷ اور انہیں گوارا نہ ہوا کہ اپنے مال اور

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي

جان سے اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی میں نہ

الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾

نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی ف۱۸۸

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

تو انہیں چاہیے تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں ف۱۸۹ بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۱۹۰

بقیہ صفحہ ۳۵۸ = عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم حاضر کر کے عرض کیا یارسول اللہ میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہِ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لیے روک لیے ہیں۔ حضور نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے۔ حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی (۱۸۳) ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہِ خدا میں حاضر ہے حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی (۱۸۴) منافقین اور صدقہ کی قلت پر عیب لگاتے ہیں (۱۸۵) شانِ نزول: اوپر کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا تو منافقین سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معذرت کر کے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لئے استغفار کیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائے گا چاہے آپ استغفار میں مبالغہ کریں (۱۸۶) جو ایمان سے خارج ہوں جب تک کہ وہ کفر پر رہیں۔ (مدارک) (۱۸۷) اور غزوۂ تبوک میں نہ گئے (۱۸۸) تو تھوڑی دیر کی گرمی برداشت کرتے اور ہمیشہ کی آگ میں جلنے سے اپنے آپ کو بچاتے (۱۸۹) یعنی دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنا چاہے کتنی ہی دراز مدت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مقابلہ تھوڑا ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائم و باقی ہے (۱۹۰) یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل کرنے کا بدلہ ہے حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے

فَإِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

پھر اے محبوب ۱۹۱ اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ ۱۹۲ تم سے جہاد کو نکلنے

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ

کی اجازت مانگے تو تم فرمانا کہ تم کبھی میرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن

عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ

سے نہ لڑو تم نے پہلی دفعہ بیٹھ رہنا پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے

الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا

والوں کے ساتھ ۱۹۳ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ

تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ

اس کی قبر پر کھڑے ہونا بےشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں

فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا

مر گئے ۱۹۴ اور ان کے مال یا اولاد پر تعجب نہ کرنا اللہ یہی

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ

چاہتا ہے کہ اسے دنیا میں ان پر وبال کرے اور کفر ہی پر ان کا

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

دم نکل جائے اور جب کوئی سورت اترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور

[illegible]

جَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ

اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور

قَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ

کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجئے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہو لیں انہیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے

الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ

ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ف۱۹۶ تو وہ کچھ نہیں سمجھتے ف۱۹۷ لیکن

الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں ف۱۹۸ اور یہی مراد کو پہنچے اللہ نے ان

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ

کے لیے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ

بڑی مراد ملنی ہے اور بہانے بنانے والے گنوار آئے ف۱۹۹ کہ انہیں رخصت

لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ

دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا ف۲۰۰ جلد ان میں کے

پھر کبھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ کی شرکت نہ فرمائی اور حضور کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی چنانچہ جب کفار نے یہ دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے عقیدہ میں بھی آپ اللہ کے حبیب اور اس کے سچے رسول ہیں یہ سوچ کر ہزار کافر مسلمان ہوگئے (۱۹۶) ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث (۱۹۷) کہ جہاد میں کیا فوز و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے (۱۹۸) دونوں جہان کی (۱۹۹) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے ضحاک کا قول ہے کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انہوں نے سید عالم علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قبیلہ طے کے عرب ہماری بی بی بچوں اور جانوروں کو لوٹ لیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمہارے حال سے خبردار کیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کرے گا عمرو بن علاء نے کہا کہ ان لوگوں نے عذر باطل بنا کر پیش کیا تھا (۲۰۰) یہ دوسرے گروہ کا حال ہے جو بغیر کسی عذر کے بیٹھ رہے یہ منافقین تھے انہوں نے ایمان کا دعویٰ جھوٹا کیا تھا

كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى

کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا ف۲۰۰ ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں ف۲۰۱ اور نہ

الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ

بیماروں پر ف۲۰۲ اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو ف۲۰۳

إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ

جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں ف۲۰۴ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں ف۲۰۵

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩١﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ ف۲۰۶

قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ

تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے

الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٩٢﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى

ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا ف۲۰۷ مواخذہ تو ان سے ہے

الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ

جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں ف۲۰۸ انہیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ

الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی تو وہ کچھ نہیں جانتے ف۲۰۹

(۲۰۰) دنیا میں قتل کئے جانے کا اور آخرت میں جہنم کا (۲۰۱) مثل والے کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے یہ کون لوگ ہیں ان کے چند طبقے بیان فرمائے پہلے ضعیف جیسے کہ بوڑھے بچے عورتیں اور وہ شخص بھی انہیں میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف نحیف ناکارہ ہو (۲۰۲) یہ دوسرا طبقہ ہے جس میں اندھے لنگڑے اپاہج بھی داخل ہیں (۲۰۳) اور سامان تیار نہ کرسکیں یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں (۲۰۵) ان کی طاعت کریں اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری رکھیں (۲۰۶) مواخذہ کی (۲۰۷) شانِ نزول اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند حضرات جہاد میں جانے کے لئے حاضر ہوئے انہوں نے حضور سے سواری کی درخواست کی حضور نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں تو وہ روتے واپس ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۲۰۸) جہاد میں جانے کی قدرت رکھتے ہیں باوجود اس کے (۲۰۹) کہ جہاد میں کیا نفع و ثواب ہے

تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز

تُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللَّهُ

تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول تمہارے

عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

کام دیکھیں گے پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا

وہ تمہیں بتا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب

انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ

تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لیے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو وہ تو

رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٥﴾

نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ

تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بے شک اللہ

لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٩٦﴾ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَ

تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا گنوار کفر اور نفاق میں زیادہ

[illegible]

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ

اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا ف۲۴۷ بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے ف۲۴۸

أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ

وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں ف۲۴۹ اور ستھرے

يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ

اللہ کو پیارے ہیں تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی

اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ

رضا پر ف۲۵۰ وہ بھلا یا وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤ گڑھے کے کنارے

هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٩﴾

ف۲۵۱ تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا ف۲۵۲ اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَن تَقَطَّعَ

وہ تعمیر جو چنی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی ف۲۵۳ مگر یہ کہ ان کے دل

قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ف۲۵۴ اور اللہ علم و حکمت والا ہے بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور

أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے ف۲۵۵ اللہ کی راہ میں لڑیں

بقیہ صفحہ ۳۶۶ — طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامان جنگ ہوسکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لیے ایک مسجد بناؤ میں شاہ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سید عالم) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا یہ خبر پاکر ان لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لیے بنادی ہے کہ جو لوگ بوڑھے ضعیف کمزور ہیں وہ اس میں بفراغت نماز پڑھ لیا کریں آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرمادیجئے حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفر تبوک کے لیے پابہ رکاب ہوں واپسی پر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جاکر ڈھادیں اور جلادیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب ملک شام میں بحالت سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا (۲۴۳) مسجد قبا والوں کے (۲۴۴) کہ وہاں خدا اور رسول کے ساتھ کفر کریں اور نفاق کو قوت دیں (۲۴۵) جو مسجد قبا میں نماز کے لیے جمع ہوتے ہیں (۲۴۶) یعنی ابو عامر راہب (۲۴۷) اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی مسئلہ جو مسجد فخر و ریا اور نمود و نمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض سے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے (مدارک) (۲۴۸) اس سے مراد مسجد قبا ہے جس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور جب تک حضور نے قبا میں قیام فرمایا اس میں نماز پڑھی بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجد مدینہ مراد ہے اور اس میں بھی حدیثیں وارد ہیں ان دونوں باتوں میں کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت کا مسجد قبا کے حق میں نازل ہونا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ مسجد مدینہ میں یہ اوصاف نہ ہوں (۲۴۹) تمام نجاستوں سے اور گناہوں سے شان نزول یہ آیت اہل مسجد قبا کے حق میں نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے گروہ انصار اللہ عزوجل نے تمہاری تعریف فرمائی تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں اس کے بعد پھر پانی سے طہارت کرتے

فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

تو ماریں ۲۵۶ اور مریں ۲۵۷ اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل

وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

اور قرآن میں ۲۵۸ اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی

الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ

جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے توبہ والے ۲۵۹

الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ

عبادت والے ۲۶۰ سراہنے والے ۲۶۱ روزے والے رکوع والے سجدہ والے ۲۶۲

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ

بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں

لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ

نگاہ رکھنے والے ۲۶۳ اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو ۲۶۴ نبی اور ایمان والوں

اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ

کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ۲۶۵

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں ۲۶۶ اور ابراہیم کا اپنے باپ ۲۶۷

بقیہ صفحہ ۳۶۷ – ہیں مسئلہ نجاست اگر جانبِ مخرج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے مستحب مسئلہ ڈھیلوں سے ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مواظبت فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا (۲۵۰) جیسے کہ مسجد قبا اور مسجد مدینہ (۲۵۱) جیسے کہ مسجد ضرار والے (۲۵۲) مراد یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی بنا تقوٰی اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنا باطل و نفاق کے گرتے گڈھے پر رکھی (۲۵۳) اور اس کے گرانے جلانے کا صدمہ باقی رہے گا (۲۵۴) خواہ قتل ہو کر یا مر کر یا قبر میں یا جہنم میں معنٰی یہ ہیں کہ ان کے دلوں کا غم و غصہ مرتے دم تک باقی رہے گا ... اور یہ معنٰی بھی ہو سکتے ہیں کہ جب تک ان کے دل اپنے قصور کی ندامت اور افسوس سے پارہ پارہ نہ ہوں اور وہ اخلاص سے تائب نہ ہوں اس وقت تک وہ اسی رنج و غم میں رہیں گے (۲۵۵) راہ خدا میں جان و مال خرچ کر کے جنت پانے والے ایمانداروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے انہیں جنت عطا فرما کر ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا شان نزول جب انصار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں فرمایا میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا فرمایا جنت (۲۵۶) خدا کے دشمنوں کو (۲۵۷) راہ خدا میں (۲۵۸) اس سے ثابت ہوا کہ تمام شریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا (۲۵۹) تمام گناہوں سے (۲۶۰) جو اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے اوپر لازم جانتے ہیں (۲۶۱) جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں (۲۶۲) نمازوں کے پابند اور ان کو خوبی سے ادا کرنے والے (۲۶۳) اور اس کے احکام بجا لانے والے یہ لوگ جنتی ہیں (۲۶۴) کہ وہ اللہ کا عہد وفا کریں گے تو اللہ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا (۲۶۵) شان نزول اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

جو موقوف رکھے گئے تھے ف۲۷۶ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی ف۲۷۷

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا

اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے ف۲۷۸ اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی

إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾

کے پاس پھر ف۲۷۹ ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾ مَا

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ف۲۸۰ اور سچوں کے ساتھ ہو ف۲۸۱

كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا

مدینہ والوں ف۲۸۲ اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ

عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

سے پیچھے بیٹھ رہیں ف۲۸۳ اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں ف۲۸۴ یہ اس لیے کہ انہیں

لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا

جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور

يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا

جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں ف۲۸۵ جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں ف۲۸۶ اس سب

ع ۴

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ

پھر اگر وہ منہ پھیریں (۲۰۹) تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ۝١٢٩

اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے (۲۱۰)

سُوۡرَةُ يُوۡنُسَ مَكِّيَّةٌ ٥١ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — اٰيَاتُهَا ١٠٩ رُكُوۡعَاتُهَا ١١

سورۂ یونس مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) — اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۝١ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس کا اچنبھا ہوا کہ

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا

ہم نے ان میں سے ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ (۲) اور ایمان والوں کو خوشخبری دو

اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا

کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے بیشک یہ

لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٢ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

تو کھلا جادوگر ہے (۳) بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور

الۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ

زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے کام کی تدبیر فرماتا ہے (۴)

(۲۰۸) اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دو ناموں سے مشرف فرمایا یہ کمال تکریم ہے اس سرور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی (۲۰۹) یعنی منافقین و کفار آپ پر ایمان لانے سے اعراض کریں (۲۱۰) حاکم نے مستدرک میں ابی بن کعب سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ لَقَدْ جَآءَکُمْ سے آخر سورت تک دونوں آیتیں قرآن کریم میں سب سے بعد نازل ہوئیں

(۱) سورۂ یونس مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ سے اس میں گیارہ رکوع اور ایک سو نو آیتیں اور ایک ہزار آٹھ سو بتیس کلمے اور نو ہزار ننانوے حرف ہیں (۲) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو عرب منکر ہو گئے اور ان میں سے بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (۳) انہوں نے پہلے تو بشر کا رسول ہونا قابل تعجب و انکار قرار دیا اور پھر جب حضور کے معجزات دیکھے اور یقین ہوا کہ یہ بشر کی مقدرت سے بالا تر ہیں تو آپ کو ساحر بتایا ان کا یہ دعویٰ تو کذب و باطل ہے مگر اس میں بھی حضور کے کمال اور اپنے عجز کا اعتراف پایا جاتا ہے (۴) یعنی تمام خلق کے امور کا حسب اقتضاء حکمت سر انجام فرماتا ہے

مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ

کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد (۵) یہ ہے اللہ تمہارا رب (۶) تو اس کی بندگی کرو

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ

تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اسی کی طرف تم سب کو پھرنا ہے (۷) اللہ کا سچا وعدہ

إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

بے شک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا کہ ان کو جو ایمان لائے اور اچھے

الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ

کام کئے انصاف کا صلہ دے (۸) اور کافروں کے پینے کو کھولتا پانی

وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ

اور دردناک عذاب بدلہ ان کے کفر کا وہی ہے جس نے سورج کو

ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ

جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لیے منزلیں ٹھہرائیں (۹) کہ تم برسوں کی گنتی

وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

اور حساب جانو اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق (۱۰) نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں

يَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ

کے لیے (۱۱) بے شک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ اللہ نے

(۵) اس میں بت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بت ان کی شفاعت کریں گے [illegible] (۶) جو آسمان و زمین کا خالق اور تمام امور کا مدبر ہے [illegible] وہی مستحق عبادت ہے (۷) روز قیامت اور یہی ہے (۸) اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان [illegible] [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) [illegible] (۱۱) [illegible] (۱۲) [illegible]

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝۶ اِنَّ الَّذِيْنَ

آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لیے بے شک وہ جو

لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ

ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے (۱۳) اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہو گئے (۱۴) اور وہ

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝۷ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا

وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں (۱۵) ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ

بدلہ ان کی کمائی کا بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا

رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۹

رب ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا (۱۶) ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ

ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے (۱۷) اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے (۱۸) اور ان کی دعا

دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ

کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا (۱۹) اور اگر اللہ لوگوں پر برائی

لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۗ فَنَذَرُ

ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا ہو چکا ہوتا (۲۰) تو ہم چھوڑتے

(۱۳) روزِ قیامت اور ثواب و عذاب کے قائل نہیں۔ (۱۴) اور اس فانی کو باقی پر ترجیح دی اور عمرِ دراز کی طلب میں غرق رہے۔ (۱۵) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد اُن سے اعراض کرنا ہے۔ (۱۶) جنتوں کی طرف۔ قتادہ کا قول ہے کہ مؤمن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوب صورت شکل میں اس کے سامنے آئے گا، یہ شخص اس کو کہے گا تو کون ہے، وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں اور اس کے لئے نور ہوگا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہوگا کہ اس کا عمل بُری شکل میں نمودار ہو کر اسے جہنم میں پہنچائے گا۔ (۱۷) یعنی اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید و تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت و سرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی، سبحان اللہ۔ (۱۸) یعنی اہلِ جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تکریم سلام سے کریں گے یا ملائکہ انہیں بطورِ تحیت سلام عرض کریں گے یا ملائکہ رب العزت کی طرف سے ان کے پاس سلام لائیں گے۔ (۱۹) ان کے کلام کی ابتداء اللہ کی تعظیم و تنزیہ سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا۔ (۲۰) یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بددعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وقت اپنے لئے اور اپنے اہل و مال و اولاد کے لئے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہو جائیں خدا ہمیں غارت کرے برباد کرے اور ایسے ہی کلمے اپنی اولاد و اقارب کے لئے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کر لی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہو گئے ہوتے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے دعائے بد کے قبول میں نہیں، یہ اس کی رحمت ہے۔ شانِ نزول: نضر بن حارث نے کہا تھا یارب یہ دینِ اسلام اگر تیرے نزدیک حق ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کافروں کے عذاب میں جلدی فرماتا جیسا کہ ان کے لئے مال و اولاد وغیرہ دنیا کی بھلائی دینے میں جلدی فرمائی تو وہ سب ہلاک ہو چکے ہوتے۔

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَإِذَا

انہیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں اور جب

مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا

آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے پھر جب

كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَأَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ إِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ

ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا یونہی

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والوں کو ان کے کام اور بیشک ہم نے تم سے پہلی سنگتیں (قومیں)

مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا

ہلاک فرما دیں جب وہ حد سے بڑھے اور ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے اور وہ

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ

ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو پھر ہم نے ان کے

خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝

بعد تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو

وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ

اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی

(۲۱) اور ہم انہیں مہلت دیتے ہیں اور ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتے (۲۲) یہاں آدمی سے کافر مراد ہے (۲۳) جس حال میں ہو اور جب تک اس کی تکلیف دور نہ ہو جائے دعا میں مشغول رہتا ہے (۲۴) اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے (۲۵) یعنی کافروں کو (۲۶) مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں دعا کرتا ہے جب اللہ تکلیف دور کر دے تو شکر نہیں بجا لاتا اور اپنی حالت سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ یہ حال غافل کا ہے مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے تکلیف و راحت کے تمام احوال میں اللہ تعالیٰ سے تضرع و زاری اور دعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنین مخلصین کا ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں قضائے الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور ہر حال پر شکر کرتے ہیں (۲۷) یعنی امتیں (۲۸) اور کفر میں مبتلا ہوئے (۲۹) جو ان کے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں انہوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی (۳۰) تاکہ تمہارے ساتھ تمہارے عمل کے لائق معاملہ فرمائیں (۳۱) جن میں ہماری توحید اور بت پرستی کی برائی اور بت پرستوں کی سزا کا بیان ہے

لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ

ملنے کی امید نہیں ف۳۲ کہ اس کے سوا اور قرآن لے آئیے ف۳۳ یا اسی کو بدل دیجئے ف۳۴ تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا

اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ

کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ف۳۵

اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ

میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں ف۳۶ تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۳۷ تم فرماؤ اگر

شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۫ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ

اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ تم کو اس سے خبردار کرتا ف۳۸ تو میں اس سے پہلے تم میں

عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ف۳۹ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۴۰ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

جھوٹ باندھے ف۴۱ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک مجرموں کا بھلا نہ ہوگا اور

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

اللہ کے سوا ایسی چیز ف۴۲ کو پوجتے ہیں جو ان کا کچھ بھلا نہ کرے اور کہتے ہیں کہ

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ

یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں ف۴۳ تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں

(۳۲) اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (۳۳) جس میں بت پرستی کی برائی نہ ہو (۳۴) شان نزول کفار کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے جس میں لات عزی منات وغیرہ بتوں کی برائی اور ان کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنا لیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کر دیجئے تو ہم ایمان لے آئیں گے ان کا یہ کلام یا تو بطریق تمسخر و استہزاء تھا یا انہوں نے تجربہ و امتحان کے لئے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرا قرآن بنا لائیں یا اس کو بدل دیں تو ثابت ہو جائے گا کہ قرآن کلام ربانی نہیں ہے اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس کا یہ جواب دیں جو آیت میں مذکور ہوتا ہے (۳۵) میں اس میں کوئی تغیر تبدل کمی بیشی نہیں کر سکتا یہ میرا کلام نہیں کلام الٰہی ہے (۳۶) اور اس کی کتاب کے احکام کو بدلوں (۳۷) اور دوسرا قرآن بنانا انسان کی مقدرت ہی سے باہر ہے اور خلق کا اس سے عاجز ہونا خوب ظاہر ہو چکا (۳۸) یعنی اس کی تلاوت محض اللہ کی مرضی سے ہے (۳۹) اور چالیس سال تم میں رہا ہوں اس زمانہ میں میں تمہارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمہیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے احوال کا خوب مشاہدہ کیا ہے میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا کسی کتاب کا مطالعہ نہیں کیا اس کے بعد یہ کتاب عظیم لایا جس کے حضور ہر ایک کلام پست اور بے حقیقت ہو گیا اس کتاب میں نفیس علوم ہیں اصول و فروع کا بیان ہے احکام و آداب میں مکارم اخلاق کی تعلیم ہے غیبی خبریں ہیں اس کی فصاحت و بلاغت نے ملک بھر کے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا ہے ہر صاحب عقل سلیم کے لئے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ یہ بغیر وحی الٰہی کے ممکن ہی نہیں (۴۰) کہ اتنا سمجھ سکو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اس کی مثل بنا سکے (۴۱) اس کے لئے شریک بتائے (۴۲) یعنی بت (۴۳) یعنی دنیوی امور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭسُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۱۸

نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں وف۴۴ اسے پاکی اور برتری ہے ان کے شرک سے

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

اور لوگ ایک ہی امت تھے وف۴۵ پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے رب کی

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۹ وَ

طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی وف۴۶ تو یہیں ان کے اختلافوں کا ان پر فیصلہ ہو گیا ہوتا وف۴۷ اور

يَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ

کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری وف۴۸ تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لئے

لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۲۰ وَاِذَآ اَذَقْنَا

ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں اور جب کہ ہم آدمیوں

النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ

کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی تھی جبھی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں وف۴۹

قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝۲۱ هُوَ

تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے وف۵۰ بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں وف۵۱ وہی ہے

الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ

کہ تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے وف۵۲ یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو

ع ۲

(۴۴) یعنی اس کا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علمِ الٰہی میں ہے (۴۵) ایک دین اسلام پر جیسا کہ زمانہ آدم علیہ السلام میں قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ایک ہی دین پر تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے وقت سب لوگ ایک دین اسلام پر تھے ایک قول یہ ہے کہ عہد حضرت ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہاں تک کہ عمرو بن لحی نے دین کو متغیر کیا اس تقدیر پر الناس سے مراد خاص عرب ہوں گے ایک قول یہ ہے کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی کفر پر پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض علماء نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ درحقیقت فطرۃ سلیمہ پر تھے پھر ان میں اختلافات ہوئے حدیث شریف میں ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرۃ سے فطرۃ اسلام مراد ہے (۴۶) اور ہر امت کے لئے ایک میعاد معین نہ کر دی گئی ہوتی یا جزاء عمل قیامت تک موخر نہ فرمائی گئی ہوتی (۴۷) نزول عذاب سے (۴۸) اہل باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف برہان قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس برہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے اس طرح کفار نے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم معجزۂ عظیمہ ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انہوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ غیب تو اللہ کے لئے ہے اب راہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں تقریر جواب یہ ہے کہ دلالت قاہرہ اس پر قائم ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا ظاہر ہونا نہایت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کیونکہ حضور ان میں پیدا ہوئے ان کے درمیان پلے بڑھے تمام زمانے حضور کے ان کی آنکھوں کے سامنے گزرے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے کسی کتاب کا مطالعہ کیا نہ کسی استاد کی شاگردی کی یکبارگی قرآن کریم آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثل اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں یہ قرآن کریم کے معجزۂ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی

وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوا بِهَا جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ

اور وہ (٥٣) اچھی ہوا سے انہیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے (٥٤) ان پر آندھی کا جھونکا آیا

وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوٓا اَنَّهُمْ اُحِيطَ بِهِمْ ۙ

اور ہر طرف لہروں نے انہیں آلیا اور سمجھ لیے کہ ہم گھر گئے

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ

اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے اس کے بندے ہو کر کہ اگر تو اس سے ہمیں بچالے گا

لَنَكُونَنَّ مِنَ الشّٰكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي

تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے (٥٥) پھر اللہ جب انہیں بچالیتا ہے جبھی وہ زمین میں

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ

ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں (٥٦) اے لوگو! تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے

مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

دنیا کے جیتے جی برت لو پھر تمہیں ہماری طرف پھرنا ہے اس وقت ہم تمہیں جتادیں گے جو تمہارے

تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

کوتک تھے (٥٧) دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ

تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں (٥٨)

[illegible] ... اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ... [illegible] ... (٤٩) اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے قحط مسلط کیا ... [illegible] ... (٥٠) ... (٥١) اور تمہاری خفیہ تدبیریں کاتب اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیم و خبیر سے کیسے ... (٥٢) اور تمہیں ... خشکی میں ... اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے ... [illegible]

(٥٣) اپنی کشتیاں (٥٤) کہ ہوا موافق ہے اچانک (٥٥) تیری نعمتوں پر ایمان لا کر اور خالص تیری عبادت کر کے (٥٦) اور وعدہ کے خلاف کر کے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں (٥٧) اور ... تمہیں جزا دیں گے (٥٨) غلے اور پھل اور سبزہ

مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ

چڑھا دیئے ہیں ف۶۸ وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ف۶۹

يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ

جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ف۷۰ پھر مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور

شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾

تمہارے شریک ف۷۱ تو ہم انہیں مسلمانوں سے جدا کردیں گے ف۷۲ اور ان کے شریک ان سے کہیں گے تم ہمیں کب پوجتے تھے ف۷۳

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

تو اللہ گواہ کافی ہے ہم میں اور تم میں کہ ہمیں تمہارے پوجنے کی خبر بھی نہ

لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى

تھی یہاں ہر جان جانچ لے گی جو آگے بھیجا ف۷۴ اور اللہ کی طرف پھیرے

اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ

جائیں گے جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کی ساری بناوٹیں ف۷۵ ان سے گم ہو جائیں گی ف۷۶ تم فرماؤ تمہیں کون

يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے ف۷۷ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا ف۷۸

وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ

اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے ف۷۹ اور کون

بقیہ صفحہ ۳۸۰ — ہیں کہ زیادہ سے آیت میں دیدارِ الٰہی مراد ہے (۶۷) کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے (۶۸) یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے (۶۹) ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائے گا (۷۰) یہ حال ہوگا ان کی روسیاہی کا اللہ کی پناہ (۷۱) اور تمام خلق کو موقف حساب میں جمع کریں گے (۷۲) یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے (۷۳) روزِ قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے پجاریوں کی پوجا کا انکار کر دیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے نہ دیکھتے تھے نہ جانتے تھے نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم ہم تمہیں کو پوجتے تھے تو بت کہیں گے (۷۴) یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے مضر یا مفید (۷۵) بتوں کو خدا کا شریک بتانا اور معبود ٹھہرانا (۷۶) اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی (۷۷) آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اگا کر (۷۸) اور یہ حواس تمہیں کس نے دیئے ہیں کس نے یہ قوت تمہیں عنایت کئے ہیں انہیں مدتوں کون محفوظ رکھتا ہے (۷۹) انسان کو نطفہ سے اور نطفہ کو انسان سے پرند کو انڈے سے اور انڈے کو پرندے سے مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ

اور تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ ف۸۰ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے ف۸۱ تو یہ اللہ ہے تمہارا

رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾

سچا رب ف۸۲ پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی ف۸۳ پھر کہاں پھرے جاتے ہو

كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾

یونہی ثابت ہو چکی ہے تیرے رب کی بات فاسقوں پر ف۸۴ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ

تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں ف۸۵ کوئی ایسا ہے کہ اول بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے ف۸۶ تم فرماؤ اللہ

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

اول بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا تو کہاں اوندھے جاتے ہو ف۸۷ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے

مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى

کہ حق کی راہ دکھائے ف۸۸ تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق کی راہ دکھائے

الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ

اس کے حکم پر چلنا چاہئے یا اس کے جو خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے ف۸۹ تو تمہیں کیا ہوا کیسا

تَحْكُمُونَ ﴿٣٥﴾ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ

حکم لگاتے ہو اور ان ف۹۰ میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر ف۹۱ بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں

(۸۰) اور اس کی قدرتِ کاملہ کا اعتراف کریں گے اور اس کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا (۸۱) اس کے عذاب سے اور کیوں بتوں کو پوجتے اور ان کو معبود بناتے ہو باوجودیکہ وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے (۸۲) جس کی ایسی قدرتِ کاملہ ہے (۸۳) یعنی جب ایسے بین واضحہ اور دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ مستحقِ عبادت صرف اللہ ہے تو ماسوا اس کے سب باطل و ضلال ہے اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور ان کی لاچاری کا اعتراف کر لیا تو (۸۴) جو کفر میں راسخ ہو گئے اور ... قضائے الٰہی ... اللہ تعالیٰ کا ارشاد لامتناہی حکمت ... آیہ (۸۵) جنہیں اے مشرکین تم معبود ٹھہراتے ہو (۸۶) اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے تو اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۸۷) اور ایسی روشن دلیلیں قائم ہونے کے بعد راہِ راست سے منحرف ہوتے ہو (۸۸) حجتیں اور دلائل قائم کر کے رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر مکلفین کو عقل و نظر عطا فرما کر اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) (۸۹) جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے جب تک کہ کوئی اٹھا کے لے جانے والا انہیں نہ اٹھا کر لے جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہِ حق کو پہچانیں بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی عقل و ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو وہ دوسروں کو کیا راہ بتا سکیں ایسوں کو معبود بنانا اور ان کا مطیع بننا کتنا باطل اور بے ہودہ ہے (۹۰) مشرکین (۹۱) جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں نہ اس کی صحت کا جزم و یقین شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ پہلے والے بھی بت پرستی کرتے تھے ... کچھ تو سمجھا ہوگا

الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ

دیتا بے شک اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی یہ شان نہیں

أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ

کہ کوئی اپنی طرف سے بنالے بے اللہ کے اتارے ف۹۲ ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے ف۹۳

يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٧﴾ أَمْ

اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا یہ

يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

کہتے ہیں ف۹۴ کہ انہوں نے اسے بنالیا ہے تم فرماؤ ف۹۵ تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب

مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ

کو بلا لاؤ ف۹۶ اگر تم سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم

يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ

پر قابو نہ پایا ف۹۷ اور ابھی انہوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا ف۹۸ ایسے ہی ان سے اگلوں نے

قَبْلِهِمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ

جھٹلایا تھا ف۹۹ تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا ف۱۰۰ اور ان ف۱۰۱ میں کوئی اس ف۱۰۲ پر

بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِنْ

ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی اس پر ایمان نہیں لاتا ہے اور تمہارا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے ف۱۰۳ اور اگر

(۹۲) کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنالیا ہے اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردد ہو سکے اس کی مثل بنانے سے ساری خلق عاجز ہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے (۹۳) توریت و انجیل وغیرہ کی (۹۴) یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت (۹۵) کہ تمہارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو فصاحت و بلاغت کے دعوی دار ہو دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم ناممکن سمجھتے ہو اگر تمہارے گمان میں یہ انسان کا کلام ہے (۹۶) اور ان سے مدد لو اور سب مل کر قرآن جیسی ایک سورۃ تو بنا لاؤ (۹۷) یعنی قرآن پاک کو سمجھے اور جانے بغیر انہوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ انتہائی جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جس کا معیاں علم و فہم احاطہ نہ کر سکیں اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی عالی علوم والی کتاب کو ماننا چاہیے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا (۹۸) یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں (۹۹) اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ ان کے معجزات و آیات دیکھ کر نظر و تدبر سے کام لیتے (۱۰۰) اور پہلی امتیں اپنے انبیاء کی تکذیب کرکے کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہوئیں تو اے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے (۱۰۱) اہل مکہ (۱۰۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم (۱۰۳) جو عناد سے ایمان نہیں لاتے اور فساد میں مصروف ہیں

كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ

وہ تمہیں جھٹلائیں ف۱۰۴ تو فرما دو کہ میرے لیے میری کرنی اور تمہارے لیے تمہاری کرنی ف۱۰۵ تمہیں میرے کام سے علاقہ نہیں

وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

اور مجھے تمہارے کام سے تعلق نہیں ف۱۰۶ اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں ف۱۰۷ تو کیا تم

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ

بہروں کو سنا دو گے اگرچہ انہیں عقل نہ ہو ف۱۰۸ اور ان میں کوئی تمہاری طرف تکتا ہے ف۱۰۹

اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

کیا تم اندھوں کو راہ دکھا دو گے اگرچہ وہ نہ سوجھیں بے شک اللہ لوگوں پر کچھ

النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

ظلم نہیں کرتا ف۱۱۰ ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ف۱۱۱ اور جس دن انہیں اٹھائے گا

كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ

ف۱۱۲ گویا دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی ف۱۱۳ آپس میں پہچان کریں گے ف۱۱۴ کہ پورے گھاٹے

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ

میں رہے وہ جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ف۱۱۵ اور اگر ہم تمہیں دکھا دیں

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ

کچھ ف۱۱۶ اس میں سے جو انہیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۱۷ یا تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلائیں ف۱۱۸ بہرحال انہیں ہماری طرف پلٹ کر آنا

(۱۰۴) اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی راہ پر آنے اور حق و ہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہو جائے (۱۰۵) ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا (۱۰۶) کسی کے عمل پر دوسرا ماخوذ نہ ہو گا جو پکڑا جائے گا وہ اپنے عمل پر پکڑا جائے گا یہ فرمانا بطور زجر ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اس کا وبال خود تم پر ہو گا کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں (۱۰۷) اور آپ سے قرآن پاک اور احکامِ دین سنتے ہیں اور بغض و عداوت کی وجہ سے دل میں جگہ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بیکار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پانے میں بہروں کی مثل ہیں (۱۰۸) اور وہ نہ حق سے کام لیں نہ عقل سے (۱۰۹) اور دلائلِ صدق اور اعلامِ نبوت کو دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں اٹھاتا وہ بصارت کی بینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے (۱۱۰) بلکہ انہیں ہدایت اور راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور روشن دلائل قائم فرماتا ہے (۱۱۱) کہ ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہو جانے کے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں (۱۱۲) قبروں سے موقفِ حساب میں حاضر کرنے کے لئے تو اس روز کی ہیبت و وحشت سے یہ حال ہو گا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ (۱۱۳) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلبِ دنیا میں عمریں صرف کر دیں اور اللہ کی اطاعت جو آج کار آمد ہوتی بجا نہ لائے تو ان کی زندگانی کا وقت ان کے کام نہ آیا اس لئے وہ اسے بہت ہی کم سمجھیں گے (۱۱۴) قبروں سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسے دنیا میں پہچانتے تھے پھر روزِ قیامت کے احوال اور دہشت ناک مناظر دیکھ کر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ روزِ قیامت دمبدم حال بدلیں گے کبھی ایسا حال ہو گا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانیں گے تو کہیں گے (۱۱۵) جو انہیں خسارہ سے بچاتی (۱۱۶) عذاب (۱۱۷) وحی میں آپ کی حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجئے (۱۱۸) تو آخرت میں آپ کو ان کا عذاب دکھائیں گے اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت و رسوائیاں آپ کی حیاتِ دنیوی میں آپ کو دکھانے کا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھلا دیں اور جو عذاب کافروں کے لئے بسبب کفر و تکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا

شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ

پھر اللہ گواہ ہے ف۱۱۹ ان کے کاموں پر اور ہر امت میں ایک رسول ہوا ف۱۲۰ جب ان کا رسول ان کے پاس آتا ف۱۲۱

قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا

ان پر انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۱۲۲ اور ان پر ظلم نہیں ہوتا اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب

الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا

آئے گا اگر تم سچے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں اپنی جان کے برے بھلے کا ذاتی اختیار نہیں

نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ

رکھتا مگر جو اللہ چاہے ف۱۲۴ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۱۲۵ جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے

سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ

ہٹیں نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب ف۱۲۶ تم پر رات کو آئے ف۱۲۷ یا

نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم

دن کو ف۱۲۸ تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ مجرموں کو جس کی جلدی ہے تو کیا جب ف۱۲۹ ہو پڑے گا اس وقت اس کا

بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا

یقین کرو گے ف۱۳۰ کیا اب مانتے ہو پہلے تو ف۱۳۱ اس کی جلدی مچا رہے تھے پھر ظالموں سے کہا جائے گا

ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَ

ہمیشہ کا عذاب چکھو تمہیں کچھ اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو کماتے تھے ف۱۳۲ اور

(۱۱۹) مطلع ہے عذاب دینے والا ہے (۱۲۰) جو انہیں دینِ حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا (۱۲۱) اور احکامِ الٰہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے تو (۱۲۲) کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور معنی یہ ہیں کہ روزِ قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہو گا جس کی طرف وہ منسوب ہو گی جب وہ رسول موقف میں آئے گا اور مومن و کافر پر شہادت دے گا تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا کہ مومنوں کو نجات ہو گی اور کافر گرفتارِ عذاب ہوں گے (۱۲۳) شانِ نزول: جب آیت اِمَّا نُرِيَنَّكَ میں عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہِ سرکشی یہ کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس عذاب کا آپ وعدہ دیتے ہیں وہ کب آئے گا اس میں کیا دیر ہے اس عذاب کو جلد لائیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۲۴) یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور انہیں غلبہ دینا یہ سب بمشیتِ الٰہی ہے اور مشیتِ الٰہی میں (۱۲۵) اس کے ہلاک و عذاب کا ایک وقت معین ہے لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے (۱۲۶) جس کی تم جلدی کرتے ہو (۱۲۷) جب تم غافل پڑے سوتے ہو (۱۲۸) جب تم معاش کے کاموں میں مشغول ہو (۱۲۹) وہ عذاب تم پر نازل (۱۳۰) اس وقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دے گا اور کہا جائے گا (۱۳۱) بطریقِ تکذیب و استہزاء (۱۳۲) یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر و تکذیبِ انبیاء میں معروف رہتے تھے اسی کا بدلہ

وقف لازم
ع ٥ ١٣

يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔۚ وَمَاۤ

تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ ف۳۳ حق ہے تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے اور تم

اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی

کچھ تھکا نہ سکو گے ف۳۴ اور اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے ف۳۵ سب

الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھڑانے میں دیتی ف۳۶ اور دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا

وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا

اور ان میں انصاف سے فیصلہ کر دیا گیا اور ان پر ظلم نہ ہو گا سن لو بے شک اللہ ہی کا

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ف۳۷ سن لو بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے مگر ان میں

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾

اکثر کو خبر نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف پھرو گے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ف۳۸ اور دلوں کی

الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ

صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل

(۳۳) بعث اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپ نے ہمیں خبر دی (۳۴) یعنی وہ عذاب تمہیں ضرور پہنچے گا (۳۵) مال و متاع خزانہ دفینہ (۳۶) اور روز قیامت اس کو اپنی رہائی کے لئے فدیہ کر ڈالتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کرکے بھی اب رہائی ممکن نہیں جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی امیدیں ٹوٹیں (۳۷) تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللہ کا مملوک ہے اس کا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں (۳۸) اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفاء و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائد عظیمہ کی جامع ہے موعظت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو شفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے دل کے امراض اخلاق ذمیمہ عقائد فاسدہ اور جہالت مہلکہ ہیں قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں

وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ

اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں ف۱۳۹ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًاؕ قُلْ

وہ جو اللہ نے تمہارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرا لیا ف۱۴۰ تم فرماؤ

آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ

کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ف۱۴۱ اور کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرتا ہے ف۱۴۲

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ

مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور تم کسی کام میں ہو ف۱۴۳ اور اس کی طرف سے

مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ

کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ف۱۴۴ کوئی کام کرو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب

تُفِیْضُوْنَ فِیْهِؕ وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی

تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین

الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ

میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں

(۱۳۹) فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں (۱۴۰) جیسے کہ اہل جاہلیت نے بحیرہ سائبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا (۱۴۱) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال و حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افترا ہے (اللہ کی پناہ) آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں بعض تصویروں کو بعض کھیل تماشوں کو بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو بعض بھوک ہڑتال کو جو خودکشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو فاتحہ کو گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو محفل میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے (۱۴۲) کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال و حرام سے باخبر فرماتا ہے (۱۴۳) اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (۱۴۴) اے مسلمو

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

تو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ۱۳۵ سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ

يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ

غم ۱۳۶ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

میں ۱۳۷ اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں ۱۳۸ یہی بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۚ هُوَ السَّمِيْعُ

ہے اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو ۱۳۹ بے شک عزت ساری اللہ کے لیے ہے ۱۴۰ وہی سنتا

الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ۗ وَمَا

جانتا ہے سن لو بے شک اللہ ہی کے ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ۱۴۱ اور کاہے

يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۚ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

کے پیچھے جا رہے ہیں ۱۴۲ وہ جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

مگر گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے ۱۴۳ وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾

کہ اس میں چین پاؤ ۱۴۴ اور دن بنایا تمہاری آنکھیں کھولتا ۱۴۵ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے ۱۴۶

وقف لازم

(۱۳۵) لوح محفوظ میں ۔ (۱۳۶) ولی کی اصل وِلاء سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے ، ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نورِ جلالِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو ، جب دیکھے دلائلِ قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے اطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قربِ الٰہی ہو ، اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے ، یہ صفت اولیاء کی ہے ، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے ۔ متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقادِ صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمالِ صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو ۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قربِ الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا ، جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے ۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے ، یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے ۔ ابنِ زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ یعنی ایمان و تقوٰی دونوں کا جامع ہو ۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لئے محبت کریں ، اولیاء کی یہ صفت احادیثِ کثیرہ میں وارد ہوئی ہے ۔ بعض اکابر نے فرمایا ولی وہ ہیں جو طاعت سے قربِ الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالٰی کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حقِ بندگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہو گئے ۔ یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کر دی گئی ہے جسے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتی ہیں ، ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے ۔ (۱۳۷) اس خوشخبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآنِ کریم میں جا بجا دی گئی ہے یا بہتر خواب مراد ہیں جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکرِ الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقتِ خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفتِ الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا اس لئے جب ولی خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالٰی کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے ۔ بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے

عِنْدِنَا قَالُوٓا إِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوسٰىٓ أَتَقُولُونَ

بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے (۱۶۹) موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هٰذَا ۖ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوٓا

ایسا کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے (۱۷۰) اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے بولے (۱۷۱)

أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَآءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اس سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں تمہیں دونوں کی

فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي

بڑائی رہے اور ہم تم پر ایمان لانے کے نہیں اور فرعون (۱۷۲) بولا ہر جادوگر

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوسٰىٓ أَلْقُوا مَآ

علم والے کو میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو

أَنْتُمْ مُّلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ أَلْقَوْا قَالَ مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ

تمہیں ڈالنا ہے (۱۷۳) پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے (۱۷۴) اب

اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ

اللہ اسے باطل کر دے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا اور اللہ

اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾ فَمَآ آمَنَ لِمُوسٰىٓ إِلَّا

اپنی باتوں سے (۱۷۵) حق کو حق کر دکھاتا ہے پڑے برا مانیں مجرم تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر

(۱۶۹) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے [illegible]
(۱۷۰) [illegible] (۱۷۱) [illegible] (۱۷۲) [illegible]
[illegible] کرے گا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى

میں دیئے اے رب ہمارے اس لیے کہ تیری راہ سے بہکا دیں اے رب ہمارے ان کے مال

اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

برباد کر دے فـ۱۸۶ اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ

الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ

دیکھ لیں فـ۱۸۷ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی فـ۱۸۸ تو ثابت قدم رہو فـ۱۸۹ اور نادانوں

سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ

کی راہ نہ چلو فـ۱۹۰ اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ

تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے

الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا

آ لیا فـ۱۹۱ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ

اور میں مسلمان ہوں فـ۱۹۲ کیا اب فـ۱۹۳ اور پہلے سے نافرمان رہا اور

كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ

تو فسادی تھا فـ۱۹۴ آج ہم تیری لاش کو اترا دیں (باقی رکھیں) گے کہ تو اپنے

(۱۸۶) کہ وہ تمہاری نعمتوں پر بجائے شکر کے جری ہو کر معصیت کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور فرعونیوں کے درہم و دینار وغیرہ پتھر ہو کر رہ گئے حتی کہ پھل اور کھانے کی چیزیں بھی اور یہ ان نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں (۱۸۷) جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تب آپ نے ان کے لئے یہ دعا کی اور ایسا ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان نہ لائے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے (مدارک) (۱۸۸) دعا کی نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہٰذا اس کے لئے اخفاء مناسب ہے (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا (۱۸۹) دعوت و تبلیغ پر (۱۹۰) جو قبول دعا میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے (۱۹۱) تب فرعون (۱۹۲) فرعون نے قبول ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہتا تو اس کا ایمان قبول کر لیا جاتا لیکن اس نے وقت کھو دیا اس لئے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے (۱۹۳) حالت اضطرار میں جبکہ غرق میں مبتلا ہو چکا ہے اور زندگی کی امید باقی نہیں اس وقت ایمان لاتا ہے (۱۹۴) خود گمراہ تھا دوسروں کو گمراہ کرتا تھا مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس کو اس نے پہچان لیا (سبحان اللہ)

ع ۱۰ / ۱۴

لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝۹۲

پچھلوں کے لیے نشانی ہو ف۹۵ اور بیشک لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی ف۱۹۶ اور انہیں ستھری روزی

الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ

عطا کی تو اختلاف میں نہ پڑے ف۱۹۷ مگر علم آنے کے بعد ف۱۹۸ بیشک تمہارا رب قیامت

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۹۳ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ

کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑتے تھے ف۱۹۹ اور اے سننے والے اگر تجھے

شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ

کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا ف۲۰۰ تو ان سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے

قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۹۴

ہیں ف۲۰۱ بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ف۲۰۲ تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ

اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں کہ تو خسارے والوں میں

الْخٰسِرِيْنَ ۝۹۵ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا

ہو جائے گا بیشک وہ جن پر تیرے رب کی بات ٹھیک پڑ چکی ہے ف۲۰۳

(۹۵) علماء تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالٰی نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ان کی ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہ رہا اور اس کی عظمت و ہیبت جو ان کے قلوب میں تھی اس کے باعث انہیں اس کی ہلاکت کا یقین نہ آیا بامرِ الٰہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اس کو دیکھ کر پہچانا (۱۹۶) عزت کی جگہ سے یا تو ملکِ مصر و فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمینِ شام و قدس و اردن جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز بلاد ہیں (۹۷) بنی اسرائیل میں سے جن کے ساتھ یہ واقعات ہو چکے (۹۸) علم سے مراد یہاں یا توریت ہے جس کے معنی میں یہود باہم اختلاف کرتے تھے یا سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو یہود سب آپ کے مقر اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کے صفات مذکور تھے ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد مختلف ہو گئے بعض ایمان لے آئے اور بعض لوگوں نے حسد و عداوت سے کفر کیا ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے (۱۹۹) اس طرح کہ اے سیدِ انبیاء آپ پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور آپ کے انکار کرنے والوں کو جہنم میں عذاب فرمائے گا (۲۰۰) بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے (۲۰۱) یعنی علمائے اہلِ کتاب مثل حضرت عبداللہ بن سلام و ان کے اصحاب کے تاکہ وہ تجھ کو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی نعت و صفت جو توریت میں مذکور ہے وہ سنا کر شک رفع کریں فائدہ شک انسان کے ایک کسی امر میں دونوں طرفوں کا برابر ہونا ہے خواہ وہ اس طرح ہو کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں یا اس طرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ نہ ہو محققین کے نزدیک شک قسم جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک نہیں (۲۰۲) حق پر اپنی ثابت قدمی اور آیاتِ واضحہ سے اعتماد اور یقین ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں (خازن) (۲۰۳) یعنی وہ قول ان پر ثابت ہو چکا جو لوحِ محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور جس کی ملائکہ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر مریں گے۔

يُؤْمِنُونَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَ

ایمان نہ لائیں گے اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آئیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۲۰۴ تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی ف۲۰۵ کہ ایمان لاتی ف۲۰۶ تو اس کا ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انہیں برتنے دیا ف۲۰۷ اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے ف۲۰۸ تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں ف۲۰۹ اور کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ف۲۱۰ اور عذاب ان پر ڈالتا ہے جنہیں عقل نہیں تم فرماؤ دیکھو ف۲۱۱ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے ف۲۱۲ اور آیتیں اور رسول انہیں

(۲۰۴) اور اس وقت کا ایمان نافع نہیں (۲۰۵) ان بستیوں میں سے جن کو ہم نے ہلاک کیا (۲۰۶) اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے (مدارک) (۲۰۷) قوم یونس کا واقعہ یہ ہے کہ نینویٰ علاقہ موصل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا ان لوگوں نے انکار کیا حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب کی آپ نے انہیں بحکم الٰہی نزول عذاب کی خبر دی ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انہوں نے رات یہاں نہ گزاری تو یقین کرنا چاہئے کہ عذاب آئے گا شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثار عذاب نمودار ہو گئے آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انہیں یقین ہو گیا کہ عذاب آنے والا ہے تو انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انہیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب نے بارگاہ الٰہی میں گریہ و زاری شروع کی اور عرض کیا جو یونس علیہ السلام لائے ہم اس پر ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی جو مظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا پرائے مال واپس کئے حتیٰ کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اکھاڑ کر پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں پروردگار عالم نے ان پر رحم کیا دعا قبول فرمائی عذاب اٹھا دیا گیا یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ جب فرعون نے عذاب دیکھ کر ایمان لانا چاہا تو اس کا ایمان قبول نہ ہوا اور قوم یونس کی توبہ قبول فرمائی اور عذاب اٹھا دیا اس میں کیا حکمت ہے علماء نے اس کے کئی جواب دیئے ہیں ایک تو یہ کہ یہ کرم خاص تھا قوم حضرت یونس کے ساتھ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امید حیات باقی ہی نہ رہی اور قوم یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللہ قلوب کا جاننے والا ہے اخلاص مندوں کے صدق و اخلاص کا اس کو علم ہے (۲۰۸) یعنی ایمان اور سعادت ازلی پر موقوف ہے ایمان وہی لائیں گے جن کے لئے توفیق الٰہی مساعد ہو اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم ہوتا ہے اس کا آپ کو غم نہ ہونا چاہئے

اللّٰهُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ

کو نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں تو انہیں کاہے کا انتظار ہے مگر انہیں لوگوں

اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ

کے سے دنوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے ۲۱۳ تم فرماؤ تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

انتظار میں ہوں ۲۱۴ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے

كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

بات یونہی ہے ہمارے ذمہ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ اے لوگو

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو تو میں تو اسے نہ پوجوں گا جسے تم اللہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَ

کے سوا پوجتے ہو ۲۱۵ ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا ۲۱۶ اور

اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں ہوں اور یہ کہ اپنا منہ دین کے لئے

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ

سیدھا رکھ سب سے الگ ہو کر ۲۱۷ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا اور اللہ کے سوا

بقیہ صفحہ ۳۹۵ کیونکہ وہ سب سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا (۲۰۹) اور ایمان میں جبر درست نہیں ہو سکتا کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق و اقرار سے اور جبر واکراہ سے تصدیق قلبی حاصل نہیں ہوتی (۲۱۰) اس کی مشیت سے (۲۱۱) دل کی آنکھوں سے (۲۱۲) جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتا ہے (۲۱۳) مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے (۲۱۴) تمہاری ہلاکت اور عذاب کے ربیع بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے کے بعد اگلی آیت میں یہ بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسول کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے (۲۱۵) کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں (۲۱۶) کیونکہ وہ قادر مختار الٰہ برحق مستحق عبادت ہے (۲۱۷) یعنی مخلص مومن رہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ

اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کرسکے نہ بُرا پھر اگر ایسا کرے

فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

تو اس وقت تو ظالموں سے ہوگا اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے

فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ

تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں ف۲۱۸

يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾

اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ

تم فرماؤ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا ف۲۱۹ تو جو

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا ف۲۲۰ اور جو بہکا وہ اپنے برے

عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ

کو بہکا ف۲۲۱ اور کچھ میں کروڑا (حاکم اعلیٰ) نہیں ف۲۲۲ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے

وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور صبر کرو ف۲۲۳ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ف۲۲۴ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے ف۲۲۵

(۲۱۸) وہی نفع و ضرر کا مالک ہے تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد چاہئے اور نفع و ضرر جو کچھ بھی ہے وہی (۲۱۹) حق سے یہاں قرآن مراد ہے یا اسلام یا سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام (۲۲۰) کیونکہ اس کا نفع اسی کو پہنچے گا (۲۲۱) کیونکہ اسی کا وبال اسی پر ہے (۲۲۲) کہ تم پر جبر کروں (۲۲۳) کفار کی تکذیب اور ان کی ایذا پر (۲۲۴) مشرکین سے قتال کرنے اور کتابیوں سے جزیہ لینے کا (۲۲۵) کہ اس کے حکم میں خطا و غلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار و مخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اس کا فیصلہ دلیل و گواہ کا محتاج نہیں

سورۃ ھود مکیۃ ۵۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتہا ۱۲۳ رکوعاتہا ۱۰

سورۂ ہود مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں ایک سو تئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ﴿۱﴾ اَلَّا

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں (ف۲) پھر تفصیل کی گئیں (ف۳) حکمت والے خبردار کی طرف سے کہ بندگی

تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ﴿۲﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا

نہ کرو مگر اللہ کی، بے شک میں تمہارے لیے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں، اور یہ کہ اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ

معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا (فائدہ اٹھانا) دے گا (ف۴) ایک ٹھہرائے وعدہ تک اور

يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

ہر فضیلت والے (ف۵) کو اس کا فضل پہنچائے گا (ف۶) اور اگر منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے

عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾

عذاب کا خوف کرتا ہوں (ف۷) تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے (ف۸) اور وہ ہر شے پر قادر ہے (ف۹)

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ

سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے (منہ چھپاتے) ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (ف۱۰) سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن

ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بے شک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

(۱) سورۂ ہود مکیہ ہے حسن و عکرمہ وغیرہم مفسرین نے فرمایا کہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے۔ مقاتل نے کہا کہ آیت فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ اور اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کے علاوہ تمام سورت مکی ہے۔ اس میں دس رکوع اور ایک سو تئیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور نو ہزار پانچ سو سڑسٹھ حرف ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہو گئے فرمایا مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ عم یتساءلون اور سورۂ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا (ترمذی)۔ غالباً یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت، بعث و حساب، جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔ (۲) جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ احکمت کے معنی یہ ہیں کہ ان کی نظم محکم و استوار کی گئی اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اس میں کوئی نقص و خلل راہ پا ہی نہیں سکتا وہ بنائے محکم ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب ان کی ناسخ نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی ناسخ ہیں۔ (۳) اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد و احکام و مواعظ و قصص اور غیبی خبریں ان میں بتفصیل بیان فرمائی گئیں۔ (۴) وسیع رزق اور عیش کی فراخی دے گا اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرنا درازیٔ عمر و کشائشِ رزق کے لئے بہتر عمل ہے۔ (۵) جس نے دنیا میں اعمالِ صالحہ کئے ہوں اور اس کی طاعات و حسنات زیادہ ہوں۔ (۶) اس کو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمائے گا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کے لئے عمل کیا اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے اسے عملِ نیک و طاعت کی توفیق دیتا ہے۔ (۷) یعنی روز قیامت کا۔ (۸) آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا ملے گی۔ (۹) دنیا میں روزی دینے پر بھی، موت دینے پر بھی، موت کے بعد زندہ کرنے پر بھی، ثواب و عذاب پر بھی۔ (۱۰) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اخنس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شیریں گفتار شخص تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ بعض منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے اور سر نیچا کرتے چہرہ چھپا لیتے تاکہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں، اس پر یہ آیت نازل

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو ف۱۲ اور جانتا ہے

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ

کہ کہاں ٹھہرے گا ف۱۳ اور کہاں سپرد ہوگا ف۱۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب ف۱۵ میں ہے اور وہی ہے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ

جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس

عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ

کا عرش پانی پر تھا ف۱۶ کہ تمہیں آزمائے ف۱۷ تم میں کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ

إِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بیشک تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ

إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

یہ تو نہیں مگر کھلا جادو ف۱۸ اور اگر ہم ان سے عذاب ف۱۹ کچھ

إِلٰى أُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيْهِمْ

گنتی کی مدت تک ہٹا دیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے روکا ہے ف۲۰ سن لو جس دن ان پر آئے گا

لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸

ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انہیں گھیرے گا وہی عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے

ہوئی بخاری نے اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث روایت کی ہے کہ مسلمان رفع حاجت اور صحبت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہٰذا چاہئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عامل رہے (۱۱) یعنی جاندار (۱۲) یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے (۱۳) یعنی اس کے رہنے کی جگہ کو جانتا ہے (۱۴) سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مقام موت و قبر (۱۵) یعنی لوح محفوظ (۱۶) یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا کوئی مخلوق نہ تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے (۱۷) یعنی آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار متقی فرمانبردار ہے اور (۱۸) یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے (۱۹) یعنی باطل اور دھوکا (۲۰) جس کا وعدہ کیا ہے (۲۱) وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا کیا دیر ہے کفار کا یہ جلدی کرنا بطور تکذیب و استہزاء ہے

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهُ

اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں وٹ۲۲ پھر اسے اس سے چھین لیں ضرور وہ

لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ

بڑا ناامید ناشکرا ہے وٹ۲۳ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی

لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا

تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہوئیں بیشک وہ خوش ہونے والا بڑائی مارنے والا ہے وٹ۲۴ مگر

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ

جنہوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے وٹ۲۵ ان کے لیے بخشش اور

أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١١﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحٰٓى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ

بڑا ثواب ہے تو کیا جو وحی تمہاری طرف ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل

بِهٖ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهٗ

تنگ ہوگے وٹ۲۶ اس بنا پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اترا یا ان کے ساتھ کوئی

مَلَكٌ ۚ إِنَّمَآ أَنْتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾ أَمْ

فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے والے ہو وٹ۲۷ اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے کیا وٹ۲۸

يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۚ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَ

یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے جی سے بنالیا تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ وٹ۲۹ اور

(۲۲) صحت و امن کا یا وسعت رزق و دولت کا [illegible] (۲۳) [illegible] رحمت کے [illegible] اور اللہ کے فضل سے اپنی [illegible] اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے (۲۴) [illegible] (۲۵) مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر رہے (۲۶) [illegible] سب آپ انہیں [illegible] تبلیغ رسالت کی [illegible] اللہ تعالیٰ جانتا ہے [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] معصوم [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] عبداللہ بن امیہ مخزومی [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ [illegible] آپ کی رسالت کی [illegible] (۲۷) [illegible] (۲۸) [illegible] (۲۹) [illegible] تو اس کے مثل بنا لانا تمہاری [illegible]

ہو کام تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو

مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ
سارے گروہوں میں ف۳۰ تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں شک نہ ہو، بے شک

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٧﴾ وَمَنْ
وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے اور اس سے

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ
بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۳۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش

رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا
کیے جائیں گے ف۳۲ اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٨﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ
ظالموں پر خدا کی لعنت ف۳۳ جو اللہ کی راہ سے روکتے

اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿١٩﴾ أُولَٰئِكَ لَمْ
ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں وہ

يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ
تھکانے والے نہیں زمین میں ف۳۴ اور نہ اللہ سے جدا ان کے کوئی

مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ
حمایتی ف۳۵ انہیں عذاب پر عذاب ہوگا ف۳۶ وہ نہ سن سکتے تھے

وقف لازم

(۳۰) خواہ کوئی بھی ہو، حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر پہنچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے وہ ضرور جہنمی ہے (۳۱) اور اس کے لیے شریک و اولاد بتائے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے (۳۲) روز قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کئے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے (۳۳) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ظالموں پر خدا کی لعنت اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کئے جائیں گے (۳۴) اللہ کو اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہیں نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں (۳۵) کہ ان کی مدد کریں اور انہیں اس کے عذاب سے بچائیں (۳۶) کیونکہ انہوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔

اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۚ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ

تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے اور ہم تم میں اپنے اوپر

عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ

کوئی بڑائی نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو

إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ

اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَا قَوْمِ

تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اسے تمہارے گلے چپیٹ دیں اور تم بیزار ہو اور اے قوم

لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ

میں تم سے کچھ اس پر مال نہیں مانگتا میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾

دور کرنے والا نہیں بیشک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تم کو نرے جاہل لوگ پاتا ہوں

وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾

اور اے قوم مجھے اللہ سے کون بچا لے گا اگر میں انہیں دور کروں گا تو کیا تمہیں دھیان نہیں

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا

اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں اور نہ

[illegible]

مَآ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿۴۰﴾ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا

کے ساتھ مسلمان نہ تھے مگر تھوڑے ف۸۸ اور بولا اس میں سوار ہو ف۸۹ اللہ کے نام پر اس کا چلنا

وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾ وَ هِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ

اور اس کا ٹھہرنا ف۹۰ بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہی انہیں لیے جا رہی ہے ایسی موجوں میں

كَالْجِبَالِ ۫ وَ نَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ

جیسے پہاڑ ف۹۱ اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا ف۹۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ

مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰى جَبَلٍ

سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ف۹۳ بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں

یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا

وہ مجھے پانی سے بچا لے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر

مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ

جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ف۹۴ اور

قِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَ یٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَ غِیْضَ الْمَآءُ

حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا

وَ قُضِیَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ وَ قِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ

اور کام تمام ہوا اور کشتی ف۹۵ کوہ جودی پر ٹھہری ف۹۶ اور فرمایا گیا کہ دور ہوں

(۸۸) مقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتّر تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے (۸۹) یہ کہتے ہوئے کہ (۹۰) اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے جب کوئی کام کرنا چاہے تو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سبب فلاح ہو ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے بسم اللہ فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی (۹۱) چالیس شب و روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین سے پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہوگئے (۹۲) یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا (۹۳) کہ ہلاک ہو جائے گا یہ لڑکا منافق تھا اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا (حسینی) (۹۴) جب طوفان اپنی نہایت پر پہنچا اور کفار غرق ہو چکے تو حکم الٰہی آیا (۹۵) چھ مہینے تمام زمین کا طواف کر کے (۹۶) جو موصل یا شام کے حدود میں واقع ہے حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ
بے انصافوں کے اور نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا

اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ
ہے (۹۷) اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا (۹۸) فرمایا

يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا
اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں (۹۹) بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ

تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ
سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں (۱۰۰) میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن

الْجٰهِلِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ
عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا

لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٤٧﴾
مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ
فرمایا گیا اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ (۱۰۱) جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کے

مِّمَّنْ مَّعَكَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٨﴾
کچھ گروہوں پر (۱۰۲) اور کچھ گروہ ہیں جنہیں ہم دنیا برتنے دیں گے (۱۰۳) پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا (۱۰۴)

(۹۷) اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے (۹۸) تو اس میں کیا حکمت ہے۔ شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ تعالٰی سے اس کی نجات کی دعا نہ کرتے (مدارک) (۹۹) اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے (۱۰۰) کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں (۱۰۱) ان برکتوں سے آپ کی ذریت اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ کثیر انبیاء اور ائمۂ دین آپ کی نسل پاک سے ہوئے ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات (۱۰۲) محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے (۱۰۳) اس سے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالٰی ان کی میعادوں تک فراخی عیش اور وسعت رزق عطا فرمائے گا (۱۰۴) آخرت میں

وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ

اور یہ عاد ہیں ف۱۳۰ کہ اپنے رب کی آیتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش

كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن

اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰی ثَمُوْدَ

سن لو بے شک عاد اپنے رب سے منکر ہوئے ارے دور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ

کے ہم قوم صالح کو ف۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۳۲ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۳۳

هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ

اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ف۱۳۴ اور اس میں تمہیں بسایا ف۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر

تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ

اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم

فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا

ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے ف۱۳۶ کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بے شک

لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ

جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے ایک بڑے دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر

(۱۳۰) یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اور تلک اشارہ ہے قوم عاد کی قبور و آثار کی طرف، مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انہیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو (۱۳۱) بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے (۱۳۲) اور اس کی وحدانیت مانو (۱۳۳) صرف وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ (۱۳۴) تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر (۱۳۵) اور زمین کو تم سے آباد کیا۔ ضحاک نے استعمرکم کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ تمہیں طویل عمریں دیں یہاں تک کہ ان کی عمریں تین سو سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں (۱۳۶) اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہو گئیں اور کہنے لگے

كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ

میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۱۳۷ تو مجھے اس سے کون بچائے گا

مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ

اگر میں اس کی نافرمانی کروں ف۱۳۸ تو تم مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ بڑھاؤ گے ف۱۳۹ اور اے میری قوم

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا

یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لئے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے

تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ

بری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک عذاب پہنچے گا ف۱۴۰ تو انہوں نے ف۱۴۱ اس کی کوچیں کاٹیں تو صالح

تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا

نے کہا اپنے گھروں میں تین دن اور برت لو ف۱۴۲ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ف۱۴۳ پھر جب

جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ

ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر ف۱۴۴ بچا لیا اور اس

خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ

دن کی رسوائی سے بے شک تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو

ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

چنگھاڑ نے آ لیا ف۱۴۵ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ

(۱۳۷) حکمت و نبوت عطا کی (۱۳۸) رسالت کی تبلیغ اور ترک نصیحت میں (۱۳۹) یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہو گا (۱۴۰) قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا (جس کا بیان سورۂ اعراف میں ہو چکا ہے) آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکمِ الٰہی ناقہ (اونٹنی) پیدا ہوا یہ ناقہ ان کے لئے آیت و معجزہ تھا اس آیت میں اس ناقہ سے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتار عذاب ہو گے اور مہلت نہ پاؤ گے (۱۴۱) حکمِ الٰہی کی مخالفت کی اور چہار شنبہ کو (۱۴۲) یعنی جمعہ تک جو کچھ دنیا کا عیش کرنا ہے کر لو شنبہ کو تم پر عذاب آئے گا پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہو گا (۱۴۳) چنانچہ ایسا ہی ہوا (۱۴۴) اس دن کی رسوائی سے (۱۴۵) یعنی ہولناک آواز نے جس کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے

فِيهَا ۗ أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟ كَفَرُوا۟ رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ

تھے سن لو بے شک ثمود اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بے شک ہمارے

رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ قَالُوا۟ سَلَٰمًا ۖ قَالَ سَلَٰمٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن

فرشتے ابراہیم کے پاس ف۱۴۶ مژدہ لے کر آئے بولے سلام کہا ف۱۴۷ سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ا

جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَءَآ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ

ایک بچھڑا بھنا لے آئے ف۱۴۸ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری سمجھا اور

أَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا۟ لَا تَخَفْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾

جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگا بولے ڈریے نہیں ہم قوم لوط کی طرف ف۱۴۹ بھیجے گئے ہیں

وَٱمْرَأَتُهُۥ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَٰهَا بِإِسْحَٰقَ وَمِن وَرَآءِ إِسْحَٰقَ

اور اس کی بی بی ف۱۵۰ کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے ف۱۵۱ اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے ف۱۵۲

يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يَٰوَيْلَتَىٰٓ ءَأَلِدُ وَأَنَا۠ عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِى شَيْخًا ۖ

یعقوب کی ف۱۵۳ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں ف۱۵۴ اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے ف۱۵۵

إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوٓا۟ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۖ رَحْمَتُ

بے شک یہ تو اچنبھے کی بات ہے فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبھا کرتی ہو اللہ کی رحمت

ٱللَّهِ وَبَرَكَٰتُهُۥ عَلَيْكُمْ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ ۚ إِنَّهُۥ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا

اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا پھر جب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ

ابراہیم کا خوف زائل ہوا اور اسے خوشخبری ملی ہم سے قوم لوط کے بارے میں

لُوطٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ ﴿٧٥﴾ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ

جھگڑنے لگا ۱۵۷ بیشک ابراہیم تحمل والا آہیں کرنے والا رجوع لانیوالا ہے ۱۵۸ اے ابراہیم اس خیال میں

هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾

نہ پڑ بیشک تیرے رب کا حکم آچکا اور بیشک ان پر عذاب آنے والا ہے کہ پھیرا نہ جائے گا

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ

اور جب لوط کے یہاں ہمارے فرشتے آئے ۱۵۹ اسے ان کا غم ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا اور بولا

هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ

یہ بڑی سختی کا دن ہے ۱۶۰ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی آئی اور انہیں آگے ہی سے

كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ

بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی ۱۶۱ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے ستھری ہیں

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ﴿٧٨﴾

تو اللہ سے ڈرو ۱۶۲ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک چلن نہیں

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾

بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ۱۶۳ اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے

(۱۵۷) فرشتوں سے کلام کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے فرشتوں سے کہا کہ قوم لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایماندار ہوں تو بھی انہیں ہلاک کرو گے فرشتوں نے کہا نہیں فرمایا اگر چالیس ہوں انہوں نے کہا جب بھی نہیں آپ نے فرمایا اور تیس ہوں انہوں نے کہا جب بھی نہیں آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگر ایک مرد مسلمان موجود ہو تب ہلاک کر دو گے انہوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس میں لوط علیہ السلام ہیں اس پر فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں ہم لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو بچائیں گے سوائے ان کی عورت کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لئے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے (۱۵۸) ان صفات سے آپ کی رقت قلب اور آپ کی رأفت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مباحثہ کا سبب ہوئی فرشتوں نے کہا (۱۵۹) حسین صورتوں میں اور حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت و بدعملی کا خیال کر کے (۱۶۰) مروی ہے کہ ملائکہ کو حکم الٰہی یہ تھا کہ وہ قوم لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کیا تمہیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہیں فرشتوں نے کہا ان کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جاکر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں ایسے خوبرو اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا (۱۶۱) اور وہ بدعمل و خبیثیاں [illegible] حضرت لوط علیہ السلام نے (۱۶۲) ان بیٹیوں سے تمتع کرو کہ یہ تمہارے لئے حلال ہیں حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ [illegible] حسن اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حمیت سیکھیں (۱۶۳) یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں

اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾

چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں

وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ

اور اے میری قوم تمہیں میری ضد یہ نہ کموا دے کہ تم پر پڑے جو پڑا تھا قوم نوح کی

نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوا

یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم تو کچھ تم سے دور نہیں ف۱۸۸ اور اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا

معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب ہماری سمجھ میں

نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں اور بے شک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف۱۸۹ اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا تو

لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ

ہم نے تمہیں پتھراؤ کر دیا ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللہ

عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا

سے زیادہ ہے ف۱۹۰ اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف۱۹۱ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو

تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٩٢﴾ وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ

سب میرے رب کے بس میں ہے اور اے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا چاہتے ہو

(۸۵) [illegible] (۱۸۲) [illegible] ہم آپ کے ساتھ کچھ
[illegible] (۸۷) [illegible] (۸۸) کہ اللہ کے بے [illegible]
[illegible] (۸۹) اور اس سے علم کی کچھ پرواہ نہ کی

تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّأْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا

جس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے ف۱۹۱ اور انتظار کرو

اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ف۱۹۲ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں اور جب ف۱۹۳ ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ

اپنی رحمت فرما کر بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آ لیا ف۱۹۴ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں

دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا

کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے

بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾

دور ہوئے ثمود ف۱۹۴ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں ف۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ

ع ۸ ۱۲ ۸

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ف۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی

بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ

کا نہ تھا ف۱۹۷ اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انہیں دوزخ میں لا اتارے گا ف۱۹۸ اور وہ کیا ہی برا

الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ

گھاٹ اترنے کا اور ان کے پیچھے پڑی اس جہان میں لعنت اور قیامت کے دن ف۱۹۹ کیا ہی

(۱۹۰) ابھی ظاہر ہوا جاتا ہے تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم اور عذاب الٰہی سے شقی کی شقاوت ظاہر ہو جائے گی (۱۹۱) عاقبت امر اور انجام کار کا (۱۹۲) ان کے عذاب و ہلاک کے لئے (۱۹۳) حضرت جبریل علیہ السلام نے ہیبت ناک آواز سے کہا موتوا جمیعًا سب مر جاؤ اس آواز کی دہشت سے ان کے دم نکل گئے اور سب مر گئے (۱۹۴) اللہ کی رحمت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کبھی دو امتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب و صالح علیہما السلام کی امتوں کے لیکن قوم صالح کو ان کے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قوم شعیب کو اوپر سے (۱۹۵) یعنی معجزات (۱۹۶) اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے (۱۹۷) وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستم کاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر و یقینی ہے وہ کہاں اور خدائی کہاں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رشد و ہدایت تھی آپ کی سچائی کی دلیلیں آیات ظاہرہ و معجزات باہرہ وہ لوگ معائنہ کر چکے تھے پھر بھی انہوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں کفر و ضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں ان کا امام ہوگا اور (۱۹۸) جیسا کہ انہیں دریائے نیل میں لا ڈالا تھا (۱۹۹) یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآىِٕمٌ

کیا ہی برا انعام جو انہیں ملا یہ بستیوں فـ۲۰۰ کی خبریں ہیں کہ ہم تمہیں سناتے ہیں فـ۲۰۱ ان میں کوئی کھڑی ہے فـ۲۰۲

وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ

اور کوئی کٹ گئی فـ۲۰۳ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود انھوں نے فـ۲۰۴ اپنا برا کیا تو ان کے

اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ

معبود جنہیں فـ۲۰۵ اللہ کے سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے فـ۲۰۶ جب تمہارے رب کا

رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ

حکم آیا اور ان فـ۲۰۷ سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو

الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے فـ۲۰۸ بے شک اس میں

لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

نشانی فـ۲۰۹ ہے اس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے جس میں سب لوگ فـ۲۱۰ اکٹھے ہوں گے

وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ

اور وہ دن حاضری کا ہے فـ۲۱۱ اور ہم اسے فـ۲۱۲ پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے فـ۲۱۳ جب وہ دن

يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا

آئے گا کوئی بے حکم خدا بات نہ کرے گا فـ۲۱۴ تو ان میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی خوش نصیب فـ۲۱۵ تو وہ

(۲۰۰) یعنی گزری ہوئی امتوں کی (۲۰۱) کہ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں ان بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ (۲۰۲) اس کے مکانات کی دیواریں موجود ہیں کھنڈر پائے جاتے ہیں نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد و ثمود کے دیار (۲۰۳) یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام و نشان ہو گئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے کہ قوم نوح علیہ السلام کے دیار (۲۰۴) کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے (۲۰۵) جہل و گمراہی سے (۲۰۶) اور ایک شمہ عذاب دفع نہ کر سکے (۲۰۷) یعنی ان جھوٹے معبودوں (۲۰۸) تو ہر ظالم کو چاہئے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے (۲۰۹) عبرت و نصیحت (۲۱۰) اگلے پچھلے سب کے سب (۲۱۱) جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہوں گے (۲۱۲) یعنی روز قیامت کو (۲۱۳) یعنی جو مدت ہم نے دنیا کے باقی رہنے کی مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک (۲۱۴) تمام خلق ساکت ہوگی قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اس میں احوال مختلف ہوں گے بعض احوال میں تو شدت ہیبت سے کسی کو بے اذن الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ کلام کریں گے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوگی اس وقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمے پیش کریں گے (۲۱۵) شقیق بلخی قدس سرہ نے فرمایا سعادت کی پانچ علامتیں ہیں (۱) دل کی نرمی (۲) کثرت گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیا۔ اور بدبختی کی علامت بھی پانچ چیزیں ہیں (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی خشکی یعنی عدم گریہ (۳) دنیا کی رغبت (۴) درازی امید (۵) بے حیائی

الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

تو وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں گے وہ اس میں رہیں گے

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ

جب تک آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۷ بےشک تمہارا رب جب جو

لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا

چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک

دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۸ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

تو اے سننے والے دھوکا میں نہ پڑ اس سے جسے یہ کافر پوجتے ہیں یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے ان کے باپ دادا

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ

پوجتے تھے ف۲۱۹ اور بےشک ہم ان کا حصہ انہیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بےشک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ف۲۲۰ تو اس میں پھوٹ پڑ گئی ف۲۲۱ اگر تمہارے رب کی ایک بات ف۲۲۲ پہلے

رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ

نہ ہوچکی ہوتی تو جبھی ان کا فیصلہ کردیا جاتا ف۲۲۳ اور بےشک وہ اس کی طرف سے ف۲۲۴ دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۲۲۵ اور

(۲۱۶) کفار [illegible] ہمیشہ رہیں گے کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے (جلالین) (۲۱۷) اتنا اور زیادہ رہیں گے [illegible] ہمیشگی مراد ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے (۲۱۸) [illegible] پر عذاب دیئے جائیں گے جیسے پہلی قومیں جتائے عذاب ہوئیں (۲۱۹) اور تمہیں معلوم ہوچکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا (۲۲۰) یعنی توریت (۲۲۱) بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض [illegible] (۲۲۲) کہ ان کے حساب میں جلدی نہ فرمائے گا مخلوق کے حساب و جزا کا دن روز قیامت ہے (۲۲۳) اور دنیا ہی میں گرفتار عذاب کئے جاتے (۲۲۴) یعنی آپ کی امت کے [illegible] قرآن کریم کی طرف سے (۲۲۵) [illegible] ان کی عقلوں کو [illegible]

كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ

بیشک جتنے ہیں ف۲۲۶ ایک ایک کو تمہارا رب اس کا عمل پورا بھر دے گا اسے ان کے کاموں کی خبر ہے ف۲۲۷ تو قائم رہو

كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

ف۲۲۸ جیسا تمہیں حکم ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع لایا ہے ف۲۲۹ اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بیشک وہ تمہارے کام

بَصِيرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم

دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی ف۲۳۰ اور اللہ کے

مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿۱۱۳﴾ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ

سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں ف۲۳۱ پھر مدد نہ پاؤ گے اور نماز قائم رکھو

طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ

دن کے دونوں کناروں ف۲۳۲ اور کچھ رات کے حصوں میں ف۲۳۳ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں

ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

ف۲۳۴ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو اور صبر کرو کہ اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع

الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ

نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم میں سے اگلی سنگتوں (قوموں) میں ف۲۳۵ ایسے جن میں

يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے ف۲۳۶ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی جن کو ہم نے نجات دی ف۲۳۷

(۲۲۶) تمام خلق تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے روزِ قیامت۔ (۲۲۷) اس پر کچھ مخفی نہیں، اس میں نیکیوں اور تصدیق کرنے والوں کے لئے تو بشارت ہے کہ وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے (۲۲۸) اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر۔ (۲۲۹) اور اس نے تمہارا دین قبول کیا ہے وہ دین و طاعت پر قائم رہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے، فرمایا آمَنْتُ بِاللّٰهِ کہہ اور قائم رہ۔ (۲۳۰) دین میں ان کے ساتھ میل جول رکھ کے یا ... ابوالعالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو۔ سدی نے کہا ان کے ساتھ مداہنت نہ کرو۔ قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔ (۲۳۱) جو تمہیں اس کے عذاب سے بچا سکے، یہ حال تو اس کا ہے جو ظالموں سے میل جول اور محبت رکھے، اور اس سے ان کا حال قیاس کرنا چاہئے جو خود ظالم ہیں۔ (۲۳۲) دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں، زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے، صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہے (۲۳۳) اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشاء ہیں (۲۳۴) نیکیوں سے مراد یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا۔ مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر یا استغفار یا اور کچھ۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لئے جو ان کے درمیان واقع ہوں جب کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔ شانِ نزول: ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی، اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لئے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لئے ہے فرمایا نہیں سب کے لئے۔ (۲۳۵) جن میں نیکی کا کچھ اثر باقی تھا ... (۲۳۶) معنی یہ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے نیکی والے نہ ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے ...

وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا

اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا ۲۳۶ اور وہ گنہگار تھے اور تمہارا

كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ

رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک کردے اور ان کے لوگ اچھے ہوں اور اگر

شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾

تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا ۲۳۹ اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے

إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

۲۴۰ مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا ۲۴۱ اور لوگ اسی لیے بنائے ہیں ۲۴۲ اور تمہارے رب کی بات پوری ہوچکی

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا نَقُصُّ

کہ بیشک ضرور جہنم بھر دوں گا جنوں اور آدمیوں کو ملا کر ۲۴۳ اور سب کچھ ہم تمہیں

عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي

رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں ۲۴۴ اور اس سورت میں

هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَقُلْ لِلَّذِينَ

تمہارے پاس حق آیا ۲۴۵ اور مسلمانوں کو پند و نصیحت ۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ

لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ﴿١٢١﴾ وَانْتَظِرُوا إِنَّا

تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ۲۴۷ ہم اپنا کام کرتے ہیں ۲۴۸ اور راہ دیکھو ہم بھی

اور گناہوں سے منع کرتے اسی لئے ہم نے انہیں ہلاک کردیا (۲۳۷) وہ انبیاء پر ایمان لائے ان کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے (۲۳۸) اور ظلم و طغیان اور خواہشات و شہوات کے عادی ہوگئے اور کفر و معاصی میں ڈوبے رہے (۲۳۹) تو سب ایک دین پر ہوتے (۲۴۰) کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر (۲۴۱) وہ دین حق پر متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے (۲۴۲) یعنی اختلاف والے اختلاف کے لئے اور رحمت والے اتفاق کے لیے (۲۴۳) کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہوں گے (۲۴۴) اور انبیاء کے حال اور ان کی امتوں کے سلوک دیکھ کر آپ کو اپنی قوم کی ایذا کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو (۲۴۵) اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں (۲۴۶) بھی کہ گزری ہوئی امتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں (۲۴۷) عنقریب اس کا نتیجہ پالو گے (۲۴۸) جس کا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ف۶ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے ف۷ بےشک شیطان

لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ

آدمی کا کھلا دشمن ہے ف۸ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ف۹ اور تجھے باتوں کا

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ

انجام نکالنا سکھائے گا ف۱۰ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر ف۱۱

كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۱۲ بےشک تیرا رب

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ ع لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾

علم و حکمت والا ہے بےشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں ف۱۳ پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ف۱۴

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ

جب بولے ف۱۵ کہ ضرور یوسف اور اس کا بھائی ف۱۶ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۱۷

اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ﴿۸﴾ ۚ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا

بےشک ہمارے باپ صراحۃً ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ف۱۸ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۹

يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾

کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی طرف رہے ف۲۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہو جانا ف۲۱

(۶) حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس سے قبل حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے (۷) کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو نبوت کے لئے برگزیدہ فرمائے گا اور دارین کی نعمتیں اور شرف عنایت کرے گا اس لئے آپ کو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپ نے فرمایا (۸) اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے (۸) ان کو کینہ و حسد پر ابھارے گا اس میں ایما ہے کہ برادران یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ایذا و ضرر پر اقدام کریں گے تو اس کا سبب وسوسہ شیطانی ہوگا (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے چاہئے کہ اس کو محب سے بیان کیا جائے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھے تو چاہئے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ ہٰذِہِ الرُّؤْیَا (۹) اجتبا یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیض ربانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کرامات و کمالات بے سعی حاصل ہوں یہ مرتبہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور ان کی بدولت ان کے مقربین صدیقین و شہداء و صالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کئے جاتے ہیں (۱۰) علم و حکمت عطا فرمائے گا اور کتب سابقہ اور احادیث انبیاء کے غوامض کشف فرمائے گا اور مفسرین نے اس سے تعبیر خواب بھی مراد لی ہے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام تعبیر خواب کے بڑے ماہر تھے (۱۱) نبوت عطا فرما کر جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر ہیں اور ملک عطا کر کے دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کر کے (۱۲) کہ انہیں نبوت عطا فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو نار نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یعقوب اور اسباط عنایت کئے (۱۳) حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کی پہلی بی بی لیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں ان سے آپ کے چھ فرزند ہوئے روبیل شمعون لاوی یہودا زبولون یشجر اور چار بیٹے حرم سے ہوئے دان نفتالی جاد آشر ان کی مائیں زلفہ اور بلہہ لیا کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی بہن راحیل سے نکاح فرمایا ان سے دو فرزند ہوئے یوسف اور بنیامین یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں انہیں کو اسباط کہتے ہیں (۱۴) پوچھنے والوں سے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ

ان میں ایک کہنے والا ف۲۲ بولا یوسف کو مارو نہیں ف۲۳ اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ

کہ کوئی چلتا اسے آکر لے جائے ف۲۴ اگر تمہیں کرنا ہے ف۲۵ بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا

لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا

کہ یوسف کے معاملہ میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے

يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّیْ لَيَحْزُنُنِیْۤ اَنْ

کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۲۶ اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۲۷ بولا بیشک مجھے رنج دے گا کہ

تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾

اسے لے جاؤ ف۲۸ اور ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا لے ف۲۹ اور تم اس سے بے خبر رہو ف۳۰

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا

بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں ف۳۱ پھر جب

ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَیْنَاۤ

اسے لے گئے ف۳۲ اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں ف۳۳ اور ہم نے اسے وحی

اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ

بھیجی ف۳۴ کہ ضرور تو انہیں ان کا یہ کام جتا دے گا ف۳۵ ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ف۳۶ اور رات ہوئے اپنے باپ

بقیہ صفحہ ۴۲۴ = یہود مدینہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا حال اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطہ کنعان سے سرزمین مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو توریت کے مطابق پایا تو انہیں حیرت ہوئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتابیں پڑھنے اور علماء اور احبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحی الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم قدس سے مشرف فرمایا علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں ہیں (۱۵) برادران حضرت یوسف (۱۶) حقیقی بھائی (۱۷) قوی ہیں زیادہ کام آسکتے ہیں زیادہ فائدہ پہنچاسکتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کرسکتے ہیں (۱۸) اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صغر سنی میں انتقال ہو گیا اس لئے وہ مزید شفقت و محبت کے مورد ہوئے اور ان میں رشد و نجابت کی وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں یہ سبب ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے یہ سب باتیں خیال میں نہ لا کر انہیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انہوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلس مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگو یہ مشورہ اس طرح ہوا (۱۹) بادیہ میں سے دور کسی ایسی سرزمین میں جس سے (۲۰) اور کسی میں فقط تمہاری ہی محبت ہو اور کی نہیں (۲۱) اور توبہ کر لینا (۲۲) یعنی یہودا یا روبیل (۲۳) کیونکہ قتل گناہ عظیم ہے (۲۴) یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انہیں لے جائے اس سے بھی مقصد حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظر عنایت اس طرح ان پر ہوگی (۲۵) اس میں اشارہ ہے کہ چاہئے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ ہی کرلیا ہے تو بس اتنے ہی پر اکتفا کرو چنانچہ سب اس پر متفق ہوگئے اور اپنے والد سے (۲۶) یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار و تیر اندازی وغیرہ کے (۲۷) اس کی پوری نگہداشت رکھیں گے (۲۸) کیونکہ ان کی ایک ساعت کی جدائی گوارا نہیں ہے (۲۹) کیونکہ اس سرزمین میں

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے (ف۶۴) اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے (ف۶۵) اور عورت نے اس کا

قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ

کرتا پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں (ف۶۶) دروازے کے پاس ملا (ف۶۷) بولی کیا سزا ہے اس کی

مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ

جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی (ف۶۸) مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کی مار (ف۶۹) کہا اس نے

هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن

مجھ کو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں (ف۷۰) اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے (ف۷۱) گواہی دی اگر

كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٢٦﴾

ان کا کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا (ف۷۲)

وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٧﴾

اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے (ف۷۳)

فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ

پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے چرا دیکھا (ف۷۴) بولا بیشک یہ تم عورتوں کا چرتر ہے، بیشک

كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِي

تمہارا چرتر بڑا ہے (ف۷۵) اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو (ف۷۶) اور اے عورت تو

بقیہ صفحہ ۴۲۲ — انہیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہنچے وہاں نہ ملے، مالک بن ذعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے کسی کام کا نہیں ہے نافرمان ہے اگر خرید لو تو ہم اسے سستا بیچ دیں پھر اسے کہیں اتنی دور لے جانا کہ اس کی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا (۴۷) جن کی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی (۴۸) پھر مالک بن ذعر اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو مصر میں لائے اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید بن نزوان عملیقی تھا اور اس نے اپنی عنان سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی تمام خزائن اسی کے تحت تصرف تھے اس کو عزیز مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیر اعظم تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لئے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی یہاں تک کہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی اور آپ کی عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیز مصر نے اس قیمت پر آپ کو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا دوسرے خریدار اس کے مقابلہ میں خاموش ہوگئے (۴۹) جس کا نام زلیخا تھا (۵۰) قیام گاہ نفیس ہو لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو (۵۱) اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبر و دانائی سے ہمارے لئے نافع اور بہتر مددگار ہو اور امور سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئے کیونکہ رشد کے آثار ان کے چہرے سے نمودار ہیں (۵۲) یہ قطفیر نے اس لئے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی (۵۳) یعنی خوابوں کی تعبیر (۵۴) شباب اپنی نہایت پر آیا اور عمر شریف بقول ضحاک بیس سال کی اور بقول سدی تیس کی اور بقول کلبی اٹھارہ و تیس کے درمیان ہوئی (۵۵) یعنی علم باعمل اور فقاہت فی الدین عنایت کی بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قول صواب اور علم سے تعبیر خواب مراد ہے بعض نے فرمایا علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے (۵۶) یعنی زلیخا (۵۷) و اس کے ساتھ مشغول ہو کر اپنی ناجائز خواہش کو پورا کریں زلیخا نے مکان کے سب دروازے بند کر کے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو اپنی خواہش پیش کی (۵۸) مقفل کر دئے (۵۹) حضرت یوسف علیہ السلام نے (۶۰) وہ مجھے اس آفت سے بچائے جس کی تو طلب گار ہے مدعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے میں اس کے پاس جانے والا نہیں (۶۱) اس کا مدعا یہ ہے کہ میں اس کے اہل میں خیانت کروں جو ایسا کرے وہ ظالم ہے (۶۲) مگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ

لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿٢٩﴾ وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ

اپنے گناہ کی معافی مانگ ف۶۱ بیشک تو خطا واروں میں ہے ف۶۲ اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں ف۶۳

امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا

کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بیشک ان کی محبت اس کے دل میں پیر گئی ہے ہم تو

لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٠﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ

اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں ف۶۴ تو جب زلیخا نے ان کا چرچا سنا تو ان عورتوں کو

اِلَیْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ

بلا بھیجا ف۶۵ اور ان کے لئے مسندیں تیار کیں ف۶۶ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری

سِكِّیْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ

دی ف۶۷ اور یوسف ف۶۸ سے کہا ان پر نکل آؤ ف۶۹ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں ف۷۰ اور

اَیْدِیَهُنَّ ۫ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ

اپنے ہاتھ کاٹ لئے ف۷۱ اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنس بشر سے نہیں ف۷۲ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز

كَرِیْمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ

فرشتہ زلیخا نے کہا تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۷۳ اور بیشک میں نے ان کا جی

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَىِٕنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ

بھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچایا ف۷۴ اور بیشک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں

بقیہ صفحہ ۴۲۸ [illegible]

وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِينَ ۝٣٢ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا

اور ضرور ذلت اٹھائیں گے ف۹۱ یوسف نے عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے

يَدْعُونَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ

جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا ف۹۲ تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا

وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٣٣ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ

اور نادان بنوں گا تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر

كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

پھیر دیا بے شک وہی سنتا جانتا ہے ف۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں دیکھ دکھا کر پچھلی مت انہیں یہی آئی

رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝٣٥ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ

کہ ضرور ایک مدت تک اسے قید خانہ میں ڈالیں ف۹۴ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان

فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ

داخل ہوئے ف۹۵ ان میں ایک ف۹۶ بولا میں نے خواب دیکھا کہ ف۹۷ شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا ف۹۸ میں نے

اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا

خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں ہمیں اس کی

بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٦ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ

تعبیر بتائیے بے شک ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں ف۹۹ یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے

بقیہ صفحہ ۴۲۹ [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے (۷۵) پھر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر [illegible] (۷۶) [illegible] حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] عورت [illegible] (۸۰) [illegible] (۸۱) [illegible] حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] (۸۲) [illegible] (۸۳) [illegible] (۸۴) [illegible] (۸۵) [illegible] (۸۶) [illegible]

تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ

وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا ف۸۸ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے

رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

رب نے سکھایا ہے بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے

كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ

منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ف۱۰۰

مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں یہ ف۱۰۱ اللہ کا ایک فضل ہے

عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ف۱۰۲

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو کیا جدا جدا رب ف۱۰۳ اچھے یا ایک اللہ جو سب پر

الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ

غالب ف۱۰۴ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام (فرضی نام) جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے

اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ

تراش لئے ہیں ف۱۰۵ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اس نے

بقیہ صفحہ ۴۳۰ = شان، یعنی تعجب میں آ گئیں اور آپ کی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہو گئی (۸۷) یعنی چھریوں کے وار دل حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا ذرا احساس نہ ہوا (۸۸) کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصری عالی خاندان جمیلہ عورتیں طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ بیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً التفات نہیں کرتے (۸۹) اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ میری شیفتگی کچھ قابل تعجب اور ملامت نہیں (۹۰) اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے تب مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجئے زلیخا بولی (۹۱) اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا میسر نہ ہو گا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں میرے ساتھ حریر میں شاہانہ سریر پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چٹائی والے بوریئے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سن کر مجلس سے اٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانے سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا آپ کو ان کی گفتگو بہت ناگوار ہوئی تو بارگاہ الٰہی میں (خازن و مدارک و حسینی) (۹۲) اور مجھ عصمت کی پناہ میں لے گا (۹۳) جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے امید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت و مشقت دیکھ کر انہیں نعمت و راحت کی قدر ہو اور وہ تیری درخواست قبول کریں زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیز مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کی وجہ سے بدنام ہو گئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے مناسب یہ ہے کہ ان کو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطاوار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں یہ بات عزیز کے خیال میں آ گئی (۹۴) چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیج دیا (۹۵) ان میں سے ایک تو مصر کے شاہ اعظم ولید بن زوان عملیقی کا مہتمم مطبخ تھا اور دوسرا اس کا ساقی ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے شاہ کو زہر دینا چاہا اس جرم میں دونوں قید کئے گئے

أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ

فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ف۱۰۷ یہ سیدھا دین ہے ف۱۰۸ لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٠﴾ يَٰصَٰحِبَىِ ٱلسِّجْنِ أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسْقِى رَبَّهُۥ

نہیں جانتے ف۱۰۹ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب

خَمْرًا ۖ وَأَمَّا ٱلْءَاخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ ٱلطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِۦ ۚ قُضِىَ

پلائے گا ف۱۱۰ رہا دوسرا ف۱۱۱ وہ سُولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے ف۱۱۲ حکم ہو چکا

ٱلْأَمْرُ ٱلَّذِى فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِى ظَنَّ أَنَّهُۥ نَاجٍ

اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے ف۱۱۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا

مِّنْهُمَا ٱذْكُرْنِى عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَىٰهُ ٱلشَّيْطَٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِۦ فَلَبِثَ

ف۱۱۴ اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا ف۱۱۵ تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے

فِى ٱلسِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ ٱلْمَلِكُ إِنِّىٓ أَرَىٰ سَبْعَ

یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانہ میں رہا ف۱۱۶ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات

ع ۵ / ۱۵

بَقَرَٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنۢبُلَٰتٍ خُضْرٍ وَ

گائیں فربہ کہ انہیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور

أُخَرَ يَابِسَٰتٍ ۖ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ أَفْتُونِى فِى رُءْيَٰىَ إِن كُنتُمْ

دوسری سات سوکھی ف۱۱۷ اے درباریو میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی

بقیہ صفحہ ۴۳۱ اور حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں (۹۶) جو بادشاہ کا ساقی تھا (۹۷) میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے میں ان خوشوں سے (۹۸) یعنی مہتمم مطبخ (۹۹) کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نماز میں گزارتے ہیں جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں اس کی خبر گیری رکھتے ہیں جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اس کے لئے کشائش کی راہ نکالتے ہیں حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کو تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزہ کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کر دی اور یہ ظاہر فرما دیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علم تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لئے آپ نے چاہا کہ انہیں ظاہر فرما دیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے جس کو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اس کے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے اس وقت معجزے کا اظہار آپ نے اس لئے فرمایا کہ آپ جانتے تھے کہ ان دونوں میں ایک عنقریب سولی دیا جائے گا تو آپ نے چاہا کہ اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچا دیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لئے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے (مدارک و خازن) (۱۰۰) اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا کتنا کھایا کب کھایا (۱۰۱) حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء ہیں جن کا مرتبہ عالی دنیا میں مشہور ہے اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت مانیں (۱۰۲) توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا (۱۰۳) اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں (۱۰۴) جیسے کہ بت پرستوں نے بنا رکھے ہیں کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے بیکار نہ نفع دے سکیں نہ ضرر پہنچا سکیں ایسے جھوٹے معبود (۱۰۵) کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہو سکے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ نظیر سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک (۱۰۶) اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے باوجودیکہ وہ بے حقیقت پتھر ہیں (۱۰۷) کیونکہ صرف وہی مستحق عبادت ہے (۱۰۸) جس پر دلائل و براہین قائم ہیں (۱۰۹) توحید و عبادت الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت

لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ﴿۴۳﴾ قَالُوٓا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ

تعبیر آتی ہو بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی

الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ

تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جو ان دونوں میں سے بچا تھا ف۱۱۸ اور ایک

أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ﴿۴۵﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ

مدت بعد اسے یاد آیا ف۱۱۹ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۲۰ اے یوسف اے صدیق

أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ

ہمیں تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنہیں سات دبلی کھاتی ہیں اور سات

سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی ف۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں شاید وہ

يَعْلَمُونَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ

آگاہ ہوں ف۱۲۲ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ف۱۲۳ تو جو کاٹو اسے

فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِن

اس کی بال میں رہنے دو ف۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھا لو ف۱۲۵ پھر اس کے بعد

بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا

سات برس کرّے آئیں گے ف۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے پہلے جمع کر رکھا تھا ف۱۲۷ مگر تھوڑا جو

بقیہ صفحہ ۴۳۲ — یوسف علیہ السلام نے تعبیر خواب کی طرف توجہ دی اور ارشاد فرمایا (۱۱۰) کہ تو بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائے گا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائے گا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی دن قید خانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اس کو بلا لے گا (۱۱۱) یعنی مہتمم مطبخ و طعام (۱۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کرتے تھے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (۱۱۳) جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہو گا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا (۱۱۴) یعنی ساقی (۱۱۵) اور میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے (۱۱۶) اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اس مدت کے گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے ان سے اپنا خواب بیان کیا (۱۱۷) جو ہری ہری پتیں اور انہوں نے ہری کو سکھا دیا (۱۱۸) یعنی ساقی (۱۱۹) حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا (۱۲۰) قید خانہ میں وہاں تعبیر خواب کے ایک عالم ہیں پس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا وہ قید خانہ میں پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا (۱۲۱) یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور ملک کے تمام علماء و حکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں (۱۲۲) خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کر کے اپنے پاس بلائیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعبیر دی اور (۱۲۳) اس مدت میں خوب پیداوار ہو گی سات موٹی گایوں اور سات ہری بالوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے (۱۲۴) کہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے (۱۲۵) اس پر سے بھوسی دور کر لو اور اسے صاف کر لو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کر لو (۱۲۶) جس کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے (۱۲۷) اور ذخیرہ کر لیا تھا

تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ

بچا لو ف۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینھ دیا جائے گا

وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ

اور اس میں رس نچوڑیں گے ف۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس

الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي

ایلچی آیا ف۱۳۰ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ ف۱۳۱ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں

قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ

نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بے شک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے ف۱۳۲ بادشاہ نے کہا اے عورتو

إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا

تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں

عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا

کوئی بدی نہ پائی عزیز کی عورت ف۱۳۳ بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے

رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي

ان کا جی لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک سچے ہیں ف۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لئے

لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾

کیا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

(۱۲۸) بیج کے لئے تاکہ اس سے کاشت کرو (۱۲۹) انگور کا اور تل زیتون کے تیل نکالیں گے یہ سال کثیر الخیر ہوگا زمین سرسبز و شاداب ہوگی درخت خوب پھلیں گے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ تعبیر سن کر واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جا کر تعبیر بیان کی بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ضرور ویسا ہی ہوگا بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سنے (۱۳۰) اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیام عرض کیا تو آپ نے (۱۳۱) یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے (۱۳۲) حضرت نے یہ اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی برات اور بے گناہی معلوم ہو جائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ قید طویل بے وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو ریشہ دوانی کا موقع نہ ملے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی (۱۳۳) زلیخا (۱۳۴) بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا اس پر حضرت۔

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا ف۱۳۵ بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب

رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ

رحم کرے ف۱۳۶ بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۷ اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انہیں اپنے لئے

لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾

چن لوں ف۱۳۸ پھر جب اس سے بات کی کہا بے شک آج آپ ہمارے یہاں معزز معتمد ہیں ف۱۳۹

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَ

یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کر دے بے شک میں حفاظت والا علم والا ہوں ف۱۴۰ اور

كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ

یوں ہی ہم نے یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ف۱۴۱

نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَاَجْرُ

ہم اپنی رحمت جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے اور بے شک

الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ جَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ

آخرت کا ثواب ان کے لئے بہتر جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ف۱۴۲ اور یوسف کے بھائی آئے

فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انہیں ف۱۴۴ پہچان لیا اور وہ اس سے انجان رہے ف۱۴۵ اور جب ان کا سامان مہیا کر دیا ف۱۴۶

(۱۳۵) زلیخا کے اقرار و اعتراف کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنی برأت کا اظہار اس لئے چاہا تھا تاکہ عزیز کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی غیبت میں اس کی خیانت نہیں کی ہے اور میں اس کے اہل کی حرمت خراب کرنے سے مجتنب رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نیکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شان خود نمائی اور خود پسندی کا شائبہ بھی آئے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تواضع و انکسار سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا مجھے اپنی بے گناہی پر ناز نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا نفس کی جنس کا یہ حال ہے کہ (۱۳۶) یعنی اپنے جس مخصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا برائیوں سے بچنا اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور معصوم کرنا اسی کا کرم ہے (۱۳۷) جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے علم اور امانت کا حال معلوم ہوا اور وہ آپ کے حسن صبر حسن ادب قید خانے والوں کے ساتھ احسان محنتوں و تکلیفوں پر ثبات و استقلال رکھنے پر مطلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا (۱۳۸) اور اپنا مخصوص بناؤں چنانچہ اس نے معززین کی ایک جماعت بہترین سواریاں اور شاہانہ ساز و سامان اور نفیس لباس لے کر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ایوان شاہی میں لائیں ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلتے وقت قیدیوں کے لئے دعا فرمائی جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا کہ یہ بلا کا گھر زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کے امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پوشاک پہن کر ایوان شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو فرمایا میرا رب مجھے کافی ہے اس کی پناہ بڑی اور اس کی ثنا برتر اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر قلعہ میں داخل ہوئے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دعا کی کہ یارب میں تیرے فضل سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کی اور دوسروں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا بادشاہ نے دریافت کیا یہ کیا زبان ہے فرمایا یہ میرے چچا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان ہے پھر آپ نے اس کو عبرانی زبان میں دعا دی اس نے دریافت کیا یہ کون زبان ہے فرمایا یہ میرے والد کی زبان ہے بادشاہ یہ دونوں زبانیں نہ سمجھ سکا باوجودیکہ وہ ستر زبانیں جانتا تھا پھر اس نے جس زبان میں حضرت سے گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اس کو جواب دیا اس وقت آپ کی عمر شریف

قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ

کہا اپنا سوتیلا بھائی (ف۱۴۷) میرے پاس لے آؤ کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپتا ہوں (ف۱۴۸)

وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي

اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں پھر اگر اسے لے کر میرے پاس نہ آؤ تو تمہارے لیے میرے یہاں ناپ نہیں

وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ

اور میرے پاس نہ پھٹکنا بولے ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا اور یوسف نے

لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا

اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی ان کی خورجیوں میں رکھ دو (ف۱۴۹) شاید وہ اسے پہچانیں جب

انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ

اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں (ف۱۵۰) شاید وہ واپس آئیں پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے (ف۱۵۱)

قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَ

بولے اے ہمارے باپ ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے (ف۱۵۲) تو ہمارے بھائی کو ہمارے پاس بھیج دیجئے کہ غلہ لائیں اور

إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ

ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے کہا کیا اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا پہلے اس کے بھائی کے

أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَ

بارے میں کیا تھا (ف۱۵۳) تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان اور

بقیہ صفحہ ۴۳۵ — تیس سال کی تھی اس عمر میں یہ وسعت علوم دیکھ کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی ... نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی (۱۳۹) بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اس کے خواب کی تعبیر اپنی زبان مبارک سے سنائیں حضرت نے اس خواب کی پوری تفصیل بھی سنا دی جس جس شان سے کہ اس نے دیکھا تھا وجود یکہ آپ سے یہ خواب پہلے مجملاً بیان کیا گیا تھا اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا کہنے لگا کہ آپ نے میرا خواب جیسا دیکھا تھا ویسا ہی بیان فرما دیا خواب تو عجیب تھا ہی مگر آپ کا اس طرح بیان فرما دینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے اب تعبیر ارشاد ہو جائے آپ نے تعبیر بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلے جمع کئے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلے مع بالوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خمس لیا جائے اس سے جو جمع ہوگا وہ مصر و حوالیٔ مصر کے باشندوں کے لئے کافی ہوگا اور پھر خلق خدا ہر طرف سے تیرے پاس غلہ خریدنے آئے گی اور تیرے یہاں اتنے خزائن و اموال جمع ہوں گے جو تجھ سے پہلوں کے لئے جمع نہ ہوئے بادشاہ نے کہا یہ انتظام کون کرے گا (۱۴۰) یعنی اپنی قلمرو کے تمام خزانے میرے سپرد کر دے بادشاہ نے کہا آپ سے زیادہ اس کا مستحق اور کون ہو سکتا ہے اور اس نے اس کو منظور کیا مسائل احادیث میں طلب امارت کی ممانعت آئی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامت احکام الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اس کو احکام الٰہیہ کی اقامت کے لئے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حال میں تھے آپ رسول تھے امت کے مصالح کے عالم تھے یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جس میں خلق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی سبیل ہے کہ عنان حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لئے آپ نے امارت طلب فرمائی مسئلہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیت اقامت حق جائز ہے مسئلہ اگر احکام دین کا اجراء کافر یا فاسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہو سکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے مسئلہ اپنی خوبیوں کا بیان فخر و تکبر کے لئے ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا مخلوق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں اسی لئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں (۱۴۱) سب ان کے تحت تصرف ہے امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا کر آپ کی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپ کو طلائی تخت پر تخت نشین کیا جو

حَیۡثُ اَمَرَهُمۡ اَبُوۡهُمۡ ؕ مَا كَانَ يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ

سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا ۱۶۱ وہ کچھ نہیں اللہ سے بچا سکتا

اِلَّا حَاجَةً فِىۡ نَفۡسِ يَعۡقُوۡبَ قَضٰٮهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوۡ عِلۡمٍ لِّمَا عَلَّمۡنٰهُ

ہاں یعقوب کے جی کی ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کرلی اور بے شک وہ صاحب علم ہے ہمارے سکھائے سے

وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰى يُوۡسُفَ

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ۱۶۲ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے ۱۶۳

اٰوٰۤى اِلَيۡهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىۡۤ اَنَا اَخُوۡكَ فَلَا تَبۡتَٮِٕسۡ بِمَا كَانُوۡا

اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی ۱۶۴ کہا یقین جان میں ہی تیرا بھائی ۱۶۵ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ

يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِىۡ

کھا ۱۶۶ پھر جب ان کا سامان مہیا کر دیا ۱۶۷ پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے

رَحۡلِ اَخِيۡهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الۡعِيۡرُ اِنَّكُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ ﴿۷۰﴾

میں رکھ دیا ۱۶۸ پھر ایک منادی نے ندا کی اے قافلہ والو بے شک تم چور ہو

قَالُوۡا وَاَقۡبَلُوۡا عَلَيۡهِمۡ مَّاذَا تَفۡقِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوۡا نَفۡقِدُ صُوَاعَ

بولے اور اُن کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا نہیں پاتے بولے بادشاہ کا پیمانہ

الۡمَلِكِ وَلِمَنۡ جَآءَ بِهٖ حِمۡلُ بَعِيۡرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيۡمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوۡا

نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ ہے اور میں اس کا ضامن ہوں بولے

بقیہ صفحہ ۴۳۴ = پر کیسا کرم ہے اس نے مجھ پر ایسا احسان عظیم فرمایا اب ان کے حق میں تیری کیا رائے ہے بادشاہ نے کہا جو حضرت کی رائے اور ہم آپ کے تابع ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہل مصر کو آزاد کیا اور ان کے تمام املاک اور کل جاگیریں واپس کیں اس زمانہ میں حضرت نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا آپ سے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے رہتے ہیں فرمایا اس اندیشہ سے کہ سیر ہو جاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں سبحان اللہ کیا پاکیزہ اخلاق ہیں مفسرین فرماتے ہیں کہ مصر کے تمام مرد و زن کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خریدے ہوئے غلام اور کنیزیں بنانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام غلام کی شان میں آئے تھے اور مصر کے ایک شخص کے خریدے ہوئے ہیں بلکہ سب مصری ان کے خریدے اور آزاد کئے ہوئے غلام ہوں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا اس کی یہ جزا دی گئی (۱۴۲) یعنی ملک و دولت و نبوت (۱۴۳) اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عطا فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہو گئی تمام بلاد و امصار قحط کی سخت تر مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلہ خریدنے کے لئے مصر پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلہ نہیں دیتے تاکہ مساوات رہے اور سب کی مصیبت رفع ہو قحط کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی ایسی ہی کنعان میں بھی آئی اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کے سوا اپنے دسوں بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا (۱۴۴) یعنی (۱۴۵) کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنے سے اب تک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا تھا اور ان کا خیال یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہو گا اور یہاں آپ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس میں شوکت و شان کے ساتھ جلوہ نما تھے انہوں نے آپ کو نہ پہچانا اور آپ سے عبرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اسی زبان میں جواب دیا آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو انہوں نے عرض کیا ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اسی میں ہم بھی ہیں آپ سے غلہ خریدنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو انہوں نے کہا ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بھائی ہیں ایک باپ کی اولاد

تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا

خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے اور نہ ہم

سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ إِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ

چور ہیں بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو ۱۴۹ بولے اس کی سزا یہ ہے!

مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

کہ جس کے اسباب میں ملے وہی اس کے بدلے میں غلام بنے ۱۵۰ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے ۱۵۱

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ

تو اول ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے

اَخِيْهِ ۭ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۭ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ

نکال لیا ۱۵۲ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی ۱۵۳ بادشاہی قانون میں اسے نہیں

اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ نَرْفَعُ

پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے ۱۵۴ مگر یہ کہ خدا چاہے ۱۵۵ ہم جسے

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۭ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْٓا اِنْ

چاہیں درجوں بلند کریں ۱۵۶ اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے ۱۵۷ بھائی بولے اگر یہ

يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ

چوری کرے ۱۵۸ تو بے شک اس سے پہلے اس کا بھائی چوری کر چکا ہے ۱۵۹ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل

بقیہ صفحہ ۴۳۸ [illegible] ہیں ہمارے والد بہت [illegible] صدیق ہیں اور ان کا نام پاک حضرت یعقوب ہے [illegible] آپ نے فرمایا تمہارے بھائی ہو گئے تھے تو تم [illegible] ایک بھائی [illegible] ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا [illegible] ہلاک ہو گیا اور والد صاحب کو [illegible] تھا فرمایا اب تم کتنے ہو عرض کیا دس فرمایا گیارھواں کہاں ہے وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہو گیا وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا والد صاحب [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام نے ان بھائیوں کی بہت [illegible] کی اور بہت خاطر مدارات سے [illegible] مہمانی فرمائی (۱۴۶) [illegible] (۱۴۷) [illegible] بنیامین (۱۴۸) اس کو لے آؤ [illegible] (۱۴۹) [illegible] قیمت میں دی تھی [illegible] [illegible] اور یہ کرم و احسان [illegible] (۱۵۰) اور [illegible] (۱۵۱) [illegible] حسن سلوک اور اس کے احسان کا ذکر کیا [illegible] نے ہماری وہ عزت و تکریم کی کہ [illegible] سے کوئی ہوتا تو بھی ایسا نہ کر سکتا [illegible] اگر [illegible] شاہ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کی وجہ سے دعا کرتے ہیں (۱۵۲) اگر آپ ہمارے بھائی بنیامین کو [illegible] (۱۵۳) اس وقت بھی تم نے حفاظت کا [illegible] (۱۵۴) [illegible] احسان کئے ہیں (۱۵۵) یعنی اللہ کی قسم [illegible] (۱۵۶) [illegible] (۱۵۷) حضرت یعقوب علیہ السلام نے (۱۵۸) مصر میں (۱۵۹) [illegible] نظر بد سے [illegible] حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے پہلی مرتبہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اس لئے کہ اس وقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لئے نظر ہو جانے کا احتمال تھا اس لئے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور مناسب حیلہ [illegible] انبیاء کا طریقہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی آپ نے [illegible] اللہ کو [illegible] توکل و اختیار [illegible] اپنی تدبیر پر بھروسہ نہیں (۱۶۰) یعنی جو مقدر ہے وہ [illegible] (۱۶۱) [illegible] شہر کے مختلف دروازوں سے [illegible] (۱۶۲) [illegible] (۱۶۳) [illegible] آپ کے پاس اپنے حقیقی بھائی کو [illegible]

نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

میں رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی جی میں کہا تم بدتر جگہ ہو (۱۶۱) اور اللہ خوب جانتا ہے جو

تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا

باتیں بناتے ہو بولے اے عزیز اس کے ایک باپ ہیں بوڑھے بڑے (۱۶۲) تو ہم میں اس کی

مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ

جگہ کسی کو لے لو بیشک ہم تمہارے احسان دیکھ رہے ہیں کہا (۱۶۳) خدا کی پناہ کہ ہم لیں

اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا

مگر اسی کو جس کے پاس ہمارا مال ملا (۱۶۴) جب تو ہم ظالم ہوں گے پھر جب اس سے ناامید

ع ۹

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۚ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ

ہوئے الگ جا کر سرگوشی کرنے لگے ان کا بڑا بھائی بولا کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ

عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ

کا عہد لے لیا تھا اور اس سے پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَ

تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ (۱۶۵) اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے (۱۶۶) اور

هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ

اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ بیشک آپ کے

بقیہ صفحہ ۴۳۹ … حضرت یوسف علیہ السلام نے … عزت کے ساتھ مہمان بنایا اور جا بجا دسترخوان لگائے گئے اور ہر دسترخوان پر دو دو صاحب … بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے آج اگر میرے بھائی یوسف (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہارا ایک بھائی اکیلا رہ گیا اور آپ نے بنیامین کو اپنے دسترخوان پر بٹھایا (۱۶۳) اور فرمایا کہ تمہارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی ہو جاؤں تو کیا تم پسند کرو گے بنیامین نے کہا آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور راحیل کا … حضرت یوسف علیہ السلام … حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور (۱۶۵) یوسف (علیہ السلام) (۱۶۶) … اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خیر کے ساتھ جمع فرمایا … بھائیوں کو اطلاع نہ دینا … بنیامین فرط مسرت سے … ہو گئے … حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے اب میں آپ سے جدا نہ ہوں گا آپ نے فرمایا والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہنچ چکا ہے اگر میں نے تمہیں بھی روک لیا تو انہیں اور زیادہ غم ہوگا علاوہ بریں روکنے کی بجز اس کے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمہاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو بنیامین نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں (۱۶۷) اور ہر ایک کو ایک ایک شتر غلہ دیا اور ایک بار شتر بنیامین کے نام کا خاص کر دیا (۱۶۸) … پیالہ … جواہر سے مرصع کیا ہوا تھا اور اس وقت اس سے غلہ ناپنے کا کام لیا جاتا تھا یہ پیالہ بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا … قافلہ کنعان کے قصد سے روانہ ہو گیا جب شہر کے باہر جا چکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ پیالہ نہیں ہے ان کے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلے والے لے گئے ہیں … اس کی جستجو کے لئے آدمی بھیجے (۱۶۹) اس بات میں … جو تمہارے پاس نکلے (۱۷۰) اور شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی چنانچہ انہوں نے کہا کہ (۱۷۱) پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا (۱۷۲) … بنیامین کی خرجی سے برآمد کیا (۱۷۳) اپنے بھائی کے لینے کی کہ اس معاملہ میں بھائیوں سے … وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم جاری کریں جس سے بھائی مل سکے (۱۷۵) کیونکہ بادشاہ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دوچند مال لے لینا مقرر تھی (۱۷۶) … کی مشیت سے ہوئی کہ اس کے دل میں ڈال دیا کہ سزا بھائیوں سے دریافت کریں … ان کے …

سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِينَ ﴿۸۱﴾

بیٹے نے چوری کی ف۱۸۸ اور ہم تو اتنی ہی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی ف۱۸۹ اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ف۱۹۰

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِيٓ أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا

اور اس بستی سے پوچھ دیکھئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے اور ہم بیشک

لَصٰدِقُونَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ

سچے ہیں ف۱۹۱ کہا ف۱۹۲ تمہارے نفس نے تمہیں کچھ حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر

جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ

ہے قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے ف۱۹۳ بیشک وہی علم و

الْحَكِيمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓأَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ

حکمت والا ہے اور ان سے منہ پھیرا ف۱۹۴ اور کہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر اور اس کی

عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ

آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں ف۱۹۵ وہ غصہ کھاتا رہا بولے ف۱۹۶ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے

يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهٰلِكِينَ ﴿۸۵﴾ قَالَ

رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے جا لگیں یا جان سے گزر جائیں کہا

إِنَّمَآ أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِيٓ إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا

میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں ف۱۹۷ اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں

بقیہ صفحہ ۴۴۰ دین دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں (۱۷۷) علم میں بہت بڑھ کر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے (۱۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی علماء تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے اعلم تھے جب پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انہوں نے سر جھکائے اور (۱۷۹) یعنی سامان میں پیالہ نکلنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اس کا ہو (۱۸۰) یعنی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جس کو انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ میں نجاست کے اندر ڈال دیا یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مٹانا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مدعا تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہو ہماری اس میں شرکت نہیں اس کی اطلاع (۱۸۱) اس سے جس کی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں (۱۸۲) اس سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں سے ان کے دل کی تسلی ہے (۱۸۳) حضرت یوسف علیہ السلام نے (۱۸۴) کیونکہ تمہارے فیصلہ سے ہم اسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اس کے دوسرے کو لیں (۱۸۵) میرے پاس واپس آسکیں (۱۸۶) میرے بھائی کو خلاصی دے کر یا اس کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا (۱۸۷) یعنی ان کی طرف چوری کی نسبت کی گئی (۱۸۸) کہ پیالہ ان کے کجاوہ میں نکلا (۱۸۹) اور ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ صورت پیش آئے گی حقیقت حال اللہ ہی جانے کہ کیا ہے اور پیالہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا (۱۹۰) پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتا دیا تھا وہ سب والد سے عرض کیا (۱۹۱) حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی سزا غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو (۱۹۲) یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو (۱۹۳) حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا اندوہ و غم انتہا کو پہنچ گیا

تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا

جانتے ف۱۹۷ اے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور

تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے مگر

الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا

کافر لوگ ف۱۹۸ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے بولے اے عزیز ہمیں اور

وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ

ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ف۱۹۹ اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں ف۲۰۰ تو آپ ہمیں پورا ناپ دیجئے ف۲۰۱ اور

تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ

ہم پر خیرات کیجئے ف۲۰۲ بے شک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے ف۲۰۳ بولے کچھ خبر

عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا

ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے ف۲۰۴ بولے

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ٘ قَدْ مَنَّ

کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بے شک اللہ

اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

نے ہم پر احسان کیا ف۲۰۵ بے شک جو پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں

بقیہ صفحہ ۴۴۲ = (۱۹۴) روتے روتے [illegible] حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام [illegible] (۱۹۵) [illegible] (۱۹۶) [illegible] (۱۹۷) [illegible] (۱۹۸) [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام [illegible] (۱۹۹) [illegible] (۲۰۰) [illegible] (۲۰۱) [illegible] (۲۰۲) [illegible] (۲۰۳) [illegible] حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] (۲۰۴) [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام [illegible] (۲۰۵) [illegible]

الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٠﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا

کرتا ۲۰۶ بولے خدا کی قسم بے شک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بے شک ہم

لَخَاطِئِينَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ

خطاوار تھے ۲۰۷ کہا آج ۲۰۸ تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٩٢﴾ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ

سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ۲۰۹ میرا یہ کرتا لے جاؤ ۲۱۰ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو

أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ

ان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے جدا

الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾

ہوا ۲۱۱ یہاں ان کے باپ نے ۲۱۲ کہا بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ (بہک) گیا ہے

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ

بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خود رفتگی میں ہیں ۲۱۳ پھر جب خوشی سنانے والا آیا ۲۱۴

أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ

اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (دیکھنے لگیں) کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ

مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا

شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ۲۱۵ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے بے شک ہم

(۲۰۶) یعنی حضرت یوسف علیہ السلام [illegible] (۲۰۷) اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ بنایا اور ہمیں مسکین بنا کر آپ کے سامنے لایا (۲۰۸) اگرچہ ملامت [illegible] سب کچھ میری جانب سے (۲۰۹) اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا [illegible] کہ آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے ان کی بینائی بحال نہیں رہی آپ نے فرمایا (۲۱۰) جو میرے والد ماجد نے تعویذ کر کے میرے گلے میں ڈال دیا تھا (۲۱۱) اور شام کی طرف روانہ ہوا (۲۱۲) اپنے پوتوں اور پاس والوں سے (۲۱۳) کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں ان کی وفات بھی ہو چکی ہوگی (۲۱۴) لشکر سے آگے یہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے انہوں نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا میں نے ہی انہیں غمگین کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لے کر جاؤں گا اور حضرت یوسف (علیہ السلام) کی زندگانی کی فرحت انگیز خبر بھی میں ہی سناؤں گا تو یہودا برہنہ سر برہنہ پا کرتا لے کر اسی فرسنگ دوڑتے آئے راستہ میں کھانے کے لئے سات روٹیاں ساتھ لائے تھے فرط شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کو بھی راستہ میں کھا کر تمام نہ کر سکے (۲۱۵) حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت کیا یوسف کیسے ہیں یہودا نے عرض کیا حضور وہ مصر کے بادشاہ ہیں فرمایا میں بادشاہی کو کیا کروں یہ بتاؤ کس دین پر ہیں عرض کیا دین اسلام پر فرمایا الحمد للہ اللہ کی نعمت پوری ہوئی برادران حضرت یوسف علیہ السلام

كُنَّا خٰطِـِٔيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

ہم خطاوار ہیں کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بے شک وہی بخشنے

الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ

والا مہربان ہے ف۲۱۷ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا

ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

مصر میں ف۲۱۸ داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ ف۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ

اور سب ف۲۲۰ اس کے لیے سجدے میں گرے ف۲۲۱ اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر

قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ

ہے ف۲۲۲ بے شک اسے میرے رب نے سچا کیا اور بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید

مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

سے نکالا ف۲۲۳ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ

میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے بے شک وہی علم و

الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ

حکمت والا ہے ف۲۲۴ اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا

(۲۱۶) حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام نے وقتِ [illegible] ... حضرت یعقوب علیہ السلام ... حضرت یوسف علیہ السلام ... [illegible] ... حضرت یعقوب علیہ السلام ... مصر ... [illegible] ... حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ... اسرائیل ... حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ... حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ... [illegible] ... مصری سواروں ... والد صاحب ... حضرت یعقوب علیہ السلام ... [illegible] ... حضرت جبریل ... [illegible] ... حضرت والد ... حضرت یوسف علیہ السلام ... حضرت جبریل علیہ السلام ... والد صاحب ... حضرت یعقوب ... [illegible] ... (۲۱۸) [illegible]

لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ

آنکھیں کھلتی ہیں ف۲۲۳ یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں ف۲۲۴ لیکن اپنوں سے اگلے

الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً

کاموں کی ف۲۲۵ تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے

لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١١١﴾

ہدایت اور رحمت

سورۃ الرعد — آیاتہا ۴۳ — رکوعاتہا ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ رعد مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الٓمٓرٰ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ ۗ وَالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ

یہ کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ اور وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۳

الْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ

حق ہے ف۴ مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے ف۵ اللہ ہے جس نے آسمانوں

السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ

کو بلند کیا بے ستونوں کے کہ تم دیکھو ف۶ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ

اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ف۷ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے ف۸ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مفصل

[illegible]

الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے ف۱۸ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اسی میں رہنا

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ

اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں رحمت سے پہلے ف۱۹ اور ان اگلوں کی سزائیں

الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ

ہو چکیں ف۲۰ اور بیشک تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک طرح کی معافی دیتا ہے ف۲۱ اور بیشک

رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ

تمہارے رب کا عذاب سخت ہے ف۲۲ اور کافر کہتے ہیں ان پر ان کی طرف سے

آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا

کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۲۳ تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی ف۲۴ اللہ جانتا ہے جو

تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ

کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ف۲۵ اور پیٹ جو کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں ف۲۶ اور ہر چیز

شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ

اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ف۲۷ ہر چھپے اور کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا

الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ

بلندی والا ف۲۸ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ کہے اور جو آواز سے اور جو

(۱۸) روزِ قیامت (۱۹) مشرکین مکہ اور یہ جلدی کرنا بطریق تمسخر تھا [illegible] (۲۰) [illegible] (۲۱) [illegible] (۲۲) [illegible] (۲۳) [illegible]

[illegible]

هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ لَهُ مُعَقِّبَتٌ مِّنْ بَيْنِ

رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے ف۲۹ آدمی کے لیے بدلی والے فرشتے ہیں اس

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا

کے آگے پیچھے ف۳۰ کہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں ف۳۱ بے شک اللہ کسی قوم سے اپنی

بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا

نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ف۳۲ اپنی حالت نہ بدلیں اور جب کسی قوم سے برائی چاہے ف۳۳ تو وہ

مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَّالٍ ۝ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ

پھر نہیں سکتی اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ف۳۴ وہی ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ

ہے ڈر کو اور امید کو ف۳۵ اور بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے اور گرج اسے سراہتی ہوئی

بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ

اس کی پاکی بولتی ہے ف۳۶ اور فرشتے اس کے ڈر سے ف۳۷ اور کڑک بھیجتا ہے ف۳۸ تو اسے ڈالتا ہے

بِهَا مَنْ يَّشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۝

جس پر چاہے اور وہ اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ف۳۹ اور اس کی پکڑ سخت ہے

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ

اسی کا پکارنا سچا ہے ف۴۰ اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ف۴۱ وہ ان کی کچھ بھی

بقیہ صفحہ ۴۴۹ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ

نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے (۴۲) اور

بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ

وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ

جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے (۴۳) خواہ مجبوری سے (۴۴) اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح و

وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ ۩ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ

شام (۴۵) تم فرماؤ کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ (۴۶)

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا

تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے وہ حمایتی بنا لیے ہیں جو اپنا بھلا برا نہیں

وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ

کر سکتے ہیں (۴۷) تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھا اور انکھیارا (۴۸) یا کیا

تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا

برابر ہو جائیں گی اندھیریاں اور اجالا (۴۹) کیا اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہراتے ہیں جنہوں نے اللہ کی

كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

طرح کچھ بنایا تو انہیں ان کا اور اس کا بنانا ایک سا معلوم ہوا (۵۰) تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے (۵۱)

بقیہ صفحہ ۴۵۰ = فائدہ کی امید ہے کہ بارش ہوگی وغیرہ (۳۶) رعد سے وہ آواز ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق قادر ہر نقص سے منزہ کے وجود پر دلیل ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح رعد سے مراد یہ ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے (۳۷) یعنی اس کی ہیبت و جلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں (۳۸) صاعقہ وہ شدید آواز ہے جو جو آسمان و زمین کے درمیان سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں (خازن) (۳۹) شان نزول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انہوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انہوں نے واپس ہو کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایسا اکفر سیاہ دل سرکش دیکھنے میں نہیں آیا حضور نے فرمایا اس کے پاس پھر جاؤ اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت قبول کر کے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا نہ پہچانا یہ حضرات پھر واپس ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا خبث تو اور ترقی پر ہے فرمایا پھر جاؤ تعمیل ارشاد پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک بادل آیا اس سے بجلی چمکی اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انہیں اصحاب کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہو وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا بولے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی ہے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ (خازن) بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اربد بن ربیعہ سے کہا کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس چلو میں انہیں باتوں میں لگاؤں گا تم پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا یہ مشورہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جرار لشکر آپ پر لائیں گے یہ کہہ کر چلا آیا باہر آکر اربد سے کہنے لگا تو نے تلوار کیوں نہیں ماری اس نے کہا جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تو درمیان میں تم آجاتے

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمٰى ۚ

تو کیا وہ جو جانتا ہے جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا حق ہے ۵۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ۶۰

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا

نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں ۶۱ اور

يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَنْ

قول باندھ کر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ

يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِينَ

نے حکم دیا ۶۲ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں ۶۳ اور وہ جنہوں نے

صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا

صبر کیا ۶۴ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے

رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰٓئِكَ

ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ۶۵ اور برائی کے بدلے بھلائی کرکے ٹالتے ہیں ۶۶ انہیں

لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق ہوں ۶۷

اٰبَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ

ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں ۶۸ اور فرشتے ۶۹ ہر دروازے سے ان پر ۷۰

بقیہ صفحہ ۴۵۲ ۔ ۔ ۔ سے اور خوب صاف کی طرح ۔ ۔ ۔ (۵۶) یعنی جنت (۵۷) اور تعرض (۵۸) کہ ہر امر پر مواخذہ کیا جائے گا اور اس میں (جمل، خازن) (۵۹) اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے (۶۰) حق کو نہیں جانتا قرآن پر ایمان نہیں لاتا اس کے مطابق عمل نہیں کرتا یہ آیت حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی (۶۱) اس کی ربوبیت کی شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں (۶۲) یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوق قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں سادات کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مودت و احسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مدافعت اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں بکثرت احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں (۶۳) اور وقت حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں (۶۴) طاعتوں اور مصیبتوں پر اور معصیت سے باز رہتے (۶۵) نفل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے (۶۶) بدکلامی کا جواب شیریں سخن سے دیتے ہیں اور جو انہیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں جب ان سے تعلق قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کر بیٹھتے ہیں تو توبہ کرتے ہیں جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدل دیتے ہیں جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرتے ہیں (۶۷) یعنی مومن ہوں (۶۸) اگرچہ انہوں نے ان کے سے عمل نہ کئے ہوں جب بھی اللہ تعالیٰ ان کے اکرام کے لئے ان کو ان کے درجہ میں داخل فرمائے گا (۶۹) ہر روز تین مرتبہ تحائف اور رضا کی بشارتیں لے کر جنت کے (۷۰) بطریق تحیت و تکریم

مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ

اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے کے بعد توڑتے اور جس کے

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ

جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ؎۷۲ ان کا

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ برا گھر ؎۷۳ اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور ؎۷۴

يَّشَاۤءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى

تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے (اترانے لگے) ؎۷۵ اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل

الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

نہیں مگر کچھ دن برت لینا اور کافر کہتے ان پر کوئی نشانی ان کے رب

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۤءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ

کی طرف سے کیوں نہ اتری تم فرماؤ بے شک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے ؎۷۶ اور اپنی راہ اسے دیتا ہے

مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ

جو اس کی طرف رجوع لائے وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں

(۷۱) اور اس کو قبول کر لیتے (۷۲) کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے (۷۳) یعنی جہنم (۷۴) جس کے لیے چاہے (۷۵) اور شکر گزار نہ ہوئے [illegible] دنیا پر اترانا اور مغرور ہونا حرام ہے (۷۶) [illegible] آیات و معجزات نازل ہونے کے بعد بھی [illegible] کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا معجزات کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿۲۸﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ﴿۲۹﴾ كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ

ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام ﴿ف۷۸﴾ اسی طرح ہم نے تم کو اس امت میں بھیجا جس سے پہلے

مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ

امتیں ہو گزریں ﴿ف۷۹﴾ کہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ ﴿ف۸۰﴾ جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ

يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ﴿ف۸۱﴾ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ

اور اسی کی طرف میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے ﴿ف۸۲﴾ یا زمین پھٹ

الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ

جاتی یا مردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر نہ مانتے ﴿ف۸۳﴾ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ﴿ف۸۴﴾ تو کیا مسلمان اس

الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا

سے ناامید نہ ہوئے ﴿ف۸۵﴾ کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا ﴿ف۸۶﴾ اور

يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا

کافروں کو ہمیشہ کے لیے یہ سخت دھمک (دہلا دینے والی مصیبت) پہنچتی رہے گی ﴿ف۸۷﴾ یا ان کے گھروں

[illegible]

مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٣١﴾

کے قریب اترے گی ف۸۸ یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آئے ف۸۹ بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ف۹۰

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

اور بیشک تم سے اگلے رسولوں سے بھی ہنسی کی گئی تو میں نے کافروں کو کچھ دنوں ڈھیل دی

ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ

پھر انہیں پکڑا ف۹۱ تو میرا عذاب کیسا تھا تو کیا وہ جو ہر جان پر اس کے اعمال

نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ

کی نگہداشت رکھتا ہے ف۹۲ اور وہ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ف۹۳ یا اسے وہ بتاتے ہو

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ

جو اس کے علم میں ساری زمین میں نہیں ف۹۴ یا یونہی اوپری بات ف۹۵ بلکہ کافروں

لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ

کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا ٹھہرا ہے اور راہ سے روکے گئے ف۹۶ اور جسے اللہ گمراہ

اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ

کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں انہیں دنیا کے جیتے عذاب ہوگا ف۹۷ اور بے شک

الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٣٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي

آخرت کا عذاب سب سے سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں احوال اس جنت کا کہ

[illegible]

وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآىٕمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ

ڈر والوں کے لئے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ۹۸

تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَ

ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے ۹۹ اور کافروں کا انجام آگ اور

الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مِنَ

جن کو ہم نے کتاب دی ۱۰۰ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان

الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

گروہوں میں کچھ وہ ہیں کہ اس کے بعض سے منکر ہیں ۱۰۱ تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں

وَ لَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَیْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ۱۰۲ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی

حُكْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ

فیصلہ اتارا ۱۰۳ اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا ۱۰۴ بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا نہ بچانے والا اور بے شک ہم نے تم

رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّةً ؕ وَ مَا كَانَ

سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لئے بیبیاں ۱۰۵ اور بچے کئے اور کسی رسول کا

(۹۸) یعنی اس کا میوہ اور اس کا سایہ دائمی ہے ان میں سے کوئی منقطع و زائل ہونے والا نہیں جنت کا حال عجیب ہے اس میں نہ سورج ہے نہ چاند نہ تاریکی باوجود اس کے بے انقطاع دائمی سایہ ہے (۹۹) یعنی تقویٰ والوں کے لئے جنت ہے (۱۰۰) یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ اور حبشہ و نجران کے نصاریٰ (۱۰۱) یہود و نصاریٰ و مشرکین کے جو آپ کی عداوت میں سرشار ہیں اور آپ پر انہوں نے چڑھائیاں کیں (۱۰۲) اس میں کیا بات قابل انکار ہے کیوں نہیں مانتے (۱۰۳) یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دیئے تھے اسی طرح ہم نے یہ قرآن اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی زبان عربی میں نازل فرمایا قرآن کریم کو حکم اس لئے فرمایا کہ اس میں اللہ کی عبادت اور اس کی توحید اور دین کی طرف دعوت اور تمام تکالیف و احکام اور حلال و حرام کا بیان ہے بعض علماء نے فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق پر قرآن شریف کے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا اس لئے اس کا نام حکم رکھا (۱۰۴) یعنی کافروں کو جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں (۱۰۵) شان نزول کافروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے بی بی بچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ بی بی بچے ہونا نبوت کے منافی نہیں لہذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی نکاح کرتے تھے ان کے بھی بیبیاں اور بچے تھے

لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

کا کام نہیں کہ کوئی نشانی لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی ایک لکھت ہے ف۱۰۶

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا

اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے ف۱۰۷ اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے ف۱۰۸ اور اگر ہمیں

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ

تمہیں دکھادیں کوئی وعدہ ف۱۰۹ جو انہیں دیا جاتا ہے یا پہلے ہی ف۱۱۰ اپنے پاس بلائیں تو بہرحال تم پر

الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

تو صرف پہنچانا ہے اور حساب لینا ف۱۱۱ ہمارا ذمہ ف۱۱۲ کیا انہیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾

آرہے ہیں ف۱۱۳ اور اللہ حکم فرماتا ہے اس کا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں ف۱۱۴ اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا

اور ان سے اگلے ف۱۱۵ فریب کرچکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے ف۱۱۶ جانتا ہے جو کچھ

تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَ

کوئی جان کمائے ف۱۱۷ اور اب جاننا چاہتے ہیں کافر کسے ملتا ہے پچھلا گھر ف۱۱۸ اور

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

کافر کہتے ہیں تم رسول نہیں تم فرماؤ اللہ گواہ کافی ہے

(۱۰۶) اس سے مقدم و مؤخر نہیں ہو سکتا۔ (۱۰۷) سعید بن جبیر و قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہے منسوخ فرماتا ہے جنہیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے، ابن عباس کا ایک قول یہ ہے کہ بندوں کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، عکرمہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر میں اور بھی بہت اقوال ہیں۔ (۱۰۸) جس کو کوئی بدل نہیں سکتا، یہ علمِ الٰہی ہے یا ام الکتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء مکتوب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ (۱۰۹) عذاب کا۔ (۱۱۰) عذاب سے۔ (۱۱۱) اور اعمال کی جزا دینا۔ (۱۱۲) تو آپ کافروں کے اعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں۔ (۱۱۳) اور سرزمینِ شرک کی وسعت دم بدم کم کرتے جاتے ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کفار کے گرد و پیش کی اراضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہیں اور یہ صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کو فتح و نصرت عطا کرتا ہے اور ان کے دین کو غلبہ دیتا ہے۔ (۱۱۴) اس کا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں چون و چرا کرسکے یا اس کو تغییر و تبدیل کرسکے جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پست کرنا تو کس کی تاب و مجال کہ اس کے حکم میں دخل دے سکے۔ (۱۱۵) یعنی گزری ہوئی امتوں کے کفار اپنے انبیاء کے ساتھ۔ (۱۱۶) پھر بے اس کی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تدارک کا یارا نہیں۔ (۱۱۷) ہر ایک کا کسب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک اس کی جزا مقرر ہے۔ (۱۱۸) یعنی کافر عنقریب جان لیں گے کہ راحت آخرت و جنت مومنین کے لئے ہے اور وہاں کی ذلت و خواری کفار کے لئے ہے۔

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾

مجھ میں اور تم میں ف۱۱۹ اور وہ جسے کتاب کا علم ہے ف۱۲۰

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ ١٤ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ٥٢ رُكُوْعَاتُهَا ٧

سورۂ ابراہیم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

ایک کتاب ہے ف۲ کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو ف۳ اندھیریوں سے ف۴ اجالے

النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ

میں لاؤ ف۵ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ ف۶ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا ہے

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۷ اور کافروں کی خرابی ہے ایک

عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى

سخت عذاب سے جنہیں آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے

الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۗ اُولٰٓئِكَ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸ اور اس میں کجی چاہتے ہیں وہ

فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

دور کی گمراہی میں ہیں ف۹ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ف۱۰

(۱۱۹) جس نے میرے ہاتھوں میں معجزات باہرہ اور آیات قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسل ہونے کی شہادت دی (۱۲۰) خواہ وہ علمائے یہود میں سے توریت کا جاننے والا ہو یا نصاریٰ میں سے انجیل کا عالم وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے ان علماء میں سے کثیر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں (۱) سورۂ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا اور اس کے بعد والی آیت کے، اس سورت میں سات رکوع باون آیتیں آٹھ سو اکسٹھ کلمے تین ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں (۲) یہ قرآن شریف (۳) کفر و ضلالت و جہل و گمراہی کی (۴) ایمان کے (۵) ظلمات و کفر کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اشارہ ہے کہ دین حق کی راہ ایک ہے اور کفر و ضلالت کے طریقے کثیر (۶) یعنی دین اسلام (۷) وہ سب کا خالق و مالک ہے سب اس کے بندے اور مملوک تو اس کی عبادت سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں (۸) اور لوگوں کو دین الٰہی قبول کرنے سے مانع ہوتے ہیں (۹) کہ حق سے بہت دور ہو گئے ہیں (۱۰) جس میں وہ رسول مبعوث ہوا خواہ اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو جیسا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ

کہ وہ انہیں صاف بتائے (۱۱) پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ

وہی عزت و حکمت والا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں (۱۲) دے کر بھیجا کہ اپنی

قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ

قوم کو اندھیریوں سے (۱۳) اجالے میں لا اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا (۱۴) بے شک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ

اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا (۱۵)

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

یاد کرو اپنے اوپر اللہ کا احسان جب اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی جو تم

سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۗ وَ

کو بری مار دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں زندہ رکھتے اور

فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۶﴾ ع وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ

اس میں (۱۶) تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر

شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿۷﴾ وَقَالَ

احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا (۱۷) اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے

(۱۱) اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعہ سے وہ احکام پہنچا دیئے جائیں اور ان کے معنی سمجھا دیئے جائیں بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ قوم کی ضمیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی اور یہ معنی ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لئے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا (اتقان حسینی) مسئلہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے (۱۲) مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات باہرہ کے (۱۳) کفر کی نکال کر ایمان کے (۱۴) قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں حضرت ابن عباس و ابی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر (اللہ کی نعمتیں) فرمائی مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے من و سلوٰی اتارنے کا دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن و مدارک و مفردات راغب) ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہئے (۱۵) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر بایام اللہ کی تعمیل ہے (۱۶) یعنی نجات دینے میں (۱۷) اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ منعم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے یہاں ایک باریک نکتہ یہ ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ منعم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باقی نہ رہے یہ مقام صدیقوں کا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے

مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۙ فَاِنَّ اللّٰهَ
اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور زمین میں جتنے ہیں سب کافر ہو جاؤ ۱۸ تو بے شک اللہ

لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ(۸) اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ
بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھی نوح کی قوم

وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﲛ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ﲛ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ
اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے انہیں اللہ ہی جانے ۱۹

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ
ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے ۲۰ تو وہ اپنے ہاتھ ۲۱ اپنے منہ کی طرف لے گئے ۲۲ اور

قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ
بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ ۲۳ کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ

اِلَیْهِ مُرِیْبٍ(۹) قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
بات کھلنے نہیں دیتا ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے ۲۴ آسمان اور زمین کا

وَ الْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى
بنانے والا تمہیں بلاتا ہے ۲۵ کہ تمہارے کچھ گناہ بخشے ۲۶ اور موت کے مقرر وقت تک

اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ
تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو ۲۷ تم چاہتے ہو کہ

(۱۸) تو تمہارا ہی ضرر ہوگا اور تم ہی نعمتوں سے محروم ہو گے (۱۹) کتنے تھے (۲۰) اور انہوں نے معجزات دکھائے (۲۱) شدت غیظ سے (۲۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آکر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے کتاب اللہ سن کر تعجب سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے غرض یہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادا تھی (۲۳) یعنی توحید و ایمان (۲۴) کیا اس کی توحید میں تردد ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی دلیلیں تو نہایت ظاہر ہیں (۲۵) اپنی طاعت و ایمان کی طرف (۲۶) جب تم ایمان لے آؤ کیونکہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لئے کچھ گناہ فرمایا (۲۷) ظاہر میں ہمیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور تمہیں یہ فضیلت مل گئی۔

تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾

ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۸ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ف۲۹

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

ان کے رسولوں نے ان سے کہا ف۳۰ ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے

يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ

بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ف۳۱ اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس

بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

کچھ سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے ف۳۲

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ

اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں ف۳۳ اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھا دیں ف۳۴ اور تم جو ہمیں ستا

عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَقَالَ

رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ

نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین ف۳۵ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین

مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

پر ہو جاؤ تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو

(۲۸) یعنی بت پرستی سے (۲۹) جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو یہ کلام ان کا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجود یکہ انبیاء آیات لا چکے تھے معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی سند مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا (۳۰) اچھا یہی مانو کہ ہم واقعی انسان ہیں (۳۱) اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے (۳۲) وہی اعداء کا شر دفع کرتا اور اس سے محفوظ رکھتا ہے (۳۳) ہم سے ایسا ہو سکے مطلقاً کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ قضائے الٰہی میں ہے وہی ہو گا ہمیں اس پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد ہے ابو تراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا اور قلب کو ربوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا عطا پر شکر بلا پر صبر کا نام ہے (۳۴) اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرما دیئے اور ہم جانتے ہیں کہ تمام امور اس کے قدرت و قبضہ میں ہیں (۳۵) یعنی اپنے دیار

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ

اُن کے بعد زمین میں بسائیں گے ف۳۶ یہ اس لیے ہے جو ف۳۷ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا

وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ

حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور انہوں نے ف۳۸ فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا ف۳۹ جہنم اس کے پیچھے

جَهَنَّمُ وَیُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ

لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی

وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ

امید نہ ہوگی ف۴۰ اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے

عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

ایک گاڑھا عذاب ف۴۱ اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں ف۴۲

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ف۴۳ ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ

عَلٰى شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

نہ لگا یہی ہے دور کی گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ

آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے ف۴۴ اگر چاہے تو تمہیں لے جائے ف۴۵ اور ایک نئی مخلوق لے

(۳۶) حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی ہمسائے کو مالک بناتا ہے (۳۷) قیامت کے دن (۳۸) یعنی انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے (۳۹) معنی یہ ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انہیں فتح دی گئی اور حق کے معاند سرکش کافر نامراد ہوئے اور ان کے اخلاص کی کوئی سبیل نہ رہی (۴۰) حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پیے گا تو آنتیں کٹ کر نکل پڑیں گی (اللہ کی پناہ) (۴۱) یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ (۴۲) یعنی وہ جن کو نیک عمل سمجھتے تھے جیسے محتاجوں کی امداد مسافروں کی اعانت اور بیماروں کی خبر گیری وغیرہ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اس لئے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی ایسی مثال ہے (۴۳) اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزاء منتشر ہو گئے اور اس میں سے کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہو گئے (۴۴) ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور ان کی پیدائش عبث نہیں ہے (۴۵) معدوم کر دے

جَدِيدٍ ﴿١٩﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا

آتے (۴۶) اور یہ (۴۷) اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور سب اللہ کے حضور (۴۸) علانیہ حاضر ہوں گے

فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم

تو جو کمزور تھے (۴۹) بڑائی والوں سے کہیں گے (۵۰) ہم تمہارے تابع تھے کیا تم سے ہوسکتا

مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ

ہے کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو (۵۱) کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت کرتا

لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ ﴿٢١﴾

تو ہم تمہیں کرتے (۵۲) ہم پر ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں

ع ۱۵

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ

اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہوچکے گا (۵۳) بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا (۵۴)

وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا

اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا (۵۵) وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا (۵۶) مگر

أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم ۖ مَّا

یہی کہ میں نے تم کو (۵۷) بلایا تم نے میری مان لی (۵۸) تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو (۵۹) خود اپنے اوپر الزام رکھو نہ

أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ

میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک ٹھہرایا تھا (۶۰) میں

(۴۶) بجائے تمہارے جو فرمانبردار ہوں (۴۷) معدوم کرنا اور موجود فرمانا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے جو آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے (۴۸) روز قیامت (۴۹) اور دولت مندوں و بااثر لوگوں کی اتباع میں انہوں نے کفر اختیار کیا تھا (۵۰) کہ دین و اعتقاد میں (۵۱) یہ کلام ان کا توبیخ و عناد سے ہوگا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو کافروں کے سردار اس کے جواب میں (۵۲) جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمہیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کوئی راہ نہیں نہ کافروں کے لئے شفاعت آؤ روئیں اور فریاد کریں پانچ سو برس فریاد و زاری کریں گے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کرکے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے پانچ سو برس صبر کریں گے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ (۵۳) اور حساب سے فراغت ہو جائے گی جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پاکر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر ملامت کریں گے اور اس کو برا کہیں گے کہ بدنصیب تو نے ہمیں گمراہ کرکے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دے گا کہ (۵۴) کہ مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بدیوں کا بدلہ ملے گا اللہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا (۵۵) کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ جزا نہ جنت نہ دوزخ (۵۶) نہ میں نے تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمہارے سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی (۵۷) وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف (۵۸) اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے بہکائے میں آگئے باوجود یکہ اللہ تعالٰی نے تم سے وعدہ فرمایا تھا کہ شیطان کے بہکانے میں نہ آنا اور اس کے رسول اس کی طرف سے دلیل لے کر تمہارے پاس آئے اور انہوں نے حجتیں پیش کیں اور براہین قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم ان کا اتباع کرتے اور ان کے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منہ نہ پھیرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا (۵۹) کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی ظاہر ہے اور دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھنا ہی حماقت ہے تو (۶۰) اللہ کا اس کی عبادت میں (خازن)۔

مِنْ قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ

اس سے سخت بیزار ہوں بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے اور وہ جو ایمان

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

لائے اور اچھے کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں

فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ

رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں ان کے ملتے وقت کا اکرام سلام ہے (۶۱) کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي

بیان فرمائی پاکیزہ بات کی (۶۲) جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان

السَّمَاءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ

میں ہر وقت پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے (۶۳) اور اللہ لوگوں کے لیے

الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ

مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں (۶۴) اور گندی بات (۶۵) کی مثال

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾

جیسے ایک گندہ پیڑ (۶۶) کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے کوئی قیام نہیں (۶۷)

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات (۶۸) پر دنیا کی زندگی میں (۶۹)

(۶۱) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے (۶۲) یعنی کلمہ توحید کی (۶۳) ایسے ہی کلمہ ایمان ہے کہ اس کی جڑ قلب مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصحاب کرام سے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل باطل نہیں ہوتے اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں) صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کون سا درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس کا پھل ہر وقت موجود رہتا ہو چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لئے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اس لئے میں ادباً خاموش رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی (۶۴) اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے معنی اچھی طرح خاطر گزین ہو جاتے ہیں (۶۵) یعنی کفری کلام (۶۶) حنظل اندرائن جس کا مزہ کڑوا بو ناگوار یا لہسن جس سے منہ بودار (۶۷) کیونکہ جڑ اس کی زمین میں ثابت و مستحکم نہیں شاخیں اس کی بلند نہیں ہوتیں یہی حال ہے کفری کلام کا کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا جس سے استحکام ہو نہ اس میں کوئی خیر و برکت کہ وہ بلندی قبول پر پہنچ سکے (۶۸) یعنی کلمہ ایمان (۶۹) کہ وہ ابتلاء اور مصیبت کے وقتوں میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راہ حق و دین قویم سے نہیں ہٹتے حتیٰ کہ ان کی حیات کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے

وَفِي الْآخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾

اور آخرت میں ۶۵ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے ۶۶ اور اللہ جو چاہے کرے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی ۶۷ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر

الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا

لا اتارا وہ جو دوزخ ہے اس کے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرائے ۶۸

لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾

کہ اس کی راہ سے بہکاویں تم فرماؤ ۶۹ کچھ برت لو کہ تمہارا انجام آگ ہے ۷۰

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا

میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے میں سے

رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ

کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی ۷۱

وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ

نہ یارانہ ۷۲ اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ وَسَخَّرَ

سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کیے اور تمہارے

(۶۵) یعنی قبر میں کہ اول منازل آخرت ہے جب منکر نکیر آکر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے تمہارا دین کیا ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں کہ ان کی نسبت تو کیا کہتا ہے تو مومن اس منزل میں بفضل الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول پھر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا (۶۶) وہ قبر میں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا فرش بچھاؤ دوزخ کا لباس پہناؤ دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اس کو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں عذاب کرنے والے فرشتے اس پر مقرر کیے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں اعاذنا اللہ تعالیٰ من عذاب القبر وثبتنا علی الایمان (۶۷) بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی شکر گزاری انہوں نے نہ کی وہ اللہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے اس امت کو نوازا اور ان کی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا لازم تھا کہ اس نعمت جلیلہ کا شکر بجا لاتے اور ان کا اتباع کر کے مزید کرم کے مورد ہوتے بجائے اس کے انہوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں ان کے موافق تھے دارالہلاک میں پہنچایا (۶۸) یعنی بتوں کو اس کا شریک کیا (۶۹) اے مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کفار سے کہ تھوڑے دن دنیا کی خواہشات کو (۷۰) آخرت میں (۷۱) کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے اور فدیے ہی سے نفع اٹھایا جاسکے (۷۲) کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبت الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورہ زخرف میں فرمایا اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ

لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَ

اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے ف۷۸ اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں ف۷۹ اور

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾

تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں ف۸۰ اور تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے ف۸۱

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا

اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار

تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ

نہ کر سکو گے بے شک آدمی بڑا ظالم ناشکرا ہے ف۸۲ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے

اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾

میرے رب اس شہر ف۸۳ کو امان والا کر دے ف۸۴ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا ف۸۵

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ

اے میرے رب بے شک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیے ف۸۶ تو جس نے میرا ساتھ دیا ف۸۷ وہ تو

مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ

میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے ف۸۸ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا

اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس ف۸۹ اے میرے رب

(۷۸) اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ (۷۹) کہ ان سے کام لو (۸۰) نہ تھکیں نہ رکیں تم ان سے نفع اٹھاتے ہو (۸۱) آرام اور کام کے لئے (۸۲) کہ کفر و معصیت کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور اپنے رب کی نعمت اور اس کے احسان کا حق نہیں مانتا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انسان سے یہاں ابو جہل مراد ہے، زجاج کا قول ہے کہ انسان اسم جنس ہے اور یہاں اس سے کافر مراد ہے (۸۳) مکہ مکرمہ (۸۴) کہ قرب قیامت دنیا کے ویران ہونے کے وقت تک یہ ویرانی سے محفوظ رہے یا اس شہر والے امن میں ہوں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ دعا مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ویران ہونے سے امن دی اور کوئی بھی اس کے ویران کرنے پر قادر نہ ہو سکا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سبزہ کاٹا جائے (۸۵) انبیاء علیہم السلام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہ الٰہی میں تواضع و اظہار احتیاج کے لئے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دست احتیاج دراز رکھتے ہیں (۸۶) یعنی ان کی گمراہی کا سبب ہوئے کہ وہ انہیں پوجنے لگے (۸۷) اور میرے عقیدے اور دین پر رہا (۸۸) چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیق توبہ عطا فرمائے (۸۹) یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے اور ذریت سے مراد حضرت اسمٰعیل ہیں علیہ السلام آپ سرزمین شام میں حضرت ہاجرہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیمات کی بی بی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجئے حکمت الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ ان دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمین حرم میں لائے اور کعبہ مقدسہ کے نزدیک اتارا یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدہ اسمٰعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق چھوڑے جاتے ہیں لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور اس کی طرف التفات نہ فرمایا حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس وقت انہیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ

يَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ

دے رہا ہے ایسے دن کے لیے جس میں ف۹۷ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دوڑے نکلیں گے ف۹۸ اپنے سر

لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿٤٣﴾ وَأَنذِرِ النَّاسَ

اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں ف۹۹ اور ان کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی ف۱۰۰ اور لوگوں کو اس دن سے

يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ

ڈراؤ ف۱۰۱ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم ف۱۰۲ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں

أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا

مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں ف۱۰۳ اور رسولوں کی غلامی کریں ف۱۰۴ تو کیا تم پہلے ف۱۰۵

أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنتُمْ فِي

قسم نہ کھا چکے تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں ف۱۰۶ اور تم ان کے گھروں

مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا

میں بسے جنہوں نے اپنا برا کیا تھا ف۱۰۷ اور تم پر خوب کھل گیا ہم نے ان کے ساتھ

بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ

کیسا کیا ف۱۰۸ اور ہم نے تمہیں مثالیں دے کر بتا دیا ف۱۰۹ اور بے شک وہ ف۱۱۰ اپنا سا داؤں (فریب) چلے ف۱۱۱ اور ان کا

اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا

داؤں اللہ کے قابو میں ہے اور ان کا داؤں کچھ ایسا نہ تھا جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں ف۱۱۲ تو ہرگز

واسطے مظلوموں کی پاسداری و محافظت کی دعا کی (۹۵) شرط یہ کہ ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں (۹۶) اس میں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ ظالم سے اس کا انتقام لے گا (۹۷) ہول و دہشت سے (۹۸) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف جو انہیں موقف حشر کی طرف بلائیں گے (۹۹) کہ پلک تک نہ جھپکا سکیں گے (۱۰۰) شدت حیرت و دہشت سے قتادہ نے کہا کہ دل سینوں سے نکل کر گلوں میں آ پھنسیں گے نہ باہر نکل سکیں نہ اپنی جگہ واپس جا سکیں معنی یہ ہیں کہ اس دن کی شدت ہول و دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اٹھے ہوں گے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی دل اپنی جگہ پر قرار نہ پا سکیں گے (۱۰۱) یعنی کفار کو قیامت کے دن کا خوف دلاؤ (۱۰۲) یعنی کافر (۱۰۳) دنیا میں واپس بھیج دے اور (۱۰۴) اور تیری توحید پر ایمان لائیں (۱۰۵) تو ہم سے جو قصور ہو چکے ان کی تلافی کریں اس پر انہیں زجر و توبیخ کی جائے گی اور فرمایا جائے گا (۱۰۶) دنیا میں (۱۰۷) اور کیا تم نے بعث و آخرت کا انکار نہ کیا تھا (۱۰۸) کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ (۱۰۹) اور تم نے اپنی آنکھوں سے ان کے منازل میں عذاب کے آثار و نشان دیکھے اور تمہیں ان کی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں یہ سب کچھ دیکھ کر اور جان کر تم نے عبرت نہ حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے (۱۱۰) تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و ہلاک سے اپنے آپ کو بچاؤ (۱۱۱) اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنے کے لیے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (۱۱۲) کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا ارادہ کیا (۱۱۳) یعنی آیات الٰہی و احکام شرع مصطفائی جو اپنی قوت و ثبات میں بمنزلہ مضبوط پہاڑوں کے ہیں محال ہے کہ کافروں کے مکر و ان کی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ﴿۴۷﴾

تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا (۱۱۳) بے شک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ تَرَى الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾

جس دن (۱۱۴) بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان (۱۱۵) اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے (۱۱۶) ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں (۱۱۷) کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوں گے (۱۱۸)

سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِیَجْزِیَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ

ان کے کرتے رال کے ہوں گے (۱۲۰) اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی اس لیے کہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دے بے شک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی یہ (۱۲۱) لوگوں کو حکم پہنچانا ہے

وَ لِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

اور اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے (۱۲۲) اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں

ع ۱۱ / ۱۹

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّیَّةٌ ۱۵ ۵۴ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُهَا ۹۹ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۂ حجر مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا (۱) اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱﴾

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی

(۱۱۳) یہ تو ممکن ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کرے گا اور اپنے رسول کی نصرت فرمائے گا ان کے دین کو غالب کرے گا ان کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا (۱۱۴) اس دن سے روز قیامت مراد ہے (۱۱۵) زمین و آسمان کی تبدیلی میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک یہ کہ ان کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائے گی۔ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہے گا اور آفتاب و ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہوں گی یہ تبدیلی اوصاف کی ہے ذات کی نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی جائے گی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی کی زمین ہوگی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہایا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہوگا یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مختلف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے اور وجہ جمع یہ ہے کہ اول تبدیل صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد حساب تبدیل ثانی ہوگی اس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی (۱۱۶) اپنی قبروں سے (۱۱۷) یعنی کافروں (۱۱۸) اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے (۱۱۹) سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں (مدارک و خازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال لیپ دی جائے گی وہ مثل کرتے کے ہو جائے گی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے (۱۲۰) قرآن شریف (۱۲۱) یعنی ان آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں (۱) سورہ حجر مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ننانوے آیتیں چھ سو چون کلمے دو ہزار سات سو ساٹھ حرف ہیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۲ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا

بہت آرزوئیں کریں گے کافر ۲ کاش مسلمان ہوتے انہیں چھوڑو ۳ کہ کھائیں

وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۳ وَمَاۤ اَهْلَكْنَا

اور برتیں ۴ اور امید ۵ انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں ۶ اور جو بستی ہم نے

مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۴ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ

ہلاک کی اس کا ایک جانا ہوا نوشتہ تھا ۷ کوئی گروہ اپنے وعدہ سے

اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۵ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ

آگے نہ بڑھے نہ پیچھے ہٹے اور بولے ۸ کہ اے وہ جن پر قرآن

الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۶ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ

اترا بے شک مجنون ہو ۹ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے ۱۰ اگر تم

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۷ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْۤا اِذًا

سچے ہو ۱۱ ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے اور وہ اتریں تو انہیں

مُّنْظَرِيْنَ ۸ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۹ وَلَقَدْ

مہلت نہ ملے ۱۲ بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں ۱۳ اور بے شک

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۱۰ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ

ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے اور ان کے پاس کوئی رسول

(۲) یہ آرزوئیں یا وقتِ نزع عذاب دیکھ کر ہوں گی جب کافر کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ گمراہی میں تھا یا آخرت میں روزِ قیامت کے شدائد اور ہولناکیاں اور اپنا انجام و مآل دیکھ کر۔ زجاج کا قول ہے کہ کافر جب کبھی اپنے احوالِ عذاب اور مسلمانوں پر اللہ کی رحمت دیکھیں گے ہر مرتبہ آرزوئیں کریں گے کہ (۳) اے مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) (۴) دنیا کی لذتیں (۵) اُمّم و تمدّد و طول حیات کی جس کے سبب وہ ایمان سے محروم ہیں (۶) اپنا انجام۔ اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ لمبی امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے (۷) لوحِ محفوظ میں اس کا معین وقت لکھا ہوا (۸) کفارِ مکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے (۹) ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا تھا اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ (۱۰) جو تمہارے رسول ہونے اور قرآن شریف کے کتابِ الٰہی ہونے کی گواہی دیں (۱۱) اللہ تعالٰی اس کے جواب میں فرماتا ہے (۱۲) فی الحال عذاب میں گرفتار کر دیئے جائیں (۱۳) کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغییر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالٰی نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے ایک یہ کہ اس کو معارضہ اور مقابلہ سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس کتاب مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں

رَسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِیْ قُلُوْبِ

نہیں آتا مگر اس سے ہنسی کرتے ہیں ف۱۴ ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان مجرموں ف۱۵ کے دلوں

الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾

میں راہ دیتے ہیں وہ اس پر ف۱۶ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑ چکی ہے ف۱۷

وَ لَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْۤا

اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے جب بھی یہی کہتے

اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ

کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو ہوا ہے ف۱۸ اور بیشک

جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ

ہم نے آسمان میں برج بنائے ف۱۹ اور اسے دیکھنے والوں کے لیے آراستہ کیا ف۲۰ اور اسے ہم نے ہر

كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ

شیطان مردود سے محفوظ رکھا ف۲۱ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے روشن

مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا

شعلہ ف۲۲ اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے ف۲۳ اور اس

فِیْهَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ

میں ہر چیز اندازے سے اُگائی اور تمہارے لیے اس میں روزیاں کردیں ف۲۴

ع ۱۵ / ۱

(۱۴) اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفار مکہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاہلانہ باتیں کیں اور بے ادبی سے آپ کو مجنون کہا قدیم زمانہ سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسولوں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے ہیں اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے (۱۵) یعنی مشرکین مکہ (۱۶) یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا قرآن پر (۱۷) کہ وہ انبیاء کی تکذیب کر کے عذاب الٰہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں یہی حال ان کا ہے تو انہیں عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہئے (۱۸) یعنی ان کفار کا عناد اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لئے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انہیں اس میں چڑھنا میسر ہو اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہہ دیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا تو جب خود اپنے معائنہ سے انہیں یقین حاصل نہ ہوا تو ملائکہ کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا فائدہ ہوگا (۱۹) جو کواکب سیارہ کے منازل ہیں وہ بارہ ہیں حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت (۲۰) ستاروں سے (۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیئے گئے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیئے گئے (۲۲) شہاب اس ستارہ کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں (۲۳) پہاڑوں کے تاکہ ثابت و قائم رہے اور جنبش نہ کرے (۲۴) غلے پھل وغیرہ

وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا

اور وہ کر دیے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ف۲۵ اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے

خَزَآىٕنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ

نہ ہوں ف۲۶ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازہ سے اور ہم نے ہوائیں بھیجیں بادلوں کو

فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ ﴿۲۲﴾

بارور کرنے والیاں ف۲۷ تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم کچھ اس کے خزانچی نہیں ف۲۸

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

اور بے شک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم ہی وارث ہیں ف۲۹ اور بے شک ہمیں معلوم ہیں

الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ

جو تم میں آگے بڑھے اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے ف۳۰ اور بے شک

رَبَّكَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

تمہارا رب ہی انہیں قیامت میں اٹھائے گا ف۳۱ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے اور بے شک ہم نے آدمی کو

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ ۚ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ

بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی ف۳۲ اور جن کو اس سے پہلے

قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ

بنایا بے دھوئیں کی آگ سے ف۳۳ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو

(۲۵) باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ (۲۶) خزانے سے مراد قدرت ہے یعنی اقتدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں جیسی چاہیں وہ حکمت کے مطابق ہو (۲۷) جو بادلوں کو پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں (۲۸) کہ پانی تمہارے اختیار میں ہو باوجودیکہ تمہیں اس کی حاجت ہے یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عجز پر دلالت عظیمہ ہے (۲۹) یعنی تمام خلق فنا ہونے والی ہے اور ہمیں باقی رہنے والے ہیں اور مدعی ملک کی ملک صحیح ہو جائے گی اور سب مالکوں کا مالک ہی رہے گا (۳۰) پہلی امتیں اور امت محمدیہ جو سب امتوں میں پچھلی ہے یا وہ جو طاعت و خیر میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو سستی سے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کے لئے صف اول میں آگے ہوتے ہیں اور جو عذر سے پیچھے رہ جاتے ہیں شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت نماز کی صف اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صف اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا ازدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہو گئے تاکہ صف اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسلی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں (۳۱) جس حال پر وہ مرے ہوں گے (۳۲) یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سوکھی (۳۲) اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہو گیا اور اس میں بو پیدا ہوئی تو اس میں صورت انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہو گیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہو گیا (۳۳) جو اپنی حرارت و لطافت سے مساموں میں نفوذ کر جاتی ہے

بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ

بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور میں

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک لوں فــ۳۵ تو اس کے لیے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے

اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

میں گرے سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا فــ۳۶ فرمایا

يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ

اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ

لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بو دار گارے سے تھی فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ

فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ

تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے فــ۳۸ بولا اے میرے رب

فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾

تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں فــ۳۹ فرمایا تو ان میں سے ہے جن کو اس معلوم

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

وقت کے دن تک مہلت ہے فــ۴۰ بولا اے رب میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں

(۳۵) اور اس کو حیات عطا فرما دوں (۳۶) اس کی تحیت و تعظیم (۳۷) حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ ... (۳۸) کہ آسمان و زمین والے تجھ پر لعنت کریں گے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار ہوگا جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی۔ (۳۹) یعنی قیامت کے دن تک اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

انھیں زمین میں بھلاوے دوں گا ف۳۰ اور ضرور میں ان سب کو ف۳۱ بے راہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے

الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ

ہوئے بندے ہیں ف۳۲ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک

عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

میرے ف۳۳ بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ

الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ

دیں ف۳۵ اور بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ف۳۶ اس کے سات

أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

دروازے ہیں ف۳۷ ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے ف۳۸ بے شک ڈر والے باغوں

جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي

اور چشموں میں ہیں ف۳۹ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں ف۵۰ اور ہم نے ان کے

صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا

سینوں میں جو کچھ ف۵۱ کینے تھے سب کھینچ لئے ف۵۲ آپس میں بھائی ہیں ف۵۳ تختوں پر روبرو بیٹھے

يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي

نہ انہیں اس میں کچھ تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں خبر دو ف۵۴ میرے بندوں

(۳۰) جس میں تمام خلق مر جائے گی اور وہ نفخۂ اولیٰ ہے تو شیطان کے مردہ رہنے کی مدت نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ تک چالیس برس ہے [illegible] (۳۱) یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلا کر [illegible] (۳۲) دلوں میں وسوسہ ڈال کر (۳۳) جنہیں تو نے اپنی توحید و عبادت کے لئے برگزیدہ فرما لیا ان پر شیطان کا وسوسہ و مکر نہ چلے گا (۳۴) [illegible] (۳۵) یعنی جو [illegible] (۳۶) ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنے والوں کا (۳۷) یعنی سات طبقے [illegible] (۳۸) یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں [illegible] (۳۹) ان سے کہا جائے گا (۵۰) یعنی امن میں [illegible] (۵۱) [illegible] (۵۲) [illegible] (۵۳) ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے [illegible] (۵۴) [illegible] محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَنِّيٓ أَنَا ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ ٱلْعَذَابُ ٱلْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾

لوگوں کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے

وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَٰهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ دَخَلُوا۟ عَلَيْهِ فَقَالُوا۟ سَلَـٰمًا

اور انہیں احوال سناؤ ابراہیم کے مہمانوں کا ۵۵ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام ۵۶

وقف لازم

قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا۟ لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَـٰمٍ

کہا ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے ۵۷ انہوں نے کہا ڈریئے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی

عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰٓ أَن مَّسَّنِيَ ٱلْكِبَرُ فَبِمَ

بشارت دیتے ہیں ۵۸ کہا کیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا اب کاہے

تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا۟ بَشَّرْنَـٰكَ بِٱلْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ ٱلْقَـٰنِطِينَ ﴿٥٥﴾

پر بشارت دیتے ہو ۵۹ کہا ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے ۶۰ آپ ناامید نہ ہوں

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِۦٓ إِلَّا ٱلضَّآلُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا

کہا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے ۶۱ کہا پھر

خَطْبُكُمْ أَيُّهَا ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوٓا۟ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾

تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو ۶۲ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ۶۳

إِلَّآ ءَالَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا ٱمْرَأَتَهُۥ قَدَّرْنَآ

مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم بچا لیں گے ۶۴ مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں

(۵۵) جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے (۵۶) یعنی فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ کی تحیت و تکریم بجا لائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے (۵۷) اس لئے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا (۵۸) یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۵۹) یعنی ایسی پیرانہ سالی میں اولاد ہونا عجیب و غریب ہے کس طرح اولاد ہوگی کیا ہمیں پھر جوان کیا جائے گا یا اسی حالت میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا فرشتوں نے (۶۰) [illegible] (۶۱) یعنی میں اس کی رحمت سے ناامید نہیں کیونکہ رحمت سے ناامید [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے (۶۲) اس بشارت کے [illegible] کیا کام ہے جس کے لئے تم بھیجے گئے ہو (۶۳) یعنی قوم لوط کی طرف [illegible] (۶۴) کیونکہ وہ ایماندار ہیں

إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ

کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے (۶۵) تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے (۶۶) کہا

إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾

تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو (۶۷) کہا بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ (۶۸) لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے (۶۹)

وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ

اور ہم آپ کے پاس سچا حکم لائے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے کر

اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ

باہر جائیے اور آپ ان کے پیچھے چلیے اور تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے (۷۰) اور جہاں کو حکم ہے

تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ

سیدھے چلے جائیے (۷۱) اور ہم نے اسے اس حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح ہوتے ان کافروں

مُصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾ قَالَ

کی جڑ کٹ جائے گی (۷۲) اور شہر والے (۷۳) خوشیاں مناتے آئے لوط نے کہا

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾

یہ میرے مہمان ہیں (۷۴) مجھے فضیحت نہ کرو (۷۵) اور اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو (۷۶)

قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ

بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو کہا یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں اگر

(۶۵) اپنے کفر کے سبب (۶۶) خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں اور حضرت لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ قوم ان کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں سے (۶۷) نہ تو یہاں کے باشندے ہو نہ کوئی مسافرت کی علامت تم میں پائی جاتی ہے کیوں آئے ہو فرشتوں نے (۶۸) عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی قوم کو خوف دلایا کرتے تھے (۶۹) اور آپ کو جھٹلاتے تھے (۷۰) کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ کس عذاب میں مبتلا کئے گئے (۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم ملک شام جانے کا تھا (۷۲) اور تمام قوم عذاب سے ہلاک کر دی جائے گی (۷۳) یعنی شہر سدوم کے رہنے والے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہاں خوب صورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سن کر بد ارادہ اور فاسد نیت سے بہت ناپاک (۷۴) اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے تم ان کی بے حرمتی کا قصد کر کے (۷۵) کہ مہمان کی رسوائی میزبان کے لئے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے (۷۶) ان کے ساتھ بد ارادہ کر کے اس پر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام سے

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾

تمہیں کرنا ہے (۷۷) اے محبوب تمہاری جان کی قسم (۷۸) بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

تو دن نکلتے انہیں چنگھاڑ نے آ لیا (۷۹) تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کا حصہ کردیا (۸۰) اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

فراست والوں کے لیے اور بے شک وہ بستی اس راہ پر ہے جو اب تک چلتی ہے (۸۱) بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا

ایمان والوں کو اور بے شک جھاڑی والے ضرور ظالم تھے (۸۲) تو ہم نے ان سے

مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ

بدلہ لیا (۸۳) اور بے شک دونوں بستیاں (۸۴) کھلے راستہ پر پڑتی ہیں (۸۵) اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو

ع ۱۹

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا

جھٹلایا (۸۶) اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں (۸۷) تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے (۸۸) اور وہ

يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ

پہاڑوں میں گھر تراشتے تھے بے خوف (۸۹) تو انہیں صبح ہوتے چنگھاڑ نے

(۷۷) تو ان سے نکاح کرلو اور حرام سے باز رہو۔ اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے (۷۸) اور مخلوقِ الٰہی میں سے کوئی جان بارگاہِ الٰہی میں آپ کی جانِ پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی یہ مرتبہ صرف حضور ہی کا ہے اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے (۷۹) یعنی ہولناک آواز نے (۸۰) اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کرکے زمین پر ڈال دیا (۸۱) اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضبِ الٰہی کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں (۸۲) ایکہ جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا (۸۳) یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا (۸۴) یعنی قوم لوط کے شہر اور اصحاب ایکہ کے (۸۵) جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اے اہل مکہ تم ان کو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے (۸۶) حجر ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جس میں قوم ثمود رہتے تھے انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے (۸۷) کہ پتھر سے ناقہ پیدا کیا جو بہت سے عجائب پر مشتمل تھا مثلاً اس کا عظیم الجثہ ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہو وغیرہ یہ سب حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور قوم ثمود کے لئے ہماری نشانیاں تھیں (۸۸) اور ایمان نہ لائے (۸۹) کہ انہیں اس کے گرنے اور اس میں نقب لگائے جانے کا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھر تباہ نہیں ہو سکتے ان پر کوئی آفت نہیں آ سکتی

مُصْبِحِينَ ﴿۸۳﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا

آیا ف۹۰ تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ف۹۱ اور ہم نے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنایا اور بے شک قیامت آنے والی

لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿۸۵﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۶﴾

ہے ف۹۲ تو تم اچھی طرح درگزر کرو ف۹۳ بے شک تمہارا رب ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ف۹۴

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ

اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں ف۹۵ اور عظمت والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر

عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے کو دی ف۹۶ اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ ف۹۷

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ

اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو ف۹۸ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں صاف ڈر سنانے والا

الْمُبِينُ ﴿۸۹﴾ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿۹۰﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ

(اس عذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا جنہوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی

عِضِينَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۳﴾

کرلیا ف۹۹ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ف۱۰۰ جو کچھ وہ کرتے تھے ف۱۰۱

(۹۰) اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے۔ (۹۱) اور ان کے مال و متاع اور ان کے مضبوط مکان انہیں عذاب سے نہ بچا سکے۔ (۹۲) اور ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا دے گی۔ (۹۳) اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنی قوم کی ایذاؤں پر تحمل فرمائیے۔ یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہو گیا۔ (۹۴) اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے۔ (۹۵) ساری رکعتوں میں یعنی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں۔ ان سات آیتوں سے سورۂ فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں وارد ہوا۔ (۹۶) معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن کے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو آپ متاع دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصاریٰ وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی دولت پر ہر چیز سے مستغنی نہ ہو گیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دنیوی نعمتیں ہیچ ہیں۔ (۹۷) کہ وہ ایمان نہ لائے۔ (۹۸) اور انہیں اپنے کرم سے نوازو۔ (۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں چونکہ وہ قرآن کریم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو ان کے خیال میں ان کی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہو گئے۔ قتادہ و ابن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں جن میں بعض قرآن کو سحر، بعض کہانت، بعض افسانہ کہتے تھے، اس طرح انہوں نے قرآن پاک کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ اشخاص مراد ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ کے رستوں پر مقرر کیا تھا، ایام حج میں ہر ہر رستہ پر ان میں کا ایک ایک شخص بیٹھ جاتا تھا اور وہ آنے والوں کو بہکانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منحرف کرنے کے لئے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کوئی آنے والوں سے یہ کہتا تھا کہ ان کی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادوگر ہیں، کوئی کہتا وہ کذاب ہیں، کوئی کہتا وہ مجنون ہیں، کوئی کہتا وہ کاہن ہیں، کوئی کہتا وہ شاعر ہیں، یہ سن کر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے اور کہتے کہ ہم نے مکہ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے ان کی نسبت ایسا سنا وہ کہہ دیتا کہ ٹھیک سنا، اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ (۱۰۰) روز قیامت۔ (۱۰۱) اور جو کچھ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے۔

لَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

چاہتا تو تم سب کو راہ پر لاتا ف۱۳ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا

لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ

اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چَراتے ہو ف۱۴ اس پانی سے تمہارے

بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ

لیے کھیتی اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے

الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ

پھل ف۱۵ بےشک اس میں نشانی ہے ف۱۶ دھیان کرنے والوں کو اور اس نے تمہارے

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ

لیے مسخر کیے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ

بےشک اس آیت میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کو ف۱۷ اور وہ جو تمہارے لیے زمین میں پیدا کیں

مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ

رنگ برنگ ف۱۸ بےشک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے

الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ

جس نے تمہارے لیے دریا مسخر کیا ف۱۹ کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو ف۲۰ اور اس میں سے گہنا (زیور)

(۱۳) راہِ راست پر (۱۴) اپنے جانوروں کو (۱۵) اللہ تعالیٰ (۱۶) مختلف صورت و رنگ مزے و ماہیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں (۱۷) اس کی قدرت و حکمت اور وحدانیت کی (۱۸) جو ان چیزوں کو غور کرکے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ فاعلِ مختار ہے اور علویات و سفلیات سب اس کے تحتِ قدرت و مقید (۱۹) خواہ حیوانوں کی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی (۲۰) کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سیر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہنچو یا اس سے شکار کرو (۲۱) یعنی مچھلی

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

نکالتے ہو جسے پہنتے ہو ف۲۲ اور تو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لیے کہ تم اس کا

فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ

فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے ف۲۳

اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَ اَنْهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ عَلٰمٰتٍ ؕ

کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ ف۲۴ اور علامتیں ف۲۵

وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا

اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں ف۲۶ تو کیا جو بنائے ف۲۷ وہ ایسا ہو جائے گا جو نہ بنائے ف۲۸ تو کیا تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

نصیحت نہیں مانتے اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے ف۲۹ بے شک اللہ

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰ اور اللہ جانتا ہے ف۳۱ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّ هُمْ

اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں ف۳۲ وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ف۳۳ وہ خود

يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ

بنائے ہوئے ہیں ف۳۴ مردے ہیں ف۳۵ زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب

(۲۲) یعنی گوہر و مرجان (۲۳) بھاری پہاڑوں کے (۲۴) اپنے مقاصد کی طرف (۲۵) بنائیں جن سے تمہیں رستے کا پتہ چلے (۲۶) خشکی اور تری میں اور اس سے انہیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے (۲۷) ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالیٰ (۲۸) کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بت تو عاقل کو کب سزاوار ہے کہ ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا انہیں عبادت میں اس کا شریک ٹھہرائے (۲۹) چہ جائیکہ ان کے شکر سے عہدہ برآ ہو سکو (۳۰) کہ تمہارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے تمہیں محروم نہیں فرماتا (۳۱) تمہارے تمام اقوال و افعال (۳۲) یعنی بتوں کو (۳۳) بنائیں گیا (۳۴) اور اپنے وجود میں دوسرے کے محتاج ہیں (۳۵) بے جان

يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

اٹھائے جائیں گے ف۳۶ تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۳۷ تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

ان کے دل منکر ہیں ف۳۸ اور وہ مغرور ہیں ف۳۹ فی الحقیقت اللہ جانتا ہے

مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿٢٣﴾ وَإِذَا

جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا اور جب

قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوا

ان سے کہا جائے ف۴۰ تمہارے رب نے کیا اتارا ف۴۱ کہیں اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۴۲ کہ قیامت

أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ

کے دن اپنے ف۴۳ بوجھ پورے اٹھائیں اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کرتے ہیں سن لو کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں بے شک ان سے اگلوں نے ف۴۴ فریب کیا تھا

فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ

تو اللہ نے ان کی چنائی کو نیو سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر

فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ

پڑی اور عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں کی انہیں خبر نہ تھی ف۴۵ پھر

(۳۶) تو ایسے مجبور بے جان بے علم معبود کیسے ہو سکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ (۳۷) اللہ عزوجل اپنی ذات و صفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے (۳۸) وحدانیت کے (۳۹) کہ حق ظاہر ہو جانے کے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے (۴۰) یہ لوگ ان سے دریافت کریں کہ (۴۱) محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (۴۲) یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی بات نہیں شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اس نے بہت سی کہانیاں یاد کر لی تھیں اس سے جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف کتاب معجز اور حق و ہدایت سے مملو ہے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بھی بہت سی یاد ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے (۴۳) گناہوں اور گمراہی اور گمراہ کرنے کے (۴۴) یعنی پہلی امتوں نے اپنے نبیوں کے ساتھ (۴۵) یہ ایک تمثیل ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لئے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود انہیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے تباہ و برباد ہوئے مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نمرود بن کنعان مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا اس نے بابل میں بہت اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کے لئے بنائی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک ۴۷ جن میں تم

تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ

جھگڑتے تھے ۴۸ علم والے ۴۹ کہیں گے آج ساری رسوائی

وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۟ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِيْۤ

اور برائی ۵۰ کافروں پر ہے وہ کہ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ

اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ

وہ اپنا برا کر رہے تھے ۵۱ اب صلح ڈالیں گے ۵۲ کہ ہم تو کچھ برائی نہ کرتے تھے ۵۳ ہاں کیوں نہیں بے شک اللہ

عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۟ فَادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک تھے ۵۴ اب جہنم کے دروازوں میں جاؤ کہ ہمیشہ اس

فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۟ وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

میں رہو تو کیا ہی برا ٹھکانا مغروروں کا اور ڈر والوں ۵۵ سے کہا گیا

مَا ذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی ۵۶ جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ۵۷

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۟ۙ

ان کے لیے بھلائی ہے ۵۸ اور بے شک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور کیا ہی اچھا گھر پرہیزگاروں کا

(۴۷) جو تم نے گھڑ لئے تھے اور (۴۸) یعنی ان امتوں کے انبیاء و علماء جو انہیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے (۴۹) یعنی عذاب (۵۰) یعنی کفر میں مبتلا تھے (۵۱) اور وقت موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے (۵۲) اس پر فرشتے کہیں گے (۵۳) لہذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں (۵۴) یعنی ایماندار (۵۵) یعنی قرآن شریف جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے۔ شان نزول: قبائل عرب ایام حج میں حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحقیق حال کے لئے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہنچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے) ان سے یہ قاصد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر بتاتا کوئی کاہن کوئی شاعر کوئی کذاب کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکہ مکرمہ پہنچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم برے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لئے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے ان کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم و کاست قوم کو مطلع کریں اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ملتے تھے اور ان سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے اصحاب کرام انہیں تمام حال بتاتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا (۵۶) یعنی ایمان لائے اور نیک عمل کئے (۵۷) یعنی حیات طیبہ ہے اور فتح و ظفر و رزق وسیع وغیرہ نعمتیں (۵۸) اور آخرت

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا

بسنے کے باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں انہیں وہاں

مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ

ملے گا جو چاہیں (۵۹) اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی جان نکالتے

الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا

ہیں فرشتے ستھرے پن میں (۶۰) یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر (۶۱) جنت میں جاؤ بدلہ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ

اپنے کیے کا کاہے کے انتظار میں ہیں (۶۲) مگر اس کے کہ فرشتے ان پر آئیں (۶۳) یا

يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا

تمہارے رب کا عذاب آئے (۶۴) ان سے اگلوں نے ایسا ہی کیا (۶۵) اور اللہ

ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ

نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی (۶۶) اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے تو ان کی

سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

بُری کمائیاں ان پر پڑیں (۶۷) اور انہیں گھیر لیا اس (۶۸) نے جس پر ہنستے تھے اور

قَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

مشرک بولے اللہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ پوجتے

(۵۹) اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں (۶۰) کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور ان کے اقوال و افعال و اخلاق و خصال پاکیزہ ہوتے ہیں طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں حرمت و ممنوعات کے داغوں سے ان کا دامنِ عمل میلا نہیں ہوتا قبضِ روح کے وقت ان کو جنت و رضوان و رحمت و کرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں اس حالت میں موت انہیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے ساتھ اس کو قبض کرتے ہیں (خازن) (۶۱) مروی ہے کہ قریبِ موت بندۂ مومن کے پاس فرشتہ آکر کہتا ہے اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے اور آخرت میں ان سے کہا جائے گا (۶۲) کفار یہ لوگ ایمان نہیں لاتے کس چیز کے منتظر ہیں (۶۳) ان کی روحیں قبض کرنے (۶۴) دنیا میں یا روزِ قیامت (۶۵) یعنی پہلی امتوں کے کفار نے بھی کہ کفر و تکذیب پر قائم رہے (۶۶) کفر اختیار کرکے (۶۷) اور انہوں نے اپنے اعمالِ خبیثہ کی سزا پائی (۶۸) عذاب

شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ

نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہو کر ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے ف۶۹

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا

ایسا ہی ان سے اگلوں نے کیا ف۷۰ تو رسولوں پر کیا ہے مگر

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ

صاف پہنچا دینا ف۷۱ اور بے شک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ف۷۲ کہ

اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ

اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو تو ان ف۷۳ میں کسی کو اللہ نے راہ دکھائی ف۷۴

وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اور کسی پر گمراہی ٹھیک اتری ف۷۵ تو زمین میں چل پھر کر

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۷۶ اگر تم ان کی ہدایت کی

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

حرص کرو ف۷۷ تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور ان کا کوئی

نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ

مددگار نہیں اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے

(۶۹) مثل بحیرہ و سائبہ وغیرہ کے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا شرک کرنا اور ان چیزوں کو حرام قرار دے لینا اللہ کی مشیت و مرضی سے ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۷۰) کہ رسولوں کی تکذیب کی اور حلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی باتیں کہیں (۷۱) حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل و قبیح ہونے پر مطلع کر دینا (۷۲) اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں (۷۳) امتوں (۷۴) وہ ایمان سے مشرف ہوئے (۷۵) وہ اپنی ازلی شقاوت سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے (۷۶) جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور ان کے شہر ویران کئے اجڑی ہوئی بستیاں ان کے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی ان کی طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمہارا بھی ایسا ہی انجام ہونا ہے (۷۷) اے محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالانکہ یہ لوگ ان میں سے ہیں جن کی گمراہی ثابت ہو چکی اور ان کی شقاوت ازلی ہے

مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
نہ اٹھائے گا (۷۹) ہاں کیوں نہیں (۸۰) سچا وعدہ اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ
جانتے (۸۱) اس لیے کہ انہیں صاف بتادے جس بات میں جھگڑتے تھے (۸۲) اور اس لیے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ
کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے (۸۳) جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے

اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ
کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے (۸۴) اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں (۸۵) اپنے گھر بار چھوڑے

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
مظلوم ہو کر ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے (۸۶) اور بے شک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾
کسی طرح لوگ جانتے (۸۷) وہ جنہوں نے صبر کیا (۸۸) اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں (۸۹)

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَيْهِمْ فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ
اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد (۸۹) جن کی طرف ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ
سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں (۹۰) روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر (۹۱) اور اے محبوب ہم نے

(۷۸) شانِ نزول: ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا دورانِ گفتگو میں اس طرح قسم کھائی کہ اس کی قسم جس سے میں مرنے کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا (۷۹) بھی ضرور اٹھائے گا (۸۰) اس اٹھانے کی حکمت اور اس کی قدرت بے شک وہ مردوں کو اٹھائے گا (۸۱) یعنی مردوں کے اٹھائے جانے میں کہ وہ حق ہے (۸۲) اور مردوں کے زندہ کئے جانے کا انکار غلط (۸۳) تو ہمیں مردوں کا زندہ کر دینا کیا دشوار (۸۴) اس کے دین کی حمایت کیلئے شانِ نزول: قتادہ نے کہا یہ آیت اصحابِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہل مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے ان کے حق میں ہے (۸۵) وہ مدینہ طیبہ ہے جس کو اللہ تعالٰی نے ان کے لئے دار الہجرت بنایا (۸۶) یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رہ گئے کہ اس کا اجر کتنا عظیم ہے (۸۷) وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر (۸۸) اور اس کی راہ میں جو پیش آئے اس پر راضی ہیں اور خلق سے انقطاع کر کے بالکل حق ہی کی طرف متوجہ ہیں اور سالک کے لئے یہ منتہائے سلوک کا مقام ہے (۸۹) شانِ نزول: یہ آیت مشرکین مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالٰی کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے انہیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا (۹۰) حدیث شریف میں ہے بیماریِ جہل کی شفاء علماء سے دریافت کرنا ہے لہٰذا علماء سے دریافت کرو وہ تمہیں بتا دیں گے کہ سنتِ الٰہیہ یونہی جاری رہی کہ اس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا (۹۱) مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو۔ مسئلہ: اس آیت سے تقلید ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۴۴﴾

تمہاری طرف یہ یادگار اتاری (۹۲) کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو (۹۳) ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ

تو کیا جو لوگ برے مکر کرتے ہیں (۹۴) اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے (۹۵)

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۴۵﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ

یا انہیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر نہ ہو (۹۶) یا انہیں چلتے پھرتے

فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۴۶﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ

(۹۷) پکڑ لے کہ وہ تھکا نہیں سکتے (۹۸) یا انہیں نقصان دیتے دیتے گرفتار کرلے کہ

فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۴۷﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ

بے شک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے (۹۹) اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ جو (۱۰۰) چیز اللہ نے بنائی ہے

شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَ

اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں (۱۰۱) اللہ کو سجدہ کرتی اور

هُمْ دَاخِرُونَ ﴿۴۸﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وہ اس کے حضور ذلیل ہیں (۱۰۲) اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں

مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ

چلنے والا ہے (۱۰۳) اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا

(۹۲) یعنی قرآن شریف (۹۳) حکم (۹۴) رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ اور ان کی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تدبیریں کیا کرتے ہیں جیسے کہ کفار مکہ (۹۵) جیسے قارون کو دھنسا دیا (۹۶) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے (۹۷) سفر و حضر میں ہر ایک حال میں (۹۸) خدا کو عذاب کرنے سے (۹۹) کہ حلم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا (۱۰۰) سایہ دار (۱۰۱) صبح اور شام (۱۰۲) خوار و عاجز مطیع و مسخر (۱۰۳) سجدہ دو طرح کا ہے ایک سجدہ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لئے دوسرا سجدہ انقیاد و خضوع جیسے کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسب حیثیت ہے مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدہ طاعت و عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ سجدہ انقیاد و خضوع

مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا

خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہو ف۱۰۴ اور اللہ نے فرما دیا دو خدا

اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾ وَلَهٗ

نہ ٹھہراؤ ف۱۰۵ وہ تو ایک ہی معبود ہے تو مجھی سے ڈرو ف۱۰۶ اور اسی کا

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۚ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی فرمانبرداری لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی

تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

دوسرے سے ڈرو گے ف۱۰۷ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے ف۱۰۸

فَاِلَيْهِ تَجْــَٔـرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ

تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو ف۱۰۹ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو تم میں ایک گروہ اپنے

بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ

رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ف۱۱۰ کہ ہماری دی نعمتوں کی ناشکری کریں تو کچھ برت لو ف۱۱۱ کہ عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۚ

جان جاؤ گے ف۱۱۲ اور انجانی چیزوں کے لیے ف۱۱۳ ہماری دی ہوئی روزی میں سے ف۱۱۴ حصہ مقرر کرتے ہیں

تَاللّٰهِ لَتُسْــَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ

خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے ف۱۱۵ اور اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں ف۱۱۶

(۱۰۴) اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مکلف ہیں اور جب ثابت کر دیا گیا کہ تمام آسمان و زمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع و متواضع اور عابد و مطیع ہے اور سب اس کے مملوک اور اس کے تحت قدرت و تصرف ہیں تو شرک سے ممانعت فرمائی (۱۰۵) کہ معبود دو خدا ہو ہی نہیں سکتے (۱۰۶) تو صرف وہی معبود برحق ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے (۱۰۷) باوجودیکہ معبود برحق صرف وہی ہے (۱۰۸) خواہ تنگدستی یا مرض کی یا اور کوئی (۱۰۹) اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو (۱۱۰) اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے (۱۱۱) دو چند روز اس حالت میں زندگی گزار لو (۱۱۲) کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا (۱۱۳) یعنی بتوں کے جن کا الٰہ اور مستحق عبادت ہونا ... معبود نہیں (۱۱۴) یعنی کھیتیوں اور چوپایوں وغیرہ میں سے (۱۱۵) ان کو معبود اور اہل تقرب ہونے کی ... (۱۱۶) جیسے کہ خزاعہ و کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں (معاذ اللہ)

سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى

پاکی ہے اس کو ف۱۱۷ اور اپنے لیے جو من بھاتی چاہتے ہیں ف۱۱۸ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ

تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے ف۱۱۹ اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے ف۱۲۰ چھپا پھرتا ہے اس

سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ

بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا ف۱۲۱

اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ

ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۱۲۲ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انہیں کا

السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ

برا حال ہے اور اللہ کی شان سب سے بلند ف۱۲۳ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور اگر اللہ

اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ

لوگوں کو ان کے ظلم پر گرفت کرتا ف۱۲۴ تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا ف۱۲۵ لیکن انہیں

يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

ایک ٹھہرائے وعدے تک مہلت دیتا ہے ف۱۲۶ پھر جب ان کا وعدہ آئے گا نہ ایک گھڑی پیچھے

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَ

ہٹیں نہ آگے بڑھیں اور اللہ کے لیے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لیے ناگوار ہے ف۱۲۷

(۱۱۷) وہ برتر ہے اولاد سے اور اس کی شان میں یہ کہنا نہایت بے ادبی ہے (۱۱۸) یعنی بیٹے ساتھ یہ کمال بے تمیزی ہے کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے جو مطلقاً اولاد سے منزہ اور پاک ہے اس کے لئے اولاد کا ثابت کرنا عیب لگانا اس کے لئے اولاد میں بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لئے حقیر اور سبب عار جانتے ہیں (۱۱۹) غم سے (۱۲۰) شرم کے مارے (۱۲۱) جیسا کہ کفار مضر و خزاعہ و تمیم لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے (۱۲۲) کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں جو اپنے لئے انہیں اس قدر ناگوار ہیں (۱۲۳) کہ وہ والد و ولد سب سے پاک و منزہ کوئی اس کا شریک نہیں تمام صفات جلال و کمال سے متصف (۱۲۴) یعنی معاصی پر گرفت اور عذاب میں جلدی فرماتا (۱۲۵) سب کو ہلاک کر دیتا زمین پر چلنے والے سے مراد کافر ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یا یہ معنی ہیں کہ روئے زمین پر کسی چلنے والے کو باقی نہیں چھوڑتا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو کوئی زمین پر تھا ان سب کو ہلاک کر دیا صرف وہی باقی رہے جو زمین پر نہ تھے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کر دیتا اور ان کی نسلیں منقطع ہو جاتیں پھر زمین میں کوئی باقی نہ رہتا (۱۲۶) اپنے فضل و کرم اور حلم سے ٹھہرائے وعدے تک یا اختتام عمر تک یا قیامت تک (۱۲۷) یعنی بیٹیاں اور شریک

تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ

اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ ان کے لیے بھلائی ہے ف۱۲۸ تو آپ ہی ہوا کہ ان کے لیے

النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ

آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں ف۱۲۹ خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلے کتنی امتوں کی طرف رسول

قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ

بھیجے تو شیطان نے ان کے کوتک (برے عمل) ان کی آنکھوں میں بھلے کر دکھائے ف۱۳۰ تو آج وہی ان کا رفیق ہے ف۱۳۱ اور

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ

ان کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۳۲ اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری ف۱۳۳ مگر اس لیے کہ تم لوگوں پر روشن کر دو

الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ

جس بات میں اختلاف کریں ف۱۳۴ اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے اور

اللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو ف۱۳۵ زندہ کر دیا اس کے مرے پیچھے ف۱۳۶

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ

بے شک اس میں نشانی ہے ان کو جو کان رکھتے ہیں ف۱۳۷ اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں میں نگاہ

لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا

حاصل ہونے کی جگہ ہے ف۱۳۸ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے

ع ۸ / ۱۴

(۱۲۸) یعنی جنت کفار باوجود اپنے کفر و بہتان کے اور خدا کے لئے بیٹیاں بتانے کے بھی اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سچے ہوں اور خلقت مرنے کے بعد پھر اٹھائی جائے تو جنت ہمیں کو ملے گی کیونکہ ہم حق پر ہیں ان کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۱۲۹) جہنم ہی میں چھوڑ دیئے جائیں گے (۱۳۰) اور انہوں نے اپنی بدیاں نیکیاں سمجھا (۱۳۱) دنیا میں اسی کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق اور مختار کار بنائے وہ ضرور ذلیل و خوار ہو جیسا کہ مستحق ہیں کہ وہ آخرت میں شیطان کے سوا انہیں کوئی رفیق نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتار عذاب ہو گا ان کی کیا مدد کر سکے گا (۱۳۲) آخرت میں (۱۳۳) یعنی قرآن شریف (۱۳۴) امور دین سے (۱۳۵) روئیدگی سے سرسبزی و شادابی بخش کر (۱۳۶) یعنی خشک اور بے سبزہ و بے گیاہ ہو جانے کے بعد (۱۳۷) اور سن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں جو قادر برحق زمین کو اس کی موت یعنی قوت نامیہ فنا ہو جانے کے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے مرنے کے بعد بے شک زندہ کرنے پر قادر ہے (۱۳۸) اگر تم اس میں غور کرو تو بہت نتائج حاصل کر سکتے ہو اور حکمت الٰہیہ کے عجائب پر تمہیں آگاہی حاصل ہو سکتی ہے

خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ

خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے ف۱۳۹ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے ف۱۴۰

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق ف۱۴۱ بے شک اس میں نشانی ہے

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ

عقل والوں کو اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِيْ

میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر ہر

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْ

قسم کے پھل میں سے کھا اور ف۱۴۲ اپنے رب کی راہیں چل کہ تیرے لیے نرم و آسان ہیں ف۱۴۳ اس کے پیٹ

بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ

سے ایک پینے کی چیز ف۱۴۴ رنگ برنگ نکلتی ہے ف۱۴۵ جس میں لوگوں کی تندرستی ہے ف۱۴۶ بے شک اس میں

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ

نشانی ہے ف۱۴۷ دھیان کرنے والوں کو ف۱۴۸ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا ف۱۴۹ پھر تمہاری جان قبض کرے گا

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ

ف۱۵۰ اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف پھیرا جاتا ہے ف۱۵۱ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ف۱۵۲

(۱۳۹) [illegible] ... (۱۴۴) یعنی شہد (۱۴۵) سفید اور زرد

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

بے شک اللہ سب کچھ جانتا سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں

فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ

بڑائی دی ۱۵۳ تو جنہیں بڑائی دی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر

أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ وَاللَّهُ

دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہوجائیں ۱۵۴ تو کیا اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں ۱۵۵ اور اللہ

جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم

نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لیے تمہاری عورتوں سے

بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ

بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی ۱۵۶ تو کیا جھوٹی بات ۱۵۷ پر یقین لاتے ہیں

وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ۝ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

اور اللہ کے فضل ۱۵۸ سے منکر ہوتے ہیں اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ۱۵۹

مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا

جو انہیں آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ

يَسْتَطِيعُونَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَ

کرسکتے ہیں تو اللہ کے لیے مانند نہ ٹھہراؤ ۱۶۰ بے شک اللہ جانتا ہے اور

بقیہ صفحہ ۴۹۳ [illegible]

أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ

تم نہیں جانتے اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ف۱۶۱ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ کچھ

عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ

مقدور نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے

سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

چھپے اور ظاہر ف۱۶۲ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ف۱۶۳ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۱۶۴

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ

اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کر سکتا ف۱۶۵

وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ

اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے ف۱۶۶ کیا

يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٦﴾

برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی راہ پر ہے ف۱۶۷

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ

اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۱۶۸ اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک

الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللَّهُ

پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب ف۱۶۹ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ نے

(۱۶۱) یہ کہ (۱۶۲) جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، پہلا عاجز مملوک غلام اور دوسرا مالک صاحبِ مال جو بفضلِ الٰہی قدرت و اختیار رکھتا ہے (۱۶۳) ہرگز نہیں تو جب غلام و آزاد برابر نہیں ہو سکتے باوجودیکہ دونوں اللہ کے بندے ہیں تو اللہ خالق مالک قادر کے ساتھ بے قدرت و اختیار بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اس کے مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم و جہل ہے (۱۶۴) کہ ایسے روشن بیان اور حجت واضح کے ہوتے ہوئے شرک کرتے ہیں اور وبال و عذاب کا سبب ہے (۱۶۵) نہ اپنی کسی سے کہہ سکے نہ دوسرے کی کچھ سمجھ سکے (۱۶۶) اور کسی کام نہ آئے یہ مثال کافر کی ہے (۱۶۷) یہ مثال مومن کی ہے معنی یہ ہیں کہ کافر ناکارہ گونگے غلام کی طرح ہے وہ کسی طرح مسلمان کے مثل نہیں ہو سکتا جو عدل کا حکم کرتا ہے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ گونگے ناکارہ غلام سے بتوں کو تشبیہ دی گئی اور انصاف کا حکم دینا شانِ الٰہی کا بیان ہوا اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بتوں کو شریک کرنا باطل ہے کیونکہ انصاف قائم کرنے والے بادشاہ کے ساتھ گونگے ناکارہ غلام کو کیا نسبت (۱۶۸) اس میں اللہ تعالیٰ کے کمال علم کا بیان ہے کہ وہ تمام غیوب کا جاننے والا ہے اس پر کوئی چھپنے والی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد علم قیامت ہے (۱۶۹) کیونکہ پلک مارنا بھی زمانہ چاہتا ہے جس میں پلک کی حرکت حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ہونا چاہے وہ کن فرماتے ہی ہو لیتی ہے

أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ

تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے ف۱۷۰ اور تمہیں

السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى

کان اور آنکھ اور دل دیئے ف۱۷۱ کہ تم احسان مانو ف۱۷۲ کیا انہوں نے

الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ

پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی فضا میں انہیں کوئی نہیں روکتا ف۱۷۳ سوا اللہ کے بے شک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٧٩﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن

اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو ف۱۷۴ اور اللہ نے تمہیں گھر

بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا

دیئے بسنے کو ف۱۷۵ اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے ف۱۷۶

تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَ

جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون اور

أَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٨٠﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ

ببری (روؤں) اور بالوں سے کچھ گرہستی (خانگی ضروریات) کا سامان ف۱۷۷ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمہیں

لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ

اپنی بنائی ہوئی چیزوں ف۱۷۸ سے سائے دیئے ف۱۷۹ اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی ف۱۸۰ اور تمہارے

(۱۷۰) اور اپنی پیدائش کی ابتداء اور اول فطرت میں علم و معرفت سے خالی تھے (۱۷۱) کہ اس سے اپنی جہل دور کرو (۱۷۲) اور علم و عمل سے فیض یاب ہو اور منعم کا شکر بجا لاؤ اور اس کی عبادت میں مشغول ہو اور اس کے حقوق نعمت ادا کرو (۱۷۳) گرنے سے باوجودیکہ جسم ثقیل بالطبع گرنا چاہتا ہے (۱۷۴) کہ اس نے انہیں ایسا پیدا کیا کہ وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں اور اپنے جسم ثقیل کی طبیعت کے خلاف ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں گرتے نہیں اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ اس میں ان کی پرواز ممکن ہے ایماندار اس میں غور کر کے قدرت الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں (۱۷۵) جس میں تم آرام کرتے ہو (۱۷۶) مثل خیمہ وغیرہ کے (۱۷۷) بچھونے اوڑھنے کی چیزیں مسئلہ آیت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے شم اون اور پشمینے اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی حلت ثابت ہوتی ہے (۱۷۸) مکانوں دیواروں چھتوں درختوں اور ابر وغیرہ (۱۷۹) جس میں تم آرام کرتے ہو (۱۸۰) غار وغیرہ کہ امیر و غریب سب آرام کر سکیں

لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ كَذَٰلِكَ

بنائے کچھ پہناوے بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ۱۸۱ کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں ۱۸۲ یونہی اپنی

يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ

نعمت تم پر پوری کرتا ہے ۱۸۳ کہ تم فرمان مانو ۱۸۴ پھر اگر وہ منہ پھیریں ۱۸۵ تو اے محبوب تم

الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ

پر نہیں مگر صاف پہنچا دینا ۱۸۶ اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں ۱۸۷ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں ۱۸۸ اور ان میں

الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ

اکثر کافر ہیں ۱۸۹ اور جس دن ۱۹۰ ہم اٹھائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ ۱۹۱ پھر کافروں

لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٨٤﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا

کو نہ اجازت ہو ۱۹۲ نہ وہ منائے جائیں ۱۹۳ اور ظلم کرنے والے ۱۹۴ جب

الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ

عذاب دیکھیں گے اسی وقت سے نہ وہ ان پر سے ہلکا ہو نہ انہیں مہلت ملے اور شرک کرنے والے جب اپنے

أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا

شریکوں کو دیکھیں گے ۱۹۵ کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہیں ہمارے شریک کہ ہم تیرے سوا

مِن دُونِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا

پوجتے تھے تو وہ ان پر بات پھینکیں گے کہ تم بے شک جھوٹے ہو ۱۹۶ اور اس دن ۱۹۷

(۸۱) زرہ وجوشن وغیرہ (۱۸۲) کہ تیر تلوار نیزے وغیرہ سے بچاؤ کا سامان ہو (۱۸۳) دین میں تمہارے حوائج و ضروریات کا سامان پیدا فرما کر (۱۸۴) اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کر کے اسلام لاؤ اور دینِ برحق قبول کرو (۱۸۵) اور اے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر جمے رہیں (۱۸۶) اور جب آپ نے پیامِ الٰہی پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور نہ ماننے کا وبال ان کی گردن پر رہا (۱۸۷) یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی گئیں ان سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے سدی کا قول ہے کہ اللہ کی نعمت سے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے (۱۸۸) اور دینِ اسلام قبول نہیں کرتے (۱۸۹) معاند کہ حسد و عناد سے کفر پر قائم رہتے ہیں (۱۹۰) یعنی روزِ قیامت (۱۹۱) جو ان کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ انبیاء ہیں علیہم السلام (۱۹۲) معذرت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی طرف لوٹنے کی (۱۹۳) یعنی ان سے عتاب و ملامت دور کی جائے (۱۹۴) یعنی کفار (۱۹۵) بت وغیرہ کو جنہیں پوجتے تھے (۱۹۶) جنہیں معبود بتاتے تھے اور ہم نے تمہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی (۱۹۷) مشرکین

إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾

اللہ کی طرف عاجزی سے گریں گے (۱۹۸) اور ان سے گم ہو جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے (۱۹۹)

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم نے عذاب پر عذاب

فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ

بڑھایا (۲۰۰) بدلہ ان کے فساد کا اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک

أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى

گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے (۲۰۱) اور اے محبوب تمہیں ان سب پر (۲۰۲) شاہد

هَٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَ

بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے (۲۰۳) اور ہدایت اور

رَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ

رحمت اور بشارت مسلمانوں کو بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور

ع ۱۲ ۱۸

الْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ

نیکی (۲۰۴) اور رشتہ داروں کے دینے کا (۲۰۵) اور منع فرماتا ہے بے حیائی (۲۰۶) اور

الْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ

بری بات (۲۰۷) اور سرکشی سے (۲۰۸) تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو اور اللہ کا عہد پورا کرو (۲۰۹)

(۱۹۸) اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے (۱۹۹) دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر (۲۰۰) ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب (۲۰۱) یہ گواہ انبیاء ہوں گے جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے (۲۰۲) امتوں اور ان کے شہیدوں پر جو انبیاء ہوں گے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا" (ابو السعود وغیرہ) (۲۰۳) جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا "مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ" اور ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی صحابہ نے ان سے خلاص کا طریقہ دریافت کیا فرمایا کتاب اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابین کا علم بھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کر لے اس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآن پاک سے مفہوم ہوا ابو بکر بن مجاہد سے منقول ہے انہوں نے ایک روز فرمایا کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اس پر کسی نے ان سے کہا سراؤں کا ذکر کہاں ہے فرمایا اس آیت میں "لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ" ابن ابو الفضل مرسی نے کہا کہ اولین و آخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے (۲۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انصاف تو یہ ہے کہ آدمی "لا الٰہ الا اللہ" کی گواہی دے اور نیکی فرائض کا ادا کرنا اور آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ انصاف شرک کا ترک کرنا اور نیکی اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اگر وہ مومن ہو تو اس کے برکات ایمان کی ترقی تمہیں پسند ہوں اور اگر کافر ہو تو تمہیں یہ پسند آئے کہ وہ تمہارا اسلامی بھائی ہو جائے انہیں سے ایک اور روایت ہے اس میں ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طرز بیان اگرچہ جدا جدا ہے لیکن مآل و مدعا ایک ہی ہے (۲۰۵) اور ان کے ساتھ صلہ رحمی و نیک سلوک کرنے کا (۲۰۶) یعنی ہر شرمناک مذموم قول و فعل (۲۰۷) یعنی شرک و کفر و معاصی تمام ممنوعات شرعیہ (۲۰۸) یعنی ظلم و تکبر سے ابن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر و باطن دونوں میں برابر حق ادا کرنا

إِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ

جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کرکے نہ توڑو اور تم

جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ

اللہ کو ف۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو بےشک تمہارے کام جانتا ہے اور ف۲۱۱

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ

اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا ف۲۱۲

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى

اپنی قسمیں آپس میں ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے

مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

زیادہ نہ ہو ف۲۱۳ اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا ہے ف۲۱۴ اور ضرور تم پر صاف ظاہر کردے گا قیامت کے دن ف۲۱۵

مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

جس بات میں جھگڑتے تھے ف۲۱۶ اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت کرتا ف۲۱۷

وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ

لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے ف۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے ف۲۱۹ جسے چاہے اور ضرور تم سے ف۲۲۰

عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ

تمہارے کام پوچھے جائیں گے ف۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ

[illegible]

فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ

کہیں کوئی پاؤں ف۲۲۲ جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو ف۲۲۳ بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ

سَبِیْلِ اللّٰهِۚ وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ(۹۴) وَ لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ

سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ف۲۲۴ اور اللہ کے عہد پر تھوڑے

ثَمَنًا قَلِیْلًاؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۹۵)

دام مول نہ لو ف۲۲۵ بے شک وہ ف۲۲۶ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو

مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍؕ وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ

جو تمہارے پاس ہے ف۲۲۷ ہوچکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے ف۲۲۸ ہمیشہ رہنے والا اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا

صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۹۶) مَنْ عَمِلَ

وہ صلہ دیں گے جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو ف۲۲۹ جو اچھا کام

صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً

کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۲۳۰ تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے

طَیِّبَةًۚ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۹۷)

ف۲۳۱ اور ضرور انہیں ان کا نیگ (اجر) دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ(۹۸)

تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے ف۲۳۲

(۲۲۲) راہ حق و طریقہ اسلام سے۔ (۲۲۳) یعنی عذاب (۲۲۴) آخرت میں (۲۲۵) اس طرح کہ دنیائے ناپائدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو (۲۲۶) جزا و ثواب (۲۲۷) مال دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم (۲۲۸) خزائن رحمت و ثواب آخرت (۲۲۹) یعنی ان کی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر بھی وہ اجر و ثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے (ابوالسعود) (۲۳۰) یہ ضرور شرط ہے کیونکہ کفار کے اعمال بیکار ہیں عمل صالح کے موجب ثواب ہونے کے لیے ایمان شرط ہے (۲۳۱) دنیا میں رزق حلال اور قناعت عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں دے کر۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اچھی زندگی سے مراد عبادت کی لذت ہے۔ حکمت: مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دولتمند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے مقدر کیا اس پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے اور کافر جو اللہ پر نظر نہیں رکھتا وہ حریص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج و تعب و تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے۔ (۲۳۲) یعنی قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو یہ مستحب ہے۔ تعوذ کے مسائل سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں مذکور ہو چکے۔

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ

وہ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ف۲۴۰ اللہ انہیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لیے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

دردناک عذاب ہے ف۲۴۱ جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان

بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٠٥﴾ مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن

نہیں رکھتے ف۲۴۲ اور وہی جھوٹے ہیں جو ایمان لا کر اللہ

بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَ

کا منکر ہو ف۲۴۳ سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو ف۲۴۴

لَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ

ہاں وہ جو دل کھول کر ف۲۴۵ کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

اور ان کو بڑا عذاب ہے یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت

عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُولَٰئِكَ

سے پیاری جانی ف۲۴۶ اور اس لیے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں

الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَ

وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے ف۲۴۷ اور

(۲۴۰) اور اس کی تصدیق نہیں کرتے (۲۴۱) سبب انکار قرآن و تکذیب سید عالم علیہ السلام کے (۲۴۲) یعنی جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے (۲۴۳) اس پر اللہ کا غضب (۲۴۴) وہ مغضوب نہیں شان نزول یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انہیں اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ اور صہیب اور بلال اور خباب اور سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بڑی بے رحمیوں سے قتل کیا اور عمار ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے مجبور ہو کر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادل ناخواستہ کلمہ کفر کا تلفظ کر دیا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ عمار کافر ہو گئے فرمایا ہرگز نہیں عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پر ہیں اور اس کے گوشت اور خون میں ذوق ایمانی سرایت کر گیا ہے پھر حضرت عمار روتے ہوئے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا کیا ہوا عمار نے عرض کیا اے خدا کے رسول بہت ہی برا ہوا اور بہت ہی برے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے ارشاد فرمایا اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہیے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمہ کفر کا اجراء جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنی جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو مسئلہ اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور اور شہید ہوگا جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر کیا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کر ڈالے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سید الشہداء فرمایا مسئلہ جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا مسئلہ اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخراً یا جہل سے کلمہ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائے گا (تفسیر احمدی) (۲۴۵) رضامندی اور اعتقاد کے ساتھ (۲۴۶) اور حب دنیا ارتداد پر اقدام کرنے کا سبب ہے (۲۴۷) نہ وہ تدبر کرتے ہیں نہ مواعظ و نصائح پر کان رکھتے ہیں نہ طریق رشد و صواب کو دیکھتے ہیں

أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٠٩﴾

وہی غفلت میں پڑے ہیں ۲۴۸ آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ۲۴۹

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِن بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا

پھر بے شک تمہارا رب ان کے لیے جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے ۲۵۰ بعد اس کے کہ ستائے گئے ۲۵۱ پھر انہوں نے ۲۵۲

وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَأْتِي

جہاد کیا اور صابر رہے بے شک تمہارا رب اس ۲۵۳ کے بعد ضرور بخشنے والا ہے مہربان جس دن

كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی ۲۵۴ اور ہر جان کو اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً

اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۲۵۵ اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ۲۵۶ ایک بستی ۲۵۷ کہ امان و

مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

اطمینان سے تھی ۲۵۸ ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی

بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا

نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ۲۵۹ تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ۲۶۰ بدلہ ان کے

يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ

کئے کا اور بے شک ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول تشریف لایا ۲۶۱ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں

(۲۴۸) کہ اپنی عاقبت و انجام کار کو نہیں سوچتے (۲۴۹) کہ ان کے لیے دائمی عذاب ہے (۲۵۰) مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی (۲۵۱) کفار نے ان پر سختیاں کیں اور انہیں کفر پر مجبور کیا (۲۵۲) ہجرت کے بعد (۲۵۳) ہجرت و جہاد و صبر (۲۵۴) وہ روز قیامت ہے جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی (۲۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روز قیامت لوگوں میں خصومت یہاں تک بڑھے گی کہ روح و جسم میں جھگڑا ہوگا روح کہے گی یارب میرے نہ ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں تھا کہ چلتی نہ آنکھ کہ دیکھتی جسم کہے گا یارب میں تو لکڑی کی طرح تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا نہ پاؤں چل سکتا تھا جب یہ روح نوری شعاع کی طرح آئی تو اس سے میری زبان بولنے لگی آنکھ بینا ہوگئی پاؤں چلنے لگے جو کچھ کیا اس نے کیا اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرمائے گا کہ ایک اندھا اور ایک لولا دونوں ایک باغ میں گئے اندھے کو تو پھل نظر نہیں آتے تھے اور لولے کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا تھا تو اندھے نے لولے کو اپنے اوپر سوار کر لیا اس طرح انہوں نے پھل توڑے تو سزا کے وہ دونوں مستحق ہوئے اس لئے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں (۲۵۶) ایسے لوگوں کے لئے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر مغرور ہو کر ناشکری کرنے لگے کافر ہو گئے سبب اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہوا اس کی مثال ایسی سمجھئے کہ (۲۵۷) مثل مکہ کے (۲۵۸) نہ اس پر حملہ ہوتا نہ وہاں کے لوگ قتل و قید کی مصیبت میں گرفتار کئے جاتے (۲۵۹) اور اس نے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی (۲۶۰) کہ سات برس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے قحط اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مردار کھاتے تھے پھر امن و اطمینان کے بجائے خوف و ہراس ان پر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی کا اندیشہ رہنے لگا (۲۶۱) یعنی سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

عذاب نے پکڑا ف۲۶۲ اور وہ بے انصاف تھے تو اللہ کی دی ہوئی روزی ف۲۶۳ حلال پاکیزہ کھاؤ ف۲۶۴

وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ

اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو تم پر تو یہی

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

حرام کیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام

بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

پکارا گیا ف۲۶۵ پھر جو لاچار ہو ف۲۶۶ نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا ف۲۶۷ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ

حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو ف۲۶۸ بے شک جو اللہ پر جھوٹ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ

باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا تھوڑا برتنا ہے ف۲۶۹ اور ان کے لیے دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ

عذاب ف۲۷۰ اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام فرمائیں وہ چیزیں جو پہلے تمہیں

(۲۶۲) بھوک اور خوف کے (۲۶۳) جو ان کو سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک سے عطا فرمائی (۲۶۴) بجائے ان حرام و خبیث اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ غصب اور خبیث مکاسب سے حاصل کئے ہوئے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکین مکہ ہیں۔ کلبی نے کہا کہ جب اہل مکہ قحط کے سبب بھوک سے پریشان ہوئے اور تکلیف کی برداشت نہ رہی تو ان کے سرداروں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کا خیال فرمائیے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ ان کے لئے طعام لے جایا جائے۔ اس آیت میں اس کا بیان ہوا ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے (خازن) (۲۶۵) یعنی اس کو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو (۲۶۶) اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو (۲۶۷) یعنی قدر ضرورت پر صبر کرکے (۲۶۸) زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کرلیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کردیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ پر افتراء فرمایا گیا آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتادیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے (۲۶۹) اور دنیا کی چند روزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں (۲۷۰) ہے آخرت میں

مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

ہم نے سنائیں ف۲۷۱ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۲۷۲

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ

پھر بے شک تمہارا رب ان کے لیے جو نادانی سے ف۲۷۳ برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد

بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾

توبہ کریں اور سنور جائیں بے شک تمہارا رب اس کے بعد ف۲۷۴ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ

بے شک ابراہیم ایک امام تھا ف۲۷۵ اللہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا ف۲۷۶ اور مشرک نہ

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ

تھا ف۲۷۷ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا ف۲۷۸ اور اسے سیدھی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ

راہ دکھائی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی ف۲۷۹ اور بے شک وہ آخرت میں

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

شایانِ قرب ہے پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر

حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى

باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ف۲۸۰ ہفتہ تو انہیں پر رکھا گیا تھا

(۲۷۱) سورۂ انعام میں آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الآیہ میں (۲۷۲) بغاوت و معصیت کا ارتکاب کر کے جس کی سزا میں وہ چیزیں ان پر حرام ہوئیں جیسا کہ آیت فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ میں ارشاد فرمایا گیا (۲۷۳) بے انجام سوچے (۲۷۴) یعنی توبہ کے (۲۷۵) نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع (۲۷۶) دین اسلام پر قائم (۲۷۷) اس میں کفار قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر خیال کرتے تھے (۲۷۸) اپنی نبوت و خلت کے لئے (۲۷۹) رسالت، اموال، اولاد، ثنائے حسن، قبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب ان کی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں (۲۸۰) اتباع سے مراد یہاں عقائد و اصول دین میں موافقت کرنا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اتباع کا حکم، یا کیا اس میں آپ کی عظمت و منزلت اور رفعت درجت کا اظہار ہے کہ آپ کا دین ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ان کے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے کیونکہ آپ اکرم الاولین و الآخرین ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا اور تمام انبیاء اور کل خلق سے آپ کا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے۔ شعر

تو اصلی وجودی خلیل آمدہ تو شاہی و مخصوص جلیل آمدہ

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

جو اس میں مختلف ہوگئے ۲۸۱ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

جس بات میں اختلاف کرتے تھے ۲۸۲ اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ ۲۸۳ پکی تدبیر اور

وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ

اچھی نصیحت سے ۲۸۴ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو ۲۸۵ بے شک

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ

راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی

بِهٖ ؕ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ

تھی ۲۸۶ اور اگر تم صبر کرو ۲۸۷ تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر

اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ ۲۸۸ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو ۲۸۹

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

(۲۸۱) یعنی شنبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کے لئے فارغ کرنا یہود پر فرض کیا گیا تھا اور اس کا واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں روز جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص کرو اس دن میں کچھ کام نہ کرو اس میں انہوں نے اختلاف کیا اور کہا وہ دن جمعہ نہیں بلکہ سنیچر ہونا چاہئے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر راضی ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہود کو سنیچر کی اجازت دے دی اور شکار حرام فرما کر ابتلا میں ڈال دیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہو گئے تھے وہ تو مطیع رہے اور انہوں نے اس حکم پر صبر کیا باقی لوگ صبر نہ کر سکے انہوں نے شکار کئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کئے گئے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورۂ اعراف میں بیان ہو چکا ہے (۲۸۲) اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عقاب فرمائے گا اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے (۲۸۳) یعنی خلق کو دین اسلام کی دعوت دو (۲۸۴) پکی تدبیر سے وہ دلیل محکم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کر دے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات و ترہیبات مراد ہیں (۲۸۵) بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے دعوت دو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت حق اور اظہار حقانیت دین کے لئے مناظرہ جائز ہے (۲۸۶) یعنی سزا بقدر جنایت ہو اس سے زائد نہ ہو۔ شان نزول جنگ احد میں کفار نے مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو زخمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کئے تھے ان کے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت حمزہ بھی تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ ستر کافروں سے لیا جائے گا اور ستر کا یہی حال کیا جائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا مسئلہ مثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے (مدارک) (۲۸۷) اور انتقام نہ لو (۲۸۸) اگر وہ ایمان نہ لائیں (۲۸۹) کیونکہ ہم تمہارے معین و ناصر ہیں

سورۃ بنی اسرآءیل مکیۃ ۵۰ — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیاتہا ۱۱۱ رکوعاتہا ۱۲

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے اس میں ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ ۔ ایک سو گیارہ آیات اور بارہ رکوع ہیں

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ

پاکی ہے اسے ف۲ جو اپنے بندے ف۳ کو راتوں رات لے گیا ف۴ مسجد حرام سے

اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ

مسجد اقصا تک ف۵ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ف۶ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں

اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾ وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ جَعَلۡنٰہُ

بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۷ عطا فرمائی اور اسے

ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ؕ﴿۲﴾

بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ

ذُرِّیَّۃَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ﴿۳﴾ وَ

اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ ف۸ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکرگزار بندہ تھا ف۹ اور

قَضَیۡنَاۤ اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی الۡکِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِی الۡاَرۡضِ

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ف۱۰ میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دوبارہ فساد

مَرَّتَیۡنِ وَ لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ اُوۡلٰىہُمَا بَعَثۡنَا

مچاؤ گے ف۱۱ اور ضرور بڑا غرور کرو گے ف۱۲ پھر جب ان میں پہلی بار ف۱۳ کا وعدہ آیا ف۱۴ ہم نے

(۱) سورۂ بنی اسرائیل اس کا نام سورۂ اسراء اور سورۂ سبحان بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے مگر آٹھ آیتیں وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ سے نَصِیْرًا تک یہ قول قتادہ کا ہے بیضاوی نے جزم کیا ہے کہ یہ سورت تمام کی تمام مکیہ ہے اس سورت میں بارہ رکوع اور ایک سو دس آیتیں بصری ہیں اور کوفی ایک سو گیارہ اور پانچ سو تینتیس کلمے اور تین ہزار چار سو ساٹھ حرف ہیں (۲) منزّہ ہے اس کی ذات ہر عیب و نقص سے (۳) محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴) شب معراج (۵) جس کا فاصلہ چالیس منزل یعنی سوا مہینہ سے زیادہ کی راہ ہے شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب معراج درجات عالیہ و مراتب رفیعہ پر فائز ہوئے تو رب عزوجل نے خطاب فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا حضور نے عرض کیا اس لئے کہ تو نے مجھے عبدیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (خازن) (۶) دینی بھی دنیوی بھی کہ وہ سرزمین پاک وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام و قبلہ عبادت ہے اور کثرت انہار و اشجار سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے معراج شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں نبوت کے بارہویں سال سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی مکہ مکرمہ سے حضور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہنچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے معراج شریف بحالت بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور کے اجلہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں نصوص آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے تیرہ دماغان فلسفہ کے اوہام فاسدہ محض باطل ہیں قدرت الٰہی کے معتقد کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں حضرت جبریل کا براق لے کر حاضر ہونا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غایت اکرام و احترام کے ساتھ سوار کرکے لے جانا بیت المقدس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا پھر وہاں سے سیر سماوات کی طرف متوجہ ہونا جبریل امین کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحب مقام انبیاء

عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَ

تم پر اپنے بندے بھیجے سخت لڑائی والے ف۱۵ تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے ف۱۶ اور

كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ

یہ ایک وعدہ تھا ف۱۷ جسے پورا ہونا تھا پھر ہم نے ان پر الٹ کر تمہارا حملہ کر دیا ف۱۸ اور تم کو

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ

مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا

لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا

کرو گے ف۱۹ اور اگر برا کرو گے تو اپنا پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا ف۲۰ کہ دشمن

وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا

تمہارا منہ بگاڑ دیں ف۲۱ اور مسجد میں داخل ہوں ف۲۲ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے ف۲۳ اور جس چیز پر

مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ

قابو پائیں ف۲۴ تباہ کر کے برباد کر دیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ف۲۵ اور اگر تم پھر شرارت کرو ف۲۶

وقف لازم

وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

تو ہم پھر عذاب کریں ف۲۷ اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے بےشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو

لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ

سب سے سیدھی ہے ف۲۸ اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں

[illegible] علیہم السلام کا شرف [illegible] سے مشرف ہونا [illegible] حضور کی تعظیم کرنا [illegible] تشریف [illegible] کی مبارک [illegible] حضور کا ایک [illegible] آسمان کی طرف سیر فرمانا وہاں کے عجائب دیکھنا [illegible] تمام مقربین کی [illegible] منازل سدرۃ المنتہٰی کو پہنچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی ملک مقرب کو بھی مجال نہیں ہے جبریل امین کا وہاں معذرت کر کے رہ جانا پھر مقام قرب خاص میں حضور کا ترقیاں فرمانا اور اس قرب اعلیٰ میں پہنچنا [illegible] کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں [illegible] رحمت و کرم ہونا اور انعامات الٰہیہ اور خصائص نعم سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت [illegible] اور [illegible] سے افضل [illegible] علوم پانا [illegible] حضور کا شفاعت [illegible] کی سیر [illegible] اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف [illegible] اس واقعہ کی خبریں دینا کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملک شام [illegible] قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرنا حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور نے بتائے قافلوں کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور کثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے مملو ہیں (۷) یعنی توریت (۸) کشتی میں (۹) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیر الشکر تھے جب کچھ کھاتے پیتے پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجا لاتے ان کی ذریت پر لازم ہے کہ وہ [illegible] کے طریقہ پر قائم رہے (۱۰) توریت (۱۱) [illegible] ملک شام و بیت المقدس مراد ہے [illegible] دو مرتبہ کے فساد کا بیان [illegible] (۱۲) اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہو گے (۱۳) [illegible] کے عذاب [illegible] اور انہوں نے [illegible] توریت کی مخالفت کی اور محارم و معاصی کا ارتکاب کیا اور حضرت شعیا علیہ السلام (بقولے) حضرت ارمیا کو قتل کیا (بیضاوی وغیرہ) (۱۵) [illegible] زور و قوت والے [illegible] مسلط کیا [illegible] اور اس کے افواج ہیں یا بخت نصر یا [illegible] بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا [illegible] مسجد کو خراب کیا اور [illegible] گرفتار کیا (۱۶) کہ تمہیں لوٹیں اور قتل و قید کریں (۱۷) عذاب کا [illegible] (۱۸) جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے [illegible] تم پر [illegible] عنایت فرمائی [illegible] (۱۹) [illegible] (۲۰) اور تم نے پھر فساد برپا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ نے [illegible] اپنی طرف اٹھا لیا اور [illegible] حضرت یحییٰ علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہل فارس [illegible] مسلط کیا [illegible]

أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا

کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے

لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾ وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَ

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے ف۲۹ جیسے بھلائی مانگتا ہے ف۳۰ اور

كَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا

آدمی بڑا جلد باز ہے ف۳۱ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ف۳۲ تو رات کی

آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ

نشانی مٹی ہوئی رکھی ف۳۳ اور دن کی نشانیاں دکھانے والی ف۳۴ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو ف۳۵

وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ

اور ف۳۶ برسوں کی گنتی اور حساب جانو ف۳۷ اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر

تَفْصِيلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ

فرما دی ف۳۸ اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی ف۳۹ اور اس کے لئے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ﴿١٣﴾ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ

قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا ف۴۰ فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ اعمال پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب

عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿١٤﴾ مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن

کرنے کو بہت ہے جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا ف۴۱ اور جو

بقیہ صفحہ ۵۰۸۔ دشمن تمہیں قتل کریں، قید کریں اور تمہیں انتہا پریشان کریں (۲۱) کہ رنج و پریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں (۲۲) یعنی بیت المقدس میں اور اس کو ویران کریں (۲۳) اور اس کو ویران کیا تھا تمہارے پہلے فساد کے وقت (۲۴) اے بنی اسرائیل سے اس کو (۲۵) دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور معاصی سے باز آؤ (۲۶) تیسری مرتبہ (۲۷) چنانچہ ایسا ہی ہوا اور انہوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا اور بلحاظ پاک مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تکذیب کی تو ان پر ذلت لازم کر دی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرما دیئے گئے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ الآیہ (۲۸) وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی طاعت کرنا ہے (۲۹) اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصہ میں آ کر ان سب کو کوستا ہے اور ان کے لئے بددعائیں کرتا ہے (۳۰) اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بددعا قبول کرے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا (۳۱) بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور برائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا یارب اگر یہ دین اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول کر لی اور اس کی گردن ماری گئی (۳۲) اپنی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی (۳۳) یعنی شب کو تاریک بنایا کہ اس میں آرام کیا جائے (۳۴) روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں (۳۵) اور کسب معاش کے کام بآسانی انجام دے سکو (۳۶) رات دن کے دورہ سے (۳۷) دینی و دنیوی کاموں کے اوقات کا (۳۸) حوائج دینی میں حاجت ہو یا دنیوی مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرما دی جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ہم نے کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا اور ایک اور آیت میں ارشاد کیا وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ غرض اس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے سبحان اللہ کیا کتاب ہے کیسی اس کی جامعیت (جمل خازن مدارک وغیرہ) (۳۹) یعنی جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر سعادت یا شقاوت وہ اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو مجاہد نے کہا ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوشتہ ڈال دیا جاتا ہے (۴۰) وہ اس کا نامۂ اعمال ہوگا (۴۱) اس وقت اس سے کہا جائے گا

ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ وَ مَا كُنَّا

بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا ف۴۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۴۳ اور ہم

مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً

عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ف۴۴ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے

اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا

خوشحالوں ف۴۵ پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ کر کے

تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَ كَفٰی

برباد کر دیتے ہیں اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں (قومیں) ف۴۶ نوح کے بعد ہلاک کر دیں ف۴۷ اور تمہارا

بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ

رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار دیکھنے والا ف۴۸ جو یہ جلدی والی

الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ

چاہے ف۴۹ ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں ف۵۰ پھر اس کے لیے جہنم

جَهَنَّمَ ۚ یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰی

کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی

لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا

کوشش کرے ف۵۱ اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی ف۵۲ ہم سب کو

(۴۲) اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اسی پر (۴۳) ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا (۴۴) جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہِ حق اس پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے (۴۵) اور سرداروں (۴۶) یعنی تکذیب کرنے والی امتیں (۴۷) جیسے عاد و ثمود وغیرہ کے (۴۸) ظاہر و باطن کا علم اس سے کچھ چھپا نہیں جا سکتا (۴۹) یعنی دنیا کا طلب گار ہو (۵۰) یہ ضروری نہیں کہ طالبِ دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اس کو یا جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں ان حالتوں میں کافر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مراد دے دی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت تو جب بھی ہے بخلاف مومن کے جو آخرت کا طلب گار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمتیں اس کے لئے ہیں اور اگر دنیا میں بھی فضلِ الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا ہوگا (۵۱) اور عمل صالح بجا لائے (۵۲) اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں ایک تو طالبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا تیسری ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے

كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ هٰۤؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ

ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی ۵۲ اور ان کو بھی ۵۳ تمہارے رب کی عطا سے ۵۴ اور تمہارے رب کی عطا پر

مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ

روک نہیں ۵۵ دیکھو ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی بڑائی دی ۵۶ اور بیشک آخرت

اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ ہے اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا

فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ

کہ تو بیٹھ رہے گا مذمت کیا جاتا بے کس ۵۷ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو

اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ

نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو

اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

پہنچ جائیں ۵۸ تو ان سے ہُوں نہ کہنا ۵۹ اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات

كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ

کہنا ۶۰ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا ۶۱ نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب

ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْؕ

تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا ۶۲ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے ۶۳

(۵۲) جو دنیا چاہتے ہیں (۵۳) جو طالبِ آخرت ہیں (۵۴) دنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسبِ حال (۵۵) دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد (۵۷) مال و کمال و جاہ و ثروت میں (۵۸) بے یار و مددگار (۵۹) ضعف کا غلبہ ہو اعضا میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں (۶۰) یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت میں کچھ گرانی ہے (۶۱) اور حسنِ ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا مسئلہ ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلافِ ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے مسئلہ ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے (۶۲) یعنی بہ نرمی و تواضع پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر (۶۳) مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یارب میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہنچانے والی ہے مُردوں کے ایصالِ ثواب میں بھی ان کے لئے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لئے یہ آیت اصل ہے مسئلہ والدین کافر ہوں تو ان کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے دوسری حدیث میں ہے والدین کا فرمانبردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتارِ عذاب ہوگا ایک اور حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا نہ قاطعِ رحم نہ بوڑھا زناکار نہ تکبر سے اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا (۶۴) والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق

إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿٢٥﴾ وَآتِ

اگر تم لائق ہوئے ف۶۵ تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور رشتہ داروں

ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾

کو ان کا حق دے ف۶۶ اور مسکین اور مسافر کو ف۶۷ اور فضول نہ اڑا ف۶۸

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ

بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں ف۶۹ اور شیطان اپنے رب کا

كَفُورًا ﴿٢٧﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا

بڑا ناشکرا ہے ف۷۰ اور اگر تو ان سے ف۷۱ منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے

فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ

تو ان سے آسان بات کہہ ف۷۲ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ

اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا ف۷۳ بیشک تمہارا رب

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا

جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور ف۷۴ کستا ہے (تنگی دیتا ہے) بیشک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ف۷۵

بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ

دیکھتا ہے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ف۷۶ ہم انہیں بھی رزق دیں گے

(۶۵) اور تم سے والدین کی خدمت میں تقصیر واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی (۶۶) ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور محبت اور میل جول اور خبر گیری اور موقع پر مدد اور حسن معاشرت۔ مسئلہ: اور اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا بھی ان کا حق ہے اور صاحب استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا اور ان کی تعظیم و توقیر بجا لانا ہے (۶۷) ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ (۶۸) یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تبذیر مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے (۶۹) کہ ان کی راہ چلتے ہیں (۷۰) تو اس کی راہ اختیار کرنا نہ چاہئے (۷۱) یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے۔ شان نزول: یہ آیت مہجع و بلال و صہیب و سالم و خباب اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی جو وقتاً فوقتاً سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حوائج و ضروریات کے لئے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ حیاءً ان سے اعراض کرتے اور خاموش ہو جاتے اس انتظار میں کہ اللہ تعالیٰ کچھ بھیجے تو انہیں عطا فرمائیں (۷۲) یعنی ان کی خوشدلی کے لئے ان سے وعدہ کیجئے یا ان کے حق میں دعا فرمائیے (۷۳) یہ تمثیل ہے جس سے انفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا ایسا کرنا تو سبب ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے۔ شان نزول: ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی اور کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخاوت اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دینے سے دریغ نہ فرماتے۔ یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحب فضل و کمال ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جود و نوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جود و کرم کی آزمائش کرا دی جائے چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضور سے قمیص مانگ لائے اس وقت

وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ

اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ

كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا

ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق نہ مارا جائے تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا فـ۷۸

فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ

فـ۷۹ تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے فـ۸۰ ضرور اس کی مدد ہونی ہے فـ۸۱ اور یتیم کے مال کے پاس

الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا

نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے فـ۸۱ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے فـ۸۲ اور عہد

بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْــــُٔـوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ

پورا کرو فـ۸۳ بے شک عہد سے سوال ہونا ہے اور ناپو تو پورا ناپو

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾

اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا

وَلَا تَــقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں فـ۸۴ بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے

بقیہ صفحہ ۵۱۲ = حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی وہ بھی اتار کر عطا فرمادی اور آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی صحابہ نے انتظار کیا حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لئے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۷۴) جسے چاہے اس کے لئے تنگی کرتا اور اس کو (۷۵) اور ان کے سوال و حصاجی کو (۷۶) زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے اور اس کے کئی سبب تھے ناداری و مفلسی کا خوف و عار کا خوف اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی (۷۷) قصاص لینے کا مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور اس میں ترتیب عصبات ہے مسئلہ اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے (۷۸) اور زمانہ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو یا بجائے قاتل کے اس کی قوم و جماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے (۷۹) یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے (۸۰) وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ (۸۱) اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہی مختار ہے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامت ظاہر نہ ہونے کی حالت میں انتہائے مدت بلوغ اسی سے تمسک کرکے اٹھارہ سال قرار دی (احمدی) (۸۲) اللہ کا بھی اور بندوں کا بھی (۸۳) یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت یہ نہ کہو کہ میں نے سنا ابن حنفیہ سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو

اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ

سوال ہونا ہے ف۸۴ اور زمین میں اتراتا نہ چل ف۸۵ بے شک

لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ

ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا ف۸۶ یہ جو کچھ گزرا ان میں کی

سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤی اِلَیْكَ رَبُّكَ

بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے یہ ان وحیوں میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی

مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ

حکمت کی باتیں ف۸۷ اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا

مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

طعنہ پاتا دھکے کھاتا کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے چن دیے اور اپنے لئے فرشتوں سے بیٹیاں

اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

بنائیں ف۸۸ بے شک تم بڑا بول بولتے ہو ف۸۹ اور بے شک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے

لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا

بیان فرمایا ف۹۰ کہ وہ سمجھیں ف۹۱ اور اس سے انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ف۹۲ تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ

یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ

بکتے ہیں جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ف۹۳ اسے پاکی اور

(۸۴) کہ تم نے ان سے کیا کام لیا (۸۵) تکبر و خود نمائی سے (۸۶) معنی یہ ہیں کہ تکبر و خود نمائی سے کچھ فائدہ نہیں (۸۷) جن کی صحت پر عقل گواہی دیتی ہے اور ان سے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور ان کی رعایت لازم ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ اٹھارہ آیتیں لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ سے مَدْحُوْرًا تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الواح میں تھیں ان کی ابتدا توحید سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابلِ پذیرائی نہیں (۸۸) یہ خطاب مشرکین عرب سے ہے جو ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے (۸۹) کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواص اجسام سے ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے (۹۰) دلیلوں سے بھی مثالوں سے بھی حکمتوں سے بھی عبرتوں سے بھی اور جابجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا (۹۱) اور پند پذیر ہوں (۹۲) اور حق سے دوری (۹۳) اور اس سے برسرِ مقابلہ ہوتے جیسا بادشاہوں کا طریقہ ہے

تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ

برتری ان کی باتوں سے بڑی برتری اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور

الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ

زمین اور جو کوئی ان میں ہیں ۹۴ اور کوئی چیز نہیں ۹۵ جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ۹۶

لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا

ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے ۹۷ بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے ۹۸ اور

قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اے محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ

لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا ۹۹ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں کہ

يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ

اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (ڈاٹ) ۱۰۰ اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی

وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ

یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے ہم خوب جانتے ہیں جس لئے وہ سنتے ہیں

بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ

۱۰۱ جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور جب آپس میں مشورہ کرتے ہیں جبکہ ظالم کہتے ہیں

(۹۴) زبانِ حال سے اس طرح کہ ان کے وجود صانع کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں یا زبانِ قال سے اور یہی صحیح ہے احادیث کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور سلف سے یہی منقول ہے۔ (۹۵) جماد و نباتات و حیوان سب۔ (۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسب حیثیت ہے مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا (مسلم شریف) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رویا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس پر دست کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جماد کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا۔ (۹۷) اختلاف لغات کے باعث یا دشواری ادراک کے سبب۔ (۹۸) کہ بندوں کی غفلت پر عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ (۹۹) کہ وہ آپ کو دیکھ نہیں سکتے۔ شان نزول: جب آیت "تَبَّتْ یَدَا" نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت پتھر لے کر آئی حضور مع حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں مجھے معلوم ہوا ہے انہوں نے میری ہجو کی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کے لئے یہ پتھر لائی تھی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں فرمایا میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (۱۰۰) کہ اس کے باعث وہ قرآن شریف نہیں سنتے۔ (۱۰۱) جس سنتے بھی ہیں تو تمسخر اور تکذیب کے لئے۔

إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٤٧﴾ انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ

تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد کے جس پر جادو ہوا ف۱۰۲ دیکھو انہوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں

الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا

دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں پا سکتے اور بولے کیا جب ہم

عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُونُوا

ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کیا سچ مچ نئے بن کر اٹھیں گے ف۱۰۳ تم فرماؤ کہ

حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ﴿٥٠﴾ أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ ۚ

پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے خیال میں بڑی ہو ف۱۰۴

فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا ۖ قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ

تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا

فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ

تو اب تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے ف۱۰۵ تم فرماؤ

عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَرِيبًا ﴿٥١﴾ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ

شاید نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا ف۱۰۶ تو تم اس کی حمد کرتے

وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٥٢﴾ وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي

چلے آؤ گے اور ف۱۰۷ سمجھو گے کہ نہ رہے تھے مگر تھوڑا ف۱۰۸ اور میرے ف۱۰۹ بندوں سے فرماؤ ف۱۱۰ وہ بات کہیں

(۱۰۲) اور بعض ان میں سے آپ کو مجنون کہتے ہیں بعض ساحر بعض کاہن بعض شاعر (۱۰۳) یہ بات انہوں نے بہت تعجب سے کہی اور مرنے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کئے جانے کو انہوں نے بہت بعید سمجھا اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کو ارشاد فرمایا (۱۰۴) اور حیات سے دور اور جان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں زندہ کرے گا اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں اور اس جسم کے ذرے انہیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے (۱۰۵) یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے (۱۰۶) قبروں سے موقفِ قیامت کی طرف (۱۰۷) اپنے سروں سے خاک جھاڑتے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ کہتے اور یہ اقرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اٹھانے والا ہے (۱۰۸) دنیا میں یا قبروں میں (۱۰۹) ایماندار (۱۱۰) کہ وہ کافروں سے

هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ

جو سب سے اچھی ہو فلا بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان

لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿٥٣﴾ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ

آدمی کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے فلا

إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿٥٤﴾ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن

یا چاہے تو تمہیں عذاب کرے اور ہم نے تم کو ان پر کڑوڑا (حاکم) بنا کر نہ بھیجا فلا اور تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کوئی

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ

آسمانوں اور زمین میں ہیں فلا اور بے شک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی فلا

وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿٥٥﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا

اور داؤد کو زبور عطا فرمائی فلا تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ

يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿٥٦﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا فلا وہ مقبول بندے جنہیں

يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ

یہ کافر پوجتے ہیں فلا وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے فلا اس کی

رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾ وَ

رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں فلا بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے اور

(۱۱۱) نرم ہو پاکیزہ ہو ادب اور تہذیب کی ہو ارشاد و ہدایت کی ہو کفار اگر بیہودگی کریں تو ان کا جواب انہیں کے انداز میں نہ دیا جائے شانِ نزول مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انہیں ایذائیں دیتے تھے انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جاہلانہ باتوں کا ویسا ہی جواب نہ دیں صبر کریں اور یھدیکم اللہ کہہ دیں یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا بعد کو منسوخ ہو گیا اور ارشاد فرمایا گیا یٰایھا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ایک کافر نے ان کی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا (۱۱۲) اور تمہیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے (۱۱۳) کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوتے (۱۱۴) سب کے حال کو اور اس کو کہ کون کس لائق ہے (۱۱۵) مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبیب (۱۱۶) زبور کتاب الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید و تمجید ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ فرائض نہ حدود و احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا مفسرین نے اس کے چند وجوہ بیان کئے ہیں ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلت علم ہے نہ کہ فضیلت ملک و مال دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا تیسری وجہ یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمانے کا ذکر کر کے یہود کی تکذیب کر دی گئی اور ان کے ساختہ دعوے کا بطلان ظاہر فرما دیا گیا غرض کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کبریٰ پر دلالت کرتی ہے [illegible] کتاب موسیٰ [illegible] زبور داؤد [illegible] (۱۱۷) شانِ نزول کفار جب قحط شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ [illegible]

اِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾

کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے نیست کر دیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے فـ۱۲۱ یہ کتاب میں فـ۱۲۲ لکھا ہوا ہے اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز رہے کہ انہیں اگلوں نے جھٹلایا فـ۱۲۳ اور ہم نے ثمود کو فـ۱۲۴ ناقہ دیا آنکھیں کھولنے کو فـ۱۲۵ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا فـ۱۲۶ اور ہم ایسی نشانیاں نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو فـ۱۲۷ اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں فـ۱۲۸ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا فـ۱۲۹ جو تمہیں دکھایا تھا فـ۱۳۰ مگر لوگوں کی آزمائش کو فـ۱۳۱ اور وہ پیڑ جس پر قرآن میں لعنت ہے فـ۱۳۲ اور ہم انہیں ڈراتے ہیں فـ۱۳۳ تو انہیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو فـ۱۳۴ تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا

قحط میں سات سال تک مبتلا ہوئے اور کتّے اور مردار تک کھا گئے اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ بتوں کو خدا ماننے والو تم اس وقت انہیں پکارو اور وہ تمہاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے تو کیوں انہیں معبود بناتے ہو (۱۱۸) جیسے کہ حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر اور ملائکہ شانِ نزول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلائی (۱۱۹) تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں مدعا اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے محبوب بندوں کا یہی طریقہ ہے (۱۲۰) کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں (۱۲۱) قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے ہلاک کا حکم دیتا ہے (۱۲۲) لوحِ محفوظ میں (۱۲۳) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہلِ مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کوہِ صفا کو سونا کر دیں اور پہاڑوں کو سرزمینِ مکہ سے ہٹا دیں تو اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا اس لئے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کرکے ایمان نہیں لاتی تو ہم اسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۲۴) ان کے حسبِ طلب (۱۲۵) یعنی حجت واضحہ (۱۲۶) اور کفر کیا کہ اس کے من اللہ ہونے سے منکر ہو گئے (۱۲۷) جلد آنے والے عذاب سے (۱۲۸) اس کے قبضۂ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمائیے اور کسی کا خوف نہ کیجئے اللہ آپ کا نگہبان ہے (۱۲۹) یعنی معائنہ عجائب آیاتِ الٰہیہ کا (۱۳۰) شبِ معراج بحالتِ بیداری (۱۳۱) یعنی اہلِ مکہ کی چنانچہ جب سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واقعۂ معراج کی خبر دی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہو گئے اور تمسخر سے علامات بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے حضور نے سارا نقشہ بتا دیا اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے (۱۳۲) یعنی درختِ زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو بھی ان کی آزمائش کا ذریعہ بنایا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جہنم کی

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ

بولا ف۱۳۵ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا ف۱۳۶ اگر تو نے مجھے قیامت تک

الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ

مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ف۱۳۷ مگر تھوڑا ف۱۳۸ فرمایا دور ہو ف۱۳۹ تو ان میں جو تیری پیروی

مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ

کرے گا تو بے شک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا اور ڈگا دے (بہکا دے) ان میں سے

اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے ف۱۴۰ اور ان پر لام باندھ (فوج چڑھا) لا اپنے سواروں اور اپنے پیادوں کا

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ

ف۱۴۱ اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بیٹوں میں ف۱۴۲ اور انہیں وعدہ دے ف۱۴۳ اور شیطان انہیں وعدہ

اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى

نہیں دیتا مگر فریب سے بیشک جو میرے بندے ہیں ف۱۴۴ ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب

بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ

کافی ہے کام بنانے کو ف۱۴۵ تمہارا رب وہ ہے کہ تمہارے لئے دریا میں کشتی رواں کرتا ہے کہ ف۱۴۶

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہ تم پر مہربان ہے اور جب تمہیں دریا میں مصیبت

بقیہ صفحہ ۵۰۸ — سے ڈرتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اگیں گے آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے یہ اعتراض انہوں نے کیا اور قدرت الٰہی سے غافل رہے اور نہ سمجھے کہ اس قادر مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں سمندل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے اور ترک میں اس کے اون کی ٹوپیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جائیں تو آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتی ہیں اور جلتی نہیں شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے ... قدرت سے آگ میں درخت پیدا کر دیا جائے (۱۳۲) دنیا اور دینی خوفناک امور سے (۱۳۴) تحیت کا (۱۳۵) شیطان (۱۳۶) اور اس کو مجھ پر فضیلت دی ... (۱۳۷) گمراہ کر کے (۱۳۸) جنہیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے ... (۱۳۹) تجھے نفخۂ اولیٰ تک مہلت دی گئی (۱۴۰) وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے اور لہو و لعب کی آوازیں ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے (۱۴۱) یعنی اپنے سب مکر تمام کر لے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے (۱۴۲) ہر وہ مال جو گناہ میں خرچ ہو یا حرام طریقے سے حاصل کیا جائے اور جو اولاد ... ناجائز طریقے سے حاصل ہو یا جس کو ... فسق و معصیت میں ترقی کرائے ... شیطان کی شرکت ہے (۱۴۳) ... (۱۴۴) نیک مخلص انبیاء اور اصحاب فضل و صلاح (۱۴۵) تمہیں مجھ سے محفوظ رکھے گا اور شیطانی مکائد اور وساوس کو دفع فرمائے گا (۱۴۶) اس میں تجارتوں کے لئے سفر کر کے

فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ

پہنچتی ہے ف۱۴۷ تو اس کے سوا جنہیں پوجتے ہیں سب گم ہو جاتے ہیں ف۱۴۸ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف

اَعْرَضْتُمْ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ

نجات دیتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں ف۱۴۹ اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم ف۱۵۰ اس سے نڈر ہوئے کہ وہ خشکی ہی کا

جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾

کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے ف۱۵۱ یا تم پر پتھراؤ بھیجے ف۱۵۲ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ پاؤ ف۱۵۳

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا

یا اس سے نڈر ہوئے کہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے پھر تم پر جہاز توڑنے والی آندھی

مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾

بھیجے تو تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈبو دے پھر اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ کہ اس پر ہمارا پیچھا کرے ف۱۵۴

وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی ف۱۵۵ اور ان کو خشکی اور تری میں ف۱۵۶ سوار کیا اور ان کو ستھری

الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾ یَوْمَ

چیزیں روزی دیں ف۱۵۷ اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا ف۱۵۸ جس دن

ع ۷

نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ

ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ف۱۵۹ تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا

(۱۴۷) اور ڈوبنے کا اندیشہ کرتے ہو (۱۴۸) اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں (۱۴۹) اس کی توحید سے اور پھر انہیں ناکارہ بتوں کی پرستش شروع کر دیتے ہو (۱۵۰) دریا سے نجات پا کر (۱۵۱) جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا مقصود یہ ہے کہ خشکی و تری سب اس کے تحت قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے خشکی ہو یا تری ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے وہ زمین میں دھنسانے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ (۱۵۲) جیسا کہ قوم لوط پر بھیجا تھا (۱۵۳) جو تمہیں بچا سکے (۱۵۴) اور ہم سے دریافت کر سکے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ ہم قادر مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور دم مارنے والا نہیں (۱۵۵) عقل و علم و گویائی پاکیزہ صورت معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدبیر اور تمام چیزوں پر استیلاء و تسخیر عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر (۱۵۶) جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں اور جہازوں وغیرہ میں (۱۵۷) لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا کسی کی خوراک نہیں (۱۵۸) حسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنی میں بولا جاتا ہے قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ اور وَمَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا میں اکثر بمعنی کل ہے لہذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور صلحاء بشر عوام ملائکہ سے حدیث شریف میں ہے کہ مومن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت پر مجبور ہیں یہی ان کی سرشت ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے (۱۵۹) جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ امام زمانہ مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت کی ہو یا باطل کی حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین

فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ

یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے ف۱۶۰ اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائیگا ف۱۶۱ اور جو اس زندگی میں

هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ

ف۱۶۲ اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے ف۱۶۳ اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو

كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا

قریب تھا کہ تمہیں کچھ لغزش دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو بھیجی کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت

غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ

کر دو اور ایسا ہوتا تو وہ تم کو اپنا گہرا دوست بنالیتے ف۱۶۴ اور اگر ہم تمہیں ف۱۶۵ ثابت قدم نہ رکھتے تو

كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ

قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی عمر

وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنْ كَادُوْا

اور دوچند موت ف۱۶۶ کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے اور بیشک قریب تھا

لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ

کہ وہ تمہیں اس زمین سے ف۱۶۷ ڈگا دیں کہ تمہیں اس سے باہر کردیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے

خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا

نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا ف۱۶۸ دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ف۱۶۹

(۱۶۰) نیک لوگ جو دنیا میں صاحب بصیرت تھے اور راہ راست پر رہے ان کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بدبخت ہیں کفار ہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ انہیں دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور دہشت سے پوری طرح پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے (۱۶۱) یعنی ثواب عمل میں ان سے ادنیٰ بھی کمی نہ کی جائے گی (۱۶۲) دیدۂ حق دیکھنے سے (۱۶۳) جنت کی راہ سے معنی یہ ہیں کہ جو دنیا میں گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا اور گمراہ تر ہے کیونکہ دنیا میں تو توبہ مقبول ہے اور آخرت میں توبہ مقبول نہیں (۱۶۴) شان نزول ثقیف کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا اگر آپ تین باتیں منظور کریں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھائیں گے کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاتے ہیں ان کو وصول کرلیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کے توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم چاہتے یہ ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہو کہ ہم فخر کرسکیں اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے فرما دیجئے گا کہ اللہ کا حکم ہی ایسا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۶۵) معصوم کرکے (۱۶۶) کے عذاب (۱۶۷) یعنی عرب سے شان نزول مشرکین نے قصد کیا تھا کہ سب مل کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرزمین عرب سے باہر کردیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (خازن) (۱۶۸) اور جلد ہلاک کردیے جاتے (۱۶۹) یعنی جس قوم نے اپنے درمیان سے اپنے رسول کو نکالا ان کے لئے سنت الٰہی یہی رہی کہ انہیں ہلاک کر دیا

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ

اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی

غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿٧٨﴾

اندھیری تک [۱۷۰] اور صبح کا قرآن [۱۷۱] بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں [۱۷۲]

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے [۱۷۳] قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے

مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿٧٩﴾ وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي

جہاں سب تمہاری حمد کریں [۱۷۴] اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ﴿٨٠﴾ وَقُلْ

لے جا [۱۷۵] اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے [۱۷۶] اور فرماؤ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿٨١﴾ وَنُنَزِّلُ

کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا [۱۷۷] بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا [۱۷۸] اور ہم قرآن میں

مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ

اتارتے ہیں وہ چیز [۱۷۹] جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے [۱۸۰] اور اس سے ظالموں کو [۱۸۱] نقصان ہی

إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ

بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں [۱۸۲] منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے [۱۸۳]

[illegible]

وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ

اور جب اسے برائی پہنچے (ف۱۸۲) تو ناامید ہو جاتا ہے (ف۱۸۳) تم فرماؤ سب اپنے کینڈے پر کام کرتے ہیں (ف۱۸۴)

فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ

تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾

تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (ف۱۸۵)

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اسے لے جاتے (ف۱۸۶) پھر تم کوئی نہ پاتے کہ

لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ

تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا مگر تمہارے رب کی رحمت (ف۱۸۷) بے شک تم پر اس کا

عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ

بڑا فضل ہے (ف۱۸۸) تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر

يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ

متفق ہو جائیں کہ (ف۱۸۹) اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ

مددگار ہو (ف۱۹۰) اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل

بقیہ صفحہ ۵۲۲ - (۱۸۰) کیونکہ کفر و جہالت کسی وقت میں دولت سعادت حاصل نہیں ہونے دیتی ان کا انجام بربادی و خواری ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ معظمہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب کئے ہوئے تھے جن کو لوہے اور رانگے سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی حضور یہ آیت پڑھ کر اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے تھے وہ گرتا جاتا تھا (۱۷۹) سورتیں اور آیتیں (۱۸۰) کہ ان سے امراض ظاہرہ و باطنہ ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے اعتقادات باطلہ و اخلاق رذیلہ دفع ہوتے ہیں اور عقائد حقہ و معارف الٰہیہ و صفات حمیدہ و اخلاق فاضلہ حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم و دلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی و شیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست و نابود کر دیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں (۱۸۱) یعنی کافروں کو جو باطل پر ہیں تکذیب کرتے ہیں (۱۸۲) یعنی کافر پر کہ اس کو صحت اور وسعت عطا فرماتے ہیں تو وہ ہمارے ذکر و دعا اور طاعت و عبادت سے منہ پھیر لیتا ہے (۱۸۳) یعنی تکبر کرتا ہے (۱۸۴) کوئی شدت و مرض اور کوئی فقر و حادثہ تو تضرع و زاری سے دعائیں کرتا ہے اور ان دعاؤں کے قبول کا اثر ظاہر نہیں ہوتا (۱۸۵) مومن کو چاہئے کہ اگر اجابت دعا میں تاخیر ہو تو مایوس نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے (۱۸۶) کہ اپنے طریقہ پر ہم جس کا جوہر ذات شریف و طاہر ہے اس سے افعال جمیلہ و اخلاق پاکیزہ صادر ہوتے ہیں اور جس کا نفس خبیث ہے اس سے افعال خبیثہ سرزد ہوتے ہیں (۱۸۷) قریش مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے اور ان میں باہم گفتگو یہ ہوئی کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم میں رہے اور کبھی ہم نے ان کو صدق و امانت میں کمزور نہ پایا کبھی ان پر تہمت لگانے کا موقع ہاتھ آیا اب انہوں نے نبوت کا دعوی کر دیا تو ان کی سیرت اور چال چلن پر کوئی عیب لگانا تو ممکن نہیں ہے یہود سے پوچھنا چاہئے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے اس مطلب کے لئے ایک جماعت یہود کے پاس بھیجی گئی یہود نے کہا کہ ان سے تین سوال کرو اگر تینوں کا جواب نہ دیں تو وہ نبی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی نبی نہیں اور اگر دو کا جواب دیں ایک کا نہ دیں تو سمجھ لو کہ وہ نبی ہیں وہ تین سوال یہ ہیں اصحاب کہف کا واقعہ، ذوالقرنین کا واقعہ اور روح کا حال چنانچہ قریش نے حضور سے یہ سوال کئے آپ نے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے واقعات تو مفصل بیان کر

كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

طرح طرح کی مثال بیان فرمائی تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا (۱۹۳) اور بولے کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے

حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ

یہاں تک کہ تم ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ بہادو (۱۹۴) یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا

نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ

کوئی باغ ہو پھر تم اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو یا تم ہم پر آسمان گرادو

كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ یَكُوْنَ

جیسا تم نے کہا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ (۱۹۵) یا تمہارے لئے

لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ

طلائی گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے

حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ

جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں

اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى

مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا (۱۹۶) اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ

مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا (۱۹۷) تم فرماؤ اگر زمین میں

بقیہ صفحہ ۵۲۳ [illegible] (۸۸) [illegible] (۸۹) [illegible] (۹۰) [illegible] (۹۱) [illegible] (۹۲) شان نزول [illegible] (۹۳) [illegible] (۹۴) شان نزول جب قرآن کریم کا [illegible]

مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا

فرشتے ہوتے ۱۹۸ چین سے چلتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ

رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

اتارتے ۱۹۹ تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ میرے تمہارے درمیان ۲۰۰ بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے ۲۰۱ تو

تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے ۲۰۲ اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل ۲۰۳

عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے ۲۰۴ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انہوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور

وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا سچ مچ نئے بن کر اٹھائے جائیں گے اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

جس نے آسمان اور زمین بنائے ۲۰۵ ان لوگوں کی مثل بنا سکتا ہے ۲۰۶

بقیہ صفحہ ۵۲۴ = کے لئے ہم تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہو گئی ہے یا کوئی خلل ہو گیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہو اٹھائیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال، سلطنت و سرداری کسی چیز کا طلب گار نہیں، واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمت آخرت کی بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذاب الٰہی کا خوف دلاؤں میں نے تمہیں پروردگار کا پیام پہنچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لئے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں گا اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا اس پر ان لوگوں نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجئے اور میدان صاف نکال دیجئے اور نہریں جاری کر دیجئے اور ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجئے ہم ان سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے حضور نے فرمایا میں ان باتوں کے لئے نہیں بھیجا گیا جو پیام لے کر میں بھیجا گیا ہوں وہ میں نے پہنچا دیا اگر تم مانو تو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کروں گا کفار نے کہا پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتہ بلوا لیجئے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لئے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجئے فرمایا میں اس لئے نہیں بھیجا گیا میں بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اس پر کہنے لگے تو ہم پر آسمان گروا دیجئے اور بعضے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیے اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبداللہ بن امیہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا خدا کی قسم میں کبھی آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانوں گا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق سے دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۹۵) ہمارے سامنے تمہارے صدق کی گواہی دیں (۱۹۶) میرا کام اللہ کا پیام پہنچانا تھا وہ میں نے پہنچا دیا جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لئے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرے پروردگار نے ظاہر فرما دیئے حجت تمام ہو گئی اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار اور آیات الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے (۱۹۷) رسولوں کو بشری

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾

اور اس نے ان کے لئے ف۲۰۷ ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کئے ف۲۰۸

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْــَٔلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَاۤءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا

تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے ف۲۰۹ تو انہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں ف۲۱۰ تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ ف۲۱۱ ان کے پاس آیا تو اس سے فرعون نے کہا اے موسیٰ میرے خیال میں تو تم پر جادو ہوا ف۲۱۲ کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے ف۲۱۳ کہ انہیں نہ اتارا مگر آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں ف۲۱۴ اور میرے گمان میں تو اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ف۲۱۵ تو اس نے چاہا کہ ان کو ف۲۱۶ زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو سب کو ڈبو دیا ف۲۱۷ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو

بقیہ صفحہ ۵۲۵ = جانتے رہے اور ان کے منصب نبوت پر اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے معترف رہتے ہیں ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لئے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب ان سے (۱۹۸) وحی اس میں بھیجتے (۱۹۹) کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا فرشتوں میں سے رسول طلب کرنا نہایت بے جا ہے (۲۰۰) میرے صدق اور دعوے رسالت پر اور تمہارے کذب و عداوت پر (۲۰۱) اور تمہاری عداوت (۲۰۲) جو انہیں ہدایت کرے (۲۰۳) کمراہ (۲۰۴) جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے گونگے بہرے رہے ایسے ہی اٹھائے جائیں گے (۲۰۵) ایسے عظیم و وسیع وہ (۲۰۶) یہ اس کی قدرت سے کچھ عجب نہیں (۲۰۷) عذاب کی یا موت و بعث کی (۲۰۸) باوجود دلیل واضح اور حجت قائم ہونے کے (۲۰۹) جن کی کچھ انتہا نہیں (۲۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ نو نشانیاں یہ ہیں عصا، ید بیضا، عقدہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو حل فرمایا، دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا، طوفان، ٹڈی، گھن، مینڈک، خون، ان میں سے پچھلی آٹھ کا مفصل بیان نویں پارے کے پچھلے رکوع میں گزر چکا (۲۱۱) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام (۲۱۲) یعنی معاذ اللہ جادو کے اثر سے تمہاری عقل بجا نہ رہی یا مسحور ساحر کے معنی میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عجائب جو آپ دکھلاتے ہیں یہ جادو کے کرشمہ ہیں اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۲۱۳) اے فرعون معاند (۲۱۴) کہ ان آیات سے میرا صدق اور میرا ایسا مسحور ہونا اور ان آیات کا خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے (۲۱۵) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کے اس قول کا جواب ہے کہ اس نے آپ کو مسحور کہا تھا مگر اس کا قول کذب و باطل تھا جسے وہ خود بھی جانتا تھا مگر اس کے عناد نے اس سے کہلوایا اور آپ کا ارشاد حق و صحیح چنانچہ ویسا ہی وقوع ہوا (۲۱۶) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو مصر سے (۲۱۷) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو ہم نے سلامتی عطا فرمائی

الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ

پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا ف۲۱۹ ہم تم سب کو گڈمڈ (اکٹھا کرکے) لے آئیں گے ف۲۲۰ اور ہم نے قرآن کو

وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ

حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے ساتھ اترا ف۲۲۱ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا اور قرآن ہم نے جدا جدا کرکے

لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ

اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۲۲۲ اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا ف۲۲۳ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر

اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ف۲۲۵ بیشک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا ف۲۲۶ جب ان پر پڑھا جاتا ہے

يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ

ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے

وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ

رب کا وعدہ پورا ہونا تھا ف۲۲۷ اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں ف۲۲۸ روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا

خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۗ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ

بڑھاتا ہے ف۲۲۹ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ

اچھے نام ہیں ف۲۳۰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے

(۲۱۸) یعنی زمین مصر و شام میں (خازن و مدارک) (۲۱۹) یعنی قیامت (۲۲۰) موقف قیامت میں پھر سعداء اور اشقیاء کو ایک دوسرے سے ممتاز کریں گے (۲۲۱) شیاطین کے خلط سے محفوظ رہا اور کسی تغیر نے راہ نہ پائی اور حق سے مراد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے فائدہ: آیت شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری سے شفا کے لئے عمل مجرب ہے موضع مرض پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذن اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے متوسلین قارورہ لے کر ایک نصرانی طبیب کے پاس بغرض علاج گئے راہ میں ایک صاحب ملے نہایت خوش رو خوش لباس ان کے جسم مبارک سے نہایت پاکیزہ خوشبو آرہی تھی انہوں نے فرمایا کہاں جاتے ہو ان لوگوں نے کہا ابن سماک کا قارورہ دکھانے کے لئے فلاں طبیب کے پاس جاتے ہیں انہوں نے فرمایا سبحان اللہ اللہ کے ولی کے لئے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو قارورہ پھینکو واپس جاؤ اور ان سے کہو کہ مقام درد پر ہاتھ رکھ کر پڑھو وبالحق انزلنٰہ وبالحق نزل یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہو گئے ان صاحبوں نے واپس ہو کر ابن سماک سے واقعہ بیان کیا انہوں نے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمے پڑھے فوراً آرام ہو گیا اور ابن سماک نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے علیٰ نبینا وعلیہ السلام (۲۲۲) تیئیس سال کے عرصہ میں (۲۲۳) تاکہ اس کے مضامین باسانی سننے والوں کے ذہن نشین ہوتے رہیں (۲۲۴) حسب اقتضائے مصالح و حوادث (۲۲۵) اور اپنے لئے نعمت آخرت اختیار کرو یا عذاب جہنم (۲۲۶) یعنی مومنین اہل کتاب جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے انتظار و جستجو میں تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد شرف اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۲۲۷) جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمائیں گے (۲۲۸) اپنے رب کے حضور عجز و نیاز سے نرم دل ہو کر (۲۲۹) مسئلہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو خوف الٰہی سے روئے (۲۳۰) شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں یا اللہ یا رحمٰن فرماتے رہے ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ (حضرت) محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللہ کو اور رحمٰن کو (معاذ اللہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبود برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو

بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ

بیچ میں راستہ چاہو ف۲۳۱ اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا ف۲۳۲

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ

اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ف۲۳۳ اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں ف۲۳۴

وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾

اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو ف۲۳۵

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ ۶۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰياتها ۱۱۰ رکوعاتها ۱۲

سورۂ کہف مکی ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — ایک سو دس آیات اور بارہ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے ف۲ پر کتاب اتاری ف۳ اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی

عِوَجًا ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

عدل والی کتاب کہ ف۴ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ

نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ

اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ

رہیں گے اور ان کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس بارے میں نہ وہ کچھ

(۲۳۱) یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بہ آسانی سن لیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قرات بلند آواز سے فرماتے مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو اور جن پر نازل ہوا ان سب کو گالیاں دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۲۳۲) جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا گمان ہے (۲۳۳) جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں (۲۳۴) یعنی وہ کمزور نہیں کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو (۲۳۵) حدیث شریف میں ہے روز قیامت جنت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین دعا "الحمد للہ" ہے اور بہترین ذکر لا الہ الا اللہ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ" فائدہ اس آیت کا نام آیۃ العز ہے بنی عبد المطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت " قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ " سکھائی جاتی تھی (۱) اس سورت کا نام سورہ کہف ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچ سو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں (۲) محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳) یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لئے نجات و فلاح کا سبب ہے (۴) نہ لفظی نہ معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض (۵) کفار کو (۱) کفار

عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآىٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ

علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا (۷) کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا

یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ

جھوٹ کہہ رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر

لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ۝ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ

وہ اس بات پر (۸) ایمان نہ لائیں غم سے (۹) بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا

زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا

جو کچھ اس پر ہے (۱۰) کہ انہیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہتر ہیں (۱۱) اور بے شک جو کچھ اس پر ہے ایک دن

صَعِیْدًا جُرُزًا ۝ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ

ہم اسے پٹ پر میدان (سفید زمین) کر چھوڑیں گے (۱۲) کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے (۱۳)

كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا

ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب ان نوجوانوں نے (۱۴) غار میں پناہ لی پھر بولے

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے (۱۵) اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر

فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ

تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس تھپکا (۱۶) پھر ہم نے انہیں جگایا

(۷) جاہل جماعت سے یہ بہتان نکلتا ہے اور ایسی غلط بات بکتے ہیں (۸) یعنی قرآن شریف پر (۹) اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالئے (۱۰) خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادن یا انہار (۱۱) اور کون زہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات سے بچتا ہے (۱۲) اور آبادی کے بعد ویران کر دیں گے اور نبات و اشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا [illegible] (۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحاب کہف ہیں [illegible] (۱۴) اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کے (۱۵) اور ہدایت و نصرت اور رزق و مغفرت اور دشمنوں سے امن [illegible] اصحاب کہف قوی ترین اقوال یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں مکسلمینا، یملیخا، مرطونس، بینونس، سارینونس، ذونواس، کشفیططنونس اور ان کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے، سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں جاتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آ جاتا ہے، کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے، بچے کے رونے، باری کے بخار، درد سر، ام الصبیان، خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت، عقل کی تیزی، قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ اسماء لکھ کر تعویذ کی طرح بازو میں باندھے جائیں (جمل) [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت ابتر ہو گئی وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اسے قتل کر ڈالتا [illegible] اپنا ایمان بچانے کے لئے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوئے [illegible] بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے [illegible] عمال حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا اس نے ان اصحاب کے نام [illegible] پورا واقعہ رانگ کی تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق میں دیوار [illegible]

لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ

کہ دیکھیں دونوں گروہوں میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال

عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾

تمہیں سنائیں وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی

وَّرَبَطْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

اور ہم نے ان کی ڈھارس بندھائی جب کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے

الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰـهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾

ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی

هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ

یہ جو ہماری قوم ہے اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے ان پر

بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ وَ

کوئی روشن سند تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے [19] اور

اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ

جب تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب

لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى

تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا اور اسے

بقیہ صفحہ ۵۲۹ — کے نور محفوظ کر ... یا یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی گئی کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا زمانے گزرے سلطنتیں بدلیں حتیٰ کہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا اس کا نام بیدروس تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت کی پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے سے منکر ہو گئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ وزاری سے بارگاہ الٰہی میں دعا کی یا رب کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرا دی دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے اصحاب کہف بحکم الٰہی فرحاں و شاداں اٹھے چہرے شگفتہ طبیعتیں خوش زندگی کی تروتازگی موجود ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کے لئے کھڑے ہو گئے فارغ ہو کر یملیخا سے کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ بھی خبر لائیے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے سنا تعجب ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے کل تو کوئی شخص اپنا ایمان نہیں ظاہر کر سکتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں لوگ بے خوف و خطر حضرت کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں پھر آپ نانبائی کی دکان پر گئے کھانا خریدنے کے لئے اس کو دقیانوسی سکہ کا روپیہ دیا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اس کو دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آ گیا ہے انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے انہوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا ہے حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سنہ موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں ہم لوگ بوڑھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہو جائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے حاکم نے کہا آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سینکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے آپ نے فرمایا کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہیں چلو میں تمہیں ان سے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد اور ایک خلق کثیر ان کے ہمراہ سر غار پہنچے اصحاب کہف یملیخا کے انتظار میں تھے کثرت

الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا

محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب

غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَٰلِكَ مِنْ

ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے ف۲۰ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ف۲۱ یہ

آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا

تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ وَ

کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے اور تم انہیں جاگتا سمجھو ف۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور

نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ

ہم ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۲۳ اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے

بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

غار کی چوکھٹ پر ف۲۴ اے سننے والے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے

رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

اور یونہی ہم نے ان کو جگایا ف۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ف۲۷ ان میں ایک کہنے والا بولا ف۲۵

كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا

تم یہاں کتنی دیر رہے، کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ف۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا

بقیہ صفحہ ۵۳۰ — لوگوں نے آپ کی آواز اور کھٹکے سن کر گھبرا کر پکڑ لیے گئے اور دقیانوس کی فوج اور مدد شہر میں آ رہی ہے لشکر اور شکر بجا لانے لگے اتنے میں یہ لوگ پہنچے یملیخا نے تمام قصہ سنایا ان حضرات نے سمجھا کہ ہم بحکم الٰہی اتنا عرصہ سوئے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے بعد موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکم شہر غار پر پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی جس میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی دقیانوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دیا ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں کہ جب کبھی یہ غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجا لائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرما دی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے حاکم نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدہ شکر الٰہی بجا لایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اصحاب کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنے خواب گاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروف خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی بادشاہ نے سال کے صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے بادشاہ نے سر غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں (خازن وغیرہ) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم سے ہے (۲۰) یعنی انہیں کسی چند سال دیا کہ کوئی آزار ہوا ان کو نہ پہنچے (۲۱) یہ اصحاب کہف کے (۸) دقیانوس بادشاہ ساتھ (۱۹) اور ان کے لئے شریک اور وہ غار ایسا ہے کہ جس میں ایک دوسرے کا (۲۰) جس پر تمام دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ گرمی انہیں نہیں پہنچتی (۲۱) اور تازہ ہوا انہیں پہنچتی ہیں (۲۲) کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں (۲۳) سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو (۲۴) جسموں کو زمین کھا نہ جائے ... (۲۵) اللہ تعالیٰ نے ایک مدت تک ان کی حفاظت فرمائی ہے ...

لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ

تم ٹھہرے ف۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ف۳۱ شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا

اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَ لْیَتَلَطَّفْ وَ لَا یُشْعِرَنَّ

کھانا زیادہ ستھرا ہے ف۳۲ کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہئے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو

بِكُمْ اَحَدًا ۟﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ

تمہاری اطلاع نہ دے بے شک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے ف۳۳ یا اپنے دین

فِیْ مِلَّتِهِمْ وَ لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۟﴿۲۰﴾ وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ

ف۳۴ میں پھیر لیں گے اور ایسا ہو تو تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی ف۳۵

لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ۚۗ اِذْ

کہ لوگ جان لیں ف۳۶ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب

یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ

وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے ف۳۷ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب

اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ

انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے ف۳۸ قسم ہے کہ ہم تو ان پر

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ

مسجد بنائیں گے ف۳۹ اب کہیں گے ف۴۰ کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ

جنگ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انہوں نے اصحاب کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے (۲۶) ایک مدت دراز کے بعد (۲۷) اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں (۲۸) یعنی مکسلمینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں (۲۹) کیونکہ وہ غار میں طلوع آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریب غروب تھا اس سے انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظن غالب کی بنا پر قول روا ہے (۳۰) انہیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انہیں کچھ ایسے دلائل و قرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا جس سے انہوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا (۳۱) یعنی دقیانوسی سکہ کا روپیہ جو گھر سے لے کر چلے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لئے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقہ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہئے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے (۳۲) اور اس میں کوئی شبہ حرمت نہیں (۳۳) اور بری طرح قتل کریں گے (۳۴) یعنی جبراً تمہیں کفری ملت (۳۵) اور لوگوں کو قیامت کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد (۳۶) اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار رکھتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے (۳۷) یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں (۳۸) یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی (۳۹) جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں (مدارک) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے (۴۰) نصرانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاقب نے کہا

سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ

چھٹا ان کا کتا بے دیکھے الاؤ تکا بات (۴۱) اور کچھ کہیں گے سات ہیں (۴۲) اور آٹھواں ان کا کتا

قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ

تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے (۴۳) انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے (۴۴) تو ان کے بارے میں (۴۵)

إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ

بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی (۴۶) اور ان کے (۴۷) بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو اور ہرگز کسی بات کو

لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُرْ

نہ کہنا کہ میں کل یہ کردوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے (۴۸) اور اپنے رب

رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ

کی یاد کر جب تو بھول جائے (۴۹) اور یوں کہو کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس (۵۰) سے نزدیک تر

هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا

راستی کی راہ دکھائے (۵۱) اور وہ اپنے غار میں تین سو برس ٹھہرے نو اوپر

تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

(۵۲) تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے (۵۳) اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب (۵۴)

أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي

وہ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے (۵۵) اس کے سوا ان کا (۵۶) کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو

(۴۱) جو بے جانے کہہ دی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی (۴۲) اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انہوں نے یہ بات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل کر کے کہی (۴۳) کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائنات ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے (۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثنا فرمایا (۴۵) اہل کتاب سے (۴۶) جو قرآن میں نازل فرمادی گئی آپ اسی پر اکتفا کریں اور اس معاملہ میں ان کے جہل کا اظہار کر کے رنجیدہ نہ ہوں (۴۷) یعنی اصحاب کہف کے (۴۸) یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ ان شاء اللہ ایسا کروں گا بغیر ان شاء اللہ کے نہ کہے شان نزول اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور نے فرمایا کل بتاؤں گا اور ان شاء اللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل فرمائی (۴۹) یعنی ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تک اس مجلس میں رہے اس آیت کی تفسیر میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے (بخاری و مسلم) بعض عارفین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کر جب تو اپنے کو بھول جائے کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر مذکور میں فنا ہو جائے ذکر رو اگر تو گم کردہ با تمام، جھلکی مذکور مانند السلام (۵۰) واقعہ اصحاب کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے (۵۱) یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقائع کا بیان اور شق القمر اور حیوانات سے اپنی شہادت دلوانا وغیرہا (مدارک و جمل) (۵۲) اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو (۵۳) ان کا فرمانا حق ہے شان نزول نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا کہ تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی کیسی ہے اس کا ہمیں علم نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۵۴) کوئی ظاہر ہو یا کوئی باطن اس سے چھپا نہیں (۵۵) آسمان اور زمین والوں کا

بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

دے گا کیا ہی برا پینا ہے فٹ۶۳ اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ بے شک جو ایمان لائے اور نیک

الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

کام کئے ہم ان کے نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں فٹ۶۴ ان کے لئے بسنے کے

جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ

باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن

أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَ

پہنائے جائیں گے فٹ۶۵ اور سبز کپڑے کریب اور قناویز کے

إِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ

پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے فٹ۶۶ کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کی کیا ہی

مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ

اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو فٹ۶۷ کہ ان میں ایک کو فٹ۶۸ ہم نے

مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ

انگوروں کے دو باغ دئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور ان کے بیچ میں کھیتی رکھی فٹ۶۹ دونوں باغ اپنے

آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ

پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ دی فٹ۷۰ اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ فٹ پھل رکھتا تھا

(۶۳) [illegible] پانی [illegible] کی طرح [illegible] حدیث میں ہے کہ [illegible] کے قریب [illegible] ہو جائے گا [illegible]

[illegible] بعض مفسرین قائل ہیں [illegible] (۶۴) بلکہ انہیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں

(۶۵) [illegible] سونے اور چاندی اور موتیوں کے [illegible] حدیث صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضاء جنتی

[illegible] (۶۶) [illegible] (۶۷) [illegible] اس میں غور کر کے اپنا انجام [illegible]

[illegible] (۶۸) [illegible] (۶۹) [illegible] (۷۰) [illegible] کے علاوہ [illegible]

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ

اور وہ پھل رکھتا تھا تو اپنے ساتھی سے بولا اور وہ اس سے رد و بدل کرتا تھا میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں

دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ

اپنے باغ میں گیا اور اپنی جان پر ظلم کرتا ہوا بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو

اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىٕمَةً ۙ وَّ لَىٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ

اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو اور اگر میں اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس سے

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ

بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا اس کے ساتھی نے اس سے الٹ پھیر کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے

خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ

تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر تجھے ٹھیک مرد کیا لیکن میں تو یہی کہتا ہوں

رَبِّيْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا

کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا

شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾

جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا اگر تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا

فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

تو قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے اچھا دے اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں

[illegible]

مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ

اتارے تو وہ پٹ پر میدان ہو کر رہ جائے ف۸۵ یا اس کا پانی زمین میں دھنس جائے ف۸۶ پھر تو

تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ

اسے ہرگز تلاش نہ کرسکے ف۸۷ اور اس کے پھل گھیر لیے گئے ف۸۸ تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۸۹ اس لاگت پر

اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ

جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا ف۹۰ اور کہہ رہا ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو

بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ

شریک نہ کیا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ لینے

مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾

کے قابل تھا ف۹۱ یہاں کھلتا ہے ف۹۲ کہ اختیار سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ

اور ان کے سامنے ف۹۳ زندگانی دنیا کی کہاوت بیان کرو ف۹۴ جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب

بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي

زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا ف۹۵ کہ سوکھی گھاس ہوگیا جسے ہوائیں اڑائیں ف۹۶ اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ

قابو والا ہے ف۹۷ مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے ف۹۸

(۸۵) کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان باقی نہ رہے (۸۶) نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جاسکے (۸۷) چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا (۸۸) اور باغ بالکل ویران ہوگیا (۸۹) پشیمانی اور حسرت سے (۹۰) اس حال کو دیکھ کر اس کو مومن کی نصیحت یاد آئی اور اب وہ سمجھا کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے (۹۱) کہ ضائع شدہ چیز کو واپس لا سکتا (۹۲) اور یہ حقیقت میں معلوم ہوتا ہے (۹۳) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹۴) کہ اس کی حالت ایسی ہے (۹۵) میں سبزہ و رونق پھر قریب ہی ایسا ہو (۹۶) اور پراگندہ کردیں (۹۷) پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی اس آیت میں دنیا کی تری و تازگی اور بہجت و شادابی اور اس کے فنا و ہلاک ہونے کی ایک تمثیل فرمائی گئی کہ جس طرح سبزہ شاداب ہو کر فنا ہو جاتا ہے اور اس کا نام و نشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی حیات بے اعتبار کی ہے اس پر مغرور و شیدا ہونا عقل کا کام نہیں (۹۸) راہ قبر و آخرت کے لئے توشہ نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال و اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمال صالحہ آخرت کی اور اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے

الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ

باقی رہنے والی اچھی باتیں ف٩٩ ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو

الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾

چلائیں گے ف١٠٠ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے ف١٠١ اور ہم انہیں اٹھائیں گے ف١٠٢ تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ

اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے پیش ہوں گے ف١٠٣ بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا ف١٠٤ بلکہ

زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ

تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا وقت نہ رکھیں گے ف١٠٥ اور نامہ اعمال رکھا جائے گا ف١٠٦ تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ

کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے اور ف١٠٧ کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا

چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا

يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ

رب کسی پر ظلم نہیں کرتا ف١٠٨ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو ف١٠٩ تو سب نے سجدہ کیا

اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ

سوا ابلیس کے قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا ف١١٠ تو کیا اسے اور اس کی اولاد کو

(٩٩) باقیات صالحات سے اعمال خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں جیسے کہ پنج گانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں فرمایا اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا (١٠٠) کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر ابر کی طرح رواں ہوں گے (١٠١) نہ اس پر کوئی پہاڑ ہو گا نہ عمارت نہ درخت (١٠٢) قبروں سے اور موقف حساب میں حاضر کریں گے (١٠٣) ہر ہر امت کی جماعت کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالٰی ان سے فرمائے گا (١٠٤) زندہ برہنہ تن اور بے زر و مال (١٠٥) جو وعدہ کہ ہم نے زبان انبیاء پر فرمایا تھا یا ان سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے (١٠٦) ہر شخص کا اس کے ہاتھ میں مومن کا داہنے میں کافر کا بائیں میں (١٠٧) اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھ کر (١٠٨) نہ کسی کو بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے (١٠٩) تحیت کا (١١٠) اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اے بنی آدم۔

أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَا أَشْهَدْتُهُمْ

میرے سوا دوست بناتے ہو (ف۱۱۱) اور وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی برا بدل ملا (ف۱۱۲) نہ میں نے آسمانوں اور

خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

زمین کو بناتے وقت انہیں سامنے بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ گمراہ کرنے والوں

الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ

کو بازو بناؤں (ف۱۱۳) اور جس دن فرمائے گا (ف۱۱۴) کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ

تو انہیں پکاریں گے وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے (ف۱۱۵) درمیان ایک ہلاکت کا میدان کردیں گے (ف۱۱۶) اور مجرم

النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا

دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کریں گے کہ انہیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور بےشک ہم نے

فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ

لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی (ف۱۱۷) اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر

شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا

جھگڑالو ہے (ف۱۱۸) اور آدمیوں کو کسی چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت (ف۱۱۹) ان کے پاس آئی اور اپنے

رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَ

رب سے معافی مانگتے (ف۱۲۰) مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے (ف۱۲۱) یا ان پر قسم قسم کا عذاب آئے اور

(۱۱) اور ان کی اطاعت اختیار کرتے ہو (۱۲) کہ بجائے طاعتِ الٰہی بجالانے کے طاعتِ شیطان میں مبتلا ہوئے (۱۳) معنی یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے میں میں منفرد اور یگانہ ہوں نہ میرا کوئی شریک عمل نہ کوئی مشیر کار پھر میرے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے (۱۴) اللہ تعالیٰ کفار سے (۱۵) یعنی بتوں اور بت پرستوں کے یا اہلِ ہدیٰ اور اہلِ ضلال کے (۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موبق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے (۱۷) [illegible] (۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہاں آدمی سے مراد [illegible] بعض مفسرین کا قول ہے کہ تمام [illegible] مراد ہیں بعض کے نزدیک [illegible] (۱۹) یعنی قرآن [illegible] رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک (۲۰) معنی یہ ہیں کہ ان کے لئے [illegible] نہیں ہے [illegible] استغفار سے [illegible] (۲۱) یعنی وہ [illegible] جو مقدر ہے [illegible]

مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۚ وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ

اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر خوشی ف۱۲۲ اور ڈر سنانے والے ف۱۲۳ اور جو کافر ہیں وہ

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا

باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں ف۱۲۴ کہ اس سے حق کو ہٹا دیں اور انہوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر انہیں سنائے

هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا

گئے تھے ف۱۲۵ ان کی ہنسی بنالی اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیرے ف۱۲۶ اور اس کے

قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ

ہاتھ جو آگے بھیج چکے ف۱۲۷ اسے بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں

اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ

گرانی ف۱۲۸ اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے ف۱۲۹ اور

رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ

تمہارا رب بخشنے والا مہر والا ہے اگر وہ انہیں ف۱۳۰ ان کے کیے پر پکڑتا تو جلد ان پر عذاب بھیجتا ف۱۳۱

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ

بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۳۲ جس کے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کر دیں ف۱۳۳

لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع ۸ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ

جب انہوں نے ظلم کیا ف۱۳۴ اور ہم نے ان کی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو جب موسیٰ ف۱۳۵ نے اپنے خادم سے

(۱۲۲) ایمانداروں اطاعت شعاروں کے ثواب کی (۱۲۳) بے ایمانوں نافرمانوں سے عذاب (۱۲۴) اور رسولوں کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں (۱۲۵) عذاب کے (۱۲۶) اور چند پذیر نہ ہو اور ان پر عمل نہ کرے (۱۲۷) یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا (۱۲۸) کہ حق بات نہیں سنتے (۱۲۹) یہ ان کے حق میں ہے جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں (۱۳۰) دنیا میں (۱۳۱) لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے مہلت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی (۱۳۲) یعنی روز قیامت حساب کا دن (۱۳۳) وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا اور وہ بستیاں ویران ہو گئیں ان بستیوں سے قوم ہود و عاد و ثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں (۱۳۴) حق کو نہ مانا، کفر اختیار کیا (۱۳۵) ابن عمران جو صاحب توریت و معجزات ظاہرہ

لَآ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا

کہا فٹ ۱۳۶ میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں فٹ ۱۳۷ یا قرنوں (مدتوں) تک چلا جاؤں فٹ ۱۳۸ پھر جب وہ

مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا

دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے فٹ ۱۳۹ اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی پھر جب

جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا٘ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

وہاں سے گزر گئے فٹ ۱۴۰ موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا فٹ ۱۴۱

قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ٘ وَمَاۤ

بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے

اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ٘ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ٘ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے فٹ ۱۴۲ تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبھا ہے

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ٘ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا

موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے فٹ ۱۴۳ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں میں سے

مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾

ایک بندہ پایا فٹ ۱۴۴ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی فٹ ۱۴۵ اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا فٹ ۱۴۶

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾

اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی فٹ ۱۴۷

(۱۳۶) ان کا نام یوشع بن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت و صحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں (۱۳۷) بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لئے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم مصمم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں (۱۳۸) مدت دراز تک چلوں گا پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے (۱۳۹) جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروف خواب ہوگئے بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہوگئی اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (۱۴۰) اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت (۱۴۱) تھکان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی حد مقصود سے آگے بڑھ کر تھکان اور بھوک معلوم ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزل مقصود کی طرف واپس ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے معذرت کی اور (۱۴۲) یعنی مچھلی نے (۱۴۳) مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول مقصد کی علامت ہے جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی (۱۴۴) جو چادر اوڑھے آرام فرما رہا تھا یہ حضرت خضر تھے علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام لفظ خضر لقب ہے اور وجہ لقب کی یہ ہے کہ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں کی گھاس خشک ہو تو سرسبز ہوجاتی ہے آپ کا نام بلیا اور کنیت ابوالعباس ہے ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں آپ نے دنیا ترک کردی۔ (خازن و مدارک) (۱۴۵) اس رحمت سے یا نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا طول حیات آپ ولی تو بالیقین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے (۱۴۶) یعنی غیوب کا علم مفسرین نے فرمایا علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریق الہام حاصل ہو حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا کہ سفید چادر میں لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں سلام کیا انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں موسیٰ ہوں انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ فرمایا جی ہاں (۱۴۷) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں

قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴿٧٤﴾

ع ۹ ۲۱

کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے (۱۴۷) اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں (۱۴۸) کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں (۱۴۹) اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے (۱۵۰) اس بندہ نے اسے چیر ڈالا (۱۵۱) موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈبا دو بیشک یہ تم نے بری بات کی (۱۵۲) کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے (۱۵۳) کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو (۱۵۴) اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو پھر دونوں چلے (۱۵۵) یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا (۱۵۶) اس بندہ نے اسے قتل کر دیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان (۱۵۷) بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی بیشک تم نے بہت بری بات کی

رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ تواضع و ادب پیش آئے (مدارک) (۱۴۷) حضرت خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں (۱۴۸) حضرت خضر نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امور منکرہ و ممنوعہ دیکھیں گے اور انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکر دیکھ کر صبر کر سکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترک صبر کا عذر بھی خود ہی بیان فرما دیا اور فرمایا (۱۴۹) در ظاہر میں وہ منکر ہی ہو حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا مفسرین و محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ علم باطن و مکاشفہ ہے اور یہ اہل کمال کے لئے باعث فضل ہے چنانچہ وارد ہوا ہے کہ صدیق و نماز و روزہ کی زیادتی کے سبب فضیلت نہیں بلکہ ان کی فضیلت اس چیز سے ہے جو ان کے سینہ میں ہے یعنی علم باطن و علم اسرار کیونکہ جو افعال حضرت خضر سے صادر ہوئے وہ شریعت سے اوپر کے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں (۱۵۰) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مستفید کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبان اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں (مدارک و ابو السعود) (۱۵۱) اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کر لیا (۱۵۲) اور بسولے یا کلہاڑی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا (۱۵۳) حضرت خضر نے (۱۵۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۱۵۵) کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں (۱۵۶) کشتی سے اتر کر ایک مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے (۱۵۷) جو ان میں خوبصورت تھا اور حد بلوغ کو نہ پہنچا تھا بعض مفسرین نے کہا جوان تھا اور رہزنی کیا کرتا تھا (۱۵۸) جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ

کہا (۱۵۹) میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے (۱۶۰) کہا

إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ

اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف

مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا

سے تمہارا عذر پورا ہو چکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے (۱۶۱) ان دہقانوں

أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ

سے کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی (۱۶۲) پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے اس

يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ

بندہ نے (۱۶۳) اسے سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے (۱۶۴) کہا

هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

یہ (۱۶۵) میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر (بھید) بتاؤں گا جن پر آپ

عَلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي

سے صبر نہ ہو سکا (۱۶۶) وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی (۱۶۷) کہ دریا میں کام کرتے

الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ

تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا (۱۶۸) کہ ہر ثابت کشتی

(۱۵۹) حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ (۱۶۰) اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۱۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے (۱۶۲) اور میزبانی پر آمادہ نہ ہوئے حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے (۱۶۳) یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دست مبارک لگا کر اپنی کرامت سے (۱۶۴) کیونکہ یہ ہماری تو حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مدارات نہیں کی ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا اس پر حضرت خضر نے (۱۶۵) وقت یا اس مرتبہ کا انکار (۱۶۶) اور اس کے اندر جو اسرار تھے ان کا اظہار کر دوں گا (۱۶۷) جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کر سکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو (۱۶۸) کہ انہیں واپسی میں اس کی طرف گزرنا ہوتا اس بادشاہ کا نام جلندی تھا کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا

یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا ان سے ادھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی

یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا (۹۳) قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ

بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ۱۹۸ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یاجوج

وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى

و ماجوج ۱۹۹ زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کر دیں اس پر

اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ سَدًّا (۹۴) قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ

کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنا دیں ۲۰۰ کہا وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے ۲۰۱

فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا ۙ (۹۵) اٰتُوْنِیْ زُبَرَ

تو میری مدد طاقت سے کرو ۲۰۲ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنا دوں ۲۰۳ میرے پاس لوہے کے

الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ

تختے لاؤ ۲۰۴ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کر دی کہا دھونکو

حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ (۹۶) فَمَا

یہاں تک کہ جب اسے آگ کر دیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبا انڈیل دوں تو

اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا (۹۷) قَالَ هٰذَا

یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا ۲۰۵ یہ

بقیہ صفحہ ۵۴۵ = تمام آبادی کا نام و نشان نہ تھا، وہاں انہیں آفتاب وقت غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے (۱۸۴) اس چشمہ کے پاس (۱۸۵) جو شکار کئے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے اس کے سوا ان کے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھا اور دریائی مردہ جانور ان کی غذا تھے یہ لوگ کافر تھے (۱۸۶) وہ ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اس کو قتل کر دے (۱۸۷) اور انہیں احکام شرع کی تعلیم دے ... (۱۸۸) یعنی کفر و شرک ... (۱۸۹) ... (۱۹۰) ... (۱۹۱) یعنی جنت (۱۹۲) ... ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ (۱۹۳) جانب مشرق میں (۱۹۴) اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے (۱۹۵) ... (۱۹۶) ... سلطنت اور ملک ... (۱۹۷) جانب شمال میں (خازن) (۱۹۸) کیونکہ ان کی زبان عجیب و غریب تھی ... (۱۹۹) یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے زمین میں فساد کرتے تھے ربیع کے زمانہ میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے ... اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے آدمیوں کو کھا لیتے تھے اور درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی (۲۰۰) کہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں اور ہم ان کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں (۲۰۱) یعنی اللہ کے فضل سے میرے پاس مال کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں (۲۰۲) اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو (۲۰۳) ... (۲۰۴) ... تختے ...

رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ

میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا ف۲۰۶ اسے پاش پاش کر دیگا اور میرے رب کا

رَبِّيْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي

وعدہ سچا ہے ف۲۰۷ اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آوے گا سیلاب کی طرح اور صور پھونکا

الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ

جائے گا ف۲۰۸ تو ہم سب کو ف۲۰۹ اکٹھا کر لائیں گے اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے

عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ

ف۲۱۰ وہ جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا تھا ف۲۱۱ اور

كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ

حق بات سن نہ سکتے تھے ف۲۱۲ تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ

يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ

میرے بندوں کو ف۲۱۳ میرے سوا حمایتی بنالیں گے ف۲۱۴ بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار

نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ

کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ف۲۱۵ ان کے جن کی ساری

سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی ف۲۱۶ اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں

بقیہ صفحہ ۵۴۶ [illegible] ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھر دیا اور آگ دے دی [illegible] دیوار پہاڑ کی بلندی تک [illegible] کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی [illegible] ذوالقرنین نے [illegible] (۲۰۶) اور یاجوج ماجوج کے خروج کا وقت قریب قیامت (۲۰۷) حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے [illegible] [illegible] ان میں کوئی کہنے والا کہے گا [illegible] انشاء اللہ [illegible] [illegible] اس دن کی محنت رائیگاں نہ جائے گی اور اگلے دن انہیں دیوار اتنی ہی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائیں گے جانوروں اور درختوں کو اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے ان کو کھا جائیں گے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہو سکیں گے اللہ تعالیٰ بدعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں ہلاک کرے گا اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے (۲۰۸) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کا نکلنا قرب قیامت کے علامات میں سے ہے (۲۰۹) یعنی تمام خلق کو عذاب و ثواب کے لئے روز قیامت (۲۱۰) کہ اس کو صاف دیکھیں (۲۱۱) اور وہ آیات الٰہیہ [illegible] و دلائل قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے [illegible] کسی چیز [illegible] (۲۱۲) اپنی بدبختی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت رکھنے کے باعث (۲۱۳) مثل حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر و ملائکہ کے (۲۱۴) [illegible] کہ یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ [illegible] ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے (۲۱۵) یعنی وہ لوگ کون ہیں جو عمل کرکے تھکے اور مشقتیں اٹھائیں اور یہ امید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل و عطا سے نوازے جائیں گے مگر بجائے اس کے ہلاکت و بربادی میں پڑے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ یہود و نصاریٰ ہیں [illegible] حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا [illegible] (۲۱۶) اور کل باطل ہوئے

صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا (۲۱۷) تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے (۲۱۸) یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس پر کہ انہوں نے کفر کیا

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے (۲۱۹) وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا

عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

نہ چاہیں گے (۲۲۰) تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ

اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں (۲۲۱) تم فرماؤ ظاہر صورت

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

بشری میں تو میں تم جیسا ہوں (۲۲۲) مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے (۲۲۳) تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید

رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے (۲۲۴)

ع ۱۲ / ۹ / ۲

(۲۱۷) اور حشر و نشر اور حساب و ثواب کے منکر رہے (۲۱۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ روز قیامت بعض لوگ ایسے اعمال لائیں گے جو ان کے خیال میں مکہ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہو گا (۲۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر عرش رحمٰن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں حضرت کعب نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ ہے اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کریں گے (۲۲۰) جس طرح دنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اور اعلیٰ و ارفع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہو گی کیونکہ وہ جانتے ہوں گے کہ فضل الٰہی سے انہیں بہت اعلیٰ و ارفع منازل و مکانات حاصل ہیں (۲۲۱) یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات لکھے جائیں اور ان کے لئے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے اور تمام خلق لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے مدعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی نہایت نہیں شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپ کی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی پھر آپ کیسے فرماتے ہیں کہ تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ جب آیہ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ ہمیں توریت کا علم دیا گیا اور اس میں ہر شے کا علم ہے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی مدعا یہ ہے کہ کل شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو (۲۲۲) کہ مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورت خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصاف بشر سے عالی ہیں جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام و ظواہر تو حد بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملاء اعلیٰ سے متعلق ہیں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غلبۂ انوار حق آپ پر علی الدوام حاصل ہو بہر حال آپ کی ذات و کمالات

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ ۱۹ ۔ رکوعاتها ۶ ۔ آیاتها ۹۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ مریم مکی ہے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ اس میں چھ رکوع اٹھانوے آیتیں ہیں

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب

نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ

کو آہستہ پکارا عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر سے بڑھاپے کا

الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ

بھبھوکا پھوٹا (شعلہ چمکا) اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا اور مجھے اپنے بعد اپنے

الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ

قرابت والوں کا ڈر ہے اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا

لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ

دے ڈال جو میرا کام اٹھائے وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب کا وارث ہو اور اسے میرے رب

رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ

پسندیدہ کر اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ

اس نام کا کوئی نہ کیا عرض کی اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو

بقیہ صفحہ ۵۴۸ = میں آپ کا ذکر اس قرآن میں ہے [illegible] آپ کو اپنی علامت [illegible] کے لئے حکم فرمایا گیا [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے (خازن) مسئلہ کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنے مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحاب عزت و عظمت بطریق تواضع فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لئے روا نہیں ہوتا [illegible] اللہ تعالیٰ نے فضائل جلیلہ و مراتب رفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصف عام سے ذکر کرنا [illegible] طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل کہتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے [illegible] میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوص بالعلم اور مکرم عند اللہ ہونے کا بیان ہے (۲۲۳) [illegible] شرک ہے [illegible] مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ دجال سے محفوظ رکھے گا [illegible] شریف میں ہے کہ جو شخص سورہ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

(۱) سورہ مریم مکیہ ہے [illegible] آیتیں ہیں [illegible] (۲) کیونکہ [illegible] سے معلوم ہوتا ہے [illegible] فائدہ [illegible] کہ پیرانہ سالی کی عمر میں [illegible] کا طلب کرنا [illegible] قوم اس پر ملامت کرے [illegible] دعا کا اخفاء مناسب تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ ضعف پیری کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہو گئی تھی (مدارک، خازن) (۳) یعنی پیرانہ سالی کا ضعف نہایت کو پہنچ گیا کہ ہڈی جو نہایت مضبوط عضو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اعضاء و قویٰ کا حال محتاج بیان نہیں (۴) کہ تمام سر سفید ہو گیا (۵) ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مستجاب الدعوات کیا (۱) چچا اور چچا زاد وغیرہ کا کہ وہ شریر لوگ ہیں [illegible] میرے بعد دین میں رخنہ اندازی کریں [illegible] مشاہدہ میں آ چکا ہے (۷) اور ہمارے [illegible] (۸) تو پہلے اصل سے اس کو نبوت عطا فرما [illegible] اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا

مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا

سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی (۲۴) تو ان سے ادھر (۲۵) ایک پردہ کر لیا

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ

تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی (روح الامین) بھیجا (۲۶) وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا بولی میں تجھ سے

بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ

رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں

لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ

کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو

يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں کہا یونہی ہے (۲۷) تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ (۲۸)

عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا

مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی (۲۹) کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت (۳۰) اور یہ کام

مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَاءَهَا

ٹھہر چکا ہے (۳۱) اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لیے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی (۳۲) پھر اسے جننے

الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا

کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا (۳۳) بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی

(۲۴) اپنے مکان میں یا بیت المقدس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لئے خلوت میں بیٹھیں (۲۵) یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان (۲۶) جبریل علیہ السلام (۲۷) یہی منظور الٰہی ہے کہ تمہیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لڑکا عنایت فرمائے (۲۸) یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا (۲۹) اور اپنی قدرت کی برہان (۳۰) ان کے لئے جو اس کے دین کا اتباع کریں اور اس پر ایمان لائیں (۳۱) علم الٰہی میں ایسا مقدر ہو چکا ہے، بدل نہیں سکتا۔ جب حضرت مریم کو اطمینان ہو گیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقدرت الٰہی فی الحال حاملہ ہو گئیں اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس سال کی تھی (۳۲) اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیت لحم تھی وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچازاد بھائی یوسف نجار ہے جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت و تقوٰی اور ہر وقت کا حاضر رہنا اور کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کر کے خاموش ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو ان کو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا آخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجئے کہ میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو تو اس نے کہا کہ اے مریم مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم کے اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہو سکتا ہے حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بیج ہی کے بغیر پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں یوسف نے کہا میں یہ تو نہیں کہتا بے شک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے حضرت مریم نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہو گئی تھیں اس لئے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں اس لئے وہ بیت لحم میں چلی گئیں (۳۳) جس کا درخت جنگل میں خشک ہو گیا تھا وقت سخت سردی کا تھا آپ اس درخت کی جڑ میں آئیں تاکہ اس سے ٹیک لگائیں اور مصیبت کے اندیشہ سے

الجزء ١٦

وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ

اور بھولی بسری ہو جاتی تو اسے ف۳۴ اس کے تلے سے پکارا ف۳۵ کہ غم نہ کھا بے شک تیرے

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ

رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے ف۳۶ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی

رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ

پکی کھجوریں گریں گی ف۳۷ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ف۳۸ پھر اگر تو کسی آدمی کو

الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ

دیکھے ف۳۹ تو کہہ دینا میں نے آج رحمن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے

اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا

بات نہ کروں گی ف۴۰ تو اسے گود میں لے اپنی قوم کے پاس آئی ف۴۱ بولے اے مریم بے شک تو نے بہت بری

فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ

بات کی اے ہارون کی بہن ف۴۲ تیرا باپ ف۴۳ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں ف۴۴

بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ

بدکار اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا ف۴۵ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں

صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾

بچہ ہے ف۴۶ بچے نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ ف۴۷ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا ف۴۸

(۳۴) جبریل نے وادی کے نشیب سے (۳۵) اپنی تنہائی کا اور کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونے اور لوگوں کی بدگوئی کرنے کا (۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آب شیریں کا ایک چشمہ جاری ہو گیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہو گیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہو گئے اور حضرت مریم سے کہا گیا (۳۷) کہ زچہ کے لئے بہترین غذا ہیں (۳۸) اپنے فرزند عیسیٰ سے (۳۹) کہ مجھ سے بچے کی ولادت کا سبب پوچھے (۴۰) پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا حضرت مریم نے سکوت کی نذر مانی تھی اس سے حکم دیا گیا تاکہ کلام حضرت عیسیٰ فرمائیں اور ان کا کلام حجت قویہ ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ سفیہ کے جواب میں سکوت و اعراض چاہئے جواب جاہلاں باشد خموشی۔ مسئلہ کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی (۴۱) جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ ان کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے اور (۴۲) ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں ایک نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لئے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ ان کا زمانہ بہت بعید تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہو چکا تھا مگر چونکہ یہ ان کی نسل سے تھیں اس لئے ہارون کی بہن کہہ دیا جیسا کہ عرب کا محاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو یا اخا تمیم کہتے ہیں (۴۳) یعنی عمران (۴۴) حنہ (۴۵) کہ جو کچھ کہنا ہے وہ اس سے کہو یہ سن کر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور (۴۶) یہ گفتگو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر تکیہ لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور داہنے دست مبارک سے اشارہ کر کے کلام شروع کیا (۴۷) پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تعالیٰ پر لگتی تھی اس لئے منصب رسالت کا مقتضی یہی تھا کہ والدہ کی براءت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو دفع کر دیں جو اللہ تعالیٰ کے جناب پاک میں لگائی جاتی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہو گئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ

وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ٘ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ١ۙ سُبْحٰنَهٗ١ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ١ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ١ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ١ۙ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا

اور اس نے مجھے مبارک کیا ۴۹ میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں ۵۰ اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا ۵۱ اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں ۵۲ یہ ہے عیسٰی مریم کا بیٹا سچی بات جس میں شک کرتے ہیں ۵۳ اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اس کو ۵۴ جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اس سے فرماتا ہے ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور عیسٰی نے کہا بیشک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا ۵۵ تو اس کی بندگی کرو یہ راہ سیدھی ہے پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں ۵۶ تو خرابی ہے کافروں کے لئے ایک بڑے دن کی حاضری سے ۵۷ کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے جس دن ہمارے پاس

اس مرتبۂ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازا گیا ہے اس کی ولادت اور اس کا نسب نہایت پاک و طاہر ہے (۴۸) کتاب سے انجیل مراد ہے حسن کا قول ہے کہ آپ بطن والدہ ہی میں تھے کہ آپ کو توریت کا الہام فرما دیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کر دی گئی اور اس حالت میں آپ کا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے۔ بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی (۴۹) یعنی لوگوں کے لئے نفع پہنچانے والا، خیر کی تعلیم دینے والا، اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا (۵۰) جب تک (۵۱) جو حضرت یحییٰ پر ہوئی (۵۲) جب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت و طہارت کا یقین ہو گیا اور حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا فرما کر خاموش ہو گئے اور اس کے بعد کلام نہ کیا جب تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں (خازن) (۵۳) کہ یہود تو انہیں ساحر کذاب کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور عیسائی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا اور تین میں کا تیسرا کہتے ہیں تَعٰلَی اللہُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی تنزیہ بیان فرماتا ہے (۵۴) اس سے (۵۵) اور اس کے سوا کوئی رب نہیں (۵۶) اور حضرت عیسٰی کے باب میں نصارٰی کے کئی فرقے ہو گئے یعقوبیہ، نسطوریہ، ملکانیہ۔ یعقوبیہ تو کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ نسطوریہ کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب تک چاہا اسے زمین پر رکھا پھر اٹھا لیا اور تیسرا فرقہ یہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں مخلوق ہیں نبی ہیں یہ مومن تھا (مدارک) (۵۷) بڑے دن سے روز قیامت مراد ہے

لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

حاضر ہوں گے ف۵۸ مگر آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ف۵۹ اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا ف۶۰

اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

جب کام ہوچکے گا ف۶۱ اور وہ غفلت میں ہیں ف۶۲ اور نہیں مانتے بے شک زمین اور جو کچھ

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ

اس پر ہے سب کے وارث ہم ہوں گے ف۶۳ اور وہ ہماری ہی طرف پھریں گے ف۶۴ اور کتاب میں ف۶۵ ابراہیم کو یاد کرو

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ

بے شک وہ صدیق تھا ف۶۶ غیب کی خبریں بتاتا جب اپنے باپ سے بولا ف۶۷ اے میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے

وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ

نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے ف۶۸ اے میرے باپ بے شک میرے پاس ف۶۹ وہ علم

الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ

آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ ف۷۰ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں ف۷۱ اے میرے باپ شیطان کا

الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ

بندہ نہ بن ف۷۲ بے شک شیطان رحمن کا نافرمان ہے اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں

اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ

کہ تجھے رحمن کا کوئی عذاب پہنچے تو تو شیطان کا رفیق ہوجائے ف۷۳ بولا

(۵۸) اور اس دن کا پچھتانا اور حسرت کچھ نفع نہ دے گا افسوس کہ دنیا میں داخل حق ہو نہیں اور اللہ کے حق وعید کو سچ نہیں سمجھا بعض مفسرین نے کہا کہ یہ کلام بطریق تہدید ہے کہ اس روز ایسی ہولناک باتیں سنیں اور دیکھیں گے جن سے دل پھٹ جائیں (۵۹) نہ حق دیکھیں نہ حق سنیں بہرے اندھے بنے ہوئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الٰہ اور معبود ٹھہراتے ہیں باوجودیکہ انہوں نے صراحت اپنے بندہ ہونے کا اعلان فرمایا (۶۰) حدیث شریف میں ہے کہ جب کافر منازل جنت دیکھیں گے جن سے وہ محروم کئے گئے تو انہیں ندامت و حسرت ہوگی کہ کاش وہ دنیا میں ایمان لے آئے ہوتے (۶۱) اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں پہنچیں گے ایسی سخت دل دردی ہے (۶۲) اور اس دن کے لئے کچھ فکر نہیں کرتے (۶۳) یعنی سب فنا ہوجائیں گے ہم ہی باقی رہیں گے (۶۴) ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے (۶۵) یعنی قرآن میں (۶۶) یعنی کثیر الصدق بعض مفسرین نے کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تصدیق کرے اور احکام الٰہیہ بجا لائے (۶۷) یعنی آزر بت پرست سے (۶۸) یعنی عبادت معبود کی غایت تعظیم ہے اس کا وہی مستحق ہو سکتا ہے جو صاحب اوصاف کمال اور ولی نعم ہو نہ کہ بت جیسی ناکارہ مخلوق مدعا یہ ہے کہ اللہ واحد لاشریک لہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں (۶۹) میرے رب کی طرف سے معرفت الٰہی کا (۷۰) میرا دین قبول کر (۷۱) جس سے تو قرب الٰہی کی منزل مقصود تک پہنچ جائے (۷۲) اور اس کی فرماں برداری کر کے کفر و شرک میں مبتلا ہو (۷۳) اور لعنت و عذاب میں اس کا ساتھی ہو اس نصیحت لطف آمیز اور ہدایت دل پذیر سے آزر نے نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں

أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَ

کیا تو میرے خداؤں سے منہ پھیرتا ہے اے ابراہیم بے شک اگر تو (۷۴) باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا اور

اهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ

مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا (۷۵) کہا بس تجھے سلام ہے (۷۶) قریب ہے کہ میں تیرے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا (۷۷) بے شک وہ

بِي حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي

مجھ پر مہربان ہے اور میں ایک کنارے ہو جاؤں گا (۷۸) تم سے اور ان سب سے جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے رب کو پوجوں گا (۷۹)

عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ

قریب ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی سے بدبخت نہ ہوں (۸۰) پھر جب ان سے اور اللہ کے سوا ان کے

مِن دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَ

معبودوں سے کنارہ کر گیا (۸۱) ہم نے اسے اسحاق (۸۲) اور یعقوب (۸۳) عطا کئے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا کیا اور

وَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذْكُرْ

ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی (۸۴) اور ان کے لئے سچی بلند ناموری رکھی (۸۵) اور

فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ ۚ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنَاهُ

کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے

مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا

ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی (۸۶) اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا (۸۷) اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی

(۷۴) بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور ان کے عیب بیان کرنے سے (۷۵) تاکہ میرے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۷۶) یہ سلام متارکت تھا (۷۷) کہ وہ تجھے توفیق توبہ و ایمان دے کر تیری مغفرت کرے (۷۸) شہر بابل سے شام کی طرف ہجرت کر کے (۷۹) جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے (۸۰) اس میں تعریض ہے کہ جیسے تم بتوں کی پوجا کر کے بدنصیب ہوئے خدا کے پرستار کے لئے یہ بات نہیں اس کی بندگی کرنے والا شقی و محروم نہیں ہوتا (۸۱) ارض مقدسہ کی طرف ہجرت کر کے (۸۲) فرزند (۸۳) فرزند کے فرزند یعنی پوتے فائدہ اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اتنی دراز ہوئی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ اللہ کے لئے ہجرت کرنے اور اپنے گھر بار کو چھوڑنے کی یہ جزا ملی کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے (۸۴) کہ اموال و اولاد عنایت کئے (۸۵) کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی خواہ نصرانی سب ان کی ثنا کرتے ہیں اور نمازوں میں ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے (۸۶) طور ایک پہاڑ کا نام ہے جو مصر و مدین کے درمیان ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین سے آتے ہوئے طور کی اس جانب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے داہنی طرف تھی ایک درخت سے ندا دی گئی "یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ" اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا پالنے والا (۸۷) مرتبہ قرب عطا فرمایا حجاب مرتفع کئے یہاں تک کہ آپ نے صریر اقلام سنی اور آپ کی قدر و منزلت بلند کی گئی اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔

أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ

ہارون غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) ۸۸ اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو ۸۹ بے شک وہ وعدے کا سچا

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ

تھا ۹۰ اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو ۹۱ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا

وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ كَانَ

اور اپنے رب کو پسند تھا ۹۲ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو ۹۳ بے شک وہ صدیق

صِدِّيقًا نَبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ

تھا غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا ۹۴ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا

عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ

غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے ۹۵ اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا ۹۶ اور

ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

ابراہیم ۹۷ اور یعقوب کی اولاد سے ۹۸ اور ان میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا ۹۹ جب ان پر رحمٰن کی

آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے ۱۰۰ تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے ۱۰۱

أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ إِلَّا مَنْ

جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ۱۰۲ تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے ۱۰۳ مگر جو

السجدۃ ۵

(۸۸) جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کی دعا سے نبی کیا، حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے۔ (۸۹) جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد ہیں۔ (۹۰) انبیاء سب ہی سچے ہوتے ہیں لیکن آپ اس وصف میں خاص شہرت رکھتے ہیں، ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ سے کوئی شخص کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہیں جب تک میں واپس آؤں، آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے، آپ نے صبر کا وعدہ کیا تھا، ذبح کے موقع پر اس شان سے اس کو وفا فرمایا کہ سبحان اللہ۔ (۹۱) اور اپنی قوم جرہم کو جن کی طرف آپ مبعوث تھے۔ (۹۲) بسبب اپنی طاعت و اعمال و صبر و استقلال و احوال و خصال کے۔ (۹۳) آپ کا نام اخنوخ ہے، آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں، آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ہیں، سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں، کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوئی، آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے، سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے، ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں، یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے، اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کئے اور کتب الٰہیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا۔ (۹۴) یعنی انہیں علو مرتبت عطا کیا، یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اٹھا لیا اور یہی صحیح تر ہے، بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر دیکھا، حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں، کیسا ہوتا ہے، تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ، انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی، آپ زندہ ہوگئے، فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوف الٰہی زیادہ ہو، چنانچہ یہ بھی کیا گیا، جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغۂ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے، پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ، وہ آپ کو جنت میں لے گئے، آپ دروازے کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے، تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلئے، فرمایا اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ، وہ میں چکھ لی

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ

شَيْئًا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ

دیا جائے گا ۱۰۴ بسنے کے باغ جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے ۱۰۵ بندوں سے غیب میں کیا ۱۰۶ بیشک

كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ

اس کا وعدہ آنے والا ہے وہ اس میں کوئی بیکار بات نہ سنیں گے مگر سلام ۱۰۷ اور انہیں اس میں

فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ

ان کا رزق ہے صبح و شام ۱۰۸ یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے

كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا

جو پرہیزگار ہے اور جبریل نے محبوب سے عرض کی ۱۰۹ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو

خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے ۱۱۰ اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں آسمانوں اور زمین

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ

اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے نام کا دوسرا

سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا

جانتے ہو ۱۱۲ اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤں گا ۱۱۳ اور کیا

بقیہ صفحہ ۵۵۶ = چکا اور اور فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے اب مجھے جنت سے چلنے کے لئے کیوں کہتے ہو اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور وہ میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے انہیں چھوڑ دو وہ جنت ہی میں رہیں گے چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں (۹۵) یعنی حضرت ادریس و حضرت نوح (۹۶) یعنی ابراہیم علیہ السلام جو حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے اور آپ سے فرزند سام کے فرزند ہیں (۹۷) کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب (۹۸) حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہم و سلامہ (۹۹) شرح شریعت و کشف حقیقت کے لئے (۱۰۰) اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں خبر دی کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سن کر خضوع و خشوع اور خوف سے روتے اور سجدے کرتے تھے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخشوع قلب سننا اور رونا مستحب ہے (۱۰۱) مثل یہود و نصاریٰ وغیرہ کے (۱۰۲) اور بجائے طاعت الٰہی کے معاصی کو اختیار کیا (۱۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کے وادی بھی پناہ مانگتے ہیں یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مصر ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار سود کے خوگر ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں (۱۰۴) اور ان کے اعمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی (۱۰۵) ایماندار صالح و تائب (۱۰۶) یعنی اس حال میں کہ جنت ان سے غائب ہے ان کی نظر کے سامنے نہیں یا اس حال میں کہ وہ جنت سے غائب ہیں اس کا مشاہدہ نہیں کرتے (۱۰۷) ملائکہ کا یا آپس میں ایک دوسرے کا (۱۰۸) یعنی علی الدوام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں اہل جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ بہشتی نعمتیں ان کے سامنے پیش کی جائیں گی (۱۰۹) شان نزول بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل سے فرمایا اے جبریل تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۱۰) یعنی تمام اماکن کا وہی مالک ہے ہم ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل و حرکت کرنے میں اس کے حکم و مشیت

يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ

آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ۱۱۴ تو تمہارے رب

لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ

کی قسم ہم انہیں ۱۱۵ اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے ۱۱۶ اور انہیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر

لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ

ہم ۱۱۷ ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا ۱۱۸ پھر

لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا

ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر

وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا

دوزخ پر نہ ہو ۱۱۹ تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے ۱۲۰ پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے ۱۲۱

وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ

اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں ۱۲۲

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَ

کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور

أَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا

مجلس بہتر ہے ۱۲۳ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپادیں (قومیں ہلاک کردیں) ۱۲۴ کہ وہ ان سے بھی سامان اور

بقیہ صفحہ ۵۵۷ کے تابع ہیں اور ہر حرکت و سکون کا جاننے والا اور غفلت و نسیان سے پاک ہے (۱۱۱) جب یہ سب نہیں آپ کی خدمت ہے (۱۱۲) یعنی کسی کو اس کے ساتھ اسمی شرکت بھی نہیں اور اس کی وحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبود باطل کا نام اللہ نہیں رکھا (۱۱۳) انسان سے یہاں مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے جیسے کہ ابی بن خلف اور ولید بن مغیرہ اور انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کا شان نزول ہے (۱۱۴) تو جس نے معدوم کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کردینا کیا عجب (۱۱۵) یعنی منکرین بعث کو (۱۱۶) یعنی کفار کو ان کے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوگا (۱۱۷) کفار کے (۱۱۸) یعنی کفر میں جو سب سے زیادہ سرکش ہو اس کو مقدم کیا جائے گا بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں جکڑے طوق ڈالے ہوئے حاضر کئے جائیں گے پھر جو کفر و سرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کئے جائیں گے (۱۱۹) نیک ہو یا بد مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا آئے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کردی۔ حسن و قتادہ سے مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے (۱۲۰) یعنی ورود جہنم قضائے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مقرر کیا ہے (۱۲۱) یعنی ایمانداروں کو (۱۲۲) شان نزول نضر بن حارث وغیرہ کفار قریش بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیاں کرکے عمدہ لباس پہن کر فخر و تکبر کے ساتھ غریب فقیر (۱۲۳) مدعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کی جاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کئے جاتے ہیں تو کفار ان میں غور نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور بجائے اس کے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر و تکبر کرتے ہیں (۱۲۴) یعنی ہلاک کردیں

وَرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ

نمود میں بہتر تھے تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے ف۱۲۵

حَتّٰٓى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۗ فَسَيَعْلَمُونَ

یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ چیز جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تو عذاب ف۱۲۶ یا قیامت ف۱۲۷ تو اب جان لیں گے

مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا

کہ کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور ف۱۲۸ اور جنہوں نے ہدایت پائی ف۱۲۹ اللہ انہیں اور

هُدًى ۗ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

ہدایت بڑھائے گا ف۱۳۰ اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ف۱۳۱ تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام ف۱۳۲

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ

تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے ف۱۳۳ کیا غیب

الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ

کو جھانک آیا ہے ف۱۳۴ یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے ہرگز نہیں ف۱۳۵ اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے

وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ف۱۳۶ ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا ف۱۳۷

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ

اور اللہ کے سوا اور خدا بنا لئے ف۱۳۸ کہ وہ انہیں زور دیں ف۱۳۹ ہرگز نہیں ف۱۴۰ کوئی دم جاتا ہے

(۱۲۵) دنیا میں اس کی عمر دراز کرکے اور اس کو اس کی گمراہی و طغیان میں چھوڑ کر (۱۲۶) دنیا کا قتل و گرفتاری (۱۲۷) جو طرح طرح کی رسوائی و عذاب پر مشتمل ہے (۱۲۸) کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا لشکر اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے (۱۲۹) اور ایمان سے مشرف ہوئے (۱۳۰) اس پر استقامت عطا فرما کر اور مزید بصیرت و توفیق دے کر (۱۳۱) طاعتیں اور آخرت کے تمام اعمال اور پنجگانہ نمازیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر اور تمام اعمال صالحہ یہ سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کے لئے باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں (۱۳۲) بخلاف اعمال کفار کے کہ وہ سب اکارت اور باطل ہیں (۱۳۳) شان نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خباب بن ارت کا زمانہ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کروں گا جب تک کہ تم سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو حضرت خباب نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے وہ کہنے لگا کہ کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا حضرت خباب نے کہا ہاں عاص نے کہا تو پھر مجھے چھوڑیئے یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کروں گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں (۱۳۴) اور اس نے لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اس کو مال و اولاد ملے گی (۱۳۵) ایسا نہیں ہے تو (۱۳۶) یعنی مال و اولاد ان سب سے اس کی ملک اور اس کا تصرف اس کے ہلاک ہونے سے اٹھ جائے گا اور (۱۳۷) کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعویٰ کرنا جھوٹا ہو جائے گا (۱۳۸) یعنی مشرکوں نے بتوں کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر (۱۳۹) وہ ان کی مدد کریں اور انہیں عذاب سے بچائیں (۱۴۰) ایسا ہو ہی نہیں سکتا

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ

کہ وہ ف۱۳۱ ان کی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے ف۱۳۲ کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان

عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

بھیجے ف۱۳۳ کہ وہ انہیں خوب اچھالتے ہیں ف۱۳۴ تو تم ان پر جلدی نہ کرو ہم تو ان کی گنتی پوری

عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ

کرتے ہیں ف۱۳۵ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر ف۱۳۶ اور مجرموں کو جہنم کی

إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ

طرف ہانکیں گے پیاسے ف۱۳۷ لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمن کے پاس قرار

عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾

رکھا ہے ف۱۳۸ اور کافر بولے ف۱۳۹ رحمن نے اولاد اختیار کی بےشک تم حد کی بھاری بات لائے ف۱۵۰

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھہ کر

هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ

ف۱۵۱ اس پر کہ انہوں نے رحمن کے لئے اولاد بتائی اور رحمن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار

وَلَدًا ﴿٩٢﴾ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ

کرے ف۱۵۲ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس کے حضور بندے ہو کر حاضر

(۱۳۱) بت جنہیں یہ پوجتے تھے (۱۳۲) یعنی بت انہیں جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں زبان دے گا اور وہ کہیں گے یارب انہیں عذاب کر (۱۳۳) یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مسلط کر دیا (۱۳۴) اور معاصی پر ابھارتے ہیں (۱۳۵) اعمال کی جزا کے لئے یا سانسوں کی فنا کے لئے یا دنوں مہینوں اور برسوں کی اس میعاد کے لئے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے (۱۳۶) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مومنین متقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کر کے اٹھائے جائیں گے اور ان کی سواریوں پر طلائی مرصع زینیں اور پالان ہوں گے (۱۳۷) ذلت و اہانت کے ساتھ بسبب ان کے کفر کے (۱۳۸) یعنی جنہیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے حدیث شریف میں ہے جو ایمان لایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے اللہ کے نزدیک عہد ہے (۱۳۹) یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کہ (۱۵۰) اور انتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و قبیح کلمہ تم نے منہ سے نکالا (۱۵۱) یعنی یہ کلمہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے تو اس پر تمام جہان کا نظام درہم برہم کر دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بے باکانہ کلمہ منہ سے نکالا تو جن و انس کے سوا آسمان، زمین، پہاڑ وغیرہ تمام خلق پریشانی سے بے چین ہو گئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی ملائکہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تنزیہ بیان فرمائی (۱۵۲) وہ اس سے پاک ہے اور اس کے لئے اولاد ہونا محال ہے ممکن نہیں

عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَ عَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَ كُلُّهُمْ اٰتِیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ہو کر (153) بیشک وہ ان کا شمار جانتا ہے اور ان کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے (154) اور ان میں ہر ایک روز قیامت اس کے حضور اکیلا

فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

حاضر ہوگا (155) بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت

وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ

کردے گا (156) تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو

قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ

اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں (قومیں ہلاک کیں) (157) کیا تم ان میں کسی کو

مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

دیکھتے ہو یا ان کی بھنک (ذرا بھی آواز) سنتے ہو (158)

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ ٢٠ — ٤٥ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُهَا ١٣٥ — رُكُوْعَاتُهَا ٨

سورۂ طٰہٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (1) — اس میں ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

طٰهٰ ﴿١﴾ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو (2) ہاں اس کو نصیحت جو ڈر رکھتا

یَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ

ہو (3) اس کا اتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر والا

(153) بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور ولادت مملوکیت کے منافی ہے تو جو مملوک ہے ہرگز اولاد نہیں (154) سب اس کے علم میں محصور و محاط ہیں اور ہر ایک کے انفاس، ایام، آثار اور تمام احوال اور جملہ امور اس کے شمار میں ہیں اس پر کچھ مخفی نہیں سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں (155) بغیر مال و اولاد اور معین و ناصر کے (156) یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالٰی کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلاں میرا محبوب ہے جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰی فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالٰی عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں (157) تکذیب انبیاء کی وجہ سے بہت سی امتیں ہلاک ہو چکیں (158) وہ سب نیست و نابود کر دیئے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔

(1) سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے اس میں آٹھ رکوع، ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حرف ہیں (2) اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھاؤ۔ شان نزول: سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عبادت میں بہت جہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک ورم کر آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بحکم الٰہی عرض کیا کہ اپنے نفس پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ متاسف و متحسر رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج و ملال رہا کرتا تھا اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج و ملال کی کلفت نہ اٹھائیں قرآن پاک آپ کی مشقت کے لئے نازل نہیں کیا گیا ہے (3) وہ اس سے نفع اٹھائے گا اور ہدایت پائے گا

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا

اس نے عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ

بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ

ان کے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے ف۴ اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اسے جو اس سے بھی زیادہ

وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ

چھپا ہے ف۵ اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ف۶ اور کچھ تمہیں

حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ

موسیٰ کی خبر آئی ف۷ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی

وقف لازم

نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّآ

ہے شاید میں تمہارے لئے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں پھر جب

اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ

آگ کے پاس آیا ف۸ ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال ف۹ بیشک تو

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾

پاک جنگل طویٰ میں ہے ف۱۰ اور میں نے تجھے پسند کیا ف۱۱ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾

بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ف۱۲

(۴) یعنی ساتوں زمینوں کے نیچے۔ مراد یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے عرش و سماوات، زمین، تحت الثریٰ کچھ ہو کہیں ہو سب کا مالک اللہ ہے۔ (۵) یعنی بھید وہ ہے جس کو آدمی دل میں رکھتا اور چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے جس کو انسان کرنے والا ہے مگر ابھی جانتا بھی نہیں نہ اس سے اس کا ارادہ متعلق ہوا نہ اس تک خیال پہنچا۔ ایک قول یہ ہے کہ بھید سے مراد وہ ہے جس کو انسان چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی چیز وسوسہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ بھید بندہ کا وہ ہے جسے بندہ خود جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ ربانی اسرار ہیں جن کو اللہ جانتا ہے بندہ نہیں جانتا۔ آیت میں تنبیہ ہے کہ آدمی کو قبیح افعال سے پرہیز کرنا چاہئے وہ ظاہرہ ہوں یا باطنہ، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپا نہیں اور اس میں نیک اعمال پر ترغیب بھی ہے کہ طاعت ظاہرہ ہو یا باطنہ اللہ سے چھپی نہیں وہ جزا عطا فرمائے گا۔ تفسیر بیضاوی میں قول سے ذکر الٰہی اور دعا مراد لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ذکر و دعا میں جہر اللہ تعالیٰ کو سنانے کے لئے نہیں ہے بلکہ ذکر کو نفس میں راسخ کرنے اور نفس کو غیر کے ساتھ مشغولی سے روکنے اور باز رکھنے کے لئے ہے۔ (۶) وہ واحد بالذات ہے اور اسماء و صفات عبارات ہیں اور ظاہر ہے کہ تعدد عبارات تعدد معنی کو مقتضی نہیں۔ (۷) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احوال کا بیان فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجے علیا پاتے ہیں وہ ادائے فرائض نبوت و رسالت میں کس قدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شدائد پر صبر فرماتے ہیں۔ یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا قصہ بیان فرمایا جاتا ہے جس میں آپ مدین سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہل بیت ہمراہ تھے اور آپ نے بادشاہان شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں قطع مسافت اختیار کی۔ بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کے غربی جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو درد زہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی برف پڑ رہا تھا سردی کی شدت تھی آپ کو دور سے آگ معلوم ہوئی (۸) وہاں ایک درخت سرسبز و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اس کے قریب جاتے ہیں دور ہوتا ہے جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اس وقت آپ کو (۹) کہ اس میں تواضع اور بقعہ متبرکہ کا احترام اور وادی مقدس کی خاک سے حصول برکت کا موقع ہے (۱۰) طویٰ وادی مقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا (۱۱) تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرف کلام کے ساتھ مشرف فرمایا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہر جزو بدن سے کلام [illegible]

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾
بیشک قیامت آنے والی ہے قریب تھا کہ میں اسے سب سے چھپاؤں (۱۳) کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے (۱۴)

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿١٦﴾
تو ہرگز تجھے (۱۵) اس کے ماننے سے وہ باز نہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا (۱۶) پھر تو ہلاک ہوجائے

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا
اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ (۱۷) عرض کی یہ میرا عصا ہے (۱۸) میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں

وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلْقِهَا
اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں (۱۹) فرمایا اسے ڈال دے

يَا مُوسَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا
اے موسیٰ تو موسیٰ نے ڈال دیا تو جبھی وہ دوڑتا ہوا سانپ ہوگیا (۲۰) فرمایا اسے اٹھالے اور

تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ
ڈر نہیں اب ہم اسے پھر پہلی طرح کردیں گے (۲۱) اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا (۲۲)

تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا
خوب سپید نکلے گا بے کسی مرض کے (۲۳) ایک اور نشانی (۲۴) کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں

الْكُبْرَىٰ ﴿٢٣﴾ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ
دکھائیں فرعون کے پاس جا (۲۵) اس نے سر اٹھایا (۲۶) عرض کی اے میرے رب میرے لئے

قوت سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسم اقدس کان بن گیا سبحان اللہ (۱۲) تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے (۱۳) اور بندوں کو اس کے آنے کی خبر نہ دوں اور اس کے آنے کی خبر نہ دی جاتی اگر اس خبر دینے میں یہ حکمت نہ ہوتی (۱۴) اور اس کے خوف سے معاصی ترک کرے نیکیاں زیادہ کرے اور ہر وقت توبہ کرتا رہے (۱۵) اے امت موسیٰ خطاب بظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی امت ہے (مدارک) (۱۶) کہ تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو (۱۷) اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ ہیبت مکالمت کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ) (۱۸) اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام نبعہ تھا (۱۹) مثل توشہ اور پانی اٹھانے اور موذی جانوروں کو دفع کرنے اور اعداء سے محاربہ میں کام لینے وغیرہ کے ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکر نعمت تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۲۰) اور قدرت الٰہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور اتنے کاموں میں آتا تھا اب چکنا اژدہا ہو گیا یہ حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے (۲۱) یہ فرماتے ہی خوف جاتا رہا حتی کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثل سابق عصا بن گیا اب اس کے بعد ایک اور معجزہ عطا فرمایا جس کی نسبت ارشاد فرمایا (۲۲) یعنی کف دست راست بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالئے تو آفتاب کی طرح چمکتا نگاہوں کو خیرہ کرتا اور (۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مبارک سے رات و دن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور یہ معجزہ آپ کے اعظم معجزات میں سے ہے جب آپ دوبارہ اپنا دست مبارک بغل کے نیچے رکھ کر دباتے تو وہ دست اقدس حالت سابقہ پر آجاتا (۲۴) آپ کے صدق نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی لیجئے (۲۵) رسول ہو کر (۲۶) اور کفر میں حد سے گزر گیا اور الوہیت کا دعویٰ کرنے لگا

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ

میں تمہیں وہ لوگ بتادوں جو اس بچہ کی پرورش کریں ف۳۹ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے کہ اس کی آنکھ

عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ

ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے ف۴۰ اور تو نے ایک جان کو قتل کیا ف۴۱ تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے

فُتُوْنًا ۬ۚ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِیْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ

خوب جانچ لیا ف۴۲ تو تو کئی برس مدین والوں میں رہا ف۴۳ پھر تو ایک ٹھہرائے وعدہ پر حاضر

يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ ﴿۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ

ہوا اے موسیٰ ف۴۴ اور میں نے تجھے خاص اپنے لیے بنایا ف۴۵ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ف۴۶ لے

بِاٰيٰتِیْ وَلَا تَنِيَا فِیْ ذِكْرِیْ ﴿۴۲﴾ اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾

کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سر اٹھایا

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ

تو اس سے نرم بات کہنا ف۴۷ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے ف۴۸ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بیشک ہم

اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ

ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ف۴۹ سنتا

وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬

اور دیکھتا ف۵۰ تو اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو اولاد یعقوب کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے ف۵۱

کرے کہ صندوق کہاں پہنچا آپ کس کے ہاتھ آئے جب اس نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لئے دایاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو منہ نہ لگایا تو آپ کی بہن نے (۴۰) ان لوگوں نے اس کو منظور کیا وہ اپنی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا (۴۱) آپ کے دیدار سے (۴۲) یعنی غم فراق دور ہوا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کافر کو مارا تھا وہ مر گیا کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی اس واقعہ پر آپ کو فرعونیوں کی طرف سے اندیشہ ہوا (۴۴) محنتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر (۴۵) مدین ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اقامت فرمائی اور ان کی صاحبزادی صفورا کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا (۴۶) یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے (۴۷) اپنی وحی اور رسالت کے لئے تاکہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر تصرف کرے اور میری حجت پر قائم رہے اور میرے اور میری خلق کے درمیان خطاب پہنچانے والا ہو (۴۸) یعنی معجزات (۴۹) یعنی اس کو نرمی سے نصیحت فرمانا اور نرمی کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے بچپن میں آپ کی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئے گا اور مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تا دم مرگ باقی رہیں گی اور بعد موت دخول جنت میسر آئے گا جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اس کو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر بغیر مشورہ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا ہامان موجود نہ تھا جب وہ آیا تو فرعون نے اس کو یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت پر ایمان قبول کر لوں ہامان کہنے لگا میں تو تجھ کو عاقل و دانا سمجھتا تھا تو رب ہے بندہ بننا چاہتا ہے تو معبود ہے عابد بننے کی خواہش کرتا ہے فرعون نے کہا تو نے ٹھیک کہا اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں چنانچہ وہ ایک منزل چل کر آپ سے ملے اور جو وحی انہیں ہوئی تھی اس کی

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ

اور انہیں تکلیف نہ دے ۵۵ بیشک ہم تیرے رب کی طرف سے نشانی لائے ہیں ۵۵ اور سلامتی اسے جو

اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ﴿٤٧﴾ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ

ہدایت کی پیروی کرے ۵۶ بیشک ہماری طرف وحی ہوتی ہے کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے ۵۷

وَتَوَلَّىٰ ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ

اور منہ پھیرے ۵۸ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ﴿٥١﴾

اس کے لائق صورت دی ۵۹ پھر راہ دکھائی ۶۰ بولا ۶۱ اگلی سنگتوں (قوموں) کا کیا حال ہے ۶۲

قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِي

کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ۶۳ میرا رب نہ بہکے نہ بھولے وہ جس

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ

نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لئے اس میں چلتی راہیں رکھیں اور آسمان سے

السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ﴿٥٣﴾ كُلُوا وَارْعَوْا

پانی اتارا ۶۴ تو ہم نے اس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے ۶۵ تم کھاؤ اور اپنے

أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿٥٤﴾ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ

مویشیوں کو چراؤ ۶۶ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا ۶۷

[illegible]

وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝٥٥ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا

اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے ۶۸ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ۶۹ اور بے شک ہم نے اسے ۷۰ اپنی

كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝٥٦ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ

سب نشانیاں ۷۱ دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ۷۲ بولا کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے سبب ہماری زمین سے نکال دو

يٰمُوْسٰى ۝٥٧ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا

اے موسیٰ ۷۳ تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے ۷۴ تو ہم میں اور اپنے میں ایک وعدہ ٹھہرا دو

لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝٥٨ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ

جس سے نہ ہم بدلہ لیں نہ تم ہموار جگہ ہو موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ میلے کا دن ہے ۷۵

وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝٥٩ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝٦٠

اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کئے جائیں ۷۶ تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں اکٹھے کئے ۷۷ پھر آیا ۷۸

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ

ان سے موسیٰ نے کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ۷۹ کہ وہ تمہیں عذاب

بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝٦١ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ

سے ہلاک کردے اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا ۸۰ تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہوگئے ۸۱ اور

اَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝٦٢ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ

چھپ کر مشورت کی بولے بے شک یہ دونوں ۸۲ ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری زمین سے

(۶۸) تمہاری موت و دفن کے وقت (۶۹) روز قیامت (۷۰) یعنی فرعون کو (۷۱) یعنی کل آیات نُہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں (۷۲) اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبول حق سے انکار کیا اور (۷۳) یعنی ہمیں مصر سے نکال کر خود اس پر قبضہ کرو اور بادشاہ بن جاؤ (۷۴) اور جادو میں ہمارا تمہارا مقابلہ ہوگا (۷۵) اس میلہ سے فرعونیوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کر کر کے جمع ہوتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشوراء یعنی دسویں محرم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس لئے معین فرمایا کہ یہ روز ان کی غایت شوکت کا دن تھا اس کو مقرر کرنا اپنے کمال قوت کا اظہار ہے نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطل کی رسوائی کے لئے ایسا ہی وقت مناسب ہے جب کہ اطراف و جوانب کے تمام لوگ مجتمع ہوں (۷۶) تاکہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطمینان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے (۷۷) کثیر التعداد جادوگروں کو جمع کیا (۷۸) وعدہ کے دن ان سب کو لے کر (۷۹) کسی کو اس کا شریک کر کے (۸۰) اللہ تعالیٰ پر (۸۱) یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سن کر آپس میں مختلف ہوگئے بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو منع کرتے ہیں (۸۲) یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ

تمہاری زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا دین لے جائیں تو اپنا داؤں پکا کرلو

ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ

پھر پرا باندھ کر (صف بستہ ہو کر) آؤ اور آج مراد کو پہنچا جو غالب رہا بولے ۸۳ اے موسیٰ یا

اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

تو تم ڈالو ۸۴ یا ہم پہلے ڈالیں ۸۵ موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو ۸۶ جبھی ان

حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ

کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ۸۷ تو اپنے

فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَ

جی میں موسیٰ نے خوف پایا ہم نے فرمایا ڈر نہیں بیشک تو ہی غالب ہے اور

اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ

ڈال تو دے جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے ۸۸ وہ ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور

لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ

جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے ۸۹ تو سب جادوگر سجدے میں گرا لئے گئے بولے ہم اس پر ایمان

هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ

لائے جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے ۹۰ فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک

(۸۳) جادوگر (۸۴) پہلے اپنا عصا (۸۵) یہ سلیقہ [illegible] جادوگروں نے ادباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رعایت مبارک [illegible] چھوڑ اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں دولت ایمان سے مشرف فرمایا (۸۶) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لئے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے مکر ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر چکیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو چنانچہ جادوگروں نے رسیاں لاٹھیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈال دیا اور لوگوں کی نظر بندی کر دی (۸۷) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہو گئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں (۸۸) یعنی اپنا عصا (۸۹) پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام اژدہوں اور سانپوں کو نگل گیا اور آدمی اس کے خوف سے گھبرا گئے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر مقابلہ نہیں کر سکتا اور جادو کی فریب کاری اس کے سامنے قائم نہیں رہ سکتی (۹۰) سبحان اللہ کیا عجیب حال تھا جن لوگوں نے ابھی کفر و جحود کے لئے رسیاں اور عصا ڈالے تھے ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر و سجود کے لئے سر جھکا دیئے اور گردنیں ڈال دیں منقول ہے کہ اس سجدے میں انہیں جنت و دوزخ دکھائی گئی اور انہوں نے جنت میں اپنے منازل دیکھ لئے

لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ

وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ف۹۱ تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے

خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ

پاؤں کاٹوں گا ف۹۲ اور تمہیں کھجور کے ڈھنڈ پر سولی چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا

عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٧١﴾ قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ

عذاب سخت اور دیرپا ہے ف۹۳ بولے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آئیں ف۹۴

الَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ

ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم تو تو کر چک جو تجھے کرنا ہے ف۹۵ تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا

الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ

ف۹۶ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر

السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿٧٣﴾ إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ

ف۹۷ اور اللہ بہتر ہے ف۹۸ اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ف۹۹ بیشک جو اپنے رب کے حضور مجرم ف۱۰۰ ہو کر آئے تو ضرور اس

جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ

کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے ف۱۰۱ نہ جیے ف۱۰۲ اور جو اس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے کہ اچھے کام

الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ﴿٧٥﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي

کیے ہوں ف۱۰۳ تو انہیں کے درجے اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے

(۹۱) یعنی جادو میں وہ استاد کامل اور تم سب سے فائق ہیں (معاذ اللہ) (۹۲) یعنی داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں (۹۳) اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا رب العالمین کا، فرعون کا یہ متکبرانہ کلمہ سن کر وہ جادوگر (۹۴) ید بیضا اور عصائے موسیٰ، بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتا وہ رسے اور لٹھیاں کہاں گئیں، بعض مفسرین کہتے ہیں کہ بینات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازل کا دیکھنا ہے (۹۵) ہمیں اس کی کچھ پروا نہیں (۹۶) اور تیری کچھ مجال نہیں اور یہ دنیا اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو مہربان بھی ہو تو بقا اور دوام نہیں دے سکتا پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمال دنیا کی جزا ملے گی (۹۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں، بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لیے بلایا تھا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انہیں ایسا موقع بہم پہنچا دیا گیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے تو اس وقت اس کا جادو کام نہیں کرتا مگر فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کیا اس کی مغفرت کے وہ اللہ تعالیٰ سے طالب اور امیدوار ہیں (۹۸) فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں (۹۹) بالحاظ عذاب کرنے کے نافرمانوں پر (۱۰۰) یعنی کافر مثل فرعون کے (۱۰۱) کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے (۱۰۲) ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے (۱۰۳) یعنی جس کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو اور جس نے اپنی زندگی میں نیک عمل کیے ہوں فرائض اور نوافل بجا لائے ہوں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ وَلَقَدْ

ان کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اور یہ صلہ ہے اس کا جو پاک ہوا (۱۰۴) اور بیشک

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي

ہم نے موسیٰ کو وحی کی (۱۰۵) کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل (۱۰۶) اور ان کے لئے دریا میں

الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ

سوکھا راستہ نکال دے (۱۰۷) تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے اور نہ خطرہ (۱۰۸) تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر (۱۰۹)

فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾

تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا (۱۱۰) اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی (۱۱۱)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ

اے بنی اسرائیل بیشک ہم نے تم کو تمہارے دشمن (۱۱۲) سے نجات دی اور تمہیں طور کی داہنی

الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

طرف کا وعدہ دیا (۱۱۳) اور تم پر من اور سلویٰ اتارا (۱۱۴) کھاؤ جو پاک چیزیں

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ

ہم نے تمہیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو (۱۱۵) کہ تم پر میرا غضب اترے اور جس پر میرا

عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ

غضب اترا بیشک وہ گرا (۱۱۶) اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی (۱۱۷) اور

(۱۰۴) کفر کی نجاست اور معاصی کی گندگی سے (۱۰۵) جب فرعون معجزات دیکھ کر راہ پر نہ آیا اور نصیحت پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا (۱۰۶) مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں اور فرعونی لشکر پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر (۱۰۷) اپنا عصا مار کر (۱۰۸) دریا میں غرق ہونے کا۔ موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پاکر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہوئے (۱۰۹) جن میں چھ لاکھ تھے (۱۱۰) وہ غرق ہوگئے اور پانی ان کے سروں سے اونچا ہوگیا (۱۱۱) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان یاد کرائے اور فرمایا (۱۱۲) یعنی فرعون اور اس کی قوم (۱۱۳) کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں توریت عطا فرمائیں جس پر عمل کیا جائے (۱۱۴) ترنجبین اور بٹیریں (۱۱۵) ناشکری اور کفران نعمت کرکے اور ان نعمتوں کو معاصی اور گناہوں میں خرچ کرکے یا ایک دوسرے پر ظلم کرکے (۱۱۶) جہنم میں اور ہلاک ہوا (۱۱۷) شرک سے

عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَاۤ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ

ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا ف۱۱۸ اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے موسیٰ ف۱۱۹ عرض کی

هُمْ اُولَاۤءِ عَلٰۤى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ

کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کرکے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو ف۱۲۰ فرمایا تو ہم نے

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى

تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو ف۱۲۱ بلا میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کردیا ف۱۲۲ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف

قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ

پلٹا ف۱۲۳ غصہ میں بھرا افسوس کرتا ف۱۲۴ کہا اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا ف۱۲۵

اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ

کیا تم پر مدت لمبی گزری یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب اترے

رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ

تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ف۱۲۶ بولے ہم نے آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف نہ کیا

لٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى

لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے گہنے کے ف۱۲۷ تو ہم نے انہیں ف۱۲۸ ڈال دیا پھر اسی طرح

السَّامِرِىُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ

سامری نے ڈالا ف۱۲۹ تو اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ گائے کی طرح بولتا ف۱۳۰ تو بولے ف۱۳۱ یہ ہے تمہارا معبود

(۱۱۸) مرتے دم تک (۱۱۹) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کرکے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلامِ پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرمادیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا وما اعجلک تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۱۲۰) یعنی تیری رضا زیادہ ہو اور شوق اس حد سے جتنا کا دور ثابت ہو (مدارک) (۱۲۱) جنہیں آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ چھوڑا ہے (۱۲۲) گوسالہ پرستی کی دعوت دے کر ... گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف منسوب کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیاء نے حاجت روائی کی، بزرگوں نے بلا دفع کی، مفسرین نے فرمایا ہے کہ افعال میں غفلۃ سبب کی طرف منسوب کر دئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا موجد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں (خازن) (۱۲۳) چالیس دن پورے کرکے توریت لے کر (۱۲۴) ان کے حال پر (۱۲۵) کہ وہ تمہیں توریت عطا فرمائے گا جس میں ہدایت ہے نور ہے ہزار سورتیں ہیں ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں (۱۲۶) اور ایسا فعل کیا کہ گوسالہ کو پوجنے لگے تم سے وعدہ تو یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کروگے اور میرے دین پر قائم رہو گے (۱۲۷) یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لئے تھے (۱۲۸) سامری کے حکم سے آگ میں (۱۲۹) ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے حاصل کی تھی (۱۳۰) یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سوراخ اس طرح رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہو تو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہو ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جبریل کی خاک زیر قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر بچھڑے کی طرح بولتا تھا (۱۳۱) سامری اور اس کے متبعین

وَ اِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِیَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ﳔ وَّ لَا یَمْلِكُ

اور موسیٰ کا معبود تو بھول گئے (ف۱۳۲) تو کیا نہیں دیکھتے کہ وہ (ف۱۳۳) انہیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور ان کے کسی

لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَ لَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا

برے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا (ف۱۳۴) اور بے شک ان سے ہارون نے اس سے پہلے کہا تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے

فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَ اَطِیْعُوْۤا اَمْرِیْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا

کہ تم اس کے سبب فتنے میں پڑے (ف۱۳۵) اور بے شک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو بولے

لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰى یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ یٰهٰرُوْنُ

ہم تو اس پر آسن مارے جمے رہیں گے (ف۱۳۶) جب تک ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں (ف۱۳۷) موسیٰ نے کہا اے ہارون

مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ﴿۹۳﴾ قَالَ

تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ میرے پیچھے آتے (ف۱۳۸) تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا کہا

یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَ لَا بِرَاْسِیْ ۚ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ

اے میرے ماں جائے نہ میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے

فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ

تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا (ف۱۳۹) موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے

یٰسَامِرِیُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ

اے سامری (ف۱۴۰) بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا (ف۱۴۱) تو ایک مٹھی بھر لی

(۱۳۲) یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اس کو یہاں چھوڑ کر اس کی جستجو میں طور پر چلے گئے (معاذ اللہ) بعض مفسرین نے کہا کہ نسی کا فاعل سامری ہے اور معنی یہ ہیں کہ سامری نے جو بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوث اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا (۱۳۳) بچھڑا (۱۳۴) جواب سے بھی عاجز اور نفع و ضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے (۱۳۵) تو اسے مت پوجو (۱۳۶) تو اسی پر قائم رہیں گے اور تمہاری بات نہ مانیں گے (۱۳۷) اس پر حضرت ہارون علیہ السلام ان سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچ رہے تھے تب آپ نے اپنے ستر ہمراہیوں سے فرمایا یہ فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھ میں اور داڑھی بائیں میں پکڑی اور (۱۳۸) اور مجھے خبر دے دیتے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہ آ ملے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا (۱۳۹) یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ (۱۴۰) تو نے ایسا کیوں کیا اس کی وجہ بتا (۱۴۱) یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا وہ اسپ حیات پر سوار تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشان قدم کی خاک لے لوں

أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ
فرشتے کے نشان سے، پھر اسے ڈال دیا (۱۴۲) اور میرے جی کو یہی بھلا لگا (۱۴۳) کہا تو چلتا بن (۱۴۴)

فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ
کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ (۱۴۵) تو کہے چھو نہ جا (۱۴۶) اور بیشک تیرے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے

تُخْلَفَهُ ۖ وَانْظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَنُحَرِّقَنَّهُ
(۱۴۷) جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر آسن مارے (جما) رہا (۱۴۸) قسم ہے ہم ضرور اسے

ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا
جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہائیں گے (۱۴۹) تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا
ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے ہم ایسا ہی تمہارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں

قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ
اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا (۱۵۰) جو اس سے منہ پھیرے (۱۵۱) تو بیشک

يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا (۱۵۲) وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (۱۵۳) اور وہ قیامت کے دن ان کے حق میں کیا ہی

حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾
برا بوجھ ہوگا جس دن صور پھونکا جائے گا (۱۵۴) اور ہم اس دن مجرموں کو (۱۵۵) اٹھائیں گے نیلی آنکھیں (۱۵۶)

(۱۴۲) اس بچھڑے میں جس کو بنایا تھا (۱۴۳) اور یہ فعل میں نے اپنی ہوائے نفس سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث و محرک نہ تھا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۱۴۴) دور ہو جا (۱۴۵) جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو تو اس سے (۱۴۶) یعنی سب سے علیحدہ رہنا، تجھ سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے لوگوں سے ملنا اس کے لئے کلی طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات مکالمت خرید و فروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کردی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا (۱۴۷) یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت میں بعد اس عذاب دنیا کے تیرے شرک و فساد انگیزی پر (۱۴۸) اور اس کی عبادت پر قائم رہا (۱۴۹) چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری کے اس فساد کو مٹا چکے تو بنی اسرائیل سے مخاطب فرما کر دین حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا (۱۵۰) یعنی قرآن پاک کہ وہ ذکر عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کے لئے اس کتاب کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتاب مقدس میں امم ماضیہ کے ایسے حالات کا ذکر و بیان ہے جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں (۱۵۱) یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے (۱۵۲) گناہوں کا بار گراں (۱۵۳) یعنی اس گناہ کے عذاب میں (۱۵۴) لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لئے مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے (۱۵۵) یعنی کافروں کو اس حال میں (۱۵۶) اور کالے منہ

يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ

آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم دنیا میں نہ رہے مگر دس رات (ف157) ہم خوب جانتے ہیں جو وہ (ف158) کہیں گے

إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

جب کہ ان میں سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے (ف159) اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے

الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾

ہیں (ف160) تم فرماؤ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر (چٹیل میدان) ہموار کر چھوڑے گا

لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا

کہ تو اس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے (ف161)

عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾

اس میں کجی نہ ہوگی (ف162) اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور (ف163) پست ہو کر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز (ف164)

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے (ف165) اذن دے دیا ہے اور اس کی بات

قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾

پسند فرمائی وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے (ف166) اور ان کا علم اسے نہیں گھیر سکتا (ف167)

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَ

اور سب منہ جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور (ف168) اور بے شک نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا (ف169)

(157) آخرت کے ہول اور وہاں کے خوفناک منظر دیکھ کر انہیں دنیا میں رہنے کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی (158) آپس میں ایک دوسرے سے (159) بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھ کر اپنے دنیا میں رہنے کی مدت ہی بھول جائیں گے (160) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (161) جو انہیں روز قیامت موقف کی طرف بلائے گا اور ندا کرے گا کہ چلو رحمٰن کے حضور پیش ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے (162) اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کر سکے گا (163) ہیبت و جلال سے (164) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی (165) شفاعت کرنے کا (166) یعنی تمام ماضیات و مستقبلات اور جملہ امور دنیا و آخرت یعنی اللہ تعالیٰ کا علم بندوں کے ذات و صفات اور جملہ حالات کا محیط ہے (167) یعنی تمام کائنات کا علم ذات الٰہی کا احاطہ نہیں کر سکتا اس کی ذات کا ادراک علوم کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اسماء و صفات و آثار قدرت و شیون حکمت سے پہچانا جاتا ہے۔ شعر۔ کجا دریابد او را عقل چالاک ، کہ او بالا تر است از حد ادراک ، نظر کن اندر اسماء و صفاتش ، کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش ۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ علوم خلق معلومات الٰہیہ کا احاطہ نہیں کر سکتے بظاہر یہ معنی بھی وہی ہیں مگر عمل پر نظر رکھنے والے بآسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے (168) اور ہر ایک شان عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا کسی میں سرکشی نہ رہے گی اللہ تعالیٰ کے قہر و حکومت کا ظہور تام ہوگا (169) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ظلم کی تفسیر میں فرمایا جس نے شرک کیا ٹوٹے میں رہا اور بے شک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہو کر موقف قیامت میں آئے اس سے بڑھ کر نامراد کون

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا

اور جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ

هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

نقصان کا (۱۷۰) اور یوں ہی ہم نے اسے عربی قرآن اتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیے (۱۷۱)

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ

کہ کہیں انہیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے (۱۷۲) تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ (۱۷۳)

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ

اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہو لے (۱۷۴) اور عرض کرو

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ

کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا (۱۷۵) تو وہ بھول گیا اور

نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ

ہم نے اس کا قصد نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدہ میں گرے مگر

اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

ابلیس اس نے نہ مانا تو ہم نے فرمایا اے آدم بیشک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے (۱۷۶) تو ایسا

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا

نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے (۱۷۷) بیشک تیرے لئے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو اور نہ

(۱۷۰) مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کارآمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو یہ سب عمل بیکار (۱۷۱) فرائض کے چھوڑنے اور ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر (۱۷۲) جس سے انہیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ پند و نصیحت حاصل کریں (۱۷۳) جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج (۱۷۴) شانِ نزول: جب حضرت جبریل قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں اور سورۂ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرما دی۔ (۱۷۵) کہ شجر ممنوعہ کے پاس نہ جائیں (۱۷۶) اس سے معلوم ہوا کہ صاحبِ فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم نہ کرنا اور اس کی تعظیم و احترام بجا لانے سے اعراض کرنا دلیل حسد و عداوت ہے اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی دلیل قرار دیا گیا (۱۷۷) اور اپنی غذا اور خوراک کے لئے زمین جوتنے کھیتی کرنے دانہ نکالنے پیسنے پکانے کی محنت میں مبتلا ہو اور چونکہ عورت کا نفقہ مرد کے ذمہ ہے اس لئے اس تمام محنت کی نسبت صرف حضرت آدم علیہ السلام کی طرف فرمائی گئی

تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَ لَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

ننگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے نہ دھوپ ف۱۷۸ تو شیطان نے اسے

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا

وسوسہ دیا بولا اے آدم کیا میں تمہیں بتادوں ہمیشہ جینے کا پیڑ ف۱۷۹ اور وہ بادشاہی کہ

يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ

پرانی نہ پڑے ف۱۸۰ تو ان دونوں نے اس میں سے کھالیا اب ان پر ان کی شرم کی چیزیں ظاہر

عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ٘ وَ عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ

ہوئیں ف۱۸۱ اور جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے ف۱۸۲ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی ف۱۸۳ پھر

رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ هَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ

اس کے رب نے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قرب خاص کی راہ دکھائی فرمایا تم دونوں مل کر جنت سے اترو تم میں ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ

دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے ف۱۸۴ تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا

فَلَا يَضِلُّ وَ لَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ

وہ نہ بہکے ف۱۸۵ نہ بدبخت ہو ف۱۸۶ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا ف۱۸۷ تو بیشک اس کے لیے

مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ

تنگ زندگانی ہے ف۱۸۸ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے

(۱۷۸) ہر طرح کا عیش و راحت جنت میں موجود ہے کسب و محنت سے بالکل امن ہے (۱۷۹) جس کو کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے (۱۸۰) اور اس میں زوال نہ آئے (۱۸۱) یعنی ستر کے لباس ان کے جسم سے اتر گئے (۱۸۲) ستر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لئے (۱۸۳) اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ و استغفار میں مشغول ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی (۱۸۴) یعنی کتاب و رسول (۱۸۵) یعنی دنیا میں (۱۸۶) آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریق حق سے بہکنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتاب الٰہی اور رسول برحق کا اتباع کرے اور ان کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں بہکنے سے اور آخرت میں اس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا (۱۸۷) اور میری ہدایت سے روگردانی کی (۱۸۸) دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں، دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عمل بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتار حرص ہو جائے اور کثرت مال و اسباب سے بھی اس کو فراخ خاطر اور سکون قلب میسر نہ ہو، دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومن متوکل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیات طیبہ کہتے ہیں فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اس کی قبر میں مسلط کئے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا شان نزول یہ آیت اسود بن عبدالاسد مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور آخرت میں تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پیپ کھانے پینے کو دی جائے گی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے (تفسیر کبیر و خازن و مدارک وغیرہ)

حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا

تو نے مجھے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا (بینا) تھا ف۱۸۹ فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں

فَنَسِیْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ

ف۱۹۰ تو نے انہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا ف۱۹۱ اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے

وَ لَمْ یُؤْمِنْۢ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ

اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیرپا ہے تو کیا

یَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ

انہیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں (قومیں) ہلاک کردیں ف۱۹۲ کہ یہ ان کے بسنے کی جگہ چلتے پھرتے ہیں ف۱۹۳

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ف۱۹۴ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات نہ گزر چکی ہوتی ف۱۹۵ تو ضرور عذاب

رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ

انہیں ف۱۹۶ لپٹ جاتا اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہرایا ہوا ف۱۹۷ تو ان کی باتوں پر صبر کرو

وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ

اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے ف۱۹۸ اور اس کے ڈوبنے سے پہلے ف۱۹۹ اور

اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَ لَا تَمُدَّنَّ

رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو ف۲۰۰ اور دن کے کناروں پر ف۲۰۱ اس امید پر کہ تم راضی ہو ف۲۰۲ اور اے سننے والے اپنی

(۱۸۹) دنیا میں (۱۹۰) تو ان پر ایمان نہ لایا اور (۱۹۱) جہنم کی آگ میں جلا کرے گا (۱۹۲) جو رسولوں کو جھٹلاتی تھیں (۱۹۳) یعنی قریش اپنے سفروں میں ان کے دیار پر گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں (۱۹۴) جو عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور ان کی مخالفت کا انجام برا ہے (۱۹۵) امت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی (۱۹۶) دنیا ہی میں (۱۹۷) یعنی روز قیامت (۱۹۸) اس سے نماز فجر مراد ہے (۱۹۹) اس سے ظہر و عصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصف آخر میں آفتاب کے زوال و غروب کے درمیان واقع ہیں (۲۰۰) یعنی مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھو (۲۰۱) فجر و مغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبل غروب سے نماز عصر اور اطراف نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں ان کی توجیہ یہ ہے کہ نماز ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصف اول اور نصف آخر کے اطراف ملتے ہیں نصف اول کی انتہا ہے اور نصف آخر کی ابتدا (مدارک و خازن) (۲۰۲) اللہ کے فضل و عطا اور اس کے انعام و اکرام سے تمہیں امت کے حق میں شفیع بنا کر تمہاری شفاعت قبول فرما کر اور تمہیں راضی کرے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا

اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی ف۲۰۳

لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿۱۳۰﴾ وَأْمُرْ أَهْلَكَ

کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں ف۲۰۴ اور تیرے رب کا رزق ف۲۰۵ سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے اور اپنے گھر والوں کو نماز

بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ

کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ف۲۰۶ ہم تجھے روزی دیں گے ف۲۰۷

وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوا۟ لَوْلَا يَأْتِينَا بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّهِۦٓ ۚ أَوَلَمْ

اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لئے اور کافر بولے یہ ف۲۰۸ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ف۲۰۹ اور

تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِى ٱلصُّحُفِ ٱلْأُولَىٰ ﴿۱۳۲﴾ وَلَوْ أَنَّآ أَهْلَكْنَٰهُم

کیا انہیں اس کا بیان نہ آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۱۰ اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہلاک کر

بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِۦ لَقَالُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا

دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ف۲۱۱ ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا

فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ ﴿۱۳۳﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ

کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل و رسوا ہوتے تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں ف۲۱۲

فَتَرَبَّصُوا۟ ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَٰبُ ٱلصِّرَٰطِ ٱلسَّوِىِّ وَمَنِ ٱهْتَدَىٰ ﴿۱۳۵﴾

تو تم بھی راہ دیکھو تو اب جان جاؤ گے ف۲۱۳ کہ کون ہیں سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی

(۲۰۳) یعنی اصناف و اقسام کفار یہود و نصاریٰ وغیرہ کو جو دنیوی ساز و سامان دیا ہے مومن کو چاہئے کہ اس کو مستحسن و اعجاب کی نظر سے نہ دیکھے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طمطراق نہ دیکھو لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کس طرح ان کی گردنوں سے نمودار ہے (۲۰۴) اس طرح کہ جتنی ان پر نعمت زیادہ ہو اتنی ہی ان کی سرکشی اور ان کا طغیان بڑھے اور وہ سزائے آخرت کے سزاوار ہوں (۲۰۵) یعنی جنت اور اس کی نعمتیں (۲۰۶) اور اس کا مکلف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ (۲۰۷) اور انہیں بھی تو روزی کے غم میں نہ پڑ اپنے دل کو امر آخرت کے لئے فارغ رکھ کہ جو اللہ کے کام میں ہوتا ہے اللہ اس کی کارسازی کرتا ہے (۲۰۸) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۰۹) جو ان کی صحت نبوت پر دلالت کرے باوجودیکہ آیات کثیرہ آچکی تھیں اور معجزات کا متواتر ظہور ہو رہا تھا پھر کفار ان سب سے اندھے بنے اور انہوں نے حضور کی نسبت یہ کہہ دیا کہ آپ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے اس کے جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (۲۱۰) یعنی قرآن اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت اور آپ کی نبوت و بعثت کا ذکر یہ کیسے اعظم آیات ہیں ان کے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے کا کیا موقع ہے (۲۱۱) روز قیامت (۲۱۲) ہم بھی اور تم بھی شان نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانہ کے حوادث اور انقلاب کا انتظار کرتے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہارے عقوبت و عذاب کا انتظار کر رہے ہیں (۲۱۳) جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہو گی۔

أَهْلَكْنٰهَا ۚ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي

ہم نے ہلاک کی تو کیا یہ ایمان لائیں گے ۱۲ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی

إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧﴾ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ

کرتے ۱۳ تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو ۱۴ اور ہم نے انہیں ۱۵

جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خٰلِدِينَ ﴿٨﴾ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ

خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں ۱۶ اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں پھر ہم نے اپنا وعدہ

الْوَعْدَ فَأَنجَيْنٰهُمْ وَمَن نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ﴿٩﴾ لَقَدْ أَنزَلْنَا

انہیں سچا کر دکھایا ۱۷ تو انہیں نجات دی اور جن کو چاہی ۱۸ اور حد سے بڑھنے والوں کو ۱۹ ہلاک کر دیا بیشک ہم نے

إِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٠﴾ وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ

تمہاری طرف ۲۰ ایک کتاب اتاری جس میں تمہاری ناموری ہے ۲۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں ۲۲ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں

ع ۱

كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿١١﴾ فَلَمَّا أَحَسُّوا

کہ وہ ستمگار تھیں ۲۳ اور ان کے بعد اور قوم پیدا کی تو جب انہوں نے ۲۴ ہمارا

بَأْسَنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا

عذاب پایا جبھی وہ اس سے بھاگنے لگے ۲۵ نہ بھاگو اور لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی

أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا يٰوَيْلَنَا إِنَّا

طرف جو تم کو دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف شاید تم سے پوچھنا ہو ۲۶ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم

(۱۲) معنی یہ ہیں کہ ان سے پہلے لوگوں نے جن نشانیاں آئیں تو وہ ان پر ایمان نہ لائے اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے تو کیا یہ لوگ نشانی دیکھ کر ایمان لے آئیں گے باوجودیکہ ان کی سرکشی ان سے بڑھی ہوئی ہے (۱۳) یہ ان کے کلام سابق کا رد ہے کہ انبیاء کا صورتِ بشری میں ظہور فرمانا نبوت کے منافی نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے (۱۴) کیونکہ ناواقف کو اس سے چارہ ہی نہیں کہ واقف سے دریافت کرے اور مرضِ جہل کا علاج یہی ہے کہ عالم سے سوال کرے اور اس کے حکم پر عامل ہو۔ مسئلہ اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کر لو کہ اللہ کے رسول صورتِ بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں اس سے تمہارے تردد کا خاتمہ ہو جائے گا (۱۵) یعنی انبیاء کو (۱۶) تو ان پر کھانے پینے کا اعتراض کرنا اور یہ کہنا کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ محض بے جا ہے تمام انبیاء کا یہی حال تھا وہ سب کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے (۱۷) ان کے دشمنوں کو ہلاک کرنے اور انہیں نجات دینے کا (۱۸) یعنی ایمانداروں کو جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی (۱۹) جو انبیاء کی تکذیب کرتے تھے (۲۰) اے گروہِ قریش (۲۱) اگر تم اس پر عمل کرو یہ معنی ہیں کہ وہ کتاب تمہاری زبان میں ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے لئے نصیحت ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے دینی اور دنیوی امور اور حوائج کا بیان ہے (۲۲) کہ ایمان لا کر اس عزت و کرامت اور سعادت کو حاصل کرو (۲۳) یعنی کافر تھیں (۲۴) یعنی ان ظالموں نے (۲۵) شانِ نزول مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ سرزمینِ یمن میں ایک بستی ہے جس کا نام حضور ہے وہاں کے رہنے والے عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور ان کو قتل کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر کو مسلط کیا اس نے انہیں قتل کیا اور گرفتار کیا اور اس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ بستی چھوڑ کر بھاگے تو ملائکہ نے ان سے بطریق طنز کہا (جو اگلی آیت میں ہے) (۲۶) کہ تم پر کیا گزری اور تمہارے مال کیا ہوئے تو تم دریافت کرنے والے کو اپنے علم و مشاہدہ سے جواب دے سکو

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۱۴ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ

ہم ظالم تھے ف۲۷ تو وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں کر دیا

حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝۱۵ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا

کاٹے ہوئے ف۲۸ بجھے ہوئے اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان

بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝۱۶ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ

ہے عبث نہ بنائے ف۲۹ اگر ہم کوئی بہلاوا اختیار کرنا چاہتے ف۳۰ تو اپنے پاس سے اختیار

لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۱۷ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ

کرتے اگر ہمیں کرنا ہوتا ف۳۱ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں

فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝۱۸ وَلَهٗ

تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے ف۳۲ اور تمہاری خرابی ہے ف۳۳ ان باتوں سے جو بناتے ہو ف۳۴ اور اسی کے

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۵ اور اس کے پاس والے ف۳۶ اس کی عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝۱۹ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں

لَا يَفْتُرُوْنَ ۝۲۰ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝۲۱

اور سستی نہیں کرتے ف۳۷ کیا انہوں نے زمین میں سے کچھ ایسے خدا بنا لئے ہیں ف۳۸ کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں ف۳۹

(۲۷) عذاب دیکھنے کے بعد انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور نادم ہوئے لیکن اس وقت یہ اعتراف انہیں کام نہ آیا (۲۸) کھیتی کی طرح کہ تلواروں سے کاٹے ٹکڑے کر دیئے گئے اور بجھی ہوئی آگ کی طرح ہو گئے (۲۹) کہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ اس میں ہماری حکمتیں ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ ہمارے بندے ان سے ہماری قدرت و حکمت پر استدلال کریں اور انہیں ہمارے اوصاف و کمال کی معرفت ہو (۳۰) مثل زن و فرزند کے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں اور ہمارے لئے بی بی اور بیٹیاں بتاتے ہیں اگر یہ ہمارے حق میں ممکن ہوتا (۳۱) کیونکہ زن و فرزند والے زن و فرزند اپنے پاس رکھتے ہیں مگر ہم اس سے پاک ہیں ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں (۳۲) معنی یہ ہیں کہ ہم اہل باطل کے کذب کو بیان حق سے مٹا دیتے ہیں (۳۳) اے کفار نابکار (۳۴) شان الٰہی میں کہ اس کے لئے بیوی و بچہ ٹھہراتے ہو (۳۵) وہ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک تو کوئی اس کی اولاد کیسے ہو سکتا ہے مملوک ہونے اور اولاد ہونے میں منافات ہے (۳۶) اس کے مقربین جنہیں اس کے کرم سے اس کے حضور قرب و منزلت حاصل ہے (۳۷) ہر وقت اس کی تسبیح میں رہتے ہیں حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لئے تسبیح ایسی ہے جیسی کہ بنی آدم کے لئے سانس لینا (۳۸) جواہر ارضیہ سے مثل سونے چاندی پتھر وغیرہ کے (۳۹) ایسا تو نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ خود بے جان ہو وہ کسی کو جان دے سکے تو پھر اس کو معبود ٹھہرانا اور الٰہ قرار دینا کتنا کھلا باطل ہے الٰہ وہی ہے جو ہر شے پر قادر ہو جو قادر نہیں وہ الٰہ کیسا

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ

اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ (۴۱) تباہ ہو جاتے (۴۱) تو پاکی ہے اللہ عرش کے

ٱلْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ﴿٢٣﴾

مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں (۴۲) اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے (۴۳) اور ان سب سے سوال ہوگا (۴۴)

أَمِ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا۟ بُرْهَٰنَكُمْ ۖ هَٰذَا ذِكْرُ

کیا اللہ کے سوا اور خدا بنا رکھے ہیں تم فرماؤ (۴۵) اپنی دلیل لاؤ (۴۶) یہ قرآن میرے

مَن مَّعِىَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِى ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ٱلْحَقَّ ۖ

ساتھ والوں کا ذکر ہے (۴۷) اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ (۴۸) بلکہ ان میں اکثر حق کو نہیں جانتے

فَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٤﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا

تو وہ روگرداں ہیں (۴۹) اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر

نُوحِىٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا۟ ٱتَّخَذَ

یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو اور بولے رحمن نے

ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُۥ

بیٹا اختیار کیا (۵۰) پاک ہے وہ (۵۱) بلکہ بندے ہیں عزت والے (۵۲) بات میں اس سے

بِٱلْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِۦ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ

سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور

(۴۰) آسمان و زمین (۴۱) کیونکہ اگر خدا سے وہ خدا مراد لئے جائیں جن کی خدائی کے بت پرست معتقد ہیں تو فسادِ عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات ہیں تدبیرِ عالم پر اصلاً قدرت نہیں رکھتے اور اگر تعمیم کی جائے تو بھی لزومِ فساد یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہوں گے یا مختلف اگر شئے واحد پر متفق ہوئے تو لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی مقدور ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو یہ محال ہے اور اگر مختلف ہوئے تو ایک شئے کے متعلق دونوں کے ارادے یا معاً واقع ہوں گے اور ایک ہی وقت میں وہ موجود و معدوم دونوں ہو جائیں گی یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور شئے نہ موجود ہو نہ معدوم یا ایک کا ارادہ واقع ہو دوسرے کا واقع نہ ہو یہ تمام صورتیں محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم ہے توحید کی یہ نہایت قوی برہان ہے اور اس کی تقریریں بہت بسط کے ساتھ ائمہ کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں یہاں اختصار اسی قدر پر اکتفا کیا گیا (تفسیر کبیر وغیرہ) (۴۲) کہ اس کے لئے اولاد و شریک ٹھہراتے ہیں (۴۳) کیونکہ وہ مالکِ حقیقی ہے جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے جسے چاہے سعادت دے جسے چاہے شقی کرے وہ سب کا حاکم ہے کوئی اس کا حاکم نہیں جو اس سے پوچھ سکے (۴۴) کیونکہ سب اس کے بندے ہیں مملوک ہیں سب پر اس کی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے اس سے توحید کی ایک اور دلیل مستفاد ہوتی ہے جب سب مملوک ہیں تو ان میں سے کوئی خدا کیسے ہو سکتا ہے اس کے بعد بطریقِ استفہام توبیخاً فرمایا (۴۵) اے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان مشرکین سے کہ تم اپنے اس باطل دعوے پر (۴۶) اور حجت قائم کرو خواہ عقلی ہو یا نقلی مگر نہ کوئی دلیل عقلی لا سکتے ہو جیسا کہ براہینِ مذکورہ سے ظاہر ہو چکا اور نہ کوئی دلیل نقلی پیش کر سکتے ہو کیونکہ تمام کتبِ سماویہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان ہے اور سب میں شرک کا ابطال کیا گیا ہے (۴۷) ساتھ والوں سے مراد اپنی امت ہے قرآنِ کریم میں اس کا ذکر ہے کہ اس کو طاعت پر کیا ثواب ملے گا اور معصیت پر کیا عذاب کیا جائے گا (۴۸) یعنی پہلے انبیاء کی امتوں کا اور اس کا کہ دنیا میں ان کے ساتھ کیا کیا گیا اور آخرت میں کیا کیا جائے گا (۴۹) اور غور و تامل نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ توحید پر ایمان لانا ان کے لئے ضروری ہے (۵۰) شانِ نزول یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا تھا (۵۱) اس کی ذات اس سے منزہ ہے کہ اس کے اولاد ہو (۵۲) یعنی فرشتے اس کے برگزیدہ مکرم بندے ہیں

مَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ

اور جو ان کے پیچھے ہے ف۵۳ اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے وہ پسند فرمائے ف۵۴ اور وہ اس کے

خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ

خوف سے ڈر رہے ہیں اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ف۵۵

فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ أَوَلَمْ يَرَ

تو اسے ہم جہنم کی جزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو کیا کافروں

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ

نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا ف۵۶

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا

اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی ف۵۷ تو کیا وہ ایمان لائیں گے اور زمین میں

فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا

ہم نے لنگر ڈالے ف۵۸ کہ انہیں لے کر نہ کانپے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں

سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۖ وَ

رکھیں کہ کہیں وہ راہ پائیں ف۵۹ اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا نگاہ رکھی گئی ف۶۰ اور

هُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

وہ ف۶۱ اس کی نشانیوں سے روگرداں ہیں ف۶۲ اور وہی ہے جس نے بنائے رات ف۶۳ اور دن ف۶۴

(۵۳) یعنی جو کچھ انہوں نے کیا اور جو کچھ وہ آئندہ کریں گے (۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یعنی جو توحید کا قائل ہو (۵۵) یہ کہنے والا ابلیس ہے جو اپنی عبادت کی دعوت دیتا ہے فرشتوں میں اور کوئی ایسا نہیں جو یہ کلمہ کہے (۵۶) بند ہونا تو یہ ہے کہ دوسرے سے ملا ہوا اتصال میں فصل پیدا کر کے انہیں کھولا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان بند تھا یعنی کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی زمین بند تھی یعنی کہ اس سے روئیدگی پیدا نہیں ہوتی تھی تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا (۵۷) یعنی پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب کیا بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہے اور بعضوں نے کہا اس سے نطفہ مراد ہے (۵۸) مضبوط پہاڑوں کے (۵۹) اپنے سفروں میں اور جن مقامات کا قصد کریں وہاں تک پہنچ سکیں (۶۰) گرنے سے (۶۱) یعنی کفار (۶۲) یعنی آسمانی کائنات سورج چاند ستارے اور اپنے افلاک میں ان کی حرکتوں کی کیفیت اور اپنے اپنے مطالع سے ان کے طلوع و غروب اور ان کے عجائب احوال جو صانع عالم کے وجود اور اس کی وحدت اور اس کے کمال قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں کفار ان سب سے اعراض کرتے ہیں اور ان دلائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے (۶۳) تاریک کہ اس میں آرام کریں (۶۴) روشن کہ اس میں معاش وغیرہ کے کام انجام دیں

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ

اور سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں تیر رہا ہے (٦٥) اور ہم نے تم سے پہلے

مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ

کسی آدمی کے لئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی (٦٦) تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے (٦٧) ہر

نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا

جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے (٦٨) جانچنے کو (٦٩) اور ہماری ہی

تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا

طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے (٧٠) اور جب کافر تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر

هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ

ٹھٹھا (٧١) کیا یہ ہیں وہ جو تمہارے خداؤں کو برا کہتے ہیں اور وہ (٧٢) رحمٰن ہی کی یاد سے

هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي

منکر ہیں (٧٣) آدمی جلد باز بنایا گیا (٧٤) اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا

فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

مجھ سے جلدی نہ کرو (٧٥) اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ (٧٦) اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن

سچے ہو کسی طرح جانتے کافر اس وقت کو جب نہ روک سکیں گے اپنے

(٦٥) جس طرح کہ تیراک پانی میں (٦٦) شانِ نزول: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن بہ صد حسد و عناد یہ کہتے تھے کہ ہم حوادثِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات ہو جائے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ دشمنانِ رسول کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہم نے دنیا میں کسی آدمی کے لئے ہیشگی نہیں رکھی (٦٧) اور انہیں موت کے پنجے سے رہائی مل جائے گی جب ایسا نہیں ہے تو پھر خوش کس بات پر ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ (٦٨) یعنی راحت و تکلیف و تندرستی و بیماری دولت مندی و ناداری نفع اور نقصان سے (٦٩) تاکہ ظاہر ہو جائے کہ صبر و شکر میں تمہارا کیا درجہ ہے (٧٠) ہم تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں گے (٧١) شانِ نزول: یہ آیت ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی حضور تشریف لے جاتے تھے وہ آپ کو دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ بنی عبد مناف کے نبی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے (٧٢) کفار (٧٣) کہتے ہیں کہ ہم رحمٰن کو جانتے ہی نہیں اس جہل و ضلال میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ ہنسی کے قابل خود ان کا اپنا حال ہے (٧٤) شانِ نزول: یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ جلد عذاب نازل کرائیے اس آیت میں فرمایا گیا کہ عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا یعنی جو وعدے عذاب کے دیئے گئے ہیں ان کا وقت قریب آ گیا ہے چنانچہ روزِ بدر وہ منظر ان کے نظر کے سامنے آ گیا (٧٥) عذاب کا یا قیامت کا یہ ان کے استعجال کا بیان ہے

وُجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ
منہوں سے آگ روکیں ۷۶ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد ہو ۷۷ بلکہ وہ ان پر

بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ
اچانک آپڑے گی ۷۸ تو انہیں بے حواس کر دے گی پھر نہ وہ اسے پھیر سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ۷۹ اور

لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا
بے شک تم سے اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا ۸۰ تو مسخرگی کرنے والوں کا

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ
ٹھٹھا انہیں کو لے بیٹھا ۸۱ تم فرماؤ شبانہ روز تمہاری کون نگہبانی

النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ
کرتا ہے رحمن سے ۸۲ بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ہیں ۸۳ کیا

لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ
ان کے کچھ خدا ہیں ۸۴ جو ان کو ہم سے بچاتے ہیں ۸۵ وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے ۸۶

وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى
اور نہ ہماری طرف سے ان کی یاری ہو بلکہ ہم نے ان کو ۸۷ اور ان کے باپ دادا کو برتاوا دیا ۸۸ یہاں تک

طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا
کہ زندگی ان پر دراز ہوئی ۸۹ تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم ۹۰ زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے

(۷۶) دوزخ کی (۷۷) اگر وہ یہ جانتے ہوتے تو کفر پر قائم نہ رہتے اور عذاب میں جلدی نہ کرتے (۷۸) قیامت (۷۹) توبہ و معذرت کی (۸۰) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۸۱) اور وہ اپنے استہزاء اور مسخرگی کے وبال و عذاب میں گرفتار ہوئے اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی گئی کہ آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے (۸۲) یعنی اس کے عذاب سے (۸۳) جب ایسا ہے تو انہیں عذاب الٰہی کا کیا خوف ہو اور وہ اپنی حفاظت کرنے والے کو کیا پہچانیں (۸۴) ہمارے سوا ان کے خیال میں (۸۵) اور ہمارے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں ایسا نہیں ہے اور اگر وہ اپنے بتوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں تو ان کا حال یہ ہے کہ (۸۶) اپنے پوجنے والوں کو کیا بچا سکیں گے (۸۷) یعنی کفار کو (۸۸) اور دنیا میں انہیں نعمت و مہلت دی (۸۹) اور وہ اس سے اور مغرور ہوئے اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے (۹۰) کفرستان کی

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ ۖ٘ وَ

رہے ہیں ف۹۱ تو کیا یہ غالب ہوں گے ف۹۲ تم فرماؤ کہ میں تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں ف۹۳ اور

لَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَىٕنْ مَّسَّتْهُمْ

بہرے پکارنا نہیں سنتے جب ڈرائے جائیں ف۹۴ اور اگر انہیں تمہارے

نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۴۶﴾

رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے تو ضرور کہیں گے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم ظالم تھے ف۹۵

وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـا ؕ

اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا

وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا

اور اگر کوئی چیز ف۹۶ رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں

حٰسِبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَ ضِیَآءً

حساب کو اور بے شک ہم نے موسٰی اور ہارون کو فیصلہ دیا ف۹۷ اور اجالا ف۹۸

وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَ هُمْ

اور پرہیزگاروں کو نصیحت ف۹۹ وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انہیں

مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ

قیامت کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اتارا ف۱۰۰ تو کیا تم

(۹۱) روز بروز مسلمانوں کو اس پر تسلط دے رہے ہیں اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آرہا ہے حدود اسلام بڑھ رہی ہیں اور سرزمین کفر گھٹتی چلی آتی ہے اور حوالی مکہ مکرمہ پر مسلمانوں کا تسلط ہوتا جاتا ہے کیا مشرکین جو عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس کو نہیں دیکھتے اور عبرت حاصل نہیں کرتے (۹۲) جن کے قبضہ سے زمین دم بدم نکلتی جارہی ہے یا سید عالم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب جو بفضل الٰہی فتح پر فتح پا رہے ہیں اور ان کے مقبوضات دم بدم بڑھتے چلے جاتے ہیں (۹۳) اور عذاب الٰہی کا اسی کی طرف سے خوف دلاتا ہوں (۹۴) یعنی کافر ہدایت کرنے والے اور خوف دلانے والے کے کلام سے نفع اٹھانے میں بہرے کی طرح ہیں (۹۵) کہ نبی کی بات پر کان نہ رکھا اور ان پر ایمان نہ لائے (۹۶) عمل میں سے (۹۷) یعنی توریت عطا کی جو حق و باطل میں فرق کرنے والی ہے (۹۸) یعنی روشنی ہے کہ اس سے نجات کی راہ معلوم ہوتی ہے (۹۹) جس سے وہ پند پذیر ہوتے ہیں اور دینی امور کا علم حاصل کرتے ہیں (۱۰۰) اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یعنی قرآن پاک یہ کثیر الخیر ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں بڑی برکتیں ہیں

لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا

اس کے منکر ہو اور بے شک ہم نے ابراہیم کو (۱۰۱) پہلے ہی سے اس کی نیک راہ عطا کردی اور ہم

بِهٖ عٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ

اس سے خبردار تھے (۱۰۲) جب اس نے اپنے باپ اور قوم سے کہا یہ مورتیں کیا ہیں (۱۰۳) جن کے

اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ

آگے تم آسن مارے (پوجا کے لیے بیٹھے) ہو (۱۰۴) بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا (۱۰۵) کہا

لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا

بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو بولے کیا تم ہمارے

بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیلتے ہو (۱۰۶) کہا بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں

وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ﳲ وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾

اور زمین کا جس نے انہیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں

وَ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ

اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دے کر (۱۰۷) تو ان سب کو

جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ

(۱۰۸) چورا کردیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا (۱۰۹) کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں (۱۱۰) بولے کس نے ہمارے

(۱۰۱) اس کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے سے (۱۰۲) کہ وہ ہدایت و نبوت کے اہل ہیں (۱۰۳) یعنی بت جو درندوں پرندوں اور انسانوں کی صورتوں کے بنے ہوئے ہیں (۱۰۴) اور ان کی عبادت میں مشغول ہو (۱۰۵) تو ہم بھی ان کی اقتدا میں ویسا ہی کرنے لگے (۱۰۶) چونکہ انہیں اپنے طریقہ کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا اور اس کا انکار کرنا وہ بہت بڑی بات جانتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات واقعی طور پر ہمیں بتاتے ہیں یا بطریق کھیل کے فرماتے ہیں اس کے جواب میں آپ نے حضرت حق سبحانہ کی ربوبیت کا اثبات فرما کر ظاہر فرما دیا کہ آپ کھیل کے طریقہ پر کلام فرمانے والے نہیں ہیں بلکہ حق کا اظہار فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے (۱۰۷) پیٹھ پھیر کر وہ قصہ یہ ہے کہ اس قوم کا سالانہ ایک میلہ لگتا تھا جنگل میں جاتے تھے اور شام تک وہاں لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے واپسی کے وقت بت خانہ میں آتے تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے متعلق مناظرہ کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ کل ہماری عید ہے آپ وہاں چلیں دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں جب وہ میلہ کا دن آیا اور آپ سے میلے میں چلنے کو کہا گیا تو آپ عذر کر کے رہ گئے وہ لوگ روانہ ہو گئے جب ان کے باقی ماندہ اور کمزور لوگ جو آہستہ آہستہ جا رہے تھے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا اس کو بعض لوگوں نے سنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ کی طرف لوٹے (۱۰۸) یعنی بتوں کو توڑ کر (۱۰۹) چھوڑ دیا اور بسولا اس کے کاندھے پر رکھ دیا (۱۱۰) یعنی بڑے بت سے کہ ان چھوٹوں کا کیا حال ہے یہ کیوں ٹوٹے اور بسولا تیری گردن پر کیسا رکھا ہے اور انہیں اس کا عجز ظاہر ہو اور انہیں ہوش آئے کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کریں اور آپ کو حجت قائم کرنے کا موقع ملے چنانچہ جب قوم کے لوگ شام کو واپس ہوئے اور بت خانے میں پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں تو

هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٩ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى

ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا بیشک وہ ظالم ہے ان میں کے کچھ بولے ہم نے ایک

يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝٦٠ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ

جوان کو انہیں برا کہتے سنا جسے ابراہیم کہتے ہیں (۱۱۱) بولے تو اسے لوگوں کے سامنے لاؤ

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝٦١ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا

شاید وہ گواہی دیں (۱۱۲) بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ

بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝٦٢ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ

یہ کام کیا اے ابراہیم (۱۱۳) فرمایا بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا (۱۱۴) تو ان سے پوچھو

اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝٦٣ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ

اگر بولتے ہوں (۱۱۵) تو اپنے جی کی طرف پلٹے (۱۱۶) اور بولے بیشک تمہیں

الظّٰلِمُوْنَ ۝٦٤ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ

ستمگار ہو (۱۱۷) پھر اپنے سروں کے بل اوندھائے گئے (۱۱۸) کہ تمہیں خوب معلوم ہے یہ

يَنْطِقُوْنَ ۝٦٥ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

بولتے نہیں (۱۱۹) کہا تو کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے (۱۲۰)

شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝٦٦ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

اور نہ نقصان پہنچائے (۱۲۱) تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو

(۱۱۱) یہ خبر نمرود جبار اور اس کے امراء کو پہنچی تو (۱۱۲) کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے یا ان سے بتوں کی نسبت ایسا کلام سنا گیا ہے مدعا یہ تھا کہ شہادت قائم ہو تو وہ آپ کے درپے ہوں چنانچہ حضرت بلائے گئے اور وہ لوگ (۱۱۳) آپ نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا اور شان مناظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب و غریب حجت قائم کی (۱۱۴) اس غصہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو پوجتے ہو اس کے کندھے پر بسولا ہونے سے ایسا ہی قیاس کیا جا سکتا ہے مجھ سے کیا پوچھتے ہو (۱۱۵) وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا مدعا یہ تھا کہ قوم غور کرے کہ جو بول نہیں سکتا کچھ کر نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہو سکتا اس کی خدائی کا معتقد ہونا باطل ہے چنانچہ آپ نے یہ فرمایا (۱۱۶) اور سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں (۱۱۷) جو ایسے مجبوروں اور بے اختیاروں کو پوجتے ہو جو اپنے کاندھے سے بسولا نہ ہٹا سکے وہ اپنے پجاری کو مصیبت سے کیا بچا سکے اور اس کے کیا کام آ سکے (۱۱۸) اور کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر ان کی بدبختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل مجادلہ و مکابرہ شروع کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے (۱۱۹) تو ہم ان سے کیسے پوچھیں اور اے ابراہیم تم ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے حکم دیتے ہو (۱۲۰) اگر اسے پوجو (۱۲۱) اگر اس کا پوجنا موقوف کر دو

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَانۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ

تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ بولے ان کو جلادو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں

فٰعِلِيۡنَ ﴿۶۸﴾ قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۶۹﴾ وَ

کرنا ہے ف۱۲۳ ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ف۱۲۴ اور

اَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِيۡنَ ﴿۷۰﴾ وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا

انہوں نے اس کا برا چاہا تو ہم نے انہیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کر دیا ف۱۲۵ اور ہم اسے اور لوط کو ف۱۲۶ نجات

اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ

بخشی ف۱۲۷ اس زمین کی طرف ف۱۲۸ جس میں ہم نے جہان والوں کے لئے برکت رکھی ف۱۲۹ اور ہم نے اسے اسحاق عطا فرمایا ف۱۳۰

وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً

اور یعقوب پوتا اور ہم نے ان سب کو اپنے قرب خاص کا سزاوار کیا اور ہم نے انہیں امام کیا

يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ

ف۱۳۱ کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے انہیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز برپا رکھنے

وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۷۳﴾ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا

اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے اور لوط کو ہم نے حکومت اور

وَّعِلۡمًا وَّنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ

علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی ف۱۳۲

(۱۲۲) کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ یہ بت پوجنے کے قابل نہیں جب حجت تمام ہو گئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آئے تو (۱۲۳) نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا ڈالنے پر متفق ہو گئی اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کر دیا اور قریہ کوثیٰ میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (گوپھن) کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا حَسۡبِیَ اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ جبریل امین نے آپ سے عرض کیا کہ کچھ کام ہے آپ نے فرمایا تم سے نہیں جبریل نے عرض کیا تو اپنے رب سے سوال کیجئے فرمایا سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے (۱۲۴) تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی (۱۲۵) کہ ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور سعی ناکام رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر مچھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور خون پی گئے اور ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا (۱۲۶) جو ان کے بھتیجے ان کے بھائی ہاران کے فرزند تھے نمرود اور اس کی قوم سے (۱۲۷) اور عراق سے (۱۲۸) روانہ کیا (۱۲۹) اس زمین سے زمین شام مراد ہے اس کی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہنچے اور سرسبزی و شادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطہ دوسرے خطوں پر فائق ہے یہاں کثرت سے نہریں ہیں پانی پاکیزہ اور خوش گوار ہے اشجار و ثمار کی کثرت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے مؤتفکہ میں (۱۳۰) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا کی تھی (۱۳۱) لوگوں کو ہمارے دین کی طرف (۱۳۲) اس بستی کا نام سدوم تھا

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ ﴿٧٤﴾ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا

بے شک وہ بُرے لوگ بے حکم تھے اور ہم نے اسے (۱۳۲) اپنی رحمت میں داخل کیا

إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٧٥﴾ وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا

بے شک وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے اور نوح کو جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی دعا سن

لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ

لی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی (۱۳۳) اور ہم نے ان لوگوں پر اس کو

الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

مدد دی جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بے شک وہ بُرے لوگ تھے تو ہم نے ان

أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ

سب کو ڈبو دیا اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب

نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنَاهَا

رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں (۱۳۵) اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے ہم نے وہ معاملہ

سُلَيْمَانَ ۚ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ

سلیمان کو سمجھا دیا (۱۳۶) اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا (۱۳۷) اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما

الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ

دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے (۱۳۸) اور یہ ہمارے کام تھے اور ہم نے اسے تمہارا ایک

(۱۳۲) یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو (۱۳۳) یعنی طوفان سے اور تکذیب اہل طغیان سے (۱۳۵) اس کے ساتھ کوئی چرانے والا نہ تھا وہ کھیتی کھا گئیں یہ مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا آپ نے تجویز کی کہ بکریاں کھیتی والے کو دے دی جائیں بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر تھی (۱۳۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ فریقین کے لئے اس سے زیادہ آسانی کی شکل بھی ہو سکتی ہے اس وقت حضرت کی عمر شریف گیارہ سال کی تھی حضرت داؤد علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ وہ صورت بیان فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہنچے جس حالت میں بکریوں نے کھائی ہے اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور کھیتی اس حالت پر پہنچ جانے کے بعد کھیتی والے کو کھیتی دے دی جائے بکری والے کو اس کی بکریاں واپس کر دی جائیں یہ تجویز حضرت داؤد علیہ السلام نے پسند فرمائی اس معاملہ میں یہ دونوں حکم اجتہادی تھے اور اس شریعت کے مطابق تھے ہماری شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو تو جانور جو نقصانات کریں اس کا ضمان لازم نہیں مدارک میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس مسئلہ کا حکم تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو تجویز فرمائی یہ صورت صلح تھی (۱۳۷) وجوہ اجتہاد و طرق احکام وغیرہ کا مسئلہ جن علماء کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب و سنت کا حکم نہ پائیں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جائے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کرے اور اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مصیب ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر (۱۳۸) پتھر اور پرندے آپ کے ساتھ آپ کی موافقت میں تسبیح کرتے تھے

لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے ف۱۳۹ تو کیا تم شکر کرو گے

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ

اور سلیمان کے لیے تیز ہوا مسخر کر دی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں

بٰرَكْنَا فِيْهَا ۚ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ

ہم نے برکت رکھی ف۱۴۰ اور ہم کو ہر چیز معلوم ہے اور شیطانوں میں سے وہ

مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ

جو اس کے لیے غوطہ لگاتے ف۱۴۱ اور اس کے سوا اور کام کرتے ف۱۴۲ اور ہم انہیں

حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ

روکے ہوئے تھے ف۱۴۳ اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا ف۱۴۴ کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ

سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے تو ہم نے اس کی دعا سن لی تو ہم نے دور کر دی جو تکلیف اسے تھی ف۱۴۵

وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى

اور ہم نے اسے اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کیے ف۱۴۶ اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ

والوں کے لیے نصیحت ف۱۴۷ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب

(۱۳۹) یعنی جنگ میں دشمن کے مقابل کام آئے اور وہ زرہ ہے سب سے پہلے زرہ بنانے والے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں (۱۴۰) اس زمین سے مراد شام ہے جو آپ کا مسکن تھا (۱۴۱) دریا کی گہرائی میں داخل ہو کر سمندر کی تہ سے آپ کے لئے جواہر نکال کر لاتے (۱۴۲) عجیب عجیب صنعتیں عمارتیں محل برتن شیشے کی چیزیں صابون وغیرہ بنانا (۱۴۳) کہ آپ کے حکم سے باہر نہ ہوں (۱۴۴) یعنی اپنے رب سے دعا کی حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں حسن صورت بھی کثرت اولاد بھی کثرت اموال بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتلاء میں ڈالا اور آپ کے فرزند اولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ ہزار ہا بکریاں تھیں سب مر گئے تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں کے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمد الٰہی بجا لاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیا جب تک اس نے مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اس کی مرضی پر راضی ہوں پھر آپ بیمار ہوئے تمام جسم شریف میں آبلے پڑے بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی (۱۴۵) اس طرح کہ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا آپ زمین میں پاؤں ماریئے انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الٰہی اس سے پانی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی (۱۴۶) حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرما دیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کے کثیر اولادیں ہوئیں (۱۴۷) کہ وہ اس واقعہ سے بلاؤں پر صبر کرنے اور اس کے ثواب عظیم سے باخبر ہوں اور صبر کریں اور ثواب پائیں

مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ

صبر والے تھے (۱۴۸) اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بیشک وہ ہمارے قرب

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ

خاص کے سزاواروں میں ہیں اور ذوالنون کو (یاد کرو) (۱۴۹) جب چلا غصہ میں بھرا (۱۵۰) تو گمان کیا کہ

لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ

ہم اس پر تنگی نہ کریں گے (۱۵۱) تو اندھیریوں میں پکارا (۱۵۲) کوئی معبود نہیں سوا تیرے

سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ

پاکی ہے تجھ کو بیشک مجھ سے بے جا ہوا (۱۵۳) تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور

نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُــْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَ زَكَرِيَّاۤ اِذْ

اسے غم سے نجات بخشی (۱۵۴) اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو (۱۵۵) اور زکریا کو جب

نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾

اس نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ (۱۵۶) اور تو سب سے بہتر وارث (۱۵۷)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ

تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے (۱۵۸) یحییٰ عطا فرمایا اور اس کے لئے اس کی بی بی سنواری (۱۵۹)

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ

بیشک وہ (۱۶۰) بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے

(۱۴۸) کہ سب نے محنتوں اور بلاؤں اور عبادتوں کی مشقتوں پر صبر کیا (۱۴۹) یعنی حضرت یونس بن متی کو (۱۵۰) اپنی قوم سے جس نے ان کی دعوت نہ قبول کی تھی اور نصیحت نہ مانی تھی اور کفر پر قائم رہی تھی آپ نے گمان کیا کہ یہ ہجرت آپ کے لئے جائز ہے کیونکہ اس کا سبب صرف کفر اور اہل کفر کے ساتھ بغض اور اللہ کے لئے غضب کرنا ہے لیکن آپ نے اس ہجرت میں حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا (۱۵۱) تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا (۱۵۲) کئی قسم کی اندھیریاں تھیں دریا کی اندھیری رات کی اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اندھیری ان اندھیریوں میں حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس طرح دعا کی کہ (۱۵۳) کہ میں اپنی قوم سے قبل تیرے اذن پانے کے جدا ہوا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت زدہ ان کلمات سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے (۱۵۴) اور مچھلی کو حکم دیا تو اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر پہنچا دیا (۱۵۵) مصیبتوں اور تکلیفوں سے جب وہ ہم سے فریاد کریں اور دعا کریں (۱۵۶) یعنی بے اولاد بلکہ وارث عطا فرما (۱۵۷) خلق کی فنا کے بعد باقی رہنے والا، مدعا یہ ہے کہ اگر تو مجھے وارث نہ دے تو بھی کچھ غم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے (۱۵۸) فرزند سعید (۱۵۹) جو بانجھ تھیں اس کو قابل ولادت کیا (۱۶۰) یعنی انبیاء مذکورین

وَكَانُوا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا

اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی نگاہ رکھی ١٦١ تو ہم نے اس

مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ

میں اپنی روح پھونکی ١٦٢ اور اسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہاں کے لئے نشانی بنایا ١٦٣ بیشک تمہارا یہ دین ایک ہی

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ

دین ہے ١٦٤ اور میں تمہارا رب ہوں ١٦٥ تو میری عبادت کرو اور اوروں نے اپنے کام آپس میں

بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

ٹکڑے ٹکڑے کر لئے ١٦٦ سب کو ہماری طرف پھرنا ہے ١٦٧ تو جو کچھ بھلے کام کرے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ

اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے لکھ رہے ہیں اور حرام ہے

عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ

اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں ١٦٨ یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے

يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَ

یاجوج و ماجوج ١٦٩ اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے اور

اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ

قریب آیا سچا وعدہ ١٧٠ تو جبھی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی کافروں

(١٦١) پورے طور پر کہ کسی طرح کوئی بشر اس کی پارسائی کو چھو نہ سکا مراد اس سے حضرت مریم ہیں (١٦٢) اور اس کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا (١٦٣) اپنے کمال قدرت کی کہ حضرت عیسیٰ کو اس کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا کیا (١٦٤) دین اسلام یہی تمام انبیاء کا دین ہے اس کے سوا جتنے ادیان ہیں سب باطل سب کو اسی دین پر قائم رہنا لازم ہے (١٦٥) نہ میرے سوا کوئی دوسرا رب نہ میرے دین کے سوا اور کوئی دین (١٦٦) یعنی دین میں اختلاف کیا اور فرقے فرقے ہو گئے (١٦٧) ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے (١٦٨) دنیا کی طرف تلافی اعمال و تدارک احوال کے لئے یعنی اس لئے کہ ان کا واپس آنا ناممکن ہے مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ جس بستی والوں کو ہم نے ہلاک کیا ان کا شرک و کفر سے واپس آنا محال ہے یہ معنی اس تقدیر پر ہیں جب کہ "لا" کو زائدہ قرار دیا جائے اور اگر "لا" زائدہ نہ ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ روز آخرت میں ان کا حیات کی طرف نہ لوٹنا ناممکن ہے اس میں منکرین بعث کا ابطال ہے اور یہی جو کہ "الینا راجعون" اور "لا کفران لسعیہ" فرمایا گیا اس کی تاکید ہے (تفسیر کبیر وغیرہ) (١٦٩) قریب قیامت اور یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں (١٧٠) یعنی قیامت

كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا

کی ف۱۸۷ کہ ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ف۱۸۸ اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم

ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ

ظالم تھے ف۱۸۹ بے شک تم ف۱۹۰ اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۹۱ سب جہنم کے

جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ

ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا اگر یہ ف۱۹۲ خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے

وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ف۱۹۳ وہ اس میں رینکیں گے ف۱۹۴ اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ف۱۹۵

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا

بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور

مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ

رکھے گئے ہیں ف۱۹۶ وہ اس کی بھنک (ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے ف۱۹۷ اور وہ اپنی من مانتی خواہشوں میں

اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ

ف۱۹۸ ہمیشہ رہیں گے انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ ف۱۹۹ اور فرشتے ان کی

الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ

پیشوائی کو آئیں گے ف۲۰۰ کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا جس دن

(۱۸۷) اس دن کے ہول اور دہشت سے اور کہیں گے (۱۸۸) دنیا کے اندر (۱۸۹) کہ رسولوں کی بات نہ مانتے تھے اور انہیں جھٹلاتے تھے (۱۹۰) اے مشرکو (۱۹۱) یعنی تمہارے بت (۱۹۲) بت جیسا کہ تمہارا گمان ہے (۱۹۳) بتوں کو بھی اور ان کے پوجنے والوں کو بھی (۱۹۴) اور عذاب کی شدت سے چیخیں گے اور دھاڑیں ماریں گے (۱۹۵) جہنم کی شدت جوش کی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب جہنم میں وہ لوگ رہ جائیں گے جنہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے تو وہ آگ کے تابوتوں میں بند کئے جائیں گے وہ تابوت اور تابوتوں میں اور ان تابوتوں پر آگ کی میخیں جڑ دی جائیں گی تو وہ کچھ نہ سنیں گے اور نہ کوئی ان میں کسی کو دیکھے گا (۱۹۶) یہ آیت ایمان والوں کے حق میں ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا میں انہیں میں سے ہوں اور ابوبکر و عمر و عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف۔ شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے نضر بن حارث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا حضور نے اس کو جواب دے کر ساکت کر دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں یہ فرما کر حضور تشریف لے آئے پھر عبداللہ بن زبعری سہمی آیا اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا ابن زبعری یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں کہنے لگا یہود تو حضرت عزیر کو پوجتے ہیں اور نصاریٰ حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرمایا کہ حضرت عزیر اور مسیح اور فرشتے وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درحقیقت یہود و نصاریٰ وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں ان جوابوں کے بعد اس کو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور درحقیقت اس کا اعتراض کمال عناد سے تھا کیونکہ جس آیت پر اس نے اعتراض کیا اس میں مَا تَعْبُدُوْنَ ہے اور ما زبان عرب میں غیر ذوی العقول کے لئے بولا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے اس نے اندھا بن کر اعتراض کیا اس اعتراض کا غلط ہونا ظاہر تھا مگر مزید بیان کے لئے اس آیت میں

نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ

ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سجل فرشتہ اعمال نامہ کو لپیٹتا ہے ۱۸۵ جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی

نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي

پھر کردیں گے ۱۸۶ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا اور بیشک ہم نے زبور

الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝۱۰۵

میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے ۱۸۷

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝۱۰۶ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

بیشک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو ۱۸۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت

لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۷ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ

سارے جہان کے لیے ۱۸۹ تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک تو کیا

اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۸ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَ

تم مسلمان ہوتے ہو پھر اگر وہ منہ پھیریں ۱۹۰ تو فرمادو میں نے تمہیں لڑائی کا اعلان کردیا برابری

اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝۱۰۹ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

پر اور میں کیا جانوں ۱۹۱ کہ پاس ہے یا دور ہے وہ جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ۱۹۲ بیشک اللہ جانتا ہے

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَ يَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝۱۱۰ وَ اِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ

آواز کی بات ۱۹۳ اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ۱۹۴ اور میں کیا جانوں شاید وہ ۱۹۵

بقیہ صفحہ ۵۹۴ سے ... فرما دی گئی (۱۸۱) ... ان تک پہنچ کی وہ منازل جنت میں ... ہوں گے (۱۸۲) خدا و عدل منتوں اور راستوں میں (۱۸۳) یعنی نفخہ اخیرہ (۱۸۴) قبروں سے نکلتے وقت مبارکبادیں دیتے تہنیت پیش کرتے اور یہ کہتے (۱۸۵) جو کاتب اعمال ہے آدمی کی موت کے وقت اس کے (۱۸۶) یعنی ہم نے جیسے پہلے عدم سے بنایا تھا ویسے ہی پھر معدوم کرنے کے بعد پیدا کر دیں گے یا یہ معنی ہیں کہ جیسا کہ ماں کے پیٹ سے ... ننگا ... پیدا کیا تھا ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے (۱۸۷) اس زمین سے مراد زمین جنت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ... زمین ... کو مسلمان فتح کریں گے اور ایک قول یہ ہے کہ ... شام مراد ہے (۱۸۸) کہ جو اس کا اتباع کرے اور اس کے مطابق عمل کرے جنت پائے اور مراد کو پہنچے اور عبادت والوں سے مومنین مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ امت محمدیہ مراد ہے جو پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں رمضان ... کے روزے رکھتے ہیں حج کرتے ہیں (۱۸۹) ... کوئی ہو جن ہو یا انس مومن ہو یا کافر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا مومن کے لئے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف و مسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں ... کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بہ جمیع مقیدات رحمت غیبیہ و شہادت علمیہ و عینیہ وجودیہ و شہودیہ و سابقہ و لاحقہ وغیرہ تمام جہانوں کے لئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول ... تمام جہانوں سے افضل ہو (۱۹۰) اور اسلام سے (۱۹۱) بے خدا کے بتائے یعنی یہ بات عقل و قیاس سے جاننے کی نہیں ... درایت کے ... اندازے اور قیاس سے جانتے ہیں ... اور ... میں ہے ... سے ... مراد ... اس پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا ما کنت تدری ما الکتاب ... اللہ تعالیٰ نے علیم الحق ... اپنے عقل و قیاس سے جاننے کی نفی ہے کہ مطلق علم کی اور مطلق علم کی نفی کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اسی رکوع کے ... بھی قریب ... تو وہ کہہ کر جا سکتا ہے کہ وعدے کا قرب ... کسی طرح معلوم نہیں علامت یہ ہے کہ

فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١١١﴾ قَالَ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ۗ وَ

شاید وہ تمہاری جانچ ہو (۱۹۶) اور ایک وقت تک برتوانا (۱۹۷) نبی نے عرض کی کہ اے میرے رب حق فیصلہ فرما دے (۱۹۸)

رَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١١٢﴾

اور ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو (۱۹۹)

ع ۱۹ منزل ۴

سورۃ الحج ۲۲ — آیاتہا ۷۸ — رکوعاتہا ۱۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ حج مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ﴿١﴾

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو (۲) بے شک قیامت کا زلزلہ (۳) بڑی سخت چیز ہے

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ

جس دن تم اسے دیکھو گے (۴) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی (۵)

ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ

اپنا گابھ ڈال دے گی (۶) اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے (۷)

وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ

مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں (۸)

فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ

بے جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں (۹) جس پر لکھ دیا گیا ہے

سے عقل و قیاس سے بیان کی گئی ہے بلکہ تعلیمِ الٰہی سے جانتے ہیں (۱۹۲) عذاب کا یا قیامت کا (۱۹۳) جو تم کفار اعلان کے ساتھ اسلام پر طعن کرتے ہو (۱۹۴) اپنے دلوں میں یعنی نبی کی عداوت اور مسلمانوں سے حسد جو تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اللہ اس کو بھی جانتا ہے سب کا بدلہ دے گا (۱۹۵) یعنی دنیا میں عذاب کو موخر کرنا (۱۹۶) جس سے تمہارا حال ظاہر ہو جائے (۱۹۷) یعنی وقتِ موت تک (۱۹۸) میرے اور ان کے درمیان جو مجھے جھٹلاتے ہیں اس طرح کہ میری مدد کر اور ان پر عذاب نازل فرما یہ دعا مستجاب ہوئی اور کفار بدر و احزاب و حنین وغیرہ میں مبتلائے عذاب ہوئے (۱۹۹) شرک، کفر اور بے ایمانی کی (۱) سورۂ حج بقول ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما و مجاہد مکیہ ہے سوا چھ آیتوں کے جو ھٰذٰنِ خصمٰن سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دس رکوع اور اٹھتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اکیانوے کلمات اور پانچ ہزار پچھتر حرف ہیں (۲) اس کے عذاب کا خوف کرو اور اس کی طاعت میں مشغول ہو (۳) جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریبِ قیامت آفتاب کے مغرب سے طالع ہونے کے نزدیک واقع ہوگا (۴) اس کی ہیبت سے (۵) یعنی حمل والی اس دن کے ہول سے (۶) حمل ساقط ہو جائیں گے (۷) بلکہ عذابِ الٰہی کے خوف سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے (۸) شانِ نزول یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑا جھگڑالو تھا اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور قرآن کو پہلوں کے قصے بتاتا تھا اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا منکر تھا

اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٤﴾

کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا (۹)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

مٹی سے (۱۰) پھر پانی کی بوند سے (۱۱) پھر خون کی پھٹک سے (۱۲) پھر گوشت کی بوٹی سے

مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا

نقشہ بنی اور بے بنی (۱۳) تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں (۱۴) اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ

نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا

میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک (۱۵) پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر (۱۶) اس لئے کہ تم اپنی

اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ

جوانی کو پہنچو (۱۷) اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا

الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ

ہے (۱۸) کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے (۱۹) اور تو زمین کو دیکھے

هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَ

مرجھائی ہوئی (۲۰) پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا ترو تازہ ہوئی اور ابھر آئی اور

(۹) شیطان کے اتباع سے زجر فرمانے کے بعد منکرینِ بعث پر حجت قائم فرمائی جاتی ہے (۱۰) تمہاری نسل کی اصل یعنی تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے (۱۱) یعنی قطرۂ منی سے ساری ذریت کو (۱۲) کہ نطفہ خون بستہ ہو جاتا ہے (۱۳) یعنی مصور اور غیر مصور۔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا مادۂ پیدائش ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت خون بستہ ہو جاتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں روح پھونکتا ہے (الحدیث) اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش اس طرح فرماتا ہے اور اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے یہ اس لئے بیان فرمایا گیا (۱۴) اور تم اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت و حکمت کو جانو اور اپنی ابتدائے پیدائش کے حالات پر نظر کرکے سمجھ لو کہ جو قادر برحق بے جان مٹی میں اتنے انقلاب کرکے جاندار آدمی بنا دیتا ہے وہ مرے ہوئے انسان کو زندہ کرے تو اس کی قدرت سے کیا بعید (۱۵) یعنی وقت ولادت تک (۱۶) تمہیں عمر دیتے ہیں (۱۷) اور تمہاری عقل و قوت کامل ہو (۱۸) اور اس کو اتنا بڑھاپا آ جاتا ہے کہ عقل و حواس بجا نہیں رہتے اور ایسا ہو جاتا ہے (۱۹) اور جو جانتا ہو وہ بھول جائے عکرمہ نے کہا جو قرآن کی مداومت رکھے گا اس حالت کو نہ پہنچے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ بعث یعنی مرنے کے بعد اٹھنے پر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے (۲۰) خشک بے گیاہ

أَنۢبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ

ہر رونق دار جوڑا اگا لائی (۲۱) یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے (۲۲)

وَأَنَّهُۥ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَنَّ

اور یہ کہ وہ مُردے جلائے گا اور یہ کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اس لیے

ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِى

کہ قیامت آنے والی اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انہیں جو

ٱلْقُبُورِ ۝ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ

قبروں میں ہیں اور کوئی آدمی وہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو علم

لَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ۝ ثَانِىَ عِطْفِهِۦ لِيُضِلَّ عَن

نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ (۲۳) حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے (۲۴) تاکہ اللہ کی

سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ لَهُۥ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ ۖ وَنُذِيقُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ

راہ سے بہکا دے (۲۵) اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے (۲۶) اور قیامت کے دن ہم اسے

عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ ٱللَّهَ

آگ کا عذاب چکھائیں گے (۲۷) یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا (۲۸) اور اللہ

لَيْسَ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَعْبُدُ ٱللَّهَ

بندوں پر ظلم نہیں کرتا (۲۹) اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں

ع ۱۰ / ۸

(۲۱) یعنی ہر قسم کا خوشنما سبزہ (۲۲) یہ جو صفتیں بیان فرمانے کے بعد نتیجہ مرتب فرمایا جاتا ہے (۲۳) یہ جو کچھ ذکر کیا گیا آدمی کی پیدائش اور خشک بے گیاہ زمین کو سرسبز و شاداب کرنا اس کے وجود و حکمت کی دلیلیں ہیں ان سے اس کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے (۲۴) شانِ نزول یہ آیت ابوجہل وغیرہ ایک جماعت کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفت میں جھگڑا کرتے تھے اور اس کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کرتے تھے جو اس کی شان کے لائق نہیں اس آیت میں بتایا گیا کہ آدمی کو کوئی بات بغیر علم کے بے سند و دلیل نہ کہنی چاہئے خاص کر شانِ الٰہی میں اور جو بات علم والے کے خلاف بے علمی سے کہی جائے گی وہ باطل ہوگی پھر اس پر یہ انداز کہ اصرار کرے اور غرور (۲۵) اور اس سے دین سے منحرف کرے (۲۶) چنانچہ بدر میں وہ ذلت و خواری کے ساتھ قتل ہوا (۲۷) اور اس سے کہا جائے گا (۲۸) یعنی جو تو نے دنیا میں کیا کفر و تکذیب (۲۹) وہ کسی کو بے جرم نہیں پکڑتا

عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ

کرتے ہیں ف۳۰ پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ آکر

فِتْنَةُ اِۨنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ

پڑی ف۳۱ منہ کے بل پلٹ گئے ف۳۲ دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا ف۳۳ یہی

هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ

ہے صریح نقصان ف۳۴ اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو ان کا برا

وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ

بھلا کچھ نہ کرے ف۳۵ یہی ہے دور کی گمراہی ایسے کو پوجتے ہیں

ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾

جس کے نفع سے ف۳۶ نقصان کی توقع زیادہ ہے ف۳۷ بے شک ف۳۸ کیا ہی برا مولیٰ اور بے شک کیا ہی برا رفیق

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

بے شک اللہ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾

جن کے نیچے نہریں رواں بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے ف۳۹

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ اپنے نبی ف۴۰ کی مدد نہ فرمائے گا دنیا ف۴۱ اور آخرت میں ف۴۲

(۳۰) اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انہیں ثبات و قرار حاصل نہیں ہوتا شک و تردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہو شخص تزلزل کی حالت میں ہوتا ہے شان نزول یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف سے آکر مدینہ میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے تھے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے اسلام اچھا دین ہے اس میں آکر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہو گئے یا لڑکی ہو گئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جاتے تھے یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انہیں ابھی دین میں ثبات ہی حاصل نہیں ہوا ان کا حال یہ ہے (۳۱) کسی قسم کی سختی پیش آئی (۳۲) مرتد ہو گئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے (۳۳) دنیا کا گھاٹا تو یہ کہ جو ان کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خون مباح ہوا اور آخرت کا گھاٹا ہمیشہ کا عذاب (۳۴) وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں اور (۳۵) کیونکہ وہ بے جان ہے (۳۶) یعنی جس کی پرستش کے فرضی نفع سے اس کو پوجنے کے (۳۷) یعنی عذاب بنیاد آخرت کی (۳۸) وہ بت (۳۹) فرماں برداروں پر اسلام اور نافرمانوں پر عذاب (۴۰) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴۱) میں ان کے دین کو غلبہ عطا فرما (۴۲) ان کے درجے بلند کرکے

فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ

تو اسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رسی تانے پھر اپنے آپ کو پھانسی دے لے پھر دیکھے کہ اس کا یہ داؤں کچھ لے گیا اس بات کو جس کی اسے جلن ہے (۴۳) اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن اتارا روشن آیتیں اور یہ کہ اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہے بیشک مسلمان اور یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی اور آتش پرست اور مشرک بیشک اللہ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا (۴۴) بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے کیا تم نے نہ دیکھا (۴۵) کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے (۴۶) اور بہت آدمی (۴۷) اور بہت وہ ہیں جن پر

(۴۳) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا جسے اس سے جلن ہو وہ اپنی انتہائی سعی ختم کردے اور جلن میں مر بھی جائے تو بھی کچھ نہیں کرسکتا (۴۴) مومنین کو جنت عطا فرمائے گا اور کفار کو کسی قسم کے بھی ہوں جہنم میں داخل کرے گا (۴۵) اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴۶) سجدہ مخصوص جیسا اللہ چاہے (۴۷) یعنی مومنین مزید برآں سجدہ طاعت و عبادت بھی

الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ

عذاب مقرر ہو چکا ۴۸ اور جسے اللہ ذلیل کرے ۴۹ اسے کوئی عزت دینے والا نہیں بے شک اللہ

يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ۞ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫

جو چاہے کرے ۔ یہ دو فریق ہیں ۵۰ کہ اپنے رب میں جھگڑے ۵۱

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ

تو جو کافر ہوئے ان کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں ۵۲ اور ان کے

فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۱۹ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ

سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا ۵۳ جس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور

الْجُلُوْدُ ۲۰ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۲۱ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ

ان کی کھالیں ۵۴ اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں ۵۵ جب گھٹن کے سبب اس میں سے

يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

نکلنا چاہیں گے ۵۶ پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو آگ کا

الْحَرِيْقِ ۲۲ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عذاب بے شک اللہ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ

بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے

(۴۸) یعنی کفار (۴۹) اس کی شقاوت کے سبب (۵۰) یعنی مومنین اور پانچوں قسم کے کفار جن کا اوپر ذکر کیا گیا (۵۱) یعنی اس کے دین کے بارے میں اور اس کی صفات میں (۵۲) یعنی آگ انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی (۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسا تیز گرم کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو ان کو گلا ڈالے (۵۴) حدیث شریف میں ہے پھر انہیں ویسا ہی کر دیا جائے گا (ترمذی) (۵۵) جن سے ان کو مارا جائے گا (۵۶) یعنی دوزخ میں سے تو گرزوں سے مار کر

مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوٓا إِلَى

کنگن اور موتی وف۵۷ اور وہاں ان کی پوشاک ریشم ہے وف۵۸ اور انہیں پاکیزہ

الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوٓا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾ إِنَّ

بات کی ہدایت کی گئی وف۵۹ اور سب خوبیوں سراہے کی راہ بتائی گئی وف۶۰ بے شک

الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ

وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ وف۶۱ اور اس ادب

الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ

والی مسجد سے وف۶۲ جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا

وَمَنْ يُّرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ ع

اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے وف۶۳

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَّ

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتادیا وف۶۴ اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور

طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَالْقَآئِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَ

میرا گھر ستھرا رکھ وف۶۵ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے وف۶۶ اور

أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ

لوگوں میں حج کی عام ندا کردے وف۶۷ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر

(۵۷) ایسے جن کی چمک مشرق سے مغرب تک روشن کر ڈالے (ترمذی) (۵۸) جس کا پہننا دنیا میں مردوں کو حرام ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں نہ پہنے گا (۵۹) یعنی دنیا میں اور پاکیزہ بات سے کلمۂ توحید مراد ہے بعض مفسرین نے کہا قرآن مراد ہے (۶۰) یعنی اللہ کا دین اسلام (۶۱) یعنی اس کے دین اور اس کی اطاعت سے (۶۲) یعنی اس میں داخل ہونے سے شان نزول یہ آیت سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا مسجد حرام سے یا خاص کعبہ معظمہ مراد ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ وہ تمام لوگوں کا قبلہ ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی سب برابر ہیں سب کے لئے اس کی تعظیم و حرمت اور اس میں ادائے مناسک حج یکساں ہے اور طواف و نماز کی فضیلت میں شہری اور پردیسی کے درمیان کوئی فرق نہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہاں مسجد حرام سے مکہ مکرمہ یعنی تمام حرم مراد ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ حرم شریف شہری اور پردیسی سب کے لئے یکساں ہے اس میں رہنے اور ٹھہرنے کا سب کو حق ہے بجز اس کے کہ کوئی کسی کو نکالے نہیں اسی سے امام صاحب مکہ مکرمہ کی اراضی کی بیع اور ان کے کرایہ کو منع فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ حرام ہے اس کی اراضی فروخت نہ کی جائیں (تفسیر احمدی) (۶۳) الحاد بظلم یعنی ناحق زیادتی سے یا شرک و بت پرستی مراد ہے بعض مفسرین نے کہا کہ ہر ممنوع قول و فعل مراد ہے حتی کہ خادم کو گالی دینا بھی بعض نے کہا اس سے مراد ہے حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا یا ممنوعات حرم کا ارتکاب کرنا مثل شکار مارنے اور درخت کاٹنے کے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو تجھے قتل نہ کرے تو اسے قتل کرے یا جو تجھ پر ظلم نہ کرے تو اس پر ظلم کرے شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو دو آدمیوں کے ساتھ بھیجا تھا جن میں ایک مہاجر تھا دوسرا انصاری ان لوگوں نے اپنے اپنے مفاخر نسب بیان کئے تو عبداللہ بن انیس کو غصہ آیا اور اس نے انصاری کو قتل کر ڈالا اور خود مرتد ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۶۴) تعمیر کعبہ شریف کے وقت پہلے عمارت کعبہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی تھی اور طوفان نوح کے وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا مقرر کی جس نے اس کی جگہ کو صاف کر

يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ

کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ف۶۵ تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں ف۶۶ اور

يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن

اللہ کا نام لیں ف۶۷ جانے ہوئے دنوں میں ف۶۸ اس پر کہ انہیں روزی دی

بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾

بے زبان چوپائے ف۶۹ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ ف۷۰

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ

پھر اپنا میل کچیل اتاریں ف۷۱ اور اپنی منتیں پوری کریں ف۷۲ اور اس آزاد گھر کا

الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ

طواف کریں ف۷۳ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے ف۷۴ تو وہ اس کے لئے اس کے

عِندَ رَبِّهِ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

رب کے یہاں بھلا ہے اور تمہارے لئے حلال کیے گئے بے زبان چوپائے ف۷۵ سوا ان کے جن کی ممانعت تم پر

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ﴿٣٠﴾

پڑھی جاتی ہے ف۷۶ تو دور ہو بتوں کی گندگی سے ف۷۷ اور بچو جھوٹی بات سے

حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا

ایک اللہ کے ہوکر کہ اس کا ساجھی کسی کو نہ کرو اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا

بقیہ صفحہ ۶۰۲ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] حاصل [illegible] کی عبادت [illegible] ابراہیم علیہ السلام [illegible] شریف [illegible] آپ نے اس کی قدیم بنیاد پر عمارت [illegible] (۶۵) شرک سے اور بتوں سے اور ہر قسم کی نجاستوں سے (۶۶) [illegible] (۶۷) چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابو قبیس پہاڑ پر چڑھ کر جہان کے لوگوں کو ندا کر دی کہ بیت اللہ کا حج [illegible] حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ اس آیت میں [illegible] کا خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے [illegible] (۶۸) [illegible] (۶۹) [illegible] عبادت [illegible] (۷۰) [illegible] (۷۱) [illegible] حضرت علی [illegible] ابن عباس [illegible] امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] (۷۲) [illegible] (۷۳) [illegible] (۷۴) [illegible] (۷۵) [illegible] (۷۶) [illegible] (۷۷) [illegible] (۷۸) [illegible] (۷۹) [illegible] بیان فرمایا (۸۰) [illegible]

خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

گرا آسمان سے کہ پرندے اسے اچک لے جاتے ہیں ۸۱ یا ہوا اسے کسی دور جگہ

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ

پھینکتی ہے ۸۲ بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی

تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

پرہیزگاری سے ہے ۸۳ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ۸۴ ایک مقررہ میعاد تک ۸۵ پھر

مَحِلُّهَاۤ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک ۸۶ اور ہر امت کے لئے ۸۷ ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی

ع ۸ / ۱۱

لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ

کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر ۸۸

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾

تو تمہارا معبود ایک معبود ہے ۸۹ تو اسی کے حضور گردن رکھو ۹۰ اور اے محبوب خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ

کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں ۹۱ اور جو افتاد پڑے اس کے

اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

سہنے والے اور نماز برپا رکھنے والے اور ہمارے دیئے سے خرچ کرتے ہیں ۹۲

(۸۱) اور بوٹی بوٹی کرکے کھا جاتے ہیں (۸۲) مراد یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے ایمان کو بلندی میں آسمان سے تشبیہ دی گئی اور ایمان ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنے والے کے ساتھ اور اس کی خواہشات نفسانیہ کو جو اس کی فکروں کو منتشر کرتی ہیں بوٹی بوٹی لے جانے والے پرندے کے ساتھ اور شیاطین کو جو اس کو وادیٔ ضلالت میں پھینکتے ہیں ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس نفیس تشبیہ سے شرک کا انجام بد سمجھا دیا گیا (۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے بُدنے اور ہدایا مراد ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لئے جائیں (۸۴) وقتِ ضرورت ان پر سوار ہونے اور وقتِ حاجت ان کے دودھ پینے کے (۸۵) یعنی ان کے ذبح کے وقت تک (۸۶) یعنی حرم شریف تک جہاں وہ ذبح کئے جائیں (۸۷) پچھلی ایماندار امتوں میں سے (۸۸) ان کے ذبح کے وقت (۸۹) تو ذبح کے وقت صرف اسی کا نام لو اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ نام خدا کا ذکر کرنا ذبح کے لئے شرط ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک امت کے لئے مقرر فرما دیا تھا کہ اس کے لئے بطریقِ تقرب قربانی کریں اور تمام قربانیوں پر اسی کا نام لیا جائے (۹۰) اور اخلاص کے ساتھ اس کی اطاعت کرو (۹۱) اس کی ہیبت و جلال سے (۹۲) یعنی صدقہ دیتے ہیں

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں سے کیے ۹۳ تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے ۹۴ تو ان پر

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا

اللہ کا نام لو ۹۵ ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے ۹۶ پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں ۹۷ تو ان میں سے خود کھاؤ ۹۸

وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ

اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک منگتے کو کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم

تَشْكُرُوْنَ ۝۳۶ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ

احسان مانو اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں

يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى

تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے ۹۹ یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ

مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۷ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ

تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو ۱۰۰ بیشک اللہ بلائیں ٹالتا ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝۳۸ اُذِنَ

مسلمانوں کی ۱۰۱ بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے دغا باز ناشکرے کو ۱۰۲ پروانگی عطا ہوئی

لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں ۱۰۳ اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا ۱۰۴ اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر

(۹۳) یعنی اس کے اعلام میں سے (۹۴) دینی و دنیوی نفع، آخرت میں اجر و ثواب (۹۵) ان کے ذبح کے وقت جس حال میں کہ وہ ہوں (۹۶) اونٹ کے ذبح کا یہی مسنون طریقہ ہے (۹۷) یعنی بعد ذبح ان کے پہلو زمین پر گریں اور ان کی حرکت ساکن ہو جائے (۹۸) اگر تم چاہو (۹۹) یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروط تقویٰ کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں شانِ نزول زمانۂ جاہلیت کے کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبۂ معظّمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سببِ تقرب جانتے تھے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی (۱۰۰) ثواب کی (۱۰۱) اور ان کی مدد فرماتا ہے (۱۰۲) یعنی کفار جو اللہ اور اس کے رسول کی خیانت اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں (۱۰۳) جہاد کی (۱۰۴) شانِ نزول کفارِ مکہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزمرہ ہاتھ اور زبان سے شدید ایذائیں دیتے اور آزار پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہِ اقدس میں پہنچتی تھیں اور اصحابِ کرام کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرما دیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے

لَقَدِیْرُ ﴿۳۹﴾ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ

ضرور قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ف۱۰۵ صرف اتنی بات پر

یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے ف۱۰۶ اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا ف۱۰۷

لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا

تو ضرور ڈھا دی جاتیں خانقاہیں ف۱۰۸ اور گرجا ف۱۰۹ اور کلیسے ف۱۱۰ اور مسجدیں ف۱۱۱ جن میں اللہ کا

اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًاؕ وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ

بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بے شک ضرور اللہ قدرت والا

عَزِیْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ

غالب ہے وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں ف۱۱۲ تو نماز برپا رکھیں اور

اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِؕ وَ لِلّٰهِ

زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں ف۱۱۳ اور اللہ ہی کے لیے

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

سب کاموں کا انجام اور اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں ف۱۱۴ تو بے شک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے

نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ ثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَ قَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ

نوح کی قوم اور عاد ف۱۱۵ اور ثمود ف۱۱۶ اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین

(۱۰۵) اور بے وطن کئے گئے (۱۰۶) اور یہ کلام حق ہے اور حق پر گھروں سے نکالنا اور بے وطن کرنا قطعاً ناحق (۱۰۷) جہاد کی اجازت دے کر اور حدود قائم فرما کر تو نتیجہ یہ ہوتا کہ مشرکین کا استیلا ہو جاتا اور کوئی دین و ملت والا ان کے دست تعدی سے نہ بچتا (۱۰۸) راہبوں کی (۱۰۹) نصرانیوں کے (۱۱۰) یہودیوں کے (۱۱۱) مسلمانوں کی (۱۱۲) اور ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرمائیں (۱۱۳) اس میں خبر دی گئی ہے کہ آئندہ مہاجرین کو زمین میں تصرف عطا فرمانے کے بعد ان کی سیرتیں ایسی پاکیزہ رہیں گی اور وہ دین کے کاموں میں اخلاص کے ساتھ مشغول رہیں گے اس میں خلفائے راشدین صدیقین کے عدل اور ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کی دلیل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمکین و حکومت عطا فرمائی اور سیرت عادلہ عطا کی (۱۱۴) اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۱۵) حضرت ہود کی قوم (۱۱۶) حضرت صالح کی قوم

مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ

والے ف۱۱۷ اور موسیٰ کی تکذیب ہوئی ف۱۱۸ تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی ف۱۱۹ پھر انہیں پکڑا ف۱۲۰

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ

تو کیسا ہوا میرا عذاب ف۱۲۱ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے کھپا دیں (ہلاک کردیں) ف۱۲۲ کہ وہ ستمگار تھیں ف۱۲۳

فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾

تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھئی (گری) پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے ف۱۲۴ اور کتنے محل گچ کئے ہوئے ف۱۲۵

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ

تو کیا زمین میں نہ چلے ف۱۲۶ کہ ان کے دل ہوں جن سے سمجھیں ف۱۲۷

اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ

یا کان ہوں جن سے سنیں ف۱۲۸ تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ف۱۲۹ بلکہ وہ

تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ

دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں ف۱۳۰ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱

وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۚ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ

اور اللہ ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا ف۱۳۲ اور بے شک تمہارے رب کے یہاں ف۱۳۳ ایک دن ایسا ہے

سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ

جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس ف۱۳۴ اور کتنی بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ

(۱۱۷) یعنی حضرت شعیب کی قوم (۱۱۸) یہاں موسیٰ کی قوم نہ فرمایا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم بنی اسرائیل نے آپ کی تکذیب نہ کی تھی بلکہ فرعون کی قوم قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان قوموں کا تذکرہ اور ہر ایک کے اپنے رسول کی تکذیب کرنے کا بیان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر کے لئے ہے کہ کفار کا یہ قدیمی طریقہ ہے پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے (۱۱۹) اور ان کے عذاب میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی (۱۲۰) اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی (۱۲۱) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو چاہئے کہ اپنے انجام کو سوچیں اور عبرت حاصل کریں (۱۲۲) اور وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کردیا (۱۲۳) یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے (۱۲۴) کہ ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں (۱۲۵) ویران پڑے ہیں (۱۲۶) کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں (۱۲۷) کہ انبیاء کی تکذیب کا کیا انجام ہوا اور عبرت حاصل کریں (۱۲۸) پچھلی امتوں کے حالات اور ان کا ہلاک ہونا اور ان کی بستیوں کی ویرانی کہ اس سے عبرت حاصل ہو (۱۲۹) یعنی کفار کی ظاہری حس باطل نہیں ہوئی ہے وہ ان آنکھوں سے دیکھنے کی چیزیں دیکھتے ہیں (۱۳۰) اور دلوں ہی کا اندھا ہونا غضب ہے کہ اس سے آدمی دین کی راہ پانے سے محروم رہتا ہے (۱۳۱) یعنی کفار مکہ مثل نضر بن حارث وغیرہ کے اور یہ جلدی کرنا ان کا استہزاء کے طریقہ پر تھا (۱۳۲) اور ضرور حسب وعدہ عذاب نازل فرمائے گا چنانچہ یہ وعدہ بدر میں پورا ہوا (۱۳۳) آخرت میں عذاب کا (۱۳۴) تو یہ کفار کیا سمجھ کر عذاب کی جلدی کرتے ہیں

ع ۱۰ / ۱۳

ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ

ستمگار تھیں پھر میں نے انھیں پکڑا ف۱۳۵ اور میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ف۱۳۶ تم فرما دو کہ اے لوگو!

اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

میں تو یہی تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْۤ اٰیٰتِنَا

ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۳۷ اور وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں

مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۵۱﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ

ہار جیت کے ارادہ سے ف۱۳۸ وہ جہنمی ہیں اور ہم نے تم سے

قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ

پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے ف۱۳۹ سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انھوں نے پڑھا تو شیطان

فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ

نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں

اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ

پکی کر دیتا ہے ف۱۴۰ اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ

فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ

کر دے ف۱۴۱ ان کے لئے جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴۲ اور جن کے دل سخت ہیں ف۱۴۳

(۱۳۵) اور دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا (۱۳۶) آخرت میں (۱۳۷) جو کبھی منقطع نہ ہو وہ جنت ہے (۱۳۸) کہ کبھی ان آیات کو سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی پچھلوں کے قصے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام کے ساتھ ان کا یہ مکر چل جائے گا (۱۳۹) نبی اور رسول میں فرق ہے نبی عام ہے اور رسول خاص بعض مفسرین نے فرمایا کہ رسول شرع کے واضع ہوتے ہیں اور نبی اس کے حافظ اور نگہبان شان نزول جب سورہ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی (۱۴۰) جو وہ پڑھتے ہیں اور انھیں شیطانی کلمات کے خلط سے محفوظ فرماتا ہے (۱۴۱) اور ابتلاء و آزمائش بنا دے (۱۴۲) شک اور نفاق کی (۱۴۳) حق کو قبول نہیں کرتے اور یہ مشرکین ہیں

وَ إِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اور بے شک ستمگار ف۱۴۴ دھر کے جھگڑالو ہیں اور اس لئے کہ جان لیں وہ جن کو علم

الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ

ملا ہے ف۱۴۵ کہ وہ ف۱۴۶ تمہارے رب کے پاس سے حق ہے تو اس پر ایمان لائیں تو جھک جائیں اس کے لئے ان کے دل

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَ لَا

اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ چلانے والا ہے اور

يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

کافر اس سے ف۱۴۷ ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر قیامت آجائے

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ

اچانک ف۱۴۸ یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس کا پھل ان کے لیے کچھ اچھا نہ ہو ف۱۴۹ بادشاہی اس دن ف۱۵۰

لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ

اللہ ہی کی ہے وہ ان میں فیصلہ کردے گا تو جو ایمان لائے اور ف۱۵۱ اچھے کام کئے وہ

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ

چین کے باغوں میں ہیں اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کے لئے

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ

ذلت کا عذاب ہے اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار

(۱۴۴) یعنی مشرکین و منافقین (۱۴۵) اللہ کے دین کا اور اس کی آیت کا (۱۴۶) یعنی قرآن شریف (۱۴۷) یعنی قرآن سے یا دین اسلام سے (۱۴۸) یا موت کہ وہ بھی قیامت صغریٰ ہے (۱۴۹) اس سے بدر کا دن مراد ہے جس میں کافروں کے لئے کچھ کشائش و راحت نہ تھی اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے روز قیامت مراد ہے (۱۵۰) یعنی قیامت کے دن (۱۵۱) انہوں نے

اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

چھوڑے ف۱۵۲ پھر مارے گئے یا مر گئے تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا ف۱۵۳ اور بے شک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے ضرور انہیں ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے ف۱۵۴ اور بے شک اللہ علم اور حلم والا ہے بات یہ ہے اور جو بدلہ لے ف۱۵۵ جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی جائے ف۱۵۶ تو بے شک اللہ اس کی مدد فرمائے گا ف۱۵۷ بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے یہ ف۱۵۸ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ رات کو ڈالتا ہے دن کے حصہ میں اور دن کو لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۱۵۹ اور اس لئے کہ اللہ سنتا دیکھتا ہے یہ اس لئے ف۱۶۰ کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے پوجتے ہیں ف۱۶۱ وہی باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ ہی بلندی بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

(۱۵۲) اور اس کی رضا کے لئے گھر بار چھوڑ کر وطن سے نکلے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی (۱۵۳) یعنی رزقِ جنت جو کبھی منقطع نہ ہو (۱۵۴) وہاں ان کی ہر مراد پوری ہوگی اور کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی۔ شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے جو صحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ بارگاہِ الٰہی میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں حضور کے ساتھ رہیں گے لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور بے شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں [illegible] (۱۵۵) کوئی مومن ظلم کا مشرک سے (۱۵۶) ظالم کی طرف سے اس کو بے وطن کر کے (۱۵۷) شانِ نزول یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو ماہِ محرم کی آخیر تاریخوں میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں نے ماہِ مبارک کی حرمت کے خیال سے لڑنا نہ چاہا مگر مشرک نہ مانے اور انہوں نے قتال شروع کر دیا مسلمان ان کے مقابل ثابت رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی (۱۵۸) یعنی مظلوم کی مدد فرمانا اس لئے ہے کہ اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور اس کی قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں (۱۵۹) یعنی کبھی دن کو بڑھاتا رات کو گھٹاتا ہے اور کبھی رات کو بڑھا کر دن کو گھٹاتا ہے اس کے سوا کوئی اس پر قدرت نہیں رکھتا جو ایسا قدرت والا ہے وہ جس کی چاہے مدد فرمائے اور جسے چاہے غالب کرے (۱۶۰) یعنی اور یہ مدد اس لئے بھی ہے (۱۶۱) یعنی بت

الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾

نہ کریں (۱۷۲) اور اپنے رب کی طرف بلاؤ (۱۷۳) بیشک تم سیدھی راہ پر ہو

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ

اور اگر وہ (۱۷۴) تم سے جھگڑیں تو فرما دو کہ اللہ خوب جانتا ہے تمہارے کوتک (تمہاری کرتوت) اللہ تم پر فیصلہ

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

کر دے گا قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے ہو (۱۷۵) کیا تو نے نہ جانا

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ ؕ

کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک یہ سب ایک کتاب میں ہے (۱۷۶)

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بیشک یہ (۱۷۷) اللہ پر آسان ہے (۱۷۸) اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں (۱۷۹)

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا

جن کی کوئی سند اس نے نہ اتاری اور ایسوں کو جن کا خود انہیں کچھ علم نہیں (۱۸۰) اور

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

ستمگاروں کا (۱۸۱) کوئی مددگار نہیں (۱۸۲) اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں (۱۸۳)

تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ

تو تم ان کے چہروں پر بگڑنے کے آثار دیکھو گے جنہوں نے کفر کیا قریب ہے کہ

(۱۷۲) یعنی امر دین میں یا ذبیحہ کے امر میں۔ شان نزول: یہ آیت بدیل بن ورقاء اور بشر بن سفیان اور یزید بن خنیس کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کیا سبب ہے جس جانور کو تم خود قتل کرتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جس کو اللہ مارتا ہے اس کو نہیں کھاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۷۳) اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کا دین قبول کرنے اور اس کی عبادت میں مشغول ہونے کی دعوت دو (۱۷۴) باوجود تمہارے طرح دینے کے بھی (۱۷۵) اور تم پر حقیقت حال ظاہر ہو جائے گی (۱۷۶) یعنی لوح محفوظ میں (۱۷۷) یعنی ان سب کا علم یا تمام حوادث کا لوح محفوظ میں ثبت فرمانا (۱۷۸) اس کے بعد کفار کی جہالتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو عبادت کے مستحق نہیں (۱۷۹) یعنی بتوں کو (۱۸۰) یعنی ان کے پاس اپنے اس عمل کی نہ کوئی دلیل عقلی ہے نہ نقلی محض جہل و نادانی سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور جو کسی طرح پوجے جانے کے مستحق نہیں ان کو پوجتے ہیں یہ شدید ظلم ہے (۱۸۱) یعنی مشرکین کا (۱۸۲) جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے (۱۸۳) اور قرآن کریم انہیں سنایا جائے جس میں بیان احکام اور تفصیل حلال و حرام ہے

يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ

کہ لپٹ پڑیں ان کو جو ہماری آیتیں ان پر پڑھتے ہیں تم فرما دو کیا میں تمہیں بتا دوں

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

جو تمہارے اس حال سے بھی بدتر ہے ۱۸۴ وہ آگ ہے اللہ نے اس کا وعدہ دیا ہے کافروں کو

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا

اور کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ اے لوگو ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر

لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا

سنو ۱۸۵ وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ۱۸۶ ایک مکھی نہ بنا سکیں

ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا

گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں ۱۸۷ اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے ۱۸۸ تو

يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا

اس سے چھڑا نہ سکیں ۱۸۹ کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا ۱۹۰ اللہ کی قدر نہ جانی

اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ

جیسی چاہیے تھی ۱۹۱ بے شک اللہ قوت والا غالب ہے اللہ چن لیتا ہے

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾

فرشتوں میں سے رسول ۱۹۲ اور آدمیوں میں سے ۱۹۳ بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

(۱۸۴) یعنی تمہارے اس غیظ و ناگواری سے بھی جو قرآن پاک سن کر تم میں پیدا ہوتی ہے (۱۸۵) اور اس میں خوب غور کرو وہ کہاوت یہ ہے کہ تمہارے بت (۱۸۶) ان کی عاجزی اور بے قدرتی کا یہ حال ہے کہ وہ نہایت چھوٹی سی چیز (۱۸۷) تو عاقل کو کب شایاں ہے کہ ایسے کو معبود ٹھہرائے ایسے کو پوجنا اور الٰہ قرار دینا کتنا انتہا درجہ کا جہل ہے (۱۸۸) وہ شہد و زعفران وغیرہ جو مشرکین بتوں کے منہ اور سروں پر ملتے ہیں جس پر مکھیاں بھنکتی ہیں (۱۸۹) ایسے کو خدا بنانا اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے (۱۹۰) چاہنے والے سے بت پرست اور چاہے ہوئے سے بت مراد ہے یا چاہنے والے سے مکھی مراد ہے جو بت پر سے شہد و زعفران کی طالب ہے اور مطلوب سے بت اور بعض نے کہا کہ طالب سے بت مراد ہے اور مطلوب سے مکھی (۱۹۱) اور اس کی عظمت نہ پہچانی جنہوں نے ایسوں کو خدا کا شریک کیا جو مکھی سے بھی کمزور ہیں معبود وہی ہے جو قدرت کاملہ رکھے (۱۹۲) مثل جبریل و میکائیل وغیرہ کے (۱۹۳) مثل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت سید عالم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم وسلامہ کے شان نزول یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنہیں چاہے

سورۃ المؤمنون مکیۃ ۲۳ — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — اٰیاتہا ۱۱۸ رکوعاتہا ۶

سورۂ مومنون مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾

بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں ف۲

وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ

اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے ف۳ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام

فٰعِلُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ

کرتے ہیں ف۴ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں

اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ

یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں ف۵ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور

ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۚ﴿۷﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَ عَہۡدِہِمۡ

چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ف۶ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی

رٰعُوۡنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِکَ ہُمُ

رعایت کرتے ہیں ف۷ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں ف۸ یہی لوگ

الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَ

وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور

(۱) سورۂ مومنون مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں (۲) ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضاء ساکن ہوتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آس پاس کی طرف نظر نہ اٹھائے (۳) ہر لہو و باطل سے مجتنب رہتے ہیں (۴) یعنی اس کے پابند ہیں اور مداومت کرتے ہیں (۵) یعنی بیبیاں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقہ پر قربت کرنے میں (۶) کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اللہ تعالٰی نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے (۷) خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا خلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے (۸) اور انہیں ان کے وقتوں میں ان کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرض و واجب و سنن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً

بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی (انتخاب کی) مٹی سے بنایا ۹ پھر اسے پانی کی بوند کیا ۱۰

فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ

ایک مضبوط ٹھہراؤ میں ۱۱ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت

مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۗ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ

اسے اور صورت میں اٹھان دی ۱۲ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا پھر اس کے

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ

بعد تم ضرور ۱۳ مرنے والے ہو پھر تم سب قیامت کے دن ۱۴ اٹھائے جاؤ گے اور بے شک

خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں ۱۵ اور ہم خلق سے بے خبر نہیں ۱۶ اور

اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى

ہم نے آسمان سے پانی اتارا ۱۷ ایک اندازہ پر ۱۸ پھر اسے زمین میں ٹھہرایا اور بے شک ہم

ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

اس کے لے جانے پر قادر ہیں ۱۹ تو اس سے ہم نے تمہارے باغ پیدا کئے کھجوروں

(۹) مفسرین نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں (۱۰) یعنی اس کی نسل کو (۱۱) یعنی رحم میں (۱۲) یعنی اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جان دار کیا نطق اور سمع اور بصر عنایت کی (۱۳) یعنی عمریں پوری ہونے پر (۱۴) حساب و جزا کے لئے (۱۵) ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے کے رستے ہیں (۱۶) سب کے اعمال اقوال ضمائر کو جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں (۱۷) یعنی مینہ برسایا (۱۸) جتنا ہمارے علم و حکمت میں خلق کی حاجتوں کے لئے چاہئے (۱۹) جیسا اپنی قدرت سے نازل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو زائل کر دیں تو بندوں کو چاہئے کہ اس نعمت کی شکر گزاری سے حفاظت کریں

وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ

اور انگوروں کے تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں ف۲۰ اور ان میں سے کھاتے ہو ف۲۱ اور وہ پیڑ پیدا کیا کہ

مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ

طور سینا سے نکلتا ہے ف۲۲ لے کر اگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لئے سالن ف۲۳ اور بیشک تمہارے لئے

فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

چوپایوں میں سمجھنے کا مقام ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے ف۲۴ اور تمہارے لئے ان میں بہت

كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ

فائدے ہیں ف۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہے ف۲۶ اور ان پر ف۲۷ اور کشتی پر ف۲۸ سوار کئے جاتے ہو اور بیشک

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے ف۳۰ یہ تو

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے ف۳۱ اور اللہ چاہتا ف۳۲ تو

لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ

فرشتے اتارتا ہم نے تو یہ اگلے باپ دادوں میں نہ سنا ف۳۳ وہ تو

(۲۰) طرح طرح کے (۲۱) جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں میں اور عیش کرتے ہو (۲۲) اس درخت سے مراد زیتون ہے (۲۳) یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کئے جاتے ہیں جلایا بھی جاتا ہے دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جا سکتی ہے (۲۴) یعنی دودھ خوشگوار موافق طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے (۲۵) کہ ان کے بال کھال اون وغیرہ سے کام لیتے ہو (۲۶) کہ انہیں ذبح کر کے کھا لیتے ہو (۲۷) خشکی میں (۲۸) دریاؤں میں (۲۹) اس کے عذاب کا جو اس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو (۳۰) اپنی قوم کے لوگوں سے کہ (۳۱) اور تمہیں اپنا تابع بنائے (۳۲) کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے (۳۳) کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے یہ ان کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا اور پتھروں کو خدا مان لیا اور انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا

هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ

نہیں مگر ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کیے رہو ف۳۴ نوح نے عرض کی اے میرے

انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٢٦﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا

رب میری مدد فرما ف۳۵ اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا تو ہم نے اسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے ف۳۶ اور ہمارے

وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ

حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے ف۳۷ اور تنور ابلے ف۳۸ تو اس میں بٹھالے ف۳۹ ہر

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ

جوڑے میں سے دو ف۴۰ اور اپنے گھر والے ف۴۱ مگر ان میں سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی ف۴۲ اور

وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ

ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۴۳ یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے پھر جب ٹھیک

أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا

بیٹھ لے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ والے تو کہہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ

سے نجات دی اور عرض کر ف۴۴ کہ اے میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو

خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ

سب سے بہتر اتارنے والا ہے بے شک اس میں ف۴۵ ضرور نشانیاں ہیں ف۴۶ اور بیشک ضرور ہم جانچنے والے تھے ف۴۷ پھر

(۳۴) تاکہ اس کا جنون دور ہو ایسا ہوا تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالنا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت (۳۵) اس قوم کو ہلاک کر (۳۶) یعنی ہماری حمایت و حفاظت میں (۳۷) ان کی ہلاکت کا اور آثارِ عذاب نمودار ہوں (۳۸) اور اس میں سے پانی برآمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی (۳۹) یعنی کشتی میں حیوانات کے (۴۰) نر و مادہ (۴۱) یعنی اپنی مومنہ بی بی اور ایماندار اولاد یا تمام مومنین (۴۲) اور کلامِ ازلی میں ان کا عذاب و ہلاکت معین ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کافر تھے آپ نے ان کو اپنے ساتھ نہ لیا اور دوسرے مومنین کو سوار کیا کل لوگ جو کشتی میں تھے ان کی تعداد اسّی تھی نصف مرد اور نصف عورتیں (۴۳) اور ان کے لئے نجات طلب کرنا اور شفاعت نہ فرمانا (۴۴) کشتی سے اترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت (۴۵) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں اور اس میں جو دشمنانِ حق کے ساتھ کیا گیا (۴۶) اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرتِ الٰہی کے دلائل ہیں (۴۷) اس قوم کو حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیج کر اور ان کو وعظ و نصیحت پر مامور فرما کر تاکہ ظاہر ہو جائے کہ نزولِ عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور تصدیق و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب و مخالفت پر مصر رہتا ہے

أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ

ان کے ۴۸ بعد ہم نے اور سنگت (قوم) پیدا کی ۴۹ تو ان میں ایک رسول انہیں میں سے بھیجا ۵۰

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ

کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ۵۱ اور بولے

الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ

اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری ۵۲ کو جھٹلایا اور ہم نے

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ

انہیں دنیا کی زندگی میں چین دیا ۵۳ کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا

مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ

ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے ۵۴ اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جب تو

إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُم

تم ضرور گھاٹے میں ہو کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس کے

مُّخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا

بعد پھر ۵۵ نکالے جاؤ گے کتنی دور ہے کتنی دور ہے جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ۵۶ وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی

الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ

زندگی ۵۷ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ۵۸ اور ہمیں اٹھنا نہیں ۵۹ وہ تو نہیں مگر ایک مرد

(۴۸) یعنی قوم نوح کے عذاب و ہلاک کے (۴۹) یعنی عاد قوم (۵۰) یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معرفت اس قوم کو حکم دیا (۵۱) اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑو اور ایمان لاؤ (۵۲) اور وہاں کے ثواب و عذاب وغیرہ (۵۳) یعنی جنس کفار جنہیں اللہ تعالیٰ نے فراخی عیش اور نعمت دنیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی علیہ السلام کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے (۵۴) یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے کمالات نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو اپنی طرح بشر کہنے لگے یہی بنیاد ان کی گمراہی ہوئی چنانچہ اسی سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپس میں کہنے لگے (۵۵) قبروں سے زندہ (۵۶) یعنی اس نے جو وعدہ دیا ہے اس کو بہت بعید جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی نہ ہوگا اور یہ انہوں نے جہل و بے عقلی کی بنا پر کہا (۵۷) اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے (۵۸) کہ ہم میں کوئی مرتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے (۵۹) مرنے کے بعد اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے یہ کہا

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ

جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۶۰ اور ہم اسے ماننے کے نہیں عرض کی کہ اے میرے رب

انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

میری مدد فرما اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۶۱ اللہ نے فرمایا کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ صبح کریں گے پچھتاتے ہوئے۶۲

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ

تو انہیں آ لیا سچی چنگھاڑ نے۶۳ تو ہم نے انہیں گھاس کوڑا کر دیا۶۴ تو دور ہوں۶۵ ظالم

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ

لوگ پھر ان کے بعد ہم نے اور سنگتیں (قومیں) پیدا کیں۶۶ کوئی امت

مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا

اپنی میعاد سے نہ پہلے جائے نہ پیچھے رہے۶۷ پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا

جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ

جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا انہوں نے اسے جھٹلایا۶۸ تو ہم نے اگلوں سے پچھلے ملا دیے۶۹ اور انہیں

اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ

کہانیاں کر ڈالا۷۰ تو دور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی

هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

ہارون کو اپنی آیتوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

(۶۰) کہ اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی (۶۱) پیغمبر علیہ السلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بد دعا کی اور بارگاہ الٰہی میں (۶۲) اپنے کفر و تکذیب پر جب عذاب الٰہی دیکھیں گے (۶۳) یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کئے گئے (۶۴) یعنی وہ ہلاک ہو کر گھاس کوڑے کی طرح ہو گئے (۶۵) یعنی خدا کی رحمت سے دور ہوں انبیاء کی تکذیب کرنے والے (۶۶) مثل قوم صالح اور قوم لوط اور قوم شعیب وغیرہ کے (۶۷) جس کے لئے ہلاک کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی (۶۸) اور اس کی ہدایت کو نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے (۶۹) اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کر دیا (۷۰) کہ بعد والے افسانہ کی طرح ان کا حال بیان کیا کریں اور ان کے عذاب و ہلاک کا بیان سبب عبرت ہو

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ

تو انھوں نے غرور کیا ۷۱ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے ۷۲ تو بولے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو

مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ

آدمیوں پر ۷۳ اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے ۷۴ تو انھوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کیے ہوؤں

الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

میں ہوگئے ۷۵ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ۷۶ کہ ان کو ۷۷ ہدایت ہو

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ

اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو ۷۸ نشانی کیا اور انھیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین ۷۹ جہاں بسنے کا مقام ۸۰

وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ

اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی ۸۱ اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ ۸۲ اور اچھا کام کرو

اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؕ ﴿۵۱﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا

میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں ۸۳ اور بے شک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے ۸۴ اور میں

رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا

تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو تو ان کی امتوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا ۸۵ ہر گروہ جو اس کے پاس

لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ

ہے اس پر خوش ہے ۸۶ تو تم ان کو چھوڑ دو ان کے نشہ میں ۸۷ ایک وقت تک ۸۸ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ

ع ۳

(۷۱) مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات کے (۷۲) اور اپنے تکبر کے باعث ایمان نہ لائے (۷۳) بنی اسرائیل پر اپنے ظلم و ستم سے جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے انہیں ایمان کی دعوت دی (۷۴) یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر (۷۵) یعنی بنی اسرائیل ہمارے زیر فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا ہو کہ اسی قوم کے دو آدمیوں پر ایمان لا کر ان کے مطیع بن جائیں (۷۶) اور غرق کر ڈالے گئے (۷۷) یعنی توریت شریف فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد (۷۸) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو (۷۹) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی (۸۰) اس سے مراد بیت المقدس ہے یا دمشق یا فلسطین کئی قول ہیں (۸۱) یعنی زمین ہموار فراخ پھلوں والی جس میں رہنے والے بآسائش بسر کرتے ہیں (۸۲) یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو ان کے زمانہ میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی قول ہیں (۸۳) ان کی جزا عطا فرماؤں گا (۸۴) یعنی اسلام (۸۵) اور فرقے فرقے ہو گئے یہودی نصرانی مجوسی وغیرہ (۸۶) اور اپنے ہی آپ کو حق پر جانتا ہے اور دوسروں کو باطل پر سمجھتا ہے اس طرح ان کے درمیان دینی اختلافات ہیں اب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے (۸۷) یعنی ان کے کفر و ضلال اور ان کی جہالت و غفلت میں (۸۸) یعنی ان کی موت کے وقت تک

أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ

وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے ہیں مال اور بیٹوں سے ۸۹ یہ جلد جلد ان کو بھلائیاں دیتے ہیں ۹۰

بَل لَّا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٥٧﴾

بلکہ انہیں خبر نہیں ۹۱ بے شک وہ جو اپنے رب کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں ۹۲

وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا

اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ۹۳ اور وہ جو اپنے رب کا کوئی

يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ

شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں ۹۴ اور ان کے دل ڈر رہے ہیں یوں کہ

إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿٦٠﴾ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا

ان کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ۹۵ یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے

سَابِقُونَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ

پہلے انہیں پہنچے ۹۶ اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے کہ حق

بِالْحَقِّ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَ

بولتی ہے ۹۷ اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۹۸ بلکہ ان کے دل اس سے ۹۹ غفلت میں ہیں اور ان

لَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ﴿٦٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا

کے کام ان کاموں سے جدا ہیں ۱۰۰ جنہیں وہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے

(۸۹) دنیا میں (۹۰) اور ہماری یہ نعمتیں ان کے اعمال کی جزا ہیں یا ہمارے راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ نہیں ہے (۹۱) کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں (۹۲) انہیں اس کے عذاب کا خوف ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن نیکی کرتا ہے اور ڈرتا ہے اور کافر بدی کرتا ہے اور نڈر رہتا ہے (۹۳) اور اس کی کتابوں کو مانتے ہیں (۹۴) زکوٰۃ و صدقات یا یہ معنی ہیں کہ اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں (۹۵) ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو شرابیں پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں فرمایا اے صدیق کی نور دیدہ ایسا نہیں یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو روزے رکھتے ہیں صدقے دیتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اعمال نامقبول نہ ہو جائیں (۹۶) یعنی نیکیوں کو معنی یہ ہیں کہ وہ نیکیوں میں اوروں پر سبقت کرتے ہیں (۹۷) اس میں ہر شخص کا عمل مکتوب ہے اور وہ لوح محفوظ ہے (۹۸) نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی نہ بدی بڑھائی جائے گی اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۹۹) یعنی قرآن شریف سے (۱۰۰) جو ایمانداروں کے ذکر کئے گئے

مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْــَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ

کے امیروں کو عذاب میں پکڑیں گے ۱۰۱ تو جبھی وہ فریاد کرنے لگتے ہیں ۱۰۲ آج فریاد نہ کرو ہماری

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى

طرف سے تمہاری مدد نہ ہوگی بے شک میری آیتیں ۱۰۳ تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں

اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ

کے بل الٹے پلٹتے تھے ۱۰۴ خدمت حرم پر بڑائی مارتے ہو ۱۰۵ رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے ۱۰۶ حق کو چھوڑے

يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ

ہوئے ۱۰۷ کیا انہوں نے بات کو سوچا نہیں ۱۰۸ یا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا ۱۰۹ یا

لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ

انہوں نے اپنے رسول کو نہ پہچانا ۱۱۰ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ۱۱۱ یا کہتے ہیں اسے سودا ہے ۱۱۲

بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ

بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لائے ۱۱۳ اور ان میں اکثر کو حق برا لگتا ہے ۱۱۴ اور اگر حق ۱۱۵ ان کی خواہشوں کی

اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ

پیروی کرتا ۱۱۶ تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے ۱۱۷ بلکہ

اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ خَرْجًا

ہم تو ان کے پاس وہ چیز لائے ۱۱۸ جس میں ان کی ناموری تھی تو وہ اپنی عزت سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں کیا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو ۱۱۹

(۱۰۱) اور وہ روز بدر تہِ تیغ کیے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قحط سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مردار تک کھا گئے تھے (۱۰۲) اب ان کا جواب یہ ہے کہ (۱۰۳) یعنی آیات قرآن مجید (۱۰۴) اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے (۱۰۵) اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہل حرم ہیں اور بیت اللہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب نہ ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں (۱۰۶) کعبہ معظمہ کے گرد جمع ہو کر اور ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پر طعن اور اس کو سحر اور شعر کہنا اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا (۱۰۷) یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ پر ایمان لانے کو اور قرآن کریم کو (۱۰۸) یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اعجاز پر نظر نہیں ڈالی جس سے انہیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا سب حق اور واجب التسلیم ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدق و حقانیت پر اس میں دلالات واضحہ موجود ہیں (۱۰۹) یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے زمانہ میں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نہ مانتے یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے کیونکہ پہلی امتوں میں رسول آ چکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہو چکی ہیں (۱۱۰) اور حضور کی عمر شریف کے جملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے عالی نسب اور صدق و امانت اور وفور عقل و حسن اخلاق و کمال حلم و وفا و کرم و مروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق و محاسن صفات اور بغیر کسی سے تعلیم پائے آپ کے عالم ہونے اور تمام جہان سے اعلم اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے (۱۱۱) حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ کے اوصاف و کمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ صفات شہرۂ آفاق ہیں (۱۱۲) یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کامل العقل شخص ان کے دیکھنے میں نہیں آیا (۱۱۳) یعنی قرآن کریم جو توحید الٰہی و احکام دین پر مشتمل ہے (۱۱۴) کیونکہ اس میں ان کے خواہشات نفسانیہ کی مخالفت ہے اس لئے وہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے صفات و کمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں اکثر کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں بعض ایسے بھی تھے جو آپ کو حق پر جانتے تھے اور حق ان کو برا بھی نہیں لگتا تھا لیکن وہ اپنی

فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي

تو تمہارے رب کا اجر سب سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ف۱۲۰ اور بے شک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ف۱۲۱ اور بے شک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ضرور سیدھی راہ سے کترائے ہوئے ہیں ف۱۲۲ اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ف۱۲۳ ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا کریں گے اپنی سرکشی میں بہکتے ہوئے ف۱۲۴ اور بے شک ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا ف۱۲۵ تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ گڑگڑاتے ہیں ف۱۲۶ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر کھولا کسی سخت عذاب کا دروازہ ف۱۲۷ تو وہ اب اس میں ناامید پڑے ہیں اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل ف۱۲۸ تم بہت ہی کم حق مانتے ہو ف۱۲۹ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ف۱۳۰ اور وہی جلائے

بقیہ صفحہ ۶۲۳: قوم کی موافقت یا ان کے طعن و تشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابوطالب (۱۱۵) یعنی قرآن شریف (۱۱۶) اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور ہوتے جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کے بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات (۱۱۷) اور تمام عالم کا انتظام درہم برہم ہو جاتا (۱۱۸) یعنی قرآن پاک (۱۱۹) انہیں ہدایت کرنے اور راہ حق بتانے پر ایسا تو نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر اجر چاہو (۱۲۰) وہ اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو نعمتیں اس نے آپ کو عطا فرمائیں وہ بہت کثیر اور اعلیٰ تو آپ کو ان کی کیا پرواہ جب وہ آپ کے اوصاف و کمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ ان سے ہدایت و ارشاد کا کوئی اجر و عوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انہیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا (۱۲۱) لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں (۱۲۲) یعنی دین حق سے (۱۲۳) اور سات سالہ قحط سالی کی (۱۲۴) یعنی اپنے کفر و عناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ تملق و چاپلوسی جاتی رہے گی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور تکبر جو ان کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کریں گے۔ شان نزول: جب قریش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہو گئی تو ابو سفیان ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں رحمۃ للعالمین بنا کر نہیں بھیجے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ابو سفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ کر ڈالا اولاد جو رہی وہ آپ کی بددعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبت قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آگئی لوگ بھوک کی بیتابی سے ہڈیاں چاب گئے مردار تک کھا گئے میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے حضور نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں (۱۲۵) قحط سالی کے یا قتل کے (۱۲۶) بلکہ اپنے تمرد و سرکشی پر ہیں (۱۲۷) اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شان نزول کا مقتضی ہے یا روز بدر کا قتل یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ واقعہ قحط واقعہ بدر سے پہلے ہوا اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے بعض نے کہا کہ قیامت (۱۲۸) کہ سنو اور دیکھو اور سمجھو اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو (۱۲۹) کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کانوں آنکھوں اور دلوں سے آیات الٰہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفت الٰہی حاصل کرنے اور منعم حقیقی کا حق پہچان

وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ بَلْ

اور مارے اور اسی کے لئے ہیں رات و دن کی تبدیلیاں (۱۳۱) تو کیا تمہیں سمجھ نہیں (۱۳۲) بلکہ

قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَ

انہوں نے وہی کہی جو اگلے (۱۳۳) کہتے تھے بولے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی اور

عِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ

ہڈیاں ہو جائیں کیا پھر نکالے جائیں گے بیشک یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا

قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ

گیا یہ تو نہیں مگر وہی اگلی داستانیں (۱۳۴) تم فرماؤ کس کا مال ہے زمین اور جو کچھ

فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾

اس میں ہے اگر تم جانتے ہو (۱۳۵) اب کہیں گے کہ اللہ کا (۱۳۶) تم فرماؤ پھر کیوں نہیں سوچتے (۱۳۷)

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ

تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا اور مالک بڑے عرش کا اب کہیں گے یہ اللہ

لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَ

ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کیوں نہیں ڈرتے (۱۳۸) تم فرماؤ کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو (۱۳۹) اور

هُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ

وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہو (۱۴۰) اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے

کہ شکر گزار ہے کا نفع نہ اٹھایا (۱۳۰) روز قیامت (۱۳۱) ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد آنا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی و کمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ سب اسی کی قدرت کے نشان ہیں (۱۳۲) کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ (۱۳۳) یعنی ان سے پہلے کافر (۱۳۴) جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں کفار کے اس مقولہ کا رد فرمانے اور ان پر حجت قائم فرمانے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا (۱۳۵) اس کے خالق و مالک کو تو بتاؤ (۱۳۶) کیونکہ بجز اس کے کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ کی خالقیت کے مقر بھی ہیں جب وہ یہ جواب دیں (۱۳۷) کہ جس نے زمین کو اور اس کی کائنات کو ابتداءً پیدا کیا وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے (۱۳۸) اس کے غیر کو پوجنے اور شرک کرنے سے اور اس کے مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کا انکار کرنے سے (۱۳۹) اور ہر چیز پر حقیقی قدرت و اختیار کس کا ہے (۱۴۰) تو جواب دو

أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا

ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں (۱۶۷) رب فرمائے گا دتکارے، خائب وخاسر پڑے رہو

وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿١٠٨﴾ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا

اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو (۱۶۸) بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب

آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ

ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے انہیں ٹھٹھا

سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ﴿١١٠﴾ إِنِّي

بنالیا (۱۶۹) یہاں تک کہ انہیں بنانے کے شغل میں (۱۷۰) میری یاد بھول گئے اور تم ان سے ہنسا کرتے بے شک

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ كَمْ

آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمایا (۱۷۱) تم

لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ

زمین میں کتنا ٹھہرے (۱۷۲) برسوں کی گنتی سے بولے ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ (۱۷۳)

يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ

تو گننے والوں سے دریافت فرما (۱۷۴) فرمایا تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا (۱۷۵) اگر تمہیں

تَعْلَمُونَ ﴿١١٤﴾ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا

علم ہوتا تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف

(۱۶۷) ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکاریں گے اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہو گے پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار ان کی دنیا سے دونی عمر کی مدت تک جاری رہے گی، اس کے بعد انہیں یہ جواب دیا جائے گا جو آیت میں ہے (خازن) اور دنیا کی عمر کتنی ہے اس میں کئی قول ہیں بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے بعض نے بارہ ہزار برس بعض نے تین لاکھ ساٹھ ہزار، واللہ تعالیٰ اعلم (تذکرہ قرطبی)۔ (۱۶۸) اب ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ اہل جہنم کا آخر کلام ہوگا پھر اس کے بعد انہیں کلام کرنا نصیب نہ ہوگا روتے چیختے ڈکارتے بھونکتے رہیں گے (۱۶۹) شان نزول یہ آیتیں کفار قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلال و حضرت عمار و حضرت صہیب و حضرت خباب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقراء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے (۱۷۰) یعنی ان کے ساتھ تمسخر کرنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ (۱۷۱) اللہ تعالیٰ نے کفار سے (۱۷۲) یعنی دنیا میں اور قبر میں (۱۷۳) یہ جواب اس وجہ سے دیں گے کہ اس دن کی دہشت اور عذاب کی ہیبت سے انہیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انہیں شک ہو جائے گا اسی لئے کہیں گے (۱۷۴) یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو نے بندوں کی عمریں اور ان کے عمل لکھنے پر مامور کیا ہے (۱۷۵) بہ نسبت آخرت کے۔

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

پھرنا نہیں (۱۶۷) تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں (۱۶۸) تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کا چھٹکارا نہیں اور تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے (۱۶۹) اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۶۴ — رُكُوْعَاتُهَا ۹

سورۂ نور مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) — اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

یہ ایک سورۃ ہے کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اس کے احکام فرض کیے (۲) اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ تم دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ (۳) اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں (۴) اگر تم ایمان لاتے ہو

(۱۶۷) اور آخرت میں جزا کے لئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں (۱۶۸) یعنی بت پرستی، ہر شخص باطل ہے (۱۶۹) ایمان والوں کو (۱) سورۂ نور مدنیہ ہے اس میں نو رکوع چونسٹھ آیتیں ہیں (۲) اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا (۳) یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے سو کوڑے لگاؤ یہ حد حر غیر محصن کی ہے کیونکہ حر محصن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے مسائل مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوا سر اور چہرہ اور شرمگاہ کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ الم گوشت تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دیئے جائیں یہ حکم آزاد مرد و عورت کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا ثبوت زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کرنے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا کس سے کیا کب کیا اگر ان سب کو بیان کر دے تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معاینہ بیان کرنا ہوگا بغیر اس کے ثبوت نہ ہوگا لواطت زنا میں داخل نہیں لہذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چند قول مروی ہیں آگ میں جلا دینا غرق کر دینا بلندی سے گرا دینا اور اوپر سے پتھر برسانا فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے (تفسیر احمدی) (۴) یعنی حدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور متصلب رہو

الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ

سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ

جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے

شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ

کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ﴿۱۳﴾ اور پانچویں یوں کہ عورت پر

اللّٰهِ عَلَيْهَآ إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ﴿۱۴﴾ اور اگر اللہ کا فضل اور

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَأَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ إِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ

اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے تو تمہارا پردہ کھول دیتا بےشک وہ کہ یہ

بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۚ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ

ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب

مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ

سے بڑا حصہ لیا ﴿۱۸﴾ اس کے لیے بڑا عذاب ہے ﴿۱۹﴾ کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں

بقیہ صفحہ ۶۳۰ ہے مسئلہ اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے مسئلہ تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی حال میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کیا جائے گا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لئے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں (۱۰) اپنے احوال و افعال کو درست کرلیں (۱۱) زنا کا (۱۲) عورت پر زنا کا الزام لگاتے ہیں (۱۳) اس پر زنا کی تہمت لگانے میں (۱۴) اس کو لعان کہتے ہیں مسئلہ جب مرد اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنی تہمت کا مقر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائن ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان شان نزول یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حد قذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا (۱۵) [illegible]

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

دردناک عذاب ہے دنیا ف۲۷ اور آخرت میں ف۲۸ اور اللہ جانتا ہے ف۲۹ اور تم نہیں جانتے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ

کا مزہ چکھتے ف۳۰ اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ

شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا ف۳۱ اور اگر اللہ کا فضل

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ف۳۲ ہاں اللہ ستھرا کر

يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ

دیتا ہے جسے چاہے ف۳۳ اور اللہ سنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت

بقیہ صفحہ ۶۳۲ آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سے صحابیات نے قسمیں کھائیں آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عز و شرف اور زیادہ کر دیا تو بدگوئی کرنے والوں کی بدگوئی اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لئے سخت ترین مصیبت ہے (۱۶) کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں اس پر تنبیہ فرمائے گا اور حضرت ام المومنین کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمانے کو یہ پچھلی آیتیں نازل فرمائیں (۱۷) یعنی بقدر اس کے کہ کسی نے طوفان اٹھانے میں حصہ لیا (۱۸) کہ اپنے دل سے یہ طوفان گڑھا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق ہے (۱۹) آخرت میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حد قائم کی گئی اور اسی اسی کوڑے لگائے گئے (۲۰) کیونکہ مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ نیک گمان کرنے اور بدگمانی ممنوع ہے بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اس معاملہ میں بدگمانی ہو گئی تھی وہ مفتری کذاب ہیں اور شان رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مومنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے اللہ تعالیٰ مومنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا تو کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی بیباکی و بے ادبی ہے خاص کر ایسی حالت میں جب کہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمانوں کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں (۲۱) بالکل جھوٹ ہے بے شک ہے (۲۲) اور تم پر فضل و کرم منظور ہوا جس میں سے توبہ کے لئے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی (۲۳) اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا گناہ نہیں (۲۴) جرم عظیم ہے (۲۵) یہ ہمارے لئے روا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا (۲۶) اس سے کہ تعجب ہے ایسا جرم و عیوب اور کی پیچ مستسد یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابل نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان

مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيُّهَا

پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں ف۴۶ ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ف۴۷ اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَ

ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو ف۴۸ اور

تُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِن

ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو ف۴۹ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو پھر اگر

لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن

ان میں کسی کو نہ پاؤ ف۵۰ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ ف۵۱ اور اگر

قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۵۲ یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو

عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ

جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں ف۵۳

فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾ قُل

اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو مسلمان

لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ

مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۴ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۵۵ یہ

بقیہ صفحہ ۶۳۴ جزا دے گا ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرما دے گا۔ قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تغلیظ وعید و تشدید اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعت منزلت ظاہر ہوتی ہے (۴۴) یعنی خبیث کے لئے خبیث لائق ہے خبیث عورت خبیث مرد کے لئے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کے لئے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتا ہے اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وطیرہ ہوتی ہیں (۴۵) یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان ہیں (۴۶) تہمت لگانے والے خبیث (۴۷) یعنی ستھروں اور ستھریوں کے لئے جنت میں۔ اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمال فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں ان کی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انہیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپ کے لئے قابل فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حریر پر آپ کی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری (باکرہ) سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپ کی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرہ شریفہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرامگاہ اور آپ کا روضہ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی حالت میں حضور پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت صدیقہ آپ کے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتی تھیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت و رزق کریم کا وعدہ کیا گیا (۴۸) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے یا کھنکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو (۴۹) مسئلہ غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ کہے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو حضرت عبداللہ کی قرات بھی اسی پر دلالت کرتی ہے ان کی

أَزْكَىٰ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ

ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ

اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۶ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ

زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ

دکھائیں ف۵۷ مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ

اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ف۵۸ یا شوہروں کے باپ ف۵۹

أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ

یا اپنے بیٹے ف۶۰ یا شوہروں کے بیٹے ف۶۱ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے

أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ

یا اپنے بھانجے ف۶۲ یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں ف۶۳ یا نوکر

غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ

بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں ف۶۴ یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی

عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ

چیزوں کی خبر نہیں ف۶۵ اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا

بقیہ صفحہ ۶۳۵ = قراءت یوں ہے حَتّٰی تُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا وَتَسْتَاْذِنُوْا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے (مدارک، کشاف، احمدی) مسئلہ اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔ مسئلہ حدیث شریف میں ہے کہ گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے (موطا امام مالک) (۵۰) یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو (۵۱) کیونکہ ملکِ غیر میں تصرف کرنے کے لئے اس کی رضا ضروری ہے (۵۲) اور اجازت طلب کرنے میں اصرار و الحاح نہ کرو۔ مسئلہ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلافِ ادب ہے (۵۳) مثل سرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں۔ شانِ نزول یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیتِ استیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے (۵۴) اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں۔ مسائل مرد کا بدن زیرِ ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہے اس کا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے۔ اِن لم یأمن من الشھوۃ فان امن ینظر منھا [illegible] ما سوی الوجہ والکفین والقدمین [illegible] مگر بحالتِ ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضعِ مرض کا بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے۔ مسئلہ امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے (مدارک، احمدی) (۵۵) اور زنا و حرام سے بچیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنی شرم گاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدنِ عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں (۵۶) اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ازواجِ مطہرات میں سے بعض امہات المؤمنین سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابنِ ام مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم دیا انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو (ترمذی و ابوداؤد) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

الْاٰصَالِ ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ

شام ؎۸۵ وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد ؎۸۶ اور

اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ

نماز برپا رکھنے ؎۸۷ اور زکوٰۃ دینے سے ؎۸۸ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل

وَالْاَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ

اور آنکھیں ؎۸۹ تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام

فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا

زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی اور جو کافر ہوئے

اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ

ان کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب اس کے پاس آیا

لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ

تو اسے کچھ نہ پایا ؎۹۰ اور اللہ کو اپنے قریب پایا تو اس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب

الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

کر لیتا ہے ؎۹۱ یا جیسے اندھیریاں کسی کنڈے کے (گہرائی والے) دریا میں ؎۹۲ اس کے اوپر موج موج کے

مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ

اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک ؎۹۳ جب

بقیہ صفحہ ۶۳۸ = تجلی میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے (خازن) (۸۱) بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہنچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اجود و اعلیٰ ہے اور اس کے پھل غایت اعتدال میں (۸۲) اپنی صفا و لطافت کے باعث خود (۸۳) اس تمثیل کے معنی میں اہل علم کے کئی قول ہیں ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالم محسوسات میں اس کی تشبیہ ایسے روشندان سے ہو سکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مصفّٰی زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نور سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب احبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ نبوت کہ شجر نبوت سے روشن ہے اور اس نور محمدی کی روشنی و صفائی اس مرتبہ کمال ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خلق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلب اطہر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا کہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی نہ نصرانی ایک شجرہ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نور قلب ابراہیم پر نور محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ روشندان و فانوس تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شجرہ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاریٰ مشرق کی طرف قریب ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزول وحی سے پہلے ہی خلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور یہ کہ نبی ہیں نسل نبی سے نور محمدی ہے نور ابراہیمی پر اس کے سوا اور بھی بہت اقوال ہیں (خازن) (۸۴) اور ان کی تعظیم و تطہیر لازم کی مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مسجدیں بیت اللہ ہیں زمین میں (۸۵) تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں (۸۶) اور اس کے ذکر قلبی و لسانی اور اوقات نماز پر مسجدوں کی حاضری سے (۸۷) اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ؐ

اللہ بدلی کرتا ہے رات اور دن کی ۱۰۳ بے شک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ ۚ

اور اللہ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ۱۰۴ تو ان میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ۱۰۵

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ

اور ان میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے ۱۰۶ اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے ۱۰۷

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ

اللہ بناتا ہے جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے بے شک ہم نے اتاریں

اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

صاف بیان کرنے والی آیتیں ۱۰۸ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے ۱۰۹

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کے اس کے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

بعد پھر جاتے ہیں ۱۱۰ اور وہ مسلمان نہیں ۱۱۱ اور جب بلائے جائیں اللہ

وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِنْ يَّكُنْ

اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے اور اگر ان کی

(۱۰۳) کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات (۱۰۴) یعنی تمام جاندار حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود متحد الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالق عالم کے علم و حکمت اور اس کے کمال قدرت کی دلیل روشن ہے (۱۰۵) جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے (۱۰۶) جیسے کہ آدمی اور پرند (۱۰۷) جیسے چوپائے اور درندے (۱۰۸) یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت اور احکام اور حلال و حرام کا صحیح بیان ہے (۱۰۹) اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی اور نعمت آخرت میسر ہو دین اسلام ہے۔ آیات کا ذکر فرمانے کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہو گئے ایک وہ جنہوں نے ظاہر میں حق کی تصدیق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی معتقد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں ان کا [illegible] ترتیب وار بیان فرمایا جاتا ہے (۱۱۰) اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے (۱۱۱) منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے موافق نہیں

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ

رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں ۱۴۳ اور اس سے بھی بچنا ۱۴۴ ان کے لئے اور بہتر ہے اور

اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ

اللہ سنتا جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ۱۴۵ اور نہ لنگڑے پر

حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ

مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد

بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ

کے گھر ۱۴۶ یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا

بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپھیوں کے گھر یا اپنے

اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ

ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں ۱۴۷ یا اپنے دوست کے یہاں ۱۴۸

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ

تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ ۱۴۹ پھر جب کسی گھر

بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ

میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ۱۵۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ

(۱۴۳) وہ بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں (۱۴۴) یعنی کپڑوں کو پہنے رہنا (۱۴۵) شانِ نزول: سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابیناؤں اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان اعذار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے اس خیال سے کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب کوئی نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتہ دار کے گھر کھلانے کے لئے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے (۱۴۶) کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اسی طرح شوہر کے لئے بیوی کا اور بیوی کے لئے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے (۱۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے (۱۴۸) معنٰی یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سلف کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت میں پہنچتا تو اس کی باندی سے اس کا کیسہ طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کردیتا مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہذا بے اجازت کھانا نہ چاہئے (مدارک و جلالین) (۱۴۹) شانِ نزول: قبیلۂ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لئے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۵۰) مسئلہ: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو (خازن) مسئلہ: اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہٗ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو ایمان والے تو وہی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ

ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے

يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ

جمع کئے گئے ہوں ف۱۵۱ تو نہ جائیں جب تک اُن سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے

فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو ف۱۵۳ بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

مہربان ہے رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۱۵۴

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ

بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر ف۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم

يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے ف۱۵۶ یا ان پر دردناک عذاب پڑے ف۱۵۷

علیہ وسلم (شفا شریف) ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکانوں میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے (۱۵۱) جیسے کہ جہاد اور تدبیر جنگ اور جمعہ و عیدین اور مشورہ اور ہر اجتماع جو اللہ کے لئے ہو (۱۵۲) ان کا اجازت چاہنا نشان فرمانبرداری و دلیل صحت ایمان ہے (۱۵۳) اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں۔ مسئلہ علماء اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہئے (مدارک) (۱۵۴) جو تم سے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکاریں ان کی اجابت و تعمیل واجب اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو۔ ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر (۱۵۵) شان نزول منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۵۶) دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفت الٰہی سے محروم رہنا (۱۵۷) آخرت میں

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِؕ

سن لو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ۱۵۸

وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْاؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۠ (۶۴)

اور اس دن کو جس میں اس کی طرف پھیرے جائیں گے ۱۵۹ تو وہ انہیں بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۶۰

ع ۹ / ۱۵

سورۃ الفرقان مکیۃ ۲۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — ایاتہا ۷۷ رکوعاتہا ۶

سورۂ فرقان مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا — اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں ۱

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر ۲ جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو ۳

نَذِیْرَاۙ (۱) الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا

وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ۴

وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ

اور اس کی سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں ۵ اس نے ہر چیز پیدا کرکے ٹھیک اندازہ

تَقْدِیْرًا (۲) وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّ هُمْ

پر رکھی اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرالیے ۶ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود

یُخْلَقُوْنَ وَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا

پیدا کیے گئے ہیں اور خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں

(۱۵۸) ایمان پر یا نفاق پر (۱۵۹) جزا کے لئے اور وہ دن روز قیامت (۱۶۰) اس سے کچھ چھپا نہیں

(۱) سورۂ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں (۲) یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (۳) اس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عموم رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ محلی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے اور دعویٰ اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سبکی و بارزی و ابن حزم و سیوطی نے اس کا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں ہے (۴) اس میں یہود و نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عزیر و مسیح علیہما السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں معاذ اللہ (۵) اس میں بت پرستوں کا رد ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں (۶) یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں

وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً وَلَا نُشُورًا ﴿٣﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِنْ هٰذَآ إِلَّآ إِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُونَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُورًا ﴿٤﴾ وَقَالُوٓا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ﴿٥﴾ قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ لَوْلَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ﴿٧﴾ أَوْ يُلْقٰٓى إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ وَقَالَ الظّٰلِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا نہ اٹھنے کا اور کافر بولے (۷) یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انہوں نے بنالیا ہے (۸) اور اس پر اور لوگوں نے (۹) انہیں مدد دی ہے بیشک وہ (۱۰) ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے (۱۱) اگلوں کی کہانیاں ہیں جو انہوں نے (۱۲) لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں تم فرماؤ اسے تو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر بات جانتا ہے (۱۳) بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے (۱۴) اور بولے (۱۵) اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے (۱۶) کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ ان کے ساتھ ڈر سناتا (۱۷) یا غیب سے انہیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے (۱۸) اور ظالم بولے (۱۹) تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا (۲۰) اے محبوب دیکھو کیسی

(۷) یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ (۸) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (۹) اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عداس و یسار وغیرہ اہل کتاب (۱۰) نضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے (۱۱) وہی مشرکین قرآن کریم کی نسبت کہ یہ رستم و اسفندیار وغیرہ کے قصوں کی طرح (۱۲) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (۱۳) یعنی قرآن کریم علوم غیبی پر مشتمل ہے یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علام الغیوب کی طرف سے ہے (۱۴) اسی لئے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا (۱۵) کفار قریش (۱۶) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا تو (۱۷) اور آپ کی تصدیق کرتا اور اس کی نبوت کی شہادت دیتا (۱۸) مالداروں کی طرح (۱۹) مسلمانوں سے (۲۰) اور معاذ اللہ اس کی عقل بجا نہ رہی ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انہوں نے بکیں

ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٩﴾ تَبَارَكَ الَّذِي

کہاوتیں تمہارے لیے بنارہے ہیں تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ

إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

کہ اگر چاہے تو تمہارے لئے بہت بہتر اس سے کردے (۲۱) جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں

الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ

اور کرے گا تمہارے لئے اونچے محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو

كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿١١﴾ إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا

جھٹلائے ہم نے اس کے لئے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی آگ جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی (۲۲) تو سنیں گے اس کا

تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴿١٢﴾ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ

جوش مارنا اور چنگھاڑنا اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے (۲۳) زنجیروں میں جکڑے ہوئے (۲۴) تو وہاں موت

ثُبُورًا ﴿١٣﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿١٤﴾ قُلْ

مانگیں گے (۲۵) فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو (۲۶) تم فرماؤ

أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً

کیا یہ (۲۷) بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا صلہ

وَمَصِيرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا

اور انجام ہے ان کے لئے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے

(۲۱) یعنی جلد آپ کو اس خزانے و باغ سے بہتر عطا فرمادے جو یہ کفار کہتے ہیں (۲۲) ایک برس کی راہ سے دونوں قول ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات و عقل اور رؤیت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکہ جہنم کا دیکھنا ہے (۲۳) جو نہایت کرب و بے چینی پیدا کرنے والی ہو (۲۴) اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دئیے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر کافر اپنے اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو (۲۵) اور واثبوراہ واثبوراہ کا شور مچائیں گے یعنی کہ ہائے موت آجا حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذریت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ان سے (۲۶) کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کئے جاؤ گے (۲۷) عذاب اور احوال جہنم جس کا ذکر کیا گیا

مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ﴿۲۷﴾ یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ﴿۲۸﴾

رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی (۵۳) وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ

بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے (۵۴) اور شیطان آدمی کو

لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا

بے مدد چھوڑ دیتا ہے (۵۵) اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو

هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ

چھوڑنے کے قابل ٹھہرا لیا (۵۶) اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنا دیئے تھے

الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

مجرم لوگ (۵۷) اور تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور مدد دینے کو اور کافر بولے

لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ

ع

قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا (۵۸) ہم نے یونہی بتدریج اسے اتارا ہے کہ

فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ

اس سے تمہارا دل مضبوط کریں (۵۹) اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا (۶۰) اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے (۶۱) مگر ہم حق

بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا ﴿۳۳﴾ اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

اور اس سے بہتر بیان لے آئیں گے وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل

(۵۳) جنت و نجات کی راہ کا اتباع کیا ہوتا اور ان کی ہدایت قبول کی ہوتی (۵۴) یعنی قرآن و ایمان سے (۵۵) وہ بلا و عذاب نازل ہونے کے وقت اس سے علیحدگی کرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ابو داؤد و ترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھنا چاہئے کس کو دوست بناتا ہے۔ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہم نشینی نہ کرو مگر ایماندار کے ساتھ اور کھانا نہ کھلاؤ مگر پرہیزگار کو۔ مسئلہ: بے دین اور بدمذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور الفت و احترام ممنوع ہے۔ (۵۶) کسی نے اس کو سحر کہا کسی نے شعر اور وہ لوگ ایمان لانے سے محروم رہے۔ اس پر اللہ تعالٰی نے حضور کو تسلی دی اور آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے (۵۷) یعنی انبیاء کے ساتھ بدنصیبوں کا یہی معمول رہا ہے (۵۸) جیسے کہ توریت و انجیل و زبور میں سے ہر ایک کتاب ایک ساتھ اتری تھی۔ کفار کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ و بے مثل ہونا ہر حال میں یکساں ہے چاہے یکبارگی نازل ہو یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا پھر دوسری اتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اسی طرح برابر آیت آیت ہو کر قرآن پاک نازل ہوتا رہا اور ہر ہر دم اس کی بے مثالی اور خلق کی عاجزی ظاہر ہوتی رہی۔ غرض کفار کا اعتراض محض لغو و بے معنی ہے۔ آیت میں اللہ تعالٰی بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے (۵۹) اور پیام کا سلسلہ جاری رہنے سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی رہے اور کفار کو ہر ہر موقع پر جواب ملتے رہیں علاوہ بریں یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو (۶۰) بزبان جبریل تھوڑا تھوڑا بیس یا تیئیس برس کی مدت میں یا یہ معنی ہیں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت بتدریج نازل فرمائی اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے ہمیں قرأت میں ترتیل کرنے یعنی ٹھہر ٹھہر کر بہ اطمینان پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (۶۱) یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپ کی نبوت میں قدح کرنے کے لئے کوئی سوال پیش نہ کر سکیں گے

إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى

ان کا ٹھکانا سب سے برا ﴿٦٢﴾ اور وہ سب سے گمراہ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو

الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى

کتاب عطا فرمائی اور اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم

الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ

کی طرف جس نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ﴿٦٣﴾ پھر ہم نے انہیں تباہ کرکے ہلاک کردیا ﴿٦٤﴾ اور نوح کی قوم کو

لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا

جب انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿٦٥﴾ ہم نے ان کو ڈبو دیا اور انھیں لوگوں کے لئے نشانی کر دیا ﴿٦٦﴾ اور ہم نے

لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا

ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود ﴿٦٧﴾ اور کنوئیں والوں کو ﴿٦٨﴾ اور ان

بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾

کے بیچ میں بہت سی سنگتیں (قومیں) ﴿٦٩﴾ اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں ﴿٧٠﴾ اور سب کو تباہ کرکے مٹا دیا

وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا

اور ضرور یہ ﴿٧١﴾ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر برا برساؤ برسا تھا ﴿٧٢﴾ تو کیا یہ اسے

يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿٤٠﴾ وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ

دیکھتے نہ تھے ﴿٧٣﴾ بلکہ انھیں جی اٹھنے کی امید تھی ہی نہیں ﴿٧٤﴾ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے

(۶۲) حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روز قیامت تین طریقے پر اٹھائے جائیں گے ایک گروہ سواریوں پر ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس نے پاؤں پر چلایا وہی منہ کے بل چلائے گا (۶۳) یعنی قوم فرعون کی طرف چنانچہ وہ دونوں حضرات ان کی طرف گئے اور انہیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بدبختوں نے ان حضرات کو جھٹلایا (۶۴) پھر ہلاک کر دیا۔ (۶۵) یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو اور حضرت شیث کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے تو جب انہوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو سب رسولوں کو جھٹلایا (۶۶) کہ بعد والوں کے لئے عبرت ہوں (۶۷) اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا (۶۸) یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی بت پرستی کرتے تھے اللہ تعالٰی نے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے سرکشی کی حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی ان لوگوں کے مکان کنوئیں کے گرد تھے اللہ تعالٰی نے انہیں ہلاک کیا اور یہ تمام قوم مع اپنے مکانوں کے اس کنوئیں کے ساتھ زمین میں دھنس گئی اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں (۶۹) یعنی قوم عاد و ثمود اور کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں جن کو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالٰی نے ہلاک کیا (۷۰) اور حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا (۷۱) یعنی کفار مکہ اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار (۷۲) اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے اسی لئے انہوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کر دی گئیں (۷۳) کہ عبرت پکڑتے اور ایمان لاتے (۷۴) یعنی مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے قائل نہ تھے کہ انہیں آخرت کے ثواب و عذاب کی پروا ہوتی

إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا

اسے ٹھٹھا (۷۵) کیا یہ ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے

عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ

خداؤں سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے (۷۶) اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن

يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ

عذاب دیکھیں گے کہ کون گمراہ تھا (۷۷) کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا

هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ

بنا لیا (۷۸) تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے (۷۹) یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ

يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

سنتے یا سمجھتے ہیں (۸۰) وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے (۸۱) بلکہ ان سے بھی

سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا

بدتر گمراہ (۸۲) اے محبوب کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا (۸۳) کہ کیسا پھیلایا سایہ (۸۴) اور اگر چاہتا تو اسے ٹھہرایا ہوا کر دیتا (۸۵)

ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾

پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹا (۸۶)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ

اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور دن بنایا

ع ۱۰

(۷۵) اور کہتے ہیں (۷۶) اس سے معلوم ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہار معجزات نے کفار پر اتنا اثر کیا تھا اور دین حق کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ خود کفار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر نہ اڑے رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دین اسلام اختیار کریں یعنی دین اسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہو چکی تھی اور شکوک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے (۷۷) آخرت میں (۷۸) یہ اس کا جواب ہے کہ کفار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں تم کو خود معلوم ہو جائے گا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے (۷۹) اور اپنی خواہش نفس کو پوجنے لگا اسی کا مطیع ہو گیا وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کہیں انہیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے (۸۰) کہ خواہش پرستی سے روک دو (۸۱) یعنی وہ اپنے شدت عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور ناسمجھ بنے ہوئے ہیں (۸۲) کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں نافع کی طلب کرتے ہیں مضرت سے بچتے ہیں چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں یہ کفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی طاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عظیم المنفعت چیز کے طالب ہیں نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلکہ سے بچتے ہیں (۸۳) کہ اس کی صنعت و قدرت کیسی عجیب ہے (۸۴) صبح صادق کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام روئے زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا (۸۵) کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا (۸۶) کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ سمٹتا گیا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَا یَضُرُّهُمْؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ﴿۵۵﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۵۷﴾ وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرَاۚۛ ﴿۵۸﴾ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِۚۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْــٴَـلْ بِهٖ خَبِیْرًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا

اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ف۹۷ جو ان کا بھلا برا کچھ نہ کریں اور کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو مدد دیتا ہے ف۹۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر ف۹۹ خوشی اور ف۱۰۰ ڈر سناتا تم فرماؤ میں اس ف۱۰۱ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے ف۱۰۲ اور بھروسہ کرو اس زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا ف۱۰۳ اور اسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو ف۱۰۴ اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں پر خبردار ف۱۰۵ جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے ف۱۰۶ پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۱۰۷ وہ بڑی مہر والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ ف۱۰۸ اور جب ان سے کہا جائے ف۱۰۹ رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کریں جسے تم کہو ف۱۱۰ اور اس حکم نے انہیں اور بدکنا بڑھایا ف۱۱۱ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے ف۱۱۲

(۹۷) یعنی بتوں کو (۹۸) کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے (۹۹) ایمان و طاعت پر جنت کی (۱۰۰) کفر و معصیت پر عذاب جہنم کا (۱۰۱) تبلیغ و ارشاد (۱۰۲) اور اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرے مراد یہ ہے کہ ایمانداروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعت الٰہی میں مشغول ہونا ہی میرا اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اس لئے کہ صلحاء امت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب انہیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہنچے (۱۰۳) اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے کیونکہ مرنے والے پر بھروسہ کرنا عاقل کی شان نہیں (۱۰۴) اس کی تسبیح و تحمید کرو اس کی طاعت اور اس کا شکر بجا لاؤ (۱۰۵) تو اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا سکے (۱۰۶) یعنی اتنی مقدار میں کیونکہ لیل و نہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی و اطمینان کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے (۱۰۷) سلف کا مذہب یہ ہے کہ استواء اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے اس کو اللہ جانے بعض مفسرین استواء کو بلندی و برتری کے معنی میں لیتے ہیں اور بعض استیلاء کے معنی میں لیکن قول اول ہی اسلم و اقویٰ ہے (۱۰۸) اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمٰن کے صفات مرد عارف سے دریافت کرے (۱۰۹) یعنی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے فرمائیں کہ (۱۱۰) اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو انہوں نے براہ عناد کہا کیونکہ لغت عرب کا جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کے معنی نہایت رحمت والا ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے (۱۱۱) یعنی سجدہ کا حکم ان کے لئے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا (۱۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت

وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ

اور ان میں چراغ رکھا ف۱۱۳ اور چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی ف۱۱۴

خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ

اس کے لئے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور رحمٰن کے وہ بندے

يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا

کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں ف۱۱۵ اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں ف۱۱۶ تو کہتے ہیں

سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَ الَّذِيْنَ

بس سلام ف۱۱۷ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں ف۱۱۸ اور وہ جو

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖۗ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غل

غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا

(پھندا) ہے ف۱۱۹ بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں

لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَ الَّذِيْنَ لَا

نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں ف۱۲۰ اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں ف۱۲۱ اور وہ جو اللہ

يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ

کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے ف۱۲۲ اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ف۱۲۳

(۱۱۳) چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے۔ (۱۱۴) کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضا ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی دلیل ہے۔ (۱۱۵) اطمینان و وقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے اور شرع نے اس کو منع فرمایا۔ (۱۱۶) اور کوئی ناگوار کلمہ یا بے ہودہ یا خلافِ ادب و تہذیب بات کہتے ہیں (۱۱۷) یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور ان کی رات کا بیان آگے آتا ہے مراد یہ ہے کہ ان کی مجلسی زندگی اور خلق کے ساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور ان کی خلوت کی زندگانی اور حق کے ساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے۔ (۱۱۸) یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشاء دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے۔ مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی باجماعت ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔ (۱۱۹) یعنی لازم جدا نہ ہونے والا۔ اس آیت میں ان بندوں کی شب بیداری اور عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی اس دعا کا بیان کیا اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرتِ عبادت کے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں۔ (۱۲۰) اسراف معصیت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں دوسرے بزرگ نے کہا کہ نیکی میں اسراف ہی نہیں اور تنگی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی حق کو منع کیا اس نے اقتار کیا یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا۔ یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ اسراف و اقتار کے دونوں مذموم طریقوں سے بچتے ہیں

إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝ يُضَاعَفْ

ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے ۱۲۲ اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا

لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ۝ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ

اس پر عذاب قیامت کے دن ۱۲۳ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے ۱۲۶ اور ایمان لائے

وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ

۱۲۷ اور اچھا کام کرے ۱۲۸ تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا ۱۲۹

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ

يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا

اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ۱۳۰ اور جب

مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ

بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں ۱۳۱ اور وہ کہ جب کہ انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں

يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا

تو ان پر ۱۳۲ بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے ۱۳۳ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے

مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک ۱۳۴ اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ۱۳۵

فیہ مسئلہ ۶۵۰ — (۱۲۱) عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے [illegible] یعنی خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف اور اقتار کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کبار ہیں جو نہ لذت و تنعم کے لئے کھاتے نہ خوبصورتی اور زینت کے لئے پہنتے بھوک روکنا ستر چھپانا سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا ان کا مقصد تھا (۱۲۲) شرک سے بری اور بیزار ہیں (۱۲۳) [illegible] کیا جیسے کہ [illegible] معلوم ہوا کو (۱۲۴) صالحین سے ان کبائر کی نفی فرمانے میں کفار پر تعریض ہے جو ان برائیوں میں گرفتار تھے (۱۲۵) یعنی شرک کے علاوہ بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا مرتکب ہی عذاب پاوے اور زیادہ کیا جائے گا (۱۲۶) شرک و کبائر سے (۱۲۷) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (۱۲۸) توبہ کے بعد نیکی اختیار کرے (۱۲۹) یعنی بدی کرنے کے بعد نیکی کی توفیق دے کر یا یہ معنی کہ بدیوں کو توبہ سے مٹا دے گا اور ان کی جگہ ایمان و طاعت وغیرہ نیکیاں ثبت فرمائے گا (مدارک) مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت ایک شخص حاضر کیا جائے گا ملائکہ بحکم الٰہی اس کے صغیرہ گناہ ایک ایک کر کے اس کو یاد دلائے جائیں گے وہ اقرار کرتا جائے گا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا اس کے بعد کہا جائے گا کہ ہر ایک بدی کے عوض تجھے نیکی دی گئی یہ بیان فرماتے ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی اور اس کی شان رحمت پر خوشی ہوئی اور چہرۂ اقدس پر سرور سے تبسم کے آثار نمایاں ہوئے (۱۳۰) اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مخالطت نہیں کرتے (۱۳۱) اور اپنے آپ کو لہو و باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں (۱۳۲) یعنی قرآن پاک (۱۳۳) کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ گوش ہوش سے سنتے ہیں اور چشم بصیرت سے دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے ہیں نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فرمانبرداری کرتے ہیں (۱۳۴) یعنی فرحت و سرور اور مراد یہ ہے کہ ہمیں بیبیاں اور اولاد نیک صالح متقی عطا فرما کہ ان کے حسن عمل اور ان کی طاعت الٰہی دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں (۱۳۵) یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دینی امور میں ہماری اقتدا کریں [illegible]

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۝۷۵ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝۷۶ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝۷۷

ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی ۱۳۶ ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ ۱۳۷ تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو تو تم نے تو جھٹلایا ۱۳۸ تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا ۱۳۹

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ ۲۶ — آياتها ۲۲۷ — رکوعاتها ۱۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ شعراء مکی ہے ۱ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

طسٓمٓ ۝۱ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝۲ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝۳ إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ۝۴ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ۝۵ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ۲ کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے ۳ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتاریں کہ ان کے اونچے اونچے اس کے حضور جھکے رہ جائیں ۴ اور نہیں آتی ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ۵ تو بیشک انہوں نے جھٹلایا تو اب ان پر آیا چاہتی ہیں خبریں ان

اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد ان کی جزا ذکر فرمائی ملتی ہے (۱۳۶) ملائکہ تحیت و تسلیم کے ساتھ ان کی تکریم کریں گے یا اللہ عزوجل ان کی طرف سلام بھیجے گا (۱۳۷) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے کہ (۱۳۸) میرے رسول اور میری کتاب کو (۱۳۹) یعنی عذاب و ہلاک لازم

(۱) سورۂ شعراء مکیہ ہے سوائے آخر کی چار آیتوں کے جو والشعراء یتبعہم سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں گیارہ رکوع اور دو سو ستائیس آیتیں اور ایک ہزار دو سو اناسی کلمے اور پانچ ہزار پانچ سو چالیس حرف ہیں (۲) یعنی قرآن پاک کی جس کا اعجاز ظاہر ہے اور جو حق کو باطل سے ممتاز کرنے والا ہے (۳) جب اہل مکہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضور پر ان کی محرومی بہت شاق ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ آپ اس قدر غم نہ کریں (۴) اور کوئی معصیت کے ساتھ گردن نہ اٹھا سکے (۵) یعنی دم بدم ان کا کفر بڑھتا جاتا ہے کہ جو موعظت و تذکیر ان کے پاس نئی آتی ہے وہ اس کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ

اے ٹھٹے کی وے کیا انھوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت

كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

والے جوڑے اگائے وے بے شک اس میں ضرور نشانی ہے وے اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ

اور بے شک تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے وے اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ کو ندا فرمائی کہ

ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ

ظالم لوگوں کے پاس جا جو فرعون کی قوم ہے وے کیا وہ نہ ڈریں گے وے عرض کی اے میرے

اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ

رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے وے اور میری زبان نہیں

لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ

چلتی وے تو تو ہارون کو بھی رسول کر وے اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے وے تو میں ڈرتا ہوں کہیں

يَّقْتُلُوْنِ ۝ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝

مجھے وے قتل کر دیں فرمایا یوں نہیں وے تم دونوں میری آیتیں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سنتے ہیں وے

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو رب ہے سارے جہان کا کہ تو ہمارے ساتھ

ع ۱ ۵

(۶) یہ وعید ہے اور اس میں انذار ہے کہ روز بدر یا روز قیامت جب انہیں عذاب پہنچے گا تب انہیں خبر ہو گی کہ قرآن اور رسول کی تکذیب کا یہ انجام ہے (۷) یعنی ہر قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کئے اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں جو جنتی ہے وہ عزت والا اور کریم اور جو جہنمی ہے وہ بدبخت لئیم ہے (۸) اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر (۹) کافروں سے انتقام لیتا اور مومنین پر رحمت فرماتا ہے (۱۰) جنہوں نے کفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انہیں طرح طرح کی ایذائیں پہنچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قبط ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ انہیں ان کی بد کرداری پر زجر فرمائیں (۱۱) اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اس کی فرمانبرداری کر کے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں (۱۲) ان کے جھٹلانے سے (۱۳) یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عقدہ کی وجہ سے جو زبان میں بزمانہ صغر سنی منہ میں آگ کا انگارہ رکھ لینے سے ہو گیا ہے (۱۴) تا کہ وہ تبلیغ رسالت میں میری مدد کریں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اس وقت حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے (۱۵) کہ میں نے قبطی کو مارا تھا (۱۶) اس کے بدلے میں (۱۷) تمہیں قتل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست منظور فرما کر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی کر دیا اور دونوں کو حکم دیا (۱۸) جو تم کہو اور جو تمہیں جواب دیا جائے

بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ١٧ قَالَ أَلَمۡ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدٗا وَلَبِثۡتَ فِينَا

بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے وف۱۹ بولا کیا ہم نے تمہیں اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں

مِنۡ عُمُرِكَ سِنِينَ ١٨ وَفَعَلۡتَ فَعۡلَتَكَ ٱلَّتِي فَعَلۡتَ وَأَنتَ

اپنی عمر کے کئی برس گزارے وف۲۰ اور تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا وف۲۱ اور تم

مِنَ ٱلۡكَٰفِرِينَ ١٩ قَالَ فَعَلۡتُهَآ إِذٗا وَأَنَا۠ مِنَ ٱلضَّآلِّينَ ٢٠ فَفَرَرۡتُ

ناشکر تھے وف۲۲ موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی وف۲۳ تو میں تمہارے

مِنكُمۡ لَمَّا خِفۡتُكُمۡ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكۡمٗا وَجَعَلَنِي مِنَ ٱلۡمُرۡسَلِينَ ٢١

یہاں سے نکل گیا جب کہ تم سے ڈرا وف۲۴ تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا وف۲۵ اور مجھے پیغمبروں سے کیا

وَتِلۡكَ نِعۡمَةٞ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنۡ عَبَّدتَّ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٢٢ قَالَ فِرۡعَوۡنُ

اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے بنی اسرائیل وف۲۶ فرعون بولا

وَمَا رَبُّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ٢٣ قَالَ رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَآ إِن

اور سارے جہان کا رب کیا ہے وف۲۷ موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

كُنتُم مُّوقِنِينَ ٢٤ قَالَ لِمَنۡ حَوۡلَهُۥٓ أَلَا تَسۡتَمِعُونَ ٢٥ قَالَ رَبُّكُمۡ

اگر تمہیں یقین ہو وف۲۸ اپنے آس پاس والوں سے بولا کیا تم غور سے سنتے نہیں وف۲۹ موسیٰ نے فرمایا رب تمہارا

وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ ٱلۡأَوَّلِينَ ٢٦ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ ٱلَّذِيٓ أُرۡسِلَ إِلَيۡكُمۡ

اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا وف۳۰ بولا تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

(۱۹) تاکہ ہم انہیں سرزمین شام میں لے جائیں فرعون نے چار سو برس تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا اور اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار تھی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پاکر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ پشمینہ کا جبہ پہنے ہوئے تھے دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں زنبیل لٹکی تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اس شان سے آپ مصر میں پہنچ کر اپنے مکان میں داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے آپ نے انہیں خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی طرف دعوت دو یہ سن کر آپ کی والدہ صاحبہ گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ فرعون تمہیں قتل کرنے کے لئے تمہاری تلاش میں ہے جب تم اس کے پاس جاؤ گے تو تمہیں قتل کرے گا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے یہ فرمانے سے نہ رکے اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر شب کے وقت فرعون کے دروازے پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں ہوں موسیٰ رب العالمین کا رسول فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہنچانے پر آپ مامور کئے گئے تھے وہ پہنچایا فرعون نے آپ کو پہچانا (۲۰) مفسرین نے کہا تیس برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی سواریوں میں سوار ہوتے تھے اور اس کے فرزند مشہور تھے (۲۱) قبطی کو قتل کیا (۲۲) کہ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا (۲۳) میں نہ جانتا تھا کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مر جائے گا میرا مارنا ادب دینے کے لئے تھا نہ کہ قتل کے لئے (۲۴) کہ تم مجھے قتل کرو گے اور شہر مدین کو چلا گیا (۲۵) مدین سے واپسی کے وقت حکم سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم (۲۶) یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا کھلایا پہنایا کیونکہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ان کی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اس لئے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اس کا احسان جتایا جائے فرعون موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی (۲۷) جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو (۲۸) یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہوا ہو

لَمَجْنُونٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُمْ

ضرور عقل نہیں رکھتے (ف۲۱) موسیٰ نے فرمایا رب پورب اور پچھم کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (ف۲۲) اگر تمہیں

تَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ

عقل ہو (ف۲۳) بولا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں

الْمَسْجُونِينَ ﴿٢٩﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَأْتِ

قید کر دوں گا (ف۲۴) فرمایا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لاؤں (ف۲۵) کہا تو لاؤ

بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣١﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی وہ صریح اژدہا

مُّبِينٌ ﴿٣٢﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَإِ

ہو گیا (ف۲۶) اور اپنا ہاتھ (ف۲۷) نکالا تو جبھی وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا (ف۲۸) بولا اپنے گرد کے

حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم

سرداروں سے کہ بیشک یہ دانا جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے جادو

بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿٣٥﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي

کے زور سے تب تمہارا کیا مشورہ ہے (ف۲۹) وہ بولے انہیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں

الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٣٦﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

میں جمع کرنے والے بھیجو کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو (ف۳۰) تو جمع کئے گئے جادوگر

بقیہ صفحہ ۶۶۱ کے اللہ تعالیٰ کی شان میں مناسب نہیں کہ ... (۲۹) اس وقت اس کے گرد اس کی قوم کے اشراف میں سے پانچ سو شخص زیوروں سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم غور سے نہیں سنتے بمعنیٰ تعجب تھا کہ وہ آسمان و زمین کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لئے رب کی کیا حاجت اب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آچکی ہے (۳۰) یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کر سکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے ہو پیدا ہوئے ہو اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہو گئے تو اپنی پیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کر دینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے (۳۱) فرعون نے یہ اس لئے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اس کو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقۃً اس طرح کی گفتگو عجز کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرض ہدایت و ارشاد کو علیٰ وجہ الکمال ادا کیا اور اس کی اس تمام لا یعنی گفتگو کے باوجود پھر مزید بیان کی طرف متوجہ ہوئے (۳۲) کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھم میں غروب ہو جانا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معین پر چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے انتظام یہ سب اس کے وجود و قدرت پر دلالت کرتے ہیں (۳۳) اب فرعون متحیر ہو گیا اور آثار قدرت الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے نہ بن آیا تو (۳۴) فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک گہرا گڑھا تھا اس میں گرا دیتا تھا وہاں کوئی آواز سنائی دیتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا (۳۵) جو میری رسالت کی برہان ہو مراد اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے (۳۶) عصا اژدہا بن کر آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے موسیٰ مجھے جو چاہئے حکم دیجئے فرعون نے گھبرا کر کہا اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا فرعون کہنے لگا اس کے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے آپ نے فرمایا ہاں اور اس کو ید بیضا دکھایا (۳۷) گریبان میں ڈال کر (۳۸) اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی (۳۹) کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اس لئے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائے گی اور اس کی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو جائیں گے اور ان کی بات قبول نہ کریں گے

لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾

ایک مقرر دن کے وعدہ پر (۴۱) اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہوئے (۴۲)

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ

شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب آئیں (۴۳) پھر جب جادوگر آئے

قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ

فرعون سے بولے کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں

وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

اور اس وقت تم میرے مقرب ہو جاؤ گے (۴۴) موسیٰ نے ان سے فرمایا ڈالو جو تمہیں

مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا

ڈالنا ہے (۴۵) تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بےشک

لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا

ہماری ہی جیت ہے (۴۶) تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو

يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾

نگلنے لگا (۴۷) اب سجدہ میں گرے جادوگر بولے ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہان کا رب ہے

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ

جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بےشک

بقیہ صفحہ ۶۶۱ ۔ (۴۰) جو علم حرب میں شہرہ ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رہے اور وہ وقت پہ جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حجت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہو جاتے ہیں لہٰذا نبوت کی دلیل نہیں۔ (۴۱) وہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لئے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا (۴۲) تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں کون غالب آتا ہے (۴۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے روکیں (۴۴) تمہیں انعام بھی دیا جائے گا تمہیں خاص اعزاز بھی دیئے جائیں گے سب سے پہلے داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی سب سے بعد تک دربار میں رہو گے اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں (۴۵) تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو (۴۶) انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ سحر کے اعمال میں جو انتہا کے عمل تھے وہ ان کو کام میں لائے تھے اور یقین کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا (۴۷) جو انہوں نے جادو سے بنائی تھیں یعنی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو سے اژدہے بن کر دوڑتے نظر آ رہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا تھا جب جادوگروں نے یہ دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے

لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ

وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ف۴۸ تو اب جانا چاہتے ہو ف۴۹ مجھے قسم ہے بے شک

أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا

میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دوں گا ف۵۰ وہ بولے

لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا

کچھ نقصان نہیں ف۵۱ ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ف۵۲ ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے

أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ ۞ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي

اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ف۵۳ اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل ف۵۴

إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

بے شک تمہارا پیچھا ہونا ہے ف۵۵ اب فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ف۵۶ کہ یہ

هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ

لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں اور بے شک ہم سب کا دل جلاتے ہیں ف۵۷ اور بے شک ہم سب

حَاذِرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ

چوکنے ہیں ف۵۸ تو ہم نے انہیں ف۵۹ باہر نکالا باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں

كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾

سے ہم نے ایسا ہی کیا اور ان کا وارث کر دیا بنی اسرائیل کو ف۶۰ تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن نکلے

(۴۸) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے استاد ہیں اسی لئے وہ تم سے بڑھ گئے (۴۹) کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے (۵۰) اس سے مقصود یہ تھا کہ عام خلق ڈر جائے اور جادوگروں کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں (۵۱) خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیونکہ (۵۲) ایمان کے ساتھ اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے (۵۳) رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن ان کی سرکشی بڑھتی گئی (۵۴) یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے (۵۵) فرعون اور اس کے لشکر پیچھا کریں گے اور سمندر میں پیچھے پیچھے داخل ہوں گے ہم تمہیں نجات دیں گے اور انہیں غرق کریں گے (۵۶) لشکروں کو جمع کرنے کے لئے جب لشکر جمع ہو گئے تو ان کی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی نسبت کہا (۵۷) ہماری مخالفت کر کے اور بے ہماری اجازت کے ہماری سرزمین سے نکل کر (۵۸) مستعد ہیں ہتھیار بند ہیں (۵۹) یعنی فرعونیوں کو (۶۰) فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ

پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا ف٦١ موسیٰ والوں نے کہا ہم کو انہوں نے آ لیا ف٦٢ موسیٰ نے فرمایا

كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ

یوں نہیں ف٦٣ بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ﴿٦٣﴾ وَ

اپنا عصا مار ف٦٤ تو جبھی دریا پھٹ گیا ف٦٥ تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ ف٦٦ اور

اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ﴿٦٤﴾ وَ اَنْجَیْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿٦٥﴾

وہاں قریب لائے ہم دوسروں کو ف٦٧ اور ہم نے بچا لیا موسیٰ اور اس کے سب ساتھ والوں کو ف٦٨

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر دوسروں کو ڈبو دیا ف٦٩ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ف٧٠ اور ان میں اکثر مسلمان

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿٦٨﴾ وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ

نہ تھے ف٧١ اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا ف٧٢ مہربان ہے ف٧٣ اور ان پر پڑھو خبر

اِبْرٰهِیْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ

ابراہیم کی ف٧٤ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ف٧٥ بولے ہم بتوں کو

اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ یَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾

پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسن مارے رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم پکارو

(٦١) اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا (٦٢) یعنی فرعونی ہم کو پا لیں گے ہم ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے (٦٣) وعدۂ الٰہی پر کامل بھروسہ ہے (٦٤) چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا (٦٥) اور اس کے بارہ حصے نمودار ہوئے (٦٦) اور ان کے درمیان خشک راہیں (٦٧) یعنی فرعون اور فرعونیوں کو یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے راستوں میں چل پڑے جو ان کے لئے دریا میں بقدرتِ الٰہی پیدا ہوئے تھے (٦٨) دریا سے سلامت نکال کر (٦٩) یعنی فرعون اور اس کی قوم کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل کل کے کل دریا سے باہر ہو گئے اور تمام فرعونی دریا کے اندر آ گئے تو دریا بحکمِ الٰہی مل گیا اور مثلِ سابق ہو گیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا (٧٠) اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے (٧١) یعنی اہلِ مصر میں صرف آسیہ فرعون کی بی بی اور حزقیل جن کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچا زاد تھے اور مریم جس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کا نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے تابوت کو دریا سے نکالا (٧٢) کہ اس نے کافروں کو غرق کر کے ان سے انتقام لیا (٧٣) مومنین پر جنہیں غرق سے نجات دی (٧٤) یعنی مشرکین پر (٧٥) حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں باوجود اس کے آپ کا سوال فرمانا اس لئے تھا تاکہ انہیں دکھا دیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس کے مستحق نہیں

أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ

یا تمہارا کچھ بھلا برا کرتے ہیں ف۷۷ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی

يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ

کرتے پایا فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو یہ جنہیں پوج رہے ہو تم اور تمہارے اگلے

الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي

باپ دادا ف۷۸ بے شک وہ سب میرے دشمن ہیں ف۷۹ مگر پروردگار عالم ف۸۰ وہ جس نے مجھے پیدا کیا ف۸۱

فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ

تو وہ مجھے راہ دے گا ف۸۱ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ف۸۲ اور جب میں بیمار ہوں

فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ

تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ف۸۳ اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا ف۸۴ اور وہ جس کی مجھے آس لگی

أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي

ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا ف۸۵ اے میرے رب مجھے حکم عطا کر ف۸۶ اور مجھے ان سے ملادے

بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَ

جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں ف۸۷ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں ف۸۸ اور

اجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ

مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ف۸۹ اور میرے باپ کو بخش دے ف۹۰ بے شک وہ

(۷۶) جب یہ کچھ نہیں تو انہیں تم نے معبود کس طرح قرار دیا (۷۷) کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں (۷۸) میں ان کا پوجنا گوارا نہیں کر سکتا (۷۹) میرا رب ہے میرا کارساز ہے میں اس کی عبادت کرتا ہوں وہ مستحق عبادت ہے جس کے اوصاف یہ ہیں (۸۰) نیست سے ہست کیا اور اپنی طاعت کے لئے بنایا (۸۱) آداب خدمت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما چکا ہے مصالح دین و دنیا کی (۸۲) اور میرا روزی دینے والا ہے (۸۳) میرے مرض دور کرتا ہے ابن عطا نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدۂ حق مجھے شفا عطا فرماتا ہے (۸۴) موت اور حیات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے (۸۵) انبیاء معصوم ہیں گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لئے طلب مغفرت کی تعلیم ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان صفات الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت حجت ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جس کے یہ صفات ہوں (۸۶) حکم سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت (۸۷) یعنی انبیاء علیہم السلام اور آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانہ فی الاٰخرۃ لمن الصّٰلحین (۸۸) یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ثنا کرتے ہیں (۸۹) جنہیں تو جنت عطا فرمائے گا (۹۰) توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپ نے اس لئے فرمائی کہ وقت مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بیزار ہو گئے جیسا کہ سورۂ براءت میں ہے وما کان استغفار ابراہیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ

الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا

گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ف۹۱ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ

بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ

بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر ف۹۲ اور قریب لائی جائے گی جنت

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

پرہیزگاروں کے لئے ف۹۳ اور ظاہر کی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لئے اور ان سے کہا جائے گا ف۹۴ کہاں ہیں وہ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ ؕ

جن کو تم پوجتے تھے اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے ف۹۵ یا بدلہ لیں گے

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ ؕ قَالُوْا

تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ ف۹۶ اور ابلیس کے لشکر سارے ف۹۷ کہیں گے

وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ

اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے خدا کی قسم بےشک ہم کھلی گمراہی میں تھے جب کہ

نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا

تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے اور ہمیں نہ بہکایا مگر مجرموں نے ف۹۸ تو اب ہمارا

مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ

کوئی سفارشی نہیں ف۹۹ اور نہ کوئی غم خوار دوست ف۱۰۰ تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا ف۱۰۱ کہ ہم

(۹۱) یعنی روزِ قیامت (۹۲) جو شرک، کفر، نفاق سے پاک ہو۔ اس لوگوں کا مال بھی نفع دے گا جو راہِ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوا تین کے ایک صدقۂ جاریہ دوسرے وہ علم جس سے لوگ نفع اٹھائیں تیسری نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے (۹۳) کہ اس کو دیکھیں گے (۹۴) بطریقِ سرزنش کے ان کے شرک و کفر پر (۹۵) عذابِ الٰہی سے بچا کر (۹۶) یعنی بت اور ان کے پجاری سب اوندھے کر کے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے (۹۷) یعنی اس کے متبع کرنے والے جن ہوں یا انس۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے (۹۸) جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جن کا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت (۹۹) جیسے کہ مومنین کے لئے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مومنین شفاعت کرنے والے ہیں (۱۰۰) جو کام آئے۔ یہ بات کفار اس وقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین ایمانداروں کی شفاعت کر رہے ہیں اور ان کی دوستیاں کام آ رہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتی کہے گا میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہو گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخل کرو تو جو لوگ جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غم خوار دوست۔ حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روزِ قیامت شفاعت کریں گے (۱۰۱) دنیا میں

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم

مسلمان ہو جاتے | بے شک اس میں ضرور نشانی ہے | اور ان میں بہت ایمان والے

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ

نہ تھے | اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے | نوح کی قوم نے پیغمبروں

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ

کو جھٹلایا ف۱۰۲ | جبکہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۰۳ | بے شک میں تمہارے لئے

رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں ف۱۰۴ | تو اللہ سے ڈرو | اور میرا حکم مانو ف۱۰۵ | اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت

مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

نہیں مانگتا | میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے | تو اللہ سے ڈرو اور

أَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ

میرا حکم مانو | بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں ف۱۰۶ | فرمایا

وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي ۖ

مجھے کیا خبر ان کے کام کیا ہیں ف۱۰۷ | ان کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے ف۱۰۸

لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ

اگر تمہیں حس ہو ف۱۰۹ | اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ف۱۱۰ | میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے

(۱۰۲) یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں (۱۰۳) اللہ تعالیٰ سے ڈر کر کفر و معاصی ترک کرو (۱۰۴) اس کی وحی اور رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپ کی قوم کو مسلم تھی جیسے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا (۱۰۵) جو میں توحید و ایمان و طاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں (۱۰۶) یہ بات انہوں نے غرور سے کہی غرباء کے پاس بیٹھنا انہیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسر شان سمجھتے تھے اس لئے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے کمینے سے مراد ان کی غرباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین کہنا یہ کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقویٰ کا نسب مومن کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (مدارک) (۱۰۷) وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں (۱۰۸) وہی انہیں جزا دے گا (۱۰۹) تو نہ تم انہیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث ان سے عار کرو پھر قوم نے کہا کہ آپ غریبوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا (۱۱۰) یہ میری شان نہیں کہ میں تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمہارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں

مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

والا ۱۱۱ بولے اے نوح اگر تم باز نہ آئے ۱۱۲ تو ضرور سنگسار کیے جاؤ گے ۱۱۳

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّ

عرض کی اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا ۱۱۴ تو مجھ میں اور ان میں پورا فیصلہ کر دے اور

نَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي

مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے ۱۱۵ تو ہم نے بچا لیا اسے اور اس کے ساتھ والوں کو

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

بھری ہوئی کشتی میں ۱۱۶ پھر اس کے بعد ۱۱۷ ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا بے شک اس میں ضرور

لَاٰيَةً ۗ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ

مہربان ہے عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ۱۱۸ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم ہود نے فرمایا

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾

کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو ۱۱۹ اور میرا حکم مانو

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے

(۱۱۱) برہانِ صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور (۱۱۲) دعوت و انذار سے (۱۱۳) حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں (۱۱۴) تیری وحی و رسالت میں مراد آپ کی یہ تھی کہ میں جو ان کے حق میں بددعا کرتا ہوں اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ انہوں نے مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دی نہ یہ کہ انہوں نے میرے متبعین کو رذیل کہا بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کے قبول کرنے سے انکار کیا (۱۱۵) ان لوگوں کی شامتِ اعمال سے (۱۱۶) جو آدمیوں پرندوں اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی (۱۱۷) یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد (۱۱۸) عاد ایک قبیلہ ہے اور دراصل یہ ایک شخص کا نام ہے جس کی اولاد سے یہ قبیلہ ہے (۱۱۹) اور میری [illegible]

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ

کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں سے ہنسنے کو ف۱۲۰ اور مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم

تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

ہمیشہ رہو گے ف۱۲۱ اور جب کسی پر گرفت کرتے ہو تو بڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو ف۱۲۲ تو اللہ سے ڈرو اور

أَطِيعُونِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ أَمَدَّكُمْ

میرا حکم مانو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمہیں معلوم ہیں ف۱۲۳ تمہاری مدد کی

بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۳۴﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

چوپایوں اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے بیشک مجھے تم پر ڈر ہے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ

ایک بڑے دن کے عذاب کا ف۱۲۴ بولے ہمیں برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں

مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿۱۳۶﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ

نہ ہو ف۱۲۵ یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں کی ریت ف۱۲۶ اور ہمیں عذاب

بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا

ہونا نہیں ف۱۲۷ تو انہوں نے اسے جھٹلایا ف۱۲۸ تو ہم نے انہیں ہلاک کیا ف۱۲۹ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور

كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ

ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے ثمود نے

ع ۱۸ / ۱۱

(۱۲۰) کہ اس پر چڑھ کر گزرنے والوں سے تمسخر کرو اور یہ اس قوم کا معمول تھا انہوں نے سرِ راہ بلند عمارتیں بنالی تھیں وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور کھیل کرتے (۱۲۱) اور کبھی نہ مرو گے (۱۲۲) تلوار سے قتل کرکے اور مار کر نہایت بے رحمی سے (۱۲۳) یعنی وہ نعمتیں جنہیں تم جانتے ہو آگے ان کا بیان فرمایا جاتا ہے (۱۲۴) اگر تم میری نافرمانی کرو اس کا جواب ان کی طرف سے یہ ہوا کہ (۱۲۵) ہم کسی طرح تمہاری بات نہ مانیں گے اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے (۱۲۶) یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا یہ پہلوں کا دستور ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انہیں جھوٹ جانتے ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت و حیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے (۱۲۷) دنیا میں نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ آخرت میں حساب (۱۲۸) یعنی ہود علیہ السلام کو (۱۲۹) ہوا کے عذاب سے۔

ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۴۱ۖۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۱۴۲ۚ اِنِّیْ

ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ اُن سے اُن کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بیشک میں

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝۱۴۳ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝۱۴۴ۚ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ

تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں تم سے کچھ اس پر اجرت

مِنْ اَجْرٍۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۴۵ؕ اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا

نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا تم یہاں کی (۱۳۰)

هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ ۝۱۴۶ۙ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۝۱۴۷ۙ وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا

نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیئے جاؤ گے (۱۳۱) باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ

هَضِیْمٌ ۝۱۴۸ۚ وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ۝۱۴۹ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

نرم نازک اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے (۱۳۲) تو اللہ سے ڈرو

وَ اَطِیْعُوْنِ ۝۱۵۰ۚ وَ لَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ۝۱۵۱ۙ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ

اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو (۱۳۳) وہ جو زمین میں فساد

فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ۝۱۵۲ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ۝۱۵۳ۚ

پھیلاتے ہیں (۱۳۴) اور بناؤ نہیں کرتے (۱۳۵) بولے تم پر تو جادو ہوا ہے (۱۳۶)

مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖۚ فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۱۵۴

تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ (۱۳۷) اگر سچے ہو (۱۳۸)

(۱۳۰) یعنی دنیا کی (۱۳۱) کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی عذاب نہ آئے کبھی موت نہ آئے آگے ان نعمتوں کا بیان ہے (۱۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرہین بمعنی فخر و غرور ہے معنی یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اتراتے (۱۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسرفین سے مراد مشرکین بعض مفسرین نے کہا کہ مسرفین سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا (۱۳۴) کفر و ظلم اور معاصی کے ساتھ (۱۳۵) ایمان لا کر اور عدل قائم کر کے اور اللہ کے مطیع ہو کر معنی یہ ہیں کہ ان کا فساد خالص ہے جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسدین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں (۱۳۶) یعنی بار بار بکثرت جادو ہوا ہے جس کی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللہ) (۱۳۷) اپنی سچائی کی (۱۳۸) رسالت کے دعویٰ میں

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اس کے پینے کی باری ف۱۳۹ اور ایک معین دن تمہاری باری اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھوؤ ف۱۴۰ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گا ف۱۴۱ اس پر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں ف۱۴۲ پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ف۱۴۳ تو انہیں عذاب نے آلیا ف۱۴۴ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ ان سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا تم نہیں ڈرتے بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو ف۱۴۵ اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے جوروئیں بنائیں

ع ۸ ۱۲

(۱۳۹) اس میں سے جو درخواست کی تھی یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بدعائے حضرت صالح علیہ السلام پتھر سے نکلی تھی اس کا جثہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا تو اس دن نہ پیتی (مدارک) (۱۴۰) نہ اسے مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو (۱۴۱) نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا (۱۴۲) کونچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس فعل سے راضی تھے اس لئے کونچیں کاٹنے کی نسبت ان سب کی طرف کی گئی (۱۴۳) کونچیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تائب ہو کر نادم ہوئے اور یہ بات کہ آثار عذاب دیکھ کر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں (۱۴۴) جس کی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہو گئے (۱۴۵) اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا مخلوق میں یہ قبیح اور ذلیل فعل کے لئے تم ہی رہ گئے ہو جہاں کے اور لوگ بھی تو ہیں انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کثرت عورتیں ہوتے ہوئے اس فعل قبیح کا مرتکب ہونا انتہا درجہ کی خباثت ہے

أَزْوَاجِكُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا لُوطُ

بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو (۱۴۶) بولے اے لوط اگر تم باز نہ آئے (۱۴۷)

لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم مِّنَ الْقَالِينَ ﴿۱۶۸﴾

تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے (۱۴۸) فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں (۱۴۹)

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۰﴾

اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا (۱۵۰) تو ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی (۱۵۱)

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۷۲﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم

مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی (۱۵۲) پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے ان پر ایک برساؤ

مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿۱۷۳﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

برسایا (۱۵۳) تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے گیوں کا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں

أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۷۴﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ

بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے بن والوں

أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۶﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۷۷﴾

نے رسولوں کو جھٹلایا (۱۵۴) جب ان سے شعیب نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

بے شک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم

(۱۴۶) کہ حلال طیب کو چھوڑ کر حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو (۱۴۷) نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے (۱۴۸) شہر سے اور تمہیں یہاں نہ رہنے دیا جائے گا (۱۴۹) اور مجھے اس سے سلامت رکھ [illegible] (۱۵۰) ان کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ (۱۵۱) یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے (۱۵۲) جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی کے حکم میں ہوتا ہے اسی لئے وہ بڑھیا گرفتار عذاب ہوئی اور اس نے نجات نہ پائی (۱۵۳) پتھروں کا گندھک اور آگ کا (۱۵۴) یہ بن مدین کے قریب تھا اس میں بہت درخت اور جھاڑیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہل مدین کی طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَؕ۝۱۸۰ اَوْفُوا الْكَيْلَ

سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے (۱۵۵) ناپ پورا کرو

وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَۚ۝۱۸۱ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِۚ۝۱۸۲

اور گھٹانے والوں میں نہ ہو (۱۵۶) اور سیدھی ترازو سے تولو

وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَۚ۝۱۸۳

اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو (۱۵۷)

وَ اتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَؕ۝۱۸۴ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ

اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق کو بولے تم پر جادو

الْمُسَحَّرِيْنَۙ۝۱۸۵ وَ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ

ہوا ہے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی (۱۵۸) اور بے شک ہم تمہیں جھوٹا

الْكٰذِبِيْنَۚ۝۱۸۶ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

سمجھتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادو اگر تم

الصّٰدِقِيْنَؕ۝۱۸۷ قَالَ رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝۱۸۸ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ

سچے ہو (۱۵۹) فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک ہیں (۱۶۰) تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۝۱۸۹ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا (۱۶۱) بے شک اس میں ضرور

(۱۵۵) ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا کیونکہ وہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں لیتے تھے لہذا سب نے یہی فرمایا (۱۵۶) لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں (۱۵۷) رہزنی اور لوٹ مار کرکے اور کھیتیاں تباہ کرکے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان سے منع فرمایا (۱۵۸) نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے جیسا کہ آج کل کے بعض فاسد العقیدہ کہتے ہیں (۱۵۹) نبوت کے دعوے میں (۱۶۰) اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا (۱۶۱) جو کہ اس طرح ہوا کہ انہیں شدید گرمی پہنچی ہوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک ابر آیا سب اس کے نیچے آکے جمع ہوگئے اس سے آگ برسی اور سب جل گئے (اس واقعہ کا بیان سورہ اعراف اور سورہ ہود میں گزر چکا)۔

لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۹۱﴾

نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے

وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى

اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین لے کر اترا (ف١٦٢) تمہارے

قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَ اِنَّهٗ

دل پر (ف١٦٣) کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی زبان میں اور بے شک

لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْۤ

اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے (ف١٦٤) اور کیا یہ ان کے لئے نشانی نہ تھی (ف١٦٥) کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی

اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ

اسرائیل کے عالم (ف١٦٦) اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے کہ وہ انہیں پڑھ سناتا

مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۰۰﴾

جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے (ف١٦٧) ہم نے یونہی جھٹلانا پیرا دیا ہے مجرموں کے دلوں میں (ف١٦٨)

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ

وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب تو وہ اچانک ان پر آ جائے گا اور

لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

انہیں خبر نہ ہوگی تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی (ف١٦٩) تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

(١٦٢) روح الامین سے حضرت جبریل مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں۔ (١٦٣) تاکہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور سمجھیں اور نہ بھولیں۔ دل کی تخصیص اس لئے ہے کہ در حقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و عقل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضاء اس کے مسخر ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور اس کے خراب ہونے سے سب جسم خراب اور فرح و سرور و رنج و غم کا مقام دل ہی ہے جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضاء پر اس کا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا تو امیر مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط ہے اسی کی طرف راجع ہوئی۔ (١٦٤) "لہ" کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اگلی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت مذکور ہے۔ (١٦٥) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق نبوت و رسالت پر۔ (١٦٦) اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبریں دیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ نے یہود مدینہ کے پاس اپنے معتمدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخر الزماں سید کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کی کتابوں میں کوئی خبر ہے اس کا جواب علماء یہود نے یہ دیا کہ یہی ان کا وقت ہے اور ان کی نعت و صفت توریت میں موجود ہے۔ علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید یہ حضرات جنہوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے۔ (١٦٧) معنی یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح بلیغ عربی نبی پر اتارا جس کی فصاحت اہل عرب کو مسلم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اس کی مثل ایک سورت بنانے سے بھی تمام دنیا عاجز ہے علاوہ بریں علماء اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اس کے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت ان کی کتابوں میں انہیں مل چکی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ نبی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اس کی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفار جو طرح طرح کی بیہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفار بھی متحیر ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں اس لئے کبھی اس کو پہلوں کی داستانیں کہتے ہیں کبھی شعر کبھی سحر اور کبھی یہ کہ معاذ اللہ اس کو خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی غلط نسبت کر دی ہے اس طرح کے بیہودہ اعتراض معاند ہر حال میں کر سکتا ہے حتیٰ کہ اگر بالفرض یہ قرآن کسی غیر عربی شخص پر نازل کیا جاتا جو عربی کی مہارت نہ رکھتا اور باوجود اس کے وہ ایسا معجز قرآن پڑھ کر سناتا جب بھی

أَفَرَءَيْتَ إِن مَّتَّعْنَٰهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُم مَّا كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾

بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انہیں برتنے دیں ف۱۷۰ پھر آئے ان پر جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں ف۱۷۱

مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا

تو کیا کام آئے گا ان کے وہ جو برتتے تھے ف۱۷۲ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہ کی جسے ڈر

مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ ٱلشَّيَٰطِينُ ﴿٢١٠﴾

ع

سنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لیے اور ہم ظلم نہیں کرتے ف۱۷۳ اور اس قرآن کو لے کر شیطان نہ اترے ف۱۷۴

وَمَا يَنۢبَغِى لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ عَنِ ٱلسَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾

اور وہ اس قابل نہیں ف۱۷۵ اور نہ وہ ایسا کرسکتے ہیں ف۱۷۶ وہ تو سننے کی جگہ سے دور کردیئے گئے ہیں ف۱۷۷

فَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَكُونَ مِنَ ٱلْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنذِرْ

تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر عذاب ہوگا اور اے محبوب اپنے

عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ وَٱخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ

قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ ف۱۷۸ اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ ف۱۷۹ اپنے پیرو

ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَ

مسلمانوں کے لیے ف۱۸۰ تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو میں تمہارے کاموں سے بےعلاقہ ہوں اور

تَوَكَّلْ عَلَى ٱلْعَزِيزِ ٱلرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ ٱلَّذِى يَرَىٰكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَ

اسی پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہربان ہے ف۱۸۱ جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو ف۱۸۲ اور

بقیہ صفحہ ۶۷۵ = لوگ اسی طرح کفر کرتے جس طرح انہوں نے اب کفر و انکار کیا کیونکہ ان کے کفر و انکار کا باعث عناد ہے (۱۶۸) یعنی ان کافروں کے دلوں میں کفر اختیار کرنا اور اس پر مصر رہنا ہمارے علم میں ہے تو ان کے لئے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کفر سے پلٹنے والے نہیں (۱۶۹) تاکہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کو اس عذاب کی خبر دی تو براہ تمسخر و استہزاء کہنے لگے کہ یہ عذاب کب آئے گا اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (۱۷۰) اور فوراً ہلاک نہ کر دیں (۱۷۱) یعنی عذاب الٰہی (۱۷۲) یعنی دنیا کی زندگانی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کر سکے گا نہ اس کی شدت کم کر سکے گا (۱۷۳) پہلے حجت قائم کر دیتے ہیں ڈر سنانے والوں کو بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی جو لوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے ان پر عذاب کرتے ہیں (۱۷۴) اس میں کفار کا رد ہے جو کہتے تھے کہ جس طرح شیاطین کاہنوں کے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں اس آیت میں ان کے اس خیال کو باطل کر دیا کہ یہ غلط ہے (۱۷۵) کہ قرآن لائیں (۱۷۶) کیونکہ یہ ان کے مقدور سے باہر ہے (۱۷۷) یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی طرف جو وحی ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا جب تک کہ فرشتہ اس کو بارگاہ رسالت میں نہ پہنچا دے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے (۱۷۸) حضور کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے (۱۷۹) یعنی لطف و کرم فرماؤ (۱۸۰) جو صدق دل سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں (۱۸۱) یعنی اللہ تعالیٰ پر تم سب تمام کام اس کو تفویض کرو (۱۸۲) نماز کے لئے یا دعا کے لئے یا ہر اس مقام پر جہاں تم ہو

تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

نمازیوں میں تمہارے دورے کو ۱۸۳ بے شک وہی سنتا جانتا ہے ۱۸۴ کیا میں تمہیں بتادوں

عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰی كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿۲۲۲﴾ یُّلْقُوْنَ

کہ کس پر اترتے ہیں شیطان اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر ۱۸۵ شیطان

السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ

اپنی سنی ہوئی ۱۸۶ ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں ۱۸۷ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں ۱۸۸ کیا تم نے

اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں ۱۸۹ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ۱۹۰

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ انْتَصَرُوْا

مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ۱۹۱ اور بکثرت اللہ کی یاد کی ۱۹۲ اور بدلہ لیا ۱۹۳

مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا ۱۹۴ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم ۱۹۵ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ۱۹۶

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ۲۷ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیاتها ۹۳ رکوعاتها ۷

سورۃ نمل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا — اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

طٰسٓ تِلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّ بُشْرٰی

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ۱ ہدایت اور خوشخبری

(۱۸۳) جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لئے شب کو دورہ کرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام و رکوع و سجود و قعود میں گزرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ وہ آپ کی گردش چشم کو دیکھتا ہے نمازوں میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس و پیش یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے بخدا مجھ پر تمہارا خشوع اور رکوع مخفی نہیں میں تمہیں اپنے پس پشت دیکھتا ہوں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون تک مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباء و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں (مدارک و جمل وغیرہ) (۱۸۴) تمہارے قول و عمل اور تمہاری نیت کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ مشرکین کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں یہ ارشاد فرماتا ہے (۱۸۵) مثل مسیلمہ وغیرہ کاہنوں کے (۱۸۶) جو انہوں نے ملائکہ سے سنی ہوتی ہے (۱۸۷) کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سنتے ہیں تو سو جھوٹ اس کے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اس وقت تک تھا جب تک کہ وہ آسمان پر پہنچنے سے روکے نہ گئے تھے (۱۸۸) ان کے اشعار میں کہ ان کو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں شان نزول یہ آیت شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی (۱۸۹) اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں جھوٹی مدح کرتے ہیں جھوٹی ہجو کرتے ہیں (۱۹۰) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا شکم پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پر ہو مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنیٰ کئے گئے (۱۹۱) اس میں شعراء اسلام کا استثنا فرمایا گیا وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد لکھتے ہیں اسلام کی مدح کرتے ہیں پند و نصائح لکھتے ہیں اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں بخاری شریف میں ہے کہ مسجد نبوی میں حضرت حسان کے لئے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مفاخر

لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

ایمان والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں ف۳ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴ اور وہ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے کوتک (ان کے

أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿٤﴾ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوْءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

اعمال) ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے ہیں ف۵ تو وہ بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے ف۶ اور یہی

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٥﴾ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَدُنْ

آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں ف۷ اور بے شک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت والے

حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿٦﴾ إِذْ قَالَ مُوسٰى لِأَهْلِهِ إِنِّي اٰنَسْتُ نَارًا سَاٰتِيكُمْ

علم والے کی طرف سے ف۸ جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا ف۹ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب میں

مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ اٰتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٧﴾ فَلَمَّا

تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا کہ تم تاپو ف۱۰ پھر جب

جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ

آگ کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اس کے آس پاس ہیں یعنی فرشتے ف۱۱ اور پاکی ہے

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٨﴾ يٰمُوسٰى إِنَّهُ أَنَا اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾ وَ

اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا اور

بقیہ صفحہ ۶۷۷ پڑھتے تھے اور کفار کی ہجو کرتے اور ان کا جواب دیتے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے جاتے تھے بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض برا اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو شعبی نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق شعر کہتے تھے حضرت علی ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۱۹۲) اور شعر ان کو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاء امت کی مدح اور حکمت و موعظت اور زہد و ادب میں (۱۹۳) کفار سے ان کی ہجو کا (۱۹۴) یعنی کی طرف سے کہ انہوں نے مسلمانوں کی اور ان کے پیشواؤں کی ہجو کی ان حضرات نے اس کو دفع کیا اور اس کے جواب دیئے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں حدیث شریف میں ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی یہ ان حضرات کا جہاد ہے (۱۹۵) یعنی مشرکین جنہوں نے سید الطاہرین افضل الخلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کی (۱۹۶) موت کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ بری جگہ ہے

(۱) سورۂ نمل مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ترانوے آیتیں اور ایک ہزار تین سو سترہ کلمے اور چار ہزار سات سو ننانوے حرف ہیں (۲) جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم و دیعت رکھے گئے ہیں (۳) اور اس پر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شرائط و آداب و جملہ حقوق کی حفاظت کرتے ہیں (۴) خوش دلی سے (۵) کہ وہ برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھلا جانتے ہیں (۶) دنیا میں قتل اور گرفتاری (۷) کہ ان کا انجام دائمی عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے (۸) اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو دقائق علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے (۹) مدین سے مصر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جب کہ برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور بی بی صاحبہ کو درد زہ شروع ہو گیا تھا (۱۰) اور سردی کی تکلیف سے امن پاؤ (۱۱) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کے ساتھ

أَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ

اپنا عصا ڈال دے ۱۲ پھر موسیٰ نے اسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ

يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٠﴾ إِلَّا

کر نہ دیکھا ہم نے فرمایا اے موسیٰ ڈر نہیں بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ۱۳ ہاں

مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَدْخِلْ

جو کوئی زیادتی کرے ۱۴ پھر برائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں ۱۵ اور اپنا ہاتھ

يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۖ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ

اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ۱۶ نو نشانیوں میں ۱۷

فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً

فرعون اور اس کی قوم کی طرف بے شک وہ بے حکم لوگ ہیں پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی ان کے پاس آئیں

قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا

۱۸ بولے یہ تو صریح جادو ہے اور ان کے منکر ہوئے اور ان کے دلوں میں ان کا یقین تھا ۱۹ ظلم

وَعُلُوًّا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ

اور تکبر سے تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا ۲۰ اور بے شک ہم نے داؤد

وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِنْ

اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا ۲۱ اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے

(۱۲) چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی عصا ڈال دیا اور وہ سانپ ہو گیا (۱۳) یہ سانپ کاٹ سکی اور چیز کا جب میں انہیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ (۱۴) اس کو ڈر ہو گا اور وہ بھی جب توبہ کرے (۱۵) توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا (۱۶) یہ نشانی ہے ان (۱۷) جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے ہو (۱۸) یعنی نہیں سمجھے وہ سمجھائے گئے (۱۹) اور وہ جانتے تھے کہ بے شک یہ نشانیاں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے (۲۰) کہ غرق کر کے ہلاک کئے گئے (۲۱) یعنی علم قضا و سیاست اور حضرت داؤد کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا (خازن)

عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

بندوں پر فضیلت بخشی ف۲۲ اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا ف۲۳ اور کہا اے لوگو!

عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا ف۲۴ بے شک یہی ظاہر

الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

فضل ہے ف۲۵ اور جمع کئے گئے سلیمان کے لئے اس کے لشکر جنوں اور آدمیوں

وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ

اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے ف۲۶ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے ف۲۷ ایک چیونٹی بولی ف۲۸

يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ

اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ

بے خبری میں ف۲۹ تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا ف۳۰ اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق

اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ

دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ف۳۱ مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ

صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَ

بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں ف۳۲ اور

(۲۲) نبوت و ملک عنایت فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کر کے (۲۳) نبوت و علم و ملک میں (۲۴) یعنی کثیر نعمتیں دنیا و آخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں (۲۵) مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو اللہ تعالیٰ نے مشارق و مغارب ارض کا ملک عطا فرمایا چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جن و انس شیاطین پرندے چوپائے درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب و غریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں (۲۶) آگے بڑھنے سے تاکہ سب جمع ہو جائیں پھر چلائے جاتے تھے (۲۷) یعنی طائف یا شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں (۲۸) جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی (لطیفہ) جب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا جو چاہو دریافت کرو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نوجوان تھے آپ نے دریافت فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر حضرت قتادہ ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا آپ نے فرمایا قرآن کریم میں ارشاد ہوا "قالت نملۃ" اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں "قال نملۃ" وارد ہوتا (سبحان اللہ اس سے حضرت امام کی شان علم معلوم ہوتی ہے) غرض جب اس چیونٹی کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگی (۲۹) یہ اس نے اس لئے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں صاحب عدل ہیں جبر و زیادتی آپ کی شان نہیں ہے اس لئے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کریں چیونٹی کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے سنی اور ہوا ہر شخص کا کلام آپ کے سمع مبارک تک پہنچاتی تھی جب آپ چیونٹیوں کی وادی پر پہنچے تو آپ نے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر تھی مگر بعید نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو (۳۰) انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات قہقہہ کر کے نہیں ہنستے (۳۱) نبوت و ملک و علم عطا فرما کر (۳۲) حضرات انبیاء و اولیاء

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ

اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہد ہد کو نہیں دیکھتا یا وہ واقعی

الْغَائِبِينَ ﴿۲۰﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي

حاضر نہیں ضرور میں اسے سخت عذاب کروں گا ف۳۲ یا ذبح کردوں گا یا کوئی روشن

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ

سند میرے پاس لائے ف۳۳ تو ہد ہد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر ف۳۵ عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جو حضور نے

بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿۲۲﴾ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ

نہ دیکھی اور میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ف۳۶ کہ ان پر بادشاہی کررہی ہے

وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا

اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے ف۳۷ اور اس کا بڑا تخت ہے ف۳۸ میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا

يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ

اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں ف۳۹ اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿۲۴﴾ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي

ان کو سیدھی راہ سے روک دیا ف۴۰ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو

يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۲۵﴾

نکالتا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۴۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو ف۴۲

(۳۲) اس کے پر اکھاڑ کر یا اس کو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اس کو اس کے اقران کا خادم بنا کر یا اس کو غیر جانوروں کے ساتھ قید کر کے اور ہد ہد کو حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لئے حلال تھا اور جب پرند آپ کے لئے مسخر کئے گئے تھے تو تادیب و سیاست مقتضائے تسخیر ہے (۳۴) جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو (۳۵) نہایت عجز و انکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر (۳۶) جس کا نام بلقیس ہے (۳۷) جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے (۳۸) جس کا طول اسی گز عرض چالیس گز سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مرصع (۳۹) کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے (۴۰) سیدھی راہ سے مراد طریق حق و دین اسلام ہے (۴۱) آسمان کی چھپی چیزیں مینہ اور زمین کی چھپی چیزیں سبزہ مراد ہیں (۴۲) اس میں آفتاب پرستوں بلکہ تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی و سماوی پر قدرت رکھتا اور تمام معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی طرح مستحق عبادت نہیں

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۩ (۲۶) قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ

اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ (۲۷) اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ

یا تو جھوٹوں میں ہے [۴۳] میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال پھر

تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَا ذَا یَرْجِعُوْنَ (۲۸) قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ

ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں [۴۴] وہ عورت بولی اے سردارو بیشک میری طرف

اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ (۲۹) اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۳۰)

ایک عزت والا خط ڈالا گیا [۴۵] بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ (۳۱) قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ

یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو [۴۶] اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو [۴۷] بولی اے سردارو میرے اس معاملہ میں مجھے

اَمْرِیْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ (۳۲) قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ

رائے دو میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے ہم زور والے اور

اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ۬ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَا ذَا تَاْمُرِیْنَ (۳۳)

بڑی سخت لڑائی والے ہیں [۴۸] اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے [۴۹]

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ

بولی بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں [۵۰] داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل [۵۱]

(۴۳) پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ از جانب بندۂ خدا سلیمان ابن داؤد بسوئے بلقیس ملکہ شہر سبا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے اس کے بعد مدعا یہ ہے کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہد ہد سے فرمایا (۴۴) چنانچہ ہد ہد وہ مکتوب گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہنچا اس وقت بلقیس کے گرد اس کے امراء و وزراء کا مجمع تھا ہد ہد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا اور وہ اس کو دیکھ کر خوف سے لرز گئی اور پھر اس پر مہر دیکھ کر (۴۵) اس نے اس خط کو عزت والا اس لئے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی اس سے اس نے جانا کہ کاتب کا بھیجنے والا جلیل المنزلت بادشاہ ہے یا اس لئے کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے چنانچہ کہا (۴۶) یعنی میری تعمیل ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں (۴۷) فرمان بردارانہ شان سے مکتوب کا یہ مضمون سنا کر بلقیس اپنی اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی (۴۸) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لئے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں صاحب قوت و توانائی ہیں کثیر فوجیں رکھتے ہیں جنگ آزما ہیں (۴۹) اے ملکہ ہم تیری اطاعت کریں گے تیرے حکم کے منتظر ہیں اس جواب میں انہوں نے یہ اشارہ کیا کہ ان کی رائے جنگ کی ہے یا ان کا مدعا یہ ہو کہ ہم جنگی لوگ ہیں رائے اور مشورہ اہل کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہرحال تیری اتباع کریں گے جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انہیں ان کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کئے (۵۰) بے دردی و قوت سے (۵۱) قتل اور قید اور اہانت کے ساتھ

إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي

سے پہلے (ف۶۱) پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے

لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ

تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے (ف۶۲) اور جو ناشکری کرے تو

رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ

میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا سلیمان نے حکم دیا عورت کا تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کردو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں ہوتی

الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ

ہے جو ناواقف رہے پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی گویا یہ وہی

هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَت

ہے (ف۶۳) اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی (ف۶۴) اور ہم فرمانبردار ہوئے (ف۶۵) اور روکا اسے (ف۶۶) اس چیز نے

تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي

جسے وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی بےشک وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس سے کہا گیا صحن

الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ

میں آ (ف۶۷) پھر جب اس نے اسے دیکھا اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں کھولیں (ف۶۸) سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا

مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ

صحن ہے شیشوں جڑا (ف۶۹) عورت نے عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا (ف۷۰) اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ کے حضور

بقیہ صفحہ ۶۸۳ = بدل دیں اور اس کے ... کی عقل کا امتحان ہو اور یہ دیکھا جائے کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں (۶۰) اور آپ کا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوتا تھا (۶۱) حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے جلد چاہتا ہوں (۶۲) یعنی آپ کے وزیر آصف ... اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے (۶۳) حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ... حاضر کرو ... آپ کو حاصل ہے ... تو وہ آپ کے پاس ... حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہو (۶۴) ... اس شکر کا نفع ... اسی کی طرف عائد ہوتا ہے (۶۵) اس جواب سے اس کا کمال عقل معلوم ہوا ... کہا گیا کہ یہ تیرا تخت ہے دروازہ بند کرکے قفل لگا کے پہرہ دار مقرر کرکے ... (۶۶) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ... (۶۷) ... آپ کی طاعت اور ... فرمانبرداری ... (۶۸) اللہ کی عبادت ... (۶۹) وہ صحن شفاف شیشہ کا تھا اس کے نیچے آب جاری تھا اس میں مچھلیاں تھیں ... حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے (۷۰) ... حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو (۷۱) ... بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت اللہ کی طرف سے ہے ... اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی نبوت پر ... حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی (۷۲) ...

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا

گردن رکھتی ہوں جو رب سارے جہان کا ٧٣ اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو

اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ

پوجو ٧٤ تو جبھی وہ دو گروہ ہوگئے ٧٥ جھگڑا کرتے ٧٦ صالح نے فرمایا اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو ٧٧

قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا

بھلائی سے پہلے ٧٨ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے ٧٩ شاید تم پر رحم ہو ٨٠ بولے ہم نے برا شگون لیا

بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾

تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے ٨١ فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے ٨٢ بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو ٨٣

وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور شہر میں نو شخص تھے ٨٤ کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا

آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرور رات کو چھاپا ماریں گے صالح اور اس کے گھر والوں پر ٨٥ پھر اس کے وارث سے ٨٦ کہیں گے اس گھر والوں

مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا

کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بیشک ہم سچے ہیں اور انہوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی ٨٧ اور وہ

يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾

غافل رہے تو دیکھو کیسا انجام ہوا ان کے مکر کا ہم نے ہلاک کر دیا انہیں ٨٨ اور ان کی ساری قوم کو ٨٩

(٧٣) چنانچہ اس نے اسلام کے ساتھ مذہب اسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کی (٧٤) اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو (٧٥) ایک مومن اور ایک کافر (٧٦) ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے کافر گروہ نے کہا اے صالح جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اس کو لے آؤ اگر رسولوں میں سے ہو (٧٧) یعنی بلا و عذاب کی (٧٨) بھلائی سے مراد عافیت و رحمت ہے (٧٩) عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کرکے ایمان لا کر (٨٠) اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے (٨١) حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رک گئی قحط ہو گیا لوگ بھوکے مرنے لگے اس کو انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا (٨٢) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی (٨٣) آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو (٨٤) یعنی ثمود کے شہر میں جس کا نام حجر ہے ان کے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے جن کا سردار قدار بن سالف تھا یہی لوگ ہیں جنہوں نے ناقہ کی کونچیں کاٹنے میں سعی کی تھی (٨٥) یعنی رات کے وقت ان کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے متبعین کو جو ان پر ایمان لائے ہیں قتل کر دیں گے (٨٦) جس کو ان کے خون کا مطالبہ کرنے کا حق ہو گا (٨٧) یعنی ان کے مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی (٨٨) یعنی ان نو شخصوں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لئے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھ کر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے فرشتوں نے ان کے پتھر مارے وہ پتھر لگتے تھے اور مارنے والے نظر نہ آتے تھے اس طرح ان کو ہلاک کیا (٨٩) ہولناک آواز سے

فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْاؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾

تو یہ ہیں ان کے گھر ڈھے پڑے بدلہ ان کے ظلم کا بے شک اس میں نشانی ہے جاننے والوں کے لئے

وَ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ

اور ہم نے ان کو بچا لیا جو ایمان لائے ف۹۰ اور ڈرتے تھے ف۹۱ اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی

الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ

پر آتے ہو ف۹۲ اور تم سوجھ رہے ہو ف۹۳ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو عورتیں

دُوْنِ النِّسَآءِؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ

چھوڑ کر ف۹۴ بلکہ تم جاہل لوگ ہو ف۹۵ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر

اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِكُمْۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾

یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو ستھرا پن چاہتے ہیں ف۹۶

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ٘ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اَمْطَرْنَا

تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے ف۹۷ اور ہم نے ان پر

عَلَیْهِمْ مَّطَرًاۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ

ایک برساؤ برسایا ف۹۸ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو سب خوبیاں اللہ کو ف۹۹ اور سلام

عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰىؕ آٰللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

اس کے چنے ہوئے بندوں پر ف۱۰۰ کیا اللہ بہتر ف۱۰۱ یا ان کے ساختہ شریک ف۱۰۲

(۹۰) حضرت صالح علیہ السلام پر (۹۱) ان کی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی (۹۲) اس بے حیائی سے مراد ان کی بدکاری ہے (۹۳) یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہ معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالاعلان بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بدعملی میں مبتلا ہو (۹۴) باوجودیکہ مردوں کے لئے عورتیں بنائی گئی ہیں مردوں کے لئے مرد اور عورتوں کے لئے عورتیں نہیں بنائی گئیں لہٰذا یہ فعل حکمتِ الٰہی کی مخالفت ہے (۹۵) جو ایسا فعل کرتے ہو (۹۶) اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں (۹۷) عذاب میں (۹۸) پتھروں کا (۹۹) یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ پچھلی امتوں کے ہلاک پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائیں (۱۰۰) یعنی انبیاء و مرسلین پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چنے ہوئے بندوں سے مقصود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں (۱۰۱) خدا پرستوں کے لئے جو خاص اس کی عبادت کریں اور اس پر ایمان لائیں اور وہ انہیں عذاب و ہلاک سے بچائے (۱۰۲) یعنی بت جو اپنے پرستاروں کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے تو ان کو پوجنا اور معبود ماننا نہایت بے جا ہے اس کے بعد چند انواع ذکر فرمائے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ

یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے (۱۰۳) اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا

مَآءً فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ

تو ہم نے اس سے باغ اگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ

تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ أَمَّنْ

ان کے پیڑ اگاتے (۱۰۴) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے (۱۰۵) بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں (۱۰۶) یا وہ

جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ

جس نے زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لیے لنگر بنائے (۱۰۷)

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا

اور دونوں سمندروں میں آڑ رکھی (۱۰۸) کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر

يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

جاہل ہیں (۱۰۹) یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے (۱۱۰) جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی

وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے (۱۱۱) کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو

أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

یا وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے (۱۱۲) اندھیریوں میں خشکی اور تری کی (۱۱۳) اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے

(۱۰۳) عظیم ترین اشیاء جو مشاہدے میں آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب مخلوق بنائی (۱۰۴) یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا (۱۰۵) کیا یہ دلائل قدرت دیکھ کر ایسا کہا جا سکتا ہے کہ ہرگز نہیں وہ واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۱۰۶) جو اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہیں (۱۰۷) وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں (۱۰۸) کہ کھاری میٹھے سے نہ ملیں (۱۰۹) جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے (۱۱۰) اور حاجت روائی فرماتا ہے (۱۱۱) کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرناً بعد قرن اس میں متصرف رہو (۱۱۲) تمہارے منازل و مقاصد کی (۱۱۳) ستاروں سے اور علامتوں سے

بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی (ف۱۱۴) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ ان کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ

شرک سے یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا (ف۱۱۵) اور وہ جو تمہیں آسمانوں

مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

اور زمین سے روزی دیتا ہے (ف۱۱۶) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اگر تم سچے ہو (ف۱۱۷) تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں

الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ

مگر اللہ (ف۱۱۸) اور انہیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے کیا ان کے علم کا

عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۣ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ڣ بَلْ هُمْ مِّنْهَا

سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہنچ گیا (ف۱۱۹) کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں (ف۱۲۰) بلکہ وہ اس سے

عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَاۗؤُنَآ اَىِٕنَّا

اندھے ہیں اور کافر بولے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے کیا ہم

لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ

پھر نکالے جائیں گے (ف۱۲۱) بے شک اس کا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں کو یہ تو

(۱۱۴) رحمت سے مراد یہاں بارش ہے (۱۱۵) اگرچہ موت کے بعد زندہ کئے جانے کے کفار مقر و معترف نہ تھے لیکن جب کہ اس پر براہین قائم ہیں تو ان کا اقرار نہ کرنا کچھ قابل لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انہیں اعادے کا قائل ہونا پڑے گا کیونکہ ابتدا اعادے پر دلالت قویہ کرتی ہے تو اب ان کے لئے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہی (۱۱۶) آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات (۱۱۷) اپنے اس دعویٰ میں کہ اللہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو صفات و کمالات اوپر ذکر کئے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کس طرح معبود ٹھہراتے ہو۔ یہاں ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ فرما کر ان کے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے (۱۱۸) وہی جاننے والا ہے غیب کا اس کو قدرت ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورہ آل عمران میں ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَاۗءُ یعنی اللہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے وَمَا مِنْ غَآئِبَۃٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ یعنی جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ شان نزول: یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا (۱۱۹) اور انہیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہو گیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں (۱۲۰) انہیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے (۱۲۱) اپنی قبروں سے زندہ

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں ١٢٢ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا

کیسا ہوا انجام مجرموں کا ١٢٣ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ ١٢٤ اور

تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

ان کے مکر سے دل تنگ نہ ہو ١٢٥ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ١٢٦

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ

اگر تم سچے ہو تم فرماؤ قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ

بَعْضُ الَّذِىْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى

چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ١٢٧ اور بے شک تیرا رب فضل والا ہے آدمیوں

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا

پر ١٢٨ لیکن اکثر آدمی حق نہیں مانتے ١٢٩ اور بے شک تمہارا رب جانتا ہے جو

تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ

ان کے سینوں میں چھپی ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ١٣٠ اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ

کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ١٣١ بے شک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے

(١٢٢) یعنی (معاذ اللہ) جھوٹی باتیں (١٢٣) کہ وہ کفر کے سبب عذاب سے ہلاک کئے گئے (١٢٤) ان کے اعراض و تکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب (١٢٥) کیونکہ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہے (١٢٦) یعنی یہ وعدہ عذاب کا کب پورا ہو گا (١٢٧) یعنی عذاب الٰہی چنانچہ وہ عذاب روز بدر ان پر آ ہی گیا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے (١٢٨) اسی لئے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے (١٢٩) اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں (١٣٠) یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا (١٣١) یعنی لوح محفوظ میں ثبت ہیں اور جنہیں ان کا دیکھنا فضل الٰہی میسر ہے ان کے لئے ظاہر ہیں

عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَ اِنَّهٗ

بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں (۱۳۲) اور بیشک

لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ

وہ ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کے لیے ، بیشک تمہارا رب ان کے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے اپنے حکم سے

وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۷۹﴾

اور وہی ہے عزت والا علم والا ، تو تم اللہ پر بھروسہ کرو ، بیشک تم روشن حق پر ہو

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۰﴾

بیشک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے (۱۳۳) اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر (۱۳۴)

وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ

اور اندھوں کو (۱۳۵) گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں ، تمہارے سنائے تو وہی سنتے ہیں جو

یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں (۱۳۶) اور وہ مسلمان ہیں ، اور جب بات ان پر آپڑے گی (۱۳۷)

اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا

ہم زمین سے ان کے لیے ایک چوپایہ نکالیں گے (۱۳۸) جو لوگوں سے کلام کرے گا (۱۳۹) اس لیے کہ لوگ

بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے (۱۴۰) اور جس دن اٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج جو

ع ۶

(۱۳۲) دینی امور میں اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا اور بہت فرقے ہو گئے اور آپس میں طعن کرنے لگے تو قرآن کریم نے اس کا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اس کو قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان میں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے (۱۳۳) مردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جن کے دل مردہ ہیں چنانچہ اسی آیت میں ان کے مقابل اہل ایمان کا ذکر فرمایا اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا جو لوگ اس آیت سے مردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مردہ کفار کو فرمایا گیا اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ پند و موعظت اور کلام ہدایت کے سمع قبول سننے کی نفی ہے اور مراد یہ ہے کہ کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مردوں کا سننا ثابت ہے (۱۳۴) معنی یہ ہیں کہ کفار غایت اعراض و روگردانی سے مردے اور بہرے کے مثل ہو گئے ہیں کہ انہیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا (۱۳۵) جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہو گئے (۱۳۶) جن کے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علم الٰہی میں سعادت ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں (بیضاوی و کبیر و ابو السعود و مدارک) (۱۳۷) یعنی ان پر غضب الٰہی ہو گا اور عذاب واجب ہو جائے گا اور حجت پوری ہو چکے گی اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی منکر ترک کر دیں گے اور ان کی درستی کی کوئی امید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہو جائے گی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی (۱۳۸) اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا (۱۳۹) بزبان فصیح اور کہے گا کہ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے (۱۴۰) یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جس میں بعث و حساب و عذاب سب مذکور ہیں و خروج دابۃ الارض کا بیان ہے اس کے بعد کی آیت میں قیامت کا بیان فرمایا جاتا ہے

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ

نیکی لائے [۱۵۳] اس کے لئے اس سے بہتر صلہ ہے [۱۵۴] اور ان کو اس دن کی

يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ

گھبراہٹ سے امان ہے [۱۵۵] اور جو بدی لائے [۱۵۶] تو ان کے منہ اوندھائے گئے

فِي النَّارِ ۗ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾

آگ میں [۱۵۷] تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا جو کرتے تھے [۱۵۸]

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا

مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو [۱۵۹] جس نے اسے حرمت والا کیا

وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

ہے [۱۶۰] اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ

اور یہ کہ قرآن کی تلاوت کروں [۱۶۱] تو جس نے راہ پائی اس نے اپنے بھلے کو راہ پائی [۱۶۲]

وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ

اور جو بہکے [۱۶۳] تو فرمادو کہ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں [۱۶۴] اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ

لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

کے لئے ہیں عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو انہیں پہچان لوگے [۱۶۵] اور اے محبوب تمہارا رب غافل نہیں اے لوگو تمہارے اعمال سے

(۱۵۳) نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاص عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لئے کی ہو (۱۵۴) جنّت اور ثواب (۱۵۵) جو خوفِ عذاب سے ہوگی وہ گھبراہٹ جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس سے علاوہ ہے (۱۵۶) یعنی شرک (۱۵۷) یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے۔ جہنم کے خازن ان سے کہیں گے (۱۵۸) یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالٰی اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرمادیجئے کہ (۱۵۹) یعنی مکّہ مکرّمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کردی ہے۔ مکّہ کا ذکر اس لئے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے (۱۶۰) کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے (۱۶۱) مخلوقِ خدا کو ایمان کی دعوت دینے کے لئے (۱۶۲) اس کا نفع و ثواب وہ پائے گا (۱۶۳) اور رسول خدا کی طاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے (۱۶۴) میرے ذمہ پہنچا دینا تھا وہ میں نے انجام دیا۔ یہ آیت آیۃ القتال سے منسوخ ہے (۱۶۵) ان نشانیوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انہیں مارنا۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ ۲۸ — رکوعاتها ۹ — آیاتها ۸۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ قصص مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

طٰسٓمٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ہم تم پر پڑھیں

نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ

موسیٰ اور فرعون کی سچی خبر ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں بے شک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا اور اس کے لوگوں کو اپنا تابع بنایا ان میں ایک گروہ کو کمزور

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

دیکھتا ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا بے شک وہ

مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٤ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں پر احسان فرمائیں

فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝٥ وَنُمَكِّنَ

اور ان کو پیشوا بنائیں اور ان کے ملک و مال کا انہیں کو وارث بنائیں اور انہیں

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ

زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی دکھا دیں جس کا

(۱) سورۂ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو الذین آتیناهم الکتاب سے شروع ہو کر لا نبتغی الجاہلین پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت ان الذی فرض علیک ہے جو مکہ مکرمہ اور جحفہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو رکوع اٹھاسی آیتیں چار سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار آٹھ سو حرف ہیں (۲) جو حق کو باطل سے ممتاز کرتی ہے (۳) یعنی سرزمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم و تکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتی کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا (۴) یعنی بنی اسرائیل کو (۵) یعنی لڑکیوں کو خدمت گاری کے لئے زندہ چھوڑ دیتا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لئے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اس کی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کر دینے سے کیا نتیجہ تھا اور اگر جھوٹا جانتا تھا تو پھر ان کی بات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنی رکھتا تھا (۶) کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں ان کی اقتدا کریں (۷) یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دے دیں (۸) مصر اور شام کی

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝١٠ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ

وعدہ پر یقین رکھے ف۲۵ اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا ف۲۶ اس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے دور سے

جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝١١ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ

دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی ف۲۷ اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں ف۲۸

قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَ

تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس بچہ کو پال دیں اور

هُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۝١٢ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا

وہ اس کے خیر خواہ ہیں ف۲۹ تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور

تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا

غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں

يَعْلَمُونَ ۝١٣ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ

جانتے ف۳۰ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا اور پورے زور پر آیا ف۳۱ ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳۲

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝١٤ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ

اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس شہر میں داخل ہوا ف۳۳ جس وقت شہر

غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ

والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ف۳۴ تو اس میں دو مرد لڑتے پائے ایک موسیٰ کے گروہ

(۲۵) جو وعدہ ہم کر چکے کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے (۲۶) جن کا نام مریم تھا کہ حال معلوم کرنے کے لئے (۲۷) کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اس کی نگرانی کرتی ہے (۲۸) چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کی چھاتی آپ نے منہ میں نہ لی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں سے کوئی ایسی دائی میسر آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دائیوں کے ساتھ آپ کی ہمشیرہ بھی یہ حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انہوں نے موقع پایا (۲۹) چنانچہ وہ ان کی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لئے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئیں اور آپ نے ان کی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے ان کا دودھ منہ میں لیا فرعون نے کہا تم اس بچہ کی کون ہو کہ اس نے تیرے سوا کسی کے دودھ کو منہ بھی نہ لگایا انہوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں میرا دودھ خوشگوار ہے جسم خوشبودار ہے اس لئے جن بچوں کے مزاج میں نفاست ہوتی ہے وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے ہیں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے پر انہیں مقرر کر کے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس وقت انہیں اطمینان کامل ہو گیا کہ یہ فرزند ارجمند ضرور نبی ہوں گے اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے (۳۰) اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انہیں ایک اشرفی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے (۳۱) عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہو گئی (۳۲) یعنی مصالح دین و دنیا کا علم (۳۳) وہ شہر یا تو منف تھا جو حدود مصر میں ہے اصل اس کی مافہ ہے زبان قبطی میں اس لفظ کے معنی ہیں تیس یہ پہلا شہر ہے جو طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آباد ہوا اس سرزمین میں مصر بن حام نے اقامت کی یہ اقامت کرنے والے کل تیس تھے اس لئے اس کا نام مافہ ہوا پھر اس کی عربی منف ہوئی یا وہ شہر حابین تھا جو مصر سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر عین شمس تھا (جمل و خازن) (۳۴) اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا بنی اسرائیل کے لوگ آپ کی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے آپ ان لوگوں کے دین کی مخالفت فرماتے شدہ شدہ اس کا چرچا ہوا اور فرعونی تلاش میں ہوئے اس لئے آپ جس بستی میں داخل ہوتے

شِیۡعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنۡ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَهُ الَّذِیۡ مِنۡ شِیۡعَتِهٖ

سے تھا ف۳۵ اور دوسرا اس کے دشمنوں سے ف۳۶ تو وہ جو اس کے گروہ سے تھا ف۳۷ اس نے

عَلَی الَّذِیۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَکَزَهٗ مُوۡسٰی فَقَضٰی عَلَیۡهِ ٭۫ قَالَ

موسیٰ سے مدد مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا ف۳۸ تو اس کا کام تمام کردیا ف۳۹ کہا

هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ

یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ف۴۰ بےشک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا عرض کی

رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ف۴۱ تو مجھے بخش دے تو رب نے اسے بخش دیا بےشک وہی بخشنے والا

الرَّحِیۡمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ فَلَنۡ اَکُوۡنَ ظَهِیۡرًا

مہربان ہے عرض کی اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ف۴۲ ہرگز میں مجرموں کا

لِّلۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصۡبَحَ فِی الۡمَدِیۡنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا

مددگار نہ ہوں گا تو صبح کی اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے ف۴۳ جبھی دیکھا

الَّذِی اسۡتَنۡصَرَهٗ بِالۡاَمۡسِ یَسۡتَصۡرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰۤی

کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کر رہا ہے ف۴۴ موسیٰ نے اس سے فرمایا

اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّبۡطِشَ بِالَّذِیۡ

بےشک تو کھلا گمراہ ہے ف۴۵ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس پر گرفت کرے جو ان

ایسے وقت داخل ہوئے جب وہاں کے لوگ غفلت میں تھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے لہو و لعب میں مشغول تھے (مدارک و خازن) (۳۵) بنی اسرائیل میں سے (۳۶) یعنی قبطی قوم فرعون سے یہ اسرائیلی پر جبر کر رہا تھا تاکہ اس پر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لے جائے (۳۷) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے (۳۸) پہلے آپ نے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اس کو چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس ظلم سے روکنے کے لئے گھونسا مارا (۳۹) یعنی وہ مر گیا اور آپ نے اس کو ریت میں دفن کر دیا آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا (۴۰) یعنی اس قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا (خازن) (۴۱) یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے قبطی کا مارنا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی یہ کسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقربین کا دستور ہی ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر اولیٰ تھی اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اس پر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی (۴۲) یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے سے بھی بچا کہ اس زمرہ میں شمار کیا جانا بھی ایک طرح کا مددگار ہونا ہے (۴۳) کہ خدا جانے اس قبطی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں (۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھر رہے تھے اور انہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ان سے فریاد کرنے لگا تب حضرت (۴۵) مراد یہ تھی کہ روز روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اس روز فرعونی کے پنجہ ظلم سے رہائی دیں

هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۚ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ

دونوں کا دشمن ہے ف۴۶ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل

نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ

ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر ہو

وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ

اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے ف۴۷ اور شہر کے پرلے کنارے

اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ

سے ایک شخص ف۴۸ دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ بے شک دربار والے ف۴۹ آپ کے

بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ

قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو نکل جائیے ف۵۰ میں آپ کا خیر خواہ ہوں ف۵۱ تو اس شہر

مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾

سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب مجھے ستمگاروں سے بچا لے ف۵۲

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ

اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ف۵۳ کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً

بتائے ف۵۴ اور جب مدین کے پانی پر آیا ف۵۵ وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا

(۴۶) یعنی قبطی پر تو اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے پکڑنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر (۴۷) فرعونی نے یہ بات سنی اور جا کر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈنے نکلے (۴۸) جس کو مومن آل فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے (۴۹) فرعون کے (۵۰) شہر سے (۵۱) یہ بات خیر خواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں (۵۲) یعنی قوم فرعون سے (۵۳) مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین بن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدود قلمرو سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزے کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملی تھی (۵۴) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ کو مدین تک لے گیا (۵۵) یعنی کنوئیں پر جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا

مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۖ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ

کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ف۵۷

قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ وَأَبُونَا

موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے ف۵۸ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں ف۵۹ اور ہمارے باپ

شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي

بہت بوڑھے ہیں ف۶۰ تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا ف۶۱ عرض کی اے میرے رب میں

لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى

اس کھانے کا جو تو میرے لیے اتارے محتاج ہوں ف۶۲ تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے

اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ

چلتی ہوئی ف۶۳ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں

لَنَا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ

کو پانی پلایا ہے ف۶۴ جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں ف۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں

نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ ۖ

آپ بچ گئے ظالموں سے ف۶۶ ان میں کی ایک بولی ف۶۷ اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو ف۶۸

إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴿٢٦﴾ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ

بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقتور امانت دار ہو ف۶۹ کہا میں چاہتا ہوں

(۵۶) یعنی مردوں سے۔ (۵۷) اس انتظار میں کہ لوگ فارغ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنویں کو قوی اور زور آور لوگوں نے گھیر رکھا تھا ان کے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا سکتیں (۵۸) یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں (۵۹) کیونکہ نہ ہم مردوں کے ہجوم میں جا سکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہو جاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتے ہیں (۶۰) ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کر سکتے اس لئے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کی باتیں سنیں تو آپ کو رقت آئی اور رحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اس پر ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اس کو ہٹا دیا (۶۱) دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا غلبہ تھا اس لئے آرام حاصل کرنے کی غرض سے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور بارگاہ الٰہی میں (۶۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملے ہوئے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں ایک لقمہ نہ کھایا تھا شکم مبارک پشت اقدس سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے غذا طلب کی اور باوجود یکہ بارگاہ الٰہی میں نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و انکسار کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا اور جب وہ دونوں صاحبزادیاں اس روز بہت جلد اپنے مکان واپس ہو گئیں تو ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ آج کس قدر جلد واپس آجانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا اس پر ان کے والد صاحب نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اس مرد صالح کو میرے پاس بلا لاؤ (۶۳) چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے یہ بڑی صاحبزادی تھیں ان کا نام صفوراء ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحبزادی تھیں (۶۴) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور ان کی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحبزادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتلاتی جائیے یہ آپ نے پردہ کے اہتمام کے لئے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھیے کھانا کھائیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اعوذ باللہ فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیا عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی

اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ

کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں ف۷۰ اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت

حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ

کرو ف۷۱ پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہے ف۷۲ اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا

عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ

نہیں چاہتا ف۷۳ قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے ف۷۴ موسیٰ نے کہا یہ

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَ

میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کر دوں ف۷۵ تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور

اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ

ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے ف۷۶ پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کر دی ف۷۷ اور

سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا

اپنی بی بی کو لے کر چلا ف۷۸ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی ف۷۹ اپنی گھر والی سے کہا تم ٹھہرو

اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ

مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں ف۸۰ یا تمہارے لئے کوئی آگ کی چنگاری

لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ

لاؤں کہ تم تاپو پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی میدان کے دہنے

بقیہ صفحہ ۶۹۸ = پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض نہیں لیا کرتے حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباؤ اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا (۶۵) اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کے در پے جان ہونے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کر دیئے (۶۶) یعنی فرعون اور فرعونیوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں مسائل اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع و احتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے (مدارک) (۶۷) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی بڑی یا چھوٹی (۶۸) کہ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے (۶۹) حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیا علم انہوں نے عرض کیا کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھا لیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۷۰) یہ وعدہ نکاح تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ مسئلہ عقد کے لئے صیغہ ماضی ضروری ہے مسئلہ اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے (۷۱) مسئلہ آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے مسئلہ اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہو سکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہو گا (ہدایہ و احمدی) (۷۲) یعنی یہ تمہاری مہربانی ہو گی اور تم پر واجب نہ ہو گا (۷۳) کہ تم پر پورے دس سال لازم کر دوں (۷۴) تو میری طرف سے حسن معاملت اور وفائے عہد ہی ہو گی اور ان شاء اللہ تعالیٰ آپ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد پر بھروسہ کرنے کے لئے فرمایا (۷۵) خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی (۷۶) پھر جب آپ کا عقد ہو چکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ

الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ

کی جانب سے وہ برکت والے مقام میں پیڑ سے (۸۲) کہ اے موسیٰ بیشک میں

اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

ہی ہوں اللہ رب سارے جہان کا (۸۳) اور یہ کہ ڈال دے اپنا عصا (۸۴) پھر جب موسیٰ نے اسے دیکھا لہراتا

كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا

ہے گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا (۸۵) اے موسیٰ سامنے آ اور

تَخَفْ ۟ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝۳۱ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ

ڈر نہیں بیشک تجھے امان ہے (۸۶) اپنا ہاتھ (۸۷) گریبان میں ڈال

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ

نکلے گا سفید چمکتا (۸۸) بے عیب اور اپنا ہاتھ سینے پر رکھ لے خوف دور

الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ ؕ

کرنے کو (۸۹) تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی (۹۰) فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ

بیشک وہ بے حکم لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں نے ان میں ایک جان مار

نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝۳۳ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ

ڈالی ہے (۹۱) تو ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کر دیں اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف

بقیہ صفحہ ۶۹۹ = السلام کے پاس انبیاء علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحب زادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر پڑا جو آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اس کے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہنچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا (۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی (۷۸) ان کے والد کی اجازت سے مصر کی طرف (۷۹) جب کہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی پڑ رہی تھی راستہ گم ہو گیا تھا اس وقت آپ نے آگ دیکھ کر (۸۰) راہ کی کس طرف ہے (۸۱) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا (۸۲) وہ درخت عناب کا تھا یا عوسج کا (عوسج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے) (۸۳) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بے شک اس کلام کا اللہ تعالیٰ ہی متکلم ہے یہ بھی منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف گوش مبارک ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا (۸۴) چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانپ بن گیا (۸۵) تب ندا کی گئی (۸۶) کوئی خطرہ نہیں (۸۷) نکالیں گے (۸۸) شعاع آفتاب کی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دست مبارک گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس میں ایسی تیز چمک تھی جس سے نگاہیں جھپکیں (۸۹) تاکہ ہاتھ پھر اپنی اصلی حالت پر آ جائے اور خوف دفع ہو جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھنے کے وقت پیدا ہو گیا تھا دفع ہو جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو خوف زدہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھے گا اس کا خوف دفع ہو جائے گا (۹۰) یعنی عصا اور ید بیضا تمہاری رسالت کی برہانیں ہیں (۹۱) یعنی قبطی میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے

لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُّصَدِّقُنِيٓ إِنِّيٓ أَخَافُ أَنْ يُّكَذِّبُونِ ﴿۳۴﴾

ہے تو اسے میری مدد کے لئے رسول بنا کر میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ ۹۲ مجھے جھٹلائیں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَٰنًا فَلَا

فرمایا قریب ہے کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ

يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِـَٔايَٰتِنَآ ۚ أَنتُمَا وَمَنِ ٱتَّبَعَكُمَا ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿۳۵﴾

تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کرسکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آؤ گے ۹۳

فَلَمَّا جَآءَهُم مُّوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَا بَيِّنَٰتٍ قَالُوا۟ مَا هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ

مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِيٓ ءَابَآئِنَا ٱلْأَوَّلِينَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ

کا جادو ۹۴ اور ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں میں ایسا نہ سنا ۹۵ اور موسیٰ نے

مُوسَىٰ رَبِّيٓ أَعْلَمُ بِمَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ مِنْ عِندِهِۦ وَمَن

فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لایا ۹۶ اور جس

تَكُونُ لَهُۥ عَٰقِبَةُ ٱلدَّارِ ۖ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ

کے لئے آخرت کا گھر ہوگا ۹۷ بیشک ظالم مراد کو نہیں پہنچتے ۹۸ اور فرعون

فِرْعَوْنُ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِى

بولا اے درباریو! میں تمہارے لئے اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا

(۹۲) یعنی فرعون اور اس کی قوم (۹۳) فرعون اور اس کی قوم پر (۹۴) ان بدنصیبوں نے معجزات کا انکار کر دیا اور ان کو جادو بتا دیا مطلب یہ تھا کہ جس طرح تمام انواع سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ یہ بھی ہے (۹۵) یعنی آپ سے پہلے ایسا بھی نہیں کیا گیا یا یہ معنیٰ ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے باپ دادا میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی (۹۶) یعنی جو حق پر ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا (۹۷) اور وہ وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائے گا (۹۸) یعنی کافروں کو آخرت کی فلاح میسر نہیں

فَأَوْقِدْ لِي يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِّي صَرْحًا لَّعَلِّي
تو اے ہامان میرے لئے گارا پکا کر (۹۹) ایک محل بنا (۱۰۰) کہ شاید میں

أَطَّلِعُ إِلٰٓى إِلٰهِ مُوسٰى وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿۳۸﴾ وَ
موسیٰ کے خدا کو جھانک آؤں (۱۰۱) اور بے شک میرے گمان میں تو وہ (۱۰۲) جھوٹا ہے (۱۰۳) اور

اسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوٓا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا
اس نے اور اس کے لشکریوں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی (۱۰۴) اور سمجھے کہ انہیں ہماری

لَا يُرْجَعُونَ ﴿۳۹﴾ فَأَخَذْنٰهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ فَانْظُرْ
طرف پھرنا نہیں تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا (۱۰۵) تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عٰقِبَةُ الظّٰلِمِينَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّدْعُونَ
کیسا انجام ہوا ستمگاروں کا اور انہیں ہم نے (۱۰۶) دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف

إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُونَ ﴿۴۱﴾ وَأَتْبَعْنٰهُمْ فِي هٰذِهِ
بلاتے ہیں (۱۰۷) اور قیامت کے دن ان کی مدد نہ ہوگی اور اس دنیا میں ہم نے ان کے

الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوحِينَ ﴿۴۲﴾ وَلَقَدْ
پیچھے لعنت لگائی (۱۰۸) اور قیامت کے دن ان کا برا ہے اور بے شک

اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولٰى
ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی (۱۰۹) بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں (قومیں) (۱۱۰) ہلاک فرمادیں

(۹۹) اینٹ تیار کر کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا یہی ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی (۱۰۰) نہایت بلند (۱۰۱) چنانچہ ہامان نے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کئے اینٹیں بنوائیں اور تعمیری سامان جمع کر کے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اس کے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لئے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لئے ممکن ہوگا (۱۰۲) یعنی موسیٰ علیہ السلام (۱۰۳) اپنے اس دعویٰ میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے (۱۰۴) اور حق کو نہ مانا اور باطل پر رہے (۱۰۵) اور سب غرق ہو گئے (۱۰۶) دنیا میں (۱۰۷) یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے مدعو جہنم کے مستحق ہوں اور جو ان کی اطاعت کرے جہنمی ہو جائے (۱۰۸) یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری (۱۰۹) یعنی توریت (۱۱۰) مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے

بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا

جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت مانیں اور تم

كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ

طور کی جانب مغرب میں نہ تھے ف۱۱۱ جب کہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا ف۱۱۲ اور اس

مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ

وقت تم حاضر نہ تھے مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں ف۱۱۳ کہ ان پر زمانہ دراز گزرا ف۱۱۴

وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا

اور نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ

رسول بنانے والے ہوئے ف۱۱۵ اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی ف۱۱۶ ہاں تمہارے رب

رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ

کی مہر ہے کہ تمہیں غیب کے علم دیئے ف۱۱۷ کہ تم ایسی قوم کو ڈر سناؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ

نہ آیا ف۱۱۸ یہ امید کرتے ہوئے کہ ان کو نصیحت ہو اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہنچتی انہیں کوئی مصیبت ف۱۱۹ اس

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا

کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۰ تو کہتے اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول

(۱۱۱) اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۱۲) وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا میقات تھا (۱۱۳) اور ان سے کلام فرمایا اور انہیں مقرب کیا (۱۱۴) یعنی بہت سی امتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے (۱۱۵) تو وہ اللہ کا عہد بھول گئے اور انہوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اور آپ پر ایمان لانے کے متعلق عہد لئے تھے جب دراز زمانہ گزرا اور امتوں کے بعد امتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اور اس کی وفا ترک کر دی (۱۱۶) تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا (۱۱۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے کے وقت (۱۱۸) جن سے تم ان کے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے (۱۱۹) اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانہ فترۃ میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو پچاس برس کی مدت کا ہے (۱۲۰) عذاب و سزا (۱۲۱) یعنی جو کفر و عصیان انہوں نے کیا

فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ

کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور مسلمان ہوتے پھر جب ان کے پاس حق آیا ۱۲۳

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُوْتِیَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰىؕ اَوَ لَمْ

ہماری طرف سے بولے ۱۲۴ انہیں کیوں نہ دیا گیا جو موسیٰ کو دیا گیا ۱۲۵ کیا اس

یَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا۫ وَ

کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا ۱۲۶ بولے دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی پر اور

قَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

بولے ہم ان دونوں کے منکر ہیں ۱۲۷ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ

هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ

جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی ہو ۱۲۸ میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو ۱۲۹ پھر اگر وہ یہ تمہارا

یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْؕ وَ مَنْ اَضَلُّ

فرمانا قبول نہ کریں ۱۳۰ تو جان لو کہ ۱۳۱ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون

مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی

جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾ وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ

ظالم لوگوں کو اور بے شک ہم نے ان کے لیے بات مسلسل اتاری ۱۳۲ کہ وہ

(۱۲۲) معنی آیت کے یہ ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزامِ حجت کے لئے ہے کہ انہیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ رہے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لئے گمراہ ہو گئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے (۱۲۳) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۲۴) مکہ کے کفار (۱۲۵) یعنی انہیں قرآن کریم یکبارگی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری توریت ایک ہی بار میں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عصا اور ید بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دیئے گئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (۱۲۶) یہود نے قریش کو پیام بھیجا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا تھا اس کے منکر نہ ہوئے (۱۲۷) یعنی توریت کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو انہوں نے جادو کہا اور ایک قراءت میں ساحران ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ دونوں جادوگر ہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ شانِ نزول: مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کتب سابقہ میں کوئی خبر ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعت و صفت ان کی کتاب توریت میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام و سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادوگر ہیں ان میں ایک دوسرے کا معین و مددگار ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۱۲۸) یعنی توریت و قرآن سے (۱۲۹) اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادوگر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اس کے مثل کتاب لانے سے عاجز محض ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے (۱۳۰) اور ایسی کتاب نہ لا سکیں (۱۳۱) ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے (۱۳۲) یعنی قرآن کریم ان کے پاس پے در پے اور مسلسل آیا وعدہ اور وعید اور قصص اور عبرتیں اور موعظتیں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ

دھیان کریں | جن کو ہم نے اس سے پہلے ف۱۲۳ کتاب دی وہ اس پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ

ایمان لاتے ہیں | اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہی حق ہے

مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ

ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ف۱۲۴ | ان کو ان کا

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

اجر دوبار دیا جائے گا ف۱۲۵ بدلہ ان کے صبر کا ف۱۲۶ اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں ف۱۲۷

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ

اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۱۲۸ | اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے تغافل کرتے ہیں ف۱۲۹

وَقَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي

اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل بس تم پر سلام ف۱۳۰ ہم جاہلوں کے

الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ

غرضی (چاہنے والے) نہیں ف۱۳۱ | بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى

جسے چاہے | اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو ف۱۳۲ | اور کہتے ہیں اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی

(۱۲۳) قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے شانِ نزول یہ آیت مومنین اہلِ کتاب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہلِ انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انہوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگی معاش دیکھی تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جاکر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور نے اجازت دی اور وہ جاکر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی ان کے حق میں یہ آیات وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ تک نازل ہوئیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں اسی اہلِ کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس نجران کے اور بتیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے (۱۲۴) یعنی نزولِ قرآن سے قبل ہی ہم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ نبی برحق ہیں کیونکہ توریت و انجیل میں ان کا ذکر ہے (۱۲۵) کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی (۱۲۶) کہ انہوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ہیں جنہیں دو اجر ملیں گے ایک اہلِ کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے مولیٰ کا بھی تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھایا اچھی تعلیم دی اور آزاد کرکے اس سے نکاح کرلیا اس کے لئے بھی دو اجر ہیں (۱۲۷) طاعت سے معصیت کو اور حلم سے ایذا کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ سے شرک کو (۱۲۸) طاعت میں یعنی صدقہ کرتے ہیں (۱۲۹) مشرکین مکہ ایمان لانے والوں کو دین ترک کرنے اور عدم قبول پر گالیاں دیتے اور برا کہتے یہ حضرات ان کی بیہودہ باتوں سے اعراض فرماتے (۱۳۰) یعنی ہم تمہاری بیہودہ باتوں اور گالیوں کے جواب میں گالیاں نہ دیں گے (۱۳۱) ان کے ساتھ میل جول اور نشست و برخاست نہیں چاہتے (۱۳۲) جن کے لئے اس نے ہدایت مقدر فرمائی شانِ نزول مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی

مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا

کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اُچک لے جائیں گے (۱۴۲) کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں (۱۴۳)

یُّجْبٰۤی اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ

جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ

میں اکثر کو علم نہیں (۱۴۴) اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیے جو اپنے

مَعِیْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا

عیش پر اترا گئے تھے (۱۴۵) تو یہ ہیں ان کے مکان (۱۴۶) کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر

قَلِیْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰی

کم (۱۴۸) اور ہمیں وارث ہیں (۱۴۹) اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا

حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا

جب تک ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے (۱۵۰) جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے (۱۵۱) اور ہم

مُهْلِكِی الْقُرٰۤی اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ

شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جب کہ ان کے ساکن ستم گار ہوں (۱۵۲) اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے

فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتُهَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ؕ

وہ دنیوی زندگی کا برتاوا اور اس کا سنگار ہے (۱۵۳) اور جو اللہ کے پاس ہے (۱۵۴) وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا (۱۵۵)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا اے چچا کہو لا الٰہ الا اللہ میں تمہارے لئے روز قیامت شاہد ہوں گا انہوں نے کہا اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے۔ ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان البریۃ دینا لولا الملامۃ او حذار مسبۃ لوجدتنی سمحا بذاک مبینا۔ یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابوطالب کا انتقال ہو گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۴۲) یعنی سرزمین عرب سے۔ شان نزول یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں شہر بدر کر دیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا (۱۴۳) جہاں کے رہنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزوں تک کو امن ہے (۱۴۵) وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر یہ سمجھ ہوتی تو جانتے کہ خوف و امن بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کئے جانے کا خوف نہ کرتے (۱۴۶) اور انہوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی کھاتے اور بتوں کو پوجتے تھے اہل مکہ کو ایسی قوم کے حسب احوال سے خوف دلایا جاتا ہے جس کا حال ان کی طرح تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے ان نعمتوں پر اتراتے وہ ہلاک کر دیئے گئے (۱۴۷) جن کے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انہیں دیکھتے ہیں (۱۴۸) کہ کوئی مسافر یا راہ گیر وہاں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں (۱۴۹) ان مکانوں کے جو وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ ان کے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے (۱۵۰) یعنی مرکزی مقام میں بعض مفسرین نے کہا کہ ام القریٰ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۵۱) اور انہیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائے گا تاکہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لئے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے (۱۵۲) رسولوں کی تکذیب کرتے ہوں اپنے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ

تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۵۶ تو کیا وہ جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا ف۱۵۷ تو وہ اس سے ملے گا

كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ

اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کرکے

الْمُحْضَرِينَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ

حاضر لایا جائے گا ف۱۵۸ اور جس دن انہیں ندا کرے گا ف۱۵۹ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک

الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

جنہیں تم ف۱۶۰ گمان کرتے تھے کہیں گے وہ جن پر بات ثابت ہوچکی ف۱۶۱

رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ

اے ہمارے رب یہ ہیں وہ جنہیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے انہیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ف۱۶۲ ہم ان سے بیزار ہوکر تیری طرف رجوع لاتے ہیں

مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

وہ ہم کو نہ پوجتے تھے ف۱۶۳ اور ان سے فرمایا جائے گا اپنے شریکوں کو پکارو ف۱۶۴ تو وہ پکاریں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾

تو وہ ان کی نہ سنیں گے اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے ف۱۶۵

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ

اور جس دن انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا ف۱۶۶ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ف۱۶۷ تو اس دن

بقیہ صفحہ ۷۰۶ = کفر پر مصر ہوں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں (۱۵۳) جس کی مدت تھوڑی اور جس کا انجام فنا (۱۵۴) یعنی آخرت کے منافع (۱۵۵) تمام کدورتوں سے خالی اور دائم غیر منقطع (۱۵۶) اور اتنا سمجھ سکو کہ باقی فانی سے بہتر ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے (۱۵۷) ثواب جنت کا (۱۵۸) یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر (۱۵۹) اللہ تعالیٰ بطریق توبیخ (۱۶۰) دنیا میں میرا شریک (۱۶۱) یعنی عذاب واجب ہوچکا اور وہ لوگ اہل ضلالت کے سردار اور ائمہ کفر ہیں (۱۶۲) یعنی وہ لوگ ہمارے بہکانے سے باختیار خود گمراہ ہوئے ہماری ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے انہیں مجبور نہ کیا تھا (۱۶۳) بلکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے (۱۶۴) یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے بتوں کو پکارو وہ تمہیں عذاب سے بچائیں (۱۶۵) دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے (۱۶۶) یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا (۱۶۷) جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے

عَلَيْهِمُ الْأَنْبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَنْ تَابَ

تو اس دن ان پر خبریں اندھی ہو جائیں گی ف۱۶۸ تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کریں گے ف۱۶۹ تو وہ جس نے توبہ کی ف۱۷۰

وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾

اور ایمان لایا ف۱۷۱ اور اچھا کام کیا قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحٰنَ

اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے ف۱۷۲ ان کا ف۱۷۳ کچھ اختیار نہیں پاکی

اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ

اور برتری ہے اللہ کو ان کے شرک سے اور تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپا ہے ف۱۷۴

وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولٰى

اور جو ظاہر کرتے ہیں ف۱۷۵ اور وہی ہے اللہ کہ کوئی خدا نہیں اس کے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا ف۱۷۶

وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ

اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے ف۱۷۷ اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے تم فرماؤ ف۱۷۸ بھلا دیکھو تو اگر

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ إِلٰهٌ

اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ف۱۷۹ تو اللہ کے

غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَآءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ

سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لا دے ف۱۸۰ تو کیا تم سنتے نہیں ف۱۸۱ تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر

(۱۶۸) اور کوئی عذر اور حجت انہیں نظر نہ آئے گی (۱۶۹) اور غایتِ دہشت سے ساکت رہ جائیں گے یا کوئی کسی سے اس لئے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبوع کافر ہوں یا کافر گر (۱۷۰) شرک سے (۱۷۱) اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا (۱۷۲) شانِ نزول یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت کے لئے کیوں برگزیدہ کیا یہ قرآن مکہ و طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اس کی مرضی میں دخل کی کیا مجال (۱۷۳) یعنی مشرکین کا (۱۷۴) یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت جس کو یہ لوگ چھپاتے ہیں (۱۷۵) اپنی زبانوں سے علانیہ واقع جیسے کہ نبوت میں طعن کرنا اور قرآن پاک کی تکذیب (۱۷۶) کہ اس کے اولیاء دنیا میں بھی اس کی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی حمد سے لذت اٹھاتے ہیں (۱۷۷) اسی کی قضا ہر چیز میں نافذ و جاری ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لئے مغفرت کا اور نافرمانوں کے لئے شقاوت کا حکم فرماتا ہے (۱۷۸) اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہلِ مکہ سے (۱۷۹) اور دن نکالے ہی نہیں (۱۸۰) جس میں تم اپنے معاش کے کام کر سکو (۱۸۱) گوشِ ہوش سے کہ شرک سے باز آؤ

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ

اللہ قیامت تک ہمیشہ دن رکھے [182] تو اللہ کے

غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِلَیْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِیْهِؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لادے جس میں آرام کرو [183] تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں [184] اور

مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ

اس نے اپنی مہر سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ یَوْمَ یُنَادِیْهِمْ

دن میں اس کا فضل ڈھونڈو [185] اور اس لیے کہ تم حق مانو [186] اور جس دن انہیں ندا کرے گا

فَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ نَزَعْنَا

تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جو تم بکتے تھے اور ہر گروہ

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ

میں سے ہم ایک گواہ نکال کر [187] فرمائیں گے اپنی دلیل لاؤ [188] تو جان لیں گے کہ [189]

الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ اِنَّ قَارُوْنَ

حق اللہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے [190] بے شک قارون

كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَیْهِمْ ۪ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ

موسےٰ کی قوم سے تھا [191] پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

(۱۸۲) رات ہونے ہی نہ دے (۱۸۳) اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو (۱۸۴) کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اوروں کو شریک کرتے ہو (۱۸۵) کسب معاش کرو (۱۸۶) اور اس کی نعمتوں کا شکر بجا لاؤ (۱۸۷) یہاں گواہ سے رسول مراد ہیں جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے کہ انہوں نے انہیں رب کے پیام پہنچائے اور نصیحتیں کیں (۱۸۸) یعنی شرک اور رسولوں کی مخالفت جو تمہارا شیوہ تھا اس پر کیا دلیل ہے پیش کرو (۱۸۹) الوہیت و معبودیت خاص (۱۹۰) دنیا میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے (۱۹۱) قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا نہایت خوب صورت شکیل آدمی تھا اسی لئے اس کو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع و با اخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہو گیا کہا گیا ہے کہ فرعون نے اس کو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا

مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوأُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ

جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اس سے اس کی

قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۝٧٦ وَابْتَغِ فِيمَا

قوم نے (۱۹۲) کہا اترا نہیں (۱۹۳) بے شک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال تجھے

آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر (۱۹۴) اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول (۱۹۵)

وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ

اور احسان کر (۱۹۶) جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور (۱۹۷) زمین میں فساد نہ چاہ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝٧٧ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ

بے شک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا بولا یہ (۱۹۸) تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے

عِنْدِي أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ

پاس ہے (۱۹۹) اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ سنگتیں (قومیں) ہلاک فرما دیں

الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْأَلُ

جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ (۲۰۰) اور مجرموں

عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۝٧٨ فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ

سے ان کے گناہوں کی پوچھ نہیں (۲۰۱) تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں (۲۰۲)

(۱۹۲) یعنی مومنین بنی اسرائیل (۱۹۳) کثرت مال پر (۱۹۴) اللہ کی نعمتوں کا شکر کرکے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرکے (۱۹۵) یعنی دنیا میں آخرت کے لئے عمل کرکے عذاب سے نجات پائے اس لئے کہ دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لئے عمل کرے صدقہ دے کر صلہ رحمی کرکے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت و قوت و جوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے ثروت کو ناداری سے پہلے فراغت کو شغل سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے (۱۹۶) اللہ کے بندوں کے ساتھ (۱۹۷) معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کرکے اور ظلم و بغاوت کرکے (۱۹۸) یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال (۱۹۹) اس علم سے مراد یا علم توریت ہے یا علم کیمیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا لیتا تھا یا علم تجارت یا علم زراعت یا اور پیشوں کا علم سہل نے فرمایا جس نے حرص کی فلاح نہ پائی (۲۰۰) یعنی قوت و مال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا پھر یہ کیوں قوت و مال کی کثرت پر غرور کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہے (۲۰۱) ان سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حال جاننے والا ہے لہٰذا استعلام کے لئے سوال نہ ہوگا توبیخ و زجر کے لئے ہوگا (۲۰۲) بہت سے سوار جلو میں لئے ہوئے زیوروں سے آراستہ حریری لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا

بولے وہ جو دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا جیسا

اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

قارون کو ملا بے شک اس کا بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنھیں علم دیا

الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ

گیا ۲۰۳ خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے ۲۰۴ اور

لَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫

یہ انہیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں ۲۰۵ تو ہم نے اسے ۲۰۶ اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا

فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ

تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی ۲۰۷ اور نہ وہ

مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ

بدلہ لے سکا ۲۰۸ اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح ۲۰۹

يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

کہنے لگے عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہے

وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

اور تنگی فرماتا ہے ۲۱۰ اگر اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا اے عجب کافروں کا بھلا

(۲۰۳) یعنی بنی اسرائیل کے علماء (۲۰۴) اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی (۲۰۵) یعنی عمل صالح صابروں ہی کا حصہ ہیں اور اس کا ثواب وہی پاتے ہیں (۲۰۶) یعنی قارون کو (۲۰۷) قارون اور اس کے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علماء سیر و اخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد مذبح کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھا لیتی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر حسد ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا باوجودیکہ میں توریت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھا نہ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤسائے بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا کہ اپنی عصائیں لے آؤ ان سب کو اپنے قبہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل ان عصاؤں کا پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سرسبز و شاداب ہو گیا اس میں پتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو سے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی مدارات کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی سرکشی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینار و مواشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دے گا لیکن گھر جا کر حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا فلانی بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور بہت سے مواعید کر کے یہ تہمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

نہیں یہ آخرت کا گھر ۲۱۲ ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے ۲۱۳ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے ۲۱۴ اور جو بدی لائے تو بدکام والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا کیا تھا بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ۲۱۵ وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو ۲۱۶ تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے اسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہے ۲۱۷ اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ کتاب تم پر بھیجی جائے گی ۲۱۸ ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی تو تم ہرگز کافروں کی پشتی (مدد) نہ کرنا ۲۱۹ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں

... بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا اے بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بہتان لگائے گا اس کے اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کرے گا اس کے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر بی بی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ مر جائے قارون نے کہا کہ یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی ہوں فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور توریت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر بہتان لگا کر انہیں ایذا دینے کی جرأت نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے توبہ کرنا بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللہ کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لئے بہت مال مقرر کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے یا رب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اس کی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی ہو جدا ہو جائے سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے اور دو شخصوں کے سوا کوئی اس کے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انہیں پکڑ لے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے یہی فرمایا تو کمر تک دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتی کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت و سماجت کرتے تھے اور قارون آپ کو اللہ کی قسمیں اور رشتہ و قرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے اس کے لئے بددعا کی ہے یہ سن کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کا مکان اور اس کے خزانے و اموال سب زمین میں دھنس گئے

بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

بعد اس کے کہ وہ تمہاری طرف اتاری گئیں (۲۱۹) اور اپنے رب کی طرف بلاؤ (۲۲۰) اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا (۲۲۱) اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوجو اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے (۲۲۲)

سورۃ العنکبوت ۲۹ مکیۃ ۸۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتہا ۶۹ رکوعاتہا ۷

سورۂ عنکبوت مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) — اس میں انہتر آیات اور سات رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دئیے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی (۲) اور بے شک ہم نے ان سے اگلوں کو جانچا (۳) تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا (۴) یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو برے کام کرتے ہیں (۵) کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے (۶) کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں

بقیہ صفحہ ۷۱۲ = (۲۰۸) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۲۰۹) اپنی اس آرزو پر نادم ہو کر (۲۱۰) جس کے لئے چاہے (۲۱۱) یعنی جنت (۲۱۲) محمود (۲۱۳) دوزخ کا ثواب (۲۱۴) یعنی اس کی تلاوت و تبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا (۲۱۵) یعنی مکہ مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں بڑے شان و شکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ و اقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رہنے والے سب آپ کے زیر فرمان ہوں گے شرک اور اس کے حامی ذلیل و رسوا ہوں گے شانِ نزول یہ آیت کریمہ جحفہ میں نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور آپ کو اپنے اور اپنے آباء کے مولد مکہ مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکہ مکرمہ کا شوق ہے فرمایا ہاں انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی معاد کی تفسیر موت و قیامت و جنت سے بھی کی گئی ہے (۲۱۶) یعنی میرا رب جانتا ہے کہ میں ہدایت لایا اور میرے لئے اس کا اجر و ثواب ہے اور مشرکین گمراہی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق شانِ نزول یہ آیت کفار مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہا تھا اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں (معاذ اللہ) (۲۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے مومنین ہیں (۲۱۸) ان کے دین میں مددگار نہ ہونا (۲۱۹) یعنی کفار کی گمراہ کن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انہیں ٹھکرا دینا (۲۲۰) خلق کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی دعوت دو (۲۲۱) ان کی اعانت و موالفت نہ کرنا (۲۲۲) آخرت میں اور وہی اعمال کی جزا دے گا

(۱) سورۂ عنکبوت مکیہ ہے اس میں سات رکوع انہتر آیتیں نو سو اسی کلمے چار ہزار ایک سو پینسٹھ حرف ہیں (۲) شدائد تکالیف اور انواع مصائب اور ذوق طاعات و ترکِ شہوات و بذل جان و مال سے کہ ان کی حقیقت ایمان خوب ظاہر ہو جائے اور مومن مخلص و منافق میں امتیاز ظاہر ہو جائے شانِ نزول یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصد مدینہ روانہ ہوئے مشرکین ان کے درپے ہوئے اور ان سے قتال کیا بعض حضرات ان میں سے شہید ہو گئے بعض بچ آئے ان کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ

جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو (ف۷) تو بیشک اللہ کی میعاد ضرور آنے والی ہے (ف۸) اور وہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ

سنتا جانتا ہے (ف۹) اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے (ف۱۰) تو اپنے ہی بھلے کو کوشش کرتا ہے (ف۱۱)

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بیشک اللہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے (ف۱۲) اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ

کام کئے ہم ضرور ان کی برائیاں اتار دیں گے (ف۱۳) اور ضرور انہیں اس کام پر بدلہ دیں گے

الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ

جو ان کے سب کاموں میں اچھا تھا (ف۱۴) اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی (ف۱۵)

وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ

اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو تو ان کا کہا نہ مان (ف۱۶)

اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے (ف۱۷) اور جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمِنَ

اور اچھے کام کئے ضرور ہم انہیں نیکوں میں شامل کریں گے (ف۱۸) اور بعض

بقیہ صفحہ ۷۱۲ = سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمار بن یاسر وغیرہ جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمار کے حق میں نازل ہوئی جو خدا پرستی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار انہیں سخت ایذائیں پہنچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت مہجع بن عبداللہ کے حق میں نازل ہوئیں جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا کہ مہجع سید شہداء ہیں اور اس امت میں سے جنت کی طرف پہلے وہ پکارے جائیں گے ان کے والدین اور ان کی بی بی کو ان کا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی پھر ان کی تسلی فرمائی (۳) طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا بعض ان میں سے وہ ہیں جو آرے سے چیر ڈالے گئے بعض لوہے کی کنگھیوں سے پرزے پرزے کئے گئے اور مقام صدق و وفا میں ثابت و قائم رہے (۴) ہر ایک کا حال ظاہر فرما دے گا (۵) شرک و معاصی میں مبتلا ہیں (۶) اور ہم ان سے انتقام نہ لیں گے (۷) بعث و حساب سے ڈرے یا ثواب کی امید رکھے (۸) اس نے ثواب و عذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہونے والا ہے چاہئے کہ اس کے لئے تیار رہے اور عمل صالح میں جلدی کرے (۹) بندوں کے اقوال و افعال کو (۱۰) خواہ اعداء دین سے محاربہ کر کے یا نفس و شیطان کی مخالفت کر کے اور طاعت الٰہی پر صابر و قائم رہ کر (۱۱) اس کا نفع و ثواب پائے گا (۱۲) انس و جن و ملائکہ اور ان کے اعمال و عبادات سے اس کا امر و نہی فرمانا بندوں پر رحمت و کرم کے لئے ہے (۱۳) نیکیوں کے سبب (۱۴) یعنی عمل نیک پر (۱۵) احسان اور نیک سلوک کی شان نزول یہ آیت اور سورۂ لقمان اور سورۂ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں بقول ابن اسحٰق سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئیں ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد سابقین اولین میں سے تھے اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شب و روز نہ کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہو گئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہو گئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں

النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ

آدمی کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں انہیں کوئی تکلیف دی

جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ

جاتی ہے ۱۹ تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں ۲۰ اور اگر تمہارے رب کے پاس سے مدد

رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ

آئے ۲۱ تو ضرور کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے ۲۲ کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ

صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ

جہان بھر کے دلوں میں ہے ۲۳ اور ضرور اللہ ظاہر کردے گا ایمان والوں کو ۲۴ اور ضرور ظاہر کر

الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا

دے گا منافقوں کو ۲۵ اور کافر مسلمانوں سے بولے ہماری راہ

سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ

پر چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے ۲۶ حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے

خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ

کچھ نہ اٹھائیں گے بے شک وہ جھوٹے ہیں اور بے شک ضرور اپنے بوجھ اٹھائیں گے

وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا

اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ ۲۷ اور ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو کچھ بہتان

... نے کھانا پینا چھوڑ دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین سے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے (۱۷) کیونکہ ... کسی شے کے ماننے کو ... تقلید سے ... ہوئے کہ ... میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم و تحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا ... تقلید بغیر علم کے میرے لئے شریک مان لینا نہایت قبیح ہے ... والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر مسئلہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں ... (۱۸) کہ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صالحین سے مراد انبیاء و اولیاء ہیں (۱۹) ... ایذا پہنچانا (۲۰) اور جیسا اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے تھا ویسا خلق کی ایذا سے ڈرتے ہیں ... کفر اختیار کر لیتے ہیں یہ حال منافقین کا ہے (۲۱) مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انہیں دولت ملے (۲۲) ایمان و مذہب میں اور تمہاری طرح دین پر ثابت تھے تو ہمیں اس میں شریک کرو (۲۳) کفر یا ایمان (۲۴) صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے ... مصیبت میں اپنے ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہے (۲۵) اور دونوں فریقوں کو جزا دے گا (۲۶) کفار مکہ نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین اختیار کرو تمہیں اللہ کی طرف سے جو مصیبت پہنچے اس کے ہم کفیل ہیں اور تمہارے گناہ ہمارے ذمہ ... یعنی اگر ہمارے طریقہ پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو پکڑا اور عذاب کیا تو تمہارا عذاب ہم اپنے اوپر لے لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب فرمائی (۲۷) اپنے گناہوں کے (۲۸) ان گمراہوں کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا اور راہِ حق سے روکا حدیث شریف میں ہے جس نے اسلام میں بری راہ نکالی اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں ان کے گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان پر سے ان کے عمل کے گناہ میں کچھ بھی کمی ہو (مسلم شریف)

ع ۱۳/۱۳

يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ
اٹھاتے تھے ف۲۹ اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ
پچاس سال کم ہزار برس رہا ف۳۰ تو انہیں طوفان نے آلیا اور وہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً
ظالم تھے ف۳۱ تو ہم نے اسے ف۳۲ اور کشتی والوں کو ف۳۳ بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہاں

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ
کے لیے نشانی کیا ف۳۴ اور ابراہیم کو ف۳۵ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم جانتے تم تو اللہ کے سوا

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ
بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو ف۳۶ بیشک وہ جنہیں تم اللہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
کے سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے کچھ مالک نہیں تو اللہ کے پاس رزق

الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ
ڈھونڈو ف۳۷ اور اس کی بندگی کرو اور اس کا احسان مانو تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ف۳۸ اور

(۲۹) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و افتراء سب کا جاننے والا ہے لیکن یہ سوال توبیخ کے لئے ہے (۳۰) اس تمام مدت میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی (۳۱) طوفان میں غرق ہوئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ان کی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی قلیل مدت دعوت سے خلق کثیر شرف بایمان ہوچکی ہے (۳۲) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو (۳۳) جو آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی نصف مرد نصف عورتیں ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بیبیاں بھی شامل ہیں (۳۴) کہا گیا ہے کہ وہ کشتی جودی پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی (۳۵) یاد کرو (۳۶) کہ بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو (۳۷) وہی رزاق ہے (۳۸) آخرت میں

اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى

اگر تم جھٹلاؤ (۳۹) تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں (۴۰) اور رسول کے

الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ

ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا اور کیا انہوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتدا

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا

فرماتا ہے (۴۱) پھر اسے دوبارہ بنائے گا (۴۲) بیشک یہ اللہ کو آسان ہے (۴۳) تم فرماؤ زمین میں

فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ

سفر کرکے دیکھو (۴۴) اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے (۴۵) پھر اللہ دوسری اٹھان

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ

اٹھاتا ہے (۴۶) بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے عذاب دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَاۤ اَنْتُمْ

جسے چاہے (۴۷) اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے (۴۸) اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے اور نہ تم

بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ؗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ

زمین میں (۴۹) قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں (۵۰) اور تمہارے لئے اللہ

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا اور نہ مددگار اور وہ جنہوں نے میری آیتوں

(۳۹) اور مجھے نہ مانو تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں ہے، سمجھا دیا کھلی ہوئی معجزات پیش کر دیئے میرا فرض ادا ہو گیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو (۴۰) اپنے نبیوں کو جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ ان کے جھٹلانے کا انجام یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا (۴۱) کہ پہلے انہیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل کرتا ہے (۴۲) آخرت میں بعث کے وقت (۴۳) یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا (۴۴) گزشتہ قوموں کے دیار و آثار کو کہ (۴۵) مخلوق کو پھر اسے موت دیتا ہے (۴۶) یعنی جب یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہو گیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر نہیں (۴۷) اپنے عدل سے (۴۸) اپنے فضل سے (۴۹) اپنے رب کے (۵۰) اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں ہو یہ معنی ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم و قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے

اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

یعنے بعث کو نہ مانا ف۵۱ وہ ہیں جنہیں میری رحمت کی آس نہیں اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ

دردناک عذاب ہے ف۵۲ تو اس کی قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے انہیں قتل کردو

اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

یا جلادو ف۵۳ تو اللہ نے اسے ف۵۴ آگ سے بچالیا ف۵۵ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ

والوں کے لئے ف۵۶ اور ابراہیم نے ف۵۷ فرمایا تم نے تو اللہ کے سوا یہ بت بنالئے ہیں

مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ

جن سے تمہاری دوستی یہی دنیا کی زندگی تک ہے ف۵۸ پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ

کے ساتھ کفر کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا ف۵۹ اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے ف۶۰

وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ

اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ف۶۱ تو لوط اس پر ایمان لایا ف۶۲ اور ابراہیم نے کہا میں ف۶۳ اپنے رب

اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ

کی طرف ہجرت کرتا ہوں ف۶۴ بیشک وہی عزت و حکمت والا ہے اور ہم نے اسے ف۶۵ اسحق اور

(۵۱) یعنی قرآن شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے (۵۲) اس جملۂ معترضہ کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کئے اور نصیحتیں فرمائیں (۵۳) یہ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے متبعین سے بہرحال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونے والے تھے سب متفق اس لئے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں (۵۴) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جبکہ ان کی قوم نے آگ میں ڈالا (۵۵) اس آگ کو ٹھنڈا کر کے اور حضرت ابراہیم کے لئے سلامتی بنا کر (۵۶) عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہوجانا اور اس کی جگہ گلشن پیدا ہوجانا اور یہ سب پلک جھپکنے کی دیر میں ہونا (۵۷) اپنی قوم سے (۵۸) پھر منقطع ہوجائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی (۵۹) بت اپنے پجاریوں سے بیزار ہوں گے اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور ماننے والے سرداروں پر لعنت کریں گے (۶۰) بتوں کا بھی اور پجاریوں کا بھی ان میں سرداروں کا بھی اور ان کے فرمانبرداروں کا بھی (۶۱) جو تمہیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات آگ سے سلامت نکلے اور اس نے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچایا (۶۲) یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیق رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لئے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفر ان سے کسی حال میں متصور نہیں (۶۳) اپنی قوم کو چھوڑ کر (۶۴) جہاں اس کا حکم ہو چنانچہ آپ نے سواد عراق سے سرزمین شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے (۶۵) بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے۔

يَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ

یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت (۶۶) اور کتاب رکھی (۶۷) اور ہم نے دنیا میں اس

فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ

کا ثواب اسے عطا فرمایا (۶۸) اور بیشک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے (۶۹) اور لوط کو بھیجا جب

قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

اس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بیشک بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ

بھر میں کسی نے نہ کیا (۷۰) کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور راہ مارتے

السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

ہو (۷۱) اور اپنی مجلس میں بری بات کرتے ہو (۷۲) تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ ہوا

اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾

مگر یہ کہ بولے ہم پر اللہ کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو (۷۳)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَلَمَّا جَاۗءَتْ

عرض کی اے میرے رب میری مدد کر (۷۴) ان فسادی لوگوں پر (۷۵) اور جب ہمارے

رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ

فرشتے ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے (۷۶) بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے (۷۷)

(۶۶) کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے (۶۷) کتاب سے توریت انجیل زبور قرآن شریف مراد ہیں (۶۸) کہ پاک ذریت عطا فرمائی نبوت ان کی نسل میں رکھی کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو ان کی اولاد میں ہیں اور ان کو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہل ملل و ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور ان کے لئے ختم دنیا تک درود مقرر کر دیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا (۶۹) جن کے لئے بڑے بلند درجے ہیں (۷۰) اس بے حیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے (۷۱) راہگیروں کو قتل کر کے ان کے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے حتی کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا (۷۲) جو عقلاً و عرفاً قبیح و ممنوع ہے جیسے گالی دینا فحش بکنا تالی اور سیٹی بجانا ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا شراب پینا تمسخر اور گندی باتیں کرنا ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جن کی قوم لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انہیں ملامت کی (۷۳) اس بات میں کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر عذاب نازل ہوگا یہ انہوں نے براہ استہزاء کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قوم کے راہ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں (۷۴) نزول عذاب کے بارے میں میری بات پوری کر کے (۷۵) اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی (۷۶) ان کے بیٹے اور پوتے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہم السلام کا (۷۷) اس شہر کا نام سدوم تھا

الْقَرْيَةِ ۚ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ

بے شک اس کے بسنے والے ستمگار ہیں کہا ۷۹ اس میں تو لوط ہے ۸۰

قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ

فرشتے بولے ہمیں خوب معلوم ہے جو کوئی اس میں ہے ضرور ہم اسے ۸۱ اور اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر اس

كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا

کی عورت کو وہ رہ جانے والوں میں ہے ۸۲ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس ۸۱ آئے

سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا

ان کا آنا اسے ناگوار ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا ۸۳ اور انہوں نے کہا نہ ڈریے ۸۴ اور نہ

تَحْزَنْ ۖ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ

غم کیجیے ۸۵ بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رہ جانے والوں

الْغَابِرِينَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا

میں ہے بے شک ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اتارنے

مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا

والے ہیں بدلہ ان کی نافرمانیوں کا اور بے شک ہم نے اس سے روشن

آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا

نشانی باقی رکھی عقل والوں کے لیے ۸۶ اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا

(۷۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۷۹) اور لوط علیہ السلام تو اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں (۸۰) یعنی لوط علیہ السلام کو (۸۱) عذاب میں (۸۲) خوب صورت مہمانوں کی شکل میں (۸۳) قوم کے افعال و حرکات اور ان کی بد اطواری کا خیال کرکے اس وقت فرشتوں نے ظاہر کیا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں (۸۴) قوم سے (۸۵) اس کا کہ قوم کے لوگ ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی یا گستاخی کریں ہم فرشتے ہیں ہم لوگوں کو ہلاک کریں گے اور (۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ روشن نشانی قوم لوط کے ویران مکانات ہیں

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا

تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی امید رکھو ف۸۷ اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

فساد پھیلاتے نہ پھرو تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں زلزلے نے آلیا

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ

تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ف۸۸ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ف۸۹

تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

ان کی بستیاں معلوم ہو چکی ہیں ف۹۰ اور شیطان نے ان کے کوتک ف۹۱ ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ

اور انہیں راہ سے روکا اور انہیں سوجھتا تھا ف۹۲ اور قارون

وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اور فرعون اور ہامان کو ف۹۳ اور بیشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آیا

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا

تو انہوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے ف۹۴ تو ان میں ہر ایک

بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

کو ہم نے اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۹۵ اور ان میں کسی کو

(۸۷) یعنی روزِ قیامت کی ایسے اعمال بجا کر جو ثواب آخرت کا باعث ہوں (۸۸) مردہ بے جان (۸۹) اے اہل مکہ (۹۰) حجر اور یمن میں جب تم اپنے سفروں میں وہاں گزرتے ہو (۹۱) کفر و معاصی (۹۲) صاحبِ عقل تھے حق و باطل میں تمیز کر سکتے تھے لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا (۹۳) اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا (۹۴) کہ ہمارے عذاب سے بچ نکلتے (۹۵) اور وہ قوم لوط تھی جن کو چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوا سے ان پر گرتے تھے

أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ۚ وَمِنْهُم

جسے چنگھاڑ نے آلیا [96] اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا [97] اور ان میں

مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ

کسی کو ڈبو دیا [98] اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے [99] ہاں وہ خود ہی [100] اپنی جانوں پر

يَظْلِمُونَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ

ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنا لیے ہیں [101]

كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ

مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا [102] اور بے شک سب گھروں میں کمزور گھر

لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا

مکڑی کا گھر [103] کیا اچھا ہوتا اگر جانتے [104] اللہ جانتا ہے جس

يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ

چیز کی اس کے سوا پوجا کرتے ہیں [105] اور وہی عزت و حکمت والا ہے [106] اور یہ

الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ

مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے [107] اللہ نے

اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾

آسمان اور زمین حق بنائے بے شک اس میں نشانی ہے [108] مسلمانوں کے لیے

(۹۶) یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی (۹۷) جیسے قارون اور اس کے ساتھیوں کو (۹۸) جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اس کی قوم کو (۹۹) وہ کسی کو بے جرم گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا (۱۰۰) نافرمانیاں کر کے اور کفر و عصیاں اختیار کر کے (۱۰۱) یعنی بتوں کو معبود ٹھہرا کر ان کے ساتھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور وہ توقع میں ان کے عجز و بے اختیاری کی مثال یہ ہے کہ ہوا سے ٹوٹ جاتا ہے (۱۰۲) اپنے رہنے کے لئے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ دھوپ نہ بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پوجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچا سکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر دفع کر سکیں (۱۰۳) ایسے ہی سب دینوں میں کمزور اور نکما دین بت پرستوں کا دین بے فائدہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو یہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں (۱۰۴) کہ ان کا دین اس قدر نکما ہے (۱۰۵) کہ وہ جو حقیقت میں کچھ نہیں (۱۰۶) تو عاقل کو کب شایاں ہے کہ عزت و حکمت والے قادر و مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کو پوجا کرے (۱۰۷) یعنی ان کے حسن و خوبی اور ان کے نفع و فائدے اور ان کی حکمت کو علم والے سمجھتے ہیں جیسے کہ اس مثال نے مشرک اور موحد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرما دیا قریش نے بطور طعن کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر ہنسے تھے اس آیت میں ان کا رد کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اس کی شان ظاہر کرنے کے لئے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور کمزور دین کے ضعف و بطلان کے ظہور کے لئے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں (۱۰۸) اس کی قدرت و حکمت اور اس کی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی

وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ
اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا تو باطل والے ضرور شک لاتے ف۱۲۲ بلکہ وہ روشن آیتیں

بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا
ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ف۱۲۳ اور ہماری آیتوں کا انکار نہیں کرتے مگر

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ
ظالم ف۱۲۴ اور بولے ف۱۲۵ کیوں نہ اتریں کچھ نشانیاں ان پر ان کے رب کی طرف سے ف۱۲۶ تم فرماؤ

اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ
نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف۱۲۷ اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۱۲۸ اور کیا یہ انہیں بس نہیں

اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ
کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے ف۱۲۹ بے شک اس میں رحمت اور

ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ
نصیحت ہے ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ بس ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ ف۱۳۰

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ
جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ
اللہ کے منکر ہوئے وہی گھاٹے میں ہیں اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱

بقیہ صفحہ ۷۲۳ = مضمون بیان کریں (۱۱۵) حدیث شریف میں ہے جب اہل کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انہوں نے غلط بیان کیا ہے تو تم اس کی تصدیق کے گناہ سے بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے (۱۱۶) قرآن پاک جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں (۱۱۷) یعنی جنہیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے مصاحب فائدہ یہ سورت مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے (جمل) (۱۱۸) یعنی اہل مکہ میں سے (۱۱۹) جو کفر میں نہایت سخت ہیں جحود اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے انہوں نے عناداً انکار کیا (۱۲۰) قرآن کے نازل ہونے (۱۲۱) یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے (۱۲۲) یعنی اہل کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ اُمّی ہوں گے نہ لکھیں گے نہ پڑھیں گے مگر انہیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا (۱۲۳) ھُوَ کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانہ میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ھُوَ کی ضمیر کا مرجع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرار دے کر آیت کے یہ معنی بیان فرمائے کہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بینات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت پاتے ہیں (خازن) (۱۲۴) یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں (۱۲۵) کفار مکہ (۱۲۶) مثل ناقہ حضرت صالح و عصائے حضرت موسیٰ و مائدہ حضرت عیسیٰ کے علیہم الصلوٰۃ والسلام (۱۲۷) حسب حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے (۱۲۸) نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلّف ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ کفار مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے (۱۲۹) معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء سابقین کے معجزات سے تمام و کامل اور تمام نشانیوں سے

وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

اور اگر ایک ٹھہرائی مدت نہ ہوتی ف۱۳۲ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا ف۱۳۳ اور ضرور ان پر اچانک آئے گا جب وہ

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ

بے خبر ہوں گے تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

کافروں کو ف۱۳۴ جس دن انہیں ڈھانپے گا عذاب ان کے اوپر اور ان کے پاؤں

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو اپنے کیے کا مزہ ف۱۳۵ اے میرے بندو جو

اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ

ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو ف۱۳۶ ہر جان کو

ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

موت کا مزہ چکھنا ہے ف۱۳۷ پھر ہماری ہی طرف پھرو گے ف۱۳۸ اور بے شک جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کام کیے ضرور ہم انہیں جنت کے بالا خانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ

ہمیشہ ان میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا ف۱۳۹ وہ جنہوں نے صبر کیا ف۱۴۰ اور اپنے رب ہی پر

بقیہ صفحہ ۷۲۴ کے اہلِ حق کو بے پیار کرنے والا ہے اور قیامت تک رہے گا قرآن کریم باقی و ثابت رہے گا، دوسرے معجزات کی طرح ختم نہ ہو گا (۱۳۰) میرے صدقِ رسالت اور تمہاری تکذیب کا جو میری تائید فرما کر (۱۳۱) یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرائیے (۱۳۲) جو اللہ تعالیٰ نے معین کی ہے اور اس مدت تک عذاب کا مؤخر فرمانا مقتضائے حکمت ہے (۱۳۳) اور تاخیر نہ ہوتی (۱۳۴) اس میں ان میں کا کوئی بھی نہ بچے گا (۱۳۵) یعنی اپنے اعمال کی جزا (۱۳۶) جس زمین میں بسہولت عبادت کر سکو معنی یہ ہیں کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہئے کہ وہ کسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے اور دین کے کاموں میں دشواریاں درپیش نہ ہوں شانِ نزول یہ آیت ضعفاءِ مسلمین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہیں وہاں رہ کر اسلام کے اظہار میں خطرے اور تکلیفیں تھیں اور نہایت تنگی میں تھے انہیں حکم دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے یہاں رہ کر نہ کر سکو تو مدینہ شریف کو ہجرت کر جاؤ وہ وسیع ہے وہاں امن ہے (۱۳۷) اور اس دارِ فانی کو چھوڑنا ہی ہے (۱۳۸) ثواب و عذاب اور جزائے اعمال کے لئے (۱۳۹) لازم ہے کہ اطاعت پر قائم رہو اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے ہجرت کرو (۱۳۹) جو اللہ تعالیٰ کی طاعت بجا لائے (۱۴۰) سختیوں پر اور کسی شدت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی ایذاؤں پر ہجرت اختیار کر کے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا

يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾ وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللَّهُ يَرْزُقُهَا

اور بھروسہ رکھتے ہیں (۱۴۱) اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے (۱۴۲) اللہ روزی دیتا ہے انہیں

وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

اور تمہیں (۱۴۳) اور وہی سنتا جانتا ہے (۱۴۴) اور اگر تم ان سے پوچھو (۱۴۵) کس نے بنائے آسمان

وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾

اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں اوندھے جاتے ہیں (۱۴۶)

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ

اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بے شک

اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ

اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جو تم ان سے پوچھو کس نے اتارا آسمان سے پانی

مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ

تو اس کے سبب زمین زندہ کردی مرے پیچھے ضرور کہیں گے اللہ نے (۱۴۷) تم فرماؤ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان میں اکثر بے عقل ہیں (۱۴۸) اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں

إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ ۚ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۚ لَوْ كَانُوا

مگر کھیل کود (۱۴۹) اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے (۱۵۰) کیا اچھا تھا اگر

(۱۴۱) تمام امور میں (۱۴۲) شان نزول: مکۂ مکرمہ میں مومنین کو مشرکین شب و روز طرح طرح کی ایذائیں دیتے رہتے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون پلائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے نہ اس کی انہیں قوت ہے اور نہ وہ کل کے لئے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے کہ بہائم اور طیور ہیں (۱۴۳) تو جہاں ہوگے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ ہمیں کون کھلائے گا کون پلائے گا ساری خلق کا اللہ رازق ہے ضعیف اور قوی مقیم اور مسافر سب کو وہی روزی دیتا ہے (۱۴۴) تمہارے اقوال اور تمہارے دل کی باتوں کو۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا چاہئے تو وہ تمہیں ایسے روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اٹھتے ہیں شام کو سیر واپس ہوتے ہیں (ترمذی) (۱۴۵) یعنی کفار مکہ سے (۱۴۶) اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں (۱۴۷) اس کے مقر ہیں (۱۴۸) کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں (۱۴۹) کہ جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے نہایت سریع الزوال ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں (۱۵۰) کہ وہ زندگی پائدار ہے دائمی ہے اس میں موت نہیں زندگانی کہلانے کے لائق وہی ہے

يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

جانتے ف۱۵۱ پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں ف۱۵۲ اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لا کر ف۱۵۳

الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے ف۱۵۴ جبھی شرک کرنے لگتے ہیں ف۱۵۵ کہ ناشکری کریں ہماری

اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا

دی ہوئی نعمت کی ف۱۵۶ اور برتیں ف۱۵۷ تو اب جانا چاہتے ہیں ف۱۵۸ اور کیا انہوں نے ف۱۵۹ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ف۱۶۰

حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ

حرمت والی زمین پناہ بنائی ف۱۶۱ اور ان کے آس پاس والے لوگ اچک لئے جاتے ہیں ف۱۶۲ تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں ف۱۶۳

وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ف۱۶۴ ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُ ۚ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

ف۱۶۵ یا حق کو جھٹلائے ف۱۶۶ جب وہ اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَ

نہیں ف۱۶۷ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے ف۱۶۸ اور

اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع

بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ف۱۶۹

(۱۵۱) دنیا اور آخرت کی حقیقت تو ہمیشہ والی آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیتے (۱۵۲) اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو وہ باوجود اپنے شرک و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ (۱۵۳) کہ اس مصیبت سے نجات وہی دے گا (۱۵۴) اور ڈوبنے کا اندیشہ اور پریشانی جاتی رہتی ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے (۱۵۵) اہل جاہلیت کے لوگ بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ لے جاتے تھے جب ہوا مخالف چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو بتوں کو دریا میں پھینک دیتے اور یارب یارب پکارنے لگتے اور امن پانے کے بعد پھر اسی شرک کی طرف لوٹ جاتے (۱۵۶) یعنی اس مصیبت سے نجات کی (۱۵۷) اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مومنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اس کے ساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے رہائی دیتا ہے تو اس کی طاعت میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اس کے بالکل برخلاف ہے (۱۵۸) نتیجہ اپنے کردار کا (۱۵۹) یعنی اہل مکہ نے (۱۶۰) ان کے شہر مکہ مکرمہ کی (۱۶۱) جو ان کے گرد و پیش میں ہیں (۱۶۲) قتل کئے جاتے ہیں گرفتار کئے جاتے ہیں (۱۶۳) یعنی بتوں پر (۱۶۴) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کرکے (۱۶۵) اس کے لئے شریک ٹھہرائے (۱۶۶) سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو نہ مانے (۱۶۷) بے شک تمام کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے (۱۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں ثواب کی راہ دیں گے حضرت جنید نے فرمایا جو توبہ میں کوشش کریں گے انہیں اخلاص کی راہ دیں گے حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا جو طلب علم میں کوشش کریں گے انہیں ہم عمل کی راہ دیں گے حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا جو اقامت سنت میں کوشش کریں گے ہم انہیں جنت کی راہ دکھائیں گے (۱۶۹) ان کی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔

سورۃ الروم ۳۰ — مکیۃ ۸۴ — آیاتها ۶۰ — رکوعاتها ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ روم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِیْۤ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ

۲ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں ۳ اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب

سَیَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ

غالب ہوں گے ۴ چند برس میں ۵ حکم اللہ ہی کا ہے آگے اور

بَعْدُ ؕ وَ یَوْمَىٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

پیچھے ۶ اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے ۷ مدد کرتا ہے جس کی چاہے

وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ لٰكِنَّ

اور وہی ہے عزت والا مہربان اللہ کا وعدہ ۸ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۖۚ

بہت لوگ نہیں جانتے ۹ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی ۱۰

وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫

اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں کیا انہوں نے اپنے جی میں نہ سوچا کہ

مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ

اللہ نے پیدا نہ کئے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق ۱۱ اور

(۱) سورۂ روم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ساٹھ آیتیں آٹھ سو انیس کلمے تین ہزار پانچ سو چونتیس حرف ہیں (۲) شام نزدیک فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہلِ فارس مجوسی تھے اس لئے مشرکینِ عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے، رومی اہلِ کتاب تھے اس لئے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز شاہِ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصرِ روم نے بھی لشکر بھیجا لشکر سرزمینِ شام کے قریب مقابل ہوئے اہلِ فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفارِ مکہ اس سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہلِ کتاب اور نصاریٰ بھی اہلِ کتاب اور ہم بھی امی اور اہلِ فارس بھی امی ہمارے بھائی اہلِ فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان میں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہلِ فارس پر غالب آجائیں گے یہ آیتیں سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کفارِ مکہ میں جا کر اعلان کر دیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہلِ فارس پر غلبہ پائیں گے اے اہلِ مکہ تم اس وقت کے نتیجۂ جنگ سے خوش مت ہو ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی ہے اُبی بن خلف کافر آپ کے مقابل کھڑا ہو گیا اور آپ کے اور اس کے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہو گئی اگر نو سال میں اہلِ فارس غالب آجائیں تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اُبی کو سو اونٹ دیں گے اور اگر رومی غالب آجائیں تو اُبی حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سو اونٹ دے گا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی۔ مسئلہ اور حضرت امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقودِ فاسدہ ربوا وغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ ان کی دلیل ہے الغرض سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگِ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہلِ فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا ڈالی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شرط کے اونٹ اُبی کی اولاد سے وصول کر لئے کیونکہ وہ اس درمیان میں مر چکا تھا سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کر دیں یہ غیبی خبر حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحتِ نبوت اور قرآنِ کریم کے کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے (خازن و مدارک) (۳) یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس سے قریب تر ہے (۴) اہلِ فارس پر (۵) جن کی حد دس ہے (۶) یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی مراد یہ ہے کہ پہلے اہلِ فارس کا غلبہ ہونا اور دوبارہ اہلِ روم کا یہ سب اللہ کے امر اور ارادے اور اس کے قضا و قدر سے ہے

أَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَائِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ﴿٨﴾

ایک مقرر میعاد سے ف۱۲ اور بے شک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں ف۱۳

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

اور کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا

ف۱۴ وہ ان سے زیادہ زور آور تھے اور زمین جوتی اور آباد کی ان ف۱۵

أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ

کی آبادی سے زیادہ اور ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے ف۱۶ تو اللہ کی شان

اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ ثُمَّ كَانَ

نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا ف۱۷ ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۱۸ پھر جنھوں نے

عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَ

حد بھر کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا کہ اللہ کی آیتیں جھٹلانے لگے اور

كَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ

ان کی ہنسی بناتے اللہ پہلے بناتا ہے پھر دوبارہ بنائے گا ف۱۹ پھر

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾

اس کی طرف پھرو گے ف۲۰ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرموں کی آس ٹوٹ جائے گی ف۲۱

بقیہ صفحہ ۷۲۸ کے (ت) کہ اس نے کتابیوں کو غیر کتابیوں پر غلبہ دیا اور اسی روز بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی (۸) جو اس نے فرمایا تھا کہ رومی چند برس میں پھر غالب ہوں گے (۹) یعنی بے علم ہیں (۱۰) تجارت، زراعت، تعمیر وغیرہ دنیوی دھندے اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کی بھی حقیقت نہیں جانتے اس کا بھی ظاہر ہی جانتے ہیں (۱۱) یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو عبث اور باطل نہیں بنایا ان کی پیدائش میں بے شمار حکمتیں ہیں (۱۲) یعنی ہمیشہ کے لئے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معین کر دی ہے جب وہ مدت پوری ہو جائے گی تو یہ فنا ہو جائیں گے اور وہ مدت قیامت قائم ہونے کا وقت ہے (۱۳) یعنی بعث بعد الموت پر ایمان نہیں لاتے (۱۴) کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے اجڑے ہوئے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لئے موجب عبرت ہیں (۱۵) اہل مکہ (۱۶) تو وہ ان پر ایمان نہ لائے پس اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا (۱۷) ان کے حقوق کم کرکے اور انھیں بغیر جرم کے ہلاک کرکے (۱۸) رسولوں کی تکذیب کرکے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا کر (۱۹) یعنی بعد موت زندہ کرے گا (۲۰) تو تمہارے اعمال کی جزا دے گا (۲۱) اور کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ ان کا کلام منقطع ہو جائے گا وہ ساکت رہ جائیں گے کیونکہ ان کے پاس پیش کرنے کے قابل کوئی حجت نہ ہوگی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ وہ رسوا ہوں گے

وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوا بِشُرَكَآئِهِمْ

اور ان کے شریک ۲۲ ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

كٰفِرِينَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا

منکر ہوجائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ ہو جائیں گے ۲۳ تو وہ

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿۱۵﴾

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغ کی کیاری میں ان کی خاطرداری ہوگی ۲۴

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَأُولٰٓئِكَ

اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتیں اور آخرت کا ملنا جھٹلایا ۲۵ وہ

فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَ

عذاب میں لا دھرے (ڈال دیئے) جائیں گے ۲۶ تو اللہ کی پاکی بولو ۲۷ جب شام کرو ۲۸ اور

حِينَ تُصْبِحُونَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ

جب صبح ہو ۲۹ اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں ۳۰ اور

عَشِيًّا وَّحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

کچھ دن رہے ۳۱ اور جب تمہیں دوپہر ہو ۳۲ وہ زندہ کو نکالتا ہے مردے سے ۳۳ اور

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ

مردے کو نکالتا ہے زندہ سے ۳۴ اور زمین کو جلاتا ہے اس کے مرے پیچھے ۳۵ اور یوں ہی

(۲۲) یعنی بت جنہیں وہ پوجتے تھے (۲۳) مومن و کافر پھر کبھی جمع نہ ہوں گے (۲۴) یعنی بستان جنت میں ان کا اکرام کیا جائے گا جس سے وہ خوش ہوں گے یہ خاطرداری جنتی نعمتوں کے ساتھ ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد سماع ہے کہ انہیں نغمات طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے (۲۵) بعث و حشر کے منکر ہوئے (۲۶) نہ اس عذاب میں تخفیف ہو نہ اس سے کبھی نکلیں (۲۷) پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و ثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنج گانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے فرمایا ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں (۲۸) اس میں مغرب و عشاء کی نمازیں آگئیں (۲۹) یہ نماز فجر ہوئی (۳۰) یعنی آسمان اور زمین والوں پر اس کی حمد لازم ہے (۳۱) یعنی تسبیح کرو کچھ دن رہے یہ نماز عصر ہوئی (۳۲) یہ نماز ظہر ہوئی حکمت نماز کے لئے یہ پنج گانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اس لئے کہ افضل وہ ہے جو مدام ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نماز میں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حوائج و ضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اول و وسط و آخر میں اور رات کے اول و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغول نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو (مدارک و خازن) (۳۳) جیسے کہ پرند کو انڈے سے اور انسان کو نطفہ سے اور مومن کو کافر سے (۳۴) جیسے کہ انڈے کو پرند سے نطفہ کو انسان سے کافر کو مومن سے (۳۵) یعنی خشک ہوجانے کے بعد مینہ برسا کر سبزہ اگا کر

تَخْرُجُوْنَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ

تم نکالے جاؤ گے (۳۶) اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے (۳۷) پھر جبھی تم

بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے

اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ

بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی (۳۸) بے شک

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف (۳۹) بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ

جاننے والوں کے لیے اور اس کی نشانیوں میں ہے رات اور دن میں تمہارا سونا (۴۰) اور اس کا

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ

فضل تلاش کرنا (۴۱) بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے (۴۲) اور اس کی

اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

نشانیوں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی (۴۳) اور امید دلاتی (۴۴) اور آسمان سے پانی اتارتا ہے

(۳۶) قبروں سے بعث و حساب کے لئے (۳۷) تمہاری اصل اور تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے (۳۸) کہ بغیر کسی پہلی معرفت اور بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت و ہمدردی ہے (۳۹) زبانوں کا اختلاف تو یہ ہے کہ کوئی عربی بولتا ہے کوئی عجمی کوئی اور کچھ اور رنگتوں کا اختلاف یہ ہے کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی گندمی اور یہ اختلاف نہایت عجیب ہے کیونکہ سب ایک اصل سے ہیں اور سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں (۴۰) جس سے تکان دور ہوتی ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے (۴۱) فضل تلاش کرنے سے کسب معاش مراد ہے (۴۲) جو گوش ہوش سے سنیں (۴۳) گرنے اور نقصان پہنچانے سے (۴۴) بارش کی

فَيُحْيِ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۲۴﴾

تو اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے ف۴۵

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿۲۵﴾

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں ف۴۶ پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا ف۴۷ جبھی تم نکل پڑو گے ف۴۸

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ﴿۲۶﴾

اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیر حکم ہیں

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾

اور وہی ہے کہ اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا ف۴۹ اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیے ف۵۰ اور اسی کے لئے ہے سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں ف۵۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے

ع ۸

ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ ۖ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ

تمہارے لئے ف۵۲ ایک کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے ف۵۳ کیا تمہارے لئے تمہارے ہاتھ کے غلاموں میں سے کچھ شریک ہیں ف۵۴ اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی ف۵۵ تو تم سب اس میں برابر ہو ف۵۶ تم ان سے ڈرو ف۵۷

(۴۵) جو سوچیں اور قدرتِ الٰہی پر غور کریں (۴۶) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ وہ دونوں بغیر کسی ستون کے قائم ہیں (۴۷) یعنی تمہیں قبروں سے بلانے کا اس طرح کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قبر والوں کے اٹھانے کے لئے صور پھونکیں گے تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو نہ اٹھے چنانچہ اس کے بعد ہی ارشاد فرماتا ہے (۴۸) یعنی قبروں سے زندہ ہو کر (۴۹) ہلاک ہونے کے بعد (۵۰) کیونکہ انسانوں کا تجربہ اور ان کی رائے یہی بتاتی ہے کہ کسی چیز کا اعادہ اس کی ابتداء سے سہل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی دشوار نہیں (۵۱) کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ معبودِ برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۵۲) اے مشرکو (۵۳) وہ مثل (کہاوت) یہ ہے (۵۴) یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں (۵۵) مال و متاع وغیرہ (۵۶) یعنی آقا اور خادم کو اس مال و متاع میں یکساں استحقاق ہو ایسا کہ (۵۷) اپنے مال و متاع میں بغیر ان

كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾

جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ۵۸ ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لیے

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي

بلکہ ظالم ۵۹ اپنی خواہشوں کے پیچھے ہو لیے بے جانے ۶۰ تو اسے کون ہدایت کرے

مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ

جسے خدا نے گمراہ کیا ۶۱ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ۶۲ تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی

لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا

اطاعت کے لیے ایک اکیلے اسی کے ہو کر ۶۳ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا ۶۴

تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا ۶۵ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

لوگ نہیں جانتے ۶۶ اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے ۶۷ اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَ

اور مشرکوں سے نہ ہو ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۶۸ اور

كَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾ وَإِذَا مَسَّ

ہوگئے گروہ گروہ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اسی پر خوش ہے ۶۹ اور جب لوگوں کو

(۵۸) مدعا یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مملوکوں کو اس کا شریک قرار دو۔ اے مشرکین تم اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں (۵۹) جنہوں نے شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم عظیم کیا ہے (۶۰) جہالت سے (۶۱) یعنی کوئی اس کا ہدایت کرنے والا نہیں (۶۲) جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے (۶۳) یعنی اخلاص کے ساتھ دین الٰہی پر باستقامت واستقلال قائم رہو (۶۴) فطرت سے مراد دین اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسی عہد پر جو الست بربکم فرما کر لیا گیا ہے بخاری شریف کی حدیث میں ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الٰہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا ہے (۶۵) یعنی دین الٰہی پر قائم رہنا (۶۶) اس کی حقیقت کو تو اس دین پر قائم رہو (۶۷) یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور طاعت کے ساتھ (۶۸) معبود کے باب میں اختلاف کر کے (۶۹) اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے

النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ

کو تکلیف پہنچتی ہے وف۷۰ تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے رحمت

رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا

کا مزہ دیتا ہے وف۷۱ جبھی ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دیئے کی ناشکری

آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۴﴾ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ

کریں تو برت لو وف۷۲ اب قریب جاننا چاہتے ہو وف۷۳ یا ہم نے ان پر کوئی سند

سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿۳۵﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ

اتاری وف۷۴ کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتا رہی ہے وف۷۵ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا

رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ

مزہ دیتے ہیں وف۷۶ اس پر خوش ہو جاتے ہیں وف۷۷ اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے وف۷۸ بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے بھیجا وف۷۹

إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿۳۶﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن

جبھی وہ ناامید ہو جاتے ہیں وف۸۰ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے

يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۳۷﴾ فَآتِ

چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے تو

ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

رشتہ دار کو اس کا حق دو وف۸۱ اور مسکین اور مسافر کو وف۸۲ یہ بہتر ہے

(۷۰) مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی (۷۱) اس تکلیف سے خلاصی عنایت کرتا ہے اور رحمت عطا فرماتا ہے (۷۲) دنیوی نعمتوں کو چند روز (۷۳) کہ آخرت میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے (۷۴) کوئی حجت یا کوئی کتاب (۷۵) اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے ایسا نہیں ہے نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند (۷۶) یعنی تندرستی اور وسعتِ رزق کا (۷۷) اور اتراتے ہیں (۷۸) قحط یا خوف یا اور کوئی بلا (۷۹) یعنی ان کی معصیتوں اور ان کے گناہوں کا (۸۰) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکر گزاری کرتا ہے اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے (۸۱) اس کے ساتھ سلوک اور احسان کرو (۸۲) ان کے حق دو صدقہ دے کر اور مہمان نوازی کر کے مسئلہ اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے (مدارک)

لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۖ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ

ان کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں (ف۸۳) اور انہیں کا کام بنا اور

مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ

تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ

اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ

بڑھے گی (ف۸۴) اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے (ف۸۵) تو انہیں کے

الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

دونے ہیں (ف۸۶) اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا

ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۗ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ

پھر تمہیں جلائے گا (ف۸۷) کیا تمہارے شریکوں میں (ف۸۸) بھی کوئی ایسا ہے جو اُن کاموں میں سے کچھ

شَيْءٍ ۗ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ

کرے (ف۸۹) پاکی اور برتری ہے اسے ان کے شرک سے چمکی خرابی خشکی اور

وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ

تری میں (ف۹۰) ان برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انہیں ان کے بعض کوتکوں کا

عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں (ف۹۱) تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو

(۸۳) اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب ہیں (۸۴) لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور آشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انہیں اس سے زیادہ دے گا یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب نہ ملے گا اور اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہوا (۸۵) نہ اس سے بدلہ لینا مقصود ہو نہ نام و نمود (۸۶) ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا ایک نیکی کا دس گنا دیا جائے گا (۸۷) بعد مرنے کے روزی دینا مارنا جلانا یہ سب کام اللہ ہی کے ہیں (۸۸) یعنی بتوں میں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں (۸۹) اس کے جواب سے مشرکین عاجز ہوئے اور انہیں دم مارنے کی مجال نہ ہوئی تو فرماتا ہے (۹۰) شرک و معاصی کے سبب سے قحط اور امساکِ باراں اور قلتِ پیداوار اور کھیتوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرتِ آتش زدگی اور غرق اور ہر شئے میں بے برکتی (۹۱) کفر و معاصی سے اور تائب ہوں

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ ﴿٤٢﴾

کیسا انجام ہوا اگلوں کا ان میں بہت مشرک تھے ف۹۲

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ

تو اپنا منہ سیدھا کر عبادت کے لئے ف۹۳ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جسے اللہ کی

لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ﴿٤٣﴾ مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَ

طرف سے ٹلنا نہیں ف۹۴ اس دن الگ پھٹ جائیں گے ف۹۵ جو کفر کرے اس کے کفر کا وبال اسی پر اور

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ

جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی لیے تیاری کر رہے ہیں ف۹۶ تاکہ صلہ دے ف۹۷ انہیں جو

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٤٥﴾

ایمان لائے اور اچھے کام کئے اپنے فضل سے بے شک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا

وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ سناتی ف۹۸ اور اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے

وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾

اور اس لیے کہ کشتی ف۹۹ اس کے حکم سے چلے اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ف۱۰۰ اور اس لیے کہ تم حق مانو ف۱۰۱

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ

اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے ف۱۰۲

(۹۲) کہ شرک کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے منازل و مساکن ویران پڑے ہیں انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کرو (۹۳) یعنی دینِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو (۹۴) یعنی روزِ قیامت (۹۵) یعنی حساب کے بعد متفرق ہو جائیں گے جنتی جنت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف (۹۶) کہ منازلِ جنت میں راحت و آرام پائیں (۹۷) اور ثواب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ (۹۸) بارش اور کثرتِ پیداوار کا (۹۹) دریا میں ان ہواؤں سے (۱۰۰) یعنی دریائی تجارتوں سے کسبِ معاش کرو (۱۰۱) ان نعمتوں کا اور اللہ کی توحید قبول کرو (۱۰۲) جو ان رسولوں کے صدقِ رسالت پر دلیلِ واضح تھیں تو اس قوم میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷

پھر ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا ف۱۰۳ اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ف۱۰۴

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ

اللہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں

كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

جیسا چاہے ف۱۰۵ اور اسے پارہ پارہ کرتا ہے ف۱۰۶ تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے

فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۸

پھر جب اسے پہنچاتا ہے ف۱۰۷ اپنے بندوں میں جس کی طرف چاہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝۴۹

اگرچہ اس کے اتارنے سے پہلے آس توڑے ہوئے تھے

فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ

تو اللہ کی رحمت کے اثر دیکھو ف۱۰۸ کیونکر زمین کو جِلاتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۱۰۹ بیشک

ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۵۰ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا

وہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اگر ہم کوئی ہوا

رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝۵۱ فَاِنَّكَ لَا

بھیجیں ف۱۱۰ جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں ف۱۱۱ تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں ف۱۱۲ اس لیے کہ تم

(۱۰۳) کہ دنیا میں انہیں عذاب کر کے ہلاک کر دیا (۱۰۴) یعنی انہیں نجات دینا اور کافروں کو ہلاک کرنا اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو آخرت کی کامیابی اور اعداء پر فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو بچائے گا اللہ تعالٰی اسے روزِ قیامت جہنم کی آگ سے بچائے گا یہ فرما کر سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ" (۱۰۵) قلیل یا کثیر (۱۰۶) یعنی کبھی تو اللہ تعالٰی ابر محیط بھیج دیتا ہے جس سے آسمان گھرا معلوم ہوتا ہے اور کبھی متفرق ٹکڑے علیحدہ علیحدہ (۱۰۷) یعنی مینہ کو (۱۰۸) یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو زندگی دیتی ہے اس سے سبزہ نکلتا ہے سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کو قوام ملتا ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالٰی یہ سبزے اور پھل پیدا کر کے (۱۰۹) اور خشک میدان کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے جس کی یہ قدرت ہے (۱۱۰) ایسی جو کھیتی اور سبزے کے لئے مضر ہو (۱۱۱) بعد اس کے کہ وہ سرسبز و شاداب تھی (۱۱۲) یعنی کھیتی زرد ہونے کے بعد ناشکری کرنے لگیں اور پہلی نعمت سے بھی مکر جائیں معنی یہ ہیں کہ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب انہیں رحمت پہنچتی ہے رزق ملتا ہے خوش ہو جاتے ہیں اور جب کوئی سختی آتی ہے کھیتی خراب ہوتی ہے تو پہلی نعمتوں سے بھی مکر جاتے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالٰی پر توکل کرتے اور جب نعمت پہنچتی شکر بجا لاتے اور جب بلا آتی صبر کرتے اور دعا و استغفار میں مشغول ہوتے اس کے بعد اللہ تبارک و تعالٰی اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی محرومی اور ان کے ایمان نہ لانے پر رنجیدہ نہ ہوں

تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَ

مُردوں کو نہیں سناتے (۱۱۳) اور نہ بہروں کو پکارنا سناؤ جب وہ پیٹھ دے کر پھریں (۱۱۴) اور

مَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ

نہ تم اندھوں کو (۱۱۵) ان کی گمراہی سے راہ پر لاؤ تو تم اسی کو سناتے ہو جو

يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے ہیں اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں

ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ

کمزور بنایا (۱۱۶) پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی (۱۱۷) پھر قوت کے بعد (۱۱۸)

بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾

کمزوری اور بڑھاپا دیا بناتا ہے جو چاہے (۱۱۹) اور وہی علم و قدرت والا ہے

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی (۱۲۰) وہ ایسے

كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ

ہی اوندھے جاتے تھے (۱۲۱) اور بولے وہ جن کو علم اور ایمان ملا (۱۲۲) بےشک تم رہے اللہ

كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا

کے لکھے ہوئے میں (۱۲۳) اٹھنے کے دن تک تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا (۱۲۴) لیکن تم نہ جانتے تھے

(۱۱۳) یعنی جن کے دل مرچکے اور ان سے کسی طرح قبولِ حق کی توقع نہیں رہی (۱۱۴) یعنی حق سننے سے بہرے ہوں اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر پھر گئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں (۱۱۵) یعنی نہ تم ان سے جو دل کے اندھے ہیں راہ۔ اس آیت سے بعض لوگوں نے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کیا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں چونکہ یہاں مُردوں سے مراد کفار ہیں جو دنیوی زندگی تو رکھتے ہیں مگر پند و موعظت سے منتفع نہیں ہوتے اس لئے انہیں مُردوں سے تشبیہ دی گئی جو دارالعمل سے گزر گئے اور وعظ و نصیحت سے منتفع نہیں ہوسکتے لہٰذا اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال درست نہیں اور کثرت احادیث سے مُردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کو آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے (۱۱۶) یعنی ضعیف حالت کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ ماں کے پیٹ میں بےجان تھا پھر بچہ ہوکر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضعف کے ہیں (۱۱۷) یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوت عطا فرمائی (۱۱۸) یعنی جوانی کی قوت کے بعد (۱۱۹) ضعف و قوت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اسی کے پیدا کرنے سے ہیں (۱۲۰) یعنی آخرت کو دیکھ کر اس وقت انہیں دنیا میں یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے (۱۲۱) یعنی ایسے ہی دنیا میں غلط و باطل باتوں پر جمتے اور حق سے پھرتے تھے اور بعث کا انکار کرتے تھے جیسے کہ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں اس کی بھی قسم سے ان کا حال اسی طرح اہل محشر کے سامنے رسوا ہوگا اور سب دیکھیں گے کہ یہ مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صریح جھوٹ بول رہے ہیں (۱۲۲) یعنی انبیاء و ملائکہ و مومنین ان کا رد کریں گے اور فرمائیں گے تم جھوٹ کہتے ہو (۱۲۳) یعنی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سابق علم میں لوح محفوظ میں لکھا تھا اسی کے مطابق تم قبروں میں رہے (۱۲۴) جس کے تم دنیا میں منکر تھے

يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ

یقین لاتے ہیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انہیں کا

الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ

کام بنا اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں (۲)

لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰٓئِكَ

کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے (۳) اور اسے ہنسی بنالیں ان

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٦﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا

کے لیے ذلت کا عذاب ہے اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے (۴)

كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٧﴾

جیسے انہیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ٹینٹ (گرانی) ہے (۵) تو اسے دردناک عذاب کا مژدہ دو

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ﴿٨﴾

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے چین کے باغ ہیں

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ کا وعدہ ہے سچا اور وہی عزت و حکمت والا ہے اس نے

السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن

آسمان بنائے بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں (۶) اور زمین میں ڈالے لنگر (۷) کہ

(۲) لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں افسانے اسی میں داخل ہیں شان نزول یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا سرور کائنات (محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳) یعنی بہ ارادہ جہالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکیں اور آیات الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کریں (۴) اور بالکل طرف التفات نہ کرے (۵) اور وہ بہرا ہے (۶) یعنی کوئی ستون تمہیں ہے تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے (۷) بلند پہاڑوں کے

إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا

لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَ

تجھے علم نہیں (۲۱) تو ان کا کہنا نہ مان (۲۲) اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے (۲۳) اور

اتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا

اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا (۲۴) پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ

تم کرتے تھے (۲۵) اے میرے بیٹے برائی اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر

فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ

کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو (۲۶) اللہ اسے لے آئے گا (۲۷)

إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ

بے شک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے (۲۸) اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے

وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے (۲۹) اس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے

الْأُمُورِ ﴿١٧﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ

کام ہیں (۳۰) اور کسی سے بات کرنے میں (۳۱) اپنا رخسارہ کج نہ کر (۳۲) اور زمین میں اِتراتا نہ چل

(۲۱) یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں (۲۲) نخعی نے کہا کہ والدین کی طاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو ان کی طاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں (۲۳) حسنِ اخلاق اور حسنِ سلوک اور احسان و تحمل کے ساتھ (۲۴) یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ یہی مذہب اہلِ سنت و جماعت کہتے ہیں (۲۵) تمہارے اعمال کی جزا دے کر وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ سے یہاں تک جو مضمون ہے یہ حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کا نہیں ہے بلکہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالیٰ کے شکرِ نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی طاعت اور اس کا محل ارشاد فرمایا اس کے بعد پھر حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کا مقولہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے فرزند سے فرمایا (۲۶) کیسی ہی پوشیدہ جگہ ہو اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی (۲۷) روزِ قیامت اور اس کا حساب فرمائے گا (۲۸) یعنی ہر صغیر و کبیر اس کے احاطۂ علمی میں ہے (۲۹) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے سے (۳۰) ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا (۳۱) براہِ تکبر (۳۲) یعنی جب آدمی بات کریں تو انہیں حقیر جان کر ان کی طرف سے رخ پھیرنا جیسا متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا غنی و فقیر سب کے ساتھ بتواضع پیش آنا

مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ

بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا فخر کرتا اور میانہ چال چل ۳۳

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿١٩﴾ ع ۸ / ۱۱

اور اپنی آواز کچھ پست کر ۳۴ بے شک سب آوازوں میں بری آواز آواز گدھے کی ۳۵

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ۳۶ اور

اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی ۳۷ اور بعضے آدمی اللہ کے

يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا

بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب ۳۸ اور جب

قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ

ان سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے

اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٢١﴾ وَمَنْ

اپنے باپ دادا کو پایا ۳۹ کیا اگرچہ شیطان ان کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا ہو ۴۰ اور جو

يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے ۴۱ اور ہو نیکوکار تو بے شک اس نے مضبوط گرہ تھامی

(۳۳) نہ بہت تیز نہ بہت سست کہ یہ دونوں مذموم ہیں ایک میں تکبر ہے اور ایک میں چھچھورا پن۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے۔ (۳۴) یعنی شور و شغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر۔ (۳۵) مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے کہ گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے۔ (۳۶) آسمانوں میں مثل سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا نہریں کانیں پہاڑ درخت پھل چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو۔ (۳۷) ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء و حواس ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علم و معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمت باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیے تمہارا افشائے حال نہ کیا سزا میں جلدی نہ فرمائی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ درستی اعضاء اور حسن صورت ہے اور نعمت باطنہ اعتقاد قلبی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسن خلق۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکام شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنہ شفاعت۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتح یاب ہونا ہے اور نعمت باطنہ ملائکہ کا امداد کے لئے آنا۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنہ ان کی محبت۔ رزقنا اللہ تعالیٰ اتباعہ ومحبتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (۳۸) جو کہیں گے جہل و نادانی ہوگا اور شان الٰہی میں اس طرح کی زبان درازی سخت بیباکی اور گمراہی ہے۔ شان نزول یہ آیت نضر بن حارث و ابی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علمی و جہالت ہونے کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔ (۳۹) یعنی اپنے باپ دادا کے طریقے پر رہیں گے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۴۰) جب بھی وہ اپنے باپ دادا ہی کی پیروی کئے جائیں گے۔ (۴۱) دین خالص اس کے لئے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہو اپنے کام اس پر تفویض کرے اس پر بھروسہ رکھے

الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ

اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کاموں کی انتہا اور جو کفر کرے تو تم (۳۲) اس کے کفر سے غم

كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

نہ کھاؤ انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم انہیں بتا دیں گے جو کرتے تھے (۳۳) بے شک اللہ دلوں کی بات

الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

جانتا ہے ہم انہیں کچھ برتنے دیں گے (۳۴) پھر انہیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے (۳۵)

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو (۳۶) بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ

اور زمین میں ہے (۳۷) بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب

مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا

قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور (۳۸) تو

نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا

اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی (۳۹) بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور

(۳۲) اے سیدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳۳) یعنی ہم انہیں ان کے اعمال کی سزا دیں گے (۳۴) یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں (۳۵) آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے (۳۶) یہ ان کے اقرار پر انہیں الزام دینا ہے کہ جس نے آسمان و زمین پیدا کئے وہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے تو واجب ہوا کہ اسی کی حمد کی جائے اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے (۳۷) سب اس کے مملوک و مخلوق و بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں (۳۸) اور ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے (۳۹) کیونکہ معلوماتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں شانِ نزول: جب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے آپ فرماتے ہیں وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم، یا سب مراد ہیں انہوں نے کہا کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے اس میں ہر شے کا علم ہے حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علمِ الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو تو تمہیں نفع ہو انہوں نے کہا آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں کہ آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی تو علمِ قلیل اور خیرِ کثیر کیسے جمع ہو اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے کہا تھا کہ مکہ میں جا کر رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتے ہیں یہ عنقریب تمام ہو جائے گا پھر قصہ ختم، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝۲۸ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا ف۵۰ بےشک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ

کہ اللہ رات لاتا ہے دن کے حصہ میں اور دن کرتا ہے رات کے حصہ میں ف۵۱ اور اس نے سورج اور

وَ الْقَمَرَ ؗ كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۲۹

چاند کام میں لگائے ف۵۲ ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۵۳ اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ

یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے ف۵۴ اور اس کے سوا جن کو پوجتے ہیں سب باطل ہیں ف۵۵

وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝۳۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ

اور اس لئے کہ اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ

بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ

کے فضل سے ف۵۶ تاکہ تمہیں وہ اپنی کچھ نشانیاں دکھائے ف۵۷ بےشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے

شَكُوْرٍ ۝۳۱ وَ اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ

شکر گزار کو ف۵۸ اور جب ان پر ف۵۹ آپڑتی ہے کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ کو پکارتے ہیں نرے اسی پر عقیدہ

الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ

رکھتے ہوئے ف۶۰ پھر جب انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے ف۶۱ اور ہماری آیتوں کا

(۵۰) اللہ پر کچھ دشوار نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کن سے سب کو پیدا کر دے (۵۱) یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر اور جو وقت ایک میں سے گھٹتا ہے دوسرے میں بڑھ جاتا ہے (۵۲) بندوں کے نفع کے لئے (۵۳) یعنی روز قیامت تک یا اپنے اپنے اوقات معینہ تک سورج آخر سال تک اور چاند آخر ماہ تک (۵۴) وہی ان اشیاء مذکورہ پر قادر ہے تو وہی مستحق عبادت ہے (۵۵) فنا ہونے والے ان میں سے کوئی مستحق عبادت نہیں ہو سکتا (۵۶) اس کی رحمت اور اس کے احسان سے (۵۷) عجائب قدرت کی (۵۸) جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالٰی کی نعمتوں کا شکر گزار ہو صبر و شکر یہ دونوں صفتیں مومن کی ہیں (۵۹) یعنی کفار پر (۶۰) اور اس کے حضور تضرع و زاری کرتے ہیں اور اسی سے دعا و التجا اس وقت ماسوا کو بھول جاتے ہیں (۶۱) اپنے ایمان و اخلاص پر قائم رہتا کفر کی طرف نہیں ہوتا شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت عکرمہ بن ابی جہل کے حق میں نازل ہوئی جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا تو وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے وہاں باد مخالف نے گھیرا اور خطرے میں پڑ گئے تو عکرمہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالٰی ہمیں اس خطرے سے نجات دے تو میں ضرور سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا یعنی اطاعت کروں گا اللہ تعالٰی نے کرم کیا ہوا ٹھہر گئی اور عکرمہ مکہ مکرمہ کی طرف آ گئے اور اسلام لائے اور بڑا مخلصانہ اسلام لائے اور بعض ان میں ایسے تھے جنہوں نے عہد وفا نہ کیا ان کی نسبت اگلے جملہ میں ارشاد ہوتا ہے

بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝۳۲ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا

انکار نہ کرے گا مگر ہر بڑا بے وفا ناشکرا ۔ اے لوگو ۶۲ اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو

لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْــًٔا ؕ

جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی کامی (کاروباری) بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے ۶۳

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ۶۴ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ۶۵ اور ہرگز تمہیں اللہ کے

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۳۳ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ

علم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی ۶۶ بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم ۶۷ اور اتارتا ہے مینہ

وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ

اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور

مَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۳۴

کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے ۶۸

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ ۳۲ مَكِّيَّةٌ ۷۵	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۳۰ — رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورۂ سجدہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

الٓمّٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ اَمْ

کتاب کا اتارنا ۲ بے شک پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا

(۶۲) یعنی اے اہلِ مکہ (۶۳) روزِ قیامت ہر انسان نفسی نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا نہ کافروں کی مسلمان اولاد انہیں فائدہ پہنچا سکے گی نہ مسلمان ماں باپ کافر اولاد کو (۶۴) اس دن ضرور آنا اور بعث، حساب و جزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے (۶۵) جس کی تمام نعمتیں اور لذتیں زائل ہیں کہ ان کے شیفتہ ہو کر نعمتِ ایمان سے محروم ہو جاؤ (۶۶) یعنی شیطان دور دراز کی امیدوں میں ڈال کر معصیتوں میں جسارت کر دے (۶۷) شانِ نزول: یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی اور یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کو کیا کروں گا یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مروں گا اس کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی (۶۸) جس کو چاہے اپنے اولیاء اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کرے اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر تو اس نے سورۂ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریقِ معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے گا اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآنِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے (خازن، بیضاوی، احمدی، روح البیان وغیرہ)

يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم

کہتے ہیں ان کی بنائی ہوئی ہے[3] بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ ایسے لوگوں کو جن کے

مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ

پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا[5] اس امید پر کہ وہ راہ پائیں اللہ ہے جس نے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا[6]

مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ

اس سے چھوٹ کر تمہارا کوئی حمایتی اور نہ سفارشی[7] تو کیا تم دھیان نہیں کرتے کام کی

الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ

تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک[8] پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا[9] اس دن کہ جس کی مقدار

أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ

ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں[10] یہ ہے[11] ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت

الرَّحِيمُ ﴿٦﴾ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ

و رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی[12] اور پیدائش انسان کی ابتدا

مِن طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ

مٹی سے فرمائی[13] پھر اس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے[14] پھر

(۱) سورۂ سجدہ مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے جو اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ حرف ہیں (۲) یعنی قرآن کریم کا معجزہ کہ اس طرح کہ اس کے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی عبارت بنانے سے تمام فصحاء و بلغاء عاجز رہ گئے (۳) مشرکین کہ یہ کتاب مقدس (۴) یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (۵) ایسے لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا (۶) جو اس کی شان کے لائق ہے (۷) یعنی اے گروہ کفار جب تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو نہ تمہیں کوئی مددگار ملے گا جو تمہاری مدد کرسکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے (۸) یعنی دنیا کے قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و ارادہ اور قضا و قدر سے (۹) امر و تدبیر فنا ہونے کے بعد (۱۰) یعنی ایام دنیا کے حساب سے اور وہ دن روز قیامت ہے روز قیامت کی درازی بعض کافروں کے لئے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لئے پچاس ہزار برس کے برابر جیسے کہ سورۂ معارج میں ہے تَعْرُجُ الْمَلٰئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ اور مومن پر یہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا (۱۱) خالق و مدبر جل جلالہ (۱۲) حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کے لئے بہتر ہے اور اس کو ایسے اعضاء عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لئے مناسب ہیں (۱۳) حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے بنا کر (۱۴) یعنی نطفہ سے

سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ۱۵ اور تمہیں کان اور آنکھیں اور

الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ

دل عطا فرمائے ۱۶ کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ۱۷ کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے ۱۸

ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ

کیا پھر نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ۱۹ تم فرماؤ

يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱

تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ۲۰ پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ۲۱

ع ۱۱ / ۱۴

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا

اور کہیں تم دیکھو جب مجرم ۲۲ اپنے رب کے پاس سر نیچے ڈالے ہوں گے ۲۳ اے ہمارے رب اب ہم

وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا

نے دیکھا ۲۴ اور سنا ۲۵ ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا ۲۶ اور اگر ہم چاہتے

كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

ہر جان کو اس کی ہدایت فرماتے ۲۷ مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ

جنوں اور آدمیوں سب سے ۲۸ اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے

(۱۵) اور اس کو بے حس بے جان ہونے کے بعد حساس اور جاندار کیا (۱۶) تاکہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو (۱۷) منکرین بعث (۱۸) اور مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے اجزاء مٹی سے ممتاز نہ رہیں گے (۱۹) یعنی موت کے بعد اٹھنے اور زندہ کئے جانے کا انکار کرکے وہ اس انتہا تک پہنچے ہیں کہ عاقبت کے تمام امور کے منکر ہیں حتی کہ رب کے حضور حاضر ہونے کے بھی (۲۰) اس فرشتہ کا نام عزرائیل ہے علیہ السلام اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ اس کی روح قبض کر لیتے ہیں مروی ہے کہ ملک الموت کے لئے دنیا مثل کف دست کر دی گئی ہے تو وہ مشارق و مغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھا لیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں (۲۱) اور حساب و جزا کے لئے زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے (۲۲) یعنی کفار و مشرکین (۲۳) اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہو کر اور عرض کرتے ہوں گے (۲۴) مرنے کے بعد اٹھنے اور تیرے وعدہ و وعید کے صدق کو جن کے ہم دنیا میں منکر تھے (۲۵) تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں (۲۶) اور اب ہم ایمان لے آئے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دے گا (۲۷) اور اس پر ایسا لطف کرتے کہ اگر وہ اس کو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کافروں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کریں گے (۲۸) جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے

إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا

ملنے(۲۹) ہم نے تمہیں چھوڑ دیا(۳۰) اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کیے کا بدلہ ہماری

يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا

آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں(۳۱)

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۩ ﴿١٥﴾ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے(۳۲)

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿١٦﴾ فَلَا

اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے(۳۳) اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی

تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا

جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے(۳۴) صلہ ان کے کاموں

يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَّا يَسْتَوُونَ ﴿١٨﴾

کا(۳۵) تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے(۳۶) یہ برابر نہیں

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا

جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں ان کے

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا

کاموں کے صلہ میں مہمانداری(۳۷) رہے وہ جو بے حکم ہیں(۳۸) ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی

(۲۹) اور دنیا میں ایمان نہ لائے تھے (۳۰) عذاب میں اب تمہاری طرف التفات نہ ہوگا (۳۱) تواضع اور خشوع سے اور نعمت اسلام پر شکرگزاری کے لئے (۳۲) یعنی خواب استراحت کے بستروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں (۳۳) یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں یہ تہجد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے شان نزول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہ پڑھ لیتے (۳۴) جس سے وہ چین پائیں گے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی (۳۵) یعنی ان طاعتوں کا جو انہوں نے دنیا میں ادا کیں (۳۶) یعنی کافر ہے شان نزول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا دوران گفتگو میں کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں بہت زبان دراز ہوں میری نوک سناں تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے دار ہوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لئے ان میں سے کوئی قابل مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ انتہا کا ذلیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہو سکتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی (۳۷) یعنی مومنین صالحین کی جنت ماویٰ میں عزت و اکرام کے ساتھ مہمانداری کی جائے گی (۳۸) نافرمان کافر ہیں

أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ

اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا چکھو اس

النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ

آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ضرور ہم انہیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب فـ۳۹

دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ

اس بڑے عذاب سے پہلے فـ۴۰ جسے دیکھنے والا امید کرے کہ وہ باز آئیں گے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے

بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَ

رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے ان سے منہ پھیر لیا فـ۴۱ بے شک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں اور

لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ

بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب فـ۴۲ عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو فـ۴۳ اور ہم نے اسے فـ۴۴

هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا

بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کیا اور ہم نے ان میں سے فـ۴۵ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے بتاتے فـ۴۶

لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

جبکہ انہوں نے صبر کیا فـ۴۷ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے تھے بے شک تمہارا رب ان میں فیصلہ کر دے گا فـ۴۸

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا

قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے فـ۴۹ اور کیا انہیں فـ۵۰ اس پر ہدایت نہ ہوئی

(۳۹) دنیا ہی میں قتل اور گرفتاری اور قحط و امراض وغیرہ میں مبتلا کر کے چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضور کی ہجرت سے قبل قریش امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار اور کتے تک کھا گئے (۴۰) یعنی عذاب آخرت سے (۴۱) اور آیات میں غور نہ کیا اور ان کے وضوح و ارشاد سے فائدہ نہ اٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا (۴۲) یعنی توریت (۴۳) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے ملنے میں اور یہ معنی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کرو چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے (۴۴) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا توریت کو (۴۵) یعنی بنی اسرائیل میں سے (۴۶) لوگوں کو خدا کی طاعت اور اس کی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع توریت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے متبعین (۴۷) اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والی مصیبتوں پر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے (۴۸) یعنی انبیاء میں اور ان کی امتوں میں یا مومنین و مشرکین میں (۴۹) امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کر دے گا (۵۰) یعنی اہل مکہ کو

ع ۱ / ۱۵

مِّنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں (قومیں) ہلاک کر دیں کہ آج یہ ان کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں وہ۵۱ بے شک اس میں

لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ

ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں وہ۵۲ اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی طرف

الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا

وہ۵۳ پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں وہ۵۴ تو کیا

يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

انہیں سوجھتا نہیں وہ۵۶ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو وہ۵۷

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

تم فرماؤ فیصلہ کے دن وہ۵۸ کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے وہ۵۹

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو وہ۶۰ بے شک انہیں بھی انتظار کرنا ہے وہ۶۱

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ ۳۳ مَدَنِيَّةٌ ۹۰ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰياتها ۷۳ رکوعاتها ۹

سورۂ احزاب مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وہ۱ | اس میں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) وہ۲ اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا وہ۳ بے شک

(۵۱) جیسے عاد و ثمود و قوم لوط کے (۵۲) یعنی اہل مکہ جب بسلسلۂ تجارت شام کے سفر کو جاتے ہیں تو ان لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں (۵۳) جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں (۵۴) جس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں (۵۵) چوپائے بھوسہ اور وہ خود غلہ (۵۶) کہ وہ یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادرِ برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے مردوں کا زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید (۵۷) مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبردار اور نافرمان کو ان کے حسبِ عمل جزا دے گا اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے گا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا اس پر کافر بطور تمسخر و استہزاء کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اس کا وقت کب آئے گا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے (۵۸) جب عذاب الٰہی نازل ہوگا (۵۹) توبہ و معذرت کی فیصلہ کے دن سے یا روزِ قیامت مراد ہے یا روزِ فتح مکہ یا روزِ بدر بہر تقدیر اگر روزِ قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو دنیا سے نکلنے کے بعد ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لانے کے لئے دنیا میں واپس آنا میسر آئے گا اور اگر فیصلہ کے دن سے روزِ بدر یا روزِ فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہ ہیں کہ جبکہ عذاب آجائے اور وہ لوگ قتل ہونے لگیں تو حالتِ قتل میں ان کا ایمان مقبول نہ کیا جائے گا اور نہ عذاب مؤخر کر کے انہیں مہلت دی جائے چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انہیں گھیر لیا اور انہوں نے دیکھا کہ اب قتل سر پر آگیا کوئی امید خلاصی کی نہیں تو انہوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد نے قبول نہ فرمایا اور انہیں قتل کر دیا (جمل وغیرہ) (۶۰) ان پر عذاب نازل ہونے کا (۶۱) بخاری و مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ جمعہ نمازِ فجر میں یہ سورت یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑھتے تھے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب تک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورت اور سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے تھے نہ سوتے تھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ سجدہ عذابِ قبر سے محفوظ رکھتی ہے [illegible]

(۱) سورۂ احزاب مدنیہ ہے اس میں نو رکوع تہتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اسی کلمے اور پانچ ہزار سات سو نوے حرف ہیں (۲) [illegible] اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ

اللہ علم و حکمت والا ہے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے بیشک

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اے لوگو اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کام

وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ

بنانے والا اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے اور تمہاری

اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ

ان عورتوں کو جنہیں تم ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي

بیٹا بنایا یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی

السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا

راہ دکھاتا ہے انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے

اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں

فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

جو نادانستہ تم سے صادر ہوا ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو اور اللہ بخشنے والا

بقیہ صفحہ ۷۵۰ = ساتھ خطاب فرمایا جس کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ کہے گئے نام پاک کے ساتھ یا محمد فرما کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود آپ کی تکریم اور آپ کا احترام اور آپ کی فضیلت کا ظاہر کرنا ہے (مدارک) (۳) شانِ نزول ابو سفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو الاعور سلمی جنگِ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کے لئے امان حاصل کر کے انہوں نے یہ کہا کہ آپ لات عزیٰ منات وغیرہ بتوں کو جنہیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمائیے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لئے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپ کے رب کو کچھ نہ کہیں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں اس لئے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مقصود ہے آپ کی امت سے فرمانا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقضِ عہد کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلافِ شرع بات نہ مانو (۴) کہ ایک میں اللہ کا خوف ہو دوسرے میں کسی اور کا جب ایک ہی دل ہے تو اللہ ہی سے ڈرے۔ شانِ نزول ابو معمر حمید فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت (سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو معمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں ابو سفیان سے ملاقات ہوئی تو ابو سفیان نے پوچھا کیا حال ہے کہا لوگ بھاگ گئے تو ابو سفیان نے پوچھا ایک جوتی ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کیوں ہے کہا اس کی مجھے خبر ہی نہیں میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں میں ہیں اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ دو دل ہوتے تو جوتی ہاتھ میں لئے ہوئے نہ بھول جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دو دل بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز زمانہ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظہار کرتا تھا تو وہ لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اس کی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہہ دیتا تو اس کو حقیقی بیٹا قرار دے کر شریکِ میراث ٹھہراتے اور اس کی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کے لئے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح

رَّحِيمًا ۝٥ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ

مہربان ہے یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے ف۱۴ اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں ف۱۵

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں ف۱۶ بہ نسبت اور مسلمانوں

وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ

اور مہاجروں کے ف۱۷ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو ف۱۸ یہ کتاب

فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٦ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ

میں لکھا ہے ف۱۹ اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا ف۲۰ اور

مِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَ

تم سے ف۲۱ اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور

اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝٧ لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ

ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ف۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے ف۲۳

وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو اللہ کا احسان

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ

اپنے اوپر یاد کرو ف۲۴ جب تم پر کچھ لشکر آئے ف۲۵ تو ہم نے ان پر آندھی اور

بقیہ صفحہ ۷۵۲ = حرام جانتے ان سب کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی (۵) یعنی ظہار سے عورت ماں کے مثل حرام نہیں ہو جاتی ظہار منکوحہ کو کسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جس کو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے مثلاً کسی نے اپنی بی بی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو وہ مظاہر ہو گیا مسئلہ ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے مسئلہ ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کا کھلانا ہے مسئلہ کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے (ہدایہ) (۶) نہ وہ انہیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہیں (۷) یعنی بی بی کو ماں کے مثل کہنا اور لے پالک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے نہ بی بی ماں ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا فرزند اپنا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے زبان طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کر لی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زر خرید تھے انہوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انہیں ہبہ کر دیا حضور نے انہیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس نہ گئے حضور کی خدمت ہی میں رہے حضور ان پر شفقت و کرم فرماتے تھے اس لئے لوگ انہیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس سے وہ حقیقۃً حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود و منافقین کا طعن محض غلط اور بیجا ہوا اللہ تعالیٰ نے یہاں ان طاعنین کی تکذیب فرمائی اور انہیں جھوٹا قرار دیا (۸) حق کی لہٰذا لے پالکوں کو ان کے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ (۹) جن سے وہ پیدا ہوئے (۱۰) اور اس وجہ سے تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت نہ کر سکو (۱۱) تو تم انہیں بھائی کہو اور جس کے لے پالک ہیں اس کا بیٹا نہ کہو (۱۲) ممانعت سے پہلے یا یہ معنی ہیں کہ اگر تم نے لے پالکوں کو خطاءً ان کے پرورش کرنے والوں کا بیٹا کہہ دیا یا کسی غیر کی اولاد کو محض زبان کی سبقت سے بیٹا کہا تو ان صورتوں میں گناہ نہیں (۱۳) ممانعت کے بعد (۱۴) دنیا و دین کے تمام امور میں اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ رأفت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کے لئے دنیا و آخرت میں

جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ

وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے ف۲۶ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف۲۷ جب کافر تم پر آئے

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ

تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے ف۲۸ اور جب کہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں ف۲۹ اور دل

الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ

گلوں کے پاس آگئے ف۳۰ اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے امید و یاس کے ف۳۱ وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں

الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

کی جانچ ہوئی ف۳۲ اور خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے اور جب کہنے لگے منافق

وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾

اور جن کے دلوں میں روگ تھا ف۳۳ ہمیں اللہ و رسول نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا ف۳۴

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا ف۳۵ اے مدینہ والو ف۳۶ یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں ف۳۷

وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا

تم گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ ف۳۸ نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ ہمارے گھر بے حفاظت ہیں اور وہ

هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ

بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا اور اگر ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف

بقیہ صفحہ ۷۵۳ = سب سے زیادہ اولیٰ ہوں، اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں مِنْ اَنْفُسِھِمْ کے بعد وَھُوَ اَبٌ لَّھُمْ بھی ہے مجاہد نے کہا کہ تمام انبیاء اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں (۱۵) تعظیم و حرمت میں اور نکاح کے ہمیشہ کے لئے حرام ہونے میں اور اس کے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں خالہ نہ کہا جائے گا (۱۶) توارث میں (۱۷) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اولو الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا (۱۸) اس طرح کہ جس کے لئے چاہو کچھ وصیت کرو تو وصیت ثلث مال کے قدر میں توارث پر مقدم کی جائے گی خلاصہ یہ ہے کہ اول مال ذوی الفروض کو دیا جائے گا پھر عصبات کو پھر نسبی ذوی الفروض پر رد کیا جائے گا پھر ذوی الارحام کو دیا جائے گا پھر مولی الموالاۃ کو (تفسیر احمدی) (۱۹) یعنی لوح محفوظ میں (۲۰) رسالت کی تبلیغ اور دین حق کی دعوت دینے کا (۲۱) خصوصیت کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی فضیلت کے اظہار کے لئے ہے (۲۲) یعنی انبیاء سے یا ان کی تصدیق کرنے والوں سے (۲۳) یعنی جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور انہیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے یا مومنین سے ان کی تصدیق کا سوال کرے یا یہ معنی ہیں کہ انبیاء کو جو ان کی امتوں نے جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کی تذلیل و تبکیت ہے (۲۴) جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جس کو غزوۂ خندق کہتے ہیں جو جنگ احد سے ایک سال بعد تھی جبکہ مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں محاصرہ کر لیا گیا تھا (۲۵) قریش اور غطفان اور یہود قریظہ و نضیر کے (۲۶) یعنی ملائکہ کے لشکر غزوۂ احزاب کا مختصر بیان یہ غزوہ شوال ۴ یا ۵ ہجری میں پیش آیا جب یہود بنی نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے اکابر مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں ابوسفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو (محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ تو ہم حق پر ہیں یا محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾

سے آئیں پھر ان سے کفر چاہتیں تو ضرور ان کا مانگا دے بیٹھتے اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ

اور بے شک اس سے پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ

عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿١٥﴾ قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ

کا عہد پوچھا جائے گا تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر موت یا

الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ ذَا

قتل سے بھاگو اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیئے جاؤ گے مگر تھوڑی تم فرماؤ وہ کون ہے

الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ

جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے اگر وہ تمہارا برا چاہے یا تم پر مہر (رحم) فرمانا چاہے

وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ

اور وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار بے شک

اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا

اللہ جانتا ہے تمہارے ان کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ اور

يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٨﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ

لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے تمہاری مدد میں کمی کرتے (بخل کرتے) ہیں پھر جب ڈر کا وقت آئے

بقیہ صفحہ ۷۵۴ یہودیوں نے کہا تمہیں حق پر ہو اس پر قریش خوش ہوئے اسی پر آیت اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ نازل ہوئی پھر یہودی قبائل غطفان، قیس، غیلان وغیرہ میں گئے وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب ان کے موافق ہو گئے اس طرح انہوں نے جابجا دورے کئے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف تیار کر لیا جب سب لوگ تیار ہو گئے تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کی ان زبردست تیاریوں کی اطلاع دی یہ اطلاع پاتے ہی حضور نے بمشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کھدوانی شروع کر دی اس خندق میں مسلمانوں کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا مسلمان خندق تیار کر کے فارغ ہی ہوئے تھے کہ مشرکین بارہ ہزار کا لشکر گراں لے کر ان پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کا محاصرہ کر لیا خندق مسلمانوں کے اور ان کے درمیان حائل تھی اس کو دیکھ کر متحیر ہوئے اور کہنے لگے یہ ایسی تدبیر ہے جس سے عرب لوگ اب تک واقف نہ تھے اب انہوں نے مسلمانوں پر تیراندازی شروع کی اور اس محاصرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے مسلمانوں پر خوف غالب ہوا اور وہ بہت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ان پر تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری رات میں اس ہوا نے ان کے خیمے گرا دیئے طنابیں توڑ دیں کھونٹے اکھاڑ دیئے ہانڈیاں الٹ دیں آدمی زمین پر گرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیج دیئے جنہوں نے کفار کو لرزا دیا اور ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کے لئے بھیجا وقت نہایت سرد تھا یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روانہ ہوتے وقت ان کے چہرے اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے ان پر سردی اثر نہ کر سکی اور یہ دشمن کے لشکر میں پہنچ گئے وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگریزے اڑ اڑ کر لوگوں کے لگ رہے تھے آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی عجب پریشانی کا عالم تھا لشکر کفار کے سردار ابو سفیان ہوا کا یہ عالم دیکھ کر اٹھے اور انہوں نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے یہ اعلان ہونے کے بعد ہر ایک نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا حضرت حذیفہ نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اس کے بعد ابو سفیان نے کہا اے گروہ قریش تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چکے بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں ان کی طرف سے اندیشہ ناک خبریں پہنچی ہیں ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو

رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ

تم انہیں دیکھو گے تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی

الْمَوْتِ ۚ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى

ہو پھر جب ڈر کا وقت نکل جائے ف۴۷ تمہیں طعنے دینے لگیں تیز زبانوں سے مال غنیمت کے

الْخَيْرِ ۚ أُولٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى

لالچ میں ف۴۸ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ف۴۹ تو اللہ نے ان کے عمل اکارت کر دیئے ف۵۰ اور یہ اللہ کو

اللّٰهِ يَسِيرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ

آسان ہے وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی نہ گئے ف۵۱ اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو ان

يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ

کی ف۵۲ خواہش ہوگی کہ کسی طرح گاؤں میں نکل کر ف۵۳ تمہاری خبریں پوچھتے ف۵۴ اور اگر

كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ

وہ تم میں رہتے جب بھی نہ لڑتے مگر تھوڑے ف۵۵ بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ

بہتر ہے ف۵۶ اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو

كَثِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ

بہت یاد کرے ف۵۷ اور جب مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ

ع ۲ / ۱۲ / ۱۸

بقیہ صفحہ ۷۵۵ - ہو بس اب یہاں سے کوچ کر دو میں کوچ کرتا ہوں ابو سفیان یہ کہہ کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی کوچ کوچ کا شور مچ گیا ہوا ہر چیز کو الٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا لاد کر لے جانا اس کو شاق ہو گیا اس لئے کثیر سامان چھوڑ گیا (جمل) (۲۷) یعنی تمہارا خندق کھودنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا (۲۸) یعنی وادی کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ مالک بن عوف نصری و عیینہ بن حصن فزاری کی سرکردگی میں ایک ہزار کی جمعیت لے کر اور ان کے ساتھ طلیحہ بن خویلد اسدی بنی اسد کی جمعیت لے کر اور حیی بن اخطب یہودی قریظہ کی جمعیت لے کر اور وادی کی زیریں جانب مغرب سے قریش اور کنانہ بسرکردگی ابو سفیان بن حرب (۲۹) اور شدت رعب و ہیبت سے حیرت میں آ گئیں (۳۰) خوف و اضطراب انتہا کو پہنچ گیا (۳۱) منافق تو یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا نام و نشان باقی نہ رہے گا کفار کی اتنی بڑی جمعیت سب کو فنا کر ڈالے گی اور مسلمانوں کو اللہ تعالٰی کی طرف سے مدد آنے اور اپنے فتحیاب ہونے کی امید تھی (۳۲) اور ان کا صبر و اخلاص محل امتحان پر رہا گیا (۳۳) یعنی ضعف اعتقاد (۳۴) یہ بات معتب بن قشیر نے کفار کے لشکر دیکھ کر کہی تھی کہ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو ہمیں فارس و روم کی فتح کا وعدہ دیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی یہ مجال بھی نہیں کہ اپنے ڈیرے سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہے (۳۵) یعنی منافقین کے ایک گروہ نے (۳۶) یہ مقولہ منافقین کا ہے انہوں نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہا تو مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہئے حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں (۳۷) یعنی رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لشکر میں (۳۸) یعنی بنی حارثہ و بنی سلمہ (۳۹) یعنی اسلام سے منحرف ہو جاتے (۴۰) یعنی آخرت میں اللہ تعالٰی اس کو دریافت فرمائے گا کہ کیوں وفا نہیں کیا گیا (۴۱) کیونکہ جو مقدر ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا (۴۲) یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھی بھاگ کر تھوڑے ہی دن جتنی عمر باقی ہے اتنے ہی دنیا کو برتو گے اور یہ ایک قلیل مدت ہے (۴۳) یعنی اس کو تمہارا قتل یا ہلاک منظور ہو تو اس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا (۴۴) امن و عافیت عطا فرما کر (۴۵) اور سید عالم محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو چھوڑ دو ان کے ساتھ جہاد میں نہ رہو اس میں جان کا خطرہ ہے شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی

وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ٘ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًاؕ﴿۲۲﴾ مِنَ

اور اس کے رسول نے ۵۹ اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے ۶۰ اور اس سے انہیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا

الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى

مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا ۶۱ تو ان میں کوئی اپنی منت پوری

نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ﳲ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًاۙ﴿۲۳﴾ لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ

کر چکا ۶۲ اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے ۶۳ اور وہ ذرا نہ بدلے ۶۴ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا

بِصِدْقِهِمْ وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْؕ اِنَّ

صلہ دے اور منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے یا انہیں توبہ دے بے شک

اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًاۚ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ نے کافروں کو ۶۵ ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا کہ کچھ

یَنَالُوْا خَیْرًاؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا

بھلا نہ پایا ۶۶ اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی ۶۷ اور اللہ زبردست عزت

عَزِیْزًاۚ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

والا ہے اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی ۶۸ انہیں ان کے

صَیَاصِیْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ

قلعوں سے اتارا ۶۹ اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو ۷۰ اور

بقیہ صفحہ ۷۵۶ (۴۵) یعنی ابو سفیان کے ہاتھوں سے ... ہو کر ناچتے ہوئے لشکری ان پر ... تمہیں پکڑ لے گا تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے ہمیں تمہارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسایہ ہو ہمارے پاس چلے آؤ یہ جو ... عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابو سفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکتے تھے اور اس میں انہوں نے بہت کوشش کی لیکن جس قدر انہوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات و استقلال اور بڑھتا گیا (۴۶) ریاکاری اور دکھاوے کے لئے (۴۷) اور اس سے غنیمت حاصل ہو (۴۸) اور یہ کہیں ہمیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو (۴۹) حقیقت میں اگرچہ زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا (۵۰) یعنی چونکہ حقیقت میں وہ مومن نہیں تھے اس لئے ان کے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کر دیئے (۵۱) یعنی منافقین اپنی بزدلی و نامردی سے ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار قریش و غطفان و یہود وغیرہ ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ بھاگ چکے (۵۲) یعنی منافقین کی اپنی نامردی کی بدولت یہی آرزو ہے (۵۳) مدینہ طیبہ کے آنے جانے والوں سے (۵۴) کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلہ میں ان کی کیا حالت رہی (۵۵) ریاکاری اور عذر رکھنے کے لئے تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ جنگ میں شریک تھے (۵۶) ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے (۵۷) ہر موقع پر اس کا ذکر کرے خوشی میں بھی رنج میں بھی تنگی میں بھی فراخی میں بھی (۵۸) کہ تمہیں شدت و بلا پہنچے گی اور تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں آئیں گی اور لشکر جمع ہو ہو کر تم پر ٹوٹیں گے اور انجام کار تم غالب ہو گے اور تمہاری مدد فرمائی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ الآیہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پچھلی نو یا دس راتوں میں لشکر تمہاری طرف آنے والے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ اس میعاد پر لشکر آگئے تو کہا یہ ہے وہ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا (۵۹) یعنی جو ان کے وعدے ہیں سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی ہمیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور مکہ مکرمہ اور روم و فارس بھی فتح ہوں گے (۶۰) حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید

تَأْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿٢٦﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

ایک گروہ کو قید فلا اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال فلا اور

وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا

اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے فلا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اے

ع ۱۹

النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ

غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرما دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی

زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٢٨﴾ وَ

آرائش چاہتی ہو فلا تو آؤ میں تمہیں مال دوں فلا اور اچھی طرح چھوڑ دوں فلا اور

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے

اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ

تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے اے نبی کی بیبیو جو تم میں

يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ

صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے فلا اس پر اوروں سے دونا عذاب ہو گا فلا

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾

اور یہ اللہ کو آسان ہے

بقیہ صفحہ گذشتہ = اور حضرت حمزہ و حضرت مصعب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا (۶۱) جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا جیسے کہ حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۶۲) اور شہادت کا انتظار کر رہا ہے جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۶۳) اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے والے بھی اس میں منافقین اور مریض القلب لوگوں پر تعریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے (۶۴) یعنی قریش و غطفان وغیرہ کے لشکروں کو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے (۶۵) ناکام و نامراد واپس ہوئے (۶۶) دشمن فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی تختیوں سے بھاگ نکلے (۶۷) یعنی بنی قریظہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل قریش و غطفان وغیرہ احزاب کی مدد کی تھی (۶۸) اس میں غزوۂ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ آخر ذی قعدہ ۴ھ یا ۵ھ میں ہوا جب غزوۂ خندق میں شب کو مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جس کا اوپر کی آیات میں ذکر ہو چکا ہے اس شب کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور ہتھیار اتار دیئے اسی روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھویا جا رہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور نے ہتھیار اتار دیئے فرشتوں نے چالیس روز سے ہتھیار نہیں رکھے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ ندا کر دی جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر حضور بھی روانہ ہو گئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہنچے یہاں تک کہ بعض حضرات نماز عشاء کے بعد پہنچے لیکن انہوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے بنی قریظہ میں پہنچ کر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لئے انہوں نے عصر بعد عشاء پڑھی اور اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت نہ فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ [illegible] میرے حکم پر قلعوں سے اتر آؤ انہوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اترو گے اس پر وہ راضی ہوئے اور حضرت سعد بن معاذ کو ان کے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کر دیئے جائیں

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ

اور جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں

اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ

سے دونا ثواب دیں گے ۷۹ اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ۸۰ اے نبی کی بی بیو تم

كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

اور عورتوں کی طرح نہیں ہو ۸۱ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا

الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ

روگی کچھ لالچ کرے ۸۲ ہاں اچھی بات کہو ۸۳ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ

اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی ۸۴ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے

الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى

ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے ۸۵ اور یاد کرو جو تمہارے

فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا

گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت ۸۶ بے شک اللہ ہر باریکی جانتا

بقیہ صفحہ ۷۵۸ ۔۔ عورتیں اور بچے قید کئے جائیں چنانچہ مدینہ شریف میں خندق کھودی گئی اور وہاں لا کر ان سب کی گردنیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حیی بن اخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ چھ سو یا سات سو جوان تھے جو گردنیں کاٹ کر خندق میں ڈال دیئے گئے (مدارک وجمل) (۶۹) یعنی مقاتلین کو (۷۰) عورتوں اور بچوں کو (۷۱) نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں (۷۲) اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے (۷۳) یعنی اگر تمہیں مال کثیر اور اسباب عیش درکار ہے شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال زہد تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لئے یہ خاطر اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو تخییر دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں پانچ قریشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ حفصہ بنت فاروق ام حبیبہ بنت ابی سفیان ام سلمہ بنت ابی امیہ سودہ بنت زمعہ اور چار غیر قریشیہ زینب بنت جحش اسدیہ میمونہ بنت حارث ہلالیہ صفیہ بنت حیی بن اخطب خیبریہ جویریہ بنت حارث مصطلقیہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انہوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا مسئلہ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے (۷۴) جس عورت کے ساتھ بعد نکاح خلوت صحیحہ ہوئی ہو اس کو طلاق دی جائے تو کچھ سامان دینا مستحب ہے اور وہ سامان تین کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے یہاں مال سے یہی مراد ہے جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اس کو قبل دخول طلاق دی تو یہ جوڑا دینا واجب ہے (۷۵) یعنی کی صورت کے (۷۶) جیسے کہ شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور ان کے ساتھ کج خلقی سے پیش آنا کیونکہ بدکاری سے تو اللہ تعالٰی انبیاء کی بیبیوں کو پاک رکھتا ہے (۷۷) کیونکہ جس شخص کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور واقع ہو تو وہ قصور بھی دوسروں کے قصور سے زیادہ سخت قرار دیا جاتا ہے مسئلہ اسی لئے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے قبیح ہوتا ہے اور اسی لئے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ

عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ

نے اسے نعمت دی ف۹۰ اور تم نے اسے نعمت دی ف۹۱ کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے ف۹۲ اور اللہ سے ڈر ف۹۳ اور

تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ

تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا ف۹۴ اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا ف۹۵ اور اللہ

اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا

زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو ف۹۶ پھر جب زید کی غرض اس سے نکل چکی ف۹۷ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے

لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ

دی ف۹۸ کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بی بیوں میں

اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ

جب ان سے ان کا کام ختم ہو جائے ف۹۹ اور اللہ کا حکم ہو کر رہنا نبی پر کوئی

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي

حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لیے مقرر فرمائی ف۱۰۰ اللہ کا دستور چلا آرہا

الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾

ہے ان میں جو پہلے گزر چکے ف۱۰۱ اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا

وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی کا خوف

بقیہ صفحہ ۷۶۰ سے نفرت دلائی جائے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب دی جائے (۸۶) یعنی سنت (۸۷) شانِ نزول اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواجِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر کئے گئے اور ان کے ساتھ ان کی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ اسلام ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے دوسرا ایمان کہ وہ اعتقاد صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے تیسرا مرتبہ قنوت یعنی طاعت ہے (۸۸) اس میں چوتھے مرتبہ کا بیان ہے کہ وہ صدق نیت و صدق اقوال و افعال ہے اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو رضائے الٰہی کے لئے اختیار کیا جائے اس کے بعد چھٹے مرتبہ خشوع کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے اس کے بعد ساتویں مرتبہ صدقہ کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں بطریق فرض و نفل دینا ہے پھر آٹھویں مرتبہ صوم کا بیان ہے یہ بھی فرض و نفل دونوں کو شامل ہے منقول ہے کہ جس نے ہر ہفتہ ایک درم صدقہ کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایام بیض کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد نویں مرتبہ عفت کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے سب سے آخر میں دسویں مرتبہ کثرت ذکر کا بیان ہے ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر قرأت قرآن علم دین کا پڑھنا پڑھانا نماز وعظ نصیحت میلاد شریف نعت شریف پڑھنا سب داخل ہیں کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں جب شمار ہوتا ہے جبکہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے (۸۹) شانِ نزول یہ آیت زینب بنت جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی امیمہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور ہی کی خدمت میں رہتے تھے حضور نے زینب کے لئے ان کا پیام دیا اس کو زینب نے اور ان کے بھائی نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہو گئے اور

إِلَّا اللّٰهَ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ

نہ کرتے اور اللہ بس ہے حساب لینے والا ف۹۹ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے

رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

باپ نہیں ف۱۰۰ ہاں اللہ کے رسول ہیں ف۱۰۱ اور سب نبیوں کے پچھلے ف۱۰۲ اور اللہ سب کچھ

شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾

جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو

وَّسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهُ

اور صبح و شام اس کی پاکی بولو ف۱۰۳ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے ف۱۰۴

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے ف۱۰۵ اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ

ان کے لیے ملتے وقت کی دعا سلام ہے ف۱۰۶ اور ان کے لیے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے اے غیب کی خبریں بتانے

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ

والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر ف۱۰۷ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ف۱۰۸ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے

بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

بلاتا ف۱۰۹ اور چمکا دینے والا آفتاب ف۱۱۰ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا

رکوع ۵

بقیہ صفحہ ۷۶۱ = حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا اور حضور نے ان کا مہر دس دینار ساٹھ درہم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (ایک پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے فائدہ بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خیال از سر تا پا صحیح نہیں کیونکہ وہ حر تھے کہ قیدی سے بالخصوص اہل عرب شرعاً کوئی شخص مرقوق یعنی مملوک نہیں ہو جاتا اور روز مرہ نقلیت کا تقاضا اہل لغت کو قول نہیں کہا جاتا کذا فی الجمل (۹۰) اسلام کی ہدایت کی تکمیل تو فضب ہے (۹۱) آزاد فرما کر مراد اس سے حضرت زید ہیں کہ حضور نے انہیں آزاد کیا اور ان کی پرورش فرمائی (۹۲) شان نزول جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو چکا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپ کے ازواج طاہرات میں داخل ہوں گی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت زینب کی تند گفتاری تیز زبانی عدم اطاعت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۹۳) زینب پر تکبر و ایذائے شوہر کے الزام لگانے میں (۹۴) یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہو گی اور اللہ تعالیٰ انہیں ازواج مطہرات میں داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا (۹۵) یعنی جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی تو آپ کو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کرنے کا اور ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دیں گے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی مقصود یہ ہے کہ امر مباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہئے (۹۶) اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (۹۷) اور حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی (۹۸) حضرت زینب کی عدت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انہوں نے سر جھکا کر کامل

فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَ

فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور ان کی ایذا پر درگزر فرماؤ ۱۱۴ اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کارساز اے ایمان والو جب

نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ

تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ

تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں جسے گنو ۱۱۵ تو انہیں کچھ فائدہ دو ۱۱۶ اور اچھی

سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي

طرح سے چھوڑ دو ۱۱۷ اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لیے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو

آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَ

تم مہر دو ۱۱۸ اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں ۱۱۹ اور

بَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ

تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں

اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا

جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ۱۲۰ اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان

بقیہ صفحہ ۷۶۲ ۔ شرم ... سے انہیں ... پیغام ... سے ... اس معاملہ میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو میں اس پر راضی ہوں ... پروردگار کی طرف متوجہ ہوئیں اور انہوں نے نماز شروع کر دی ... حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا (۹۹) یعنی تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح جائز ہے (۱۰۰) یعنی اللہ تعالیٰ نے جو ان کے لئے مباح کیا اور باب نکاح میں ان کو وسعت دی اسمیں ... نے میں کچھ حرج نہیں (۱۰۱) یعنی انبیاء علیہم السلام کو ... میں وسعت دی گئی کہ ... سے زیادہ عورتیں ان کے لئے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیاں تھیں یہ ان کے خاص احکام ہیں ان کے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی ان پر معترض ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لئے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال اس میں یہود کا رد ہے جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں انہیں بتا دیا گیا کہ یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لئے تعدد ازواج میں خاص احکام تھے (۱۰۲) تو کیا ضرور ہے ... (۱۰۳) تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لئے حلال نہ ہوتی قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے انہوں نے بچپن میں وفات پائی (۱۰۴) اور سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر و لازم الطاعت ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اس کے لئے ثابت نہیں ہوتے (۱۰۵) یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث تو حد تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے (۱۰۶) یعنی ... کے

أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ

تمہیں ان کا حسن بھائے مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال (۱۳۱) اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ﴿٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ

ہر چیز پر نگہبان ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں (۱۳۲) نہ حاضر ہو

إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا

جب تک اذن نہ پاؤ (۱۳۳) مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو (۱۳۴) ہاں

دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ

جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں

لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ

دل بہلاؤ (۱۳۵) بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے (۱۳۶) اور اللہ

لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن

حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے (۱۳۷) برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے

وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن

باہر مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی (۱۳۸) اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ

تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ

رسول اللہ کو ایذا دو (۱۳۹) اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو (۱۴۰)

بقیہ صفحہ ۷۶۴ سے راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوارِ ہدایت سے راہیاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوت سے منافذِ ابصار اور قلوب و ارواح کو منور کیا حقیقت میں آپ کا وجودِ مبارک ایسا آفتابِ عالم تاب ہے جس سے ہزارہا آفتاب بنا دیئے اسی لئے اس کی صفت میں منیر ارشاد فرمایا گیا (۱۱۴) جب تک کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم دیا جائے (۱۱۵) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبلِ قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں۔ مسئلہ خلوتِ صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت نہ ہوئی ہو۔ مسئلہ یہ حکم مومنہ اور کتابیہ دونوں کو عام ہے لیکن آیت میں مومنات کا ذکر اس طرف اشارہ ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے (۱۱۶) مسئلہ یعنی اگر ان کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو قبلِ خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں (۱۱۷) اچھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے (۱۱۸) مہر کی تعجیل اور عقد میں تعیین افضل ہے شرطِ حلت نہیں کیونکہ مہر کا معجل طریقہ پر دینا یا اس کو مقرر کرنا اولیٰ اور بہتر ہے واجب نہیں (تفسیر احمدی) (۱۱۹) مثل حضرت صفیہ و جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جن کو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا۔ مسئلہ غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لئے ہے کیونکہ مملوکاتِ ملکِ یمین خواہ خرید سے ملک میں آئیں خواہ ہبہ سے یا وراثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں (۱۲۰) ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ساتھ ہجرت کئے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاص حضور کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس قید کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے (۱۲۱) معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کے لئے اس مسلمان عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اپنی جان آپ کو ہبہ کرے بشرطیکہ آپ اس سے نکاح چاہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ ایک فرضی صورت کا حکم ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرف بزوجیت ہوئی ہوں اور بعض مفسرین کہتے ہیں اپنی جانیں حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کرنے والی بیبیاں میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور ام شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں (تفسیر احمدی) (۱۲۲) یعنی نکاح بے مہر خاص آپ کے لئے جائز ہے امت کے لئے نہیں امت پر

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَیْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ

بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ف۱۲۲ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْۤ

تو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے ان پر مضائقہ نہیں ف۱۲۳

اٰبَآىٕهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآىٕهِنَّ وَ لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ

ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں

وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآىٕهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ

اور بھانجوں اور اپنے دین کی عورتوں ف۱۲۴ اور اپنی کنیزوں میں ف۱۲۵

وَ اتَّقِیْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ

اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے بے شک

اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر

عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

درود اور خوب سلام بھیجو ف۱۲۶ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں ف۱۲۷ اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف۱۲۸

بقیہ ۷۶۵ = بہرحال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا قصداً مہر کی نفی کریں مسئلہ نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے (۱۲۳) یعنی بیبیوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر اور گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چار عورتوں تک نکاح میں [illegible] مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (۱۲۴) جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کے لئے نفس ہبہ سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں (۱۲۵) یعنی آپ کو اختیار دیا گیا کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور [illegible] مقرر کریں [illegible] باوجود اس اختیار کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے [illegible] بجز حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج میں ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے نبی جان عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جس کو چاہیں قبول کریں اس کے ساتھ تزوج فرمائیں اور جس کو چاہیں نہ قبول فرمائیں (۱۲۶) یعنی ازواج میں سے آپ نے جس کو معزول یا ساقط القسمۃ کر دیا ہو آپ جب چاہیں اس کی طرف التفات فرمائیں اور اس کو نوازیں اس کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے (۱۲۷) جب وہ یہ جانیں گی کہ یہ تفویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے (۱۲۸) یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں جنہیں آپ نے اختیار دیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول کو اختیار کیا (۱۲۹) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ امت کے لئے چار (۱۳۰) یعنی انہیں طلاق دے کر ان کی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کرو [illegible] ایسا کرنا [illegible] یہ پابندی [illegible] ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دیا تھا تو انہوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور آسائش دنیا کو ترک کر دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پر اکتفا فرمایا اور آخر تک یہی بیبیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہیں حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آخر میں حضور کے لئے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر یہ آیت منسوخ ہے اور اس کا ناسخ آیت "اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ" ہے (۱۳۱) وہ تمہارے لئے حلال نہیں اور [illegible]

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں

فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ف۱۴۹ اے نبی اپنی بیبیوں

وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ

اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں ف۱۵۰

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو ف۱۵۱ تو ستائی نہ جائیں ف۱۵۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ

اگر باز نہ آئے منافق ف۱۵۳ اور جن کے دلوں میں روگ ہے ف۱۵۴ اور

الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ

مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے ف۱۵۵ تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے ف۱۵۶ پھر وہ مدینہ میں تمہارے

فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا

پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ف۱۵۷ پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل

تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

کیے جائیں اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزر گئے ف۱۵۸ اور تم

بقیہ صفحہ ۶۶۶ ف حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک میں آئیں اور ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جو بہت چھوٹی عمر میں وفات پا گئے (۱۳۲) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لئے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی وجہ سے آیت وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کی سکونت تھی وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وفات فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک انہی میں رہیں وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواج طاہرات کو ہبہ نہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی اسی لئے ازواج مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل کر دیئے گئے جو وقف ہے اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے (۱۳۳) اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگرچہ خاص ازواج رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اس کا تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتیں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال حیا اور شان کرم و حسن اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جائیے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسن آداب کا اعلیٰ ترین معلم ہے (۱۳۴) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے کو جانا [illegible]

الربع

لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ﴿۶۲﴾ یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا

اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ف۱۵۹ تم فرماؤ اس کا

عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا ﴿۶۳﴾

علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو ف۱۶۰

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ

بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے

لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۶۵﴾ یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ

اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار ف۱۶۱ جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے

یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ

کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ف۱۶۲ اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم

اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ

اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے ف۱۶۳ تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب انہیں آگ

مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا

کا دونا عذاب دے ف۱۶۴ اور ان پر بڑی لعنت کر اے ایمان والو ف۱۶۵ ان جیسے نہ

كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ

ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا ف۱۶۶ تو اللہ نے اسے بری فرما دیا اس بات سے جو انہوں نے کہی ف۱۶۷ اور موسیٰ اللہ کے

۸ ع ۵

بقیہ صفحہ ۷۶۷ = (۱۳۵) کہ یہ اہل خانہ کی تکلیف اور ان کے حرج کا باعث ہے (۱۳۶) اور ان سے چلے جانے کے لئے نہیں فرماتے تھے (۱۳۷) یعنی ازواج مطہرات سے (۱۳۸) کہ وسوسوں اور خطروں سے امن رہتی ہے (۱۳۹) اور کوئی کام ایسا کرو جو خاطر اقدس پر گراں ہو (۱۴۰) کیونکہ جس عورت سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی اسی طرح وہ کنیزیں جو بار یاب خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لئے حرام ہیں (۱۴۱) اس میں اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپ کی حرمت ہر حال میں واجب کی (۱۴۲) یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے شان نزول جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا ہم بھی ان بیبیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۴۳) یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں (۱۴۴) یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور جسم چھپانا لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کے لئے کھولنے ضروری ہوتے ہیں (جمل) (۱۴۵) یہاں چچا اور ماموں کا صراحۃً ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں (۱۴۶) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جا سکتا ہے اور مستقل طور پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ مسئلہ درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے اللھم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یا رب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت

وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾

یہاں آبرو والا ہے۱۶۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۱۶۹

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ

تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا۱۷۰ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی۱۷۱

عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ

آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور

اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾

اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی بیشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ

تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور

الْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَ

مشرک عورتوں کو۱۷۲ اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی اور

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ع ۵

بقیہ صفحہ ۷۶۸ = میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کرکے اور دنیا و آخرت میں ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء و مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کرکے۔ مسئلہ: درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے (۱۴۷) وہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو شانِ الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منزہ اور پاک ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ان پر دنیا میں لعنت (۱۴۸) آخرت میں (۱۴۹) شانِ نزول: یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایذا دیتے تھے اور ان کے حق میں بدگوئی کرتے تھے۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مومنین و مومنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے (۱۵۰) اور سر چہرے کو چھپائیں جب کسی حاجت کے لئے ان کو نکلنا ہو (۱۵۱) کہ یہ حرہ ہیں (۱۵۲) اور منافقین ان کے درپے نہ ہوں۔ منافقین کی عادت تھی کہ وہ باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے اس لئے حرہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھک کر سر اور منہ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز کر دیں (۱۵۳) اپنے نفاق سے (۱۵۴) اور جو برے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے (۱۵۵) جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور یہ مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو ہزیمت ہو گئی وہ قتل کر ڈالے گئے، دشمن چڑھا چلا آ رہا ہے اور اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور ان کو پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے (۱۵۶) اور تمہیں ان پر مسلط کریں گے (۱۵۷) پھر مدینہ طیبہ ان سے خالی کرا لیا جائے گا اور وہاں سے نکال دیئے جائیں گے (۱۵۸) یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسے حرکات کرتے تھے ان کے لئے بھی سنت الٰہیہ یہی رہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں (۱۵۹) کہ کب قائم ہو گی۔ شانِ نزول: مشرکین تو تمسخر و استہزاء کے طور پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا کرتے تھے گویا کہ ان کو بہت جلدی ہے اور یہود اس کو امتحاناً پوچھتے تھے کیونکہ توریت میں اس کا علم مخفی رکھا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا (۱۶۰) اس میں جلدی

سُوْرَۃُ سَبَاٍ مَّکِّیَّۃٌ ۵۸ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۵۴ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۂ سبا مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ

سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ف۲ اور

الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ① يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ

آخرت میں اسی کی تعریف ہے ف۳ اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے ف۴

وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ

اور جو زمین سے نکلتا ہے ف۵ اور جو آسمان سے اترتا ہے ف۶ اور جو اس میں چڑھتا ہے ف۷ اور وہی ہے

الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ② وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ

مہربان بخشنے والا اور کافر بولے ہم پر قیامت نہ آئے گی ف۸ تم فرماؤ

بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي

کیوں نہیں میرے رب کی قسم بیشک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والا ف۹ اس سے غیب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا

آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ③ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ

ایک صاف بتانے والی کتاب میں ہے ف۱۰ تاکہ صلہ دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

بقیہ صفحہ ۷۶۹ [illegible] والوں کو تہدید اور استہزاء سے [illegible] کرنے والوں کا [illegible] (۶۲) جو پہلی امتوں سے ہو چکے (۶۳) یعنی [illegible] تو ہم [illegible] عذاب [illegible] (۶۴) [illegible] سرداروں [illegible] کی اطاعت [illegible] اپنی جماعت کے عالموں کے [illegible] انہیں کفر کی تلقین کی (۶۵) کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا (۶۶) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو [illegible] اور کوئی کلمہ ایسا [illegible] کا باعث ہو (۶۷) [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ حضرت ہمارے ساتھ [illegible] (۶۸) اس طرح [illegible] ایک روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے غسل کے لئے ایک تنہائی کی جگہ پتھر پر کپڑے اتار کر رکھے اور غسل شروع کیا پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگا آپ کپڑے لینے کے لئے اس کی طرف [illegible] بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ جسم مبارک پر کوئی داغ اور کوئی عیب نہیں ہے (۶۸) صاحب جاہ اور صاحب مراتب [illegible] مستجاب الدعوات (۶۹) یعنی سچی اور درست حق و انصاف کی اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو یہ سب بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر کرم فرمائے گا اور (۷۰) تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہاری طاعتیں قبول فرمائے گا (۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا انہیں آسمانوں و زمین و پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دئیے جائیں گے اور ادا نہ کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے [illegible] کا حج و ناپ تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی نہیں جو امانت دار نہ ہو [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے [illegible] کسی مومن کی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] امانت اعیان [illegible] میں [illegible] پیش فرمائی تھی [illegible] اور انسان کو [illegible] تم [illegible]

أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ④ وَالَّذِينَ سَعَوْ فِي آيَاتِنَا

یہ ہیں جن کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی (ف۵) اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں

مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ⑤ وَيَرَى الَّذِينَ

ہرانے کی کوشش کی (ف۶) ان کے لیے سخت عذاب دردناک میں سے عذاب ہے اور جنہیں

أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي

علم ملا (ف۷) وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا (ف۸) وہی حق ہے اور عزت والے

إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ⑥ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ

سب خوبیوں سراہے کی راہ بتاتا ہے اور کافر بولے (ف۹) کیا ہم تمہیں بتا دیں

عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ

ایسا مرد جو تمہیں خبر دے کہ جب تم پرزہ ہو کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمہیں نیا

جَدِيدٍ ⑦ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا

بننا ہے کیا اللہ پر اس نے جھوٹ باندھا یا اسے سودا ہے (ف۱۰) بلکہ وہ جو

يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ⑧ أَفَلَمْ يَرَوْا

آخرت پر ایمان نہیں لاتے (ف۱۱) عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا انہوں نے نہ دیکھا

إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن

جو ان کے آگے اور پیچھے ہے آسمان اور زمین (ف۱۲) ہم

بقیہ صفحہ سابقہ: عذاب کیا جائے گا ... [illegible] ... خوف و خشیت تھا اور امانت ... [illegible] ... آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی گئی ... [illegible] ... اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب فرمائے اور مومنین جو امانت کے ادا کرنے والے ہیں ... [illegible] ... ان پر رحمت و مغفرت کرے ... [illegible] ... (خازن)

(۱) سورۂ سبا مکیہ ہے سوائے آیت وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ... اس میں چھ رکوع چون آیتیں ... [illegible]

(۲) یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے تو وہی حمد و ثنا کا مستحق اور سزاوار ہے (۳) یعنی جیسے دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ایسے ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے ... [illegible] ... (۴) یعنی زمین کے اندر داخل ہوتا ہے جیسے بارش کا پانی اور مردے اور دفینے (۵) جیسے کہ سبزہ اور درخت اور چشمے اور کانیں اور بوقت حشر مردے (۶) جیسے ... [illegible] ... (۷) جیسے کہ فرشتے اور ... [illegible] ... (۸) یعنی ... قیامت کے آنے کا انکار کیا (۹) ... [illegible] ... (۱۰) ... [illegible] ... (۱۱) ... [illegible] ... (۱۲) ... [illegible] ... (۱۳) یعنی صحابۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible]

نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ﴿١٠﴾ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَ

چاہیں تو انہیں ف۲۱ زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں بیشک اس ف۲۲ میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے ف۲۳ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا ف۲۴ اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو ف۲۵ اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کیا ف۲۶ کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ ف۲۷ اور تم سب نیکی کرو بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں اور سلیمان کے بس میں ہوا کر دی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ ف۲۸ اور ہم نے اس کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا ف۲۹ اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے اس کے رب کے حکم سے ف۳۰ اور جو ان میں ہمارے حکم سے پھرے ف۳۱ ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے اس کے لیے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل ف۳۲ اور تصویریں ف۳۳ اور

کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس مقولہ کا رد فرمایا کہ یہ دونوں باتیں نہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دونوں سے مبرا ہیں (۱۸) یعنی آخرت و حساب کا انکار کرنے والے (۱۹) یعنی کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان و زمین کی طرف نظر ہی نہیں کی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر طرف سے احاطہ میں ہیں اور زمین و آسمان کے اقطار سے باہر نہیں جا سکتے اور ملک خدا سے نہیں نکل سکتے اور انہیں بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں انہوں نے آیات اور رسول کی تکذیب و انکار کے وحشت انگیز جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے خوف نہ کھایا اور اپنی اس حالت کا خیال کر کے نہ ڈرے (۲۰) ان کی تکذیب و انکار کی سزا میں قارون کی طرح (۲۱) نظر و فکر (۲۲) جو دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حشر پر اور ان کے منکر کے عذاب پر اور ہر شے پر قادر ہے (۲۳) یعنی نبوت اور کتاب اور کہا گیا ہے ملک اور ایک قول یہ ہے کہ حسن صوت وغیرہ تمام چیزیں جو آپ کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا (۲۴) جب وہ تسبیح کریں ان کے ساتھ تسبیح کرو چنانچہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح سنی جاتی اور پرند جھک آتے یہ آپ کا معجزہ تھا (۲۵) کہ آپ کے دست مبارک میں آ کر مثل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھوکے بنا لیتے اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے سب لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورت انسان بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے بھی حسب عادت یہی سوال کیا تو فرشتہ نے کہا کہ داؤد ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بندہ خدا وہ کون سی خصلت ہے اس نے کہا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر آپ بیت المال سے وظیفہ نہ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا اس لئے آپ نے بارگاہ الٰہیہ میں دعا کی کہ ان کے لئے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے آپ اپنے اہل و عیال کا گزارہ کریں اور بیت المال (خزانہ شاہی) سے آپ بے نیاز ہو جائیں آپ کی دعا مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لوہے کو نرم کیا اور آپ کو صنعت زرہ سازی کا علم دیا سب سے پہلے زرہ بنانے والے آپ ہی ہیں آپ روزانہ

قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾

بیری وغیرہ ف۵۱ ہم نے انہیں یہ بدلہ دیا ان کی ناشکری ف۵۲ کی سزا اور ہم کسے سزا دیتے ہیں اسی کو جو ناشکرا ہے

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً

اور ہم نے کئے تھے ان میں ف۵۳ اور ان شہروں میں جن میں ہم نے برکت رکھی ف۵۴ سر راہ کتنے شہر ف۵۵

وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿١٨﴾ فَقَالُوْا

اور انہیں منزل کے اندازے پر رکھا ف۵۶ ان میں چلو راتوں اور دنوں امن و امان سے ف۵۷ تو بولے

رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ

اے ہمارے رب ہمیں سفر میں دوری ڈال ف۵۸ اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انہیں کہانیاں کر دیا ف۵۹

وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ

اور انہیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا ف۶۰ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے ہر بڑے

شَكُوْرٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا

شکر والے کے لئے ف۶۱ اور بے شک ابلیس نے انہیں اپنا گمان سچ کر دکھایا ف۶۲ تو وہ اس کے پیچھے ہو لئے مگر ایک گروہ

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا

کہ مسلمان تھا ف۶۳ اور شیطان کا ان پر ف۶۴ کچھ قابو نہ تھا مگر

لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ

اس لئے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے شک میں ہے اور تمہارا رب

بقیہ صفحہ ۷۷۳ = وفات سے مطلع ہوتے (۳۹) اور ایک سال تک عمارت کے کاموں میں مشغول رہتے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنا اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا اس عمارت کے پورا ہونے سے قبل حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات کا وقت آگیا تو آپ نے اپنے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرمائی چنانچہ آپ نے شیاطین کو اس کی تکمیل کا حکم دیا جب آپ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو آپ نے دعا کی کہ آپ کی وفات شیاطین پر ظاہر نہ ہو تاکہ وہ عمارت کی تکمیل تک مصروف عمل رہیں اور انہیں جو علم غیب کا دعویٰ ہے وہ باطل ہو جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف ترپن سال کی ہوئی تیرہ سال کی عمر شریف میں آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے چالیس سال حکمرانی فرمائی (۴۰) سبا عرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے مورث کے نام سے مشہور ہے اور وہ مورث سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے (۴۱) جو حدود یمن میں واقع تھی (۴۲) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی اور نشانی یہ تھی کہ ان کے یہاں ہو رہے (۴۳) یعنی بستی کے دائیں اور بائیں دور تک چلے گئے اور ان کے سامنے تھا (۴۴) باغ ایسے کثیر الثمر تھے کہ جو کوئی شخص سر پر ٹوکرا لے کر گزرتا تو بغیر ہاتھ لگائے قسم قسم کے میووں سے اس کا ٹوکرا بھر جاتا (۴۵) یعنی اس نعمت پر اس کی طاعت بجالاؤ (۴۶) لطیف آب و ہوا صاف ستھری سر زمین اس میں مچھر، مکھی، کھٹمل، سانپ بچھو وغیرہ موذی کیڑے کا نام تک نہیں اور کوئی شخص اس شہر میں گزر جائے اور اس کے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شہر سبا صنعا سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر تھا (۴۷) یعنی اگر تم رب کی روزی پر شکر بجا لاؤ اور طاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانے والا ہے (۴۸) اس کی شکر گزاری سے اور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی وہب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف تیرہ نبی بھیجے جنہوں نے ان کو حق کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اس کے عذاب سے ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے نبیوں کو جھٹلایا اور کہا ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی بھی نعمت ہو تم اپنے رب سے کہہ دو کہ اس سے ہو سکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے (۴۹) عظیم سیلاب جس سے ان کے باغ اور اموال سب ڈوب گئے اور ان کے مکانات ریت میں دفن ہو گئے اور اس طرح تباہ ہوئے کہ ان کی تباہی عرب کے لئے مثل بن گئی (۵۰) تمر بد مزہ (۵۱) جھاؤ ایک قسم کا درخت ہے جس کو ان میں تمر نہیں ہوتا اس طرح ان کے باغ ویرانے اور وحشت ناک جنگل ہو گئے جو ان کے خوش نما باغوں کی جگہ پیدا ہو گیا تھا جس کو مشابہت دی گئی

إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

بات ڈالے گا وہ جو دبے ہوئے تھے ۸۵ ان سے کہیں گے جو اونچے کھینچتے (اتراتے) تھے ۸۶ اگر تم نہ ہوتے ۸۷

لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ

تو ہم ضرور ایمان لے آتے وہ جو اونچے کھینچتے تھے ان سے

اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم

کہیں گے جو دبے ہوئے تھے کیا ہم نے تمہیں روک دیا ہدایت سے بعد اس کے کہ تمہارے پاس آئی

بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ

بلکہ تم خود مجرم تھے اور کہیں گے وہ جو دبے ہوئے تھے ان سے جو

اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ

اونچے کھینچتے تھے بلکہ رات دن کا داؤں (فریب) تھا ۸۸ جب کہ تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ اللہ کا انکار کریں

وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ

اور اس کے برابر والے ٹھہرائیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے ۸۹ جب عذاب دیکھا ۹۰ اور

جَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا

ہم نے طوق ڈالے ان کی گردنوں میں جو منکر تھے ۹۱ وہ کیا بدلہ پائیں گے مگر وہی جو

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ

کچھ کرتے تھے ۹۲ اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں

(۸۵) یعنی تابع اور پیرو تھے (۸۶) یعنی پیشوا سرداروں سے (۸۷) اور ہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے (۸۸) یعنی تم شب و روز ہمارے خلاف مکر کرتے تھے اور ہمیں ہر وقت شرک پر ابھارتے تھے (۸۹) دونوں فریق تابع بھی اور متبوع بھی پیروی کرنے والے بھی اور ان کے بہکانے والے بھی ایمان نہ لانے پر (۹۰) سمجھ کار (۹۱) خواہ بہکانے والے ہوں یا ان کے کہنے میں آنے والے تمام کفار کی یہی سزا ہے (۹۲) دنیا میں کفر و معصیت

مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ

(امیروں) نے یہی کہا کہ تم جو لے کر بھیجے گئے ہم اس کے منکر ہیں ۹۳ اور بولے ہم مال اور

اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ

اولاد میں بڑھ کر ہیں اور ہم پر عذاب ہونا نہیں ۹۴ تم فرماؤ بے شک میرا رب رزق

الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

وسیع کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ۹۵ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے

ع ۴ ۱۰

وَ مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ

اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قریب تک پہنچائیں مگر وہ جو

اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا

ایمان لائے اور نیکی کی ۹۶ ان کے لیے دُونا دُوں صلہ ۹۷ ان کے عمل کا بدلہ

وَ هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا

اور وہ بالاخانوں میں امن و امان سے ہیں ۹۸ اور وہ جو ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے

مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ

ہیں ۹۹ وہ عذاب میں لا دھرے جائیں گے ۱۰۰ تم فرماؤ بے شک میرا رب

یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ

رزق وسیع فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے ۱۰۱ اور جو چیز

(۹۳) اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے [illegible] ۔ [illegible] (۹۴) [illegible] (۹۵) [illegible] (۹۶) [illegible] سوائے مومن صالح کے [illegible] (۹۷) [illegible] (۹۸) [illegible] (۹۹) [illegible] (۱۰۰) [illegible]

مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا ف۱۰۲ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ف۱۰۳ اور جس دن ان سب کو

جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

اٹھائے گا ف۱۰۴ پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے ف۱۰۵

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ

وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ ف۱۰۶ بلکہ وہ جنوں کو پوجتے

الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ

تھے ف۱۰۷ ان میں اکثر انہیں پر یقین لائے تھے ف۱۰۸ تو آج تم میں ایک دوسرے کے بھلے برے کا

لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۗ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ

کچھ اختیار نہ رکھے گا ف۱۰۹ اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ کا عذاب

النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ف۱۱۰ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں ف۱۱۱ پڑھی جائیں تو

قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

کہتے ہیں ف۱۱۲ یہ تو نہیں مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۗ وَقَالَ الَّذِيْنَ

سے ف۱۱۳ اور کہتے ہیں ف۱۱۴ یہ تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور کافروں نے

سے بچ رہیں گے کیونکہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہی نہیں ہے تو عذاب ثواب کیسا (۱۰۰) وہ ان کی مکاریاں نہیں کچھ کام نہ آئیں گی (۱۰۱) اپنے حسب حکمت (۱۰۲) دنیا میں یا آخرت میں اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا دوسری حدیث شریف ہے صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے تواضع سے مرتبے بلند ہوتے ہیں (۱۰۳) کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا آقا غلام کو یا صاحب خانہ اپنے عیال کو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں وہی رازق حقیقی ہے (۱۰۴) یعنی روز حشر (۱۰۵) دنیا میں (۱۰۶) یعنی ہماری ان سے کوئی دوستی نہیں ہم کس طرح ان کے پوجنے سے راضی ہو سکتے تھے ہم ان سے بری ہیں (۱۰۷) یعنی شیاطین کو کہ ان کی اطاعت کے لئے غیر خدا کو پوجتے تھے (۱۰۸) یعنی شیاطین پر (۱۰۹) اور وہ معبود اپنے پجاریوں کو کچھ نفع نقصان نہ پہنچا سکیں گے (۱۱۰) دنیا میں (۱۱۱) یعنی آیات قرآن بزبان سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۱۲) حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (۱۱۳) یعنی بتوں سے (۱۱۴) قرآن شریف کی نسبت

عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ

بہت جاننے والا سب غیبوں کا تم فرماؤ حق آیا ۱۲۹ اور باطل نہ پہل کرے

مَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَ

اور نہ پھر کر آئے ۱۳۰ تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا ۱۳۱ اور

إِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ

اگر میں نے راہ پائی تو اس کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے ۱۳۲ بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے ۱۳۳ اور کسی طرح

تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَ

تو دیکھے ۱۳۴ جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے ۱۳۵ پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے ۱۳۶ اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے ۱۳۷

قَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَ

اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے ۱۳۸ اور اب وہ اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے ۱۳۹ کہ پہلے

قَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ

تو اسے منکر ہوچکے تھے اور بے دیکھے پھینک مارتے ہیں ۱۴۰ دور مکان

بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم

سے ۱۴۱ اور روک کردی گئی ان میں اور اس میں جسے چاہتے ہیں ۱۴۲ جیسے ان کے پہلے گروہوں

مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾

سے کیا گیا تھا ۱۴۳ بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ۱۴۴

ع ۱۲

[illegible]

سورۃ فاطر مکیۃ ۳۵ — رکوعاتہا ۵ — آیاتہا ۴۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ فاطر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓىٕكَةِ رُسُلًا

سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو رسول کرنے والا

اُولِیْۤ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ

جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش میں جو چاہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھولے

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَ مَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ هُوَ

اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۲ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ

عزت و حکمت والا ہے اے لوگو اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَاۤ

کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ٘ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں تو بیشک تم سے پہلے

(۱) سورۂ فاطر مکیہ ... [illegible] (۲) ... [illegible] (۳) فرشتوں میں اور ... [illegible] (۴) ... [illegible] (۵) ... [illegible] (۶) ... [illegible] (۷) ... خالق و رازق ہے ایمان و توحید سے کیوں پھرتے ہو ... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... (۸) اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible]

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے (۹) اور سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں (۱۰) اے لوگو!

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے (۱۱) تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی (۱۲) اور ہرگز تمہیں اللہ کے

بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٥﴾ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا

حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی (۱۳) بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو (۱۴) وہ تو

يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿٦﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ

اپنے گروہ کو (۱۵) اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں (۱۶) کافروں کے لئے (۱۷)

عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے (۱۸) ان کے لئے بخشش

وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ

اور بڑا ثواب ہے تو کیا وہ جس کی نگاہ میں اس کا برا کام آراستہ کیا گیا کہ اس نے اسے بھلا سمجھا ہدایت والے کی طرح ہو جائے گا (۱۹) اس لئے اللہ

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ

گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے تو تمہاری جان ان پر

عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٨﴾ وَاللَّهُ الَّذِي

حسرتوں میں نہ جائے (۲۰) اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے

ع ۱۴ / ۱۷

(۹) سوائی آپ بھی صبر فرمایئے کفار کا سلوک کچھ آپ ہی کے ساتھ نہیں (۱۰) وہ جھٹلانے والوں کو سزا دے گا اور رسولوں کی مدد فرمائے گا (۱۱) قیامت ضرور آنی ہے مرنے کے بعد ضرور اٹھنا ہے اعمال کا حساب ضرور ہونا ہے ہر ایک کو اس کے کئے کی جزا بے شک ملے گی (۱۲) کہ اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ (۱۳) یعنی شیطان تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال کر کہ گناہوں سے مزہ اٹھالو اللہ تعالیٰ حلیم ہے درگزر فرمانے والا ہے (۱۴) ... اللہ تعالیٰ سب سے ... ہے ... لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح توبہ و عمل صالح سے روکتا ہے اور گناہ و معصیت پر دلیری دلاتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو ... اور اس کی اطاعت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طاعت میں مشغول رہو (۱۵) یعنی اپنے متبعین کو کفر کی طرف (۱۶) اب شیطان کے متبعین اور اس کے مخالفین کا حال تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جاتا ہے (۱۷) جو شیطان کے گروہ میں سے ہیں (۱۸) اور شیطان کے فریب میں نہ آئے اور اس کی راہ پر نہ چلے (۱۹) ہرگز نہیں برے کام کو اچھا سمجھنے والا اس نیک کی طرح کیا ہو سکتا ہے جو بدکار سے بدرجہا بہتر ہے جو اپنے عمل کو برا جانتا ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہو شان نزول یہ آیت ابوجہل وغیرہ مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے شرک و کفر جیسے قبیح افعال کو شیطان کے بہکانے سے اچھا سمجھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت اصحاب بدعت و ہوا کے حق میں نازل ہوئی جن میں روافض و خوارج وغیرہ داخل ہیں جو اپنی بدمذہبیوں کو اچھا جانتے ہیں اور انہیں کے حکم میں ہیں تمام بدمذہب جیسے وہابی اور غیر مقلد یا مرزائی چکڑالوی اور بہت گمراہ جو اپنے گمراہیوں کو برحق جانتے ہیں اور خیال نہیں کرتے اس میں داخل ہیں (۲۰) کہ افسوس وہ ایمان نہ لائے اور حق قبول کرنے سے محروم رہے مراد یہ کہ آپ ان کے محروم رہنے کا غم نہ فرمایئے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿١٥﴾

اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج ۴۸ اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا

إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ

وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ۴۹ اور نئی مخلوق لے آئے ۵۰ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار

بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ

نہیں اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ۵۱ اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو

حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَىْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰٓ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ

کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو ۵۲ اے محبوب تمہارا ڈر سنانا

ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِٱلْغَيْبِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ وَمَن

انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو

تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِۦ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِى

ستھرا ہو ۵۳ تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا ۵۴ اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے اور برابر نہیں

ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا ٱلظُّلُمَٰتُ وَلَا ٱلنُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا ٱلظِّلُّ وَلَا

اندھا اور انکھیارا ۵۵ اور نہ اندھیریاں ۵۶ اور اجالا ۵۷ اور نہ سایہ ۵۸ اور نہ

ٱلْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِى ٱلْأَحْيَآءُ وَلَا ٱلْأَمْوَٰتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُسْمِعُ مَن

تیز دھوپ ۵۹ اور برابر نہیں زندے ۶۰ اور مردے بیشک اللہ سناتا ہے جسے

(۴۸) یعنی اس کے فضل و احسان کے حاجت مند ہو اور تمام خلق اس کی محتاج ہے۔ حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خلق ہر دم اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور کیوں نہ ہوگی اس کی ہستی اور اس کی بقا سب اس کے کرم سے ہے (۴۹) یعنی تمہیں معدوم کر دے کیونکہ وہ بے نیاز اور غنی بالذات ہے (۵۰) بجائے تمہارے جو مطیع اور فرمانبردار ہو (۵۱) معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بار ہوگا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی بجز جو گمراہ کرنے والے ہیں ان کے گمراہ کرنے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بار ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور ان گمراہ کرنے والوں پر بھی جیسا کہ کلام کریم میں ارشاد ہوا "وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ" اور در حقیقت یہ ان کی اپنی کمائی ہے دوسرے کی نہیں (۵۲) باپ یا ماں یا بھائی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ماں باپ بیٹے کو لپٹیں گے اور کہیں گے اے ہمارے بیٹے ہمارے کچھ گناہ اٹھالے وہ کہے گا میرے مکان میں نہیں میرا اپنا بار کیا کم ہے (۵۳) یعنی بدیوں سے بچا اور نیک عمل کئے (۵۴) اس نیکی کا نفع وہی پائے گا (۵۵) یعنی جاہل اور عالم یا کافر اور مومن (۵۶) یعنی کفر (۵۷) یعنی ایمان (۵۸) یعنی حق یا جنت (۵۹) یعنی باطل یا دوزخ (۶۰) یعنی مومنین اور کفار یا علماء و جہال

يَشَآءُ ۚ وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾

جسے چاہے ۶۱ اور تم نہیں سنانے والے انہیں جو قبروں میں پڑے ہیں ۶۲ تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو ۶۳

إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ بِٱلْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا ۶۴ اور ڈر سناتا ۶۵ اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا

نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ

۶۶ اور اگر یہ ۶۷ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے اگلے بھی جھٹلا چکے ہیں ۶۸ ان کے پاس

رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَبِٱلزُّبُرِ وَبِٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَخَذْتُ

ان کے رسول آئے روشن دلیلیں ۶۹ اور صحیفے ۷۰ اور چمکتی کتاب ۷۱ لے کر پھر میں نے

ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ

کافروں کو پکڑا ۷۲ تو کیسا ہوا میرا عذاب ۷۳ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے

ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦ ثَمَرَٰتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهَا ۚ وَمِنَ ٱلْجِبَالِ

پانی اتارا ۷۴ تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ برنگ ۷۵ اور پہاڑوں میں

جُدَدٌۢ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ

راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے بھجنگ (سیاہ کالے) اور

ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا

آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے رنگ یونہی طرح طرح کے ہیں ۷۶

ع ۳ / ۱۵

(۶۱) یعنی جس کی ہدایت منظور ہو اس کو توفیق دیتا ہے (۶۲) یعنی کفار کو، اس آیت میں کفار کو مُردوں سے تشبیہ دی گئی کہ جس طرح مُردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور پند پذیر نہیں ہوتے، بدانجام کفار کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہدایت و نصیحت سے نفع نہیں اٹھاتے۔ اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں قبر والوں سے مراد کفار ہیں نہ کہ مُردے اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر راہ یابی کا نفع مرتب ہو، رہا مُردوں کا سننا وہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے، اس مسئلہ کا بیان بیسویں پارے کے سورۂ روم کے رکوع میں گزر چکا (۶۳) تو ڈر سنانے والا آپ کا کام ہے اور کوئی آپ کی نصیحت سے پند پذیر نہ ہو تو آپ کا کچھ حرج نہیں وہی محروم ہے (۶۴) ایمان داروں کو جنت کی (۶۵) کافروں کو عذاب کا (۶۶) خواہ وہ نبی ہو یا عالم دین جو نبی کی طرف سے خلق خدا کو اللہ تعالٰی کا خوف دلائے (۶۷) کفارِ مکہ (۶۸) اپنے رسولوں کو، مکذبین کا یہ دستور قدیم ہے اور انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی معاملہ رہا ہے (۶۹) یعنی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات (۷۰) جیسے صحیفۂ ابراہیم (۷۱) توریت و انجیل و زبور (۷۲) طرح طرح کے عذابوں سے ان کی تکذیب کے سبب (۷۳) انہیں عذاب دینا (۷۴) بارش نازل کی (۷۵) سبز سرخ زرد وغیرہ طرح طرح کے (۷۶) جیسے پھلوں اور پہاڑوں میں۔ اللہ تعالٰی نے اپنی آیتیں اور اپنے شاہانِ قدرت اور آثار صنعت جن سے اس کی ذات و صفات پر استدلال کیا جائے ذکر کئے اس کے بعد فرمایا

یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ(۲۸) اِنَّ

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں (۷۶) بے شک اللہ بخشنے والا عزت والا ہے بے شک

الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں

سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ(۲۹) لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ

خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں (۷۷) جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور

یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ(۳۰) وَ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ

اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بے شک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری

مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ

طرف وحی بھیجی (۷۸) وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی بے شک اللہ اپنے بندوں سے

لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ(۳۱) ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ

خبردار دیکھنے والا ہے (۷۹) پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو (۸۰)

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ

تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُؕ(۳۲) جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا

بھلائیوں میں سبقت لے گیا (۸۱) یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے

(۷۶) اور اس کی صفات کو جانتے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں جتنا علم زیادہ اتنا خوف زیادہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو ہے جو اللہ تعالیٰ کے جبروت اور اس کی عزت و شان سے باخبر ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ عزوجل کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں (۷۷) یعنی ثواب کے (۷۸) یعنی قرآن مجید (۷۹) اور ان کے ظاہر و باطن کا جاننے والا (۸۰) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو یہ کتاب عطا فرمائی جنہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی و نیاز مندی کی کرامت و شرافت سے مشرف فرمایا۔ اس امت کے لوگ مختلف درجہ و مراتب رکھتے ہیں (۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والا مومن مخلص ہے اور مقتصد یعنی میانہ روی کرنے والا وہ جس کے عمل ریا سے ہوں اور ظالم سے مراد یہاں وہ ہے جو نعمت الٰہی کا منکر تو نہ ہو لیکن شکر بجا نہ لائے۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا سابق تو سابق ہی ہے اور مقتصد ناجی اور ظالم مغفور اور ایک اور حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیکیوں میں سبقت لے جانے والا جنت میں بے حساب داخل ہوگا اور مقتصد سے حساب میں آسانی کی جائے گی اور ظالم مقام حساب میں روکا جائے گا اور پریشانی پیش آئے گی پھر جنت میں داخل ہوگا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سابق عہد رسالت کے وہ مخلصین ہیں جن کے لئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور مقتصد وہ اصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظالم لنفسہ ہم تم جیسے لوگ ہیں یہ کمال انکسار تھا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اپنے آپ کو اس تیسرے طبقہ میں شمار فرمایا باوجود اس کمالات عظمیٰ و رفعت درجت کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی اور بھی اس کی تفسیر میں بہت اقوال ہیں جو تفاسیر میں مفصلاً مذکور ہیں۔

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا

وہ ف۸۲ ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک

حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا

ریشم ہے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا ف۸۳ بیشک ہمارا رب

لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا

بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے ف۸۴ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں

فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ

نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے

جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ

جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے کہ مر جائیں ف۸۵ اور نہ ان پر اس کا ف۸۶ عذاب کچھ ہلکا کیا جائے

كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا

ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو اور وہ اس میں چلاتے ہوں گے ف۸۷ اے ہمارے رب ہمیں نکال ف۸۸

نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ

کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے ف۸۹ اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا

مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٣٧﴾

جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ف۹۰ تمہارے پاس تشریف لایا تھا ف۹۱ تو اب چکھو ف۹۲ کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

(۸۲) تینوں گروہ (۸۳) اس غم سے مراد یا دوزخ کا غم ہے یا موت کا یا گناہوں کا یا طاعتوں کے غیر مقبول ہونے کا یا اہوال قیامت کا غرض انہیں کوئی غم نہ ہوگا اور وہ اس پر اللہ کی حمد کریں گے (۸۴) کہ گناہوں کو بخشتا ہے اور طاعتیں قبول فرماتا ہے (۸۵) اور مر کر عذاب سے چھوٹ سکیں (۸۶) یعنی جہنم کا (۸۷) یعنی جہنم میں چیختے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ (۸۸) یعنی دوزخ سے نکال اور دنیا میں بھیج (۸۹) یعنی ہم بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت و نافرمانی کے تیری اطاعت اور فرمانبرداری کریں اس پر انہیں جواب دیا جائے گا (۹۰) یعنی رسول اکرم سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹۱) تم نے اس رسول محترم کی دعوت قبول نہ کی اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری بجا نہ لائے (۹۲) عذاب کا مزہ

إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

بے شک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات کا بے شک وہ دلوں کی بات

الصُّدُورِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ

جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں اگلوں کا جانشین کیا ف۹۳ تو جو کفر کرے ف۹۴

فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ

اس کا کفر اسی پر پڑے ف۹۵ اور کافروں کو ان کا کفر ان کے رب کے یہاں نہیں بڑھائے گا مگر بیزاری ف۹۶

وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ

اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان ف۹۷ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک ف۹۸

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ

جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں سے کونسا

الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ

حصہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ ان کا ساجھا ہے ف۹۹ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی

بَيِّنَتٍ مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿۴۰﴾

روشن دلیلوں پر ہیں ف۱۰۰ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا ف۱۰۱

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَا

بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں ف۱۰۲ اور اگر وہ ہٹ جائیں

(۹۳) اور ان کے املاک و مقبوضات کا مالک و متصرف بنایا اور ان کے منافع تمہارے لئے مباح کئے تاکہ تم ایمان و طاعت اختیار کرکے شکر گزاری کرو (۹۴) اور ان نعمتوں پر شکر الٰہی نہ بجا لائے (۹۵) یعنی اپنے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا (۹۶) یعنی غضب الٰہی (۹۷) آخرت میں (۹۸) یعنی بت (۹۹) کہ آسمانوں کے بنانے میں انہیں کچھ دخل ہو جس سبب سے انہیں مستحق عبادت قرار دیتے ہو (۱۰۰) ان میں سے کوئی بھی بات نہیں (۱۰۱) کہ ان میں جو بہکانے والے ہیں وہ اپنے متبعین کو دھوکا دیتے ہیں اور بتوں کی طرف سے انہیں باطل امیدیں دلاتے ہیں (۱۰۲) ورنہ آسمان و زمین کے درمیان شرک جیسی معصیت ہو تو آسمان و زمین کیسے قائم رہیں

إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ إِنَّهٗ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿۴۱﴾

تو انہیں کون روکے اللہ کے سوا بےشک وہ حلم والا بخشنے والا ہے

وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ

اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا تو وہ ہر

أَهْدٰى مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا

کسی گروہ سے زیادہ راہ پر ہوں گے ف۱۰۳ پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۱۰۴ تو اس نے

نُفُورًا ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ

انہیں نہ بڑھایا مگر نفرت کرنا ف۱۰۵ اپنی جان کو زمین میں اونچا کھینچنا اور برا داؤں ف۱۰۶ اور برا داؤں (فریب) اپنے

السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ

چلنے والے ہی پر پڑتا ہے ف۱۰۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر اسی کے جو اگلوں کا دستور ہوا ف۱۰۸ تو تم ہرگز

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا ﴿۴۳﴾

اللہ کے دستور کو بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا ف۱۰۹

مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ

اور وہ ان سے زور میں سخت تھے ف۱۱۰ اور اللہ وہ نہیں جس کے قابو سے

(۱۰۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہود و نصاریٰ کے اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے اور ان کو جھٹلانے کی نسبت کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور انہوں نے انہیں جھٹلایا اور بخدا کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے (۱۰۴) یعنی سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی و جلوہ آرائی ہوئی (۱۰۵) حق و ہدایت سے اور (۱۰۶) برے داؤں سے مراد شرک و کفر ہے اور یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر و فریب کرنا (۱۰۷) یعنی مکار ہی پر، چنانچہ فریب کاری کرنے والے بدر میں مارے گئے (۱۰۸) کہ انہوں نے تکذیب کی اور ان پر عذاب ہوئے (۱۰۹) یعنی کیا انہوں نے شام اور عراق اور یمن کے سفروں میں انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کی ہلاکت و بربادی اور ان کے عذاب اور تباہی کے نشانات نہیں دیکھے کہ ان سے عبرت حاصل کرتے (۱۱۰) یعنی وہ تباہ شدہ قومیں ان اہل مکہ سے زور و قوت میں زیادہ تھیں باوجود اس کے تباہ بھی ہوئیں تو یہ کیا ہو سکتا کہ وہ عذاب سے بھاگ کر کہیں پناہ لے سکیں

مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۚ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا

اُنکل سکے کوئی چیز آسمانوں اور نہ زمین میں بے شک وہ علم و

قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى

قدرت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے کیے پر پکڑتا (۱) تو زمین کی پیٹھ پر کوئی

ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر میعاد (۲) تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب

جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

ان کا وعدہ آئے گا تو بے شک اللہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں (۳)

سورۃ یٰسٓ مکیۃ ۳۶ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتہا ۸۳ رکوعاتہا ۵

سورۂ یٰسٓ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) — اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم (۲) سیدھی راہ

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

پر بھیجے گئے ہو (۳) عزت والے مہربان کا اتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو

اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ

ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے (۴) تو وہ بے خبر ہیں بے شک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے (۵)

(۱) یعنی ان کے معاصی پر (۲) یعنی روزِ قیامت (۳) انہیں ان کے اعمال کی جزا دے گا جو عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب فرمائے گا اور جو لائقِ رحم ہیں ان پر رحم و کرم کرے گا

(۱) سورۂ یٰسین مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع، تراسی آیتیں، سات سو انتیس کلمے، تین ہزار حرف ہیں ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰسین ہے اور جس نے یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے ابو داؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں کے پاس یٰسین پڑھو اسی لئے قربِ موت حالتِ نزع میں مرنے والے کے پاس یٰسین پڑھی جاتی ہے (۲) اے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳) جو منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے یہ راہ توحید و ہدایت کی راہ ہے تمام انبیاء علیہم السلام اسی راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا رد ہے جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے لَسْتَ مُرْسَلًا "تم رسول نہیں ہو" اس کے بعد قرآنِ کریم کی نسبت ارشاد فرمایا (۴) یعنی ان کے پاس کوئی نبی نہ پہنچے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا (۵) یعنی علمِ الٰہی و قضائے ازلی ان کے عذاب پر جاری ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ان کے حق میں ثابت ہو چکا ہے اور عذاب کا ان کے لئے مقرر ہو جانا اس سبب سے ہے کہ وہ کفر و انکار پر اپنے اختیار سے مُصِر رہنے والے ہیں

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى

تو وہ ایمان نہ لائیں گے ٦ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کر دیے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک

الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا

ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے ٧ اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی

وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ وَسَوَاءٌ

اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا ٨ اور انہیں

عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّمَا تُنْذِرُ

ایک سا ہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں ٩ تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو

مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

جو نصیحت پر چلے اور رحمن سے بے دیکھے ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے

وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ

ثواب کی بشارت دو ١٠ بیشک ہم مردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا ١١ اور جو نشانیاں

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا

پیچھے چھوڑ گئے ١٢ اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں ١٣ اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس

أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ

شہر والوں کی ١٤ جب ان کے پاس فرستادے (رسول) آئے ١٥ جب ہم نے ان کی طرف

(٦) اس کے بعد ان کے کفر میں پختہ ہونے کی ایک تمثیل ارشاد فرمائی (٧) یہ تمثیل ہے ان کے کفر میں ایسے راسخ ہونے کی کہ آیات و نذر سے وہ کسی طرح منتفع نہیں ہوسکتے جیسے کہ وہ شخص جن کی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہنچتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتے یہی حال ان کا ہے کہ کسی طرح ان کو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی حقیقتِ حال ہے جہنم میں انہیں اسی طرح کا عذاب کیا جائے گا جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ ۔ شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل اور اس کے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر وہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی فاسد ارادہ سے ایک بھاری پتھر لے کر آیا جب اس پتھر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن میں چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو چمٹ گیا یہ حال دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو اس کے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کروں گا اور ان کا سر کچل کر ہی آؤں گا چنانچہ وہ پتھر لے آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہنچا اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کرلی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سنتا تھا آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہو کر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے انہوں نے ہی اسے پکارا اور اس سے کہا کہ تو نے کیا کیا کہنے لگا میں نے ان کی آواز تو سنی مگر وہ نظر ہی نہیں آئے اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور بڑے دعوے کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ الٹے پاؤں ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اوندھے منہ گر گیا اس کے دوستوں نے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان حائل ہو گیا لات و عزیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو مجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن و جمل) (٨) یہ بھی تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کے لئے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف ایمان کی راہ بند ہے سامنے ان کے غرورِ دنیا کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے تکذیبِ آخرت کی اور وہ جہالت کے قیدخانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا انہیں میسر نہیں (٩) یعنی آپ کے ڈرانے اور خوف

اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿۱۴﴾

دو بھیجے فا۱۷ پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا فا۱۸ اب ان سب نے کہا فا۱۹ کہ بےشک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ

بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿۱۵﴾ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿۱۶﴾

تم نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بےشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۷﴾ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ

اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا فا۲۰ بولے ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں فا۲۱ بےشک اگر

تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوا طَائِرُكُم

تم باز نہ آئے فا۲۲ تو ضرور تمہیں سنگسار کریں گے بےشک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی انہوں نے فرمایا تمہاری نحوست

مَّعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿۱۹﴾ وَجَاءَ مِنْ

تو تمہارے ساتھ ہے فا۲۳ کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے فا۲۴ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو فا۲۵ اور شہر کے

أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۰﴾

پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا فا۲۶ بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو

اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿۲۱﴾

ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں

بقیہ صفحہ ۷۹۳ = درمنثور میں مطلع ہوتا ہے (۱۲) ... یعنی دنیا کی زندگانی میں جو نیک یا بد عمل کئے تاکہ اس پر جزا دی جائے (۱۳) یعنی اور ہم ان کی وہ نشانیاں اور طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد جو نیک طریقے امتی نکالتے ہیں ان کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کو نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بدعت سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا بھی گناہ بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے اس سے معلوم ہوا کہ صدہا امور خیر مثل فاتحہ گیارہویں تیجہ چالیسواں عرس توشہ ختم محافل ذکر میلاد و شہادت جن کو بدمذہب لوگ بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکیوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعث اجر و ثواب ہیں اور ان کو بدعت سیئہ بتانا غلط ہے یہ طاعات اور اعمال صالحہ جو ذکر و تلاوت و صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعت سیئہ نہیں بدعت سیئہ وہ برے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ جو قوم بدعت نکالتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے تو بدعت سیئہ وہی ہے جس سے سنت اٹھتی ہو جیسے کہ رفض و خروج و وہابیت یہ سب انتہا درجہ کی خراب بدعتیں ہیں رفض و خروج جو اصحاب و اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر مبنی ہیں ان سے اصحاب و اہل بیت کے ساتھ محبت و نیاز مندی رکھنے کی سنت اٹھ جاتی ہے جس کے شریعت میں تاکیدی حکم ہیں وہابیت کی اصل مقبولان حق حضرت انبیاء و اولیاء کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے اس سے بزرگان دین کی حرمت و عزت اور ادب و تکریم اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت و محبت کی سنتیں اٹھ جاتی ہیں جن کی بہت شدید تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیزیں ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آثار سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا ہے اور اس تقدیر پر آیت کا شان نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارہ پر رہتے تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آ بسیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ

وٹ۲۱ اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے وٹ۲۲ کیا اللہ

مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ

کے سوا اور خدا ٹھہراؤں وٹ۲۳ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے

شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں بے شک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں وٹ۲۴

اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ

مقرر میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو وٹ۲۵ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو وٹ۲۶ کہا کسی طرح

قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

میری قوم جانتی جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا وٹ۲۷

وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا

اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا وٹ۲۸ اور نہ ہمیں

كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے وٹ۲۹

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر وٹ۳۰ جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے

بعد ہر سو ۹۷ - نے فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر و ثواب زیادہ ہوگا (۱۳) یعنی لوح محفوظ میں (۱۴) اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا شہر ہے اس میں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے (۱۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دین حق کی دعوت دیں جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس شخص کا نام حبیب نجار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دین حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجار نے نشانی دریافت کی انہوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہو گیا حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہو گئی یہاں تک کہ خلق کثیر نے ان کے ہاتھوں پر امراض سے شفا پائی یہ خبر پہنچنے پر بادشاہ نے انہیں بلا کر کہا کیا ہمارے معبودوں کے سوا اور کوئی معبود بھی ہے ان دونوں نے کہا ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انہیں مارا یہ دونوں قید کر لئے گئے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مصاحبین و مقربین سے رسم و راہ پیدا کر کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہو گیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نیا دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آ گیا شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے انہوں نے کہا اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی جس کا کوئی شریک نہیں شمعون نے کہا اس کی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے شمعون نے کہا تمہاری نشانی کیا ہے انہوں نے کہا جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا انہوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہو گیا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ

اس پر ٹھٹھا ہی کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہ دیکھا (ف۳۳) ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب

اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

ان کی طرف پلٹنے والے نہیں (ف۳۴)۔ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے (ف۳۵)۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ

اور ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے (ف۳۶) ہم نے اسے زندہ کیا (ف۳۷) اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے

يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا

کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں (ف۳۸) باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ

اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

تو کیا حق نہ مانیں گے (ف۳۹)۔ پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے (ف۴۰) ان چیزوں سے جنہیں

الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ

زمین اگاتی ہے (ف۴۱) اور خود ان سے (ف۴۲) اور ان چیزوں سے جن کی انہیں خبر نہیں (ف۴۳)۔ اور ان کے لئے ایک نشانی (ف۴۴) رات ہے

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ

ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں (ف۴۵) جبھی وہ اندھیروں میں ہیں۔ اور سورج چلتا ہے اپنے

بقیہ صفحہ ۷۹۵ اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تاکہ تیری اور ان کی عزت ظاہر ہو۔ بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو مردے کے زندہ کر دینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں انہوں نے کہا ہمارا معبود ہر شے پر قادر ہے بادشاہ نے ایک دہقان کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہو گئے تھے اور جسم خراب ہو گیا تھا بدبو پھیل رہی تھی ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں مشرک مرا تھا مجھ کو جہنم کے سات وادیوں میں داخل کیا گیا میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے بادشاہ نے کہا کون تین اس نے کہا ایک شمعون اور دو یہ بادشاہ کو تعجب ہوا جب شمعون نے دیکھا کہ اس کی بات بادشاہ پر اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذابِ الٰہی سے ہلاک کئے گئے (۱۶) یعنی دو حواری وہب نے کہا کہ ان کے نام یوحنا اور بولس تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق (۱۷) یعنی شمعون سے تقویت اور تائید پہنچائی (۱۸) یعنی تینوں فرستادوں نے (۱۹) دلائلِ واضح کے ساتھ اور وہ اندھوں اور برص والوں کو اچھا کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا ہے (۲۰) جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی (۲۱) اپنے دین کی تبلیغ سے (۲۲) یعنی تمہارا کفر (۲۳) اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی (۲۴) ضلالت و طغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے (۲۵) یعنی حبیب نجار جو پہاڑ کے غار میں مصروفِ عبادت رہتا تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں کی تکذیب کی (۲۶) حبیب نجار کی یہ گفتگو سن کر قوم نے کہا کہ کیا تو ان کے دین پر ہے اور تو ان کے معبود پر ایمان لایا اس کے جواب میں حبیب نجار نے کہا (۲۷) یعنی ابتدائے ہستی سے جس کی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اس مالکِ حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنی اور اس کی نسبت اعتراض کیسا ہر شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اس کے حقِ نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے (۲۸) یعنی بتوں کو معبود بنالوں (۲۹) جب حبیب نجار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا قبر ان کی انطاکیہ میں ہے جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا

صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا

ایک چنگھاڑ (۷۱) جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے (۷۲) تو آج کسی جان

تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ إِنَّ أَصْحٰبَ

جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا بے شک جنت

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى

والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں (۷۳) وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں ہیں

الْأَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ

تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لئے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں ان پر سلام ہوگا

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ أَلَمْ

مہربان رب کا فرمایا ہوا (۷۴) اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو (۷۵) اے

أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِيْ آدَمَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ

اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا (۷۶) کہ شیطان کو نہ پوجنا (۷۷) بے شک وہ تمہارا کھلا

مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّأَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ

دشمن ہے اور میری بندگی کرنا (۷۸) یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس نے

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا أَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِيْ

تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی (۷۹) یہ ہے وہ جہنم جس کا

بقیہ صفحہ ۷۹۸ ہیں وہ واپس نہ آ سکیں گے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (۶۶) وہیں مر جائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی (۶۷) دوسری مرتبہ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مردوں کے اٹھانے کے لئے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا (۶۸) زندہ ہو کر (۶۹) یہ مقولہ کفار کا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لئے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھا دے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور اہوال قیامت دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذاب قبر انہیں سہل معلوم ہوگا اس لئے وہ ویل و افسوس پکار اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے (۷۰) اور اس وقت کا اقرار انہیں کچھ نافع نہ ہوگا (۷۱) یعنی نفخۂ اخیرہ ایک ہولناک آواز ہوگی (۷۲) حساب کے لئے پھر ان سے کہا جائے گا (۷۳) طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت جنتی نہروں کے کنارے اور جنتی اشجار کی دلنواز فضائیں طرب انگیز نغمات حسینان جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے التذاذ یہ ان کے شغل ہوں گے (۷۴) یعنی اللہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا بلاواسطہ یا بواسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہل جنت کے پاس ہر دروازے سے آ کر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام (۷۵) جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ پھٹ جاؤ مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں (۷۶) اپنے انبیاء کی معرفت (۷۷) اس کی فرمانبرداری نہ کرنا (۷۸) اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا (۷۹) کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائے گا

كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ

تم سے وعدہ تھا آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج

نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا

ہم ان کے مونہوں پر مہر کر دیں گے ۸۰ اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے

يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

کی گواہی دیں گے ۸۱ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے ۸۲ پھر لپک کر رستہ کی طرف جاتے

فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا

تو انہیں کچھ نہ سوجھتا ۸۳ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ۸۴ نہ آگے بڑھ سکتے

مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا

نہ پیچھے لوٹتے ۸۵ اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں ۸۶ تو کیا

يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَ

سمجھتے نہیں ۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ۸۸ اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور

قُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى

روشن قرآن ۸۹ کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو ۹۰ اور کافروں پر بات ثابت

الْكَافِرِينَ ﴿٧٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا

ہو جائے ۹۱ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کیے

(۸۰) کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا (۸۱) ان کے اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے سب بیان کر دیں گے (۸۲) کہ نشان بھی باقی نہ رہتا اس طرح کا اندھا کر دیتے (۸۳) لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے نعمتِ بصر ان کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں (۸۴) اور انہیں بندر یا سور بنا دیتے (۸۵) اور ان کے جرم اس کے مقتضی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسب اقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کے لئے مہلت رکھی (۸۶) کہ وہ بچپن کی سی ضعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے (۸۷) کہ جو احوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صغرِ جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوت و توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کبرِ سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کر دیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں نشست برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں عقل کام نہیں کرتی بات یاد نہیں رہتی عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا جس پروردگار نے یہ تغییر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انہیں مٹا دے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد ان کو مسخ کر دے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کر دے (۸۸) معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیمِ شعر نہیں ہے اور شعر سے کلامِ کاذب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علومِ اولین و آخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشفِ حقائق ہوتا ہے اور آپ کے معلومات واقعی و نفس الامری ہیں کذبِ شعری نہیں جو حقیقت میں جہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپ کا دامنِ مقدس اس سے پاک ہے اس میں شعر بمعنی کلامِ موزوں کے جاننے اور اس کے صحیح و سقیم جید و ردی کو پہچاننے کی نفی نہیں علمِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کے لئے یہ آیت کسی طرح سند نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے حضور کو علومِ کائنات عطا فرمائے اس کے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے۔ شانِ نزول کفارِ قریش نے کہا تھا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ (معاذ اللہ) یہ کلام کاذب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ان کا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے بل افترٰہ بل ھو شاعر اسی کا اس آیت میں رد فرمایا گیا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی

فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾

تو یہ ان کے مالک ہیں اور انہیں ان کے لئے نرم کردیا ف۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ

اور ان کے لئے ان میں کئی طرح کے نفع ف۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں ف۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے ف۹۵ اور انہوں نے اللہ کے سوا

دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ

اور خدا ٹھہرا لئے ف۹۶ کہ شاید ان کی مدد ہو ف۹۷ وہ ان کی مدد نہیں کرسکتے ف۹۸ اور

هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے ف۹۹ تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو ف۱۰۰ بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ

ہیں اور ظاہر کرتے ہیں ف۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ

خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ

صریح جھگڑالو ہے ف۱۰۲ اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے ف۱۰۳ اور اپنی پیدائش بھول گیا ف۱۰۴ بولا ایسا کون ہے

يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ

کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ

اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے ف۱۰۵ جس نے تمہارے لئے ہرے پیڑ میں آگ

(بقیہ صفحہ ۸۰۰) اکاذیب پر مشتمل نہیں کفار قریش زبان سے ایسے بدذوق اور نظم عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلام پاک کو شعر عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزن عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جاسکے اس سے ثابت ہوگیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلام کاذب تھی (مدارک و جمل و روح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معمے اور اجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جس میں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اٹھ جائیں اور علوم روشن ہوجائیں چونکہ شعر معمہ و توریہ اور رمز و اجمال کا محل ہوتا ہے اس لئے شعریت کی نفی فرماکر اس معنی کو بیان فرمادیا (۸۹) صاف صریح حق و ہدایت کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام علوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلام کاذب چہ نسبت خاک را با عالم پاک (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر) (۹۰) دل زندہ رکھتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے (۹۱) یعنی حجت عذاب قائم ہوجائے (۹۲) یعنی مسخر و زیر حکم کردیا (۹۳) اور فائدے ہیں کہ ان کی کھالوں بالوں اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہیں (۹۴) دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ (۹۵) اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا (۹۶) یعنی بتوں کو پوجنے لگے (۹۷) اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں (۹۸) کیونکہ جماد بے جان ہیں بے قدرت بے شعور ہیں (۹۹) یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بت بھی گرفتار کرکے حاضر کئے جائیں گے اور سب جہنم میں داخل ہوں گے بت بھی اور ان کے پجاری بھی (۱۰۰) یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار اور ان کی ایذائیں اور جفاکاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں (۱۰۱) ہم انہیں ان کے کردار کی جزا دیں گے (۱۰۲) شان نزول یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقول مشہور ابی بن خلف جمحی کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں مرنے کے بعد اٹھنے کے انکار میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اس کو توڑتا جاتا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہوجانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا

نَارًا فَإِذَآ أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو ف۱۰۳ اور کیا وہ جس نے آسمان اور

وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾

زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا ف۱۰۴ کیوں نہیں ف۱۰۵ اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا

إِنَّمَآ أَمْرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ

اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے ف۱۰۶ تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ف۱۰۷ تو پاکی ہے

الَّذِى بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَىْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۰۸

سُورَةُ الصّٰفّٰت مکیۃ ۵۶ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتها ۱۸۲ رکوعاتها ۵

سورۂ صفت مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ إِنَّ

قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں ف۲ پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں ف۳ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بے شک

إِلٰهَكُمْ لَوٰحِدٌ ﴿٤﴾ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

تمہارا معبود ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک

الْمَشٰرِقِ ﴿٥﴾ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا

مشرقوں کا ف۴ اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۵ تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو

بقیہ صفحہ ۸۰۱ = اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتداء میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے اس میں جان ڈال دی انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادر برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے (۱۰۳) یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بناتے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہوگی (۱۰۴) کہ نطفہ و مٹی سے پیدا کیا گیا ہے (۱۰۵) پہلی کا بھی اور موت کے بعد دوبارہ کا بھی (۱۰۶) عرب میں دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مرخ ہے دوسرے کا عفار ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے اس میں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادر مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثار قدرت دیکھ کر جاہلانہ و معاندانہ انکار کرنا ہے (۱۰۷) یا انہیں کو بعد موت زندہ نہیں کر سکتا (۱۰۸) بے شک وہ اس پر قادر ہے (۱۰۹) کہ پیدا کرے (۱۱۰) یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے (۱۱۱) آخرت میں

(۱) سورۂ والصّٰفّٰت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہیں (۲) اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قسم ہو فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماء دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروف عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنان حق سے مقابل ہوتے ہیں (مدارک) (۳) پہلی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اس کو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں (۴) یعنی آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی کائنات اور تمام حدود و جہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہو سکتا ہے لہٰذا وہ شریک سے منزہ ہے

مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ

ہر شیطان سرکش سے ف۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے ف۷ اور

يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾

ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے ف۸ انہیں بھگانے کو اور ان کے لئے ف۹ ہمیشہ کا عذاب

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

مگر جو ایک آدھ بار اُچک لے چلا ف۱۰ تو روشن انگار اس کے پیچھے لگا ف۱۱ تو ان سے پوچھو ف۱۲

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾

کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی ف۱۳ بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا ف۱۴

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۪﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۪﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا

بلکہ تمہیں اچنبا آیا ف۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں ف۱۶ اور سمجھائے نہیں سمجھتے اور جب کوئی نشانی

اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۪﴿۱۴﴾ وَقَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا

دیکھتے ہیں ف۱۷ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر کھلا جادو کیا جب ہم مر کر

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ

مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ف۱۸ تم فرماؤ

نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾

ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ ف۱۹ تو ایک ہی جھڑک ہے ف۲۰ جبھی وہ ف۲۱ دیکھنے لگیں گے

(۵) جو زمین کے پاس بہ نسبت اور آسمانوں کے قریب تر ہے (۶) یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شہاب مار کر ان کو دفع کر دیں اس لئے شیاطین آسمان پر نہیں جا سکتے (۷) اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے (۸) انگاروں کی جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں (۹) آخرت میں (۱۰) یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگا (۱۱) کہ اسے جلائے اور ایذا پہنچائے (۱۲) یعنی کفار مکہ سے (۱۳) تو جس قادر برحق کو آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہو سکتا ہے (۱۴) یہ ان کے ضعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت و قوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور برہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادہ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور انتہا یہ ہے کہ مٹی ہو جانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں مادہ موجود، صانع موجود، پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہو سکتی ہے (۱۵) ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسے واضح الدلالت آیات و بینات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں (۱۶) آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے (۱۷) مثل شق قمر وغیرہ کے (۱۸) جو ہم سے زمانہ میں مقدم ہیں مقصد کفار کا یہ ہے کہ ان کے باپ دادا کا زندہ کیا جانا جو ان کے زعم میں زندہ کئے جانے سے بہت بعید تھا اس لئے انہوں نے یہ کہا، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے (۱۹) یعنی بعث (۲۰) ایک ہی ہولناک آواز سے نفخۂ ثانیہ کی (۲۱) زندہ ہو کر اپنے افعال اور پیش آنے والے احوال

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ

اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے (۲۲) یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا

جھٹلاتے تھے (۲۳) ہانکو ظالموں اور ان کے جوڑوں کو (۲۴) اور جو کچھ وہ

يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾

پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ

اور انہیں ٹھہراؤ (۲۵) ان سے پوچھنا ہے (۲۶) تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے (۲۷) بلکہ وہ آج

مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا

گردن ڈالے ہیں (۲۸) اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے (۲۹)

اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾

تم ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے (۳۰) جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے (۳۱)

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ

اور ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا (۳۲) بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہوگئی

عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾

ہم پر ہمارے رب کی بات (۳۳) ہمیں ضرور چکھنا ہے (۳۴) تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے

ع ۵ — الربع

(۲۲) یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے (۲۳) اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا (۲۴) ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد ان کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جلیس و قرین رہتے تھے ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اشباہ و امثال ہیں یعنی ہر کافر اپنی ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ وعلیٰ ہذا القیاس (۲۵) صراط کے پاس (۲۶) حدیث شریف میں ہے کہ روز قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا چوتھے اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا (۲۷) [illegible] دوسرے کی مدد پر بہت مغرور رہتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا (۲۸) عاجز و ذلیل ہو کر (۲۹) اپنے سرداروں سے جو دنیا میں ان کی اطاعت کرتے تھے (۳۰) یعنی بزور قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے ان پر کفار کے سردار کہیں گے اور (۳۱) پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے بہ تقلید خود اعراض کرتے تھے (۳۲) کہ ہم تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کرتے (۳۳) جو اس نے فرمایا کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا لہٰذا (۳۴) اس کا عذاب گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

تو اس دن وہ ۳۵ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں ۳۶ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی

بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

کرتے ہیں بےشک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچی کھینچتے (تکبر کرتے) تھے ۳۷

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ

اور کہتے تھے کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے ۳۸ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ

اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی ۳۹ بےشک تمہیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا

اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

مگر اپنے کیے کا ۴۰ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ۴۱ ان کے لئے وہ

رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾

روزی ہے جو ہمارے علم میں ہے میوے ۴۲ اور ان کی عزت ہوگی چین کے باغوں میں

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾

تختوں پر ہوں گے آمنے سامنے ۴۳ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا ۴۴

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

سفید چمک ۴۵ پینے والوں کے لئے لذت ۴۶ نہ اس میں خمار ہے ۴۷ اور نہ اس سے ان کا سر پھرے ۴۸

(۳۵) یعنی روز قیامت (۳۶) گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے (۳۷) اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے (۳۸) یعنی سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے (۳۹) دین و توحید و نفی شرک میں (۴۰) اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو (۴۱) ایمان اور اخلاص والے (۴۲) اور نفیس و لذیذ نعمتیں خوش ذائقہ خوش بودار خوش منظر (۴۳) ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور (۴۴) جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی (۴۵) دودھ سے بھی زیادہ سفید (۴۶) بخلاف دنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بد ذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اس کو پیتے وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے (۴۷) جس سے عقل میں خلل آئے (۴۸) بخلاف دنیوی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے طبیعت مالش کرتی ہے قے آتی ہے سر چکراتا ہے عقل ٹھکانے نہیں رہتی

الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

سے نجات دی، اور ہم نے اسی کی اولاد باقی رکھی ف۷۸ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی

الْآخِرِينَ ﴿٧٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴿٧٩﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

تعریف باقی رکھی ف۷۹ نوح پر سلام ہو جہان والوں میں ف۸۰ بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٨٢﴾

نیکوں کو، بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے، پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ف۸۱

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ﴿٨٣﴾ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٤﴾ إِذْ

اور بے شک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ف۸۲ جب کہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے سلامت دل لے کر ف۸۳ جب

قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿٨٥﴾ أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللَّهِ

اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ف۸۴ تم کیا پوجتے ہو، کیا بہتان سے اللہ کے سوا اور خدا

تُرِيدُونَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿٨٨﴾

چاہتے ہو، تو تمہارا کیا گمان ہے رب العالمین پر ف۸۵ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا ف۸۶

فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ

پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ف۸۷ تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ف۸۸ پھر ان کے خداؤں کی طرف چھپ کر چلا

فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا

تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ف۸۹ تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ف۹۰ تو لوگوں کی نظر بچا کر انہیں

(۷۸) تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد آپ کے ساتھ جتنے مرد و عورت تھے سب مر گئے سوائے آپ کی اولاد اور ان کی عورتوں کے، انہیں سے دنیا کی نسلیں چلیں، عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سودان کے لوگ حام کی نسل سے اور ترک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحبزادے یافث کی اولاد سے۔ (۷۹) یعنی ان کے بعد والے انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر جمیل باقی رکھا۔ (۸۰) یعنی ملائکہ اور جن و انس سب ان پر قیامت تک سلام بھیجیں۔ (۸۱) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو۔ (۸۲) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین و ملت اور انہیں کے طریق سنت پر ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا فاصلہ ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی ہوئے حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام۔ (۸۳) یعنی صدق [illegible] اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے فارغ [illegible]۔ (۸۴) بطریق توبیخ۔ (۸۵) کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمہیں بے سزا چھوڑ دے گا [illegible] حق عبادت ہے۔ قوم نے کہا کہ کل ہماری عید ہے جنگل میں میلہ لگے گا، نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے واپس ہو کر تبرکاً وہ کھانا کھائیں گے، آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں، میلہ کی رونق دیکھیں، وہاں سے واپس ہو کر بتوں کی زینت اور ان کا بناؤ سنگار دیکھیں، یہ تماشا دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے۔ (۸۶) جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں سے [illegible] واقعات کو دیکھا کرتے ہیں۔ (۸۷) قوم [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم [illegible] متعدی مرض [illegible] وہ لوگ ڈرتے [illegible] مسئلہ [illegible] (۸۸) [illegible]

بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾

دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ۹۱ تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ۹۲ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں کو پوجتے ہو

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ۹۳ بولے اس کے لیے ایک عمارت چنو ۹۴ پھر اسے بھڑکتی

الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ

آگ میں ڈال دو تو انہوں نے اس پر داؤں چلنا چاہا تو ہم نے انہیں نیچا دکھایا ۹۵ اور کہا میں

ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ۹۶ اب وہ مجھے راہ دیگا ۹۷ الٰہی مجھے لائق اولاد دے

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ

تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے

اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ

خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں ۹۸ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ۹۹ کہا اے میرے باپ

افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ

کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب

اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ

ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ۱۰۰ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے

بقیہ صفحہ ۸۰۸ = کو چھوڑ گئے آپ بت خانہ میں آئے (۸۹) یعنی اس کھانے کو جو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ بتوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا (۹۰) اس پر بھی بتوں کی طرف سے کوئی جواب نہ ہوا وہ بے جان پتھر تھے جواب کیا دیتے (۹۱) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کر دیا جب کافروں کو اس کی خبر پہنچی (۹۲) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انہیں توڑتے ہو (۹۳) تو پوجنے کا مستحق وہ ہے۔ بت اس پر وہ حیران ہو گئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن پایا (۹۴) پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو اور اس میں آگ لگا دو یہاں تک کہ آگ زور پکڑے (۹۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر چنانچہ آگ سے آپ سلامت برآمد ہوئے (۹۶) اس دارالکفر سے ہجرت کر کے جہاں جانے کا میرا رب حکم دے (۹۷) چنانچہ بحکم الٰہی آپ سرزمین شام میں ارض مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی (۹۸) یعنی تیرے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں اور انبیاء علیہم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکم الٰہی ہوا کرتے ہیں (۹۹) یہ آپ نے اس لئے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعت امر الٰہی کے لئے برغبت تیار ہوں چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا (۱۰۰) یہ واقعہ منیٰ میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی قدرت الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١١٤﴾ وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٦﴾ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١١٨﴾

خواب سچ کر دکھایا ف۱۰۰ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچا لیا ف۱۰۲، اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی، سلام ہو ابراہیم پر ف۱۰۳، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں، اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا نبی ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ف۱۰۴، اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحٰق پر ف۱۰۵، اور ان کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰۶ اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ف۱۰۷، اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا ف۱۰۸، اور انہیں اور ان کی قوم ف۱۰۹ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۱۰، اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۱۱ تو وہی غالب ہوئے ف۱۱۲، اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۱۳، اور ان کو سیدھی راہ دکھائی،

ع ۳

(۱۰۰) اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچا دی فرزند کو ذبح کے لئے بے دریغ پیش کر کے (۱۰۱) اس کا قائل ہے (۱۰۲) اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا حضرت اسحاق علیہ السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہیں علیہ السلام و فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا (۱۰۳) اللہ کی طرف سے (۱۰۴) قصۂ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں (۱۰۵) ہر طرح کی برکت دی گئی اور دینی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کئے حضرت یعقوب سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک (۱۰۶) یعنی مومن (۱۰۷) یعنی کافر اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضائل جلیلہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد اور کبھی بد سے نیک بعض اولاد کا بد ہونا آباء کے لئے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لئے (۱۰۸) کہ انہیں نبوت و رسالت عنایت کی (۱۰۹) بنی اسرائیل (۱۱۰) کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی (۱۱۱) قبطیوں کے مقابل (۱۱۲) فرعون اور اس کی قوم پر (۱۱۳) جس کا بیان بلیغ اور وہ حدود و احکام وغیرہ کی جامع اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ دونوں ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے (۱۱۴) جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں (۱۱۵)

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ

کیا بعل کو پوجتے ہو (۱۱۶) اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور

اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

تمہارے اگلے باپ دادا کا (۱۱۷) پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے آئیں گے (۱۱۸) مگر اللہ کے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

چنے ہوئے بندے (۱۱۹) اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی سلام ہو الیاس پر

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا

اور بے شک لوط پیغمبروں میں ہے جب کہ ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی مگر

(۱۱۴) جو بعلبک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے (۱۱۵) یعنی کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں (۱۱۶) بعل ان کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا اس کی لمبائی بیس گز کی چار منہ تھے اس کی بہت تعظیم کرتے تھے جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام بک تھا اس لئے بعلبک مرکب ہوا یہ بلاد شام میں ہے (۱۱۷) اس کی عبادت ترک کرتے ہو (۱۱۸) جہنم میں (۱۱۹) یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انھوں نے عذاب سے نجات پائی

عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ

ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی ف۱۲۰ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرمادیا ف۱۲۱ اور بے شک تم ف۱۲۲ ان پر

عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ

گزرتے ہو صبح کو اور رات میں ف۱۲۳ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۴ اور بے شک یونس

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ

پیغمبروں سے ہے جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ف۱۲۵ تو قرعہ ڈالا

فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾

تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ف۱۲۶

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ

تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ف۱۲۷ ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً

اٹھائے جائیں گے ف۱۲۸ پھر ہم نے اسے ف۱۲۹ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ف۱۳۰ اور ہم نے اس پر ف۱۳۱ کدو کا

مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا

پیڑ اگایا ف۱۳۲ اور ہم نے اسے ف۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے

فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

آئے ف۱۳۴ تو ہم نے انہیں ایک وقت تک برتنے دیا ف۱۳۵ تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے لئے بیٹیاں ہیں ف۱۳۶ اور ان کے بیٹے ف۱۳۷

رکوع ۵ — النصف

(۱۲۰) عذاب کے اندر (۱۲۱) یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو (۱۲۲) اے اہلِ مکہ (۱۲۳) یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم ان کے آثار و منازل پر گزرتے ہو (۱۲۴) کہ ان سے عبرت حاصل کرو (۱۲۵) حضرت ابنِ عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا سبب ظاہر نہ تھا، ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے مولیٰ سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا تو آپ نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے کشتی اس وقت تک چلتی نہ تھی (۱۲۶) کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں امرِ الٰہی کا انتظار نہ کیا (۱۲۷) یعنی ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھنے والا (۱۲۸) یعنی روزِ قیامت تک (۱۲۹) مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا بیس روز یا چالیس روز کے بعد (۱۳۰) یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف و نحیف اور نازک ہوگئے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا (۱۳۱) سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے (۱۳۲) کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہن مبارک میں دے کر آپ کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسمِ مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال اُگے اور جسم میں توانائی آئی (۱۳۳) پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قومِ نینوٰی کی طرف (۱۳۴) آثارِ عذاب دیکھ کر (اس کا بیان سورۂ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آچکا ہے) (۱۳۵) یعنی ان کی آخر عمر تک انہیں آسائش کے ساتھ رکھا اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالٰی اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفارِ مکہ سے بطریقِ توبیخ دریافت کیجئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔ (۱۳۶) جیسا کہ جہینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں (۱۳۷) یعنی اپنے لئے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بُری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں

أَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ إِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ أَلَآ إِنَّهُمْ مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّإِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾

یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے فت۱۳۸ سنتے ہو بے شک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمہیں کیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو فت۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے فت۱۴۰ یا تمہارے لیے کوئی کھلی سند ہے تو اپنی کتاب لاؤ فت۱۴۱ اگر تم سچے ہو اور اس میں اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا فت۱۴۲ اور بے شک جنوں کو معلوم ہے کہ وہ فت۱۴۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے فت۱۴۴ پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے فت۱۴۵ تو تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو فت۱۴۶ تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں فت۱۴۷ مگر اسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے فت۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے فت۱۴۹ اور بے شک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں

(۱۳۸) دیکھ رہے تھے کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں (۱۳۹) فاسد و باطل (۱۴۰) اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک اور منزہ ہے۔ (۱۴۱) جس میں یہ سند ہو (۱۴۲) جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے (۱۴۳) یعنی اس بیہودہ بات کے کہنے والے (۱۴۴) جہنم میں عذاب کے لئے (۱۴۵) جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو کفار نابکار کہتے ہیں (۱۴۶) یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور (۱۴۷) گمراہ نہیں کر سکتے (۱۴۸) جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردار بد سے مستحق جہنم ہو (۱۴۹) جس میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو

وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿۱۶۶﴾ وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا

اور بے شک ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں اور بے شک وہ کہتے تھے (۱۵۰) اگر ہمارے پاس اگلوں کی

ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوا

کوئی نصیحت ہوتی (۱۵۱) تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے (۱۵۲) تو اس کے منکر ہوئے

بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۱﴾

تو عنقریب جان لیں گے (۱۵۳) اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے

إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿۱۷۲﴾ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ

کہ بے شک انہیں کی مدد ہوگی اور بے شک ہمارا ہی لشکر (۱۵۴) غالب آئے گا تو ایک وقت

عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۴﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۵﴾ أَفَبِعَذَابِنَا

تم ان سے منہ پھیر لو (۱۵۵) اور انہیں دیکھتے رہو کہ عنقریب وہ دیکھیں گے (۱۵۶) تو کیا ہمارے عذاب

يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۱۷۶﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۷۷﴾

کی جلدی کرتے ہیں پھر جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے گیوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۸﴾ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحَانَ

اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو کہ وہ عنقریب دیکھیں گے پاکی ہے

رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۸۱﴾ وَ

تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے (۱۵۷) اور سلام ہے پیغمبروں پر (۱۵۸) اور

(۱۵۰) یعنی مکہ مکرمہ کے کفار و مشرکین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ۔ (۱۵۱) کوئی کتاب ملتی (۱۵۲) اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت والے پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید تو اس ہوا (۱۵۳) اپنے کفر کا انجام (۱۵۴) یعنی اہل ایمان (۱۵۵) جب تک کہ تمہیں ان کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے (۱۵۶) طرح طرح کے عذاب دنیا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار نے براہ تمسخر و استہزاء کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی (۱۵۷) جو کفار اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں (۱۵۸) جنہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید و احکام شرع پہنچائے انسان مرتبہ میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کا اتباع اور ان کی اقتداء لازم ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۠ (۱۸۲)

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے۔

سورۂ صٓ ۳۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتہا ۸۸ رکوعاتہا ۵

سورۂ صٓ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِؕ(۱) بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ

اس نامور قرآن کی قسم ۲ بلکہ کافر تکبر اور خلاف

وَّ شِقَاقٍ(۲) كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ

میں ہیں ۳ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ۴ تو اب وہ پکاریں ۵ اور چھوٹنے

حِیْنَ مَنَاصٍ(۳) وَ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ٘-وَ قَالَ

کا وقت نہ تھا ۶ اور انہیں اس کا اچنبھا ہوا کہ ان کے پاس انہیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ۷ اور کافر

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌۖۚ(۴) اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ

بولے یہ جادوگر ہے بڑا جھوٹا کیا اس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کردیا ۸ بیشک

هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ(۵) وَ انْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا

یہ عجیب بات ہے اور ان میں کے سردار چلے ۹ کہ اس کے پاس سے چل دو اور

عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ(۶) مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ

اپنے خداؤں پر صابر رہو بیشک اس میں اس کا کوئی مطلب ہے یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت

(۱) سورۂ صٓ اس کا نام سورۂ داؤد بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو بتیس کلمے اور تین ہزار سرسٹھ حرف ہیں (۲) جو شرف والا ہے کہ یہ کلام معجز ہے (۳) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اس لئے حق کا اعتراف نہیں کرتے (۴) یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں اپنی انبیاء کی مخالفت کے باعث (۵) یعنی نزول عذاب کے وقت انہوں نے فریاد کی (۶) کہ خلاص پائے اس وقت فریاد بیکار تھی کفار مکہ نے ان کے حال سے عبرت حاصل نہ کی (۷) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۸) شان نزول جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے معزز اور سربرآوردہ پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انہیں ابو طالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے سردار اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کردو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو ابو طالب نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ ان کی طرف سے یک لخت نہ پھر جائیے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر کو چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کے درپے نہ ہوں گے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا تم ایک کلمہ قبول کرسکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ ابو جہل نے کہا کہ ایک کیا ہم ایسے دس کلمے قبول کرسکتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی خلق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے (۹) ابو طالب کی مجلس سے آپس میں یہ کہتے

الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۷ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ

ہیں بھی نہ سنی وف۱۰ یہ تو نری نئی گڑھت ہے کیا ان پر قرآن اتارا گیا ہم سب

مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۸

میں سے وف۱۱ بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب سے وف۱۲ بلکہ ابھی میری مار نہیں چکھی ہے وف۱۳

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۹ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ

کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں وف۱۴ وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا ہے وف۱۵ کیا ان کے لئے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۱۰ جُنْدٌ

ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں وف۱۶ یہ ایک

مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

ذلیل لشکر ہے انہیں لشکروں میں سے جو وہیں بھگا دیا جائے گا وف۱۷ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم

وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۱۲ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ

اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون وف۱۸ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے

لْــَٔــيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۱۳ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

وف۱۹ یہ ہیں وہ گروہ وف۲۰ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا

عِقَابِ ۱۴ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۱۵

عذاب لازم ہوا وف۲۱ اور یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی وف۲۲ جسے کوئی پھیر نہیں سکتا

(۱۰) ہمارے باپ دادا بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ ایک ہی خدا بتاتے ہیں (۱۱) اہلِ مکہ نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منصبِ نبوت پر حسد کیا اور حسد سے یہ کہا کہ ہم میں صاحبِ شرف و عزت آدمی موجود تھے ان میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر اترا (۱۲) کہ اس کے لانے والے حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں (۱۳) اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک و تکذیب و حسد کچھ باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی (۱۴) اور کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اللہ تعالٰی ان کی مالکیت وسیع جانتے (۱۵) وہ اپنے اقتضائے حکمت سے جو چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اس میں دخل دینے اور چوں چرا کی کیا مجال (۱۶) اور اگر ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو امور ربانیہ و تدابیر الٰہیہ میں کیوں دخل دیتے ہیں انہیں اس کا کیا حق ہے کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے نبی کریم محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا (۱۷) یعنی کفار قریش کی جماعت انہیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ بنا کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کئے گئے اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال ان کا ہے انہیں بھی شکست ہوگی چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکین خاطر کے لئے پچھلے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا (۱۸) جو کسی پر غضب کرتا تھا تو اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا کر اس کو پٹواتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا (۱۹) یعنی شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم سے تھے (۲۰) جو انبیاء کے مقابل تھے گروہ بنا کر آئے تھے مشرکین مکہ انہیں گروہوں میں سے ہیں (۲۱) یعنی ان گروہوں میں سے ہر ایک نے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ان پر عذاب لازم ہو گیا تو ان مشرکوں کا کیا حال ہوگا جب ان پر عذاب اترے گا (۲۲) یعنی قیامت کے نفخہ اولٰی کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے

فِی الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ

مجھ پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بیشک

كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ

اور اچھے کام کئے اور وہ بہت تھوڑے ہیں ﴿۳۸﴾ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی ﴿۳۹﴾ تو اپنے رب

رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ ۩ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی

سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ﴿۴۰﴾ اور رجوع لایا تو ہم نے اسے یہ معاف فرمایا اور بیشک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور

وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ

قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا ﴿۴۱﴾ تو لوگوں میں

بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ

سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی

اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا

بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ

نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ

وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے ﴿۴۲﴾ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے

سجدہ ۔ ع ۱۲ ۔ ۱۱

بقیہ صفحہ ۸۱۷ — ... اور بے وقت تکلف کر ... لیکن شان انبیاء بہت رفیع اعلیٰ ہوتی ہے اس لئے یہ آپ کے منصب عالی کے منافی ... اور دعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے ... معلوم ہوا کہ ... ہو تو ادب یہ ہے کہ معترض ... سوال نہ ... بلکہ ... مستفیدانہ سوال کیا جائے اور ان کی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے ... یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ... اپنے حبیبوں کی ... ان کو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لئے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے (۳۶) ... (۳۷) یعنی ... (۳۸) حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کر کے وہ آسمان کی طرف روانہ ہوئے (۳۹) اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے مراد عورت تھی کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی اس لئے دنبی کے پیرایہ میں سوال کیا گیا جب آپ نے یہ سمجھا (۴۰) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع ... قائم مقام ہو جاتا ہے جب کہ نیت کی جائے (۴۱) خلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا (۴۲) اور اس وجہ سے ... محروم ہو ... اگر انہیں روزِ حساب کا یقین ہوتا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝٢٧ اَمْ نَجْعَلُ

یہ کافروں کا گمان ہے ۴۳ تو کافروں کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ

انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان جیسا کر دیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم

الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝٢٨ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ

پرہیزگاروں کو بے حکموں کے برابر ٹھہرا دیں ۴۴ یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری ۴۵ برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٢٩ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝٣٠ اِذْ

اور عقلمند نصیحت مانیں اور ہم نے داؤد کو ۴۶ سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ۴۷ جبکہ

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝٣١ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ

اس پر پیش کیے گئے تیسرے پہر کو ۴۸ کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے چلائیے تو ہوا ہو جائیں ۴۹ تو سلیمان نے کہا مجھے ان گھوڑوں

الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝٣٢ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ

کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لیے ۵۰ پھر انہیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ۵۱ پھر حکم دیا کہ انہیں میرے پاس واپس

مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝٣٣ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي

لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ۵۲ اور بے شک ہم نے سلیمان کو جانچا ۵۳ اور اس کے تخت پر

كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝٣٤ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا

ایک بے جان بدن ڈال دیا ۵۴ پھر رجوع لایا ۵۵ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے

(۴۳) اگرچہ وہ صراحۃً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جب کہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں (۴۴) یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مصلح و مفسد اور فاجر و متقی کو برابر قرار دے گا اور ان میں فرق نہ کرے گا کفار اسی جہل میں گرفتار ہیں۔ شان نزول کفار قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمہیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے (۴۵) یعنی قرآن شریف (۴۶) فرزند ارجمند (۴۷) اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا (۴۸) بعد ظہر ایسے گھوڑے (۴۹) یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کئے گئے (۵۰) یعنی میں ان سے رضائے الٰہی اور تقویت دین کے لئے محبت کرتا ہوں میری محبت ان کے ساتھ دنیوی غرض سے نہیں ہے (تفسیر کبیر) (۵۱) یعنی نظر سے غائب ہو گئے (۵۲) اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے ایک تو گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہترین معین ہیں دوسرے امور سلطنت کی خود نگرانی فرمانا کہ تمام عمال مستعد رہیں سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کے احوال اور ان کے امراض و عیوب کے اعلیٰ ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرماتے تھے بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے وہ اقوال لکھ دیئے ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارات قرآن سے بالکل مطابق ہے واللہ اعلم (تفسیر کبیر) (۵۳) بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہو گی اور ہر ایک سے راہ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہو گا مگر یہ فرماتے وقت زبان مبارک سے انشاء اللہ نہ فرمایا (غالباً حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اس کا خیال نہ رہا) تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے وہ بھی ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہ خدا میں جہاد کرتے (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) (۵۴) یعنی وہ ناتمام الخلقت بچہ (۵۵) اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کر کے انشاء اللہ کہنے کی عدول پر اور

يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ

بعد کسی کو لائق نہ ہو (۵۶) بیشک تو ہی بڑی دین والا۔ تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کردی

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ

کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی (۵۷) جہاں وہ چاہتا۔ اور دیو بس میں کر دیئے ہر معمار (۵۸) اور

غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ

غوطہ خور (۵۹)۔ اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (۶۰)۔ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر (۶۱)

اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

یا روک رکھ (۶۲) تجھ پر کچھ حساب نہیں۔ اور بیشک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ

اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا

وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ

لگادی (۶۳)۔ ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار (۶۴) یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو (۶۵)۔ اور

وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي

ہم نے اسے اس کے گھر والے اور ان کے برابر اور عطا فرمادیئے اپنی رحمت کرنے (۶۶) اور عقل مندوں کی

الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ

نصیحت کو۔ اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے (۶۷) اور قسم نہ توڑ بیشک ہم نے اسے

ع ۳/۱۲ — وقف لازم

حضرت سلیمان علیہ السلام سے بارگاہِ الٰہی میں (۵۶) اس سے یہ مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لئے معجزہ ہو (۵۷) بااختیار وارادہ طریق (۵۸) جو آپ کے حکم سے حسبِ مرضی عجیب و غریب عمارتیں تعمیر کرتا (۵۹) جو آپ کے لئے سمندر سے موتی نکالتا، دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ ہی ہیں (۶۰) سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کر دیئے گئے جن کو آپ نے ان کے فساد سے روکنے کے لئے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کر رکھا تھا (۶۱) جس پر چاہے (۶۲) جس سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں (۶۳) جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں (اس واقعہ کا مفصل بیان سورۂ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے) (۶۴) چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آبِ شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا (۶۵) چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہوگئیں (۶۶) چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مر چکی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور اپنے فضل اور رحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے (۶۷) اپنی بی بی کو جس کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث

صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَ

صابر پایا کیا اچھا بندہ (۶۸) بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور

يَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى

یعقوب قدرت اور علم والوں کو (۶۹) بے شک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ

الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ

اس گھر کی یاد ہے (۷۰) اور بے شک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمٰعیل

وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ

اور یسع اور ذوالکفل کو (۷۱) اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بے شک (۷۲) پرہیزگاروں کا

لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۹﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا

اچھا ٹھکانا بسنے کے باغ ان کے لئے سب دروازے کھلے ہوئے ان میں تکیہ لگائے (۷۳)

يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ

ان میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور

أَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ

کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی (۷۴) یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم

مِن نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا

نہ ہوگا (۷۵) ان کو تو یہ ہے (۷۶) اور بے شک سرکشوں کا برا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے

(۶۸) یعنی ایوب علیہ السلام (۶۹) جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمت عملیہ و علمیہ عطا فرمائیں اور انہیں معرفت و طاعت پر قوت عطا فرمائی (۷۰) یعنی دار آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اسی کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اس کا ذکر کرتے ہیں محبت دنیا نے ان کے قلوب میں جگہ نہیں پائی (۷۱) یعنی ان کے فضائل اور ان کے صبر کو تاکہ ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے (۷۲) آخرت میں (۷۳) مرصع تختوں پر (۷۴) یعنی سب ہم سن ہم عمر ایسے ہی حسن و جوانی میں آپس میں محبت رکھنے والے نہ ایک دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد (۷۵) ہمیشہ باقی رہے گا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائے گی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی (۷۶) یعنی ایمان والوں کا

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ

تو کیا ہی برا بچھونا ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ (۷۷) اور اسی شکل کے

شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا

اور جوڑے (۷۸) ان سے کہا جائے گا یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے (۷۹) وہ کہیں گے ان کو کھلی جگہ نہ ملیو آگ میں تو ان کو جانا

النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ

ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملیو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے (۸۰) تو کیا ہی برا

الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾

ٹھکانا (۸۱) وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دونا عذاب بڑھا

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا

اور بولے (۸۲) ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جنہیں برا سمجھتے تھے (۸۳) کیا ہم نے انہیں ہنسی بنا لیا (۸۴)

اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ

یا آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں (۸۵) بے شک یہ ضرور حق ہے دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ (۸۶)

اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

میں ڈر سنانے والا ہی ہوں (۸۷) اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب مالک آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے صاحب عزت بڑا بخشنے والا تم فرماؤ وہ (۸۸) بڑی خبر ہے (۸۹) تم اس سے

(۷۶) بھڑکتی آگ ان کا فرش ہوگی (۷۷) جو جسموں سے اور ان کے جلے ہوئے جسموں اور نجاست کے مقاموں سے نکلے گی بدبودار (۷۸) قسم قسم کے عذاب (۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے متبعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے (۸۱) کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا (۸۲) یعنی جہنم زیادت بالعذاب (۸۳) کفار کے قائد اور سردار (۸۴) یعنی غریب مسلمانوں کو اور نہیں دیکھتے جو دین کی مخالفت کے باعث شریر سمجھتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے جب کفار جہنم میں انہیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے (۸۵) اور درحقیقت وہ ایسے تھے دوزخ میں آنے کے قابل نہیں تھے ان کے ساتھ ہنسی کرنا اور ان کی ہنسی بنانا باطل تھا (۸۶) اس لئے وہ ہمیں نظر نہیں آتے یا یہ معنی ہیں کہ ان کی طرف سے آنکھیں پھر گئیں اور دنیا میں ہم ان کے مرتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے (۸۷) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کفار سے (۸۸) تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا ہوں (۸۹) یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسول منذر ہونا یا اللہ تعالیٰ کا واحد لاشریک ہونا

عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾

غفلت میں ہو ف۹۰ مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے ف۹۱

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ

مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں نہیں مگر روشن ڈر سنانے والا ف۹۲ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں

خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

مٹی سے انسان بناؤں گا ف۹۳ پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں ف۹۴ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ف۹۵

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ

تو تم اس کے لئے سجدے میں گرنا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے ف۹۶

اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ

اس نے غرور کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں ف۹۷ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لئے

لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ

سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں ف۹۸ بولا میں اس سے بہتر ہوں

مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

ف۹۹ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندہ

رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ

(لعنت کیا) گیا ف۱۰۰ اور بیشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ف۱۰۱ بولا اے میرے رب ایسا ہے تو مجھے

(۹۰) کہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے۔ (۹۱) یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں۔ یہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحت نبوت کی ایک دلیل ہے مدعا یہ ہے کہ عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے (۹۲) دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حالت میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت رب العزت عزوجل و تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں میں نے عرض کیا یارب تو ہی دانا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر رب العزت نے اپنا دست رحمت و کرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کے فیض کا اثر اپنے قلب مبارک میں پایا تو آسمان و زمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ہاں اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لئے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسے اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب میں نے جان لیا امام علامہ علاؤالدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اس کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلب شریف منور کر دیا اور جو کچھ نہ جانتے تھے اس سب کی معرفت آپ کو عطا کر دی یہاں تک کہ آپ نے نعمت و معرفت کی سردی اپنے قلب مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہو گیا اور سینہ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾

مہلت دے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں ۱۰۲ فرمایا تو تو مہلت والوں میں ہے اس جانے ہوئے وقت کے دن تک ۱۰۳

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾

بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ

فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بے شک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے ۱۰۴ اور ان میں سے ۱۰۵ جتنے تیری پیروی

أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

کریں گے سب سے تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں سے نہیں

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانو گے ۱۰۶

سُورَةُ الزُّمَرِ ۳۹ مَكِّيَّة ۵۹ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | آیاتہا ۷۵ رکوعاتہا ۸

سورۂ زمر مکی ہے ۱ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

کتاب ۲ اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بے شک ہم نے تمہاری طرف ۳ یہ کتاب

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ

حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہو کر ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے ۴

بقیہ صفحہ ۸۲۳ = ہے باعلام الٰہی جان لیا (۹۲) یعنی بشر (حضرت آدم) (۹۳) جو پیدا کروں گا (۹۴) یعنی اس کی پیدائش تمام کر دوں (۹۵) اور اس کو زندگی عطا کر دوں (۹۶) سجدہ نہ کیا (۹۷) یعنی علم الٰہی میں (۹۸) یعنی اس قوم میں سے جن کا شیوہ ہی تکبر ہے (۹۹) اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر انہیں سجدہ کروں (۱۰۰) اپنی سرکشی و نافرمانی و تکبر کے باعث پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بدشکل روسیاہ کر دیا گیا اور اس کی نورانیت سلب کر دی گئی (۱۰۱) اور قیامت کے بعد جنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی (۱۰۲) آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت سے اپنا کینہ نکالنے کے لئے اور اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فرصت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد پھر موت نہیں (۱۰۳) یعنی نفخۂ اولیٰ تک جس کو خلق کی فنا کے لئے معین فرمایا گیا (۱۰۴) مع تیری ذریت کے (۱۰۵) یعنی انسانوں میں سے (۱۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز

(۱) سورۂ زمر مکیہ ہے سوا آیت قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا اور آیت اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کے اس سورت میں آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حرف ہیں (۲) کتاب سے مراد قرآن شریف ہے (۳) اے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴) اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ

اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لیے ف۵ کہتے ہیں ہم تو انہیں ف۶ صرف اتنی بات کے لیے پوجتے ہیں کہ

زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں اللہ ان پر فیصلہ کردے گا اس بات کا جس میں اختلاف کر رہے ہیں ف۷ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا

مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ

اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو ف۸ اللہ اپنے لیے بچہ بناتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا ف۹

مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

پاکی ہے اسے ف۱۰ وہی ہے ایک اللہ ف۱۱ سب پر غالب اس نے آسمان اور زمین

بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

حق بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱۲ اور اس نے سورج

وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ

اور چاند کو کام میں لگایا ہر ایک ایک ٹھہرائی میعاد کے لیے چلتا ہے ف۱۳ سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے اس نے تمہیں

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ

ایک جان سے بنایا ف۱۴ پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا کیا ف۱۵ اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے ف۱۶ آٹھ

اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ

جوڑے اتارے ف۱۷ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح ف۱۸ تین اندھیریوں میں ف۱۹

(۵) معبود ٹھہرا لئے مراد اس سے بت پرست ہیں (۶) یعنی بتوں کو (۷) ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرما کر (۸) جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرنے والا بتاتے اور خدا کے لئے اولاد ٹھہراتے اور ناشکر ایسا کہ بتوں کو پوجے (۹) یعنی اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ممکن ہوتی تو وہ جسے چاہتا اور بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑتا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں (معاذ اللہ) (۱۰) اولاد سے اور ہر اس چیز سے جو اس کی شان اقدس کے لائق نہیں (۱۱) نہ اس کا کوئی شریک نہ اس کی کوئی اولاد (۱۲) یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو اور دیتا ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹتے گھٹتے دس گھنٹہ کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے (۱۳) یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے (۱۴) یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے (۱۵) یعنی حضرت حوا کو (۱۶) یعنی اونٹ گائے بکری بھیڑ سے (۱۷) یعنی پیدا کئے جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں (۱۸) یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ گوشت پارہ (۱۹) ایک اندھیری پیٹ کی دوسری رحم کی تیسری بچہ دان کی

وقف لازم

ثُلُثٍؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ(۶) اِنْ

پردے یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھیرے جاتے ہو ف۲۰ اگر تم

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ۫ وَ لَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَۚ وَ اِنْ

ناشکری کرو تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تم سے ف۲۱ اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر

تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے ف۲۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ف۲۳ پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف

مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ(۷)

پھرنا ہے ف۲۴ تو وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ف۲۶ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا ف۲۷ پھر جب اللہ نے اسے اپنے پاس

مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا

سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لیے پہلے پکارا تھا ف۲۸ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرانے لگتا

لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

ہے ف۲۹ تاکہ اس کی راہ سے بہکا دے تم فرماؤ ف۳۰ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برت لے ف۳۱ بے شک تو دوزخیوں

النَّارِ(۸) اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ

میں ہے کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں ف۳۲ آخرت سے ڈرتا اور

(۲۰) اور طریقِ حق سے دور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو (۲۱) یعنی تمہاری طاعت و عبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافر ہو جانے میں تمہارا ہی ضرر ہے (۲۲) کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا (۲۳) یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا (۲۴) آخرت میں (۲۵) دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا (۲۶) یہاں آدمی سے مطلقاً کافر یا خاص ابوجہل یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے (۲۷) اسی سے فریاد کرتا ہے (۲۸) یعنی اس شدت و تکلیف کو فراموش کر دیتا ہے جس کے لئے اللہ سے فریاد کی تھی (۲۹) یعنی حاجت روائی کے بعد پھر بت پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے (۳۰) اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کافر سے (۳۱) اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کر لے (۳۲) شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمار اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔ فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل و عبادات دن کے نوافل سے افضل ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے اس لئے وہ ریا سے بہت دور ہوتا ہے دوسرے یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اس لئے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ اور خشوع دن سے زیادہ رات میں میسر آتا ہے تیسرے رات چونکہ راحت و خواب کا وقت ہوتا ہے اس لئے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت و تعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوگا

يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا

اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے وف۳۳ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان

يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا

نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ تم فرماؤ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب

رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ

سے ڈرو جنہوں نے بھلائی کی وف۳۴ ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے وف۳۵ اور اللہ کی زمین وسیع ہے وف۳۶

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ

صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی وف۳۷ تم فرماؤ وف۳۸ مجھے حکم ہے کہ اللہ کو پوجوں

اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝۱۱ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۲ قُلْ

نرا اس کا بندہ ہو کر۔ اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں وف۳۹ تم فرماؤ

اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۳ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے وف۴۰ تم فرماؤ میں اللہ ہی

مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝۱۴ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

کو پوجتا ہوں نرا اس کا بندہ ہو کر۔ تو تم اس کے سوا جسے چاہو پوجو وف۴۱ تم فرماؤ پوری ہار

الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

انہیں جو اپنی جان اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے وف۴۲ ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے

(۳۳) اس سے ثابت ہوا کہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء ہو اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کر کے عذاب سے ڈرتا رہے اور اللہ تعالٰی کی رحمت کا امیدوار رہے [illegible] اللہ تعالٰی کی رحمت سے [illegible] دونوں قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں قال اللہ تعالٰی ولا یأمن مکر اللہ الا القوم الخاسرون وقال تعالٰی لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون (۳۴) طاعت بجا لائے اور اچھے عمل کئے (۳۵) یعنی صحت و عافیت (۳۶) اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں معاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہو جائے چاہئے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور وہاں سے ہجرت کر جائے شان نزول یہ آیت مہاجرین حبشہ کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اس کو چھوڑنا گوارا نہ کیا (۳۷) حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ و بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مروی ہے کہ اصحاب مصیبت و بلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لئے دفتر کھولے جائیں ان پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہل مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے (۳۸) اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (۳۹) اور اہل [illegible] اللہ تعالٰی نے پہلے اسلام کا حکم دیا جو عمل قلب ہے پھر طاعت یعنی اعمال جوارح کا [illegible] شرعیہ [illegible] اللہ تعالٰی [illegible] نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا (۴۰) شان نزول قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے [illegible] عزی کی پرستش [illegible] یہ آیت نازل ہوئی (۴۱) یہ تہدید و توبیخ [illegible] (۴۲) جنہوں نے گمراہی اختیار کر کے [illegible] جنت کی [illegible] سے محروم ہوئے [illegible]

الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ

ان کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ (۴۳) اس سے

يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ

اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو (۴۴) اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو (۴۵) اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے

أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِينَ

اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انہیں کے لئے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان

يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ

لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں (۴۶) یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی

وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ

اور یہ ہیں جن کو عقل ہے (۴۷) تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہوچکی نجات والوں کے برابر ہوجائیگا تو کیا تم

تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا

ہدایت دے کر آگ کے مستحق کو بچالو گے (۴۸) لیکن جو اپنے رب سے ڈرے (۴۹) ان کے لئے بالاخانے ہیں ان پر

غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ

بالاخانے بنے (۵۰) ان کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ خلاف

الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي

نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین

(۴۳) یعنی ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے (۴۴) کہ ایمان لائیں اور ممنوعات سے بچیں (۴۵) وہ کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو (۴۶) جس میں ان کی بہبود ہو (۴۷) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم آئے اور ان سے حال دریافت کیا انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی" [illegible] (۴۸) جو ازلی بدبخت اور علم الٰہی میں جہنمی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں (۴۹) اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی (۵۰) یعنی جنت کے منازل رفیعہ جن کے اوپر اور رفیع منازل ہیں

الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

میں چشمے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی ۵۱ پھر سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھے کہ وہ ۵۲ پیلی پڑ گئی

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ

پھر اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بیشک اس میں دھیان کی بات ہے عقلمندوں کو ۵۳ تو کیا وہ جس کا

ع ۲/۱۲ ۱۶

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ

سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ۵۴ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ۵۵ اس جیسا ہو جائیگا جو سنگدل ہے تو

قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

خرابی ہے ان کی جن کے دل یاد خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں ۵۶ وہ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے اتاری سب سے

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ

اچھی کتاب ۵۷ کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے ۵۸ دوہرے بیان والی ۵۹ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یاد خدا کی طرف رغبت میں ۶۰ یہ

هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے

هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ

والا نہیں تو کیا وہ جو قیامت کے دن بڑے عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا ۶۱ نجات والے کی طرح

(۵۱) زرد، سبز، سرخ، سفید، قسم قسم کی گیہوں، جو اور طرح طرح کے (۵۲) سرسبز و شاداب ہونے کے بعد (۵۳) جو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں (۵۴) اور اس کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائی (۵۵) یعنی یقین و ہدایت پر۔ حدیث: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا اس کی کیا علامت ہے فرمایا دار الخلود کی طرف متوجہ ہونا اور دار الغرور (دنیا سے) دور رہنا اور موت کے لئے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا (۵۶) نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبول حق سے اس کو سخت دوری ہو جاتی ہے اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے فائدہ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہیے جنہوں نے ذکر اللہ کو روکنا اپنا شعار بنا لیا ہے وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں نمازوں کے بعد ذکر اللہ کرنے والوں کو بھی روکتے اور منع کرتے ہیں ایصال ثواب کے لئے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بدعتی بتلاتے ہیں اور ان ذکر کی محفلوں سے نہایت گھبراتے ہیں اور بھاگتے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے (۵۷) قرآن شریف جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دل پذیر باوجودیکہ نہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفت الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنما (۵۸) حسن و خوبی میں (۵۹) کہ اس میں وعد کے ساتھ وعید اور امر کے ساتھ نہی اور خبر کے ساتھ احکام ہیں (۶۰) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکر الٰہی سے ان کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں (۶۱) وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہو گا وہ اس کے چہرے کو بھونے ڈالتا ہو گا اس حال سے اوندھا کر کے آتش جہنم میں گرایا جائے گا

ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتٰهُمُ

جائے گا ف۶۲ اور ظالموں سے فرمایا جائے گا اپنا کمایا چکھو ف۶۳ ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف۶۴ تو انہیں

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي

عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر نہ تھی ف۶۵ اور اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی میں رسوائی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ

کا مزہ چکھایا ف۶۶ اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۶۷ اور بیشک

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انہیں دھیان ہو ف۶۸

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلًا

عربی زبان کا قرآن ف۶۹ جس میں اصلاً کجی نہیں ف۷۰ کہ کہیں وہ ڈریں ف۷۱ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ف۷۲ ایک

فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ

غلام میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ف۷۳

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ﴿٣٠﴾

سب خوبیاں اللہ کو ف۷۴ بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے ف۷۵ بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ف۷۶

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ف۷۷

وقف لازم

ع ۳ ۱۰ ۱۷

(۶۲) یعنی اس مومن کی طرح جو عذاب سے مامون و محفوظ ہو (۶۳) یعنی دنیا میں جو کفر و سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو (۶۴) یعنی کفار مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کو جھٹلایا (۶۵) عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہوئے تھے (۶۶) کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا (۶۷) اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے (۶۸) اور وہ نصیحت قبول کریں (۶۹) ایسا فصیح جس نے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا (۷۰) یعنی تناقض و اختلاف سے پاک (۷۱) اور کفر و تکذیب سے باز آئیں (۷۲) مشرک اور موحد کی (۷۳) یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بجالائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت و ضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کر کے اسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دے دیئے ہیں (۷۴) جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۷۵) کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں (۷۶) اس میں کفار کا رد ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحلت کا انتظار کیا کرتے تھے انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے اس پر بہت سی شرعی براہین قائم ہیں (۷۷) انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے انہوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جد بلیغ صرف فرمائی اور کفار بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اختصام عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مخاصمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کرے گا

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۷۸ اور حق کو جھٹلائے ف۷۹ جب

جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِي جَاءَ

اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں اور وہ جو یہ

بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ

سچ لے کر تشریف لائے ف۸۰ اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی ف۸۱ یہی ڈر والے ہیں ان کے لیے ہے جو وہ چاہیں

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ

اپنے رب کے پاس نیکوں کا یہی صلہ ہے تاکہ اللہ ان سے اتار دے برے سے برا کام

الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا

جو انہوں نے کیا اور انہیں ان کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر ف۸۲ جو وہ کرتے

يَعْمَلُونَ ﴿۳۵﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ

تھے کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ف۸۳ اور تمہیں ڈراتے ہیں اس کے سوا

مِنْ دُونِهِ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَهْدِ

اوروں سے ف۸۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت دے

اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَ

اسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا اللہ عزت والا بدلہ لینے والا نہیں ف۸۵ اور

(۷۸) اور اس کے لئے شریک اور اولاد قرار دے (۷۹) یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو (۸۰) یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید الٰہی لائے (۸۱) یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین (۸۲) یعنی ان کی بدیوں پر گرفت نہ کرے اور نیکیوں کی بہترین جزا عطا فرمائے (۸۳) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور ایک قرات میں عبادہ بھی آیا ہے اس صورت میں انبیاء علیہم السلام مراد ہیں جن کے ساتھ ان کی قوموں نے ایذا رسانی کے ارادے کئے اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی (۸۴) یعنی بتوں سے واقعہ یہ تھا کہ کفار عرب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کی برائیاں بیان کرنے سے باز آیئے ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے ہلاک کر دیں گے یا عقل کو فاسد کر دیں گے (۸۵) بے شک وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے

لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اگر تم ان سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے اللہ نے ۸۶

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۸۷ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف

بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

پہنچانا چاہے ۸۸ تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مہر فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

مہر کو روک رکھیں گے ۸۹ تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے ۹۰ بھروسے والے اس پر بھروسہ کریں

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

تم فرماؤ اے میری قوم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ۹۱ میں اپنا کام کرتا ہوں ۹۲ تو آگے جان جاؤ گے

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ

کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے گا ۹۳ اور کس پر اترتا ہے عذاب کہ رہ پڑے گا ۹۴ بیشک

اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ

ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اتاری ۹۵ تو جس نے راہ پائی تو اپنے بھلے کو ۹۶

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع

اور جو بہکا وہ اپنے ہی برے کو بہکا ۹۷ اور تم کچھ ان کے ذمہ دار نہیں ۹۸

(۸۶) یعنی یہ مشرکین خدائے قادر علیم حکیم کی ہستی کے تو مقر ہیں اور یہ بات تمام خلق کے نزدیک مسلم ہے اور خلق کی فطرت اس کی شاہد ہے اور جو شخص آسمان و زمین کے عجائب میں نظر کرے اس کو یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ موجودات ایک قادر حکیم کی بنائی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان مشرکین پر حجت قائم کیجئے چنانچہ فرماتا ہے (۸۷) یعنی بتوں کو یہ بھی تو دیکھو کہ وہ کچھ بھی قدرت رکھتے ہیں اور کسی کام بھی آسکتے ہیں (۸۸) کسی طرح کی مرض کی یا قحط کی یا ناداری کی یا اور کوئی (۸۹) جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے یہ سوال فرمایا تو وہ لاجواب ہوئے اور ساکت رہ گئے اب حجت تمام ہو گئی اور ان کے سکوتی اقرار سے ثابت ہو گیا کہ بت محض بے قدرت ہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ کچھ ضرر ان کی عبادت کرنا نہایت ہی جہالت ہے اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا (۹۰) میرا اسی پر بھروسہ ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا تم جو مجھے بت جیسی بے قدرت و بے اختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمہاری نہایت ہی بے وقوفی و جہالت ہے (۹۱) اور جو جو مکر و حیلے تم سے ہو سکیں میری عداوت میں سب ہی کر گزرو (۹۲) جس پر مامور ہوں یعنی دین کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ میرا معین و ناصر ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے (۹۳) چنانچہ روز بدر وہ رسوائی کے عذاب میں مبتلا ہوئے (۹۴) یعنی دائم ہو گا اور وہ عذاب جہنم ہے (۹۵) تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں (۹۶) کہ اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا (۹۷) اس کی گمراہی کا ضرر اور وبال اسی پر پڑے گا (۹۸) تم سے ان کی تقصیر کا مواخذہ نہ ہو گا

اللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا

اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں

فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى

پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے ف۹۹ اور دوسری ف۱۰۰ ایک میعاد مقرر

اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ

تک چھوڑ دیتا ہے ف۱۰۱ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ف۱۰۲ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ

انہوں نے اللہ کے مقابل کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں ف۱۰۳ تم فرماؤ کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں ف۱۰۴

شَیْـًٔا وَّ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ

اور نہ عقل رکھیں تم فرماؤ شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ف۱۰۵ اسی کے لئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پھر تمہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے ف۱۰۶ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا

وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ

جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں ان کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۰۷ اور

اِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے ف۱۰۸ جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں تم عرض کرو اے اللہ

(۹۹) یعنی اس جان کو اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا (۱۰۰) جس کی موت مقدر نہیں فرمائی اس کو (۱۰۱) یعنی اس کی موت کے وقت تک (۱۰۲) تو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے (۱۰۳) یعنی بت جن کی نسبت وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہیں (۱۰۴) نہ شفاعت کے نہ اور کسی چیز کے (۱۰۵) جو اس کا ماذون ہو وہی شفاعت کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اذن دیتا ہے بتوں کو اس نے شفیع نہیں بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو (۱۰۶) آخرت میں (۱۰۷) اور وہ بہت تنگ دل و پریشان ہوتے ہیں اور ناگواری کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہو جاتا ہے (۱۰۸) یعنی بتوں کا

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ

آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے نہاں اور عیاں کے جاننے والے تو اپنے بندوں

بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ

میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ف۱۰۹ اور اگر ظالموں کے لئے ہوتا

ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ

جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کے ساتھ اس جیسا ف۱۱۰ تو یہ سب چھڑائی میں

مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ

دیتے روزِ قیامت کے بڑے عذاب سے ف۱۱۱ اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر

یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ

ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی ف۱۱۲ اور ان پر اپنی کمائی ہوئی برائیاں کھل گئیں ف۱۱۳ اور ان پر آ پڑا

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ

وہ جس کی ہنسی بناتے تھے ف۱۱۴ پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے

دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی

تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت

عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا

ملی ہے ف۱۱۵ بلکہ وہ تو آزمائش ہے ف۱۱۶ مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں ف۱۱۷ ان سے اگلے بھی

(۱۰۹) یعنی امورِ دین میں۔ ابن مسیب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے (۱۱۰) یعنی اگر بالفرض کافر تمام دنیا کے اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے ملک میں ہوتا (۱۱۱) تو کسی طرح یہ اموال دے کر انہیں اس عذاب عظیم سے رہائی مل جائے (۱۱۲) یعنی ایسے ایسے عذاب شدید جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامہ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی (۱۱۳) جو انہوں نے دنیا میں کی تھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور اس کے دوستوں پر ظلم کرنا وغیرہ (۱۱۴) یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کی ہنسی بنایا کرتے تھے وہ نازل ہو گیا اور اس میں گھر گئے (۱۱۵) یعنی میں معاش کا جو علم رکھتا ہوں اس کے ذریعہ سے میں نے یہ دولت کمائی جیسا کہ قارون نے کہا تھا (۱۱۶) یعنی یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش و امتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری (۱۱۷) کہ یہ نعمت و عطا استدراج و امتحان ہے

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٥٠﴾

پہلے بھی کہہ چکے ف۱۱۸ تو اُن کا کمایا ان کے کچھ کام نہ آیا

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ

تو ان پر پڑ گئیں ان کی کمائیوں کی برائیاں ف۱۱۹ اور وہ جو ان میں ظالم ہیں عنقریب ان پر پڑیں گی

سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۙ وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥١﴾ أَوَلَمْ

ان کی کمائیوں کی برائیاں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے ف۱۲۰ کیا انہیں

يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ

معلوم نہیں کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے بے شک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ

اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے

ع۵۵

أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اپنی جانوں پر زیادتی کی ف۱۲۱ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بے شک اللہ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾ وَأَنِيبُوا

سب گناہ بخش دیتا ہے ف۱۲۲ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے

إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ

رب کی طرف رجوع لاؤ ف۱۲۳ اور اس کے حضور گردن رکھو ف۱۲۴ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر

(۱۱۸) یعنی یہ بات قارون نے بھی کہی تھی کہ یہ دولت مجھے اپنے علم کی بدولت ملی اور اس کی قوم اس کی اس بیہودہ گوئی پر راضی رہی تھی تو وہ بھی قائلوں میں شمار ہوئی (۱۱۹) یعنی جو بدیاں انہوں نے کی تھیں ان کی سزائیں (۱۲۰) چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں گرفتار کئے گئے (۱۲۱) گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہو کر (۱۲۲) اس کے جو کفر سے باز آئے شان نزول مشرکین میں سے چند آدمی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کا دین تو بے شک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں بہت سی معصیتوں میں گرفتار رہے ہیں کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۲۳) توبہ کر کے (۱۲۴) اور اخلاص کے ساتھ اطاعت بجالاؤ

لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
تمہاری مدد نہ ہو اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی (۱۲۵)

مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾
قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو (۱۲۶)

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ
کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں (۱۲۷) اور

اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ
بے شک میں ہنسی بنایا کرتا تھا (۱۲۸) یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا

لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ
تو میں ڈر والوں میں ہوتا یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح

اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ
مجھے واپسی ملے (۱۲۹) کہ میں نیکیاں کروں (۱۳۰) ہاں کیوں نہیں بے شک تیرے

اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾ وَ
پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا (۱۳۱) اور

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ
قیامت کے دن تم دیکھو گے انہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا (۱۳۲) کہ ان کے منہ کالے ہیں

(۱۲۵) وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ (۱۲۶) تم غفلت میں پڑے رہو اس لئے چاہئے کہ پہلے سے ہوشیار رہو۔ (۱۲۷) کہ اس کی طاعت بجا نہ لایا اور اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کی رضا جوئی کی فکر نہ کی۔ (۱۲۸) اللہ تعالیٰ کے دین کی اور اس کی کتاب کی۔ (۱۲۹) دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع پا جائے۔ (۱۳۰) ان باطل عذروں کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ہے جو اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ (۱۳۱) یعنی تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کر دی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت دی گئی باوجود اس کے تو نے حق کو چھوڑا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا گمراہی اختیار کی جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔ (۱۳۲) اور شان الٰہی میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں اس کے لئے شریک تجویز کئے اولاد بتائی اس کی صفات کا انکار کیا اس کا نتیجہ یہ ہے

اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ

کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ف۱۳۳ اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو

اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ٘-لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ

ان کی نجات کی جگہ ف۱۳۴ نہ انہیں عذاب چھوئے اور نہ انہیں غم ہو اللہ

خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ٘-وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ

ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اسی کے لیے ہیں

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ف۱۳۵ اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْۤ اَعْبُدُ

وہی نقصان میں ہیں تم فرماؤ ف۱۳۶ تو کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو

اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ

اے جاہلو ف۱۳۷ اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف

قَبْلِكَۚ-لَىٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ

کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار

الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَ

میں رہے گا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں میں سے ہو ف۱۳۸ اور

(۱۳۳) جو غرور و تکبر سے ایمان نہ لائے (۱۳۴) انہیں جنت عطا فرمائے گا (۱۳۵) یعنی خزائن رحمت و رزق و بارش وغیرہ کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہی ان کا مالک ہے یہ بھی کہا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو فرمایا کہ مقالید سموات و ارض یہ ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مراد یہ ہے کہ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید ہے یہ آسمان و زمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارین کی بہتری پائے گا (۱۳۶) اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کفار قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں (۱۳۷) جاہل اس واسطے فرمایا کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں باوجودیکہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں (۱۳۸) جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عطا فرمائیں اس کی اطاعت بجا لا کر ان کی شکر گزاری کر

زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ

گروہ گروہ (۱۵۱) یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے (۱۵۲) اور اس کے داروغہ ان سے

اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ

کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے

لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَي

ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں (۱۵۳) مگر عذاب کا قول کافروں پر ٹھیک

الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ

اترا (۱۵۴) فرمایا جائے گا جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ

برا ٹھکانا متکبروں کا اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں (۱۵۵) گروہ گروہ جنت

زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا

کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے (۱۵۶) اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ

سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو

الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ

کہ جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں

بقیہ صفحہ ۸۳۸ نمودار ہوگی یہ زمین دنیا کی زمین کے سوا دوسری زمین ہوگی جو اللہ تعالیٰ روز قیامت مجلس حکم کے لئے پیدا فرمائے گا (۱۴۶) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اس سے زمین روشن ہوجائے گی (جمل) (۱۴۷) یعنی اعمال کی کتاب حساب کے لئے یا اس سے مراد لوح محفوظ ہے جس میں دنیا کے جمیع احوال قیامت تک شرح و بسط کے ساتھ ثبت ہیں یا ہر شخص کا اعمالنامہ جو اس کے ساتھ میں ہوگا (۱۴۸) جو امتوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے (۱۴۹) اس سے کچھ مخفی نہیں نہ اس کو شاہد و کاتب کی حاجت یہ سب حجت تمام کرنے کے لئے ہوں گے (جمل) (۱۵۰) سختی کے ساتھ قیدیوں کی طرح (۱۵۱) ہر جماعت اور امت علیحدہ علیحدہ (۱۵۲) یعنی جہنم کے ساتوں دروازے کھولے جائیں گے جو پہلے سے بند تھے (۱۵۳) بے شک انبیاء تشریف بھی لائے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام بھی سنائے اور اس دن سے بھی ڈرایا (۱۵۴) کہ ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آئی اور ہم نے گمراہی اختیار کی اور حسب ارشاد الٰہی جہنم میں بھرے گئے (۱۵۵) عزت و احترام اور لطف و کرم کے ساتھ (۱۵۶) ان کی عزت و احترام کے لئے اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دروازہ جنت کے قریب ایک درخت ہے اس کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں مومن وہاں پہنچ کر ایک چشمہ میں غسل کرے گا اس سے اس کا جسم پاک و صاف ہوجائے گا اور دوسرے چشمہ کا پانی پئے گا اس سے اس کا باطن پاکیزہ ہوجائے گا پھر فرشتے دروازہ جنت پر استقبال کریں گے

حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ

جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں (اچھے کام کرنے والوں) کا (۱۵۷) اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے

مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں سچا فیصلہ

بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٥﴾

فرما دیا جائے گا (۱۵۸) اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب (۱۵۹)

ع ۸ / ۵

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ ۴۰ مَكِّيَّةٌ ۶۰ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — اٰيَاتُهَا ۸۵ رُكُوعَاتُهَا ۹

سورہ مومن مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) — اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْبِ

یہ کتاب اتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ بخشنے والا

وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ

اور توبہ قبول کرنے والا (۲) سخت عذاب کرنے والا (۳) بڑے انعام والا (۴) اس کے سوا کوئی معبود نہیں

إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿٣﴾ مَا يُجَادِلُ فِي اٰيٰتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا

اسی کی طرف پھرنا ہے (۵) اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر کافر (۶)

فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَ

تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے ان کا شہروں میں اہلے گہلے (اتراتے) پھرنا (۷) ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوں (۸)

(۱۵۷) یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کا (۱۵۸) کہ مومنوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا (۱۵۹) اہل جنت جنت میں داخل ہو کر ادائے شکر کے لئے حمد الٰہی عرض کریں گے

(۱) سورہ مومن اس کا نام سورہ غافر بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰہِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں نو رکوع اور پچاسی آیتیں اور ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمے اور چار ہزار نو سو ساٹھ حرف ہیں (۲) ایمان داروں کی (۳) کافروں پر (۴) عارفوں پر (۵) بندوں کو آخرت میں (۶) یعنی قرآن پاک میں جھگڑا کرنا کافر کے سوا مومن کا کام نہیں ابو داؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے جھگڑے اور جدال سے مراد آیات الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حل مشکلات و کشف معضلات کے لئے علمی و اصولی بحثیں جدال نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی داستان (۷) یعنی کافروں کا صحت و سلامتی کے ساتھ ملک ملک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمہارے لئے باعث تردد نہ ہو کہ یہ کفر جیسا عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا انجام کار خواری اور عذاب ہے پہلی امتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں (۸) عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ

الْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ

نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں ف۹

وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ

اور باطل کے ساتھ جھگڑے کہ اس سے حق کو ٹال دیں ف۱۰ تو میں نے انہیں پکڑا تو کیسا

كَانَ عِقَابِ ۝٥ وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ

ہوا میرا عذاب ف۱۱ اور یونہی تمہارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی ہے کہ

كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝٦ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ

وہ دوزخی ہیں وہ جو عرش اٹھاتے ہیں ف۱۲ اور جو

حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ

اس کے گرد ہیں ف۱۳ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ف۱۴ اور اس پر ایمان لاتے ف۱۵ اور مسلمانوں کی

لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ

مغفرت مانگتے ہیں ف۱۶ اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے ف۱۷ تو انہیں بخش دے

لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝٧

جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے ف۱۸ اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

اے ہمارے رب اور انہیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں

(۹) اور انہیں قتل اور ہلاک کردیں (۱۰) جس کو انبیاء لائے ہیں (۱۱) کیا ان میں کا کوئی بچ سکا (۱۲) یعنی ملائکہ حاملین عرش جو اصحاب قرب اور ملائکہ میں اشرف و افضل ہیں (۱۳) یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کروبی کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحب سیادت ہیں (۱۴) اور سبحان اللہ وبحمدہ کہتے (۱۵) اور اس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے شہر بن حوشب نے کہا کہ حاملین عرش آٹھ ہیں ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کی یہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ (۱۶) اور بارگاہ الٰہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں (۱۷) یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے فائدہ دعا سے پہلے عرض ثنا سے معلوم ہوا کہ آداب دعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے (۱۸) یعنی دین اسلام پر

مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۸

ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں (ف۱۹) بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے

وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِؕ وَ مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗؕ وَ

اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچالے تو بے شک تو نے اس پر رحم فرمایا اور

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝۹ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ

یہی بڑی کامیابی ہے بے شک جنہوں نے کفر کیا ان کو ندا کی جائے گی (ف۲۰) کہ ضرور تم سے

اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ

اللہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جب کہ تم (ف۲۱) ایمان کی طرف بلائے جاتے تو

فَتَكْفُرُوْنَ ۝۱۰ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ

تم کفر کرتے کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبار مردہ کیا اور دوبارہ زندہ کیا (ف۲۲)

فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝۱۱ ذٰلِكُمْ

اب ہم اپنے گناہوں پر مقر ہوئے تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے (ف۲۳) یہ اس پر

بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْۚ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْاؕ

ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم کفر کرتے (ف۲۴) اور اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے (ف۲۵)

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ۝۱۲ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ

تو حکم اللہ کے لئے ہے جو سب سے بلند بڑا وہی ہے کہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے (ف۲۶) اور تمہارے

(۱۹) انہیں بھی داخل کر (۲۰) روز قیامت جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کی بدیاں ان پر پیش کی جائیں گی اور وہ عذاب دیکھیں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے (۲۱) دنیا میں (۲۲) کیونکہ پہلے نطفہ بے جان تھے ان کی موت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر بعث کے لئے زندہ کیا (۲۳) اس کا جواب یہ ہوگا کہ تمہارے دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں اور تم جس حال میں ہو جس عذاب میں مبتلا ہو اور اس سے رہائی کی کوئی راہ نہیں پاسکتے (۲۴) یعنی اس عذاب اور اس دوام و خلود کا سبب تمہارا یہ فعل ہے کہ جب توحید الٰہی کا اعلان ہوتا اور لا الٰہ الا اللہ کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے (۲۵) اور اس شرک کی تصدیق کرتے (۲۶) یعنی اپنی مصنوعات کے عجائب جو اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں مثل ہوا اور بادل اور بجلی وغیرہ کے

خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ

چوری چھپے کی نگاہ ف۴۲ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے ف۴۳ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور اس کے سوا جن کو ف۴۴ پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے ف۴۵ بے شک اللہ

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ

ہی سنتا اور دیکھتا ہے ف۴۶ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ

انجام ہوا ان سے اگلوں کا ف۴۷ ان کی قوت اور زمین میں

قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ

جو نشانیاں چھوڑ گئے ف۴۸ ان سے زائد تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑا اور اللہ سے

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ

ان کا کوئی بچانے والا نہ ہوا ف۴۹ یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر

بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾

آئے ف۵۰ پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انہیں پکڑا بے شک اللہ زبردست عذاب والا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٣﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا فرعون

(۴۲) یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا (۴۳) یعنی دلوں کے راز سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں (۴۴) یعنی جن بتوں کو یہ مشرکین (۴۵) کیونکہ نہ وہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت تو ان کی عبادت کرنا اور انہیں خدا کا شریک ٹھہرانا صریح باطل ہے (۴۶) اپنی مخلوق کے اقوال و افعال اور جملہ احوال کو (۴۷) جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی (۴۸) قلعے اور محل اور نہریں اور حوض اور بڑی بڑی عمارتیں (۴۹) کہ عذاب الٰہی سے بچ سکتا عاقل کا کام ہے کہ دوسرے کے حال سے عبرت حاصل کرے اس عہد کے کفار یہ حالات دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے کیوں نہیں سوچتے کہ پچھلی قومیں ان سے زیادہ قوی و توانا اور صاحب ثروت و اقتدار ہونے کے باوجود اس عبرت ناک طریقہ پر تباہ کر دی گئیں یہ کیوں ہوا (۵۰) معجزات دکھاتے

وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ

اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ بولے جادوگر ہے بڑا جھوٹا ۵۱ پھر جب وہ ان پر ہمارے پاس سے

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا

حق لایا ۵۲ بولے جو اس پر ایمان لائے اُن کے بیٹے قتل کرو اور عورتیں زندہ

نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

رکھو ۵۳ اور کافروں کا داؤ نہیں مگر بھٹکتا پھرتا ۵۴ اور فرعون بولا ۵۵

ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ

مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کروں ۵۶ اور وہ اپنے رب کو پکارے ۵۷ میں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا

دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّىْ

دین بدل دے ۵۸ یا زمین میں فساد چمکائے ۵۹ اور موسیٰ نے ۶۰ کہا میں

عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾

تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر یقین نہیں لاتا ۶۱

ع ۳ / ۷ / ۸

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ڰ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ

اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا ایک مرد کو اس پر

رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ

مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بے شک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے ۶۲

(۵۱) اور انھوں نے ہماری نشانیوں اور باتوں کو جادو بتایا (۵۲) یعنی نبی ہو کر پیام الٰہی لائے تو فرعون اور فرعونی (۵۳) تاکہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز آئیں (۵۴) یہ بھی کار آمد نہیں بالکل نکما اور بیکار پہلے بھی فرعونیوں نے بحکم فرعون ہزاروں قتل کئے مگر قضاء الٰہی ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پروردگار عالم نے فرعون کے گھر میں پالا اس سے خدمتیں کرائیں جیسا وہ داؤں فرعونیوں کا بیکار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لئے پھر دوبارہ قتل شروع کرنا بیکار ہے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا روز بروز اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اسے کون روک سکتا ہے (۵۵) اپنے گروہ سے (۵۶) فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جس کا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اس کو قتل کر دیا تو عام لوگ شبہ میں پڑ جائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حق پر تھا تو دلیل سے اس کا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب نہ دے سکا تو تو نے اسے قتل کر دیا لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کروں خالص دھمکی ہی تھی اس کو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو معجزات آپ لائے ہیں وہ آیاتِ الٰہیہ ہیں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپ کے قتل کا ارادہ کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طول بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور یہ نہ جانتا کہ ربانی تائیدیں جو آپ کے ساتھ ساتھ ہیں ان کا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز تامل نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار سفاک ظالم بے درد تھا ذرا ذرا سی بات میں ہزارہا خون کر ڈالتا تھا (۵۷) جس کا اپنے آپ کو رسول بتاتا ہے تاکہ اس کا رب اس کو ہم سے بچائے فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا ظاہری عزت کی برقراری کے لئے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا (۵۸) اور تم سے فرعون پرستی اور بت پرستی چھڑا دے (۵۹) جدال و قتال کرکے (۶۰) فرعون کی دھمکیاں سن کر (۶۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی کلمہ تعلّی کا نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا یہی خدا شناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا ان مبارک جملوں میں کیسی نفیس

وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُۥ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم

اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان پر اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ

بَعْضُ ٱلَّذِى يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں ف۶۳ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو حد سے بڑھنے والا

كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَٰقَوْمِ لَكُمُ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ظَٰهِرِينَ فِى ٱلْأَرْضِ فَمَن

بڑا جھوٹا ہو ف۶۴ اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں غلبہ رکھتے ہو ف۶۵ تو اللہ

يَنصُرُنَا مِنۢ بَأْسِ ٱللَّهِ إِن جَآءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ أُرِيكُمْ

کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے فرعون بولا میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو

إِلَّا مَآ أَرَىٰ وَمَآ أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ ٱلرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ ٱلَّذِىٓ

میری سوجھ ہے ف۶۶ اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی راہ ہے اور وہ ایمان والا بولا

ءَامَنَ يَٰقَوْمِ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ ٱلْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ

اے میری قوم مجھے تم پر ف۶۷ اگلے گروہوں کے دن کا سا خوف ہے ف۶۸ جیسا

دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا ٱللَّهُ

دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد اوروں کا ف۶۹ اور اللہ

يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيَٰقَوْمِ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ ٱلتَّنَادِ ﴿٣٢﴾

بندوں پر ظلم نہیں چاہتا ف۷۰ اور اے میری قوم میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی ف۷۱

(بقیہ صفحہ ۸۴۵) ہدایتیں اس پر فرمانا کہ میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں اس میں ہدایت ہے کہ رب ایک ہی ہے یہ بھی ہدایت ہے کہ جو اس کی پناہ میں بھروسہ کرے وہ اس کی مدد فرماتا ہے کوئی اس کو ضرر نہیں پہنچا سکتا یہ بھی ہدایت ہے کہ اسی پر بھروسہ کرنا شانِ بندگی ہے اور تمہارے اور اپنے رب فرمانے میں یہ بھی ہدایت ہے کہ اگر تم اس پر بھروسہ کرو تو تمہیں بھی سعادت نصیب ہو (۶۲) جن سے ان کا صدق ظاہر ہو گیا یعنی بہت علامت ہوگی (۶۳) مطلب یہ ہے کہ وہ حال سے خالی نہیں یا سچے ہوں گے یا جھوٹے اگر جھوٹے ہوں تو ایسے معاملہ میں جھوٹ بول کر اس کے وبال سے بچ نہیں سکتے ہلاک ہو جائیں گے اور اگر سچے ہیں تو جس عذاب کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں اس میں سے بالفعل کچھ تمہیں پہنچ ہی جائے گا کچھ پہنچا اس لئے کہا کہ ان کا وعدہ عذاب دنیا و آخرت دونوں کو عام تھا اس میں سے بالفعل عذاب دنیا ہی پہنچے گا (۶۴) کہ خدا پر جھوٹ باندھے (۶۵) یعنی مصر میں تو ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا (۶۶) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا (۶۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے اور ان کے درپے ہونے سے (۶۸) جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی (۶۹) کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب پر مستقر رہے اور ہر ایک کو عذاب الٰہی نے ہلاک کیا (۷۰) بغیر گناہ کے ان پر عذاب نہیں فرماتا اور بغیر اقامت حجت کے ان کو ہلاک نہیں کرتا (۷۱) وہ قیامت کا دن ہوگا قیامت کے دن کو یوم التناد یعنی پکار کا دن اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی ہر شخص اپنے سردار کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی اور جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے سعادت و شقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اب کبھی شقی نہ ہوگا اور فلاں شقی ہوا اب کبھی سعید نہ ہوگا اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہلِ جنت اب دوام ہے موت نہیں اے اہلِ دوزخ دوام ہے موت نہیں۔

يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ ۚ مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَن

جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے (۷۲) اللہ سے (۷۳) تمہیں کوئی بچانے والا نہیں اور جسے

يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِن

اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور بیشک اس سے پہلے (۷۴) تمہارے پاس یوسف روشن

قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُم بِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا

نشانیاں لے کر آئے تو تم ان کے لائے ہوئے سے شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب

هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ

انہوں نے انتقال فرمایا تم بولے ہرگز اب اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا (۷۵) اللہ یونہی

يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي

گمراہ کرتا ہے اسے جو حد سے بڑھنے والا شک لانے والا ہے (۷۶) وہ جو اللہ کی آیتوں میں

آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ وَعِندَ

جھگڑا کرتے ہیں (۷۷) بے کسی سند کے کہ انہیں ملی ہو کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

اور ایمان والوں کے نزدیک اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر (۷۸)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ﴿۳۶﴾

اور فرعون بولا (۷۹) اے ہامان میرے لئے اونچا محل بنا شاید میں پہنچ جاؤں راستوں تک

(۷۲) موقف حساب سے دوزخ کی طرف (۷۳) یعنی اس کے عذاب سے (۷۴) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل (۷۵) یہ بے دلیل بات تم نے یعنی تمہارے پہلوں نے خود گڑھی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کرو اور انہیں جھٹلاؤ تو تم کفر پر قائم رہے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرتے رہے اور بعد والوں کی نبوت کے انکار کے لئے تم نے یہ منصوبہ بنایا کہ اب اللہ تعالیٰ کوئی رسول ہی نہ بھیجے گا (۷۶) ان چیزوں میں جن پر روشن دلیلیں شاہد ہیں (۷۷) انہیں جھٹلا کر (۷۸) کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا (۷۹) بڑا دجل و فریب لیے ہوئے

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤی اِلٰهِ مُوْسٰی وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ

کا ہے کے راستے آسمانوں کے تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بے شک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے[80]

وَ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَا

اور یوں ہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام[81] بھلا کر دکھایا گیا[82] اور وہ راستے سے روکا گیا اور

كَیْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ۠ (۳۷) وَ قَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

فرعون کا داؤں[83] ہلاک ہونے ہی کو تھا اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو

اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۚ (۳۸) یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ ؗ

میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے[84]

وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ (۳۹) مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰۤی

اور بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے[85] جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا

اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ

مگر اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان[86]

فَاُولٰٓىِٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ (۴۰) وَ

تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے[87] اور

یٰقَوْمِ مَا لِیْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ وَ تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَی النَّارِ (۴۱) تَدْعُوْنَنِیْ

اے میری قوم مجھے کیا ہوا میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف[88] اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف[89] مجھے اس طرف بلاتے

ع ۹ — النصف

(۸۰) یعنی موسیٰ میرے سوا اور خدا بتاتے ہیں اور یہ بات فرعون نے اپنی قوم کو فریب دینے کے لئے کہی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور فرعون اپنے آپ کو فریب کاری کے لئے معبود ٹھہراتا ہے (اس واقعہ کا بیان سورۂ قصص میں گزر چکا ہے) (۸۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور اس رسول کو جھٹلانا (۸۲) یعنی شیطانوں نے وسوسے ڈال کر اس کی برائیاں اس کی نظر میں بھلی کر دکھائیں (۸۳) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آیات کو باطل کرنے کے لئے اس نے اختیار کیا (۸۴) یعنی تھوڑی مدت کے لئے ناپائدار نفع ہے جس کو بقا نہیں (۸۵) مراد یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی و جاودانی اور جاودانی ہی بہتر ہے اس کے بعد نیک اور بد اعمال اور ان کے انجام بتائے (۸۶) کیونکہ اعمال کی مقبولیت ایمان پر موقوف ہے (۸۷) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے (۸۸) جنت کی طرف ایمان و طاعت کی تلقین کرکے (۸۹) کفر و شرک کی دعوت دے کر

لِأَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَأُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّأَنَا أَدْعُوْكُمْ إِلَى

کہ اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں اور میں تمہیں اس عزت والے بہت

الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ إِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي

بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف مجھے بلاتے ہو(۹۰) اسے بلانا کہیں کام کا نہیں

الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَآ إِلَى اللّٰهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ

دنیا میں نہ آخرت میں(۹۱) اور یہ کہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے(۹۲) اور یہ کہ حد سے گزرنے

هُمْ أَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ أَقُوْلُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِيْٓ

والے(۹۳) ہی دوزخی ہیں تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے یاد کرو گے(۹۴) اور میں اپنے

إِلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا

کام اللہ کو سونپتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے(۹۵) تو اللہ نے اسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے(۹۶)

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا

اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا(۹۷) آگ جس پر صبح و شام پیش کئے

غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ أَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ

جاتے ہیں(۹۸) اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو

أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَإِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا

سخت تر عذاب میں داخل کرو اور(۹۹) جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور ان سے کہیں گے

(۹۰) یعنی بت کی طرف (۹۱) کیونکہ وہ جماد بے جان ہے (۹۲) وہی انہیں جزا دے گا (۹۳) یعنی کافر (۹۴) یعنی نزول عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا یہ سن کر ان لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تو ہمارے دین کی مخالفت کرے گا تو ہم تیرے ساتھ برے پیش آئیں گے اس کے جواب میں اس نے کہا (۹۵) اور ان کے اعمال و احوال کو جانتا ہے پھر وہ مومن ان میں سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہو گیا فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے اللہ تعالیٰ نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کر دیئے جو فرعونی اس کی طرف آئے درندوں نے انہیں ہلاک کیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا فرعون نے اس کو سولی دے دی کہ یہ حال مشہور نہ ہو (۹۶) اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی اگرچہ وہ فرعون کی قوم کا تھا (۹۷) دنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ (۹۸) اس میں جلائے جاتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے قالب میں ہر روز دو مرتبہ صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ تمہارا مقام ہے اور قیامت تک ان کے ساتھ یہی معمول رہے گا مسئلہ اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال کیا جاتا ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اٹھائے (۹۹) ذکر فرمائیے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم سے جہنم کے اندر کفار کے آپس میں جھگڑنے کا حال کہ

لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا

جو بڑے بنتے تھے ہم تمہارے تابع تھے ف۱۰۰ تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ

نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ

گھٹا دو گے وہ تکبر والے بولے ف۱۰۱ ہم سب آگ میں ہیں ف۱۰۲ بیشک

اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ

اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ف۱۰۳ اور جو آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے

جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوا

اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کر دے ف۱۰۴ انہوں نے کہا

أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ

کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہ لاتے تھے ف۱۰۵ بولے کیوں نہیں ف۱۰۶ بولے تو تمہیں دعا کرو ف۱۰۷

وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ

اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور

آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ

ایمان والوں کی ف۱۰۸ دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ف۱۰۹ جس دن ظالموں کو

الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ

ان کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے ف۱۱۰ اور ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ف۱۱۱ اور بیشک

ع ۱۰ / ۵

(۱۰۰) دنیا میں اور تمہاری بدولت ہی کافر بنے (۱۰۱) یعنی کافروں کے سردار جواب دیں گے (۱۰۲) ہر ایک اپنی مصیبت میں گرفتار ہم میں سے کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا (۱۰۳) ایمانداروں کو اس نے جنت میں داخل کر دیا اور کافروں کو جہنم میں جو ہونا تھا ہو چکا (۱۰۴) یعنی دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے (۱۰۵) کیا انہوں نے ظاہر معجزات پیش نہ کئے تھے یعنی اب تمہارے لئے حجت باقی نہ رہی (۱۰۶) یعنی کفار انبیاء کے تشریف لانے اور اپنے کفر کرنے کا اقرار کریں گے (۱۰۷) ہم کافر کے حق میں دعا نہ کریں گے اور تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہے (۱۰۸) ان کو غلبہ عطا فرما کر اور حجت قویہ دے کر اور ان کے دشمنوں سے انتقام لے کر (۱۰۹) وہ قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ رسولوں کی تبلیغ اور کفار کی تکذیب کی شہادت دیں گے (۱۱۰) اور کافروں کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا (۱۱۱) یعنی جہنم

اٰتَیْنَا مُوْسَی الْهُدٰی وَ اَوْرَثْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ هُدًی

ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی (۱۲) اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا (۱۳) عقلمندوں

وَّ ذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

کی ہدایت اور نصیحت کو تو اے محبوب تم صبر کرو (۱۴) بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے (۱۵) اور

اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو (۱۶) اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح و شام اس کی پاکی بولو (۱۷)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ

وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں (۱۸) بے کسی سند کے جو انہیں ملی ہو (۱۹)

فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس (۲۰) جسے نہ پہنچیں گے (۲۱) تو تم اللہ کی پناہ مانگو (۲۲) بے شک

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ

وہی سنتا دیکھتا ہے بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی

خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مَا یَسْتَوِی

پیدائش سے بہت بڑی (۲۲) لیکن بہت لوگ نہیں جانتے (۲۳) اور اندھا اور

الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا

انکھیارا برابر نہیں (۲۴) اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور

(۱۲) یعنی توریت و معجزات (۱۳) یعنی توریت کا ان سے بعد ... شدہ تمام کتابوں کا (۱۴) اپنی قوم کی ایذا پر (۱۵) وہ آپ کی مدد فرمانے کا اور آپ کے دین کو غالب کرنے کا اور آپ کے دشمنوں کو ہلاک کرنے کا بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت آیۂ قتال سے منسوخ ہو گئی (۱۶) یعنی اپنی امت کے (مدارک) (۱۷) یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مداومت رکھو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے پانچوں نمازیں مراد ہیں (۱۸) ان جھگڑا کرنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں (۱۹) اور ان کا یہ تکبر ان کے تکذیب و انکار اور کفر کے اختیار کرنے کا باعث ہوا کہ انہوں نے یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی ان سے اونچا ہو اس لئے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کی اس خیال فاسد سے کہ اگر آپ کو نبی مان لیں گے تو اپنی بڑائی جاتی رہے گی اور امتی چھوٹا بننا پڑے گا اور ہوس یہ رکھتے ہیں بڑے بننے کی (۲۰) اور یہ بڑائی میسر نہ آئے گی بلکہ حضور کی مخالفت و انکار ان کے حق میں ذلت اور رسوائی کا سبب ہو گا (۲۱) حاسدوں کے مکر و کید سے (۲۲) یہ آیت منکرین بعث کے رد میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان و زمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت و بڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو (۲۳) بہت لوگوں سے مراد یہاں کفار ہیں اور ان کے انکار بعث کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہونے سے بعث پر استدلال نہیں کرتے تو وہ مثل اندھے کے ہیں اور جو مخلوقات کے وجود سے خالق کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں وہ مثل بینا کے ہیں (۲۴) یعنی جاہل و عالم یکساں نہیں

الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؗ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ

بدکار (۱۲۵) کتنا کم دھیان کرتے ہو بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے (۱۲۶) اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا (۱۲۷) بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر اللہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں آرام پاؤ اور دن بنایا آنکھیں کھولتا (۱۲۸) بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے لیکن بہت آدمی شکر نہیں کرتے وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو کہاں اوندھے جاتے ہو (۱۲۹) یونہی اوندھے ہوتے ہیں (۱۳۰) وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں (۱۳۱) اللہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین

رکوع ۷ · وقف لازم

(۱۲۵) یعنی مومن صالح اور بدکار دونوں بھی برابر نہیں (۱۲۶) مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر یقین نہیں کرتے (۱۲۷) اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لئے چند شرطیں ہیں ایک اخلاص دعا میں دوسرے یہ ہے کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امر ممنوع پر مشتمل نہ ہو چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآن کریم میں دعا بمعنی عبادت بہت جگہ وارد ہے حدیث شریف میں ہے اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ابوداؤد و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا (۱۲۸) کہ اس میں اپنے کام باطمینان انجام دو (۱۲۹) کہ اس کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے باوجودیکہ دلائل قائم ہیں (۱۳۰) اور حق سے پھرتے ہیں باوجود دلائل قائم ہونے کے (۱۳۱) اور ان میں حق جوئی و نظر و تامل نہیں کرتے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ

ٹھہراؤ بنائی ف۱۳۲ اور آسمان چھت ف۱۳۳ اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں ف۱۳۴ اور

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

تمہیں ستھری چیزیں ف۱۳۵ روزی دیں یہ ہے اللہ تمہارا رب تو بڑی برکت والا ہے اللہ رب

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ

سارے جہان کا وہی زندہ ہے ف۱۳۶ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اسے پوجو نرے اسی کے بندے ہوکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں کہ انہیں پوجوں جنہیں تم

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ؗ وَ

اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۳۷ جب کہ میرے پاس روشن دلیلیں ف۱۳۸ میرے رب کی طرف سے آئیں اور

اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

مجھے حکم ہوا ہے کہ رب العالمین کے حضور گردن رکھوں وہی ہے جس نے تمہیں ف۱۳۹ مٹی سے بنایا

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ

پھر ف۱۴۰ پانی کی بوند سے ف۱۴۱ پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر

لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ

تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی کو پہنچو ف۱۴۲ پھر اس لئے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اٹھا لیا جاتا ہے ف۱۴۳

(۱۳۲) کہ وہ تمہاری قرار گاہ ہو زندگی میں بھی اور بعد موت بھی (۱۳۳) کہ اس کو مثل قبہ کے بلند فرمایا (۱۳۴) کہ تمہیں راست قامت پاکیزہ رو متناسب الاعضاء کیا بہائم کی طرح سرنگوں نہ بنایا کہ اوندھے چلتے (۱۳۵) نفیس لذیذ ماکول و مشروب (۱۳۶) کہ اس کی فنا محال ہے (۱۳۷) شان نزول کفار مکہ نے براہ جہالت و گمراہی اپنے دین باطل کی طرف حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ سے بت پرستی کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۳۸) عقل و وحی کی توحید پر دلالت کرنے والی (۱۳۹) یعنی تمہارے اصل اور تمہارے جد اعلٰی حضرت آدم علیہ السلام کو (۱۴۰) بعد حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی نسل کو (۱۴۱) یعنی قطرہ منی سے (۱۴۲) اور تمہاری قوت کامل ہو (۱۴۳) یعنی بڑھاپے یا جوانی کو پہنچنے سے قبل ہی یہ اس لئے کیا کہ تم زندگانی کرو

قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوٓا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي

اور اس لئے کہ تم ایک مقرر وعدہ تک پہنچو ف۱۴۴ اور اس لئے کہ تم سمجھو ف۱۴۵ وہی ہے کہ

يُحْيِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾

جِلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا جبھی وہ ہو جاتا ہے ف۱۴۶

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِيٓ ءَايَٰتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ف۱۴۷ کہاں پھیرے جاتے ہیں ف۱۴۸

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَٰبِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهِۦ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾

وہ جنہوں نے جھٹلائی کتاب ف۱۴۹ اور جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ف۱۵۰ وہ عنقریب جان جائیں گے ف۱۵۱

إِذِ الْأَغْلَٰلُ فِيٓ أَعْنَٰقِهِمْ وَالسَّلَٰسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيمِ

جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ف۱۵۲ گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾

پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ف۱۵۳ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جو تم شریک بناتے تھے ف۱۵۴

مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُوا مِن

اللہ کے مقابل کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے ف۱۵۵ بلکہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی

قَبْلُ شَيْـًٔا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ

نہ تھے ف۱۵۶ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو یہ ف۱۵۷ اس کا بدلہ ہے

(۱۴۴) یعنی موت کے وقت معین تک (۱۴۵) دلائل توحید کو اور ایمان لاؤ (۱۴۶) یعنی اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ اس نے ارادہ فرمایا وہ شے موجود ہو گئی، کوئی کلفت ہے نہ مشقت نہ کسی سامان کی حاجت یہ اس کے کمال قدرت کا بیان ہے (۱۴۷) یعنی قرآن پاک میں (۱۴۸) ایمان اور دین حق سے (۱۴۹) یعنی کفار جنہوں نے قرآن شریف کی تکذیب کی (۱۵۰) اس کی بھی تکذیب کی اور اس کے رسولوں کے ساتھ جو بھیجی اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ عقائد حقہ و شرائع جو انبیاء نے پہنچائے مثل توحید الٰہی اور بعث بعد موت کے (۱۵۱) اپنی تکذیب کا انجام (۱۵۲) اور ان زنجیروں سے (۱۵۳) وہ آگ باہر سے بھی انہیں گھیرے ہو گی اور ان کے اندر بھی بھری ہو گی (اللہ تعالیٰ کی پناہ) (۱۵۴) یعنی وہ بت کیا ہوئے جن کی تم عبادت کرتے تھے (۱۵۵) کہیں نظر ہی نہیں آتے (۱۵۶) بتوں کی پرستش کا انکار کر جائیں گے پھر بت حاضر کئے جائیں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے یہ معبود سب جہنم کا ایندھن ہو بعض مفسرین نے فرمایا کہ انہیں کا یہ کہنا کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں ظاہر ہو گیا کہ جنہیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے کہ کسی شئے یا نفع پہنچا سکتے (۱۵۷) یعنی یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو

تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾

جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے (۱۵۸) اور اس کا بدلہ جو تم اتراتے تھے

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾

جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا متکبروں کا (۱۵۹)

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ

تو تم صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ (۱۶۰) سچا ہے تو اگر ہم تمہیں دکھا دیں (۱۶۱) کچھ وہ چیز جس کا انہیں وعدہ دیتے ہیں (۱۶۲)

أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن

یا تمہیں پہلے ہی وفات دیں بہر حال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا (۱۶۳) اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول

قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ

بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا (۱۶۴) اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا

عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا

اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی لے آئے بے حکم خدا کے (۱۶۵) پھر جب

جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾ اللَّهُ

اللہ کا حکم آئے گا (۱۶۶) سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا (۱۶۷) اور باطل والوں کا وہاں خسارہ اللہ ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ

جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ اور تمہارے لئے

(۱۵۸) یعنی شرک و بت پرستی و انکار بعث پر (۱۵۹) حضور سے تکبر کیا اور حق کو قبول نہ کیا (۱۶۰) کفار پر عذاب فرمانے کا (۱۶۱) حضور کی وفات سے پہلے (۱۶۲) انواع عذاب سے مثل بدر میں مارے جانے کے جیسا کہ یہ واقع ہوا (۱۶۳) اور عذاب شدید میں گرفتار ہوں (۱۶۴) اس قرآن پاک میں صراحت کے ساتھ (۱۶۵) قرآن شریف میں تفصیل و صراحتہً (مرقاۃ) اور ان تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے شان اور معجزات عطا فرمائے اور ان کی قوموں نے ان سے مجادلہ کیا اور انہیں جھٹلایا اس پر ان حضرات نے صبر کیا اور اس تذکرہ سے مقصود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں اور جیسی ایذائیں پہنچ رہی ہیں پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیں (۱۶۶) کفار پر عذاب نازل کرنے کی بابت (۱۶۷) رسولوں کے اور ان کی تکذیب کرنے والوں کے درمیان

ع ۸ / ۱۳

فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَ

اور ان میں کتنے ہی فائدے ہیں ف۱۶۸ اور اس لئے کہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو ف۱۶۹ اور ان پر اور

عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿٨١﴾

کشتیوں پر سوار ہوتے ہو ف۱۷۰ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف۱۷۱ تو اللہ کی کون سی نشانی کا انکار کرو گے ف۱۷۲

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ

وہ ان سے بہت تھے ف۱۷۴ اور ان کی قوت ف۱۷۵ اور زمین میں نشانیاں ان سے زیادہ ف۱۷۶

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم

تو ان کے کیا کام آیا جو انہوں نے کمایا ف۱۷۷ تو جب ان کے پاس ان کے رسول روشن

بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا

دلیلیں لائے تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس دنیا کا علم تھا ف۱۷۸ اور انہیں پر الٹ پڑا جس کی

بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ

ہنسی بناتے تھے ف۱۷۹ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے

وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا

اور جو اس کے شریک کرتے تھے ان سے منکر ہوئے ف۱۸۰ تو ان کے ایمان نے انہیں کام نہ دیا جب انہوں نے

(۱۶۸) کہ ان کے دودھ اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہو اور ان کی نسل سے نفع اٹھاتے ہو (۱۶۹) یعنی اپنے سفروں میں اپنے وزنی سامان ان کی پیٹھوں پر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہو (۱۷۰) خشکی کے سفروں میں (۱۷۱) اور دریائی سفروں میں (۱۷۲) جو اس کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں (۱۷۳) یعنی وہ نشانیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں کہ ان کے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں (۱۷۴) تعداد ان کی کثیر تھی (۱۷۵) اور جسمانی طاقت بھی ان سے زیادہ تھی (۱۷۶) یعنی ان کے محل اور عمارتیں وغیرہ (۱۷۷) معنی یہ ہیں کہ اگر یہ لوگ زمین میں سفر کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ منکرین متمردین کا کیا انجام ہوا اور وہ کس طرح ہلاک و برباد ہوئے اور ان کی تعداد اور ان کی قوت اور ان کے مال کچھ بھی ان کے کام نہ آسکے (۱۷۸) اور انہوں نے علم انبیاء کی طرف التفات نہ کیا اس کی تحصیل اور اس سے استفادہ کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اس کو حقیر جانا اور اس کی ہنسی بنائی اور اپنے دنیوی علم کو جو حقیقت میں جہل ہے پسند کرتے رہے (۱۷۹) یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب (۱۸۰) یعنی جن بتوں کو اس کے سوا پوجتے تھے ان سے بیزار ہوئے

رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

ہمارا عذاب دیکھ لیا اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں گزر چکا (۱۸۱) اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے (۱۸۲)

سورۃ حٰمٓ السجدۃ مکیۃ ۴۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتہا ۵۴ رکوعاتہا ۶

سورۃ حٰمٓ السجدہ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ وَ فِیْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ مِنْۢ بَیْنِنَا وَ بَیْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

یہ اتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مفصل فرمائی گئیں (۲) عربی قرآن عقل والوں کے لئے خوشخبری دیتا (۳) اور ڈر سناتا (۴) تو ان میں اکثر نے منہ پھیرا تو وہ سنتے ہی نہیں (۵) اور بولے (۶) ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو (۷) اور ہمارے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے (۸) اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے (۹) تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے ہیں (۱۰) تم فرماؤ (۱۱) آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں (۱۲) مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود

(۱۸۱) یعنی یہ کہ نزول عذاب کے وقت ایمان لانا نافع نہیں ہوتا اس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ رسولوں کے جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے (۱۸۲) یعنی ان کا گھاٹا اور ٹوٹا اچھی طرح ظاہر ہو گیا

(۱) اس سورت کا نام سورۂ فصلت بھی ہے اور سورۂ سجدہ و سورۂ مصابیح بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں چھ رکوع چون آیتیں اور سات سو چھیانوے کلمے اور تین ہزار تین سو چار حرف ہیں (۲) احکام و امثال و مواعظ و وعد و وعید وغیرہ کے بیان میں (۳) اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی (۴) اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا (۵) توجہ سے قبول کا سننا (۶) مشرکین حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (۷) ہم اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید و ایمان کو (۸) ہم بہرے ہیں آپ کی بات ہمارے سننے میں نہیں آتی اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان و توحید کے قبول کرنے کی توقع نہ رکھئے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم اس شخص کے مثل ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو (۹) یعنی دینی مخالفت تو ہم آپ کی بات ماننے والے نہیں (۱۰) یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنیٰ ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کریں گے (۱۱) اے اکرم الخلق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر وجہ تواضع ان لوگوں کے ارشادات و ہدایت کے لئے کہ (۱۲) ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مخالفت بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور تمہارے درمیان کوئی روک ہو بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ ان کی بات سننے میں آئے نہ ہم ان کے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے ان کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہئے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اس لئے میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے فائدہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بظاہر اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ فرمانا حکمت ہدایت و ارشاد کے لئے طریق تواضع ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے علو منصب کی دلیل ہوتے ہیں چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے تو کسی امتی کو روا نہیں کہ وہ

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾

ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو ۱۳ اور اس سے معافی مانگو ۱۴ اور خرابی ہے شرک والوں کو

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ

وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ۱۵ اور وہ آخرت کے منکر ہیں ۱۶ بیشک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع قُلْ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے ۱۷ تم فرماؤ

اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ

کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی ۱۸ اور اس کے

لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ

ہمسر ٹھہراتے ہو ۱۹ وہ ہے سارے جہان کا رب ۲۰ اور اس میں ۲۱ اس کے اوپر سے لنگر ڈالے ۲۲

فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً

(بھاری بوجھ) اور اس میں برکت رکھی ۲۳ اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں ۲۴ ٹھیک

لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ

جواب پوچھنے والوں کو پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا ۲۵ تو اس سے

لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾

اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے

ع ۱۸ / ۵

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مماثل ہونے کا دعویٰ کرے یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ آپ کی بشریت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کوئی نسبت نہیں (۱۳) اس پر ایمان لاؤ اس کی طاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو (۱۴) اپنے فساد عقیدہ و عمل کی (۱۵) یہ منع زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لئے فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کا منع کرنا ایسا برا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہ خدا میں خرچ کر ڈالنا اس کے ثبات و استقلال اور صدق و اخلاص نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مراد ہے توحید کا معتقد ہونا اور "لا الٰہ الا اللہ" کہنا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ جو توحید کا اقرار کرکے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور قتادہ نے اس کے معنی یہ لئے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں (۱۶) کہ مرنے کے بعد اٹھنے اور جزا کے ملنے کے قائل نہیں (۱۷) جو منقطع نہ ہوگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت بیماروں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ رہیں انہیں وہی اجر ملے گا جو تندرستی میں عمل کرتے تھے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عامل اس عمل سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی و اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی اس کے لئے لکھا جاتا ہے (۱۸) اس کی ایسی قدرت کاملہ ہے اور چاہتا تو ایک لمحہ سے بھی کم میں بنا دیتا (۱۹) یعنی شریک (۲۰) اور وہی عبادت کا مستحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب اس کی مملوک و مخلوق ہیں اس کے بعد اس کی قدرت کا بیان فرماتا ہے (۲۱) یعنی زمین میں (۲۲) پہاڑوں کے (۲۳) دریا اور نہریں اور درخت پھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کرکے (۲۴) یعنی دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب (۲۵) یعنی غبار بلند ہونے والا

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ

تو انہیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں (۲۶) اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے

اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ

احکام بھیجے (۲۷) اور ہم نے نیچے کے آسمان کو (۲۸) چراغوں سے آراستہ کیا (۲۹) اور نگہبانی کے لیے (۳۰) یہ اس

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً

عزت والے علم والے کا ٹھہرایا ہوا ہے پھر اگر وہ منہ پھیریں (۳۱) تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے

مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ

جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی (۳۲) جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ

(۳۳) کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بولے (۳۴) ہمارا رب

رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ

چاہتا تو فرشتے اتارتا (۳۵) تو جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اسے نہیں مانتے (۳۶) تو وہ جو عاد تھے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا

انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا (۳۷) اور بولے ہم سے زیادہ کس کا

قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ

زور اور کیا انہوں نے نہ جانا کہ اللہ جس نے انہیں بنایا ان سے زیادہ قوی ہے

(۲۶) یعنی کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پچھلا جمعہ ہے (۲۷) وہاں کے رہنے والوں کو طاعات و عبادات کے امر دیے (۲۸) جو زمین سے قریب ہے (۲۹) یعنی روشن ستاروں سے (۳۰) شیاطین مسترقہ سے (۳۱) یعنی اگر یہ مشرکین اس بیان کے بعد بھی ایمان لانے سے اعراض کریں (۳۲) یعنی عذاب مہلک سے جیسا ان پر آیا تھا (۳۳) یعنی قوم عاد و ثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اور ان کی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اور انہیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے (۳۴) ان کی قوم کے لوگ ان کے جواب میں کہ (۳۵) بجائے تمہارے تم تو ہماری ہی مثل آدمی ہو (۳۶) یہ خطاب ان کا حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام اور تمام انبیاء سے تھا جو ایمان کی دعوت دیتے تھے۔ امام بغوی نے بسند ثعلبی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعت قریش نے جن میں ابوجہل وغیرہ سردار بھی تھے یہ تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شعر سحر کہانت میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے کے لئے بھیجا جائے چنانچہ عتبہ بن ربیعہ کا انتخاب ہوا۔ عتبہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا ہاشم، آپ بہتر ہیں یا عبدالمطلب، آپ بہتر ہیں یا عبداللہ، آپ کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں، حکومت کا شوق ہو تو ہم آپ کو بادشاہ مان لیں، آپ کے پھریرے اڑائیں، عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں دیں، مال کی خواہش ہو تو اتنا جمع کر دیں جو آپ کی نسلوں سے بھی بچ رہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے، جب عتبہ اپنی تقریر کر کے خاموش ہوا تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت حٰمٓ سجدہ پڑھی جب آپ آیت "فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ" پر پہنچے تو عتبہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ حضور کے دہن مبارک پر رکھ دیا اور آپ کو رشتہ و قرابت کے واسطے سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا جب قریش اس کے مکان پر پہنچے تو اس نے تمام واقعہ بیان کر کے کہا کہ خدا کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کہتے ہیں نہ وہ شعر ہے نہ سحر ہے نہ کہانت، میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں، میں نے ان کا کلام سنا جب انہوں نے آیت "فَاِنْ اَعْرَضُوْا" پڑھی تو میں نے ان کے دہن مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور انہیں قسم دی کہ بس کریں اور تم جانتے ہی ہو کہ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی ہو جاتا ہے ان کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوئی مجھے اندیشہ ہو گیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل نہ ہونے لگے (۳۷) قوم عاد کے لوگ بڑے قوی اور شہ زور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں عذاب الٰہی سے ڈرایا تو انہوں نے کہا ہم اپنی طاقت سے عذاب کو ہٹا سکتے ہیں

وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا

اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے تو ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی سخت گرج کی ف۳۸

فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

ان کی شامت کے دنوں میں کہ ہم انہیں رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی زندگی میں

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۝ وَأَمَّا ثَمُودُ

اور بےشک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی اور رہے ثمود

فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ

انہیں ہم نے راہ دکھائی ف۳۹ تو انہوں نے سوجھنے پر اندھے ہونے کو پسند کیا ف۴۰ تو انہیں ذلت

صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ

کے عذاب کی کڑک نے آ لیا ف۴۱ سزا ان کے کئے کی ف۴۲ اور ہم نے ف۴۳ انہیں بچا لیا

آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ

جو ایمان لائے ف۴۴ اور ڈرتے تھے ف۴۵ اور جس دن اللہ کے دشمن ف۴۶ آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے

يُوزَعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ

اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ پچھلے آملیں ف۴۷ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور

أَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ

ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے سب ان پر ان کے کئے کی گواہی دیں گے ف۴۸ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے

(۳۸) نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے (۳۹) نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے (۴۰) اور ایمان کے مقابلہ میں کفر اختیار کیا (۴۱) اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کئے گئے (۴۲) یعنی ان کے شرک و تکذیب پیغمبر اور معاصی کی (۴۳) صاعقہ کے اس ذلت والے عذاب سے (۴۴) حضرت صالح علیہ السلام پر (۴۵) شرک اور اعمالِ خبیثہ سے (۴۶) یعنی کفار اگلے اور پچھلے (۴۷) پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا (۴۸) اعضاء بحکمِ الٰہی بول اٹھیں گے اور جو جو عمل کئے تھے بتا دیں گے

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ
تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی

شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ
اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے اور تم ۴۹

تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا
اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور

جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۲۲
تمہاری کھالیں ۵۰ لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا ۵۱

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ
اور یہ ہے تمہارا وہ گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا اور اس نے تمہیں ہلاک کردیا ۵۲ تو اب رہ گئے

الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۳ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا
ہارے ہوؤں میں پھر اگر وہ صبر کریں ۵۳ تو آگ ان کا ٹھکانا ہے ۵۴ اور اگر وہ منانا چاہیں

فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝۲۴ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا
تو کوئی ان کا منانا نہ مانے ۵۵ اور ہم نے ان پر کچھ ساتھی تعینات کیے ۵۶ انہوں نے انہیں بھلا

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ
کر دیا جو ان کے آگے ہے ۵۷ اور جو ان کے پیچھے ۵۸ اور ان پر بات پوری ہوئی ۵۹ ان گروہوں کے

(۴۹) گناہ کرتے وقت (۵۰) تمہیں تو اس کا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث و جزا کے سرے ہی سے قائل نہ تھے (۵۱) جو تم چھپا کر کرتے ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ظاہری باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اس کو نہیں جانتا (معاذ اللہ) (۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ تمہیں جہنم میں ڈال دیا (۵۳) عذاب پر (۵۴) یہ صبر بھی کارآمد نہیں (۵۵) یعنی حق تعالیٰ ان سے راضی نہ ہو چاہے کتنی ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں (۵۶) شیاطین میں سے (۵۷) یعنی دنیا کی زیب و زینت اور خواہشات نفس کا اتباع (۵۸) یعنی امر آخرت یہ وسوسہ ڈال کر کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے نہ حساب نہ عذاب چین ہی چین ہے (۵۹) عذاب کی

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا

ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے جن اور آدمیوں کے بیشک وہ

خٰسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهٰذَا الْقُرْآنِ

زیاں کار تھے اور کافر بولے ف٦٠ یہ قرآن نہ سنو

وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور اس میں بیہودہ غل کرو ف٦١ شاید یونہی تم غالب آؤ ف٦٢ تو بیشک ضرور ہم کافروں کو

عَذَابًا شَدِيدًا ۙ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾

سخت عذاب چکھائیں گے اور بیشک ہم ان کے برے سے برے کام کا انہیں بدلہ دیں گے ف٦٣

ذٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللّٰهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً

یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس کی

بِمَا كَانُوا بِآيٰتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا

کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اور کافر بولے ف٦٤ اے ہمارے رب

أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ

ہمیں دکھا وہ دونوں جن اور آدمی جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا ف٦٥ کہ ہم انہیں اپنے

أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا

پاؤں تلے ڈالیں ف٦٦ کہ وہ ہر نیچے سے نیچے رہیں ف٦٧ بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ

(٦٠) یعنی مشرکین قریش (٦١) اور شور مچاؤ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو خوب چلاؤ اونچی اونچی آوازیں نکال کر بے معنی کلمات سے شور کرو تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تاکہ کوئی قرآن سننے نہ پائے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان ہوں (٦٢) اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قراءت موقوف کردیں (٦٣) یعنی کفر کا جو سخت عذاب (٦٤) جہنم میں (٦٥) یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھا جن بھی اور انس بھی شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے شیاطین الانس والجن جہنم میں کفار ان دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے (٦٦) آگ میں (٦٧) درک اسفل میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں

اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوا

اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ف۶۸ ان پر فرشتے اترتے ہیں ف۶۹ کہ نہ ڈرو ف۷۰

وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور نہ غم کرو ف۷۱ اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ف۷۲

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا

ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں ف۷۳ اور آخرت میں ف۷۴ اور تمہارے لئے ہے اس میں

مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ

جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو ف۷۵ مہمانی بخشنے والے مہربان کی

غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے ف۷۶ اور

عَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي

نیکی کرے ف۷۷ اور کہے میں مسلمان ہوں ف۷۸ اور نیکی

الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ

اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال ف۷۹ جبھی وہ کہ تجھ میں

بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا

اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست ف۸۰ اور یہ دولت ف۸۱ نہیں ملتی مگر

رکوع ۱۸

(۶۸) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجا لائے اور معاصی سے بچے (۶۹) موت کے وقت یا جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک وقت موت دوسرے قبر میں تیسرے قبروں سے اٹھتے وقت (۷۰) موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے (۷۱) اہل و اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا (۷۲) اور فرشتے کہیں گے (۷۳) تمہاری حفاظت کرتے تھے (۷۴) تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے (۷۵) یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت و لذت (۷۶) اس کی توحید و عبادت کی طرف بلایا کہا گیا ہے کہ اس داعی سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی (۷۷) شان نزول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے دعوت الی اللہ کے کئی مرتبے ہیں اول دعوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات اور حجج و براہین و سیف کے ساتھ یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے دوم دعوت علماء فقط حجج و براہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں ایک عالم باللہ دوسرے عالم بصفات اللہ تیسرے عالم باحکام اللہ مرتبہ سوم دعوت مجاہدین یہ کفار کو سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کرلیں مرتبہ چہارم مؤذنین کی دعوت نماز کے لئے عمل صالح کی دو قسم ہے ایک وہ جو قلب سے ہو وہ معرفت الٰہی ہے دوسرے جو اعضاء سے ہو وہ تمام طاعات ہیں (۷۸) اور یہ محض قول نہ ہو بلکہ دین اسلام کو دل سے معتقد ہو کر کہے کہ سچا کہنا یہی ہے (۷۹) مثلاً غصہ کو صبر سے اور جہل کو علم سے اور بدسلوکی کو عفو سے کہ اگر تجھ سے کوئی برائی کرے تو معاف کر (۸۰) یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابو سفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدت عداوت کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ

صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا اور اگر تجھے شیطان

مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾

کا کوئی کونچا (ٹہوکا) پہنچے ۸۲ تو اللہ کی پناہ مانگ ۸۳ بے شک وہی سنتا جانتا ہے

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند ۸۴ سجدہ نہ کرو

لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن

سورج کو اور نہ چاند کو ۸۵ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ۸۶ اگر

كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ

تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں ۸۷ تو وہ جو تمہارے رب کے

رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۩ ﴿٣٨﴾

پاس ہیں ۸۸ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اکتاتے نہیں

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی ۸۹ پھر جب ہم نے اس پر

عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي

پانی اتارا ۹۰ تر و تازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اسے جلایا ضرور مُردے

نے ان کے ساتھ سلوک نیک کیا ان کی صاحب زادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادق الصحبت جان نثار ہو گئے (۸۱) یعنی بدیوں کو نیکیوں سے دفع کرنے کی خصلت (۸۲) یعنی شیطان تجھ کو بدیوں پر ابھارے اور اس خصلت نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے منحرف کرے (۸۳) اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہ شیطان کی راہ نہ اختیار کر اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا (۸۴) جو اس کی قدرت و حکمت اور اس کی ربوبیت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں (۸۵) کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکم خالق سے مسخر ہیں اور جو ایسا ہو مستحق عبادت نہیں ہو سکتا (۸۶) وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے (۸۷) صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے (۸۸) ملائکہ (۸۹) سوکھی کہ اس میں سبزہ کا نام و نشاں نہیں (۹۰) بارش نازل کی

الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ

جِلا دے گا بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے بے شک وہ جو ہماری آیتوں میں

فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ

ٹیڑھے چلتے ہیں ۹۱ ہم سے چھپے نہیں ۹۲ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا ۹۳ وہ بھلا

أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا

یا جو قیامت میں امان سے آئے گا ۹۴ جو جی میں آئے کرو بے شک وہ

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ

تمہارے کام دیکھ رہا ہے بے شک جو ذکر سے منکر ہوئے ۹۵ جب وہ ان کے پاس آیا

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ

اُن کی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ اور بے شک وہ عزت والی کتاب ہے ۹۶ باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے

وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾ مَّا يُقَالُ

نہ اس کے پیچھے سے ۹۷ اتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا تم سے نہ فرمایا

لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو

جائے گا ۹۸ مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا کہ بے شک تمہارا رب بخشش

مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا

والا ۹۹ اور دردناک عذاب والا ہے ۱۰۰ اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن کرتے ۱۰۱

(۹۱) اور تاویل آیات میں صحت واستقامت سے عدول وانحراف کرتے ہیں (۹۲) ہم انہیں اس کی سزا دیں گے (۹۳) یعنی کافر ملحد (۹۴) مومن صادق العقیدہ بے شک وہی بہتر ہے (۹۵) یعنی قرآن کریم سے اور انہوں نے اس میں طعن کئے (۹۶) بے عدیل و بے نظیر جس کی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خلق عاجز ہے (۹۷) یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پا سکتا، تغییر و تبدیل و کمی و زیادتی سے محفوظ ہے شیطان اس میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا (۹۸) اللہ تعالیٰ کی طرف سے (۹۹) انبیاء کے لئے علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کیلئے (۱۰۰) انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے (۱۰۱) جیسا کہ یہ بطریق عناد کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجمی زبان میں کیوں نہ اترا

لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓىٕكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾

تو ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں کیوں نہ کھولی گئیں ف۱۰۲ کیا کتاب عجمی اور نبی عربی ف۱۰۳ تم فرماؤ وہ ف۱۰۴ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے ف۱۰۵ اور وہ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے ف۱۰۶ اور وہ ان پر اندھا پن ہے ف۱۰۷ گویا وہ دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں ف۱۰۸ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹ تو اس میں اختلاف کیا گیا ف۱۱۰ اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی ف۱۱۱ تو جبھی ان کا فیصلہ ہوجاتا ف۱۱۲ اور بے شک وہ ف۱۱۳ ضرور اس کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا

(۱۰۲) اور زبان عربی میں بیان کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے (۱۰۳) یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں، حاصل یہ ہے کہ قرآن پاک عجمی زبان میں ہوتا تو یہ کلام اعتراض کرتے عربی میں آیا تو معترض ہیں، غرض یہ ہے کہ بہانہ تراشی ان کا شیوہ ہے اور حق کی طلب نہیں ہے (۱۰۴) قرآن شریف (۱۰۵) کہ حق کی راہ بتاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے جہل و شک وغیرہ قلبی امراض سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفع مرض کے لئے موثر ہے (۱۰۶) کہ اس نعمت سے محروم ہیں (۱۰۷) کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں (۱۰۸) یعنی وہ اپنے عدم قبول سے اس حالت کو پہنچ گئے ہیں جیسے کسی کو دور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سنے نہ سمجھے (۱۰۹) یعنی توریت مقدس (۱۱۰) بعضوں نے اس کو مانا اور بعضوں نے نہ مانا بعضوں نے اس کی تصدیق کی اور بعضوں نے تکذیب (۱۱۱) یعنی حساب و جزا کو روز قیامت تک موخر فرما دیا ہے (۱۱۲) دنیا ہی میں اور انہیں اس کی سزا دے دی جاتی (۱۱۳) یعنی کتاب الٰہی کی تکذیب کرنے والے

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَٰتٍ مِّنْ

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ف۱۱۴ اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا

أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِۦ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ

اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے مگر اس کے علم سے ف۱۱۵ اور جس دن انہیں ندا فرمائے گا ف۱۱۶

أَيْنَ شُرَكَآءِى قَالُوٓا۟ ءَاذَنَّٰكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم

کہاں ہیں میرے شریک ف۱۱۷ کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے ہیں کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ف۱۱۸ اور گم گیا ان سے

مَّا كَانُوا۟ يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا۟ مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْـَٔمُ

جسے پہلے پوجتے تھے ف۱۱۹ اور سمجھ لیے کہ انہیں کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ف۱۲۰ آدمی بھلائی

ٱلْإِنسَٰنُ مِن دُعَآءِ ٱلْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ ٱلشَّرُّ فَيَـُٔوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَ

مانگنے سے نہیں اکتاتا ف۱۲۱ اور کوئی برائی پہنچے ف۱۲۲ تو ناامید آس ٹوٹا ف۱۲۳ اور

لَئِنْ أَذَقْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا

اور اگر ہم اسے کچھ اپنی رحمت کا مزہ دیں ف۱۲۴ اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی تو کہے گا یہ تو میری ہے

لِى وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّىٓ إِنَّ لِى

ف۱۲۵ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر ف۱۲۶ میں رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے

عِندَهُۥ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِمَا عَمِلُوا۟ وَلَنُذِيقَنَّهُم

لیے اس کے پاس بھی خوبی ہی ہے ف۱۲۷ تو ضرور ہم بتادیں گے کافروں کو جو انہوں نے کیا ف۱۲۸ اور ضرور انہیں گاڑھا

(۱۱۴) تو جس سے وقتِ قیامت دریافت کیا جائے اس کو لازم ہے کہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔ (۱۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے برآمد ہونے کے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وضع کے وقت کو اور اس کے ناقص و غیر ناقص اور اچھے اور برے اور نر و مادہ ہونے کو سب کو جانتا ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہئے اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام و اصحابِ کشف بسا اوقات ان امور کی خبریں دیتے ہیں اور وہ صحیح واقع ہوتی ہیں بلکہ کبھی منجم اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر و بیشتر غلط ہوا کرتی ہیں وہ علم ہی نہیں بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء کی خبریں بے شک صحیح ہوتی ہیں اور وہ علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم ان کا ذاتی نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے تو حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کا نہیں (خازن)۔ (۱۱۶) یعنی اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ (۱۱۷) جو تم نے دنیا میں گڑھ رکھے تھے جنہیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین (۱۱۸) جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے یعنی ہم سب مومن موحد ہیں مشرکین عذاب دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بری ہونے کا اظہار کریں گے (۱۱۹) دنیا میں یعنی بت (۱۲۰) عذابِ الٰہی سے بچنے کی (۱۲۱) ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تونگری و تندرستی مانگتا رہتا ہے (۱۲۲) یعنی کوئی سختی و بلا و معاش کی تنگی (۱۲۳) اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے یہ اور اس کے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے اور مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے لا ییاس من روح اللہ الا القوم الکافرون (۱۲۴) صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرما کر (۱۲۵) خالص میرا حق ہے میں اپنے عمل سے اس کا مستحق ہوں (۱۲۶) بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں (۱۲۷) یعنی وہاں بھی میرے لئے دنیا کی طرح عیش و راحت، عزت و کرامت ہے (۱۲۸) یعنی ان کے اعمالِ قبیحہ اور ان اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اس سے انہیں آگاہ کر دیں گے

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَآ أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَـَٔا بِجَانِبِهِۦ

عذاب چکھائیں گے ۱۲۹ اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ۱۳۰ اور اپنی طرف دور ہٹ

وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَآءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ

جاتا ہے ۱۳۱ اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے ۱۳۲ تو چوڑی دعا والا ہے ۱۳۳ تم فرماؤ ۱۳۴ بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے

عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِۦ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾

پاس سے ہے ۱۳۵ پھر تم اس کے منکر ہوئے تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو دور کی ضد میں ہے ۱۳۶

سَنُرِيهِمْ ءَايَـٰتِنَا فِى الْـَٔافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ

ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں ۱۳۷ اور خود ان کے آپے میں ۱۳۸ یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ بیشک وہ

الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَآ إِنَّهُمْ

حق ہے ۱۳۹ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں سنو انہیں ضرور

فِى مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَآ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيطٌۢ ﴿٥٤﴾

اپنے رب سے ملنے میں شک ہے ۱۴۰ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ۱۴۱

ع ۱۰

سُورَةُ الشُّورَىٰ ۴۲ مکیۃ ۶۲ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۵۳ رکوعاتہا ۵

سورۂ شوریٰ مکی ہے ۱ — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا — ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

حمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِىٓ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف ۲ اور تم سے اگلوں کی طرف ۳

(۱۲۹) یعنی نہایت سخت (۱۳۰) اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اتراتا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے (۱۳۱) یادِ الٰہی سے تکبر کرتا ہے (۱۳۲) کسی قسم کی پریشانی یا بیماری یا ناداری وغیرہ کی پیش آتی ہے (۱۳۳) خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے (۱۳۴) اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کفار سے (۱۳۵) جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہین قطعیہ ثابت کرتی ہیں (۱۳۶) حق کی مخالفت کرتا ہے (۱۳۷) آسمان و زمین کے اقطار میں سورج چاند ستارے نباتات حیوان یہ سب اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرنے والے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی امتوں کی اجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان نشانیوں سے مشرق و مغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے نیاز مندوں کو عنقریب عطا فرمانے والا ہے (۱۳۸) ان کی ہستیوں میں لاکھوں لطائف صنعت اور بے شمار عجائب حکمت ہیں یا یہ معنی ہیں کہ بدر میں کفار کو مغلوب و مقہور کر کے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرا دیا یا یہ معنی ہیں کہ مکہ مکرمہ فتح کر کے ان میں اپنی نشانیاں ظاہر ہو جائے (۱۳۹) یعنی اسلام و قرآن کی سچائی اور حقانیت ان پر ظاہر ہو جائے (۱۴۰) کیونکہ وہ بعث و قیامت کے قائل نہیں ہیں (۱۴۱) کوئی چیز اس کے احاطہ علمی سے باہر نہیں اور اس کے معلومات غیر متناہی ہیں

(۱) سورۂ شوریٰ مشہور قول میں مکیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک قول میں اس کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جن میں کی پہلی قُل لَّا اَسْـَٔلُکُم ہے اس سورت میں پانچ رکوع ترپن آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حرف ہیں

(۲) غیبی خبریں (حاشیہ) (۳) انبیاء علیہم السلام سے وحی فرما چکا

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ④ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑤ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ⑥ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ⑦ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ

اللہ عزت و حکمت والا۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی بلندی و عظمت والا ہے۔ قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں ف۴ اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں ف۵ سن لو بے شک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں ف۶ وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں ف۷ اور تم ان کے ذمہ دار نہیں ف۸ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں ف۹ اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں کچھ شک نہیں ف۱۰ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔ اور اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے

(۴) اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے علوئے شان سے (۵) یعنی ایمان داروں کے لئے کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ ان کے لئے استغفار کریں یہ ہو سکتا ہے کہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ انہیں ایمان دے کر ان کی مغفرت فرما (۶) یعنی بت جن کو وہ پوجتے اور معبود سمجھتے ہیں (۷) ان کے اعمال افعال اس کے سامنے ہیں وہ انہیں بدلا دے گا (۸) تم سے ان کے اعمال کا مواخذہ نہ ہو گا (۹) یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو (۱۰) یعنی روز قیامت سے ڈراؤ جس میں اللہ تعالیٰ اولین و آخرین اور اہل آسمان و زمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد پھر سب متفرق ہوں گے (۱۱) اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے

رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ

اپنی رحمت میں اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار (۱۲) کیا اللہ کے سوا

دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ وَهُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰى ؗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اور والی ٹھہرا لیے ہیں (۱۳) تو اللہ ہی والی ہے (۱۴) اور وہ مُردے جِلائے گا اور وہ سب کچھ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ

کرسکتا ہے تم جس بات میں (۱۵) اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے (۱۶)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ

یہ ہے اللہ میرا رب میں نے اس پر بھروسہ کیا اور میں اس کی طرف رجوع لاتا ہوں (۱۷) آسمانوں اور زمین کا

وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ

بنانے والا تمہارے لیے تمہیں میں سے (۱۸) جوڑے بنائے اور نر و مادہ چوپائے

یَذْرَؤُكُمْ فِیْهِ ؕ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ لَهٗ

اس سے (۱۹) تمہاری نسل پھیلاتا ہے اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے اسی کے لیے ہیں

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں (۲۰) روزی وسیع کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے (۲۱)

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا

بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے تمہارے لیے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا (۲۲)

(۱۲) یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں (۱۳) یعنی بت جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر والی بنا لیے ہیں سب باطل ہیں (۱۴) تو اسی کو والی بنانا سزاوار ہے (۱۵) دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ (۱۶) روز قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا تم ان سے کہو (۱۷) ہر امر میں (۱۸) یعنی تمہاری جنس میں سے (۱۹) یعنی اس تزویج سے (خازن) (۲۰) مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں خواہ مینہ کے خزانے ہوں یا رزق کے (۲۱) جس کے لیے چاہے وہ مالک ہے رزق کی کنجیاں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں (۲۲) نوح علیہ السلام صاحبِ شریعت انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى

اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی (ف۲۳) اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا (ف۲۴)

اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا

کہ دین ٹھیک رکھو (ف۲۵) اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو (ف۲۶) مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ (ف۲۷) جس

تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ

کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنے قریب کے لیے چن لیتا ہے جسے چاہے (ف۲۸) اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اسے جو

يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ

رجوع لائے (ف۲۹) اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا تھا (ف۳۰) آپس کے حسد سے (ف۳۱)

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ

اور اگر تمہارے رب کی ایک بات گزر نہ چکی ہوتی (ف۳۲) ایک مقرر میعاد تک (ف۳۳) تو کب کا ان میں فیصلہ کردیا ہوتا (ف۳۴)

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾

اور بیشک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے (ف۳۵) وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں (ف۳۶)

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ

تو اسی لیے بلاؤ (ف۳۷) اور ثابت قدم رہو (ف۳۸) جیسا تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ

اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ

میں ایمان لایا اس پر جو کوئی کتاب اللہ نے اتاری (ف۳۹) اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں (ف۴۰)

(۲۳) اے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۴) معنیٰ یہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کے لئے ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی جس میں وہ سب متفق ہیں وہ راہ یہ ہے (۲۵) مراد دین سے اسلام ہے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی طاعت اور اس پر اور اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور روز جزا پر اور باقی تمام ضروریات دین پر ایمان لانا لازم کرو کہ یہ امور تمام انبیاء کی امتوں کے لئے یکساں لازم ہیں (۲۶) حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جماعت رحمت اور فرقت عذاب ہے خلاصہ یہ ہے کہ اصول دین میں تمام مسلمان خواہ وہ کسی عہد یا کسی امت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں امتیں باعتبار اپنے احوال و خصوصیات کے جداگانہ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا (۲۷) یعنی بتوں کو چھوڑنا اور توحید اختیار کرنا (۲۸) اپنے بندوں میں سے اسی کو توفیق دیتا ہے (۲۹) اور اس کی طاعت قبول کرے (۳۰) یعنی اہل کتاب نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہو گیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقے فرقے ہو جانا گمراہی ہے لیکن باوجود اس کے انہوں نے یہ سب کچھ کیا (۳۱) اور ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں (۳۲) عذاب کے مؤخر فرمانے کی (۳۳) یعنی روز قیامت تک (۳۴) کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرما کر (۳۵) یعنی یہود و نصاریٰ (۳۶) یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا یہ معنیٰ ہیں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں (۳۷) یعنی ان کفار کے اس اختلاف و پراگندگی کی وجہ سے انہیں توحید اور ملت حنیفیہ پر متفق ہونے کی دعوت دو (۳۸) اس دین پر اور اس کی دعوت دینے پر (۳۹) یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر کیونکہ متفرقین بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے (۴۰) تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں

اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْؕ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ

اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے (۴۱) ہمارے لیے ہمارا عمل اور تمہارے لیے تمہارا کیا (۴۲) کوئی حجت نہیں ہم میں اور

بَیْنَكُمْؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَاۚ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُؕ۝۱۵ وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی

تم میں (۴۳) اللہ ہم سب کو جمع کرے گا (۴۴) اور اسی کی طرف پھرنا ہے اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے

اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کر چکے ہیں (۴۵) ان کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور

عَلَیْهِمْ غَضَبٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ۝۱۶ اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ

ان پر غضب ہے (۴۶) اور ان کے لیے سخت عذاب ہے (۴۷) اللہ ہے جس نے حق کے

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ۝۱۷

ساتھ کتاب اتاری (۴۸) اور انصاف کی ترازو (۴۹) اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو (۵۰)

یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَاۚ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ

اس کی جلدی مچا رہے ہیں وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے (۵۱) اور جنہیں اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر

مِنْهَاۙ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ

رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بے شک وہ حق ہے سنتے ہو بے شک جو قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور

لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ۝۱۸ اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُۚ وَ

دور کی گمراہی میں ہیں اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے (۵۲) جسے چاہے روزی دیتا ہے (۵۳) اور

(۴۱) اور ہم سب اس کے بندے (۴۲) ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا (۴۳) کیونکہ حق ظاہر ہو چکا وھذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال (۴۴) روزِ قیامت (۴۵) مراد ان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لئے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے ہم تم سے بہتر ہیں (۴۶) بسبب ان کے کفر کے (۴۷) آخرت میں (۴۸) یعنی قرآن پاک جو طرح طرح کے دلائل و احکام پر مشتمل ہے (۴۹) یعنی اس نے اپنی کتب منزلہ میں عدل کا حکم دیا بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے (۵۰) شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریق تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی (۵۱) اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لئے بطریق تمسخر جلدی مچاتے ہیں (۵۲) بے شمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتی کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ انہیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا (۵۳) اور فراخی عیش عطا فرماتا ہے مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسب اقتضاء حکمت حدیث شریف میں ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری ان کی قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں فقیر محتاج کر دوں تو ان کے عقیدے فاسد ہو جائیں اور بعض بندے ایسے ہیں کہ تنگی اور محتاجی ان کی قوت ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں غنی مالدار کر دوں تو ان کے عقیدے خراب ہو جائیں

هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي

وہی قوت و عزت والا ہے۔ جو آخرت کی کھیتی چاہے ف۵۴ ہم اس کے لئے اس کی

حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي

کھیتی بڑھائیں ف۵۵ اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ف۵۶ ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے ف۵۷

الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ

اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ف۵۸ یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں ف۵۹ جنہوں نے ان کے لئے ف۶۰ وہ

مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ

دین نکال دیا ہے ف۶۱ کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی ف۶۲ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا ف۶۳ تو یہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا ف۶۴ اور بیشک

الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا

ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے ف۶۵ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے

كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ڈرتے ہوں گے ف۶۶ اور وہ ان پر پڑ کر رہیں گی ف۶۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ

فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ

جنت کی پھلواریوں میں ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ہے جو چاہیں یہی بڑا

الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا

فضل ہے یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے

(۵۴) یعنی جس کو اپنے اعمال سے نفعِ آخرت مقصود ہو (۵۵) اس کو نیکیوں کی توفیق دے کر اور اس کے لئے خیرات و طاعت کی راہیں سہل کر کے اور اس کی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر (۵۶) یعنی جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنے کے لئے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو (مدارک) (۵۷) یعنی دنیا میں جتنا اس کے لئے مقدر کیا ہے (۵۸) کیونکہ اس نے آخرت کے لئے عمل کیا ہی نہیں (۵۹) معنی یہ ہیں کہ کیا کفار مکہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا ہے بلکہ ان کے کچھ ایسے شرکاء ہیں شیاطین وغیرہ (۶۰) کفری دین میں سے (۶۱) جو شرک و انکار بعث پر مشتمل ہے (۶۲) یعنی وہ دین الٰہی کے خلاف ہے (۶۳) اور جزاء کے لئے روز قیامت معین نہ فرما دیا گیا ہوتا (۶۴) اور دنیا ہی میں تکذیب کرنے والوں کو گرفتار عذاب کر دیا جاتا (۶۵) آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں (۶۶) یعنی کفر و اعمال خبیثہ سے جو انہوں نے دنیا میں کمائے تھے اس اندیشہ سے کہ اب ان کی سزا ملنے والی ہے (۶۷) ضرور ان سے کسی طرح بچ نہیں سکتے ڈریں یا نہ ڈریں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی

اور اچھے کام کئے تم فرماؤ میں اس ف۶۸ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۶۹ مگر قرابت کی محبت

الْقُرْبٰی ؕ وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ف۷۰ اور جو نیک کام کرے ف۷۱ ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بے شک اللہ

غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ

بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے کیا ف۷۲ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ف۷۳ اور اللہ چاہے تو

اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ؕ وَ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ

تمہارے اوپر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرمادے ف۷۴ اور مٹاتا ہے باطل کو ف۷۵ اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ف۷۶

اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ

بے شک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول

عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ یَسْتَجِیْبُ

فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ف۷۷ اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دعا قبول فرماتا ہے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

ان کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے ف۷۸ اور

الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ

کافروں کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا

(۶۸) تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت (۶۹) اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے۔ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق و احسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لئے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیئے (۷۰) تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مودت و محبت واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی معنی یہ ہیں کہ میں ہدایت و ارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں انہیں ایذا نہ دو حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پاک ہے (بخاری) مسئلہ اہل قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ ہے کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک قول یہ ہے کہ آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں حضور کی ازواج مطہرات حضور کے اہل بیت میں داخل ہیں مسئلہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے (جمل و خازن وغیرہ) (۷۱) یہاں نیک کام سے مراد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل پاک کی محبت ہے یا تمام امور خیر (۷۲) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کفار مکہ (۷۳) نبوت کا دعویٰ کر کے یا قرآن کریم کو کتاب الٰہی بتا کر (۷۴) کہ آپ کو ان کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو (۷۵) جو کفار کہتے ہیں (۷۶) جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ان کے باطل کو مٹایا اور کلمہ

لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ

تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے ۷۹ لیکن وہ اندازہ سے اتارتا ہے جتنا چاہے بیشک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے

بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ

انہیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ مینہ اتارتا ہے ان کے ناامید ہونے پر اور اپنی رحمت پھیلاتا

رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ

ہے ۸۱ اور وہی کام بنانے والا ہے سب خوبیوں سراہا اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی

الْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ

پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کے اکٹھا کرنے پر ۸۲ جب چاہے

قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ

قادر ہے اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا ۸۳

يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ

اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے نہیں نکل سکتے ۸۴ اور نہ اللہ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي

کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ۸۵ اور اس کی نشانیوں سے ہیں ۸۶ دریا میں

الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي

چلنے والیاں جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھما دے ۸۷ کہ اس کی پیٹھ پر ۸۸ ٹھہری رہ

ع ۳ / ۱۰

بقیہ صفحہ ۸۷۴ اسلام کو غالب کیا (مدارک) مسئلہ توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مجتنب رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ میں کسی بندہ کی حق تلفی بھی تھی تو اس حق سے بطریقِ شرعی عہدہ برآ ہو (۷۸) یعنی جتنا رزق و عطا وہ مانگتے ہیں اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے (۷۹) تکبر و غرور میں مبتلا ہو کر (۸۰) جس کے لئے جتنا مقتضائے حکمت ہے اس کو اتنا عطا فرماتا ہے (۸۱) اور مینہ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے (۸۲) حشر کے لئے (۸۳) یہ خطاب مومنین مکلفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے رفعِ درجات کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مکلف نہیں ہیں اس آیت کے مخاطب نہیں بعض گمراہ فرقے جو تناسخ کے قائل ہیں اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک ان سے کوئی گناہ ہوا نہیں لہٰذا لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوئے ہوں یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مخاطب ہی نہیں جیسا کہ بالعموم تمام خطاب عاقلین بالغین کو ہوتے ہیں پس تناسخ والوں کا استدلال باطل ہوا (۸۴) جو مصیبتیں تمہارے لئے مقدر ہو چکی ہیں ان سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے (۸۵) کہ اس کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت و تکلیف سے بچا سکے (۸۶) بڑی بڑی کشتیاں (۸۷) جو کشتیوں کو چلاتی ہے (۸۸) یعنی دریا کے اوپر

ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۳۳ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ

رہیں ف۸۹ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو ف۹۰ یا انہیں تباہ کردے ف۹۱

بِمَا كَسَبُوْا وَ یَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ۝۳۴ وَّ یَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ

لوگوں کے گناہوں کے سبب ف۹۲ اور بہت کچھ معاف فرمادے ف۹۳ اور جان جائیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے

اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ۝۳۵ فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ

ہیں کہ انہیں ف۹۴ کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے ف۹۵ وہ جیتی دنیا میں

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰی

برتنے کا ہے ف۹۶ اور وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۹۷ بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا اُن کے لئے جو ایمان لائے اور

رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝۳۶ وَ الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىِٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ

اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ف۹۸ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں

وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ۝۳۷ وَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا

اور جب غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا ف۹۹ اور نماز

الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝۳۸ وَ

قائم رکھی ف۱۰۰ اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے ف۱۰۱ اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور

الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ۝۳۹ وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ

وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے بدلہ لیتے ہیں ف۱۰۲ اور برائی کا بدلہ اسی کی

(۸۹) چلنے نہ پائیں (۹۰) صابر شاکر سے مومن مخلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر (۹۱) یعنی کشتیوں کو غرق کر دے (۹۲) جو اس میں سوار ہیں (۹۳) گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے (۹۴) اللہ کے عذاب سے (۹۵) دنیوی مال و اسباب (۹۶) صرف چند روز اس کو بقا نہیں (۹۷) یعنی ثواب آخرت (۹۸) شان نزول یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کر دیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی (۹۹) شان نزول یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر کے ایمان و طاعت کو قبول کیا (۱۰۰) اس پر مداومت کی (۱۰۱) وہ جلدی اور خود رائی نہیں کرتے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہنچتی ہے (۱۰۲) یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے ابن زید کا قول ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کر دیتے ہیں پہلی آیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا دوسرے وہ جو ظالم سے بدلہ لیتے ہیں ان کا اس آیت میں ذکر ہے عطا نے کہا کہ یہ وہ مومنین ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سرزمین میں تسلط دیا اور انہوں نے ظالموں سے بدلہ لیا

سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا

برابر برائی ہے ف۱۰۳ تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ

يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم

دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ف۱۰۴ اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ

مِّن سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ

کی راہ نہیں مواخذہ تو انہیں پر ہے جو ف۱۰۵ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور

يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَ

زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ف۱۰۶ ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور

لَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَن يُضْلِلِ

بے شک جس نے صبر کیا ف۱۰۷ اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے

اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا

اس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے مقابل ف۱۰۸ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب

الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ

دیکھیں گے ف۱۰۹ کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ف۱۱۰ اور تم انہیں دیکھو گے کہ آگ

عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ

پر پیش کئے جاتے ہیں ذلت سے دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ف۱۱۱ اور

ع ۵ / ۱۴۷

(۱۰۳) معنی یہ ہیں کہ بدلہ بقدر جنایت ہونا چاہئے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو برائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے اور جس کو وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے اور برائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن عفو اس سے بہتر ہے (۱۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مراد ہے ہیں جو ظلم کی ابتدا کریں (۱۰۵) ابتداءً (۱۰۶) تکبر اور معاصی کا ارتکاب کرکے (۱۰۷) ظلم و ایذا پر اور بدلہ نہ لیا (۱۰۸) کہ اسے عذاب سے بچا سکے (۱۰۹) روز قیامت (۱۱۰) یعنی دنیا میں تاکہ وہاں جا کر ایمان لے آئیں (۱۱۱) یعنی ذلت و خوف کے باعث آگ کو دزدیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گردن زدنی اپنے قتل کے وقت جلاد کی تلوار کو دزدیدہ نگاہ سے دیکھتا ہے

الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ

ایمان والے کہیں گے بیشک ہار میں وہ ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے ہار بیٹھے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُم

قیامت کے دن ف۱۱۲ سنتے ہو بیشک ظالم ف۱۱۳ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں اور ان کے کوئی

مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ

دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل ان کی مدد کرتے ف۱۱۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے

فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ

اس کے لیے کہیں راستہ نہیں ف۱۱۵ اپنے رب کا حکم مانو ف۱۱۶ اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ

لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿٤٧﴾

کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ف۱۱۷ اس دن تمہیں کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے ف۱۱۸

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا

تو اگر وہ منہ پھیریں ف۱۱۹ تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ف۱۲۰ تم پر تو نہیں مگر

الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن

پہنچا دینا ف۱۲۱ اور جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۱۲۲ اس پر خوش

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ﴿٤٨﴾

ہو جاتا ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے ف۱۲۳ بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۴ تو انسان بڑا ناشکرا ہے ف۱۲۵

(112) جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کفر اختیار کر کے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے اور گھر والوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنت کی جو حوریں ان کے لئے نامزد تھیں ان سے محروم ہو گئے (113) یعنی کافر (114) اور اس کے عذاب سے بچا سکتے (115) جو کفر کرے وہ دنیا میں حق تک پہنچ سکے نہ آخرت میں جنت تک (116) اور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرماں برداری کر کے توحید و عبادت الٰہی اختیار کرو (117) اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا (118) اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور نہ اپنے اعمال قبیحہ کا انکار کر سکتے ہو جو تمہارے اعمال ناموں میں درج ہیں (119) ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے (120) کہ تم پر ان کے اعمال کی حفاظت لازم ہو (121) اور وہ تم نے ادا کر دیا (وکان ہذا قبل الامر بالجہاد) (122) خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاہ و مرتبت (123) اور کوئی مصیبت رنج مثل قحط و بیماری و تنگی و سختی وغیرہ کے رونما ہو (124) یعنی ان کی نافرمانیوں اور معصیتوں کے سبب سے (125) نعمتوں کو بھول جاتا ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ

اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت (۱۲۶) پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا

اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ (۴۹) اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًاۚ

فرمائے (۱۲۷) اور جسے چاہے بیٹے دے (۱۲۸) یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں

وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًاؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ (۵۰) وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ

اور جسے چاہے بانجھ کر دے (۱۲۹) بے شک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ

یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا

اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر (۱۳۰) یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو (۱۳۱) یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ

فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ (۵۱) وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ

اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے (۱۳۲) بے شک وہ بلندی و حکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی (۱۳۳)

رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَاؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ وَ لٰكِنْ

ایک جان فزا چیز (۱۳۴) اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل ہاں

جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَاؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ

ہم نے اسے (۱۳۵) نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بے شک تم ضرور

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (۵۲) صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

سیدھی راہ بتاتے ہو (۱۳۶) اللہ کی راہ (۱۳۷) کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

(۱۲۶) جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے کسی کو دخل و اعتراض کی مجال نہیں (۱۲۷) یعنی صرف بیٹیاں (۱۲۸) یعنی صرف بیٹے (۱۲۹) کہ اس کے اولاد ہی نہ ہو، وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے، انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں، حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی اولاد ہی نہیں ہوئی (۱۳۰) بے واسطہ اس کے دل میں القا فرما کر اور الہام کر کے بیداری میں یا خواب میں، اس میں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں اِلَّا وَحْیًا سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع متکلم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو، مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سینۂ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى میں بیان ہے یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں (تفسیر ابی السعود و کبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ) (۱۳۱) یعنی رسول پس پردہ اس کا کلام سنے اس طریق وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں متکلم کا دیدار نہیں ہوتا حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے کلام سے مشرف فرمائے گئے۔ شان نزول: یہود نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے وقت اس کو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام دیکھتے تھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لئے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے (۱۳۲) اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وساطت ہے (۱۳۳) اے سید عالم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۳۴) یعنی قرآن پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے (۱۳۵) یعنی قرآن شریف کو (۱۳۶) یعنی دین اسلام (۱۳۷) جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائی

فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾

جو کچھ زمین میں ہے سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں

سُورَةُ الزُّخْرُف ٤٣ — مَكِّيَّة ٦٣ — آياتها ٨٩ — رکوعاتها ٧

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ زخرف مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں (۱)

حم ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

روشن کتاب کی قسم (۲) ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم

تَعْقِلُونَ ﴿٣﴾ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٤﴾ أَفَنَضْرِبُ

سمجھو (۳) اور بے شک وہ اصل کتاب میں (۴) ہمارے پاس ضرور بلندی و حکمت والا ہے تو کیا ہم تم

عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ﴿٥﴾ وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن

سے ذکر کا پہلو پھیر دیں اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو (۵) اور ہم نے کتنے ہی غیب

نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ﴿٦﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٧﴾

بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے اور ان کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اس کی ہنسی ہی بناتے (۶)

فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ وَلَئِن

تو ہم نے وہ ہلاک کر دیئے جو ان سے بھی پکڑ میں سخت تھے (۷) اور اگلوں کا حال گزر چکا ہے (۸) اور اگر

سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ

تم ان سے پوچھو (۹) کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے انہیں بنایا اس عزت والے

(۱) سورۂ زخرف مکیہ ہے اس سورت میں سات رکوع نواسی آیتیں اور تین ہزار چار سو حرف ہیں (۲) یعنی قرآن پاک کی جس نے ہدایت و ضلالت کی راہیں جدا جدا اور واضح کر دیں اور امت کے تمام شرعی ضروریات کو بیان فرما دیا (۳) اس کے معانی و احکام کو (۴) اصل کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے قرآن کریم اس میں ثبت ہے (۵) یعنی تمہارے کفر میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں مہمل چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحی قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں امر و نہی نہ کریں معنی یہ ہیں کہ ہم ایسا نہ کریں گے حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر یہ قرآن پاک اٹھا لیا جاتا اس وقت جب کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اس نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا (۶) جیسا آپ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں کفار مکہ سے یہ مضمون چلا آیا ہے (۷) اور ہر طرح کا زور و قوت رکھتے تھے آپ کی امت کے لوگ جو پہلے کفار کی چال چلتے ہیں انھیں ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کا بھی وہی انجام نہ ہو جو ان کا ہوا کہ ذلت و رسوائی کی عقوبتوں سے ہلاک کئے گئے (۸) یعنی مشرکین سے

الْعَلِيمُ ۝٩ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا

علم والا ہے ف۹ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لئے اس میں

سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝١٠ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ

راستے کئے کہ تم راہ پاؤ ف۱۰ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اتارا ایک اندازہ سے ف۱۱

فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝١١ وَالَّذِي خَلَقَ

تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر زندہ فرمادیا یونہی تم نکالے جاؤ گے ف۱۲ اور جس نے سب

الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝١٢

جوڑے بنائے ف۱۳ اور تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں

لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ

کہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو ف۱۴ پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب اس پر ٹھیک بیٹھ لو

وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝١٣ وَ

اور یوں کہو پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کردیا اور یہ ہمارے بوتے (قابو) کی نہ تھی اور

إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ۝١٤ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ

بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے ف۱۵ اور اس کے لئے اس کے بندوں میں سے ٹکڑا ٹھہرایا ف۱۶ بیشک

الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۝١٥ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم

آدمی کھلا ناشکرا ہے ف۱۷ کیا اس نے اپنے لئے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں

ع ۵

(۹) یعنی اقرار کریں گے کہ آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور یہ بھی اقرار کریں گے کہ وہ عزت و علم والا ہے باوجود اس اقرار کے بعث کا انکار کیسی انتہائی جہالت ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے اظہارِ قدرت کے لئے اپنے مصنوعات کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے اوصاف و شان کا اظہار کرتا ہے (۱۰) سفروں میں اپنے منازل و مقاصد کی طرف (۱۱) تمہاری حاجتوں کی قدر نہ اتنا کم کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں نہ اتنا زیادہ کہ قوم نوح کی طرح تمہیں ہلاک کردے (۱۲) اپنی قبروں سے زندہ کر کے (۱۳) یعنی تمام اصناف و انواع کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرد ہے ضد اور ند اور زوجیت سے منزہ و پاک ہے اس کے سوا خلق میں جو ہے زوج ہے (۱۴) خشکی اور تری کے سفر میں (۱۵) آخر کار، مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنے ناقہ پر سوار ہوتے وقت پہلے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھتے پھر سبحان اللہ اور اللہ اکبر یہ سب تین تین بار پھر یہ آیت پڑھتے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور اس کے بعد اور دعائیں پڑھتے اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشتی میں سوار ہوتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۱۶) یعنی کفار نے اس اقرار کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا خالق ہے یہ ستم کیا کہ ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتایا اور اولاد صاحب اولاد کا جز ہوتی ہے ظالموں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے جز قرار دیا یہ کیسا عظیم جرم ہے (۱۷) جو ان باتوں کا قائل ہے (۱۸) اس کا کفر ظاہر ہے

بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ

تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا (۱۹) اور جب ان میں کسی کو خوشخبری دی جائے اس چیز کی (۲۰) جس کا وصف رحمٰن کے لیے بتا چکا ہے (۲۱)

وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي

تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور غم کھایا کرے (۲۲) اور کیا (۲۳) وہ جو گہنے (زیور) میں پروان چڑھے (۲۴) اور بحث

الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ

میں صاف بات نہ کرے (۲۵) اور انہوں نے فرشتوں کو کہ رحمٰن کے بندے ہیں

الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾

عورتیں ٹھہرایا (۲۶) کیا ان کے بناتے وقت یہ حاضر تھے (۲۷) اب لکھ لی جائے گی ان کی گواہی (۲۸) اور ان سے جواب طلب

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ

ہوگا (۲۹) اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم انہیں نہ پوجتے (۳۰) انہیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں (۳۱)

اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ

یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں (۳۲) یا اس سے قبل ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جسے وہ تھامے

مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا

ہوئے ہیں (۳۳) بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم

عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

ان کی لکیر پر چل رہے ہیں (۳۴) اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی

(۱۹) ادنیٰ اپنے لئے اور اعلیٰ تمہارے لئے کیسا باطل خیال ہے (۲۰) یعنی بیٹی کی کہ تیرے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی ہے (۲۱) کہ معاذ اللہ وہ بیٹی والا ہے (۲۲) اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھتا ہو پھر اس سے خدائے پاک کے لئے بیٹیاں بتانا کیسا؟ اللہ عزّوجلّ (۲۳) تو حضرت رحمٰن کے لئے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں (۲۴) یعنی زیوروں کی زیب و زینت میں ناز و انداز کے ساتھ پرورش پائے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے تزئین دلیل نقصان ہے تو مردوں کو اس سے اجتناب چاہئے پرہیزگاری سے اپنی زینت کریں اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے (۲۵) یعنی اپنے ضعف حال اور قلت عقل کی وجہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کر دیتی ہے (۲۶) حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتانے میں سب دینوں نے تین کفر کیے ایک تو اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت دوسرے اس ذلیل چیز کا اس کی طرف منسوب کرنا جس کو خود بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے لئے گوارا نہیں کرتے تیسرے ملائکہ کی توہین انہیں بیٹیاں بتانا (مدارک) اب اس کا رد فرمایا جاتا ہے (۲۷) فرشتوں کا مذکر یا مؤنث ہونا ایسی چیز تو ہے نہیں جس پر کوئی عقلی دلیل قائم ہو سکے اور ان کے پاس خبر کوئی آئی نہیں تو جو کفار ان کو مؤنث قرار دیتے ہیں ان کا ذریعہ علم کیا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انہوں نے مشاہدہ کر لیا ہے جب یہ بھی نہیں تو محض جاہلانہ گمراہی کی بات ہے (۲۸) یعنی کفار کا فرشتوں کے مؤنث ہونے پر گواہی دینا لکھ لیا جائے گا (۲۹) آخرت میں اور اس پر سزا دی جائے گی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار سے دریافت فرمایا کہ تم فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کس طرح کہتے ہو تمہارا ذریعہ علم کیا ہے انہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا اور ہم گواہی دیتے ہیں وہ سچے تھے اس گواہی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لکھی جائے گی اور اس پر جواب طلب ہوگا (۳۰) یعنی ملائکہ کو مطلب یہ تھا کہ اگر ملائکہ کی پرستش کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا اور جب عذاب نہ آیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ یہی چاہتا ہے یہ انہوں نے ایسی باطل بات کہی جس سے لازم آئے کہ تمام جرم جو دنیا میں واقع ہوتے ہیں ان سے خدا راضی ہے اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے (۳۱) وہ رضائے الٰہی کے جاننے والے ہی نہیں (۳۲) جھوٹ بکتے ہیں (۳۳) اور اس میں غیر خدا کی پرستش کی اجازت ہے یعنی یہ باطل ہے اور اس کے سوا بھی ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے (۳۴) انہیں کچھ سوچے سمجھے ان کا اتباع کرتے ہیں وہ مخلوق

فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا

شہر میں ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں (امیروں) نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک

عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

دین پر پایا اور ہم ان کی لکیر کے پیچھے ہیں ۳۵ نبی نے فرمایا اور کیا جب بھی

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

کہ میں تمہارے پاس وہ ۳۶ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے ۳۷ جس پر تمہارے باپ دادا تھے بولے جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اسے

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾

نہیں مانتے ۳۸ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ۳۹ تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے

اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً

سوا اس کے جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد مجھے راہ دے گا اور اسے ۴۰ اپنی نسل میں باقی کلام رکھا ۴۱

فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ

کہ کہیں وہ باز آئیں ۴۲ بلکہ میں نے انہیں ۴۳ اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے ۴۴

حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ

یہاں تک کہ ان کے پاس حق ۴۵ اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ۴۶ اور جب ان کے پاس حق آیا

پر چلا کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی دلیل و حجت ان کے پاس نہیں ہے کہ یہ کام اچھا ہے صرف باپ دادا کی پیروی کیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے (۳۵) اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی اندھی تقلید کی پیروی کرنا کفار کا پرانا مرض ہے اور انہیں اتنی تمیز نہیں کہ کسی کی پیروی کرنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ سیدھی راہ پر ہو چنانچہ (۳۶) دین حق (۳۷) یعنی اس دین سے (۳۸) اگرچہ تمہارا دین حق و صواب ہو مگر اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے والے نہیں چاہے وہ کیسا ہی ہو اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (۳۹) یعنی رسولوں کے نہ ماننے والوں اور انہیں جھٹلانے والوں سے (۴۰) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جب آپ اس کی پوجا کو جو فرمایا تھا کہ میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا (۴۱) تو آپ کی اولاد میں موحد اور توحید کے داعی ہمیشہ رہیں گے (۴۲) شرک سے اور دین برحق قبول کریں یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر فرمانے میں تنبیہ ہے کہ اے اہل مکہ اگر تمہیں اپنے باپ دادا کا اتباع کرنا ہی ہے تو تمہارے آباء میں جو سب سے بہتر ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کا اتباع کرو اور شرک چھوڑ دو اور یہ بھی دیکھو کہ انہوں نے اپنے باپ اور قوم کو راہ راست پر نہیں پایا تو ان سے بیزاری کا اعلان فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا راہ راست پر ہوں دین حق رکھتے ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جو باطل پر ہوں گمراہی میں ہوں ان کے طریقہ سے بیزاری کا اعلان کیا جائے (۴۳) یعنی کفار مکہ کو (۴۴) دراز عمریں عطا فرمائیں اور ان کے کفر کے باعث ان پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہ کی (۴۵) یعنی قرآن شریف (۴۶) یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روشن ترین آیات و معجزات کے ساتھ رونق افروز ہوئے اور آپ نے شرعی احکام واضح طور پر بیان فرمائے اور ان پر احسان کا حق یہ تھا کہ اس رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا

مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ

دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لئے ہے ۵۷ اور جسے

يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾

رتوند آئے (شب کوری ہو) رحمٰن کے ذکر سے ۵۸ ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور بےشک وہ شیاطین ان کو ۵۹ راہ سے روکتے ہیں اور ۶۰ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

یہاں تک کہ جب ۶۱ کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ میں تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا

فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي

تو کیا ہی برا ساتھی ہے اور ہرگز تمہارا اس ۶۲ سے بھلا نہ ہوگا آج جب کہ ۶۳ تم نے ظلم کیا کہ تم سب

الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ

عذاب میں شریک ہو تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے ۶۴ یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے ۶۵

وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ

اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں ۶۶ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں ۶۷ تو ان سے ہم

مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ

ضرور بدلہ لیں گے ۶۸ یا تمہیں دکھا دیں ۶۹ جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی

(۵۷) جنہیں دنیا کی چاہت نہیں۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے ایک گھونٹ پانی نہ دیتا (قال الترمذی حدیث حسن غریب) دوسری حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے، راستہ میں ایک مردہ بکری دیکھی فرمایا دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے بہت بے قدری سے پھینک دی، دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اس مری بکری کی ہو (اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن) حدیث: سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اسے دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو (الترمذی وقال حسن غریب) حدیث: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے (۵۸) یعنی قرآن پاک سے اس طرح اندھا بن جائے کہ نہ اس کی ہدایتوں کو دیکھے اور نہ ان سے فائدہ اٹھائے (۵۹) یعنی اندھا بننے والوں کو (۶۰) وہ اندھا بننے والے باوجود گمراہ ہونے کے (۶۱) روز قیامت (۶۲) حسرت و ندامت (۶۳) ظاہر و ثابت ہو گیا کہ دنیا میں شرک کر کے (۶۴) جو گوش قبول نہیں رکھتے (۶۵) جو چشم حق بین سے محروم ہیں (۶۶) جن کے نصیب میں ایمان نہیں (۶۷) یعنی انہیں عذاب کرنے سے پہلے تمہیں وفات دیں (۶۸) آپ کے بعد (۶۹) تمہاری حیات میں ان پر اپنا وہ عذاب

مُّقْتَدِرُوْنَ (۴۲) فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى

قدرت والے ہیں تو مضبوط تھامے رہو اسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی بیشک تم

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۴۳) وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ (۴۴)

سیدھی راہ پر ہو اور بیشک وہ شرف ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ

اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے

دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ (۴۵) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۴۶)

اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا بیشک میں اس کا رسول ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ (۴۷) وَمَا نُرِيْهِمْ

پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا جبھی وہ ان پر ہنسنے لگے اور ہم انہیں جو

مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۴۸) وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

کہ وہ باز آئیں اور بولے وہ کہ اے جادوگر (۸۱) ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر کہ اس

(۷۰) ہماری کتاب قرآن مجید (۷۱) قرآن مجید (۷۲) کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نبوت و حکمت عطا فرمائی (۷۳) یعنی امت کے لئے کہ انہیں اس سے ہدایت فرمائی (۷۴) روز قیامت کہ تم نے قرآن کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اس نعمت کا کیا شکر ادا کیا (۷۵) رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے ادیان و ملل کو تلاش کرو کہیں بھی کسی نبی کی امت میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مومنین اہل کتاب سے دریافت کرو کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی تاکہ مشرکین پر ثابت ہو جائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریل امین نے عرض کیا کہ اے سرور اکرم اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت فرما لیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی (۷۶) جو موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر دلالت کرتی تھیں (۷۷) اور ان کو جادو بتانے لگے (۷۸) یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھ چڑھ کر تھی مراد یہ ہے کہ ایک سے ایک اعلیٰ تھی (۷۹) قحط سالی اور طوفان اور ٹڈی وغیرہ سے کیونکہ یہ سب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نشانیاں تھیں جو ان کی نبوت پر دلالت کرتی تھیں اور ان میں ایک سے ایک بلند و بالا تھی (۸۰) عذاب دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۸۱) یہ کلمہ ان کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا وہ عالم و ماہر و حاذق کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ ان کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی اور وہ اس کو صفت مدح سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بوقت التجا اس کلمہ سے ندا کی

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

عہد کے سبب جو اس کا تیرے پاس ہے ف۸۲ بیشک ہم ہدایت پر آئیں گے ف۸۳ پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ٹال دی

إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿٥٠﴾ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ

جبھی وہ عہد توڑ گئے ف۸۴ اور فرعون اپنی قوم میں پکارا ف۸۵ کہ اے میری قوم

أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي ۖ أَفَلَا

کیا میرے لئے مصر کی سلطنت نہیں اور یہ نہریں کہ میرے نیچے بہتی ہیں ف۸۶ تو کیا

تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ

تم دیکھتے نہیں ف۸۷ یا میں بہتر ہوں ف۸۸ اس سے کہ ذلیل ہے ف۸۹ اور بات صاف

يُبِينُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ

کرتا معلوم نہیں ہوتا ف۹۰ تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے سونے کے کنگن ف۹۱ یا اس کے ساتھ

الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا

فرشتے آتے کہ اس کے پاس رہتے ف۹۲ پھر اس نے اپنی قوم کو کم عقل کر لیا ف۹۳ تو وہ اس کے کہنے پر چلے ف۹۴ بیشک وہ

قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾

بے حکم لوگ تھے پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا

فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾ ع وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ

انہیں ہم نے کر دیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کے لئے ف۹۵ اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی جائے

ع ۱۱

(۸۲) وہ عہد یا تو یہ ہے کہ آپ کی دعا مستجاب ہے یا نبوت یا ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھا لینا (۸۳) ایمان لائیں گے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر سے عذاب اٹھا لیا گیا (۸۴) ایمان نہ لائے کفر پر مُصِر رہے (۸۵) بڑے افتخار کے ساتھ (۸۶) یہ دریائے نیل سے نکلی ہوئی بڑی نہریں تھیں جو فرعون کے قصر کے نیچے جاری تھیں (۸۷) میری عظمت و قوت اور شان و سطوت اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے خلیفہ رشید نے جب یہ آیت پڑھی اور حکومت مصر پر فرعون کا غرور دیکھا تو کہا کہ میں وہ مصر اپنے ادنیٰ غلام کو دے دوں گا چنانچہ انہوں نے مصر خصیب کو دے دیا جو ان کا غلام تھا اور وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھا (۸۸) یعنی کیا تمہارے نزدیک ثابت ہو گیا اور تم نے سمجھ لیا کہ میں بہتر ہوں (۸۹) یہ اس بے ایمان متکبر نے حضرت موسیٰ کی شان میں کہا (۹۰) زبان میں گرہ ہونے کی وجہ سے جو بچپن میں آگ منہ میں رکھنے سے پڑ گئی تھی اور یہ اس ملعون نے جھوٹ کہا کیونکہ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے زبان اقدس کی وہ گرہ زائل کر دی تھی لیکن فرعونی پہلے ہی خیال میں تھے آگے پھر اسی کلام کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۹۱) یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو واجب الاطاعت سردار بنایا ہے تو انہیں سونے کا کنگن کیوں نہیں پہنایا یہ بات اس نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق کہی کہ اس زمانہ میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تھا اس کو سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہنایا جاتا تھا (۹۲) اور اس کے صدق کی گواہی دیتے (۹۳) ان جاہلوں کی عقل خبط کر دی انہیں بہلا پھسلا لیا (۹۴) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے لگے (۹۵) کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت و عبرت حاصل کریں

مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ

جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتی ہے فـ۹۶ اور کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا

هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ

وہ فـ۹۷ انہوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو فـ۹۸ بلکہ وہ ہیں جھگڑالو لوگ فـ۹۹ وہ تو نہیں

اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ

مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا فـ۱۰۰ اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے عجیب نمونہ بنایا فـ۱۰۱ اور اگر

نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ

ہم چاہتے تو فـ۱۰۲ زمین میں تمہارے بدلے فرشتے بساتے فـ۱۰۳ اور بے شک عیسیٰ

لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾

قیامت کی خبر ہے فـ۱۰۴ تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا فـ۱۰۵ یہ سیدھی راہ ہے

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ

اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے فـ۱۰۶ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ

عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ

روشن نشانیاں فـ۱۰۷ لایا اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا فـ۱۰۸ اور اس لیے میں تم

بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ

سے بیان کردوں بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو فـ۱۰۹ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک

(۹۶) شانِ نزول: جب سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ اے مشرکین تم اور جو چیز اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابن زبعری کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں ہی کے لئے ہے یا ہر امت و گروہ کے لئے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لئے بھی ہے اور سب امتوں کے لئے بھی اس پر اس نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسٰی بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ نصارٰی ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب ہنسے اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَہُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْہَا مُبْعَدُوْنَ اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا الآیہ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زبعری نے اپنے معبودوں کے لئے حضرت عیسٰی بن مریم کی مثال بیان کی اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مجادلہ کیا کہ نصارٰی انہیں پوجتے ہیں تو قریش اس کی اس بات پر ہنسنے لگے (۹۷) یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی ہوا کریں کچھ پروا نہیں اس پر اللہ تعالٰی فرماتا ہے (۹۸) یہ جانتے ہوئے کہ وہ جو بات کہہ رہے ہیں باطل ہے اور آیۂ کریمہ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سے صرف بت مراد ہیں حضرت عیسٰی و حضرت عزیر اور ملائکہ کوئی مراد نہیں لئے جاسکتے ابن زبعری عرب تھا عربی زبان کا جاننے والا تھا یہ اس کو خوب معلوم تھا کہ مَا تَعْبُدُوْنَ میں جو مَا ہے اس کے معنی چیز کے ہیں اس سے غیر ذوی العقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اس کے اس کا زبان عرب کے اصول سے جاہل بن کر حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا کج بحثی اور جہل پروری ہے (۹۹) باطل کے درپے ہونے والے (۱۰۰) حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے (۱۰۰) نبوت عطا فرما کر (۱۰۱) یعنی قدرت کا کہ بغیر باپ کے پیدا کیا (۱۰۲) اے اہل مکہ ہم تمہیں ہلاک کر دیتے اور (۱۰۳) جو ہماری عبادت و اطاعت کرتے (۱۰۴) یعنی

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيٓ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظّٰلِمِينَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ مّٰكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُونَ ﴿٧٨﴾ أَمْ أَبْرَمُوٓا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۚ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعٰبِدِينَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

اور یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کیے گئے اپنے اعمال سے، تمہارے لیے اس میں بہت میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ ف۱۱۷ بے شک مجرم ف۱۱۸ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہ کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑے گا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ف۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ظالم تھے ف۱۲۰ اور وہ پکاریں گے ف۱۲۱ اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کرچکے ف۱۲۲ وہ فرمائے گا ف۱۲۳ تمہیں تو ٹھہرنا ف۱۲۴ بے شک ہم تمہارے پاس حق لائے ف۱۲۵ مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے، کیا انہوں نے ف۱۲۶ اپنے خیال میں کوئی کام پکا کرلیا ہے ف۱۲۷ تو ہم اپنا کام پکا کرنے والے ہیں ف۱۲۸ کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی مشورت نہیں سنتے، ہاں کیوں نہیں ف۱۲۹ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں، تم فرماؤ بفرضِ محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا ف۱۳۰ پاکی ہے آسمانوں اور زمین

(۱۱۷) جنتی درخت ثمردار سدا بہار ہیں ان کی رونق و زینت میں فرق نہیں آتا۔ حدیث شریف میں ہے اگر جنتی ان سے ایک پھل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پھل نمودار ہو جائیں گے (۱۱۸) یعنی کافر (۱۱۹) تخفیف کی امید بھی نہ ہوگی (۱۲۰) کہ سرکشی و نافرمانی کرکے اس حال کو پہنچے (۱۲۱) جہنم کے داروغہ کو کہ (۱۲۲) یعنی موت دے۔ دے مالک سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے ان کے موت کی دعا کرے (۱۲۳) ہزار برس بعد (۱۲۴) عذاب میں ہمیشہ اس سے رہائی نہ پاؤ گے نہ موت سے اور نہ کسی طرح اس کے بعد اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ سے خطاب فرماتا ہے (۱۲۵) اپنے رسولوں کی معرفت (۱۲۶) یعنی کفار مکہ نے (۱۲۷) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے اور فریب سے ایذا پہنچانے کا اور درحقیقت ایسا ہی تھا کہ قریش دارالندوہ میں جمع ہو کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لئے حیلے سوچتے تھے (۱۲۸) ان کے اس مکر و فریب کا بدلہ جس کا انجام ان کی ہلاکت ہے (۱۲۹) ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ و ظاہر ہر بات جانتے ہیں ہم سے کچھ نہیں چھپ سکتا (۱۳۰) لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لئے اولاد محال ہے یہ کمی و سدہین مبالغہ ہے۔ شانِ نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو نضر کہنے لگا دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق آ گئی ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں ہوئی بلکہ یہ فرمایا گیا کہ رحمٰن کے ولد نہیں ہے اور میں اہلِ مکہ میں سے پہلا موحد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی تنزیہ کا بیان ہے

وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا

کے رب کو عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ۱۳۱ تو تم انہیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں ۱۳۲

حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ

یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پائیں جس کا ان سے وعدہ ہے ۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا

اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ

خدا اور زمین والوں کا خدا ۱۳۴ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ

اسی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ

تمہیں اس کی طرف پھرنا اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار انہیں ہے جو حق کی گواہی دیں ۱۳۵ اور علم رکھیں ۱۳۶ اور اگر تم ان سے پوچھو ۱۳۷

مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ

انہیں کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے اللہ نے ۱۳۸ تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ۱۳۹ مجھے رسول ۱۴۰ کے اس کہنے کی قسم ۱۴۱ کہ اے میرے

هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو ان سے درگزر کرو ۱۴۲ اور فرماؤ بس سلام ہے ۱۴۳ کہ آگے جان جائیں گے ۱۴۴

(۱۳۰) اور اس کے لئے ولد قرار دیتے ہیں (۱۳۲) یعنی جس لغو و باطل میں ہیں اسی میں پڑے رہیں (۱۳۳) جس میں عذاب کئے جائیں گے اور وہ روز قیامت ہے (۱۳۴) یعنی وہی معبود ہے آسمان و زمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۱۳۵) یعنی توحید الٰہی کی (۱۳۶) اس کا کہ اللہ ان کا رب ہے ایسے مقبول بندے ایمانداروں کی شفاعت کریں گے (۱۳۷) یعنی مشرکین سے (۱۳۸) اور اللہ تعالیٰ کے خالق عالم ہونے کا اقرار کریں گے (۱۳۹) اور باوجود اس اقرار کے اس کی توحید و عبادت سے پھرتے ہیں (۱۴۰) سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۴۱) اللہ تبارک و تعالیٰ کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول مبارک کی قسم فرمانا حضور کے اکرام اور حضور کی دعا و التجا کے احترام کا اظہار ہے (۱۴۲) اور انہیں چھوڑ دو (۱۴۳) یہ سلام متارکت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم تمہیں چھوڑتے ہیں اور تم سے کسی امر میں رہنا نہیں چاہتے وکان ھذا قبل الامر بالجھاد (۱۴۴) اپنا انجام کار

سورۃ الدخان مکیۃ ۴۴ — آیاتہا ۵۹ — رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ دخان مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

قسم اس روشن کتاب کی ۲ بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا ۳ بیشک ہم

مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا

ڈر سنانے والے ہیں ۴ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ۵ ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ ﴿۶﴾ رَبِّ

بھیجنے والے ہیں ۶ تمہارے رب کی طرف سے رحمت بیشک وہی سنتا جانتا ہے وہ جو رب ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ۷ اس کے سوا کسی کی بندگی

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ فِيْ

نہیں وہ جلائے اور مارے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب بلکہ وہ شک میں پڑے

شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ ﴿۱۰﴾

کھیل رہے ہیں ۸ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

لوگوں کو ڈھانپ لے گا ۹ یہ ہے دردناک عذاب اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے

مع ۱۲ — وقف لازم

(۱) سورۂ دخان مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا انسٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں (۲) یعنی قرآن پاک کی جو حلال، حرام وغیرہ احکام کا بیان فرمانے والا ہے (۳) اس رات سے یا شب قدر مراد ہے یا شب براءت اس شب میں قرآن پاک بتمام لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل تیئس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے اس شب کو شب مبارکہ اس لئے فرمایا گیا کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں (۴) اپنے عذاب کا (۵) سال بھر کے ارزاق و آجال و احکام (۶) یعنی رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور ان سے پہلے انبیاء کو (۷) کہ وہ آسمان و زمین کا رب ہے تو یقین کرو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں (۸) اس اقرار و علم و یقین سے نہیں بلکہ ان کی بات میں ہنسی اور تمسخر شامل ہے اور وہ آپ کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر دعا کی کہ یارب انہیں ایسی ہفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا (۹) چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور یہاں تک اس کی شدت ہوئی کہ وہ لوگ مردار کھا گئے اور بھوک سے اس حال کو پہنچ گئے کہ جب اوپر کو نظر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کو دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا یعنی ضعف سے آنکھوں میں خیرگی آ گئی تھی اور قحط سے زمین خشک ہو گئی خاک اڑنے لگی غبار نے ہوا کو مکدر کر دیا اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علامات قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت ظاہر ہوگا مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے چالیس روز و شب رہے گا مومن کی حالت تو اس سے ایسی ہو جائے گی جیسے زکام ہو جائے اور کافر مدہوش ہوں گے ان کے نتھنوں اور کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا

إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿۱۲﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ

ہم ایمان لاتے ہیں ف۱۰ کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا ف۱۱ حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا ف۱۲ پھر

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿۱۴﴾ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ

اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ف۱۳ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر

عَائِدُونَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿۱۶﴾ وَ

وہی کرو گے ف۱۴ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے ف۱۵ بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں اور

لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿۱۷﴾ أَنْ أَدُّوا

بے شک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا ف۱۶ کہ اللہ کے بندوں

إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۸﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ

کو مجھے سپرد کر دو ف۱۷ بے شک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو

إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۱۹﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن

میں تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں ف۱۸ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی اس سے

تَرْجُمُونِ ﴿۲۰﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ

کہ تم مجھے سنگسار کرو ف۱۹ اور اگر میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ ف۲۰ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ

قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿۲۲﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ

یہ مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں ف۲۱ کو راتوں رات لے نکل ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا ف۲۲ اور دریا کو یونہی

(۱۰) اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں (۱۱) یعنی ایسی حالت میں وہ کیسے نصیحت مانیں گے (۱۲) اور معجزات ظاہرات اور آیات بینات پیش فرما چکا (۱۳) ان لوگوں کی کج طبعی ہے اور وہ اس وقت جناب پر یہ قول نہ تغیر کر بیٹھے ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) (۱۴) جس کفر میں تھے اسی کی طرف لوٹو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب فرمایا جاتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو (۱۵) اس دن سے مراد روز قیامت ہے یا روز بدر (۱۶) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام (۱۷) یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو اور جو شدتیں اور سختیاں ان پر کرتے ہو ان سے رہائی دو (۱۸) اپنے صدق نبوت و رسالت کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو فرعونیوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی اور کہا ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے تو آپ نے فرمایا (۱۹) یعنی میرا توکل و اعتماد اس پر ہے مجھے تمہاری دھمکی کی کچھ پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ میرا بچانے والا ہے (۲۰) میری ایذا کے درپے نہ ہو انہوں نے اس کو بھی نہ مانا (۲۱) یعنی بنی اسرائیل (۲۲) یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہنچ کر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہو گئے آپ مع بنی اسرائیل کے دریا میں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آرہا تھا آپ نے چاہا کہ عصا مار کر پھر دریا کو ملا دیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا

رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾

اتنا کھلا چھوڑ دے ۲۳ بیشک وہ لشکر ڈبویا جائے گا ۲۴ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے

وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ ۖ

اور کھیت اور عمدہ مکانات ۲۵ اور نعمتیں جن میں فارغ البال تھے ۲۶ ہم نے یونہی کیا

وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَ

اور ان کا وارث دوسری قوم کو کردیا ۲۷ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے ۲۸ اور

مَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ

ع ۱ ۱۴

انہیں مہلت نہ دی گئی ۲۹ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات

الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾ مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَ

بخشی ۳۰ فرعون سے بیشک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور

لَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ

بیشک ہم نے انہیں ۳۱ دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں

مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا

جن میں صریح انعام تھا ۳۲ بیشک یہ ۳۳ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ

الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾

کا مرنا ۳۴ اور ہم اٹھائے نہ جائیں گے ۳۵ تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ۳۶

(۲۳) تاکہ فرعونی ان رستوں سے دریا میں داخل ہوجائیں (۲۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام مطمئن ہوگئے اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہوگئے اور ان کا تمام مال و متاع اور سامان یہیں رہ گیا (۲۵) آراستہ و پیراستہ منزلیں (۲۶) عیش کرتے اتراتے (۲۷) یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ ان کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست (۲۸) کیونکہ وہ ایماندار نہ تھے ایماندار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان و زمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ مومن کی موت پر آسمان و زمین روتے ہیں فرمایا زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی حسن کا قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں (۲۹) توبہ وغیرہ کے لئے عذاب میں گرفتار فرمانے کے بعد (۳۰) یعنی غلامی اور شاق خدمتوں اور مشقتوں سے اور اولاد کے قتل کئے جانے سے جو انہیں پہنچتا تھا (۳۱) یعنی بنی اسرائیل کو (۳۲) کہ ان کے لئے دریا میں خشک رستے بنائے ابر کو سائبان کیا من و سلویٰ اتارا اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں (۳۳) کفار مکہ (۳۴) یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک موت کے اور کچھ نہیں اور کوئی حال باقی نہیں اس سے ان کا مقصود بعث یعنی موت کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنا تھا جس کو اگلے جملے میں واضح کردیا (کبیر) (۳۵) بعد موت زندہ کرکے (۳۶) اس بات میں کہ ہم بعد مرنے کے زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے کفار مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ قصی بن کلاب کو زندہ کردو اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے قبل وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوا اور نہ اس کا انکار بیجا ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی نئے بوئے ہوئے درخت یا پودے کو کہے کہ اس میں سے ابھی پھل نکالو ورنہ ہم نہیں مانیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اس کو جاہل قرار دیا جائے گا اور اس کا انکار محض حمق یا مکابرہ ہوگا

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

کیا وہ بہتر ہیں ؎۳۷ یا تبع کی قوم ؎۳۸ اور جو ان سے پہلے تھے ؎۳۹ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ؎۴۰ بے شک وہ

مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا

مجرم لوگ تھے ؎۴۱ اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ؎۴۲ ہم

خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

نے انہیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ ؎۴۳ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ؎۴۴ بے شک فیصلہ کا دن ؎۴۵

مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ

ان سب کی میعاد ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا ؎۴۶ اور نہ ان

يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ

کی مدد ہوگی ؎۴۷ مگر جس پر اللہ رحم کرے ؎۴۸ بے شک وہی عزت والا مہربان ہے بے شک تھوہڑ

الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ

کا پیڑ ؎۴۹ گنہگاروں کی خوراک ہے ؎۵۰ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسا کھولتا پانی

الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ

جوش مارے ؎۵۱ اسے پکڑو ؎۵۲ ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر

رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ

کھولتے پانی کا عذاب ڈالو ؎۵۳ چکھ ؎۵۴ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے ؎۵۵ بے شک

(۳۷) یعنی کفار مکہ زور و قوت میں (۳۸) تبع حمیری بادشاہ یمن صاحب ایمان تھے اور ان کی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور آور اور کثیر التعداد تھی (۳۹) کافر امتوں میں سے (۴۰) ان کے کفر کے باعث (۴۱) جو منکر بعث (۴۲) کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و ثواب نہ ہو تو خلق کی پیدائش محض فنا کے لئے ہوگی اور یہ عبث و لعب ہے تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضرور ہے جس میں حساب و جزا ہو (۴۳) کہ طاعت پر ثواب دیں اور معصیت پر عذاب کریں (۴۴) کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل عبث نہیں ہوتا (۴۵) یعنی روز قیامت جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا (۴۶) اور قرابت و محبت نفع نہ دے گی (۴۷) یعنی کافروں کی (۴۸) یعنی سوائے مومنین کے کہ وہ باذن الٰہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے (جمل) (۴۹) تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہل جہنم کی خوراک ہوگا حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے (۵۰) ابو جہل کی اور اس کے ساتھیوں کی جو بڑے گنہگار ہیں (۵۱) جہنم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ (۵۲) یعنی گنہگار کو (۵۳) اور اس وقت دوزخی سے کہا جائے گا کہ (۵۴) اس عذاب کو (۵۵) یہ کلمہ اہانت اور تذلیل کے لئے کہیں گے کیونکہ ابو جہل کہا کرتا تھا کہ بطحا میں میں بڑا عزت والا کرم والا ہوں اس کو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا

هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ

یہ ہے وہ[۵۶] جس میں تم شبہ کرتے تھے[۵۷] بیشک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں[۵۸]

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾

باغوں اور چشموں میں پہنیں گے کریب اور قنادیز[۵۹] آمنے سامنے[۶۰]

كَذٰلِكَ ۟ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

یونہی ہے اور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے[۶۱]

اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ

امن و امان سے[۶۲] اس میں پہلی موت کے سوا[۶۳] پھر موت نہ چکھیں گے اور اللہ نے

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾

انہیں آگ کے عذاب سے بچالیا[۶۴] تمہارے رب کے فضل سے یہی بڑی کامیابی ہے

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں[۶۵] آسان کیا کہ وہ سمجھیں[۶۶] تو تم انتظار کرو[۶۷] وہ بھی کسی انتظار میں ہیں[۶۸]

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۴۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۳۷ رُكُوْعَاتُهَا ۴

سورۂ جاثیہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

کتاب کا اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بیشک آسمانوں

(۵۶) عذاب جو تم دیکھتے ہو (۵۷) اور اس پر ایمان نہیں لاتے تھے اس کے بعد پرہیزگاروں کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۵۸) جہاں کوئی خوف نہیں (۵۹) یعنی ریشم کے باریک و دبیز لباس (۶۰) کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو (۶۱) یعنی جنت میں اپنے جنتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے (۶۲) کہ کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہو گا نہ میوے کے کم ہونے کا نہ ختم ہوجانے کا نہ ضرر کرنے کا اور نہ کوئی (۶۳) جو دنیا میں ہوچکی (۶۴) اس سے نجات عطا فرمائی (۶۵) یعنی عربی میں (۶۶) اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن وہ ایمان نہ لائیں گے تو (۶۷) ان کے ہلاک و عذاب کا (۶۸) تمہاری موت کے (قیل ہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ السیف)

(۱) یہ سورہ جاثیہ ہے اس کا نام سورہ شریعہ بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے آیت قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا کے اس سورت میں چار رکوع سینتیس آیتیں چار سو اٹھاسی کلمے دو ہزار ایک سو اکیانوے حرف ہیں

وَالْأَرْضِ لَآيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ

اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے (۲) اور تمہاری پیدائش میں (۳) اور جو جو جانور وہ پھیلاتا ہے ان میں

لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

نشانیاں ہیں یقین والوں کے لئے اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں (۴) اور اس میں کہ اللہ نے آسمان سے

مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ

روزی کا سبب مینہ اتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور ہواؤں کی گردش میں (۵) نشانیاں ہیں

يَّعْقِلُوْنَ ﴿٥﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ

عقل مندوں کے لئے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں پھر اللہ اور اس کی

بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٧﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ

آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے خرابی ہے ہر بڑے بہتان ہائے گنہگار کے لئے (۶) اللہ کی آیتوں

اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جمتا ہے (۷) غرور کرتا (۸) گویا انہیں سنا ہی نہیں تو اسے خوشخبری سناؤ دردناک

اَلِيْمٍ ﴿٨﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

عذاب کی اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی ہنسی بناتا ہے ان کے لئے خواری کا

مُّهِيْنٌ ﴿٩﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّ

عذاب ان کے پیچھے جہنم ہے (۹) اور انہیں کچھ کام نہ دے گا ان کا کمایا ہوا (۱۰) اور

(۲) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی (۳) یعنی تمہاری پیدائش میں بھی اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں کہ نطفہ کو خون بناتا ہے خون کو بستہ کرتا ہے خون بستہ کو گوشت پارہ یہاں تک کہ پورا انسان بناتا ہے (۴) کہ کبھی گھٹتے ہیں کبھی بڑھتے ہیں اور ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے (۵) کہ کبھی گرم چلتی کبھی سرد کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی شرقی کبھی غربی (۶) یعنی نضر بن حارث کے لئے شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قصے کہانیاں سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا اور یہ آیت ہر ایسے شخص کیلئے عام ہے جو دین کو ضرر پہنچائے اور ایمان لانے اور قرآن سننے سے تکبر کرے (۷) یعنی اپنے کفر پر (۸) ایمان لانے سے (۹) یعنی بعد موت ان کا انجام نار اور آگ دوزخ ہے (۱۰) مال جس پر وہ بہت نازاں ہیں

لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ هٰذَا هُدًى ۚ

اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے یہ راہ دکھانا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ

اور جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لئے دردناک عذاب میں سے سخت تر عذاب ہے اللہ ہے جس نے

ع ۱۱ / ۱۴

سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

تمہارے بس میں دریا کردیا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لئے کہ اس کا فضل تلاش کرو اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

اس لئے کہ حق مانو اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں

جَمِيْعًا مِّنْهُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ لِّلَّذِيْنَ

اپنے حکم سے بیشک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ایمان والوں سے

اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا

فرماؤ درگزریں ان سے جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کی کمائی

يَكْسِبُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى

کا بدلہ دے جو بھلا کام کرے تو اپنے لئے اور برا کرے تو اپنے برے کو پھر اپنے

رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ

رب کی طرف پھیرے جاؤ گے اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور

(۱۱) یعنی بت جن کو پوجا کرتے تھے (۱۲) قرآن شریف (۱۳) بحری سفروں سے اور تجارتوں سے اور غوطہ خوری کرنے اور موتی وغیرہ نکالنے سے (۱۴) اس کی نعمت و کرم اور فضل و احسان کا (۱۵) سورج چاند ستارے وغیرہ (۱۶) چوپائے درخت نہریں وغیرہ (۱۷) جو دن کہ اس نے مومنین کی مدد کے لئے مقرر فرمائے یا اللہ تعالیٰ کے دنوں سے وہ وقائع مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے بہرحال ان امید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفار سے جو ایذا پہنچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہنچائیں مسلمان ان سے درگزر کریں منازعت نہ کریں وقیل ان الایۃ منسوخۃ بآیۃ القتال۔ شانِ نزول: اس آیت کی شانِ نزول میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ غزوہ بنی مصطلق میں مسلمان بیر مریسیع پر اترے یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے غلام کو پانی کے لئے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنوئیں کے کنارے پر بیٹھے تھے جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت تک انہوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا یہ سن کر اس بدبخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ تلوار لے کر تیار ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہوگی مقاتل کا قول ہے کہ قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی تو آپ نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی تو فنحاص یہودی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب محتاج ہو گیا (معاذ اللہ تعالیٰ) اس کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کھینچی اور اس کی تلاش میں نکلے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلالیا (۱۸) یعنی ان کے اعمال کا (۱۹) نیکی اور بدی کا ثواب اور عذاب اسی کے لئے ہے (۲۰) وہ نیکوں اور بدوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا (۲۱) یعنی توریت

النُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۚ وَاٰتَيْنٰهُمْ

اور نبوت عطا فرمائی ف۲۲ اور ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں ف۲۳ اور انہیں ان کے زمانے والوں پر فضیلت بخشی اور ہم نے

بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا

انہیں اس کام کی ف۲۴ روشن دلیلیں دیں تو انہوں نے اختلاف نہ کیا ف۲۵ مگر بعد اس کے کہ علم ان کے پاس آچکا ف۲۶ آپس کے

بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

حسد سے ف۲۷ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں اختلاف کرتے ہیں

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ

پھر ہم نے اس کام کے ف۲۸ عمدہ راستہ پر تمہیں کیا ف۲۹ تو اسی راہ پر چلو اور نادانوں کی

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ

خواہشوں کا ساتھ نہ دو ف۳۰ بیشک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام نہ دیں گے اور بیشک

الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ هٰذَا

ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۳۱ اور ڈر والوں کا دوست اللہ ف۳۲ یہ

بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ

لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے ف۳۳ اور یقین والوں کے لئے ہدایت و رحمت کیا جنہوں نے

اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

برائیوں کا ارتکاب کیا ف۳۴ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

(۲۲) ان میں کثرت انبیاء پیدا کر کے (۲۳) حلال کشائش کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے اموال و دیار کا مالک کر کے اور من و سلویٰ نازل فرما کر (۲۴) یعنی امرِ دین اور بیانِ حلال و حرام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی (۲۵) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت میں (۲۶) اور علم زوالِ اختلاف کا سبب ہوتا ہے اور یہاں ان لوگوں کے لئے اختلاف کا سبب ہوا اس کا باعث یہ ہے کہ علم ان کا مقصود نہ تھا بلکہ مقصود ان کا جاہ و ریاست کی طلب تھی اسی لئے انہوں نے اختلاف کیا (۲۷) کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کے بعد جاہ و ریاست کے اندیشہ سے آپ کے ساتھ حسد اور دشمنی کی اور کافر ہوگئے (۲۸) یعنی دین کے (۲۹) اے حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳۰) یعنی رؤسائے قریش کی جو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں (۳۱) صرف دنیا میں آخرت میں ان کا کوئی دوست نہیں (۳۲) دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ڈر والوں سے مراد مؤمنین ہیں اور آگے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے (۳۳) کہ اس سے تمہیں امورِ دین میں بینائی حاصل ہوتی ہے (۳۴) کفر و معاصی کا

ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

پھر تم کو مارے گا ف۵۲ پھر تم سب کو اکٹھا کریگا ف۵۳ قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ

آدمی نہیں جانتے ف۵۴ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جس دن قیامت

السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿٢٧﴾ وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ

قائم ہوگی باطل والوں کی اس دن ہار ہے ف۵۵ اور تم ہر گروہ ف۵۶ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ

تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ

اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائیگا ف۵۷ آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا ہمارا یہ نوشتہ تم پر

عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

حق بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے ف۵۸ جو تم نے کیا تو وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور اچھے کام کئے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں لے گا ف۵۹ یہی کھلی کامیابی

الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

ہے اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائیگا کیا نہ تھا کہ میری آیتیں تم پر پڑھی جاتی تھیں

فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ

تو تم تکبر کرتے تھے ف۶۰ اور تم مجرم لوگ تھے اور جب کہا جاتا بیشک اللہ کا وعدہ ف۶۱ سچا ہے

ع ۳/۵ ۱۹

(۵۲) تمہاری عمریں پوری ہونے کے وقت (۵۳) زندہ کرکے تو جو پروردگار ایسی قدرت والا ہے وہ تمہارے باپ دادا کے زندہ کرنے پر بھی بالیقین قادر ہے وہ سب کو زندہ کرے گا (۵۴) اس کو کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور ان کا نہ جاننا دلائل کی طرف ملتفت نہ ہونے اور غور نہ کرنے کے باعث ہے (۵۵) یعنی اس دن کافروں کا ٹوٹے میں ہونا ظاہر ہوگا (۵۶) یعنی ہر دین والے (۵۷) اور فرمایا جائے گا (۵۸) یعنی ہم نے فرشتوں کو تمہارے عمل لکھنے کا حکم دیا تھا (۵۹) جنت میں داخل فرمائے گا (۶۰) اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے (۶۱) مردوں کو زندہ کرنے کا

وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ

اور قیامت میں شک نہیں ۶۲ تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہمیں تو یونہی کچھ

اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ

گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں ۶۳ یقین نہیں اور ان پر کھل گئیں ۶۴ ان کے کاموں کی برائیاں ۶۵

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ

اور انہیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور فرمایا جائے گا آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے ۶۶

كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

جیسے تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے ۶۷ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ۶۸

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ

یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹا (مذاق) بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا ۶۹

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ ان سے کوئی منانا چاہے ۷۰ تو اللہ ہی کے لئے سب

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ

خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب اور اسی کے لئے بڑائی ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے

ع ۲۰

(۶۲) وہ ضرور آنے کی نہیں (۶۳) قیامت کے آنے کا (۶۴) یعنی کھل گئیں آخرت میں (۶۵) جو انہوں نے دنیا میں کیے تھے اور ان کی سزائیں (۶۶) عذاب دوزخ میں (۶۷) کہ ایمان و طاعت چھوڑ بیٹھے (۶۸) جو تمہیں اس عذاب سے بچا سکے (۶۹) کہ تم اس کے مفتون ہو گئے اور تم نے بعث و حساب کا انکار کر دیا (۷۰) یعنی اب ان سے یہ بھی مطلوب نہیں کہ وہ توبہ کر کے اور ایمان و طاعت اختیار کر کے اپنے رب کو راضی کریں کیونکہ اس روز کوئی عذر اور توبہ قبول نہیں

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ احقاف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا — اس میں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ مَا خَلَقْنَا

یہ کتاب اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے ہم نے نہ بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ اور ایک مقرر میعاد پر اور کافر اس چیز سے

عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ

جو ڈرائے گئے منہ پھیرے ہیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ

مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ۖ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ

انہوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا یا آسمان میں ان کا کوئی حصہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی

قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ

کوئی کتاب یا کچھ بچا کھچا علم اگر تم سچے ہو اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون

يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ

جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انہیں ان کی

دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ

پوجا کی خبر تک نہیں اور جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان سے منکر ہو جائیں گے

(۱) سورۂ احقاف مکیہ ہے مگر بعض کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں جیسے کہ آیت قُلْ اَرَءَیْتُمْ اور آیت فَاصْبِرْ کَمَا اور تین آیتیں وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ ... اس سورت میں چار رکوع پینتیس آیتیں اور چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار پانچ سو پچانوے حرف ہیں (۲) یعنی قرآن شریف (۳) کہ ہماری قدرت و وحدانیت پر دلالت کریں (۴) وہ مقرر میعاد روزِ قیامت ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین فنا ہو جائیں گے (۵) اس چیز سے مراد یا عذاب ہے یا روزِ قیامت کی وحشت یا قرآن پاک جو بعث و حساب کا خوف دلاتا ہے (۶) کہ اس پر ایمان نہیں لاتے (۷) یعنی بت جنہیں معبود ٹھہراتے ہو (۸) جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اتاری ہو مراد یہ ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید توحید اور بطلانِ شرک پر ناطق ہے اور جو کتاب بھی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی اس میں یہی بیان ہے تم کتب الٰہیہ میں سے کوئی ایک کتاب تو ایسی لے آؤ جس میں تمہارے دین (بت پرستی) کی شہادت ہو (۹) پہلوں کا (۱۰) اپنے اس دعوے میں کہ خدا کا کوئی شریک ہے جس کی عبادت کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے (۱۱) یعنی بتوں کو (۱۲) کیونکہ وہ جماد بے جان ہیں (۱۳) یعنی بت اپنے پجاریوں کے

كٰفِرِيْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

منکر ہو جائیں گے (۱۴) اور جب ان پر پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ

حق کو کہتے ہیں (۱۵) یہ کھلا جادو ہے (۱۶) کیا کہتے ہیں انہوں نے اسے جی سے بنایا (۱۷) تم فرماؤ

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

اگر میں نے اسے جی سے بنا لیا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے میرا کچھ اختیار نہیں رکھتے (۱۹) وہ خوب جانتا ہے

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

جن باتوں میں تم مشغول ہو (۲۰) اور وہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ اور وہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ۝ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ

مہربان ہے (۲۱) تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں (۲۲) اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا

بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا (۲۳) میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے (۲۴) اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ

تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل

مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ

کا ایک گواہ (۲۵) اس پر گواہی دے چکا (۲۶) تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا (۲۷) بے شک اللہ

(۱۴) اور کہیں گے کہ ہم نے انہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی در حقیقت یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے (۱۵) یعنی اہلِ مکہ (۱۶) یعنی قرآن شریف وغیرہ غور و فکر کے اور بغیر سنے (۱۷) کہ اس کے جادو ہونے میں شبہ نہیں اور اس سے بھی بدتر بات کہتے ہیں جس کا ذکر ہے (۱۸) یعنی سیدِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (۱۹) یعنی اگر بالفرض میں دل سے بناتا اور اس کو اللہ تعالیٰ کا کلام بتاتا تو وہ اللہ تعالیٰ پر افترا ہوتا اور اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے افترا کرنے والے کو جلد عقوبت میں گرفتار کرتا ہے تمہیں تو یہ قدرت نہیں کہ تم اس کی عقوبت سے بچا سکو یا اس کے عذاب کو دفع کر سکو تو کس طرح ممکن ہے کہ میں تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا (۲۰) اور جو کچھ قرآن پاک کی نسبت کہتے ہو (۲۱) یعنی اگر تم کفر سے توبہ کر کے ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا اور تم پر رحمت کرے گا (۲۲) مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں تو تم کیوں نبوت کا انکار کرتے ہو (۲۳) اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا وہ مجھے معلوم نہیں یہ معنی ہوں تو یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات و عزیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا یکساں حال ہے انہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو ان کا بھیجنے والا انہیں ضرور خبر دیتا کہ ان کے ساتھ کیا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ نازل فرمائی صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو مبارک ہو آپ کو تو معلوم ہو گیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور یہ آیت نازل ہوئی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اور مومنین کے ساتھ کیا۔ دوسرا قول آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ آخرت کا حال تو حضور کو اپنا بھی معلوم ہے مومنین کا بھی مکذبین کا بھی معنی یہ ہیں کہ دنیا میں کیا کیا جائے یہ معلوم نہیں اگر یہ معنی لئے جائیں تو بھی آیت منسوخ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بھی بتا دیا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اور وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور کے ساتھ اور حضور کی امت کے ساتھ پیش آنے والے امور پر مطلع فرما دیا خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے اور اگر درایت بمعنی ادراک بالقیاس

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور کافروں نے مسلمانوں کو کہا

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

اگر اس میں ۲۸ کچھ بھلائی ہوتی تو یہ ۲۹ ہم سے آگے اس تک نہ پہنچ جاتے ۳۰ اور جب انہیں اس کی ہدایت نہ ہوئی تو اب ۳۱ کہیں گے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ

کہ یہ پرانا بہتان ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے ۳۲ پیشوا اور مہربانی

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ وَ

اور یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی ۳۳ عربی زبان میں کہ ظالموں کو ڈر سنائے اور

بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

نیکوں کو بشارت بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے ۳۴

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

ان پر نہ خوف ۳۵ نہ ان کو غم ۳۶ وہ جنت والے ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

ہمیشہ اس میں رہیں گے ان کے عمل کا انعام اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ

اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا

بقیہ صفحہ ۹۰۴: یعنی عقل سے جاننے کے معنی میں لیا جائے تو مضمون اور بھی زیادہ صاف ہے اور آیت ۱۸ اس کے بعد والا جملہ اس کا مؤید ہے علامہ نیشاپوری نے اس آیت کے تحت میں فرمایا کہ اس میں نفی ہے اس سے جاننے کی بے بغیر وحی جاننے کی نفی ہیں (۲۴) یعنی میں جو کچھ جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جانتا ہوں (۲۵) وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی صحت نبوت کی شہادت دی (۲۶) کہ وہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے (۲۷) اور ایمان سے محروم رہے تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا (۲۸) یعنی دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں (۲۹) غریب لوگ (۳۰) شان نزول یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اگر دین محمدی حق ہوتا تو فلاں اور فلاں اس کو ہم سے پہلے کیسے قبول کر لیتے (۳۱) عناد سے قرآن شریف کی نسبت (۳۲) توریت (۳۳) پچھلی کتابوں کی (۳۴) اللہ تعالیٰ کی توحید اور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر دم آخر تک (۳۵) قیامت میں (۳۶) موت کے وقت

وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۙ

اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے ف۳۷ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا ف۳۸ اور چالیس برس کا ہوا ف۳۹

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ

عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور

عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ

میرے ماں باپ پر کی ف۴۰ اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے ف۴۱ اور میرے لئے میری اولاد میں

ذُرِّیَّتِیْ ۚۛ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۱۵) اُولٰٓىٕكَ

صلاح (نیکی) رکھ ف۴۲ میں تیری طرف رجوع لایا ف۴۳ اور میں مسلمان ہوں ف۴۴ یہ ہیں وہ

الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ

جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے ف۴۵ اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے

فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ (۱۶)

جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا ف۴۶

وَ الَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ

اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا ف۴۷ اُف تم سے دل پک گیا (بیزار ہو گیا) کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر

خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَ هُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۗ

زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں ف۴۸ اور وہ دونوں ف۴۹ اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا

(۳۷) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کم مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "حولین کاملین" تو حمل کے لئے چھ ماہ باقی رہے یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے مسئلہ کی تفاصیل مع دلائل کتب اصول میں مذکور ہیں (۳۸) اور عقل و قوت مستحکم ہوئی اور یہ بات تیس سے چالیس تک کی عمر میں حاصل ہوتی ہے (۳۹) یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف بیس سال کی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما ہیں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہیں عبداللہ کے فرزند عبدالمطلب کے پوتے راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخر الزماں ہیں راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر میں آپ سے جدا نہ ہوتے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اڑتیس سال کی تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی (۴۰) کہ ہم سب کو ہدایت فرمائی اور اسلام سے مشرف کیا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر ہے (۴۱) آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مومن جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور

خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ٘ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

اس سے پہلے ڈر سنانے والے گزر چکے اور اس کے بعد آئے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے بولے کیا تم اس لئے آئے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو ہم پر لاؤ ۵۹ جس کا ہمیں وعدہ دیتے ہو اگر تم سچے ہو ۶۰ اس نے فرمایا ۶۱ اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے ۶۲ میں تو تمہیں اپنے رب کے پیام پہنچاتا ہوں ہاں میری دانست میں تم نرے جاہل لوگ ہو ۶۳ پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا ۶۴ بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا ۶۵ بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہر چیز کو تباہ کر ڈالتی ہے اپنے رب کے حکم سے ۶۶ تو صبح رہ گئے کہ نظر نہ آتے تھے مگر ان کے سونے مکان ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں مجرموں کو اور بے شک ہم نے انہیں وہ

بقیہ صفحہ ۹۰۷ = حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں (۵۷) حضرت ہود علیہ السلام (۵۸) شرک سے اور احقاف ایک ریگستانی وادی ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہتے تھے (۵۹) وہ عذاب (۶۰) اس بات میں کہ عذاب آنے والا ہے (۶۱) یعنی ہود علیہ السلام نے (۶۲) کہ عذاب کب آئے گا (۶۳) جو عذاب میں جلدی کرتے ہو اور عذاب کو جانتے نہیں ہو کہ کیا چیز ہے (۶۴) اور مدت دراز سے ان کی سرزمین میں بارش نہ ہوئی تھی اس کالے بادل کو دیکھ کر خوش ہوئے (۶۵) حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا (۶۶) چنانچہ اس آندھی کے عذاب سے ان کے مردوں عورتوں چھوٹوں بڑوں کو ہلاک کر دیا ان کے اموال آسمان و زمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے چیزیں پارہ پارہ ہو گئیں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا ہوا جب اس خط کے اندر آتی تو نہایت پاکیزہ فرحت انگیز سرد ہو جاتی اور وہی ہوا قوم پر شدید تحت مہلک اور یہ حضرت ہود علیہ السلام کا ایک معجزہ عظیم تھا

فِيمَآ إِن مَّكَّنَّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَٰرًا وَأَفْـِٔدَةً

مقدور دیئے تھے جو تم کو نہ دیئے ۶۷ اور ان کے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے ۶۸

فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُم مِّن

تو ان کے کام کان اور آنکھیں اور دل کچھ کام نہ

شَىْءٍ إِذْ كَانُوا۟ يَجْحَدُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا۟

آئے جب کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی

بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْقُرَىٰ وَ

ہنسی بناتے تھے اور بےشک ہم نے ہلاک کر دیں ۶۹ تمہارے آس پاس کی بستیاں ۷۰ اور

صَرَّفْنَا ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ ٱلَّذِينَ

طرح طرح کی نشانیاں لائے کہ وہ باز آئیں ۷۱ تو کیوں نہ مدد کی ان کی ۷۲ جن کو انہوں

ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ قُرْبَانًا ءَالِهَةًۢ ۖ بَلْ ضَلُّوا۟ عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ

نے اللہ کے سوا قرب حاصل کرنے کو خدا ٹھہرا رکھا تھا ۷۳ بلکہ وہ ان سے گم گئے ۷۴ اور یہ

إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿٢٨﴾ وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ

ان کا بہتان و افترا ہے ۷۵ اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے ۷۶

يَسْتَمِعُونَ ٱلْقُرْءَانَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓا۟ أَنصِتُوا۟ ۖ فَلَمَّا قُضِىَ

کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو ۷۷ پھر جب پڑھنا ہو چکا

(۶۷) اے اہل مکہ وہ قوت و مال اور طول عمر میں تم سے زیادہ تھے (۶۸) تاکہ دین کے کام میں لائیں مگر انہوں نے سوائے دنیا کی طلب کے ان خداداد نعمتوں سے دین کا کام ہی نہیں لیا (۶۹) اے قریش (۷۰) مثل ثمود و عاد و قوم لوط کے (۷۱) کفر و طغیان سے لیکن وہ باز نہ آئے تو ہم نے انہیں ان کے کفر کے سبب ہلاک کر دیا (۷۲) ان کفار کی ان بتوں نے (۷۳) اور جن کی نسبت یہ کہا کرتے تھے کہ ان بتوں کے پوجنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے (۷۴) اور نزول عذاب کے وقت کام نہ آئے (۷۵) کہ وہ بتوں کو معبود کہتے ہیں اور بت پرستی کو قرب الٰہی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں (۷۶) یعنی اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کی ایک جماعت کو بھیجا اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سات جن تھے جنہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف پیام رساں بنایا بعض روایت میں آیا ہے کہ نو تھے علماء محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں اب ان جنوں کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ بطن نخلہ میں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر ادا کر رہے تھے اس وقت جن (۷۷) تاکہ اچھی طرح حضرت کی قرأت سن لیں

وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ

اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے (۷۸) بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی (۷۹) کہ

مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

موسیٰ کے بعد اتاری گئی (۸۰) اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور

وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ

سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم اللہ کے منادی (۸۱) کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَن لَّا

کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے (۸۲) اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے اور جو اللہ کے

يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن

منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں (۸۳) اور اللہ کے سامنے

دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ

اس کا کوئی مددگار نہیں (۸۴) وہ (۸۵) کھلی گمراہی میں ہیں کیا انھوں نے (۸۶) نہ جانا کہ وہ اللہ

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ

جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا قادر ہے

عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ

کہ مُردے جِلائے کیوں نہیں بے شک وہ سب کچھ کرسکتا ہے اور جس دن

(۷۸) یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لا کر حضور کے حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انہیں ایمان نہ لانے اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا (۷۹) یعنی قرآن شریف (۸۰) عطاء نے کہا چونکہ وہ جن دین یہودیت پر تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا بعض مفسرین نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لینے کا باعث یہ ہے کہ اس میں صرف مواعظ ہیں احکام بہت ہی کم ہیں (۸۱) سیدِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (۸۲) جو اسلام سے پہلے ہوئے اور جن میں حق العباد نہیں (۸۳) اللہ تعالٰی سے کہیں بھاگ نہیں سکتا اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا (۸۴) جو اسے عذاب سے بچا سکے (۸۵) جو اللہ تعالٰی کے منادی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بات نہ مانیں (۸۶) یعنی منکرین بعث نے

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۖ قَالُوا

اور جس دن کافر آگ پر پیش کئے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں کہیں گے

بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ

کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائے گا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا ۸۷ تو تم صبر کرو

كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ

جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا ۸۸ اور ان کے لئے جلدی نہ کرو ۸۹ گویا وہ جس

يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ

دن دیکھیں گے ۹۰ جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے ۹۱ دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر یہ پہنچانا ہے ۹۲

فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾

تو کون ہلاک کئے جائیں گے مگر بے حکم لوگ ۹۳

سورۃ محمد مدنیۃ ۹۵ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۳۸ رکوعاتہا ۴

سورۂ محمد مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ۲ اللہ نے ان کے عمل برباد کئے ۳

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا ۴

(۸۷) جس کے تم دنیا میں مرتکب ہوئے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے (۸۸) اپنی قوم کی ایذا پر (۸۹) عذاب طلب کرنے میں کیونکہ عذاب ان پر ضرور نازل ہونے والا ہے (۹۰) عذاب آخرت کو (۹۱) تو اس کی درازی اور دوام کے سامنے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ (۹۲) یعنی یہ قرآن اور یہ ہدایت و بیان جو اس میں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے (۹۳) جو ایمان و طاعت سے خارج ہیں

(۱) سورۂ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیس آیتیں پانچ سو اٹھاون کلمے دو ہزار چھ سو ستر حرف ہیں (۲) یعنی جو لوگ خود اسلام میں داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو انہوں نے اسلام سے روکا (۳) جو کچھ بھی انہوں نے کئے ہوں خواہ بھوکوں کو کھلایا ہو یا اسیروں کو چھڑایا ہو یا غریبوں کی مدد کی ہو یا مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کی عمارت میں کوئی خدمت کی ہو سب برباد ہوئی آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں ضحاک کا قول ہے کہ مراد یہ ہے کہ کفار نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جو مکر سوچے تھے اور حیلے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے وہ تمام کام باطل کردئے (۴) یعنی قرآن پاک

وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾

اور وہی اُن کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے ان کی برائیاں اتار دیں اور ان کی حالتیں سنوار دیں ف۵

ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

یہ اس لئے کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی

اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾

پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے ہے ف۶ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ف۷

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ

تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو ف۸ تو گردنیں مارنا ہے ف۹ یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کرلو ف۱۰

فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ

تو مضبوط باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو ف۱۱ یہاں تک کہ لڑائی اپنا

أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ

بوجھ رکھ دے ف۱۲ بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی ان سے بدلہ لیتا ف۱۳ مگر اس لئے ف۱۴ کہ تم میں ایک کو

بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ

دوسرے سے جانچے ف۱۵ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے

أَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿٥﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

عمل ضائع نہ فرمائے گا ف۱۶ جلد انہیں راہ دے گا ف۱۷ اور ان کا کام بنا دے گا اور انہیں جنت میں لے جائے گا

(۵) امورِ دین میں توفیق عطا فرما کر اور دنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان کے ایامِ حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے عصیان واقع نہ ہو (۶) یعنی قرآن شریف (۷) یعنی دونوں فریقوں کے کہ کافروں کے عمل اکارت اور ایمانداروں کی لغزشیں بھی معفور (۸) یعنی جنگ ہو (۹) یعنی ان کو قتل کرو (۱۰) یعنی کثرت سے قتل کر چکو اور باقی ماندوں کو قید کرنے کا موقع آجائے (۱۱) دونوں باتوں کا اختیار ہے مسئلہ مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا مملوک بنالیا جائے اور احساناً چھوڑنا اور فدیہ لینا جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورۂ براءت کی آیت اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ سے منسوخ ہوگیا (۱۲) یعنی جنگ ختم ہو جائے اس طرح کہ مشرکین اطاعت قبول کریں اور اسلام لائیں (۱۳) بغیر قتال کے انہیں زمین میں دھنسا کر یا ان پر پتھر برسا کر یا اور کسی طرح (۱۴) تمہیں قتال کا حکم دیا (۱۵) قتال میں تاکہ مسلمان مقتول ثواب پائیں اور کافر عذاب (۱۶) ان کے اعمال کا ثواب پورا پورا دے گا شانِ نزول یہ آیت روزِ احد نازل ہوئی جب کہ مسلمان زیادہ مقتول و مجروح ہوئے (۱۷) درجاتِ عالیہ کی طرف

تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ

جیسے چوپائے کھائیں (۲۷) اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے (۲۸)

أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾

قوت میں زیادہ تھے جس نے تمہیں تمہارے شہر سے باہر کیا ہم نے انہیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار نہیں (۲۹)

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَ

تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو (۳۰) اس (۳۱) جیسا ہوگا جس کے برے عمل اسے بھلے دکھائے گئے اور

اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ﴿١٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ

وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے (۳۲) احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی

مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ

پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے (۳۳) اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا (۳۴) اور ایسی

مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ

شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے (۳۵) اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا (۳۶) اور ان کے لئے

فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ

اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت (۳۷) کیا ایسے چین والے ان کی برابر ہوجائیں گے

فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿١٥﴾ وَمِنْهُم مَّن

جنہیں ہمیشہ آگ میں رہنا اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے اور ان (۳۸) میں سے

(۲۷) اور انہیں تمیز نہیں کہ وہ کھانے کے بعد وہ ذبح کئے جائیں گے یہی حال کفار کا ہے جو غفلت کے ساتھ دنیا طلبی میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے (۲۸) یعنی مکہ مکرمہ والوں سے (۲۹) جو عذاب و ہلاک سے بچائے۔ شانِ نزول: جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۳۰) اور وہ مومنین ہیں کہ وہ قرآن معجزہ اور معجزات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برہان قوی پر یقین کامل اور جزم صادق رکھتے ہیں (۳۱) اس کافر مشرک (۳۲) اور انہوں نے کفر و بت پرستی اختیار کی ہرگز وہ مومن اور یہ کافر یکساں نہیں ہو سکتے اور ان دونوں میں کچھ بھی نسبت نہیں (۳۳) یعنی ایسا لطیف کہ نہ سڑے نہ اس کی بو بدلے نہ اس کے ذائقہ میں فرق آئے (۳۴) بخلاف دنیا کے دودھ کے کہ خراب ہو جاتے ہیں (۳۵) خالص لذت ہی لذت نہ دنیا کی شرابوں کی طرح اس کا ذائقہ خراب نہ اس میں میل کچیل نہ خراب چیزوں کی آمیزش نہ وہ سڑ کر بنی نہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو نہ سر چکرائے نہ خمار آئے نہ درد سر پیدا ہو یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذیذ مفرح خوش گوار (۳۶) پیدائش ہی میں نہایت صاف پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے (۳۷) کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھا لئے گئے ہیں جو چاہیں کھائیں جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عتاب (۳۸) کفار

يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتّٰٓى إِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ أُوْتُوا

سنتے تمہارے ارشاد سنتے ہیں ف۳۹ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں ف۴۰ علم والوں سے کہتے ہیں ف۴۱

الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ابھی انہوں نے کیا فرمایا ف۴۲ یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ف۴۳

وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ

اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے ف۴۴ اور جنہوں نے راہ پائی ف۴۵ اللہ نے ان کی ہدایت ف۴۶ اور زیادہ فرمائی اور ان کی

تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ

پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی ف۴۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں ف۴۸ مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے کہ اس کی

جَآءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنّٰى لَهُمْ إِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ أَنَّهُ

علامتیں تو آہی چکی ہیں ف۴۹ پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ اور کہاں ان کا سمجھنا تو جان لو کہ اللہ کے

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ف۵۰

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا

اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا ف۵۱ اور رات کو تمہارا آرام لینا ف۵۲ اور مسلمان کہتے ہیں کوئی

ع ۸ ۲

نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ فَإِذَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ

سورت کیوں نہ اتاری گئی ف۵۳ پھر جب کوئی پختہ سورت اتاری گئی ف۵۴ اور اس میں جہاد کا حکم فرمایا گیا

(۳۹) خطبہ وغیرہ میں نہایت بے التفاتی کے ساتھ (۴۰) یہ منافق لوگ تو (۴۱) یعنی علماء صحابہ سے مثل ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مسخرگی کے طور پر (۴۲) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے (۴۳) یعنی جب انہوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو مردہ کر دیا (۴۴) اور انہوں نے نفاق اختیار کیا (۴۵) یعنی وہ اہل ایمان جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام غور سے سنا اور اس سے نفع اٹھایا (۴۶) یعنی بصیرت و علم و شرح صدر (۴۷) یعنی پرہیزگاری کی توفیق دی اور اس پر مدد فرمائی یا یہ معنیٰ ہیں کہ انہیں پرہیزگاری کی جزا دی اور اس کا ثواب عطا فرمایا (۴۸) کفار و منافقین (۴۹) جن میں سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور قمر کا شق ہونا ہے (۵۰) یہ امت پر اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لئے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعت ہیں اس کے بعد مومنین و غیر مومنین سب سے عام خطاب ہے (۵۱) اپنے اشغال میں اور معاش کے کاموں میں (۵۲) یعنی وہ تمہارے تمام احوال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں (۵۳) شان نزول مومنین کو جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تاکہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۵۴) جس میں صاف غیر محتمل بیان ہو اور اس کا کوئی حکم منسوخ ہونے والا نہ ہو

رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ

تو تم دیکھو گے انہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ۵۵ کہ تمہاری طرف ۵۶ اس کا دیکھنا دیکھتے ہیں

عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۚ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ

جس پر مُردنی چھائی ہو تو ان کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے ۵۷ اور اچھی بات کہتے پھر جب حکم ناطق

الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ﴿ۚ۲۱﴾ فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ

ہو چکا ۵۸ تو اگر اللہ سے سچے رہتے ۵۹ تو ان کا بھلا تھا تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ

تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ

اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ ۶۰ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ

الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ

لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں ۶۱ تو کیا وہ قرآن کو

الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى

سوچتے نہیں ۶۲ یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں ۶۳ بے شک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے

اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ

۶۴ بعد اس کے کہ ہدایت ان پر کھل چکی تھی ۶۵ شیطان نے انہیں فریب دیا ۶۶

وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

اور انہیں دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی ۶۷ یہ اس لیے کہ انہوں نے ۶۸ کہا ان لوگوں سے ۶۹ جنہیں اللہ کا اتارا ہوا ناگوار ہے

(۵۵) یعنی منافقین کو (۵۶) پریشان ہو کر (۵۷) اللہ تعالیٰ اور رسول کی (۵۸) اور جہاد فرض کر دیا گیا (۵۹) ایمان و طاعت پر قائم رہ کر (۶۰) رشوتیں لو ظلم کرو آپس میں لڑو ایک دوسرے کو قتل کرو (۶۱) کہ راہ حق نہیں دیکھتے (۶۲) مقصد (۶۳) جو حق کو پہچانیں (۶۴) کفر کے کہ حق کی بات ان میں پہنچتے ہی نہیں پاتی (۶۵) نفاق سے (۶۶) اور طریق ہدایت واضح ہو چکا تھا قتادہ نے کہا کہ یہ کفار اہل کتاب کا حال ہے جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچانا اور آپ کی نعت و صفت اپنی کتاب میں دیکھی پھر باوجود جانے پہچانے کے کفر اختیار کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ضحاک و سدی کا قول ہے کہ اس سے منافق مراد ہیں جو ایمان لا کر کفر کی طرف پھر گئے (۶۷) اور برائیوں کو ان کی نظر میں ایسا مزین کیا کہ انہیں اچھا سمجھے (۶۸) کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے خوب دنیا کے مزے اٹھا لو اور ان پر شیطان کا فریب چل گیا (۶۹) یعنی اہل کتاب یا منافقین نے پوشیدہ طور پر (۷۰) یعنی مشرکین سے (۷۱) قرآن اور احکام دین۔

سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا

ایک کام میں ہم تمہاری مانیں گے (۷۲) اور اللہ ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب

تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ

فرشتے ان کی روح قبض کریں گے ان کے منہ اور ان کی پیٹھیں مارتے ہوئے (۷۳) یہ اس لئے کہ وہ ایسی

اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ أَمْ

بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے (۷۴) اور اس کی خوشی (۷۵) انہیں گوارا نہ ہوئی تو اس نے ان کے اعمال اکارت کردیئے کیا

حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ

جن کے دلوں میں بیماری ہے (۷۶) اس گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ ان کے چھپے بیر (۷۷)

أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ

ظاہر نہ فرمائے گا (۷۷) اور اگر ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھادیں کہ تم ان کی صورت سے پہچان لو (۷۸) اور ضرور تم انہیں

فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ

بات کے اسلوب میں پہچان لو گے (۷۹) اور اللہ تمہارے عمل جانتا ہے (۸۰) اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے (۸۱) یہاں تک کہ

الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ إِنَّ الَّذِينَ

دیکھ لیں (۸۲) تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں (۸۳) بے شک وہ جنہوں نے

كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ

کفر کیا اور اللہ کی راہ سے (۸۴) روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ

(۷۲) یعنی سید عالم محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور حضور کے خلاف ان کے دشمنوں کی امداد کرنے میں اور لوگوں کو جہاد سے روکنے میں (۷۳) لوہے کے گرزوں سے (۷۴) اور وہ بات رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کو جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ بات توریت کے ان مضامین کا چھپانا ہے جن میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے (۷۵) یعنی ایمان و اطاعت اور مسلمانوں کی مدد اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا (۷۶) نفاق کی (۷۷) یعنی ان کی وہ عداوتیں جو وہ مومنین کے ساتھ رکھتے ہیں (۷۸) حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو ان کی صورتوں سے پہچانتے تھے (۷۹) اور وہ اپنے ضمیر کا حال آپ سے چھپا نہ سکیں گے چنانچہ اس کے بعد جو منافق لب کشائی کرتا تھا حضور اس کی بات سے اور اس کے طرز کلام سے پہچان لیتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت سے علوم عطا فرمائے ان میں سے صورت سے پہچاننا بھی ہے اور بات سے پہچاننا بھی (۸۰) تمہارے سب کے تمام اعمال ہر ایک کو اس کے لائق جزا دے گا (۸۱) آزمائش میں ڈالیں گے (۸۲) یعنی ظاہر فرمادیں (۸۳) تاکہ ظاہر ہو جائے کہ طاعت و اخلاص کے دعوے میں تم میں سے کون سچا ہے (۸۴) اس کے بندوں کو

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْــًٔا ؕ وَ سَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

ہدایت ان پر ظاہر ہوچکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا کیا دھرا اکارت کردے گا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا

ف۸۵ اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ف۸۶ اور اپنے عمل باطل

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا

نہ کرو ف۸۷ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر

وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ

ہی مرگئے تو اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ف۸۸ تو تم سستی نہ کرو ف۸۹ اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ ف۹۰

وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا

اور تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ف۹۱

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ

دنیا کی زندگی تو یہی کھیل کود ہے ف۹۲ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور

لَا يَسْــٴَـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ اِنْ يَّسْــٴَـلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ يُخْرِجْ

کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ف۹۳ اگر انہیں ف۹۴ تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے

اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

دلوں کے میل ظاہر کردے گا ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ف۹۵

(۸۵) اور وہ صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہ پائیں گے کیونکہ جو عمل اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو اس کا ثواب ہی کیا۔ شانِ نزول: جنگِ بدر کے لئے جب قریش نکلے تو وہ سال قحط کا تھا لشکر کا کھانا قریش کے دولتمندوں نے باری باری اپنے ذمہ لے لیا تھا مکہ مکرمہ سے نکل کر سب سے پہلا کھانا ابوجہل کی طرف سے تھا جس کے لئے اس نے دس اونٹ ذبح کئے تھے پھر صفوان نے مقامِ عسفان میں نو اونٹ پھر سہیل نے مقامِ قدید میں دس یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھر گئے اور رستہ گم ہوگیا ایک دن ٹھہرے وہاں شیبہ کی طرف سے کھانا ہوا نو اونٹ ذبح ہوئے پھر مقامِ ابواء میں پہنچے وہاں مقیس جمحی نے دس اونٹ ذبح کئے حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف سے بھی دعوت ہوئی اس وقت تک آپ مشرف باسلام نہ ہوئے تھے آپ کی طرف سے دس اونٹ ذبح کئے گئے پھر حارث کی طرف سے نو اور ابوالبختری کی طرف سے بدر کے چشمے پر دس اونٹ ان کھانا دینے والوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۸۶) یعنی ایمان و طاعت پر قائم رہو (۸۷) ریا یا نفاق سے۔ شانِ نزول: بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ مومن کے لئے اطاعتِ خدا و رسول ضروری ہے گناہوں سے بچنا لازم ہے۔ مسئلہ: اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے (۸۸) شانِ نزول: یہ آیت اہلِ قلیب کے حق میں نازل ہوئی قلیب بدر میں ایک کنواں ہے جس میں مقتول کفار ڈالے گئے تھے ابوجہل اور اس کے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کے لئے عام ہے جو کفر پر مرے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ فرمائے گا اس کے بعد اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے اور اس حکم میں تمام مسلمان شامل ہیں (۸۹) یعنی دشمن کے مقابل میں کمزوری نہ دکھاؤ (۹۰) کفار کو (قرطبی) بعض نے کہا اس آیت کا حکم آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کی ناسخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صلح کی طرف بلانے سے منع فرمایا جب کہ صلح کی حاجت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور آیت وَاِنْ جَنَحُوْا اس کی ناسخ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالوں میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عند الضرورت جب کہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کرسکیں (۹۱) تمہیں اعمال کا پورا اجر عطا فرمائے گا

فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ وَاللّٰهُ

تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے ۹۶ وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ

الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ

بے نیاز ہے ۹۷ اور تم سب محتاج ۹۸ اور اگر تم منہ پھیرو ۹۹ تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر

لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

وہ تم جیسے نہ ہوں گے ۱۰۰

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ ۴۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۹ رُكُوْعَاتُهَا ۴

سورۂ فتح مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی ۲ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾

اور تمہارے پچھلوں کے ۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے ۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے ۵

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ

اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے ۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

اطمینان اتارا تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے ۷ اور اللہ ہی کی ملک ہیں

بقیہ صفحہ ۹۰۸ = (۹۲) نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ بھی نافع نہیں (۹۳) ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا کہ تمہیں اس کا ثواب ملے (۹۴) یعنی اموال کو (۹۵) جس کا خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے (۹۶) صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں (۹۷) تمہارے صدقات اور طاعات سے (۹۸) اس کے فضل و رحمت کے (۹۹) اس کی اور اس کے رسول کی طاعت سے (۱۰۰) بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار ہوں گے

(۱) سورۂ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچ سو ساٹھ کلمے دو ہزار پانچ سو ساٹھ حرف ہیں۔ (۲) شان نزول: یہ آیت حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں (بخاری، مسلم و ترمذی) حدیبیہ ایک کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کئے ہوئے کوئی قصر کئے ہوئے اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے کعبہ کی کنجی لی طواف فرمایا عمرہ کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کے ساتھ یکم ذی القعدہ ۶ ہجری کو روانہ ہوگئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض اصحاب نے جحفہ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہوگیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سروسامان کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہنچے تو اس کا پانی ختم ہوگیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنوئیں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لئے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کے لئے تشریف لائے ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول شخص تھے تحقیق حال کے لئے بھیجا انہوں نے آکر دیکھا کہ حضور دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لئے غسالہ شریف حاصل کرنے کے لئے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کو وہ حاصل

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ لِّيُدْخِلَ

[تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے (۸) اور اللہ علم و حکمت والا ہے (۹) تاکہ ایمان والے]

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

[مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں]

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ

[ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں]

فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

[بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں]

وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ

[اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر برا گمان رکھتے ہیں (۱۰) انہیں پر ہے بری گردش (۱۱)]

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ

[اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لئے جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا ہی]

مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

[برا انجام ہے اور اللہ ہی کی ملک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ عزت و]

حَكِيْمًا ۝ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

[حکمت والا ہے بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر (۱۲) اور خوشی اور ڈر سناتا (۱۳) تاکہ اے لوگو تم اللہ اور]

بقیہ صفحہ ۹۱۹ = ہوتا ہے وہ اپنے چہرہ اور بدن پر برکت کے لئے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً جدا ہو تو صحابہ اس کو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہو جاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر نہیں اٹھا سکتا عروہ نے قریش سے جا کر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہان فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان کے صحابہ میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کے مقابل کامیاب نہ ہو سکو گے قریش نے کہا ایسی بات مت کہو ہم اس سال انہیں واپس کر دیں گے وہ اگلے سال آئیں عروہ نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہہ کر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور ان کے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کر لیں چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لئے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحات اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر ان کے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے (خازن و روح البیان) (۳) اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے (خازن و روح البیان) (۴) دنیا کی بھی اور اخروی بھی (۵) تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں (بیضاوی) (۶) دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرے (۷) اور باوجود شدید اور سخت کے اطمینان نفس حاصل ہو

(۸) وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا تو آسمان و زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات (۹) اس سے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدہ فتح و نصرت اس نے فرمایا (۱۰) کہ وہ اپنے رسول سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد نہ فرمائے گا (۱۱) عذاب و ہلاکت کی (۱۲) اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روز قیامت ان کی گواہی دو (۱۳) یعنی مومنین مخلصین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذاب دوزخ کا ڈر سناتا

وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾

اور رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو ف۱۴

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ف۱۵ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱۶ ان کے ہاتھوں پر ف۱۷

اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۸ اور جس نے پورا کیا

بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ

وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا ف۱۹ اب تم سے کہیں گے جو

الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ

گنوار (اعرابی) پیچھے رہ گئے تھے ف۲۰ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا ف۲۱ اب حضور ہماری مغفرت

لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ

چاہیں ف۲۲ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ف۲۳ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے

لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ

تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا برا چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ

تمہارے کاموں کی خبر ہے بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز

(۱۴) صبح کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں آگئیں (۱۵) مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی (۱۶) کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی طاعت اللہ تعالیٰ کی طاعت ہے (۱۷) جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا (۱۸) اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا (۱۹) یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی پر (۲۰) قبیلہ غفار و مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم کے جنہوں نے بسبب اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اہل بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رکے باوجودیکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کر کے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچ کر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جب کہ بفضل الٰہی یہ معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انہیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے (۲۱) کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبر گیراں نہ تھا اس لئے ہم قاصر رہے (۲۲) اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے (۲۳) یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں

وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ

گھروں کو واپس نہ آئیں گے ف۲۴ اور اسی کو اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے

ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

برا گمان کیا ف۲۵ اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ف۲۶ اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر ف۲۷

فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

تو بے شک ہم نے کافروں کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت

يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾

جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے ف۲۸ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا

اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے ف۲۹ جب تم غنیمتیں لینے چلو ف۳۰ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے

نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ

آنے دو ف۳۱ وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں ف۳۲ تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ

قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا

اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے ف۳۳ تو اب کہیں گے بلکہ تم ہم سے جلتے ہو ف۳۴ بلکہ وہ بات نہ

يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ

سمجھتے تھے ف۳۵ مگر تھوڑی ف۳۶ ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ ف۳۷ عنقریب تم

(۲۴) دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے (۲۵) کہ رسول اللہ کے عدو کا اور وعدہ الٰہی نہ پورا ہوگا (۲۶) عذاب الٰہی کے مستحق (۲۷) اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے (۲۸) یہ سب اس کی مشیت و حکمت ہے (۲۹) جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو (۳۰) خیبر کی اس وقت کیفیت یہ تھی کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لئے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کو خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں نے کہا (۳۱) یعنی ہم بھی خیبر پر تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۲) یعنی اللہ کا وعدہ جو اہل حدیبیہ کیلئے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص ان کے لئے ہے (۳۳) یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے (۳۴) اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۵) دین کی (۳۶) یعنی محض دنیا کی حتیٰ کہ انکار بھی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امور آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے (جمل) (۳۷) جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے تائب ہونے کی امید کی جاتی ہے بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انہیں آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب و غیر تائب میں فرق ہو جائے اس لئے حکم ہوا کہ ان سے فرمادیجئے

إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ

ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے (۳۸) کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر

تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ

تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا (۳۹) اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے (۴۰)

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ

تو تمہیں دردناک عذاب دے گا اندھے پر تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر مضائقہ

حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ

اور نہ بیمار پر مواخذہ (۴۱) اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾

باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا (۴۲) اسے دردناک عذاب فرمائے گا

ع ۲

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (۴۳)

فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾

تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے (۴۴) تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا (۴۵)

وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ

اور بہت سی غنیمتیں (۴۶) جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے

(۳۸) اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی (۳۹) مسئلہ یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان کی اطاعت پر جنت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا (۴۰) حدیبیہ کے موقع پر (۴۱) جہاد سے رہ جانے میں۔ شان نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و صاحب عذر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۴۲) کہ یہ عذر ظاہر ہے اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لئے جائز ہے کیونکہ یہ لوگ نہ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ ان کے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی انہیں کے حکم میں داخل ہیں وہ بڈھے ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور جنہیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جس کی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوائے کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں (۴۳) طاعت سے اعراض کرے گا اور کفر و نفاق پر رہے گا (۴۴) حدیبیہ میں چونکہ اس بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اس لئے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب جو اسباب ظاہریہ پیش آیا یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کے لئے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلادیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائے گا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طواف کروں، یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے حضور نے

مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ

کی بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لوگے وف۴۸ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک

عَنكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَ

دیے وف۴۹ اور اس لیے کہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو وف۵۰ اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے وف۵۱ اور

أُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ

ایک اور وف۵۲ جو تمہارے بل (بس) کی نہ تھی وف۵۳ وہ اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا

ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کافر تم سے لڑیں وف۵۴ تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے

يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ

وف۵۵ پھر کوئی حمایتی نہ پائیں گے نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے وف۵۶

وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَ

اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ وف۵۷ تم سے روک دیے اور

أَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ

تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے وادی مکہ میں وف۵۸ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور

اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے وہ وف۵۹ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا وف۶۰

بقیہ صفحہ ۹۲۳ = فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ بغیر ادا ئے طواف نہ کریں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہیں روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں سمرہ کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج دیا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپید کر دیا سال آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا (۴۵) صدق و وفا میں (۴۶) یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی (۴۷) خیبر کی جو اہل خیبر سے ہوں گی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے (۴۸) اور تمہاری فتوحات ہوتی رہیں گی (۴۹) کہ وہ خائف ہو کر تمہارے اہل و عیال کو ضرر نہ پہنچا سکے اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو اہل خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کے اہل و عیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور ان کے ہاتھ روک دیے (۵۰) یہ غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا (۵۱) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اور اس پر کام مفوض کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ ہو (۵۲) فتح (۵۳) مراد اس سے یا مغانم فارس و روم ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امید کامیابی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی (۵۴) یعنی اہل مکہ یا اہل خیبر کے حلفاء اسد و غطفان (۵۵) مغلوب ہوں گے اور انہیں ہزیمت ہوگی (۵۶) ہمیشہ سے یہی ہے کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ

روکا اور قربانی کے جانور رکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ۶۱ اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد

وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ

اور کچھ مسلمان عورتیں ۶۲ جن کی تمہیں خبر نہیں ۶۳ کہیں تم انہیں روند ڈالو ۶۴ تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا

تمہیں ان کی قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہو جاتے ۶۵ تو ہم ضرور

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝٢٥ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ

ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ۶۶ جب کہ کافروں نے اپنے دلوں میں اڑ رکھی

الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى

وہی زمانہ جاہلیت کی اڑ ۶۷ تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں

الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَ

پر اتارا ۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ۶۹ اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے ۷۰ اور

كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝٢٦ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا

اللہ سب کچھ جانتا ہے ۷۱ بے شک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب

بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ

۷۲ بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے امن و امان سے اپنے سروں

بقیہ صفحہ ۹۲۴ منصور کرتا ہے (۵۷) یعنی کفار کے (۵۸) رونق مکہ اور ایک قول یہ ہے کہ بطن مکہ سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شان نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ میں سے اسی ہتھیار بند جوان جبل تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادے سے اترے مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا (۵۹) کفار مکہ (۶۰) وہاں پہنچنے اور اس کا طواف کرنے سے (۶۱) یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے (۶۲) کہ مکہ مکرمہ میں ہیں (۶۳) تم انہیں پہچانتے نہیں (۶۴) کفار سے قتال کرنے میں (۶۵) یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہو جاتے (۶۶) تمہارے ہاتھ سے قتل کرا کے اور تمہاری قید میں لا کر (۶۷) کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظمہ سے روکا (۶۸) کہ انہوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہو جاتی (۶۹) کلمہ تقویٰ سے مراد (" لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ") ہے (۷۰) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا (۷۱) کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں (۷۲) شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں امن کے ساتھ داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر کیا طعن کئے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑی شان و شکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾

کاموں والے ہیں (۸۷) بخشش اور بڑے ثواب کا

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۶ — ۴۹ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُهَا ۱۸ — رُکُوْعَاتُهَا ۲

سورہ حجرات مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) — اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو (۲) اور اللہ

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا

سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے (۳) اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ اِنَّ

ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو (۴) بے شک

الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس (۵) وہ ہیں جن کا

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ

دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے شک

(۸۷) صحابہ سب کے سب صاحب ایمان و عمل صالح ہیں اس لئے یہ وعدہ سبھی سے ہے

(۱) سورۂ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھتر حرف ہیں (۲) یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدیم کرنا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیازمندی و آداب لازم ہیں شان نزول چند شخصوں نے عید اضحٰی کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کرلی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) (۳) یعنی جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربار رسالت کا ادب و احترام ہے (۴) اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اجلال و اکرام و ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہل نار سے ہوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا حال دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی پھر آکر حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا ثابت نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہوگیا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہل جنت سے ہیں (۵) بہ لحاظ ادب و تعظیم شان نزول آیہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی

الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں (۶) اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا (۷) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۸) اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو (۹) کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں (۱۰) بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں (۱۱) تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں (۱۲) اللہ کا فضل اور احسان اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں

(۶) شانِ نزول: یہ آیت وفدِ بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلالِ شانِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ دربارِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی (۷) اس وقت وہ عرض کرتے جو انہیں عرض کرنا تھا یہ ادب ان پر لازم تھا اس کو بجالاتے (۸) ان میں سے ان کے لئے جو توبہ کریں (۹) کہ صحیح ہے یا غلط شانِ نزول: یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانۂ جاہلیت میں ان کے اور ان کے درمیان عداوت تھی جب ولید ان کے دیار کے قریب پہنچے اور انہیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیماً ان کے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں یہ خیال کرکے ولید واپس ہوگئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کردیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کردیا اور میرے قتل کے درپے ہوگئے حضور نے خالد بن ولید کو تحقیقِ حال کے لئے بھیجا حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کردیئے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ صدقات لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے (۱۰) اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللہ تعالیٰ کے خبردار کرنے سے وہ تمہارا افشائے حال کرکے تمہیں رسوا کردیں گے (۱۱) اور تمہاری رائے کے مطابق حکم دے دیں (۱۲) کہ طریقِ حق پر قائم رہے

ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ

پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (۱۵) قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْؕ وَ اللّٰهُ

وہی سچے ہیں (۴۱) تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ

یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (۱۶)

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (۴۲) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے (۴۳)

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْاؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْۚ بَلِ

اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ

اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (۱۷)

اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو (۴۴)

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۱۸)

بےشک اللہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے (۴۵)

ع ۲ / ۸ / ۱۴

سورۃ قٓ مکیۃ ۳۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتہا ۴۵ رکوعاتہا ۳

سورۂ ق مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا (۱) اس میں پینتالیس آیتیں تین رکوع ہیں

قٓ ﱏ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ (۱) بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ

عزت والے قرآن کی قسم (۲) بلکہ انہیں اس کا اچنبھا ہوا کہ ان کے پاس انہیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا (۳) تو

بقیہ صفحہ ۹۳۰ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپایا حدیث شریف میں ہے گمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے ساتھ حرص، حسد، بغض، بے مروتی نہ کرو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بنے رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اس کو رسوا نہ کرے اس کی تحقیر نہ کرے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے! (اور یہاں کے لفظ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرمایا) آدمی کے لئے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بھی اس کی آبرو بھی اس کا مال بھی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے (بخاری و مسلم) حدیث جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا (۲۷) حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان (۲۸) تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پیٹھ پیچھے برا کہنا اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذا ہوتی ہے اسی طرح اس کی بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے۔ شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کے لئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادم مطبخ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ان کے پاس کچھ رہا نہ تھا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بخل کیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا مسئلہ غیبت بالاتفاق کبائر میں سے ہے غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کرے مسئلہ فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں حدیث شریف

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ

کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے پھر جئیں گے یہ پلٹنا

بَعِیْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ

دور ہے ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے

حَفِیْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمْ

والی کتاب ہے بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب بے ثبات بات میں ہیں تو کیا

یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ

انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسا بنایا اور سنوارا اور اس میں کہیں

فُرُوْجٍ ﴿۶﴾ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا

رخنہ نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں لنگر ڈالے (بھاری وزن رکھنے والے پہاڑ) اور اس میں

مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ﴿۸﴾

ہر بارونق جوڑا اگایا سوجھ اور سمجھ ہر رجوع والے بندے کے لیے

وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِ ﴿۹﴾

اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا تو اس سے باغ اگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے

وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ

اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا بندوں کی روزی کے لئے اور ہم نے اس سے

بقیہ صفحہ ۹۳۱ میں سبب کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں مسئلہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی غیبت نہیں ایک صاحب ہوا (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں (۲۹) حضرت آدم علیہ السلام (۳۰) حضرت حوا (۳۱) نسب کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نسب میں فخر اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جد اعلیٰ کی اولاد (۳۲) اور ایک دوسرے کا نسب جانے اور کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے نہ یہ مقصد ہے کہ نسب پر فخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے اس کے بعد اس چیز کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کے لئے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اس کو بارگاہ الٰہی میں عزت حاصل ہوتی ہے (۳۳) اس سے معلوم ہوا کہ مدار عزت و فضیلت کا پرہیزگاری ہے نہ کہ نسب شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازار مدینہ میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے پھر اس کی وفات ہو گئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے دفن میں تشریف لائے اس پر لوگوں نے کچھ کہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۳۴) شان نزول یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایماندار نہ تھے ان لوگوں نے مدینہ کے رستوں میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کر دیئے صبح و شام رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۳۵) صدق دل سے (۳۶) ظاہر میں (۳۷) صدق قلب زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام و ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں (۳۸) ظاہراً و باطناً صدق و اخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر (۳۹) تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا (۴۰) اپنے دعویٰ ایمان میں (۴۱) شان نزول جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو عرب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم

بَلْدَةً مَّیْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ

مردہ شہر جلا دیا ۲۱ یونہی قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ان سے پہلے جھٹلایا ۲۲ نوح کی قوم اور رس والوں

الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ

۲۳ اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے ہم قوموں اور بن والوں

الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَیِیْنَا

اور تبع کی قوم نے ۲۴ ان میں ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہو گیا ۲۵ تو کیا ہم

بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ

پہلی بار بنا کر تھک گئے ۲۶ بلکہ وہ نئے بننے سے ۲۷ شبہ میں ہیں اور بے شک

ع ۱ ۱۵ ۱۵

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ

ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے ۲۸ اور ہم دل کی رگ

اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ

سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ۲۹ جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے ۳۰ ایک داہنے بیٹھا اور

عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾

ایک بائیں ۳۱ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو ۳۲

وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾ وَ

اور آئی موت کی سختی ۳۳ حق کے ساتھ ۳۴ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا اور

بقیہ صفحہ ۹۳۲ = مومن مخلص ہی اس پر اگلی آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا (۴۲) اس سے کچھ مخفی نہیں (۴۳) مومن کا ایمان بھی اور منافق کا نفاق بھی تمہارا رب ہی ... اور خبر دینے کی حاجت نہیں (۴۴) پ... ہوئے میں (۴۵) اس سے تمہارا اگلا حال چھپا نہیں ظاہر نہ تھی

(۱) سورۂ ق مکیہ ہے اس میں تین رکوع پینتالیس آیتیں تین سو ستاون کلمے اور ایک ہزار چار سو چورانوے حرف ہیں (۲) ہم جانتے ہیں کہ کفار مکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے (۳) جس کی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہ بھی ان کے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا ناصح ہوتا ہے باوجود اس کے ان کا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے انذار سے تعجب و انکار کرنا قابلِ حیرت ہے (۴) ان کی اس بات سے رد و جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۵) یعنی ان کے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم ان کو ویسا ہی دوبارہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے (۶) جس میں ان کے اسماء عدد اور جو کچھ ان میں سے زمین نے کھایا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے (۷) بے سوچے سمجھے اور حق سے مراد یا نبوت ہے جس کے ساتھ معجزاتِ باہرات ہیں یا قرآن مجید (۸) تو کبھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاعر کبھی ساحر کبھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرار نہیں (۹) چشم بینا نظر اعتبار سے کہ اس کی آفرینش میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں (۱۰) بغیر ستون کے بلند کیا (۱۱) کواکب کے روشن اجرام سے (۱۲) کوئی عیب و قصور نہیں (۱۳) پانی تک (۱۴) پہاڑوں کے کہ قائم رہے (۱۵) کہ اس سے بینائی و نصیحت حاصل ہو (۱۶) جو اللہ تعالیٰ کے بدائع صنعت و عجائب خلقت میں نظر کر کے اس کی طرف رجوع ہو (۱۷) یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے (۱۸) طرح طرح کا گیہوں جو چنا وغیرہ (۱۹) بارش کے پانی (۲۰) جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سرسبز کر دیا (۲۱) تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے نظر دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو (۲۲) رسولوں کو (۲۳) رس ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے مویشی کے مقیم تھے اور بتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اس کے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور ان کے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے (۲۴) ان سب کے تذکرے سورۂ فرقان و حجر و دخان میں گزر چکے ہیں

نُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا

صور پھونکا گیا ف۳۴ یہ ہے وعدۂ عذاب کا دن ف۳۵ اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک

سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾ لَّقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا

ہانکنے والا ف۳۶ اور ایک گواہ ف۳۷ بے شک تو اس سے غفلت میں تھا ف۳۸ تو ہم نے تجھ پر

عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا

سے پردہ اٹھایا ف۳۹ تو آج تیری نگاہ تیز ہے ف۴۰ اور اس کا ہمنشین فرشتہ ف۴۱ بولا یہ ہے

مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ

ف۴۲ جو میرے پاس حاضر ہے حکم ہوگا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جو بھلائی سے بہت روکنے والا

مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي

حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ف۴۳ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے سخت

الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ

عذاب میں ڈالو اس کے ساتھی شیطان نے کہا ف۴۵ ہمارے رب میں نے اسے سرکش نہ کیا ف۴۶ ہاں یہ آپ

فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم

ہی دور کی گمراہی میں تھا ف۴۷ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو ف۴۸ میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا ڈر سنا

بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾

چکا تھا ف۴۹ میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں

ع ۱۴/۲

بقیہ صفحہ ۹۳۳: (۲۵) اس میں قریش کو تہدید اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے رہے ہیں اس کے بعد منکرین بعث کے انکار کا جواب ارشاد ہوتا ہے (۲۶) جو دوبارہ پیدا کرنا انہیں دشوار ہو کی میں منکرین بعث کے کمال جہل کا اظہار ہے کہ باوجود اس کے اقرار کے کہ خلق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اس کے دوبارہ پیدا کرنے کو محال و مستبعد سمجھتے ہیں (۲۷) یعنی موت کے بعد پیدا کئے جانے سے (۲۸) ہم تو اس کے دل کے وسوسے تک جانتے ہیں (۲۹) یہ کمال علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو اس سے زیادہ جاننے والے ہیں اور یہ وہ رگ ہے جس میں خون رواں ہو کر بدن کے ہر جز میں پہنچتا ہے یہ تمثیل ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پردے میں نہیں (۳۰) فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اس کی ہر بات لکھتے رہتے ہیں (۳۱) داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں اس میں اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی غنی ہے وہ اخفی الخفیات کا جاننے والا خطرات نفس تک اس سے چھپے نہیں فرشتوں کی کتابت حسب اقتضائے حکمت ہے کہ روز قیامت نامہ اعمال ہر شخص کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں (۳۲) خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقت قضائے حاجت اور وقت جماع کے اس وقت فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں مسئلہ ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اس کے لکھنے کے لئے فرشتوں کو اس حالت میں اس کے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو فرشتے انسان کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہو امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کرلے منکرین بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت و علم سے ان پر حجتیں قائم فرمانے کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیامت کے وقت پیش آنے والی ہے اور صیغہ ماضی سے اس کی آمد تعبیر فرما کر اس کے قرب کا اظہار فرمایا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (۳۳) جو عقل کو مختل و مدہوش کر دیتی ہے (۳۴) حق سے مراد حقیقت موت یا امر آخرت جس کو انسان خود معائنہ کرتا ہے یا عالم آخرت کا معائنہ ہے یا سکرات کی حالت میں مرنے والے سے کہا جاتا ہے کہ موت (۳۵) بعث کے لئے (۳۶) ... اللہ تعالیٰ ...

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی ۵۰ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے ۵۱ اور

اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ

پاس لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی ۵۲ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ۵۳ ہر

اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ

رجوع لانے والے نگہداشت والے کیلئے ۵۴ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا

مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ

دل لایا ۵۵ ان سے فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ ۵۶ یہ ہمیشگی کا دن ہے ۵۷ ان کے لئے ہے اس میں جو چاہیں

فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ

اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے ۵۸ اور ان سے پہلے ۵۹ ہم نے کتنی سنگتیں (قومیں) ہلاک فرما دیں کہ گرفت میں ان

مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

سے سخت تھیں ۶۰ تو شہروں میں کاوشیں کیں ۶۱ ہے کہیں بھاگنے کی جگہ ۶۲ بے شک اس میں نصیحت

لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَ

ہے اس کے لئے جو دل رکھتا ہو ۶۳ یا کان لگائے ۶۴ اور متوجہ ہو اور

لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا

بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور

بقیہ صفحہ ۹۳۴ سے وعدہ فرمایا تھا (۳۷) فرشتہ جو اس کو محشر کی طرف ہانکے گا (۳۸) جو اس کے عملوں کی گواہی دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود اس کا نفس اور ضحاک نے کہا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضائے بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسرِ منبر فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا (۳۹) دنیا میں (۴۰) جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑا تھا (۴۱) کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا دنیا میں انکار کرتا تھا (۴۲) جو اس کے اعمال لکھنے والا اور اس پر گواہی دینے والا ہے (مدارک و خازن) (۴۳) یہ نامۂ اعمال (مدارک) (۴۴) دین میں (۴۵) جو باتیں اس پر مسلط تھا (۴۶) یہ شیطان کی طرف سے کافر کا جواب ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلایا اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اسے گمراہ نہ کیا (۴۷) بلکہ یہ خود ہی گمراہی کی طرف بڑھا اس نے قبول کر لیا اس پر وہ شاد ہی ہوگا اللہ تعالیٰ (۴۸) دار الجزاء اور موقفِ حساب میں جھگڑا کچھ نافع نہیں (۴۹) اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمہارے لئے کوئی حجت باقی نہ چھوڑی (۵۰) اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اسے جنوں اور انسانوں سے بھرے گا اس وعدہ کی تحقیق کے لئے جہنم سے یہ سوال فرمایا جائے گا (۵۱) اس کے معنیٰ یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی اور یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے (۵۲) عرش کی داہنی طرف جہاں سے اہلِ موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائے گا (۵۳) رسولوں کی معرفت دنیا میں (۵۴) رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو معصیت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن مسیّب نے فرمایا "اواب" وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے اور نگہداشت والا وہ جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا اور رسول کے حکم بجا لائے اور اپنے نفس کی نگہبانی کرے یعنی ایک دم بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو پاس انفاس کرے [illegible] (۵۵) یعنی اخلاص والا طاعت پر راغب صحیح العقیدہ دل (۵۶) بے خوف و خطر امن و اطمینان کے ساتھ نہ تمہیں عذاب ہو نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں

اَمْرًا ۝۴ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝۵ وَّ اِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝۶ وَالسَّمَآءِ

والیاں ف۵ بے شک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۶ ضرور سچ ہے اور بے شک انصاف ضرور ہونا ف۷ آرائش والے

ذَاتِ الْحُبُكِ ۝۷ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝۸ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝۹

آسمان کی قسم ف۸ تم مختلف بات میں ہو ف۹ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو ف۱۰

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝۱۱ يَسْـَٔلُوْنَ

مارے جائیں دل سے تراشنے والے جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ف۱۱ پوچھتے ہیں ف۱۲

اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۲ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝۱۳ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ

انصاف کا دن کب ہوگا ف۱۳ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ف۱۴ اور فرمایا جائے گا چکھو اپنا تپنا

هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۴ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ

یہ ہے وہ جس کی تمہیں جلدی تھی ف۱۵ بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں

عُيُوْنٍ ۝۱۵ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝۱۶

ہیں ف۱۶ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ اس سے پہلے ف۱۷ نیکوکار تھے

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸

وہ رات میں کم سویا کرتے ف۱۸ اور پچھلی رات استغفار کرتے ف۱۹

وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝۱۹ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ

اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا ف۲۰ اور زمین میں نشانیاں ہیں

حرف ہیں (۲) یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں (۳) یعنی وہ گھٹائیں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں (۴) وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں (۵) یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو حکم الٰہی سے بارش و رزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر و تصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انہیں لے کر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرت الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں ارباب دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کر کے بعث و جزا پر استدلال کریں کہ جو قادر برحق ایسے امور عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی عطا فرمانے پر بے شک قادر ہے (۶) یعنی بعث و جزا (۷) اور حساب کے بعد نیکی بدی کا بدلہ ضرور ملنا (۸) جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اے کفار مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں (۹) کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر کبھی کہانت کبھی اگلوں کی داستانیں (۱۰) اور جو محروم ازلی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور بہکانے والوں کے بہکانے میں آتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ یہاں ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ ان کے پاس کیوں جاتا ہے وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کذاب ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے ہیں کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) (۱۱) یعنی نشہ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں (۱۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر اور تکذیب کے طور پر کہ (۱۳) ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے (۱۴) اور انہیں عذاب دیا جائے گا (۱۵) اور دنیا میں تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جس کا وعدہ دیتے ہو (۱۶) یعنی اپنے رب کی نعمت میں ہیں باغوں کے اندر جن میں لطیف چشمے جاری ہیں (۱۷) دنیا میں (۱۸) اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے (۱۹) یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اپنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں (۲۰) منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجت مند ہو اور حیاءً سوال بھی نہ کرے

لِّلْمُوقِنِينَ ﴿۲۰﴾ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ

یقین والوں کو ف۲۱ اور خود تم میں ف۲۲ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ف۲۳

وَمَا تُوعَدُونَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ

اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۴ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بے شک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان

تَنطِقُونَ ﴿۲۳﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿۲۴﴾

میں جو تم بولتے ہو اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ف۲۵

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ

جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا سلام ناشناسا لوگ ہیں ف۲۶ پھر اپنے

إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۲۷﴾

گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا ف۲۷ پھر اسے ان کے پاس رکھا ف۲۸ کہا کیا تم کھاتے نہیں

فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿۲۸﴾

تو اپنے جی میں ان سے ڈرنے لگا ف۲۹ وہ بولے ڈریے نہیں ف۳۰ اور اسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿۲۹﴾

اس پر اس کی بی بی ف۳۱ چلاتی آئی پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ ف۳۲

قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۳۰﴾

فرشتوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرما دیا ہے اور وہی حکیم دانا ہے

(۲۱) جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتی ہیں (۲۲) تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے بے شمار عجائب و غرائب ہیں جن سے بندے کو اس کی شانِ خدائی معلوم ہوتی ہے (۲۳) کہ اسی طرف سے بارش کر کے زمین کو پیداوار سے مالا مال کیا جاتا ہے (۲۴) آخرت کے ثواب و عذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے (۲۵) جو دس یا بارہ فرشتے تھے (۲۶) یہ بات آپ نے اپنے دل میں فرمائی (۲۷) نفیس بھنا ہوا (۲۸) کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے جب ان فرشتوں نے کھانا نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لئے بھیجے گئے ہیں (۳۰) ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں (۳۱) بی بی سارہ (۳۲) جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوے یا ننانوے سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى

ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے (۳۳) بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف

قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً

بھیجے گئے ہیں (۳۴) کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب

عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾

کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لئے نشان کئے رکھے ہیں (۳۵) تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لئے

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا (۳۶) اور ہم نے اس میں (۳۷) نشانی باقی

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ

رکھی ان کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں (۳۸) اور موسیٰ میں (۳۹) جب ہم نے اسے روشن

اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ

سند لے کر فرعون کے پاس بھیجا (۴۰) تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا (۴۱) اور بولا جادوگر ہے یا

مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾

دیوانہ تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا (۴۲)

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ

اور عاد میں (۴۳) جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی (۴۴) جس چیز پر گزرتی

(۳۳) یعنی بشارت کے سوا اور کیا کام ہے (۳۴) یعنی قومِ لوط کی طرف (۳۵) ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں سے نہیں ہیں اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کیا جانے والا تھا (۳۶) یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں (۳۷) یعنی قومِ لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد (۳۸) تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے عمل سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے برباد شدہ مکان ہیں یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کئے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا (۳۹) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی (۴۰) روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے (۴۱) یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا (۴۲) کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کیا (۴۳) یعنی قومِ عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابلِ عبرت نشانیاں ہیں (۴۴) جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی

أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا

جس چیز پر گزرتی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح کر چھوڑتی ۴۵ اور ثمود میں ۴۶ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت

حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ

تک برت لو ۴۷ تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ۴۸ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آ لیا ۴۹

يَنْظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾

تو وہ نہ کھڑے ہو سکے ۵۰ اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے

وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا

اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا بیشک وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں

بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾

سے بنایا ۵۱ اور بیشک ہم وسعت دینے والے ہیں ۵۲ اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى

اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑ بنائے ۵۳ کہ تم دھیان کرو ۵۴ تو اللہ کی طرف

اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ

بھاگو ۵۵ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ

إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں یونہی ۵۶ جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف

(۴۵) خواہ وہ آدمی ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھو گئی اس کو ہلاک کر کے ایسا کر دیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے (۴۶) یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں (۴۷) یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگانی کر لو یہ زمانہ تمہاری مہلت کا ہے (۴۸) اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کوچیں کاٹیں (۴۹) اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کر دیئے گئے (۵۰) وقت نزول عذاب نہ بھاگ سکے (۵۱) اپنے دست قدرت سے (۵۲) اس کو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آ جائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں (۵۳) مثل آسمان و زمین اور سورج اور چاند اور رات دن اور خشکی تری اور گرمی اور سردی اور جن و انس اور روشنی و تاریکی اور کفر و ایمان اور سعادت و شقاوت اور حق و باطل اور نر و مادہ کے (۵۴) اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کا نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ ند وہی مستحق عبادت ہے (۵۵) اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اس کی عبادت اختیار کرو (۵۶) جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کی شان میں ساحر و مجنون کہتے ہیں

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

آیا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا دیوانہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش

طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى

لوگ ہیں وہ۵۷ تو اے محبوب تم ان سے منہ پھیر لو تو تم پر کچھ الزام نہیں وہ۵۸ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾

مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں وہ۵۹

مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو

میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا وہ۶۰ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں وہ۶۱ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا

الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا

قوت والا قدرت والا ہے وہ۶۲ تو بیشک ان ظالموں کے لئے وہ۶۳ عذاب کی ایک باری ہے وہ۶۴ جیسے ان کے ساتھ والوں کی ایک باری تھی

يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾

وہ۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں وہ۶۶ تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں وہ۶۷

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ ۵۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۴۹ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۃ طور مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾

طور کی قسم وہ۲ اور اس نوشتہ کی وہ۳ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت معمور وہ۴

(۵۷) یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لئے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے (۵۸) کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت و ارشاد میں جہد بلیغ صرف کرچکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا شان نزول جب یہ آیت نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کیونکہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہو گیا اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرمادی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور حضور کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آگیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلہ وحی منقطع نہیں ہوا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادت مندوں کے لئے جاری رہے گی چنانچہ ارشاد ہوا (۵۹) اور میری معرفت ہو (۶۰) کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں بلکہ ان کی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں (۶۱) میری خلق کے لئے (۶۲) سب کو وہی روزی دیتا اور پالتا ہے (۶۳) جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا (۶۴) حصہ بے نصیب ہے (۶۵) یعنی امم سابقہ کے کفار کے لئے جو انبیاء کی تکذیب میں ان کے ساتھی تھے ان کا عذاب و ہلاک میں حصہ تھا (۶۶) عذاب نازل کرنے کی (۶۷) اور وہ روز قیامت ہے

(۱) سورۂ طور مکیہ ہے اس میں دو رکوع انچاس آیتیں تین سو بارہ کلمے ایک ہزار پانچ سو حروف ہیں (۲) یعنی اس پہاڑ کی قسم جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا (۳) اس نوشتہ سے مراد یا توریت ہے یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال لکھنے والے فرشتوں کے دفتر

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾

اور بلند چھت ۵ اور سلگائے ہوئے سمندر کی ۶ بےشک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے ۷

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ﴿۱۰﴾

اسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ہلیں گے ۸ اور پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ۹

فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ

تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۱۰ وہ جو مشغلہ میں ۱۱ کھیل رہے ہیں جس دن

یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ۱۲ یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے ۱۳

اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا

تو کیا یہ جادو ہے ۱۴ یا تمہیں سوجھتا نہیں ۱۵ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو

سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ

سب تم پر ایک سا ہے ۱۵ تمہیں اسی کا بدلہ جو تم کرتے تھے ۱۶ بےشک پرہیزگار باغوں اور

وَّنَعِیْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۱۸﴾

چین میں ہیں اپنے رب کی دین پر شاد شاد ۱۷ اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچا لیا ۱۸

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ

کھاؤ اور پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا ۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں

(۴) بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہے یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انہیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں حدیث معراج میں بصحت ثابت ہوا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا (۵) اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لئے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنت کی چھت ہے (قرطبی عن ابن عباس) (۶) مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام سمندروں کو آگ کر دے گا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہو جائے گی (خازن) (مدارک) (۷) جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے (۸) چکی کی طرح گھومیں گے اور اس طرح حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہو جائیں (۹) جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا (۱۰) جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے (۱۱) کفر و باطل کے (۱۲) اور جہنم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انہیں منہ کے بل جہنم میں دھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائے گا (۱۳) دنیا میں (۱۴) یہ ان سے اس لئے کہا جائے گا کہ وہ دنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کر دی ہے (۱۵) نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب (۱۶) یعنی کفر و تکذیب (۱۷) اس کے علاوہ نعمت خیر و کرامت پر (۱۸) اور ان سے کہا جائے گا (۱۹) جو تم نے دنیا میں کئے کہ ایمان لائے اور خدا اور رسول کی طاعت اختیار کی

وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ

اور ہم نے انہیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٍٔۢ

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی ف۲۰ اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی ف۲۱ سب آدمی اپنے

بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

کئے میں گرفتار ہیں ف۲۲ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں ف۲۳

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گنہگاری ف۲۴ اور ان کے خدمت گار لڑکے

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

ان کے گرد پھریں گے ف۲۵ گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے ف۲۶ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے

يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ

ہوئے ف۲۷ بولے بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ف۲۸ تو اللہ نے ہم

عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ

پر احسان کیا ف۲۹ اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا ف۳۰ بیشک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ف۳۱ اس کی عبادت کی تھی بیشک

هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا

وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ ف۳۲ کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ

(۲۰) جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لئے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا (۲۱) انہیں ان کے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم سے بلند کئے (۲۲) یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں دوزخ کے اندر گرفتار ہے (خازن) (۲۳) یعنی اہل جنت کو ہم نے پہلے سے سوا دمبدم مزید نعمتیں عطا فرمائیں (۲۴) جیسا کہ دنیا کی شراب میں کسی قسم کے مفاسد تھے کیونکہ شراب جنت کے پینے سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب ہوتی ہیں نہ پینے والا بیہودہ بکتا ہے نہ گنہگار ہوتا ہے (۲۵) خدمت کے لئے اور نہایت حسن و صفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے (۲۶) جنہیں کوئی ہاتھ ہی نہ لگا حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ کسی جنتی کے پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام ہزار سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا خدمت پر مقرر ہوگا (۲۷) یعنی جنتی جنت میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمت الٰہی کے اعتراف کے لئے ہوگا (۲۸) اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس و شیطان خلل ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے روکے جانے اور بدیوں پر گرفت کئے جانے کا بھی اندیشہ تھا (۲۹) رحمت اور مغفرت فرماکر (۳۰) یعنی آتش جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لو کے نام سے موسوم کی گئی (۳۱) یعنی دنیا میں اخلاص کے ساتھ صرف (۳۲) کفار مکہ کو اور ان کے کاہن اور مجنون کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیں بس لئے

مَجْنُونٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿۳۰﴾ قُلْ

مجنون یا کہتے ہیں ف۳۳ یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادثِ زمانہ کا انتظار ہے ف۳۴ تم فرماؤ

تَرَبَّصُوا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ

انتظار کیے جاؤ ف۳۵ میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں ف۳۶ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی بتاتی ہیں ف۳۷

بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

یا وہ سرکش لوگ ہیں ف۳۸ یا کہتے ہیں انہوں نے ف۳۹ یہ قرآن بنا لیا بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے ف۴۰

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ

تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں ف۴۱ اگر سچے ہیں کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے

شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا

گئے ف۴۲ یا وہی بنانے والے ہیں ف۴۳ یا آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کیے ف۴۴ بلکہ انہیں

يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ

یقین نہیں ف۴۵ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں ف۴۶ یا وہ کروڑے (حاکم اعلیٰ) ہیں ف۴۷ یا

لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ

ان کے پاس کوئی زینہ ہے ف۴۸ جس میں چڑھ کر سن لیتے ہیں ف۴۹ تو ان کا سننے والا کوئی روشن سند لائے کیا

لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾

اس کو بیٹیاں اور تم کو بیٹے ف۵۰ یا تم ان سے ف۵۱ کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۲

(۳۳) یہ کفار مکہ آپ کی شان میں (۳۴) کہ جیسے ان سے پہلے شاعر مر گئے اور ان کے جتھے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذ اللہ) اور وہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے (۳۵) میری موت کا (۳۶) کہ تم پر عذاب الٰہی آئے چنانچہ یہ ہوا اور وہ کفار بدر میں قتل و قید کے عذاب میں گرفتار کیے گئے (۳۷) جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر ساحر کاہن مجنون ایسا کہنا بالکل خلاف عقل ہے اور طرہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جائیں اور شاعر ساحر کاہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ (۳۸) کہ عناد میں اندھے ہو رہے ہیں اور کفر و طغیان میں حد سے گزر گئے (۳۹) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے (۴۰) اور وحشی و خبث نفس سے ایسے طعن کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر حجت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے (۴۱) جو حسن و خوبی اور فصاحت و بلاغت میں اس کے مثل ہو (۴۲) یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا نہ ہوئے جمادات کے مثل ہیں جن پر حجت قائم نہ کی جائے گی ایسا نہیں یا یہ معنیٰ ہیں کہ کیا وہ اللہ کے پیدا کیے نہیں ہوئے اور کیا انہیں خدا نے نہیں بنایا (۴۳) کہ انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنا لیا ہو یہ بھی محال ہے تو لامحالہ انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں (۴۴) یہ بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا آسمان و زمین پیدا کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا تو کیوں اس کی عبادت نہیں کرتے (۴۵) اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت و خالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتے (۴۶) نبوت اور رزق وغیرہ کے کہ انہیں اختیار ہو جہاں چاہیں خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں (۴۷) خود مختار جو چاہیں کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو (۴۸) اور آسمان کی طرف لگا ہو (۴۹) اور انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انہیں اس کا دعویٰ ہو (۵۰) یہ ان کی سفاہت اور بے وقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں (۵۱) دین کی تعلیم پر (۵۲) اور تاوان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہ بھی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انہیں کیا عذر ہے

أَمْ عِندَهُمُ ٱلْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤١﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَٱلَّذِينَ

یا ان کے پاس غیب ہے جس سے وہ حکم لگاتے ہیں ۵۳ یا کسی داؤں (فریب) کے ارادہ میں ہیں ۵۴ تو کافر ہی

كَفَرُوا۟ هُمُ ٱلْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا

داؤں (فریب) میں پڑے ہیں ۵۵ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے ۵۶ اللہ کو پاکی ان کے

يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِن يَرَوْا۟ كِسْفًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ سَاقِطًا يَقُولُوا۟ سَحَابٌ

شرک سے اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ

مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَٰقُوا۟ يَوْمَهُمُ ٱلَّذِى فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾

بادل ہے ۵۷ تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بے ہوش ہوں گے ۵۸

يَوْمَ لَا يُغْنِى عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ

جس دن ان کا داؤں (فریب) کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی مدد ہو ۵۹ اور بے شک

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾

ظالموں کے لئے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ۶۰ مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں ۶۱

وَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ

اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو ۶۲ کہ بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو ۶۳ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو

تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَٰرَ ٱلنُّجُومِ ﴿٤٩﴾

جب تم کھڑے ہو ۶۴ اور کچھ رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے ۶۵

(۵۳) کہ مرنے کے بعد نہ اٹھیں گے اور اگر اٹھے بھی تو عذاب نہ دیے جائیں گے یہ بات غلط ہے (۵۴) دارالندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ضرر و قتل کے مشورے کرتے ہیں (۵۵) ان کے مکر و فریب کا وبال انہیں پر پڑے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور انہیں بدر میں ہلاک کیا (۵۶) جو انہیں روزی دے اور عذاب الٰہی سے بچا سکے (۵۷) یہ جواب ہے کفار کے اس مقولہ کا جو کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر عذاب کیجئے اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان کا کفر و عناد اس حد پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان پر ایسا ہی کیا جائے کہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیا جائے اور وہ اس حالت سے گرتے ہوئے بھی دیکھ لیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں اور براہ عناد یہی کہیں کہ یہ تو ابر ہے اس سے ہم سیراب ہوں گے (۵۸) مراد اس سے صحیحۂ اولیٰ کا دن ہے (۵۹) کسی طرح عذاب آخرت سے بچ نہ سکیں گے (۶۰) ان کے کفر کے سبب عذاب آخرت سے پہلے اور عذاب یا تو بدر میں قتل ہونا ہے یا بھوک و قحط کی ہفت سالہ مصیبت یا عذاب قبر (۶۱) کہ وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں (۶۲) اور جو مہلت انہیں دی گئی ہے اس پر دل تنگ نہ ہو (۶۳) تمہیں وہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے (۶۴) نماز کے لئے اس سے تکبیر اولیٰ کے بعد سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا مراد ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کیا کرو یا یہ معنی ہیں کہ ہر مجلس سے اٹھتے وقت حمد و تسبیح کیا کرو (۶۵) یعنی تاروں کے چھپنے کے بعد مراد یہ ہے کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح سے مراد نماز ہے

الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

عورتوں کا نام رکھتے ہیں ف۳۱ اور انہیں اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان

اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ

کے پیچھے ہیں اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا ف۳۲ تو تم اس سے منہ

مَّنْ تَوَلّٰى ۥ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ

پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا ف۳۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی ف۳۴ یہاں تک

مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

ان کے علم کی پہنچ ہے ف۳۵ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾

تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کیے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ

وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں ف۳۶ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے ف۳۷ بے شک تمہارے

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ

رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے ف۳۸ تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم

بقیہ صفحہ ۹۴۷ فرمانا تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرب درگاہ ربوبیت ہو کر سجدہ طاعت ادا کیا (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب العزت (خازن) (۱۲) یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی متصور ہو سکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہنچی (۱۳) اکثر علماء مفسرین کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی (جمل) حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں جن پر ان کے سوا کسی کو اطلاع نہیں بقلی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی اور محب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا (روح البیان) علماء نے یہ بھی بیان کیا کہ اس شب میں جو آپ کو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شرائع و احکام جن کی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو صرف اخص الخواص کو تلقین کئے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی ان کا تحمل نہیں کر سکتا (روح البیان) (۱۴) آنکھ نے یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا معنی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل سے پہچانا اور اس رویت و معرفت میں شک و تردد نے راہ نہ پائی اب یہ بات کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب العزت کو اپنے قلب مبارک سے دو بار دیکھا (مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آپ نے رب عزوجل کو حقیقۃً چشم مبارک سے دیکھا یہ قول حضرت انس بن مالک اور حسن و عکرمہ کا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور سید عالم محمد مصطفیٰ کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا (صلوات اللہ تعالیٰ علیہم) کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دو بار کلام فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ع ۲

أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿٣٢﴾

ابھی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ ف۲۹ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں ف۳۰

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ﴿٣٣﴾ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ﴿٣٤﴾ أَعِندَهُ عِلْمُ

تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا ف۳۱ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور روک رکھا ف۳۲ کیا اس کے پاس غیب

الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَإِبْرَاهِيمَ

کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ف۳۳ کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے ف۳۴ اور ابراہیم کے

الَّذِي وَفَّىٰ ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ

جو پورے احکام بجا لایا ف۳۵ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی ف۳۶ اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا

إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ﴿٤١﴾

مگر اپنی کوشش ف۳۷ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی ف۳۸ پھر اس کا بھرپور بدلا دیا جائے گا

وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ﴿٤٢﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ

اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ف۳۹ اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا ف۴۰ اور یہ کہ وہی ہے

أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِن

جس نے مارا اور جلایا ف۴۱ اور یہ کہ اسی نے دو جوڑے بنائے نر اور مادہ

نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُ هُوَ

نطفہ سے جب ڈالا جائے ف۴۲ اور یہ کہ اسی کے ذمہ ہے پچھلا اٹھانا (دوبارہ زندہ کرنا) ف۴۳ اور یہ کہ وہی نے

بقیہ صفحہ ۹۴۸ = نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا (ترمذی) لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیدار کا انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار پر محمول کیا اور فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا وہ جھوٹا ہے اور سند میں لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ تلاوت فرمائی۔ یہاں چند باتیں قابل لحاظ ہیں ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول نفی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے کیونکہ نافی کسی چیز کی نفی اس لئے کرتا ہے کہ اس نے نہیں سنا اور مثبت اثبات اس لئے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی۔ مسئلہ صحیح یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیدار الٰہی سے مشرف فرمائے گئے مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو حبر الامت ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی حدیث ہے رَأَيْتُ رَبِّي بِعَيْنِي وَبِقَلْبِي میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اس کو دیکھا اس کو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گیا (۱۵) یہ مشرکین کو خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے (۱۶) کیونکہ تخفیف کی درخواستوں کے لئے چند بار عروج و نزول ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور نے رب عزوجل کو آنکھ سے دیکھا (۱۷) سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے جس کی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ہے ملائکہ اور ارواح شہداء و اتقیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے (۱۸) یعنی ملائکہ اور انوار (۱۹) اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال قوت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے داہنے بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

يَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ

کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا ف۵ اور انہوں نے جھٹلایا ف۶ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۷ اور ہر کام قرار

مُّسْتَقِرٌّ ۝۳ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴ حِكْمَةٌ

پا چکا ہے ف۸ اور بے شک ان کے پاس وہ خبریں آئیں ف۹ جن میں کافی روک تھی ف۱۰ انتہا کو پہنچی

بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ

ہوئی حکمت پھر کیا کام دیں ڈر سنانے والے تو تم ان سے منہ پھیر لو ف۱۱ جس دن بلانے والا ف۱۲ ایک سخت بے پہچانی بات

نُّكُرٍ ۝۶ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ

کی طرف بلائے گا ف۱۳ نیچی آنکھیں کیے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹڈی ہیں

مُّنتَشِرٌ ۝۷ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝۸

پھیلی ہوئی ف۱۴ بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے ف۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۝۹

ان سے ف۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندہ ف۱۷ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اسے جھڑکا ف۱۸

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ۝۱۰ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے بہتے

مُّنْهَمِرٍ ۝۱۱ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ

پانی سے ف۱۹ اور زمین چشمے کر کے بہا دی ف۲۰ تو دونوں پانی ف۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو

وقف لازم

بقیہ صفحہ ۹۵۰ — ظاہر و باطن ... بھروسہ کرتے ... ان لوگوں نے یہاں ... قرآن کی پرواہ کی (۳۶) گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہلِ علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض نے کہا ناجائز کام کرنا گناہ ہے بہر حال گناہوں کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ، کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو (۳۷) بے حیائیوں سے مراد وہ گناہ ہیں جن پر حد ہو (۳۸) کہ اتنا سا قصور کبیرہ سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے (۳۸) شانِ نزول: یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج (۳۹) یعنی خود ستائی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خوب جاننے والا ہے وہ ان کی ابتداءِ ہستی سے آخر ایام تک کے جملہ احوال جانتا ہے۔ مسئلہ: اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود ستائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمتِ الٰہی کے اعتراف اور طاعت و عبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے (۴۰) اور اسی کا جاننا کافی ہے وہی جزا دینے والا ہے دوسروں پر اظہار اور نام و نمود سے کیا فائدہ (۴۱) اسلام سے۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اس کو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہو گیا اس نے کہا میں نے عذابِ الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ آئے اور اس قدر مال مجھ کو دے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف، مرتد ہو کر پھر شرک میں مبتلا ہو گیا اور جس شخص سے مال دینا ٹھہرا تھا اس کو تھوڑا سا دیا اور باقی سے مکر گیا (۴۲) باقی شانِ نزول میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا اقرار کیا اور حق کا تھوڑا سا حصہ ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا (۴۳) کہ دوسرا شخص اس کے گناہ اٹھائے گا اور اس کے عذاب کو اپنے ذمہ لے لے گا (۴۴) یعنی اسفارِ توریت میں (۴۵) یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انہوں نے پوری طرح ادا کیا اس میں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور اپنا آتش میں ڈالا جانا بھی اور اس کے علاوہ اور مامورات بھی اس

وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾

اور دیوانے ہیں (ف۴۵) کیا ہم سب میں سے اس پر (ف۴۶) ذکر اتارا گیا (ف۴۷) بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا (شیخی باز) ہے (ف۴۸)

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً

بہت جلد کل جان جائیں گے (ف۴۹) کون تھا بڑا جھوٹا اترونا (شیخی باز) ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ

لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ

کو (ف۵۰) تو اے صالح تو راہ دیکھ (ف۵۱) اور صبر کر (ف۵۲) اور انہیں خبر دے دے کہ پانی ان میں حصوں سے ہے (ف۵۳) ہر حصہ پر وہ

كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ

حاضر ہو جس کی باری ہے (ف۵۴) تو انہوں نے اپنے ساتھی کو (ف۵۵) پکارا تو اس نے (ف۵۶) لے کر اس کی کونچیں کاٹ دیں (ف۵۷) پھر کیسا

كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا

ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان (ف۵۸) بے شک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیجی (ف۵۹) جبھی وہ ہوگئے جیسے گھیرا بنانے والے

كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی (ف۶۰) اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد

مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا

کرنے والا لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا بے شک ہم نے ان پر (ف۶۱) پتھراؤ بھیجا (ف۶۲)

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ

سوائے لوط کے گھر والوں کے (ف۶۳) ہم نے انہیں پچھلے پہر (ف۶۴) بچا لیا اپنے پاس کی نعمت فرما کر ہم یونہی صلہ دیتے ہیں

بقیہ صفحہ ۹۵۲ ۔ بیماروں کو بھلی زندگی بخشی (۵۲) تم تو (۵۳) یعنی سب سے بعد والے اور ٹھنڈا (۵۴) جو کہ شدت گرما میں جوزا کے بعد طالع ہوتا ہے اہل جاہلیت اس کی عبادت کرتے تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا رب اللہ ہے اس تارہ کا رب بھی اللہ ہی ہے لہذا اسی کی عبادت کرو (۵۵) جو مصر سے ... ہیں ایک تو قوم ہود وہ اول عاد کہتے ہیں اور ان کے بعد والوں کو دوسری عاد کہ وہ انہیں کے عقاب تھے (۵۶) جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی (۵۷) غرق کر کے ہلاک کیا (۵۸) کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ہزار برس کے قریب تشریف فرما رہے مگر انہوں نے دعوت قبول نہ کی اور ان کی سرکشی کم نہ ہوئی (۵۹) مراد اس سے قوم لوط کی بستیاں ہیں جنہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے بحکم الٰہی اٹھا کر اوندھا الٹ دیا اور زیر و زبر کر دیا (۶۰) یعنی نشان کئے ہوئے پتھر برسائے (۶۱) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۶۲) پہلی قوموں کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے (۶۳) یعنی قیامت (۶۴) یعنی وہی اس کو ظاہر فرمانے والا ہے یعنی اس کے احوال اور شدائد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں بیان کر سکتا اور اللہ تعالیٰ ہی دفع فرمائے گا (۶۵) یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے (۶۶) اس کے وعدہ و وعید پر (۶۷) کہ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں

(۱) سورۂ قمر مکیہ ہے سوائے آیت سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ کے اس میں تین رکوع پچپن آیتیں اور تین سو چالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو تیئس حرف ہیں (۲) اس کے نزدیک ہونے کی شان ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ سے (۳) دو پارہ ہو کر شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہل مکہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند شق کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہو گئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہو گیا اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جادو سے ہماری نظر بند کر دی ہے اس پر انہیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نظر نہ آئے ہوں گے اب جو قافلے آنے والے ہیں ان کی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہوتا دیکھا گیا ہے تو بے شک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہو گئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاہلانہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزہ عظمیٰ کا بیان ہے اور خبر اس درجہ شہرت

مَنْ شَكَرَ ۝٣٥ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝٣٦ وَلَقَدْ

اسے جو شکر کرے ف۵۵ اور بے شک اس نے ف۵۶ انہیں ہماری گرفت سے ڈرایا تو انہوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ف۵۷ اور بے شک

رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝٣٧

اُسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا ف۵۹ تو ہم نے ان کی آنکھیں میٹ دیں (چوپٹ کر دیں) ف۶۰ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۶۱

وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣٨ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝٣٩

اور بے شک صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا ف۶۲ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝٤٠ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ

اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی یاد کرنے والا اور بے شک فرعون والوں

فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝٤١ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝٤٢

کے پاس رسول آئے ف۶۳ انہوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں ف۶۴ تو ہم نے ان پر ف۶۵ گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝٤٣ أَمْ يَقُولُونَ

کیا ف۶۶ تمہارے کافر ان سے بہتر ہیں ف۶۷ یا کتابوں میں تمہاری چھٹی لکھی ہوئی ہے ف۶۸ یا یہ کہتے ہیں ف۶۹

نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۝٤٤ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝٤٥ بَلِ السَّاعَةُ

کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے ف۷۰ اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت ف۷۱ اور پیٹھیں پھیر دیں گے ف۷۲ بلکہ ان کا وعدہ

مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝٤٦ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝٤٧

قیامت پر ہے ف۷۳ اور قیامت نہایت کڑوی اور سخت کڑوی ف۷۴ بے شک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں ف۷۵

بقیہ صفحہ ۹۵۳ = کو پہنچ گئی ہے کہ اس کا انکار عقل و انصاف سے مشکل اور بے جا ہے (۴) اہلِ مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدق و نبوت پر دلالت کرنے والی (۵) اس کی تصدیق اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے (۶) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور ان کے معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر (۷) ان باطل کے جو شیطان نے ان کے دل میں ڈال رکھی تھیں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کی تصدیق کی تو اس کی سرداری تمام عالم میں مسلّم ہو جائے گی اور قریش کی کچھ بھی عزت و قدر باقی نہ رہے گی (۸) وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین غالب ہو کر رہے گا (۹) پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے کے سبب ہلاک کیے گئے (۱۰) کفر و تکذیب سے اور انتہا درجہ کی نصیحت (۱۱) کیونکہ وہ نصیحت و انذار سے پند پذیر ہونے والے نہیں وکان هذا قبل الامر بالقتال ثم نسخ (۱۲) یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام صخرۂ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر (۱۳) جس کی مثل کبھی نہ دیکھی ہوگی اور وہ ہول قیامت و حساب ہے (۱۴) ہر طرف خوف سے حیران نہیں جانتے کہاں جائیں (۱۵) یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف (۱۶) یعنی قریش سے (۱۷) نوح علیہ السلام (۱۸) اور دھمکایا کہ اگر تم اپنے پند و نصیحت اور وعظ و دعوت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے سنگسار کر ڈالیں گے (۱۹) جو چالیس روز تک نہ تھما (۲۰) یعنی زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہو گئی (۲۱) آسمان سے برسنے والے اور زمین سے ابلنے والے (۲۲) اور لوح محفوظ میں مکتوب تھی کہ طوفان اس حد تک پہنچے گا (۲۳) ایک کشتی (۲۴) ہماری حفاظت میں (۲۵) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے (۲۶) یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کر کے ہلاک کر دیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دی گئی اور بعض مفسرین کے نزدیک "(ترکنها)" کی ضمیر کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سرزمین جزیرہ میں اور بعض کے نزدیک جودی پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری امت کے پہلے لوگوں نے اس کو دیکھا (۲۷) جو پند پذیر ہو اور عبرت حاصل کرے (۲۸) اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلم اور اس کے ساتھ اشتغال رکھنے اور اس کو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حفظ سہل کر دینا ہمارے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اس کو یاد کر لیتے ہیں سوائے اس کے کوئی دینی کتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہو جاتی ہو

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا

جس دن آگ میں اپنے مونہوں پر گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آنچ بیشک ہم نے

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾

ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ف۴۹ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے جیسے پلک مارنا ف۵۰

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ

اور بیشک ہم نے تمہاری وضع کے ف۵۱ ہلاک کردیے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۵۲ اور انہوں نے جو کچھ کیا سب

فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

کتابوں میں ہے ف۵۳ اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے ف۵۴ بیشک پرہیزگار باغوں

جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

اور نہر میں ہیں سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ف۵۵

ع ۱۵ / ۱۰

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ ٥٥ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آياتها ٧٨ ركوعاتها ٣

سورۂ رحمٰن مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

الرَّحْمَٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ف۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان ومایکون کا بیان انہیں سکھایا ف۳

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءَ

سورج اور چاند حساب سے ہیں ف۴ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں ف۵ اور آسمان کو

بقیہ صفحہ ۹۵۴ (۲۹) اپنے نبی حضرت [illegible] علیہ السلام کو [illegible] عذاب کیے گئے (۳۰) [illegible] سے پہلے آچکے تھے (۳۱) تیز چلنے والی [illegible] (۳۲) [illegible] (۳۳) آپ نبی حضرت صالح علیہ السلام کی [illegible] کر کے [illegible] پر ایمان لاکر (۳۴) یعنی ہم [illegible] ایک آدمی کے تابع ہو جائیں ہم ایمان کریں گے [illegible] (۳۵) [illegible] حضرت صالح علیہ السلام [illegible] گمراہ بے عقل ہو (۳۶) یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر (۳۷) [illegible] (۳۸) [illegible] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۹) جب عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے (۴۰) [illegible] حضرت صالح علیہ السلام [illegible] ایک ناقہ نکال دیجیے آپ نے ان کے ایمان کی شرط [illegible] منظور کر لی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور حضرت صالح علیہ السلام نے ارشاد کیا (۴۱) [illegible] (۴۲) ان کی [illegible] (۴۳) ایک دن ان کا ایک دن ناقہ کا (۴۴) جو ان [illegible] ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اس دن قوم پانی پر حاضر ہو (۴۵) یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کرنے کے لئے (۴۶) تیز تلوار (۴۷) اور [illegible] کو قتل کر ڈالا (۴۸) [illegible] (۴۹) یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز (۵۰) [illegible] اپنی بکریوں کی حفاظت کے لئے [illegible] جانوروں کے پاؤں میں روند کر [illegible] (۵۱) [illegible] (۵۲) [illegible] (۵۳) یعنی حضرت لوط علیہ السلام [illegible] اس عذاب سے محفوظ رہیں (۵۴) یعنی صبح ہونے سے پہلے (۵۵) اللہ تعالیٰ کی [illegible] اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان [illegible] (۵۶) یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے (۵۷) [illegible] (۵۸) اور اس کی تصدیق [illegible] (۵۹) حضرت لوط علیہ السلام سے [illegible] اپنے مہمانوں [illegible] ہمارے حوالہ کر دیں اور [illegible] فاسد اور خبیث [illegible] مہمان فرشتے تھے انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ انہیں [illegible]

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿٨﴾ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ

اللہ نے بلند کیا ۵ اور ترازو رکھی ۶ کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو ۷ اور انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾

تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی مخلوق کے لیے ۸

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ

اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں ۹ اور بھس کے ساتھ اناج ۱۰ اور

الرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ

خوشبو کے پھول تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۱۱ اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿١٥﴾ فَبِأَيِّ

سے جیسے ٹھیکری ۱۲ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے (لپٹ) سے ۱۳ تو تم دونوں

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ

اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب ۱۵ تو تم دونوں

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا

اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے ۱۶ کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے ۱۷ اور ہے ان میں روک ۱۸ کہ ایک

يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ

دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ۱۹ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا

بقیہ صفحہ ۹۵۵ آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی (۶۰) لہٰذا وہ اندھے ہو گئے اور ان کی آنکھیں ایسی ناپید ہو گئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا چہرے سپاٹ ہو گئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے باہر کیا (۶۱) جو انہیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے (۶۲) جو عذاب آخرت تک باقی رہے گا (۶۳) حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام تو فرعونی ان پر ایمان نہ لائے (۶۴) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں (۶۵) عذاب کے ساتھ (۶۶) اے اہل مکہ (۶۷) یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی اور توانا ہیں یا کفر و عناد میں کچھ ان سے کم ہیں (۶۸) کہ تمہارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذاب الٰہی سے امن میں رہو گے (۶۹) اہل مکہ (۷۰) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (۷۱) کفار مکہ کی (۷۲) اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہے گا شان نزول روز بدر جب ابو جہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت ہوئی (۷۳) یعنی اس عذاب کے بعد انہیں روز قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے (۷۴) دنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ اشد (۷۵) نہ سمجھتے ہیں نہ راہ پاتے ہیں (تفسیر کبیر) (۷۶) حسب اقتضائے حکمت شان نزول یہ آیت قدریہ کے رد میں نازل ہوئی جو قدرت الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مسئلہ احادیث میں انہیں اس امت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں (۷۷) جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے (۷۸) کفار پچھلی امتوں کے (۷۹) جو عبرت حاصل کریں اور نصیحت پذیر ہوں (۸۰) یعنی بندوں کے تمام افعال نامۂ اعمال فرشتوں کے نوشتوں میں ہیں (۸۰) لوح محفوظ میں (۸۲) یعنی اس کی بارگاہ کے مقرب ہیں (۱) سورۂ رحمن مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور چھہتر یا اٹھتر آیتیں تین سو اکیاون کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیں حرف ہیں (۲) شان نزول جب آیت اسجدوا للرحمٰن نازل ہوئی کفار مکہ نے کہا رحمن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرحمن نازل فرمائی کہ رحمن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا

الْمَرْجَانُ ۝٢٢ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٣ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ

نکلتا ہے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ

فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝٢٤ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٥ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا

دریا میں اونچی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ف٢٠ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے زمین پر جتنے ہیں سب کو

ع ٢ / ٢٥

فَانٍ ۝٢٦ وَّ یَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ۝٢٧ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

فنا ہے ف٢١ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا ف٢٢ تو اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٨ یَسْــٴَـلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلَّ یَوْمٍ

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ف٢٣ اسے ہر دن

هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۝٢٩ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٠ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ

ایک کام ہے ف٢٤ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے

الثَّقَلٰنِ ۝٣١ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٢ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ

ہیں اے دونوں بھاری گروہ ف٢٥ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو

فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝٣٣ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے ف٢٦ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

بقیہ صفحہ ٩٥٦ کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کوئی بشر سکھاتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھایا (خازن) (٢) انسان سے اس آیت میں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اور بیان سے ما کان وما یکون کا بیان کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولین و آخرین کی خبریں دیتے تھے (خازن) (٣) کہ تقدیر معین کے ساتھ اپنے بروج و منازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کے لئے منافع ہیں اوقات کے حساب سالوں اور مہینوں کی شمار انہیں پر ہے (٥) حکم الٰہی کے مطیع ہیں (٦) اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا مصدر بنایا (٧) جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور ان کی مقداریں معلوم ہوں تاکہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے (٨) تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو (٩) جو اس میں رہتی بستی ہے تاکہ اس میں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں (١٠) جن میں بہت برکت ہے (١١) مثل گیہوں جو وغیرہ کے (١٢) اس سورۂ شریف میں یہ آیت اکتیس بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت اور ارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم اور ناسپاسی کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر و طاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں۔ حدیث: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جب میں آیت "فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" پڑھتا وہ کہتے اے رب ہمارے ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد (الترمذی وقال غریب) (١٣) یعنی خشک مٹی سے جو بجنے سے بجے اور کوئی چیز کھنکھناتی آواز دے پھر اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہو گئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچ کے ہو گئی (١٤) یعنی خالص بے دھوئیں والے شعلہ سے (١٥) دونوں پورب اور دونوں پچھم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں (١٦) شیریں اور شور (١٧) جو ان کے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل (١٨) اس کی قدرت سے (١٩) ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا (٢٠) جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان کو ترتیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾

تم پر ف۲۷ چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں ف۲۸ تو پھر بدلا نہ لے سکو گے ف۲۹

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا ف۳۰

كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ

جیسے سرخ نری (لال رنگ کی کھال) تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تو اس دن ف۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ

ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ

ہوگی کسی آدمی اور جن سے ف۳۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے مجرم اپنے

الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

چہرے سے پہچانے جائیں گے ف۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ف۳۴ تو اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ف۳۵ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾

پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ف۳۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ف۳۷ اس کے لیے دو جنتیں ہیں ف۳۸ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

بقیہ صفحہ ۹۵۷ - (۲۱) ہر جاندار و غیرہ ہلاک ہونے والا ہے (۲۲) کہ وہ خلق کو فنا کے بعد پھر زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمانداروں پر لطف و کرم فرمائے گا (۲۳) فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اس کے فضل کے محتاج ہیں اور زبانِ حال و قال سے اس کے حضور سائل (۲۴) یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف دفع کرتا ہے شانِ نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا اس کے قول کا بطلان ظاہر فرما دیا گیا۔ لطیفہ: ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اس کے ایک حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا اس کے معنی بادشاہ کو میں سمجھا دوں گا وزیر نے اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعت وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک شان ہے (۲۵) جن و انس کے (۲۶) تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے (۲۷) روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے (۲۸) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزاء جلانے والے نہ ہوں گے کہ دھوئیں کے اجزاء شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ دھواں اندھیرا نہ ہوگا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے جہان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھیجی جائے گی جس کے سب اجزاء جلانے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کی وجہ کریم کی پناہ (۲۹) اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو (۳۰) کہ جگہ جگہ سے شق ہو اور رنگت گلاب کی سرخ (حضرت مترجم قدس سرہ)

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾

بہت سی ڈالوں والیاں وف۲۹ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں وف۳۰

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر

اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾

قناویز کا وف۴۱ اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو وف۴۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾

ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں وف۴۳ ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں وف۴۴

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی وف۴۵

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں وف۴۶ تو اپنے رب کی

بقیہ صفحہ ۹۵۸ = (۳۱) یعنی جب کہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا (۳۲) اس روز ملائکہ مجرموں سے دریافت نہ کریں گے اہل صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہو گا جب کہ لوگ موقف میں جمع ہوں گے (۳۳) کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی (۳۴) پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانی سے گھسیٹے جائیں گے بعضے پاؤں سے (۳۵) اور ان سے کہا جائے گا (۳۶) کہ جب جہنم کی آگ سے جل بھن کر فریاد کریں گے تو انہیں کھولتا پانی پلایا جائے گا اور لگاتار عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے خدا کی پناہ اس انجام سے "کلہ فرمادیا الله تعالیٰ کی نعمت ہے" (۳۷) یعنی جسے اپنے رب کے حضور روز قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجالائے (۳۸) جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ (۳۹) اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے (۴۰) ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل (۴۱) یعنی تکیے ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرے کا کیا ہو گا سبحان اللہ (۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے (۴۳) جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا (۴۴) صفائی اور خوش رنگی میں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے بدن کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ صراحی میں شراب سرخ (۴۵) یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسان الٰہی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ "لا الٰہ الا اللہ" کا قائل اور شریعت محمدیہ کا عامل اس کی جزا جنت ہے (۴۶) حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف و اسباب سونے کے اور قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت و زبرجد کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا

کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں

عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ

دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے اور

نَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین (۴۷) تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انہیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ جن نے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے (۴۸) تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور

عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ

منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بڑی برکت والا ہے

رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

ع ۳ / ۱۳

(۴۷) ۔ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت و کرامت ہے حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے کوئی زمین کی طرف ایک جھلک بھی ڈالے تو آسمان زمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے نور ان کے نیچے سوتی اور ریشمی گدے ہوں گے (۴۸) وہ ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۙ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّأَصْحَابِ

کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں درد سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے [17] اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں [18] اور بڑی آنکھ والیاں حوریں [19] جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی [20] صلہ ان کے اعمال کا [21] اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری [22] ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام [23] اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے [24] بے کانٹوں کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں [25] اور ہمیشہ کے سایہ میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں [26] اور نہ روکے جائیں [27] اور بلند بچھونوں میں [28] بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں [29] دہنی طرف

آب ٹے یہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کی خدمت کے لئے جنت میں پیدا فرمائے (۱۷) خلاف شراب دنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مختل ہو جاتے ہیں (۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اس کے حسب مرضی پرند اڑتا ہوا سامنے آئے گا اور کالی میں آکر سامنے پیش ہو گا اس میں سے جتنا چاہے گا جنتی کھائے گا پھر وہ اڑ جائے گا (خازن) (۱۹) ان کے لئے ہوں گی (۲۰) یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اس کی صفائی اپنی نہایت پر ہے اس طرح حوریں اچھوتی ہوں گی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تحمید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار ان کی گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے (۲۱) کہ دنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی (۲۲) یعنی جنت میں کوئی ناگوار و باطل بات سننے میں نہ آئے گی (۲۳) جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہل جنت کو سلام کریں گے اللہ رب العزت کی طرف سے ان کی طرف سلام آئے گا یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اس کے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحاب یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۲۴) ان کی عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں (۲۵) جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے (۲۶) جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود (۲۷) اہل جنت پھلوں کے لینے سے (۲۸) جو مرصع اونچے اونچے تختوں پر ہوں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی (۲۹) جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی

الْيَمِينِ ۝٣٨ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝٣٩ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝٤٠ وَأَصْحٰبُ

والوں کے لیے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ ف۳۰ اور بائیں

الشِّمَالِ ۥ مَآ أَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝٤١ فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ۝٤٢ وَّظِلٍّ مِّن

طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی

يَّحْمُومٍ ۝٤٣ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ۝٤٤ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝٤٥

چھاؤں میں ف۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی بیشک وہ اس سے پہلے ف۳۴ نعمتوں میں تھے

وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۝٤٦ وَكَانُوا يَقُولُونَ ۥ أَئِذَا

اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ (ضد) رکھتے تھے اور کہتے تھے کیا جب ہم

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظٰمًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝٤٧ أَوَآبَآؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝٤٨

مر جائیں اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی

قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝٤٩ لَمَجْمُوعُونَ ۥ إِلٰى مِيقٰتِ

تم فرماؤ بیشک سب اگلے اور پچھلے ضرور اکٹھے کیے جائیں گے ایک جانے ہوئے

يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝٥٠ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّآلُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۝٥١ لَآكِلُونَ

دن کی میعاد پر ف۳۶ پھر بیشک تم اے گمراہو ف۳۷ جھٹلانے والو ضرور تھوہڑ کے

مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ۝٥٢ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝٥٣ فَشٰرِبُونَ عَلَيْهِ

پیڑ میں سے کھاؤ گے پھر اس سے پیٹ بھرو گے پھر اس پر کھولتا پانی

(۳۰) یہ اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس امت کے پہلوں پچھلوں دونوں گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ اصحاب رسول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے (۳۱) جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیے جائیں گے (۳۲) ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ کس حال میں ہوں گے (۳۳) جو نہایت تاریک و سیاہ ہوگا (۳۴) دنیا میں (۳۵) یعنی شرک کی (۳۶) وہ روز قیامت ہے (۳۷) راہ حق سے بہکنے والو، حق کو

مِنْ حَمِيمٍ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾

کھولتے ہوئے پانی کے پھر پیو گے جیسے تونس کے اونٹ پیتے ہیں ف۳۹ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنْتُمْ

ہم نے تمہیں پیدا کیا ف۴۰ تو تم کیوں نہیں سچ مانتے ف۴۱ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو ف۴۲ کیا تم اس کا

تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا

آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۳ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ف۴۴ اور ہم

نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا

اس سے ہارے نہیں کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کردیں جس کی

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

تمہیں خبر نہیں ف۴۵ اور بے شک تم جان چکے ہو پہلی اٹھان ف۴۶ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۴۷

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ

تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۸ ہم

نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ

چاہیں تو ف۴۹ اسے روندن پامال کردیں ف۵۰ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ف۵۱ کہ ہم پر چٹی پڑی ف۵۲ بلکہ

نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنْتُمْ

ہم بے نصیب رہے تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے

(۳۸) سانپ یہی بھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر جہنم کا جلتا زقوم کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھر لیں گے اس پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا (۳۹) جس سے پیاس نہ بجھے (۴۰) تم پہلے نیست تھے (۴۱) عورتوں کے رحم میں (۴۲) کہ نطفہ کو صورت انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید (۴۳) حسب اقتضائے حکمت و مشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مر جاتا ہے کوئی جوان ہو کر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہنچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے (۴۴) یعنی مسخ کر کے بندر سور وغیرہ کی صورت بنادیں یہ سب ہماری قدرت میں ہے (۴۵) کہ ہم نے تمہیں عدم سے وجود بخشا (۴۶) کہ جو نیست کو ہست کر سکتا ہے وہ یقیناً مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے (۴۷) اس میں شک نہیں کہ بیج ڈالنا اور ہل چلانا تمہارا کام ہے لیکن اسے اگانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں (۴۸) جو تم بوتے ہو (۴۹) خشک چورا چورا کہ کسی کام کی نہ رہے (۵۰) متحیر و نادم ہو کر (۵۱) کہ ہمارا مال بیکار ضائع ہو گیا

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا

کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ۵۲ ہم چاہیں تو اسے کھاری کردیں ۵۳

فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ

پھر کیوں نہیں شکر کرتے ۵۴ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ۵۵ کیا تم نے اس کا پیڑ

شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا

پیدا کیا ۵۶ یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ہم نے اسے ۵۷ جہنم کا یادگار بنایا ۵۸ اور جنگل میں

لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾

مسافروں کا فائدہ ۵۹ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ۶۰

ع ۳ ۱۵

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ

اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے بے شک یہ عزت والا قرآن ہے ۶۱ محفوظ نوشتہ

مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

میں ۶۲ اسے نہ چھوئیں مگر باوضو ۶۳ اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ

تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو ۶۴ اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾

جھٹلاتے ہو ۶۵ پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہنچے اور تم ۶۶ اس وقت دیکھ رہے ہو

(۵۲) اپنی قدرت کاملہ سے (۵۳) کہ کوئی پی نہ سکے (۵۴) اللہ تعالیٰ کی نعمت و رحمت کے کمال و کرم کا (۵۵) دو تر لکڑیوں سے جن کو زند و زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے (۵۶) مرخ اور عفار جن سے زند و زندہ بنائے جاتے ہیں (۵۷) آگ کو (۵۸) کہ دیکھنے والا اس کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے (۵۹) کہ اپنے سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں (۶۰) کہ وہ مقام ہیں ظہور قدرت و عجائب الٰہی کے (۶۱) جو سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلام الٰہی اور وحیٔ ربانی ہے (۶۲) جس میں تبدیل و تحریف ممکن نہیں (۶۳) مسائل جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کے چھونا جائز نہیں بے وضو کو یاد پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن جب غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں (۶۴) اور نہیں مانتے (۶۵) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ بندہ بہت ٹوٹے میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو (۶۶) اے اہل میت

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ

اور ہم ف۶۷ اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ف۶۸ تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں بدلہ

مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ

ملنا نہیں ف۶۹ کہ اسے لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو ف۷۰ پھر وہ مرنے والا اگر

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ

مقربوں سے ہے ف۷۱ تو راحت ہے اور پھول ف۷۲ اور چین کے باغ ف۷۳ اور اگر ف۷۴ دہنی طرف

اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ

والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام ہو دہنی طرف والوں سے ف۷۵ اور اگر ف۷۶ جھٹلانے

مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾

والے گمراہوں میں سے ہو ف۷۷ تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا ف۷۸

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

یہ بے شک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ف۷۹

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

مدنیۃ ۹۴ — رکوعاتها ۴ — آیاتها ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حدید مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اسی کے لئے

(۶۷) اپنے علم و قدرت کے ساتھ (۶۸) تم بصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے (۶۹) مرنے کے بعد (۷۰) کفار سے فرمایا گیا کہ اگر خیال تمہارے مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور اعمال کا حساب کیا جانا اور جزا دینے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق میں آپہنچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھو کہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے طبقات کے احوال وقت موت اور ان کے درجات کا بیان فرمایا (۷۱) سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا اس کے لئے (۷۲) ابو العالیہ نے کہا کہ مقربین میں سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھول کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے (۷۳) آخرت میں (۷۴) مرنے والا (۷۵) معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت و محفوظ ہیں اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو (۷۶) مرنے والا (۷۷) یعنی اصحاب شمال میں سے (۷۸) جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے (۷۹) حدیث شریف: جب آیت فسبح باسم ربک العظیم نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو (ابوداؤد) مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں

(۱) سورۂ حدید مدنیہ ہے اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار چار سو چھہتر حرف ہیں (۲) خواہ ذی روح ہو یا بے جان

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَاؕ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِؕ وَ هُوَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جِلاتا ہے وف۳ اور مارتا ہے وف۴ اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے وہی اول وف۵ وہی آخر وف۶ وہی ظاہر وف۷ وہی باطن وف۸ اور وہی سب کچھ جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے وف۹ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے وف۱۰ اور جو اس سے باہر نکلتا ہے وف۱۱ اور جو آسمان سے اترتا ہے وف۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ہے وف۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہے وف۱۴ تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے وف۱۵ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے وف۱۶ اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے وف۱۷ اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے وف۱۸ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

(۳) مخلوق کو پیدا کرکے اور یہ معنی ہیں کہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے (۴) یعنی موت دیتا ہے زندوں کو (۵) قدیم ہر شے سے پہلے ابتدا کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا (۶) ہر شے کے ہلاک و فنا ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس کے لئے انتہا نہیں (۷) دلائل و براہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہر شے پر (۸) حواس کے ادراک سے یا یہ معنی کہ ہر شے کا جاننے والا (۹) ایام دنیا سے کہ پہلا ان کا یک شنبہ اور پچھلا جمعہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا تو ایک لمحہ میں پیدا کر دیتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے (۱۰) خواہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مردہ (۱۱) جیسے کہ نباتات اور معادن اور کوئی چیز (۱۲) رحمت و عذاب اور فرشتے اور بارش (۱۳) اعمال اور دعائیں (۱۴) اپنے علم و قدرت کے ساتھ عموماً اور فضل و رحمت کے ساتھ خصوصاً (۱۵) تو تمہیں تمہارے سب اعمال کی جزا دے گا (۱۶) اس طرح کہ رات کو گھٹاتا ہے اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے (۱۷) دن گھٹا کر اور رات کی مقدار بڑھا کر (۱۸) دل کے خفیہ و مخفی راز سب کو جانتا ہے

أَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَ

اس کی راہ میں کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا ف۱۹ تو جو تم میں ایمان لائے اور

أَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ

اس کی راہ میں خرچ کیا ان کے لیے بڑا ثواب ہے اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول تمہیں

يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم

بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ف۲۰ اور بے شک وہ ف۲۱ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے ف۲۲ اگر

مُّؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم

تمہیں یقین ہو وہی ہے کہ اپنے بندہ پر ف۲۳ روشن آیتیں اتارتا ہے کہ تمہیں

مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٩﴾ وَمَا

اندھیریوں سے ف۲۴ اجالے کی طرف لے جائے ف۲۵ اور بے شک اللہ تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں

لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے ف۲۶

لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ

تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا ف۲۷ وہ

أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا

مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے ف۲۸

(۱۹) جو تم سے پہلے تھے اور تمہیں ان کا جانشین [illegible] ... (۲۰) اور [illegible] ... (۲۱) [illegible] اللہ تعالیٰ (۲۲) [illegible] پشت آدم علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۲۳) یعنی سیدِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۴) کفر [illegible] (۲۵) [illegible] ایمان کی طرف (۲۶) تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی ملک میں رہ جائیں گے [illegible] تم خدا کی راہ میں خرچ کرو تو [illegible] پاؤ (۲۷) [illegible] مسلمان [illegible] اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے [illegible] سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے [illegible] یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص جس نے راہِ خدا میں مال خرچ کیا [illegible] سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کی (۲۸) یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی

وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠ مَنْ ذَا الَّذِیْ

اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا (۲۹) اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے کون ہے جو اللہ

یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۚ﴿۱۱﴾ یَوْمَ

کو قرض دے اچھا قرض (۳۰) تو وہ اس کے لیے دونے کرے اور اس کو عزت کا ثواب ہے جس دن

تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ

تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو (۳۱) دیکھو گے کہ ان کا نور ہے (۳۲) ان کے آگے اور

بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ان کے دہنے دوڑتا ہے (۳۳) ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۚ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

بہیں تم ان میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن منافق مرد

وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ

اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں

قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو (۳۴) وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے (۳۵) درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی (۳۶)

بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ﴿۱۳﴾

جس میں ایک دروازہ ہے (۳۷) اس کے اندر کی طرف رحمت (۳۸) اور اس کے باہر کی طرف عذاب

(۲۹) الغرض درجات میں تفاوت ہے قبلِ فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلیٰ ہے (۳۰) یعنی خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے قرض فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے (۳۱) پل صراط پر (۳۲) یعنی ان کے ایمان و طاعت کا نور (۳۳) اور جنت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے (۳۴) جہاں سے آئے تھے یعنی موقف کی طرف جہاں ہمیں نور دیا گیا ہے وہاں سے نور طلب کرو یا یہ معنی ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پا سکتے نور کی طلب کے لئے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ نور کی تلاش میں واپس ہوں گے اور کچھ نہ پائیں گے دوبارہ مومنین کی طرف پھریں گے (۳۵) یعنی مومنین و منافقین کے (۳۶) بعض مفسرین نے کہا کہ وہی اعراف ہے (۳۷) جس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے (۳۸) یعنی اس دیوار کے اندرونی جانب جنت

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ

منافق ف۳۹ مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۴۰ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں ف۴۱

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَ

اور مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے ف۴۲ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا ف۴۳ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا ف۴۴ اور

غَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ

تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا ف۴۵ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے ف۴۶ اور نہ

الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾

کھلے کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی برا انجام

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَ

کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور

مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن

اس حق کے لئے جو اترا ف۴۷ اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی ف۴۸

قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ

پھر ان پر مدت دراز ہوئی ف۴۹ تو ان کے دل سخت ہوگئے ف۵۰ اور ان میں بہت

فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ

فاسق ہیں ف۵۱ جان لو کہ اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۵۲ بے شک

(۳۹) اس دیوار کے پیچھے سے (۴۰) دنیا میں نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے (۴۱) نفاق و کفر اختیار کرکے (۴۲) دین اسلام میں (۴۳) اور تم باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہو جائیں گے (۴۴) یعنی موت (۴۵) یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کرے گا اور نہ مرنے کے بعد اٹھنا حساب، تم اس کے اس فریب میں آگئے (۴۶) کہ اس کو دے کر تم اپنی جانیں عذاب سے چھڑا سکو بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ توبہ (۴۷) شان نزول حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں فرمایا تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا، اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے (۴۸) یعنی یہود و نصاریٰ کے طریقے اختیار نہ کریں (۴۹) یعنی وہ زمانہ جو ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا (۵۰) اور یاد الٰہی کے لئے نرم نہ ہوئے دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور مواعظ سے انہوں نے اعراض کیا (۵۱) دین سے خارج ہونے والے (۵۲) مینہ برسا کر سبزہ اگا کر بعد اس کے کہ خشک ہو گئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہو جانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انہیں علم و حکمت سے زندہ فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتے ہیں

بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ

ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں کہ تمہیں سمجھ ہو بیشک صدقہ دینے والے مرد اور

الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ

صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا (۵۳) ان کے دونے ہیں اور

لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

ان کے لیے عزت کا ثواب ہے (۵۴) اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ ؕ

کامل سچے اور اوروں پر (۵۵) گواہ اپنے رب کے یہاں ان کے لئے ان کا ثواب (۵۶) اور ان کا نور ہے (۵۷)

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں

ع ۱۸

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ

جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود (۵۸) اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا

وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ

اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا (۵۹) اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو

نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَ فِي

بھایا پھر سوکھا (۶۰) کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہوگیا (۶۱) اور

(۵۳) یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ سے مستحقین کو صدقہ دیا اور راہِ خدا میں خرچ کیا (۵۴) اور وہ جنت ہے (۵۵) گزری ہوئی امتوں میں سے (۵۶) جس کا وعدہ دیا گیا (۵۷) جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا (۵۸) جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں (۵۹) اور ان چیزوں میں مشغول رہنا اور ان سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں طاعت پر معین ہوں اور وہ امور آخرت سے ہیں۔ اب دنیا کی زندگانی کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے (۶۰) اس کی سرسبزی جاتی رہی پیلا پڑ گیا کسی آفت سماوی یا ارضی سے (۶۱) یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے جس پر طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے وہ بہت جلد گزر جاتی ہے۔

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا

آخرت میں سخت عذاب ہے ۶۲ اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا ۶۳ اور

الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۲۰ سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ

دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ۶۴ بڑھ کر چلو اپنے رب کی

رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ

بخشش اور اس جنت کی طرف ۶۵ جس کی چوڑان جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ ۶۶ تیار ہوئی ہے ان کے لئے

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ

جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝۲۱ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ

اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں ۶۷

وَ لَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

اور نہ تمہاری جانوں میں ۶۸ مگر وہ ایک کتاب میں ہے ۶۹ قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں ۷۰ بیشک یہ

عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝۲۲ لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ

اللہ کو آسان ہے ۷۱ اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے ۷۲ اور خوش نہ ہو ۷۳ اس پر جو

اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۝۲۳ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ

تم کو دیا ۷۴ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا بڑائی مارنے والا وہ جو آپ بخل کریں ۷۵ اور

(۶۲) اس کے لئے جو دنیا کا طالب ہو اور زندگی لہو و لعب میں گزارے اور آخرت کی پرواہ نہ کرے ایسا حال کافر کا ہوتا ہے (۶۳) جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی (۶۴) یہ اس کے لئے ہے جو دنیا ہی کا ہو جائے اور اسی پر بھروسہ کر لے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص آخرت میں دنیا کا طالب ہو اور اسباب دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لئے علاقہ رکھے تو اس کے لئے دنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو اس سے محبت نہ کرو، توشہ یہاں سے لو آرام گاہ اور ہے (۶۵) رضائے الٰہی کے طالب ہو اور طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری کی طرف بڑھو (۶۶) یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق بنا کر باہم ملا دیئے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا (۶۷) قحط، بارش کی کمی، پیداوار کی قلت، پھلوں کی کمی، کھیتوں کے تباہ ہونے کی (۶۸) مرض کی اور اولاد کے غموں کی (۶۹) لوح محفوظ میں (۷۰) یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو (۷۱) یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا (۷۲) متاع دنیا (۷۳) یعنی نہ اتراؤ (۷۴) دنیا کا مال و متاع اور یہ سمجھو کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہے نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہئے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو، غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر اور رضا بقضائے الٰہی اور امید ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے فرزند آدم کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اتراتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی (۷۵) اور راہ خدا اور امور خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی ادا سے قاصر رہیں

يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ

اوروں سے بخل کو کہیں ف۷۶ اور جو منہ پھیرے ف۷۷ تو بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب

الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ

خوبیوں سراہا بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب ف۷۸

وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ

اور عدل کی ترازو اتاری ف۷۹ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں ف۸۰ اور ہم نے لوہا اتارا ف۸۱ اس میں

بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ

سخت آنچ نقصان ف۸۲ اور لوگوں کے فائدے ف۸۳ اور اس لئے کہ اللہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی

وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا

ف۸۴ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوت والا غالب ہے ف۸۵ اور بیشک ہم نے نوح اور

وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُمْ

ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی ف۸۶ تو ان میں ف۸۷ کوئی

مُهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ

راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں پھر ہم نے ان کے پیچھے ف۸۸ اسی راہ پر اپنے

بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ ۙ وَ

اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور

ع ٣ — ١٩

(۷۶) اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یہود کے حال کا بیان ہے اور بخل سے مراد ان کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے۔ (۷۷) ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے۔ (۷۸) احکام و شرائع کی بیان کرنے والی۔ (۷۹) ترازو سے مراد عدل ہے معنی یہ ہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس سے وزن کریں۔ (۸۰) اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ (۸۱) بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لئے معادن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار برکت والی چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں لوہا، آگ، پانی، نمک۔ (۸۲) اور نہایت قوت کہ اس سے اسلحہ اور آلات جنگ بنائے جاتے ہیں۔ (۸۳) کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا تاکہ لوگ حق و عدل کا معاملہ کریں۔ (۸۴) یعنی اس کے دین کی۔ (۸۵) اس کو کسی کی مدد درکار نہیں دین کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے یہ انہیں لوگوں کے نفع کے لئے ہے۔ (۸۶) یعنی توریت، انجیل، زبور و قرآن۔ (۸۷) یعنی ان کی ذریت میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں۔ (۸۸) یعنی نوح و ابراہیم علیہما السلام کا عہد ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تک۔

جَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ

س کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی (۸۹) اور راہب بننا (۹۰)

ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا

تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے

رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ

کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا (۹۱) تو ان کے ایمان والوں کو (۹۲) ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا

ان میں سے بہتیرے (۹۳) فاسق ہیں اے ایمان والو (۹۴) اللہ سے ڈرو اور اس کے

بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا

رسول (۹۵) پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا (۹۶) اور تمہارے لئے نور کردے گا (۹۷)

تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ

جس میں چلو اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ اس لئے کہ

اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ

کتاب والے کافر جان جائیں کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں (۹۸) اور یہ کہ

الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

(۸۹) کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے (۹۰) پہاڑوں اور غاروں [illegible] خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہل دنیا سے مخالطت ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں [illegible] نہایت کم مقدار میں کھانا (۹۱) بلکہ اس کو ضائع کر دیا [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے [illegible] سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] (۹۲) [illegible] (۹۳) [illegible] (۹۴) [illegible] حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام [illegible] (۹۵) [illegible] (۹۶) [illegible] (۹۷) [illegible]

سورۃ المجادلۃ ۵۸ — رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ مجادلہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ

بیشک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے ف۲ اور اللہ سے شکایت

ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ① اَلَّذِیْنَ

کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے وہ جو

یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا

تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں ف۳ وہ ان کی مائیں نہیں ف۴ ان کی مائیں تو وہی ہیں جن

الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ

سے وہ پیدا ہیں ف۵ اور وہ بیشک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں ف۶ اور بیشک

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ

اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں ف۷ پھر وہی کرنا چاہیں

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ

جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے ف۸ تو ان پر لازم ہے ف۹ ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۰ یہ ہے جو نصیحت تمہیں

بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ

کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو ف۱۱ لگاتار دو مہینے کے روزے ف۱۲

[illegible]

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ

قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۸ پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں ف۹ تو ساٹھ

سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ

مسکینوں کا پیٹ بھرنا ف۱۰ یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ف۱۱ اور یہ اللہ کی حدیں

اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ

ہیں ف۱۲ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے بیشک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور

رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ

اس کے رسول کی ذلیل کیے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی ف۱۹ اور بیشک ہم نے روشن آیتیں

بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۵ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

اتاریں ف۲۰ اور کافروں کے لیے خواری کا عذاب ہے جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا ف۲۱

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

پھر انہیں ان کے کوتک جتا دے گا ف۲۲ اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے ف۲۳ اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے

شَهِيْدٌ ۝۶ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲۴

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ

جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو ف۲۵ تو چوتھا وہ موجود ہے ف۲۶ اور پانچ کی ف۲۷ تو چھٹا وہ

بقیہ صفحہ ۵۰۹ (۸) یعنی اس ظہار کو توڑنا [illegible] (۹) [illegible] ہو یا کافر صغیر ہو یا کبیر ہو مرد ہو یا عورت البتہ مدبر اور ام ولد اور [illegible] جائز نہیں جس نے بدل [illegible] (۱۱) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے وطی اور اس کے دواعی حرام ہیں (۱۲) اس کا کفارہ (۱۳) مسلسل اس طرح کہ ان دو مہینوں کے درمیان رمضان آئے اور نہ پانچ دنوں میں سے کوئی دن آئے جن کا روزہ ممنوع ہے اور نہ کسی عذر سے یا بغیر عذر کے درمیان سے کوئی روزہ چھوڑا جائے اگر ایسا ہوا تو از سر نو روزے رکھنے پڑیں گے (۱۴) مسئلہ یعنی روزوں سے جو کفارہ دیا جائے اس کا بھی جماع اور دواعی جماع سے مقدم ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ روزے پورے ہوں خاوند بیوی میں سے کوئی کسی کو ہاتھ نہ لگائے (۱۵) یعنی اسے روزے رکھنے کی قوت ہی نہ ہو بوجہ ضعف پیری یا مرض وغیرہ کے باعث یا روزے تو رکھ سکتا ہو مگر متواتر مسلسل نہ رکھ سکتا ہو (۱۶) یعنی ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا اور یہ اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جو دے اور اگر مسکینوں کو اس کی قیمت دی یا صبح و شام دونوں وقت انہیں پیٹ بھر کر کھلا دیا جب بھی جائز ہے مسئلہ اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل ہو حتی کہ اگر کھانا کھلانے کے درمیان میں شوہر و بیوی میں قربت واقع ہوئی تو نیا کفارہ لازم نہ ہو گا (۱۷) اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور جاہلیت کے طریقے چھوڑ دو (۱۸) ان کو توڑنا اور ان سے تجاوز کرنا جائز نہیں (۱۹) رسولوں کی مخالفت کرنے کے سبب (۲۰) رسولوں کی صدق پر دلالت کرنے والی (۲۱) کسی ایک کو باقی نہ چھوڑے گا (۲۲) سوا اور شرمندہ کرنے کے لیے (۲۳) اپنے اعمال جو دنیا میں کرتے تھے (۲۴) اس سے کچھ پوشیدہ نہیں (۲۵) اور اپنے آپس میں کوئی سرگوشی کریں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں (۲۶) یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مشاہدہ کرتا ہے ان کے رازوں کو جانتا ہے (۲۷) سرگوشی ہو

سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا

اور نہ اس سے کم ۲۹ اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے ۳۰ جہاں

كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

کہیں ہوں پھر انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں بری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں ۳۱ جس کی ممانعت ہوئی تھی

وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا

اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے ۳۲ اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں ۳۳ اور جب

جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے ۳۴ اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ

ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر ۳۵ انہیں جہنم بس ہے اس میں دھنسیں گے تو کیا ہی

الْمَصِيْرُ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ

برا انجام اے ایمان والو تم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَ

اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو ۳۶ اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور

(۲۸) یعنی اللہ تعالیٰ (۲۹) یعنی پانچ اور تین سے (۳۰) اپنے علم و قدرت سے (۳۱) شانِ نزول: یہ آیت یہود اور منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات ہے اور اس سے انہیں رنج ہو، ان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کی نسبت قتل یا ہزیمت کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہیں اور یہ اسی کے متعلق باتیں بناتے اور اشارے کرتے ہیں۔ جب یہ حرکات منافقین کی بہت زیادہ ہوئے اور مسلمانوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں اس کی شکایتیں کیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرمادیا لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳۲) گناہ اور حد سے بڑھنا یہ کہ مکاری کے ساتھ سرگوشیاں کر کے مسلمانوں کو رنج و غم میں ڈالتے ہیں (۳۳) اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی یہ کہ باوجود ممانعت کے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں ایک دوسرے کو رائے دیتے تھے کہ رسول کی نافرمانی کرو (۳۴) یہود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آتے تو اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہتے سام موت کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جواب میں عَلَیْکُمْ فرمادیتے (۳۵) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت نبی ہوتے تو ہماری اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب کرتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۶) اور جو طریقہ یہود اور منافقین کا ہے اس سے پرہیز کرو

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ

اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے (۳۷)

لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْــٴًـا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ

اس لیے کہ ایمان والوں کو رنج دے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا کے اور

عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ

مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے (۳۸) اے ایمان والو جب تم سے کہا

لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْۚ وَ اِذَا قِیْلَ

جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا (۳۹) اور جب کہا جائے

انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

اٹھ کھڑے ہو (۴۰) تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم

الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۱۱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

دیا گیا (۴۱) درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اے ایمان والو

اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةًؕ

جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو (۴۲)

ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۲

یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(۳۷) جس میں گناہ اور حد سے بڑھنا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر ابھارتا ہے (۳۸) کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والا ٹوٹے میں نہیں رہتا (۳۹) شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہنچے جب کہ مجلس شریف بھر چکی تھی انہوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا حضور نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کے لئے مجلس میں جگہ کی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزرا تو حضور نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لئے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۴۰) نماز کے یا جہاد کے یا اور کسی نیک کام کے لئے اور اسی میں داخل ہے تعظیم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کھڑا ہونا (۴۱) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے باعث (۴۲) کہ اس میں بارگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ایک دینار صدقہ کر کے دس مسائل دریافت کئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفا کیا ہے فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا عرض کیا فساد کیا ہے فرمایا کفر و شرک عرض کیا حق کیا ہے فرمایا اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے عرض کیا حیلہ کیا ہے فرمایا ترک حیلہ عرض کیا مجھ پر کیا لازم ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت عرض کیا اللہ تعالیٰ سے کیسے دعا مانگوں فرمایا صدق و یقین کے ساتھ عرض کیا کیا مانگوں فرمایا عاقبت عرض کیا اپنی نجات کے لئے کیا کروں فرمایا حلال کھا اور سچ بول عرض کیا سرور کیا ہے فرمایا جنت عرض کیا راحت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دیدار جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا (مدارک و خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا یہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کے لئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں

ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ

کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو (۴۳) پھر جب تم

تَفْعَلُوا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَ

نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی (۴۴) تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں

تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۖ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ

کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے (۴۵) وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے (۴۶) وہ دانستہ

عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ

جھوٹی قسم کھاتے ہیں (۴۷) اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا

بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو (۴۸) ڈھال بنا لیا ہے (۴۹) تو اللہ

عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ

کی راہ سے روکا (۵۰) تو ان کے لئے خواری کا عذاب ہے (۵۱) ان کے مال اور

وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۚ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا

ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ دیں گے (۵۲) وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں

(۴۳) بسبب اپنی غریبی و ناداری کے (۴۴) اور ترکِ تقدیمِ صدقہ کا مؤاخذہ تم پر سے اٹھا لیا اور تم کو اختیار دے دیا (۴۵) جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے ان سے مراد یہود ہیں اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین۔ شانِ نزول: یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے یہود سے دوستی کی اور ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے (۴۶) یعنی نہ مسلمان نہ یہودی بلکہ منافق ہیں مذبذب (۴۷) شانِ نزول: یہ آیت عبداللہ بن نبتل منافق کے حق میں نازل ہوئی جو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود تک پہنچاتا ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھتے تھے حضور نے فرمایا اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد عبداللہ بن نبتل آیا اس کی آنکھیں نیلی تھیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی (۴۸) جو جھوٹی ہیں (۴۹) کہ اپنا جان و مال محفوظ رہے (۵۰) یعنی منافقین نے اپنی اس حیلہ سازی سے لوگوں کو جہاد سے روکا اور بعض مفسرین نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکا (۵۱) آخرت میں (۵۲) روزِ قیامت انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکیں گے

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ

ہمیشہ رہنا جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں

لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَیْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ

وَ۵۳ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے کچھ کیا وَ۵۴ سنتے ہو بے شک وہی جھوٹے ہیں وَ۵۵ ان پر

عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ

شیطان غالب آ گیا تو انھیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ

سنتا ہے بے شک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے وَ۵۶ بے شک وہ جو اللہ اور اس کے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ

رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں اللہ لکھ چکا وَ۵۷ کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور

رُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

میرے رسول وَ۵۸ بے شک اللہ قوت والا عزت والا ہے تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن

الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ

پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی وَ۵۹ اگرچہ وہ ان کے باپ

اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ

یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں وَ۶۰ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے

(۵۳) کہ دنیا میں مومن مخلص تھے (۵۴) یعنی وہ اپنی ان جھوٹی قسموں کو کار آمد سمجھتے ہیں (۵۵) اپنی قسموں میں اور ایسے جھوٹے کہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے رہے اور آخرت میں بھی رسول کے سامنے بھی اور خدا کے سامنے بھی (۵۶) کہ جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب میں گرفتار (۵۷) لوح محفوظ میں (۵۸) حجت کے ساتھ یا تلوار کے ساتھ (۵۹) یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا اور رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت و اختلاط جائز نہیں (۶۰) چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمن کو مبارزت کے لئے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا اور حضرت علی ابن ابی طالب و حمزہ و ابو عبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس

الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن

ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی (ف۶۱) اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ

نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی (ف۶۲) اور وہ اللہ سے راضی (ف۶۳) یہ

حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾

اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے

سورۃ الحشر ۵۹ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۲۴ رکوعاتہا ۳

سورۂ حشر مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے (ف۲)

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن دِيَارِهِمْ

وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو (ف۳) ان کے گھروں سے نکالا (ف۴) ان کے

لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ

پہلے حشر کے لئے (ف۵) تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے (ف۶) اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے

حُصُونُهُم مِّنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَ

قلعے انہیں اللہ سے بچا لیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا (ف۷) اور

(۶۱) اس روح سے یا اللہ کی مدد مراد ہے یا ایمان یا قرآن یا جبریل یا رحمت الٰہی یا نور (۶۲) بسبب ان کے ایمان و اخلاص و طاعت کے (۶۳) اس کے رحمت و کرم سے

(۱) سورۂ حشر مدنیہ ہے اس میں تین رکوع چوبیس آیتیں چار سو پینتالیس کلمے ایک ہزار نو سو تیرہ حرف ہیں (۲) شان نزول یہ سورت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ یہودی تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں نہ آپ سے جنگ کریں جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے نیاز مندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ معظمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے حضور اس حال پر مطلع تھے اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں نے قلعہ کے اوپر سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بارادۂ فاسد ایک پتھر گرایا تھا اللہ تعالیٰ نے حضور کو خبردار کر دیا اور بفضلہ تعالیٰ حضور محفوظ رہے غرض جب یہود بنی نضیر نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفار قریش سے حضور کے خلاف عہد کیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اور انہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا پھر حضور مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین نے یہود سے ہمدردی و موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام کیا یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخر کار انہیں حضور کے حکم سے جلا وطن ہونا پڑا اور وہ شام و اریحا و خیبر کی طرف چلے گئے (۳) یعنی یہود بنی نضیر کو (۴) جو مدینہ طیبہ میں تھے (۵) یہ جلا وطنی ان کا پہلا حشر ہے اور دوسرا حشر ان کا یہ ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے زمانہ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا یا آخر حشر روز قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سر زمین شام کی طرف لے جائے گی اور وہیں ان پر قیامت قائم ہوگی اس کے بعد اہل اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے (۶) مدینہ سے کیونکہ وہ صاحب قوت صاحب لشکر تھے مضبوط قلعے رکھتے تھے ان کی تعداد

قَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَ

ں نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا کہ اپنے گھر ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں اور

أَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ

مسلمانوں کے ہاتھوں تو عبرت لو اے نگاہ والو اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے

اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ

ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے

النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ

یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے پھٹے رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بیشک

اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا

اللہ کا عذاب سخت ہے جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم

قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَمَا

چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کرے اور جو

أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا

غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ

رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ

اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ

[illegible]

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ
کر سکتا ہے جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے ف۱۹

فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ
وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں ف۲۰ اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں

السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ
کے لیے کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہو جائے ف۲۱ اور جو کچھ تمہیں

الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ
رسول عطا فرمائیں وہ لو ف۲۲ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو ف۲۳ بے شک

اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ
اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۴ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں

دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ
اور مالوں سے نکالے گئے ف۲۵ اللہ کا فضل ف۲۶ اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و

اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ
رسول کی مدد کرتے ف۲۷ وہی سچے ہیں ف۲۸ اور جنہوں نے پہلے سے ف۲۹ اس شہر ف۳۰

وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ
اور ایمان میں گھر بنا لیا ف۳۱ دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے ف۳۲ اور اپنے دلوں

(۱۹) پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے۔ بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموالِ بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں (مدارک) (۲۰) رشتہ داروں سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہلِ قرابت ہیں یعنی بنی ہاشم و بنی مطلب (۲۱) اور غریب اور فقراء نقصان میں رہیں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چہارم تو سردار لے لیتا تھا باقی قوم کے لئے چھوڑ دیتا تھا اس میں سے مالدار لوگ بہت زیادہ لے لیتے تھے اور غریبوں کے لئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا اسی معمول کے مطابق لوگوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور غنیمت میں سے چہارم لیں باقی ہم باہم تقسیم کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا اور اس کا طریقہ ارشاد فرمایا (۲۲) غنیمت میں سے کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے یا یہ معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں جو حکم دیں اس کا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے (۲۳) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور ان کی تعمیلِ ارشاد میں سستی نہ کرو (۲۴) ان پر جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کریں اور مالِ غنیمت میں جیسا کہ اوپر ذکر کئے ہوئے لوگوں کا حق ہے ایسا ہی (۲۵) اور ان کے گھروں اور مالوں پر کفارِ مکہ نے قبضہ کر لیا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار استیلاء سے مال مسلمین کے مالک ہو جاتے ہیں (۲۶) یعنی ثوابِ آخرت (۲۷) اپنے جان و مال سے دین کی حمایت میں (۲۸) ایمان و اخلاص میں قتادہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین نے گھر اور مال اور کنبے اللہ تعالیٰ و رسول کی محبت میں چھوڑے اور اسلام کو قبول کیا باوجود ان تمام شدتوں اور سختیوں کے جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں ان کی حالتیں یہاں تک پہنچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور جاڑوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے (۲۹) یعنی مہاجرین سے پہلے یا ان کی ہجرت سے پہلے بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے (۳۰) مدینہ پاک (۳۱) یعنی مدینہ پاک کو وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنایا اور اسلام لائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دو سال پیشتر مسجدیں بنائیں ان کا یہ حال ہے (۳۲) چنانچہ اپنے گھروں میں انہیں اتارتے ہیں اپنے مالوں میں

فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ

اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے (۳۳) اس چیز کی جو دیئے گئے (۳۴) اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں (۳۵) اگرچہ

كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

انہیں شدید محتاجی ہو (۳۶) اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا (۳۷) تو وہی

الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا

کامیاب ہیں اور وہ جو ان کے بعد آئے (۳۸) عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب

اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي

ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں

قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى

ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ (۳۹) اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے کیا تم نے

الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

منافقوں کو نہ دیکھا (۴۰) کہ اپنے بھائیوں کافر کتابیوں (۴۱) سے کہتے

الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا

ہیں کہ اگر تم نکالے گئے (۴۲) تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کی نہ

أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾

مانیں گے (۴۳) اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں (۴۴)

ع ۱۰/۲

انہیں اموال کا شریک کرتے ہیں (۳۳) یعنی ان کے دلوں میں کوئی خواہش و طلب نہیں پیدا ہوتی (۳۴) مہاجرین کو جو اموالِ غنیمت بنی نضیر کے اموال سے دیئے گئے ان کی کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی رشک تو کیا ہوتا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت نے قلوب ایسے پاک کر دیئے کہ انصار مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں (۳۵) یعنی مہاجرین کو (۳۶) شانِ نزول: حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا حضور نے ازواجِ مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز ہے معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور نے اصحاب سے فرمایا جو اس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے حضرت ابو طلحہ انصاری کھڑے ہو گئے اور حضور سے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ درست کرنے اٹھو اور چراغ کو بجھا دو تاکہ وہ اچھی طرح کھا لے یہ اس لئے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو گا تو وہ اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی (۳۷) یعنی جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا (۳۸) یعنی مہاجرین و انصار کے بعد والے اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں (۳۹) یعنی اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے مسئلہ: جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لئے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے وہ مومنین کی اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں مہاجرین، انصار اور ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لئے استغفار کریں اور کرتے یہ ہیں کہ گالیاں دیتے ہیں (۴۰) عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھیوں کو (۴۱) یعنی بنی قریظہ و بنی نضیر (۴۲) مدینہ شریف سے (۴۳) یعنی

لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَ لَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ

اگر وہ نکالے گئے (ف۴۵) تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے (ف۴۶)

وَ لَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ

اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر (ف۴۷) مدد نہ پائیں گے بے شک (ف۴۸) ان کے

رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾

دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے (ف۴۹) یہ اس لیے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں (ف۵۰)

لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ

یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دُھسّوں (شہر پناہ) کے پیچھے

بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ

آپس میں ان کی آنچ (جنگ) سخت ہے (ف۵۱) تم انہیں ایک جتھا سمجھو گے اور ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لیے

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا

کہ وہ بے عقل لوگ ہیں (ف۵۲) ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب زمانہ میں ان سے پہلے تھے (ف۵۳) انہوں نے اپنے

وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ

کام کا وبال چکھا (ف۵۴) اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (ف۵۵) شیطان کی کہاوت جب اس نے

لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ

آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں

تمہارے خلاف کسی کا کہنا مانیں گے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا (۴۴) یعنی یہود سے منافقین کے یہ سب وعدے جھوٹے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے (۴۵) یعنی یہود (۴۶) چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا نکالے گئے اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلے اور یہود سے مقاتلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی (۴۷) جب یہود کی مدد کار بھاگ نکلیں گے تو منافق (۴۸) اے مسلمانو (۴۹) کہ تمہارے سامنے تو اظہار کفر سے ڈرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں (۵۰) اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ڈرتے (۵۱) یعنی جب وہ آپس میں لڑیں تو بہت شدت اور قوت والے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابل بزدل اور نامرد ثابت ہوں گے (۵۲) اس کے بعد یہود کی ایک مثل ارشاد فرمائی (۵۳) یہی ان کا حال مشرکین مکہ کا سا ہے کہ بدر میں (۵۴) یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے اور کفر کرنے کا ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے (۵۵) اور منافقین کا یہودی قبیلے کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے

رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا

جو سارے جہان کا رب ۵۶ تو ان دونوں کا ۵۷ انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہے

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ

اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ۵۸ اور ہر جان

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

دیکھے کہ کل کے لئے آگے کیا بھیجا ۵۹ اور اللہ سے ڈرو ۶۰ بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے ۶۱ تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں ۶۲ وہی

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۗ اَصْحٰبُ

فاسق ہیں دوزخ والے ۶۳ اور جنت والے ۶۴ برابر نہیں جنت

الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ

والے ہی مراد کو پہنچے اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے ۶۵ تو ضرور تو

خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۗ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے ۶۶ اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ

بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں

(۵۶) ایسے ہی منافقین نے یہودِ بنی نضیر کو مسلمانوں کے خلاف ابھار کر جنگ پر آمادہ کیا ان سے مدد کے وعدے کئے اور جب ان کے کہے سے وہ اہلِ اسلام سے برسرِ جنگ ہوئے تو منافق بیٹھ رہے ان کا ساتھ نہ دیا (۵۷) یعنی اس شیطان و انسان کا (۵۸) اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو (۵۹) یعنی روزِ قیامت کے لئے کیا اعمال کئے (۶۰) اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں سرگرم رہو (۶۱) اس کی اطاعت ترک کی (۶۲) کہ ان کے لئے فائدہ دینے والے اور کام آنے والے عمل کر لیتے (۶۳) جن کے لئے دائمی عذاب ہے (۶۴) جن کے لئے عیش مخلد و راحت سرمد ہے (۶۵) اور اس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے (۶۶) یعنی قرآن کی عظمت و شان ایسی ہے کہ پہاڑ کو اگر ادراک ہوتا تو وہ باوجود اتنا سخت اور مضبوط ہونے کے پاش پاش ہو جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے دل کتنے سخت ہیں کہ ایسے با عظمت کلام سے متاثر نہیں ہوتے

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا

نہاں اور عیاں کا جاننے والا ۹۶ وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللہ جس کے سوا

إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ

کوئی معبود نہیں بادشاہ ۹۷ نہایت پاک ۹۸ سلامتی دینے والا ۹۹ امان بخشنے والا ۱۰۰ حفاظت فرمانے والا عزت والا

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

عظمت والا تکبر والا ۱۰۱ اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ۱۰۲

الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

ہر ایک کو صورت دینے والا ۱۰۳ اسی کے ہیں سب اچھے نام ۱۰۴ اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

اور وہی عزت و حکمت والا ہے

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ ۹۱ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۱۳ رکوعاتہا ۲

سورۂ ممتحنہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ۲

تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ

تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا

(۹۶) موجود کا بھی اور معدوم کا بھی دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی (۹۷) ملک و حکومت کا حقیقی مالک کہ تمام موجودات اس کے تحت ملک و حکومت ہے اور اس کی مالکیت و سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں (۹۸) ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے (۹۹) اپنی مخلوق کو (۱۰۰) اپنے عذاب سے اپنے فرمانبردار بندوں کو (۱۰۱) یعنی عظمت اور بزرگی والا اپنی ذات اور تمام صفات میں اور اپنی بڑائی کا اظہار اسی کے شایاں اور لائق ہے کہ اس کا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی مخلوق میں کسی کو نہیں پہنچتا کہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بندہ کے لئے عجز و انکسار شایاں ہے (۱۰۲) نیست سے ہست کرنے والا (۱۰۳) جیسی چاہے (۱۰۴) ننانوے جو حدیث میں وارد ہیں

(۱) سورۂ ممتحنہ مدنیہ ہے اس میں دو رکوع تیرہ آیتیں تین سو اڑتالیس کلمے ایک ہزار پانچ سو دس حرف ہیں (۲) بنی عذر کو شانِ نزول بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی سارہ مدینہ طیبہ میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی جب کہ حضور فتحِ مکہ کا سامان فرما رہے تھے حضور نے اس سے فرمایا کیا تو مسلمان ہو کر آئی ہے اس نے کہا نہیں فرمایا کیا ہجرت کرکے آئی عرض کیا نہیں فرمایا پھر کیوں آئی اس نے کہا محتاجی سے تنگ ہو کر بنی عبدالمطلب نے اس کی امداد کی کپڑے بنائے سامان دیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے انہوں نے اس کو دس دینار دیئے ایک چادر دی اور ایک خط اہلِ مکہ کے پاس اس کی معرفت بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر ہو سکے کرو سارہ یہ خط لے کر روانہ ہوگئی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اس کی خبر دی حضور نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا مقام روضہ خاخ پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہلِ مکہ کے نام لکھا گیا ہے وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو اگر انکار کرے تو اس کی گردن مار دو یہ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس سے خط مانگا وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی صحابہ نے واپسی کا قصد کیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر خلاف ہو ہی نہیں سکتی اور تلوار کھینچ کر عورت سے فرمایا یا خط نکال یا گردن رکھ جب اس نے دیکھا کہ حضرت بالکل قتل کرنے کو تیار ہیں تو اپنے جوڑے میں سے خط نکالا حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اے حاطب اس کا کیا باعث

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ

گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖۗ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ

نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ

بِالْمَوَدَّةِ ۖۗ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ

پیامِ محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً

بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا اگر تمہیں پائیں ف۵ تو تمہارے دشمن ہوں گے

وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝٢

اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ ف۶ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے ف۷ اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ف۸

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ

ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد ف۹ قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کردے گا ف۱۰

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٣ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے بے شک تمہارے لیے اچھی پیروی تھی ف۱۱ ابراہیم اور

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ

اس کے ساتھ والوں میں ف۱۲ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا ف۱۳ بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے

بقیہ صفحہ ۹۸۷ ۔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سے اسلام لایا کبھی کفر نہ کیا اور جب سے حضور کی نیاز مندی میسر ہوئی کبھی حضور کی خیانت نہ کی اور جب سے اہل مکہ کو چھوڑا کبھی ان کی محبت نہ آئی لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور ان کی قوم سے نہ تھا میرے سوا اور جو مہاجرین ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر بار کی نگرانی کرتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کا اندیشہ تھا اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں اہل مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تاکہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہل مکہ پر عذاب نازل فرمانے والا ہے میرا خط انہیں بچا نہ سکے گا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا یہ عذر قبول فرمایا اور ان کی تصدیق کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن ماردوں حضور نے فرمایا اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ تعالیٰ خبردار ہے جب ہی اس نے اہل بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو جاری ہوگئے اور یہ آیتیں نازل ہوئیں (۳) یعنی اسلام اور قرآن (۴) یعنی مکہ مکرمہ سے (۵) یعنی اگر کفار تم پر موقع پا جائیں (۶) ضرب و قتل کے ساتھ (۷) سب، شتم اور (۸) تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی امید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہ چاہیے (۹) جن کی وجہ سے تم کفار سے دوستی و موالات کرتے ہو (۱۰) کہ فرمانبردار جنت میں ہوں گے اور کافر نافرمان جہنم میں (۱۱) حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے مومنین کو خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں اہل قرابت کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں (۱۲) ساتھ والوں سے اہل ایمان مراد ہیں (۱۳) جو مشرک تھی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ

سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے ۱۴ اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر

الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ

ہوگئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ

کہ میں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا ۱۵ اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں ۱۶ اے ہمارے رب ہم

تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ۱۷ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۵ لَقَدْ

میں نہ ڈال ۱۸ اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے بے شک

كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ

تمہارے لئے ۱۹ ان میں اچھی پیروی تھی ۲۰ اسے جو اللہ اور پچھلے دن کا امیدوار ہو ۲۱

وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِيْدُ ۶ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ

اور جو منہ پھیرے ۲۲ تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا قریب ہے کہ اللہ تم میں

بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ

اور ان میں جو ان میں سے ۲۳ تمہارے دشمن ہیں دوستی کر دے ۲۴ اور اللہ قادر ہے ۲۵ اور

ع ۱

(۱۴) اور ہم نے تمہارے دین کی مخالفت اختیار کی (۱۵) یہ قابل اتباع نہیں ہے کیونکہ وہ ایک وعدہ کی بنا پر تھا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہو گیا کہ وہ کفر پر مستقل ہے تو آپ نے اس سے بیزاری کی لہٰذا یہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ بے ایمان رشتہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرے (۱۶) اگر تو اس کی نافرمانی کرے اور شرک پر قائم رہے (خازن) (۱۷) یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور ماقبل استثناء کے ساتھ متصل ہے لہٰذا مومنین کو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع چاہئے (۱۸) انہیں ہم پر غلبہ نہ دے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرنے لگیں (۱۹) اے امت حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۰) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھ والوں میں (۲۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور راحت آخرت کا طالب ہو اور عذاب الٰہی سے ڈرے (۲۲) ایمان سے اور کفار سے دوستی کرے (۲۳) یعنی کفار مکہ میں سے (۲۴) اس طرح کہ انہیں ایمان کی توفیق دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا اور بعد فتح مکہ ان میں سے کثیر التعداد لوگ ایمان لے آئے اور مومنین کے دوست اور بھائی بن گئے اور باہمی محبتیں بڑھیں شان نزول جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو مومنین نے اپنے اہل قرابت کی عداوت میں تشدد کیا ان سے بیزار ہو گئے اور اس معاملہ میں بہت سخت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر انہیں امید دلائی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی (۲۵) دل بدلنے اور حال تبدیل کرنے پر

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي

بخشنے والا مہربان ہے اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ

الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۚ

لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ

بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو

قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى

تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے

اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹

پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو ۲۷ اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو ۲۸

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ

اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں ۲۹ تو انہیں کافروں کو

اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ

واپس نہ دو ۳۰ نہ یہ ۳۱ انہیں حلال ۳۲ نہ وہ انہیں حلال ۳۳ اور ان کے کافر شوہروں

(۲۶) یعنی ان کافروں سے شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ نہ آپ سے قتال کریں گے نہ آپ کے مخالف کو مدد دیں گے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے فرمایا کہ یہ آیت ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ان کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لئے تحفے لے کر آئی تھیں اور تھیں مشرکہ تو حضرت اسماء نے ان کے ہدیے قبول نہ کئے اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ انہیں مکان میں بلائیں ان کے ہدایا قبول کریں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں (۲۷) یعنی ایسے کافروں سے دوستی ممنوع ہے (۲۸) کہ ان کی ہجرت خالص دین کے لئے ہے ایسا تو نہیں ہے کہ انہوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان عورتوں کو قسم دی جائے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ اور کسی دنیوی وجہ سے انہوں نے صرف اپنے دین و ایمان کے لئے ہجرت کی ہے (۲۹) مسلمان عورتیں (۳۰) یعنی کافروں کو (۳۱) یعنی نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کو حلال مسلمہ عورت مسلمان ہو کر کافر کی زوجیت سے خارج ہو گئی

أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ

ان کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا (۳۲) اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو (۳۳) جب ان کے مہر انہیں دو (۳۴)

وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ

اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو (۳۵) اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا (۳۶) اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا (۳۷)

ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ وَإِن فَاتَكُمْ

یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ

شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ

سے کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں (۳۸) پھر تم کافروں کو سزا دو (۳۹) تو جن کی عورتیں جاتی

أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾

رہی تھیں (۴۰) غنیمت میں سے انہیں اتنا دے دو جو ان کا خرچ ہوا تھا (۴۱) اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا

اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا

يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ

کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی (۴۲)

وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا

اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں (۴۳) اور کسی

(۳۲) یعنی جو مہر انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے وہ ان کو دے دو یہ حکم ان کے لئے ہے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی لیکن حربی عورتوں کے مہر واپس کرنا نہ واجب ہے نہ سنت کیونکہ وآتوهم ما انفقوا الآية منسوخ ہو چکی ہے مسئلہ اور یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا کافر شوہر اس کو طلب کرے اور اگر طلب نہ کرے تو اس کو کچھ نہ دیا جائے گا مسئلہ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا شانِ نزول یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی صلح میں یہ شرط تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص ایمان لا کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس کو اہلِ مکہ واپس لے سکتے ہیں اس آیت میں یہ بیان فرمایا گیا کہ یہ شرط صرف مردوں کے حق میں ہے عورتوں کی تصریح عہد نامہ میں نہیں نہ عورتیں اس قرارداد میں داخل ہو سکتی ہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کے لئے حلال نہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حکم اول کی ناسخ ہے یہ اس تقدیر پر ہے کہ عورتیں عہد صلح میں داخل ہوں مگر عورتوں کا اس عہد میں داخل ہونا صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہد نامہ کے یہ الفاظ مروی ہیں لا یاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ یعنی ہم میں سے جو مرد آپ کے پاس پہنچے خواہ وہ آپ کے دین ہی پر ہو آپ اس کو واپس دیں گے (۳۳) یعنی مہاجرہ عورتوں سے اگرچہ دار الحرب میں ان کے شوہر ہوں کیونکہ اسلام لانے سے وہ ان شوہروں پر حرام ہو گئیں اور ان کی زوجیت میں نہ رہیں مسئلہ والمہاجرۃ بحیضۃ عنہ لا عدۃ علی المہاجرۃ فیتزوجہا لان آیۃ تحتمل غیر عدۃ مسلمۃ (لہم) (۳۴) مہر دینے سے مراد اس کو اپنے ذمہ لازم کر لینا ہے اگرچہ بالفعل نہ دیا جائے مسئلہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر مہر واجب ہو گا ان کے شوہروں کو جو دیا گیا وہ اس میں محسوب نہیں ہو گا (۳۵) جو عورتیں دار الحرب میں رہ گئیں یا مرتدہ ہو کر دار الحرب میں چلی گئیں ان سے زوجیت کا علاقہ نہ رکھو چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دے دی جو مکہ مکرمہ میں تھیں مسئلہ اگر مسلمان کی عورت (معاذ اللہ) مرتدہ ہو جائے تو اس کے نکاح سے باہر نہ ہو گی عدت لیکن بعد عدت منسوخ (۳۶) یعنی ان عورتوں کو تم نے جو مہر دیئے تھے وہ ان کافروں سے وصول کر لو جنہوں نے ان سے نکاح کیا (۳۷) اپنی عورتوں پر جو ہجرت کر کے دار السلام میں چلی آئیں ان سے مسلمان شوہروں سے جنہوں نے ان سے نکاح کیا (۳۸) شانِ نزول اس آیت کے نازل ہونے سے

يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ

نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی (ف۴۴) تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو (ف۴۵) بےشک

اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا

اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ﴿١٣﴾

غضب ہے (ف۴۶) وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں (ف۴۷) جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے (ف۴۸)

سُورَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۹ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۱۴ رکوعاتہا ۲

سورہ صف مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ

اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے (ف۲) کیسی سخت ناپسند ہے

اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ

اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بےشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی

فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ﴿٤﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

راہ میں لڑتے ہیں پرا (صف) باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی (سیسہ پلائی دیوار) (ف۳) اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی

ع ۲ / ۹

بقیہ صفحہ ۹۹۱ بعد مسلمانوں نے ان مہاجرہ عورتوں کے مہر ان کے شوہروں کو ادا کر دیئے اور کافروں نے مرتدات کے مہر مسلمانوں کو ادا کرنے سے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳۹) جہاد میں ان سے غنیمت پاؤ (۴۰) یعنی مرتد ہو کر دارالحرب میں چلی گئی ہیں (۴۱) ان عورتوں کے مہر دے دو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں میں سے چھ عورتیں ایسی تھیں جنہوں نے دارالحرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ ملحق ہو گئیں اور مرتد ہو گئیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے شوہروں کو مال غنیمت سے ان کے مہر عطا فرمائے فائدہ ان آیتوں میں مہاجرات کے امتحان اور کفار سے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ بعد ہجرت انہیں دینا اور مسلمانوں سے اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ ان کے مرتد ہو کر کافروں سے مل جانے کے بعد ان سے طلب کرنا اور جس کی بیوی مرتد ہو کر چلی گئی ہو اس کو جو اس پر خرچ کیا تھا وہ مال غنیمت میں سے دینا یہ تمام احکام منسوخ ہو گئے آیت جہاد یا آیت غنیمت یا سنت سے کیونکہ یہ احکام جبھی تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے (۴۲) جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ لڑکیوں کو بخیال عار و باندیشہ ناداری زندہ دفن کر دیتے تھے اس سے اور ہر قتل ناحق سے باز رہنا اس عہد میں شامل ہے (۴۳) یعنی پرایا بچہ لے کر شوہر کو دھوکا دیں اور اس کو اپنے پیٹ سے جنا ہوا بتائیں جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا (۴۴) نیک بات اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہے (۴۵) مروی ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ مردوں کی بیعت لینے سے فارغ ہوئے تو کوہ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے کھڑے ہوئے حضور کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے ہند بنت عتبہ ابو سفیان کی بیوی خوف زدہ برقع پہن کر اس طرح حاضر ہوئی کہ پہچانی نہ جائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو ہند نے کہا کہ آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے نہیں دیکھا اور اس روز مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی پھر حضور نے فرمایا اور چوری نہ کریں گی تو ہند نے عرض کیا کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہیں اور میں نے ان کا مال ضرور لیا ہے میں نہیں سمجھتی مجھے حلال ہوا یا نہیں ابو سفیان حاضر تھے انہوں نے کہا جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے سب حلال اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا تو ہند بنت عتبہ ہے عرض کیا جی ہاں مجھ سے جو قصور ہوئے ہیں معاف فرما دیجئے پھر حضور نے فرمایا اور نہ بدکاری کریں گی تو ہند نے کہا کیا

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ

کافر وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے

عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ

سب دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں مشرک اے ایمان والو کیا

اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

میں بتادوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ایمان رکھو اللہ اور

رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ

اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے

خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ

لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ

جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ وَ

بڑی کامیابی ہے اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

اے محبوب مسلمانوں کو خوشی سنادو اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو جیسے

[illegible]

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ

عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ

بولے ۲۵ ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا ۲۶

وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ﴿١٤﴾

اور ایک گروہ نے کفر کیا ۲۷ تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے ۲۸

ع ۵ / ۱۰

سورۃ الجمعۃ ۶۲ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ جمعہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۲ بادشاہ کمال پاکی والا عزت والا

الْحَكِيمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ

حکمت والا وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ۳ کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے

آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ

ہیں ۴ اور انہیں پاک کرتے ہیں ۵ اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں ۶ اور بیشک وہ اس سے پہلے ۷

لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ۸ اور ان میں سے ۹ اوروں کو ۱۰ پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ۱۱ اور وہی

[illegible]

الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

عزّت و حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا

الْعَظِيمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ

ہے (۱۱) ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی (۱۲) پھر انھوں نے اس کی حکم برداری نہ کی (۱۳)

الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِ

گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے (۱۴) کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿٥﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا

اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا تم فرماؤ اے یہودیو

إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں (۱۶) تو مرنے کی آرزو کرو (۱۷)

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ؕ

اگر تم سچے ہو (۱۸) اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں (۱۹)

وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظّٰلِمِينَ ﴿٧﴾ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ

اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو

فَإِنَّهٗ مُلٰقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے (۲۰) پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا

بقیہ صفحہ ۹۹۵ ۔ فرماتا ہے ہیں امیوں میں بھیجا ... ایک وجہ یہ ہے کہ آپ کی بعثت ام القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی، ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے اور کتاب سے کچھ پڑھتے نہ تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ حاجت حضور کو علم سے اس کی حاجت ہی نہ تھی کیونکہ کتابت ایک صنعت ذہنیہ ہے جو آلۂ جسمانیہ سے صادر ہوتی ہے تو جو اس سے بے نیاز ہو کہ قلم اعلیٰ اس کے زیر فرمان ہو اس کو کتابت کی کیا حاجت پھر حضور کا لکھنا نہ فرمانا اور کتابت کا ماہر ہونا ایک معجزۂ عظیمہ ہے کہ کاتبوں کو علم خط اور رسم کتابت کی تعلیم فرماتے اور اہل حرفت کو حرفتوں کی تعلیم دیتے اور ہر کمال دینی و دنیوی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام خلق سے اعلم کیا (۴) یعنی قرآن پاک سناتے ہیں (۵) عقائد باطلہ، اخلاق رذیلہ، خباثت جاہلیت، قبائح اعمال سے (۶) کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے سنت و فقہ ہے یا احکام شریعت و اسرار طریقت (۷) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل (۸) کہ شرک و عقائد باطلہ و خباثت اعمال میں گرفتار تھے اور انہیں مرشد کامل کی شدید حاجت تھی (۹) یعنی امیوں میں سے (۱۰) دوروں سے مراد یا عجم ہیں یا وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں ان کو (۱۱) ان کا زمانہ پایا ان کے جد اعلیٰ یا فضل و شرف میں ان کے درجہ کو پہنچے کیونکہ صحابہ کے بعد اولیاء و غوث و اقطاب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پاتے (۱۲) اپنے خلق پر کہ اس نے ان کی ہدایت کے لئے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا (۱۳) اور اس کے احکام کا اتباع ان پر لازم کیا گیا تھا وہ لوگ یہود ہیں (۱۴) اور اس پر عمل نہ کیا اور اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھنے کے باوجود حضور پر ایمان نہ لائے (۱۵) اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں اس کے الفاظ رٹتے ہیں اور اس سے تعلق نہیں رکھتے اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اور یہی مثال ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو قرآن پاک کے معانی نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں (۱۶) جیسا کہ تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں (۱۷) کہ موت تمہیں اس تک پہنچا دے (۱۸) اپنے اس دعوے میں (۱۹) یعنی اس کفر و تکذیب کے باعث جو ان سے صادر ہوئی ہے (۲۰) کسی طرح اس سے بچ نہیں سکتے

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ فاسقوں کو راہ

الْفٰسِقِیْنَ ﴿۶﴾ هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ

نہیں دیتا وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں

اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ

یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے ف۱۶ مگر

الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَهُوْنَ ﴿۷﴾ یَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ

منافقوں کو سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے ف۱۷

لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے ف۱۸ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے ف۱۹

وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ

مگر منافقوں کو خبر نہیں ف۲۰ اے ایمان والو تمہارے

ع ۱ ۸ ۱۴

اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ

مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے ف۲۱ اور جو ایسا کرے ف۲۲ تو وہی لوگ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ

نقصان میں ہیں ف۲۳ اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو ف۲۴ قبل اس کے کہ تم میں

کو نکال دیں گے اور یہ بھی تو سے کہے گا کہ تم انہیں اپنا کھانا کھلانا [illegible] تمہاری گردنوں پر سوار ہیں [illegible] بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن [illegible] زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل [illegible] اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرِ مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن نے انہیں عزت و قوت دی ہے [illegible] زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور [illegible] (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) [illegible] حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا [illegible] مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن ابی بوڑھا آدمی ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو [illegible] پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کر حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۷) اس سے کہ وہ منافق ہیں ان کا رازق [illegible] ہے (۱۸) اس غزوہ سے لوٹ کر (۱۹) منافقین نے اپنے کو عزت والا کہا اور مومنین کو ذلت والا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۲۰) اس آیت کے نازل ہونے کے چند ہی روز بعد ابن ابی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مر گیا (۲۱) پنجگانہ نمازوں سے یا قرآن شریف سے (۲۲) کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کر دے اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے اور اولاد کی خوشی کے لئے راحتِ آخرت سے غافل رہے (۲۳) [illegible] دنیائے فانی کے پیچھے آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی (۲۴) جس کی جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو

وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤﴾

اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ

کیا تمہیں ف٦ ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا ف٧ اور اپنے کام کا وبال چکھا ف٨ اور ان کیلئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا

دردناک عذاب ہے ف٩ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے ف١٠ تو بولے

أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا ۚ وَاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٦﴾

کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے ف١١ تو کافر ہوئے ف١٢ اور پھر گئے ف١٣ اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا

زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ

کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر

لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧﴾ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

تمہارے کوتک تمہیں جتا دیئے جائیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول

وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ

اور اس نور پر ف١٤ جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع

الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ

ہونے کے دن ف١٥ وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا ف١٦ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس

(٦) اے کفار مکہ (٧) یعنی کیا تمہیں گزری ہوئی امتوں کے احوال معلوم نہیں جنہوں نے انبیاء کی تکذیب کی (٨) دنیا میں اپنے کفر کی سزا پائی (٩) آخرت میں (١٠) معجزے دکھاتے (١١) یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی تھی کہ بشر کا رسول ہونا نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا (١٢) رسولوں کا انکار کرکے (١٣) ایمان سے (١٤) نور سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے (١٥) یعنی روز قیامت جس میں سب اولین و آخرین جمع ہوں گے (١٦) یعنی کافروں کی محرومی ظاہر ہونے کا

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

کی برائیاں اتار دے گا اور اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ

فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٩﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ

ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿١٠﴾ مَاۤ اَصَابَ

وہ آگ والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی بُرا انجام کوئی مصیبت

مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ

نہیں پہنچتی (17) مگر اللہ کے حکم سے اور جو اللہ پر ایمان لائے (18) اللہ اس کے دل کو ہدایت فرمادے گا (19) اور

اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿١١﴾ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ

اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر

تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿١٢﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ

تم منہ پھیرو (20) تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے (21) اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور

عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ

اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں اے ایمان والو تمہاری کچھ

اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا

بی بیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں (22) تو ان سے احتیاط رکھو (23) اور اگر معاف کرو اور درگزرو

ع ۱۵

(17) موت کی یا مرض کی یا نقصانِ مال کی یا اور کوئی (18) اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور وقتِ مصیبت انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر کرے (19) کہ وہ اور زیادہ نیکیوں اور طاعتوں میں مشغول ہو (20) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے (21) تو ہمارے رسول پر کچھ الزام نہیں انہوں نے کامل طور پر دین کی تبلیغ فرمادی (22) کہ تمہیں نیکی سے روکتے ہیں (23) اور ان کے کہنے میں آکر نیکی سے باز نہ رہو۔ شانِ نزول: چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بی بی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا ہم تمہاری جدائی پر صبر نہ کرسکیں گے تم چلے جاؤ گے ہم تمہارے پیچھے ہلاک ہوجائیں گے یہ بات ان پر اثر کر گئی اور وہ ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے ہجرت کی وہاں انہوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے ماہر اور فقیہ ہوگئے ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بی بی بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خرچ بند کردیں کیونکہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والے اصحاب علم و تفقہ میں ان سے بہت آگے نکل گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اپنی بی بی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کی ترغیب فرمائی گئی چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے

إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ

مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں (ف۵) اور یہ اللّٰہ کی حدیں ہیں اور جو اللّٰہ کی

حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ

حدوں سے آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللّٰہ اس کے بعد کوئی نیا حکم

ذَٰلِكَ أَمْرًا ﴿١﴾ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ

بھیجے (ف۶) تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں (ف۷) تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو (ف۸) یا بھلائی کے ساتھ

بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا۟ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ ۚ

جدا کرو (ف۹) اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو (ف۱۰) اور اللّٰہ کے لئے گواہی قائم کرو (ف۱۱)

ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ

اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اسے جو اللّٰہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو (ف۱۲) اور جو اللّٰہ سے

ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن

ڈرے (ف۱۳) اللّٰہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا (ف۱۴) اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو (ف۱۵) اور جو

يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ

اللّٰہ پر بھروسہ کرے (ف۱۶) تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللّٰہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللّٰہ نے

لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَٱلَّٰٓـِٔى يَئِسْنَ مِنَ ٱلْمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُمْ إِنِ

ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی (ف۱۷) اگر

[illegible]

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ

تمہیں کچھ شک ہو (ف۱۵) تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا (ف۱۶) اور حمل والیوں کی

اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ

میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں (ف۱۷) اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرما

یُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ

دے گا یہ (ف۱۸) اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے ڈرے (ف۱۹) اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا

وَیُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ

اور اسے بڑا ثواب دے گا عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر (ف۲۰) اور

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا

انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو (ف۲۱) اور اگر (ف۲۲) حمل والیاں ہوں تو انہیں نان ونفقہ

عَلَیْهِنَّ حَتّٰى یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ

دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو (ف۲۳) پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کی

اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَیْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ

اجرت دو (ف۲۴) اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو (ف۲۵) پھر اگر باہم مضائقہ کرو (ف۲۶) تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ

اُخْرٰى ۝ لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ

پلانے والی مل جائے گی مقدور والا (ف۲۷) اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا

(بقیہ صفحہ ۱۰۰۴) پڑھتے رہو عوف نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا، دشمن غافل ہو گیا تھا اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا عوف نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا یہ بکریاں ان کے لئے حلال ہیں حضور نے اجازت دے دی اور یہ آیت نازل ہوئی (۱۳) دونوں جہان میں (۱۴) بوڑھی ہو جانے کی وجہ سے کہ وہ سن ایاس کو پہنچ گئی ہوں سن ایاس ایک قول میں پچپن اور ایک قول میں ساٹھ سال کی عمر ہے اور اصح یہ ہے کہ جس عمر میں بھی حیض منقطع ہو جائے وہی سن ایاس ہے (۱۵) اس میں کہ ان کا حکم کیا ہے شان نزول صحابہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہو گئی جو حیض والی نہ ہوں ان کی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۶) یعنی وہ صغیرہ ہیں یا عمر تو بلوغ کی آ گئی مگر ابھی حیض نہ شروع ہوا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے (۱۷) مسئلہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی (۱۸) احکام جو مذکور ہوئے (۱۹) اور اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں باحتیاط ادا کرے (۲۰) مسئلہ طلاق دی ہوئی عورت کو تا عدت رہنے کے لئے اپنے حسب حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے (۲۱) جگہ میں ان کے مکان کو گھیر کر یا کسی ناموافق کو ان کے شریک مسکن کرکے یا اور کوئی ایسی ایذا دے کر کہ وہ نکلنے پر مجبور ہوں (۲۲) وہ مطلقات (۲۳) کیونکہ ان کی عدت جب ہی تمام ہوگی مسئلہ نفقہ جیسا معتدہ کو دینا واجب ہے ایسا ہی غیر حاملہ کو بھی خواہ اس کو طلاق رجعی دی ہو یا بائن (۲۴) مسئلہ بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے بچہ کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ایسی حالت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعد عدت جائز ہے مسئلہ کسی عورت کو معین اجرت پر دودھ پلانے کے لئے مقرر کرنا جائز ہے مسئلہ غیر عورت کی بہ نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے مسئلہ اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر ہی اولیٰ مسئلہ دودھ پلائی پر بچے کو نہلانا اس کے کپڑے دھونا اس کے تیل لگانا اس کی خوراک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے مسئلہ اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی

فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ

وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا، اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے، قریب ہے

اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ

اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ف۲۸ اور کتنے ہی شہر تھے جنہوں نے اپنے رب کے حکم اور اس کے رسولوں

رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ

سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا ف۲۹ اور انہیں بری مار دی ف۳۰ تو انہوں نے

وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا

اپنے کئے کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام گھاٹا ہوا، اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ڔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ڗ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ

تو اللہ سے ڈرو اے عقل والو، وہ جو ایمان لائے ہو، بیشک اللہ نے تمہارے لئے عزت

ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اتاری ہے وہ رسول ف۳۱ کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ

اور اچھے کام کئے ۳۲ اندھیریوں سے ف۳۳ اجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور

يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ

مستحق نہیں (۲۵) نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے نہ عورت معاملہ میں تنگی (۲۶) مثلاً ماں مہر عورت کے برابر اجرت پر راضی ہو اور باپ نہ دینا چاہے (۲۷) مطلقہ عورتوں کو اور دودھ پلانے والی عورتوں کو (۲۸) یعنی تنگی معاش کے بعد (۲۹) اس سے حساب آخرت مراد ہے جس کا وقوع یقینی ہے اس لئے صیغہ ماضی سے اس کی تعبیر فرمائی گئی (۳۰) عذاب جہنم کی یا دنیا میں قحط و قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کر کے (۳۱) یعنی وہ عزت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں (۳۲) کفر و جہل کی (۳۳) ایمان و علم کے

فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ﴿١١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ

ہمیش رہیں بے شک اللہ نے اس کے لئے اچھی روزی رکھی ۳۴ اللہ ہے جس نے سات آسمان

سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا

بنائے ۳۵ اور انہی کی برابر زمینیں ۳۶ حکم ان کے درمیان اترتا ہے ۳۷ تاکہ تم جان لو

أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

ع ۲/۵ ۱۸

کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے

سورۃ التحریم ۶۶ مدنیۃ ۱۰۷ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | آیاتہا ۱۲ رکوعاتہا ۲

سورۂ تحریم مدنی ہے ۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ۲ اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١﴾ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا ۳ اور اللہ

مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ

تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی ۴ سے ایک راز کی بات

حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَ

فرمائی ۵ پھر جب وہ ۶ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے نبی پر اسے ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور

(۳۴) جنت جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی منقطع نہ ہوں گی (۳۵) ایک کے اوپر ایک ہر ایک میں مسافت پانچ سو برس کی راہ اور ہر ایک کا دوسرے سے فاصلہ پانچ سو برس کی راہ (۳۶) یعنی سات ہی زمینیں (۳۷) یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری و نافذ ہے یا یہ کہ جبریل امین آسمان سے وحی لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں

(۱) سورۂ تحریم مدنیہ ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو سینتالیس کلمے ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں (۲) شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفراز خدمت فرمایا یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے ان کی دلجوئی کے لئے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوش خبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امور امت کے مالک ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہوں گے وہ اس سے خوش ہو گئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ و عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی رضا جوئی کے لئے اور ایک قول اس آیت کی شان نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے ان کے یہاں کچھ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ناگوار گزری اور انہیں رشک ہوا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی چنانچہ ایسا کیا گیا حضور نے فرمایا کہ مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد پیا ہے اس کو اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳) یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمایئے یا شہد نوش فرمایئے یا قسم کے اوتار سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد ان شاء اللہ کہہ جائے تاکہ اس کے خلاف کرنے سے حانث (قسم شکن) نہ ہو مقاتل سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں

أَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا ۖ

کچھ سے چشم پوشی فرمائی (۷) پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی (۸) حضور کو کس نے بتایا

قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ

فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا (۹) نبی کی دونوں بیبیو اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو (۱۰) تو ضرور تمہارے دل راہ سے

قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَ

کچھ ہٹ گئے ہیں (۱۱) اور اگر ان پر زور باندھو (۱۲) تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور

صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ۝ عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ

نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں ان کا رب قریب ہے اگر

طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ

وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں

قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ادب والیاں (۱۳) توبہ والیاں بندگی والیاں (۱۴) روزہ داریں بیاہیاں اور کنواریاں (۱۵) اے ایمان

آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا

والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ (۱۶) جس کے ایندھن آدمی (۱۷) اور پتھر ہیں (۱۸) اس پر

مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا

سخت کرّے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں (۱۹) جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی

بقیہ صفحہ ۱۰۰۷ = کفارہ کا حکم تعلیم امت کے لئے ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرنا یمین یعنی قسم ہے (۴) یعنی حضرت حفصہ (۵) ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لینے کی اور اس کے ساتھ یہ فرمایا کہ اس کا کسی پر اظہار نہ کرنا (۶) یعنی حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے (۷) یعنی تحریم ماریہ اور خلافت شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کر دی اور دوسری بات کا ذکر نہ فرمایا یہ شان کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی (۸) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۹) جس سے کچھ بھی چھپا نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خطاب فرماتا ہے (۱۰) یہ تم پر واجب ہے (۱۱) کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ (۱۲) اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار ہو (۱۳) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور ان کی رضا جو ہوں (۱۴) یعنی کثیر العبادت (۱۵) یہ تخویف ہے ازواج مطہرات کو کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آزردہ کیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دی تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے اور بہتر بیبیاں عطا فرمائے گا اس تخویف سے ازواج مطہرات متأثر ہوئیں اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرف خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھا اور حضور کی دلجوئی اور رضا طلبی مقدم جانی لہذا آپ نے انہیں طلاق نہ دی (۱۶) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کر کے عبادتیں بجالا کر گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کر کے انہیں علم و ادب سکھا کر (۱۷) یعنی کافر (۱۸) یعنی بت وغیرہ مراد یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید الحرارت ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے (۱۹) جو نہایت قوی اور زور آور ہیں ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں

تُؤْمَرُوْنَ ۝۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا

کرتے ہیں وف۲۰ اے کافرو آج بہانے نہ بناؤ وف۲۱ تمہیں وہی

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ

کو نصیحت ہو جائے وف۲۲ قریب ہے تمہارا رب وف۲۳ تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ

میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو وف۲۴ ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے دہنے وف۲۵

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے وف۲۶ اور ہمیں بخش دے بے شک تجھے ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ

قدرت ہے اے غیب بتانے والے (نبی) وف۲۷ کافروں پر اور منافقوں پر وف۲۸ جہاد کرو اور ان پر

عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹ ضَرَبَ اللّٰهُ

سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام اللہ کافروں کی

ع ۱۹

(۲۰) کافروں سے وقتِ دخولِ دوزخ کہا جائے گا جبکہ وہ آتشِ دوزخ کی شدت اور اس کا عذاب دیکھیں گے (۲۱) کیونکہ اب تمہارے لئے کوئی جائے عذر باقی نہیں رہی نہ آج کوئی عذر قبول کیا جائے (۲۲) یعنی توبۂ صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مجتنب رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا توبۂ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا (۲۳) توبہ قبول فرمانے کے بعد (۲۴) اس میں کفار پر تعریض ہے کہ وہ دن ان کی رسوائی کا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے ساتھ والوں کی عزت کا (۲۵) صراط پر اور جب مومن دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا (۲۶) یعنی اس کو باقی رکھ کر دخولِ جنت تک باقی رہے (۲۷) تلوار سے (۲۸) قولِ غلیظ اور وعظِ بلیغ اور حجتِ قوی سے

مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍؕ كَانَتَا تَحْتَ

مثال بیان ہے ف۲۹ نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں

عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا

میں دو سزاوار قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی ف۳۰ تو وہ اللہ کے

مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۝ وَ ضَرَبَ

سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا ف۳۱ کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ ف۳۲ اور اللہ

اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ

مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے ف۳۳ فرعون کی بی بی ف۳۴ جب اس نے عرض کی اے میرے رب

لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ

میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا ف۳۵ اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے ف۳۶ اور

نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ

مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش ف۳۷ اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ

پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں

رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ۝۱۲

ف۳۸ اور اس کی کتابوں ف۳۹ کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی

وقف لازم

ع ۲

(۲۹) اس بات میں کہ ان کے اور مؤمنین کے درمیان عداوت ہونے کے باوجود نسب اور مواصلت کی وجہ سے مسلمین و مقربین کے ساتھ ان کی قرابت و رشتہ داری انہیں کچھ نفع نہ دے گی (۳۰) یعنی دین میں مخالفت کی، حضرت نوح کی عورت واہلہ اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت واعلہ ان کے مہمانوں کی اطلاع چھپاتی تھی جو مہمان آپ کے یہاں آتے تھے آگ جلا کر اپنی قوم کو ان کے آنے کی خبر کر دیتی تھی (۳۱) ان سے وقت موت یا روز قیامت (اور یہ صیغہ ماضی کا ہے) باعتبار تحقیق وقوع کے ہے (۳۲) یعنی اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ چونکہ تمہارے اور ان نبیوں کے درمیان تمہارے کفر نے علاقہ قرابت باقی نہ رہنے دیا (۳۳) کہ انہیں دوسرے کی معصیت ضرر نہیں دیتی (۳۴) جن کا نام آسیہ بنت مزاحم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو یہ آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کئے ان کو چو میخا کیا اور بھاری چکی سینہ پر رکھی اور دھوپ میں ڈال دیا جب فرعونی ان کے پاس سے ہٹتے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے (۳۵) اللہ تعالیٰ نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہو گئی (۳۶) فرعون کے کام سے یا اس کا شرک، کفر و ظلم مراد ہے یا اس کا قرب (۳۷) یعنی فرعون کے دین والوں سے چنانچہ یہ دعا ان کی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی اور حسن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں (۳۸) رب کی باتوں سے شرائع و احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے (۳۹) کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۳۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ ملک مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا[1] | اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ؗ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۟ۙ

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک ہے[2] اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو[3] تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے[4] اور

هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۟ۙ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی

وہی عزت والا بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمن

فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ

کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے[5] تو نگاہ اٹھا کر دیکھ[6] تجھے کوئی رخنہ نظر

فُطُوْرٍ ۟ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ

آتا ہے پھر دوبارہ نگاہ اٹھا[7] نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی[8] تھکی ماندی

هُوَ حَسِیْرٌ ۟ وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا

اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو[9] چراغوں سے آراستہ کیا[10] اور انہیں شیطانوں کے لیے

لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۟ وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

مار کیا[11] اور ان کے لیے[12] بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا[13] اور جنہوں نے اپنے رب

(۱) سورۂ ملک مکیہ ہے اس میں دو رکوع تیس آیتیں تین سو تیس کلمے ایک ہزار تین سو تیرہ حرف ہیں حدیث میں ہے کہ سورۂ ملک شفاعت کرتی ہے (ترمذی و ابو داؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انہیں خیال نہ تھا وہ صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے رہے یہاں تک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے تھے یہاں تک کہ ختم کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہے عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے (الترمذی و قال غریب) (۲) دو جہان کی جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت (۳) دنیا کی زندگی میں (۴) یعنی کون زیادہ مطیع و مخلص ہے (۵) یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرت الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم استوار مستقیم متناسب بنائے (۶) آسمان کی طرف بار دگر (۷) اور بار بار دیکھ (۸) کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خلل نہ پا سکے گی (۹) جو زمین کی طرف سب سے قریب ہے (۱۰) یعنی ستاروں سے (۱۱) کہ جب شیاطین آسمان کی طرف ان کی گفتگو سے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے (۱۲) یعنی شیاطین کے (۱۳) آخرت میں

بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٦﴾ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا

کے ساتھ کفر کیا[۱۳] ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا

لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا

(چنگھاڑنا) سنیں گے کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں

فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا

ڈالا جائے گا اس کے داروغہ[۱۵] ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا[۱۶] کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس

نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي

ڈر سنانے والے تشریف لائے[۱۷] پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اتارا تم تو نہیں مگر بڑی

ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ

گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے[۱۸] تو دوزخ والوں میں نہ

السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ

ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا[۱۹] تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو بیشک

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَ

وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں[۲۰] ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے[۲۱] اور

أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا

تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی جانتا ہے[۲۲] کیا وہ

(۱۳) خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے (۱۵) مالک اور ان کے [illegible] (۱۶) یعنی اللہ کا نبی [illegible] عذاب الٰہی کا خوف [illegible] (۱۷) اور انہوں نے احکام الٰہی پہنچائے اور خدا کے غضب [illegible] (۱۸) رسولوں کی ہدایت اور [illegible] ہوگی تظلیف [illegible] سمیعہ وعقلیہ دونوں [illegible] (۱۹) [illegible] رسولوں کی تکذیب کرتے تھے اور اس وقت [illegible] (۲۰) اور اس پر ایمان لاتے ہیں (۲۱) ان کی نیکیوں کی جزا (۲۲) اس پر کچھ مخفی نہیں شان نزول مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خدا سن نہ پائے اس پر آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی یہ کوشش فضول ہے

يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا ۲۳ اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار وہی ہے جس نے تمہارے لئے

الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ

زمین رام (تابع) کر دی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ ۲۴ اور اسی کی طرف

النُّشُورُ ﴿١٥﴾ أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا

اٹھنا ہے ۲۵ کیا تم اس سے نڈر ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے ۲۶ جبھی وہ

هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ

کانپتی رہے ۲۷ یا تم نڈر ہو گئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے ۲۸

فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ

تو اب جانو گے ۲۹ کیسا تھا میرا ڈرانا اور بیشک ان سے اگلوں نے جھٹلایا ۳۰ تو کیسا

كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ

ہوا میرا انکار ۳۱ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے ۳۲ اور سمیٹتے

مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا

انہیں کوئی نہیں روکتا ۳۳ سوا رحمٰن کے ۳۴ بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے یا وہ کونسا

الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ

تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے ۳۵ کافر نہیں

(۲۳) اپنی مخلوق کے احوال و (۲۴) جو اس نے تمہارے لئے پیدا فرمائی (۲۵) قبروں سے اٹھ کر (۲۶) جیسا قارون کو دھنسا دیا (۲۷) کہ تم اس کے اندر [illegible] (۲۸) جیسا لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا (۲۹) یعنی عذاب دیکھ کر (۳۰) یعنی پہلی امتوں نے (۳۱) جب ان پر عذاب [illegible] (۳۲) ہوا میں اڑتے وقت (۳۳) پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے (۳۴) یعنی باوجودیکہ پرندے بوجھل جسم ہوتے ہیں اور بوجھل جسم طبعی طور پر نیچے کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رکتے یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ تھمے رہتے ہیں ایسے ہی [illegible] جب تک وہ چاہتا ہے [illegible] (۳۵) اگر وہ تمہیں عذاب کرنا چاہے

إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ

مگر دھوکے میں ف۳۶ یا کون سا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی روک لے ف۳۷

بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ

بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ف۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے ف۳۹

أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ

زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰ سیدھی راہ پر ف۴۱ تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے

الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا

جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳ کتنا کم

مَا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ

حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی

تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾

طرف اٹھائے جاؤ گے ف۴۵ اور کہتے ہیں ف۴۶ یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ

تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۴۸ پھر جب اسے ف۴۹

زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ

پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے ف۵۰ اور ان سے فرما دیا جائے گا ف۵۱ یہ ہے جو تم

(۳۶) یعنی کفار شیطان کے فریب میں ہیں کہ ان پر عذاب نازل نہ ہوگا (۳۷) یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں (۳۸) کہ حق سے قریب نہیں ہوتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافر و مومن کی ایک مثل بیان فرمائی (۳۹) نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ داہنے نہ بائیں (۴۰) راستہ کو دیکھتا (۴۱) جو سیدھی مقصود تک پہنچانے والی ہے مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے (۴۲) اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ (۴۳) جو آلات علم ہیں لیکن تم نے ان قوتوں سے فائدہ نہ اٹھایا تم نے حق نہ سنا نہ دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو کچھ اس میں غور نہ کیا (۴۴) کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قویٰ و آلات ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لئے وہ عطا ہوئے یہی سبب ہے کہ شرک و کفر میں مبتلا ہوتے ہو (۴۵) روز قیامت حساب و جزا کے لئے (۴۶) مسلمانوں سے تمسخر و استہزاء کے طور پر (۴۷) عذاب یا قیامت کا (۴۸) یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سناتا ہوں اسی کا مامور ہوں اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں (۴۹) یعنی عذاب موعود کو (۵۰) چہرے سیاہ پڑ جائیں گے دہشت و غم سے صورتیں خراب ہو جائیں گی (۵۱) جہنم کے فرشتے کہیں گے

تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا

مانگتے تھے ۵۲ تم فرماؤ ۵۳ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ۵۴ ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے ۵۵

فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا

تو وہ کون سا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچا لے گا ۵۶ تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ۵۷ ہم اس پر

بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ

ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے ۵۸ کون کھلی گمراہی میں ہے تم فرماؤ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾

بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے ۵۹ تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لا دے نگاہ کے سامنے بہتا ۶۰

سورۃ القلم مکیۃ ۶۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتہا ۵۲ رکوعاتہا ۲

سورۂ قلم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱ — اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَ

قلم ۲ اور ان کے لکھے کی قسم ۳ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ۴ اور

اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ

ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے ۵ اور بے شک تمہاری خُو بُو (خلق) بڑی شان کی ہے ۶ تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی

وَيُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ۷ کہ تم میں کون مجنون تھا بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ

(۵۲) اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ۔ اب دیکھ لیا یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی (۵۳) اے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفارِ مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں (۵۴) یعنی میرے اصحاب کو (۵۵) اور ہماری عمریں دراز کرے (۵۶) تمہیں تو بچنے کی کوئی صورت نہیں عذاب میں مبتلا ہونا ہے ہماری موت تمہیں کیا فائدہ دے گی (۵۷) جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں (۵۸) یعنی وقتِ عذاب (۵۹) اور اتنی گہرائی میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آئے (۶۰) کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے کیسے ان بتوں کو عبادت میں اس قادرِ برحق کا شریک کرتے ہو

(۱) اس سورت کا نام سورۂ نون و سورۂ قلم ہے یہ سورۃ مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں تین سو کلمے ایک ہزار دو سو چھپن حرف ہیں (۲) اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ذکر فرمائی اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی و دنیوی مصالح و فوائد وابستہ ہیں اور یا قلم اعلیٰ مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلہ زمین و آسمان کے برابر ہے اس نے بحکمِ الٰہی لوحِ محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام امور لکھ دیئے (۳) یعنی اعمالِ بنی آدم کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم (۴) اس میں لطف و کرم فرمایا ہے شاملِ حال ہے اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحتِ تامہ عقلِ کامل پاکیزہ خصائل پسندیدہ اخلاق عطا کئے خلق کے لئے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علیٰ وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذاتِ عالی صفات کو پاک رکھا اس میں کفار کے اس مقولہ کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ (۵) تبلیغِ رسالت و اظہارِ نبوت اور خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ایذاؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا (۶) حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارمِ اخلاق و محاسنِ اعمال کی تکمیل و تتمیم کے لئے مبعوث فرمایا (۷) یعنی اہلِ مکہ بھی جب ان پر عذاب نازل ہوگا

مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

بہت پکی ہے ۵۵ یا تم ان سے اجرت مانگتے ہو ۵۶ کہ وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں ۵۷ یا ان کے پاس

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ

غیب ہے ۵۸ کہ وہ لکھ رہے ہیں ۵۹ تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو ۶۰ اور اس مچھلی والے کی طرح

الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

نہ ہونا ۶۱ جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا ۶۲ اگر اس کے رب کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی ۶۳

لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ

تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا ۶۴ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا

سزاواروں (حقداروں) میں کرلیا اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرادیں گے جب

سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

قرآن سنتے ہیں ۶۶ اور کہتے ہیں ۶۷ یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ ۶۸ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے ۶۹

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ ۶۹ مَكِّيَّةٌ ۷۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۵۲ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۃ حاقہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ

وہ حق ہونے والی ۲ کیسی وہ حق ہونے والی ۳ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی ۴ ثمود اور عاد نے اس سخت

(۵۵) میرا عذاب شدید ہے (۵۶) رسالت کی تبلیغ پر (۵۷) اور تاوان کی گرانباری کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے (۵۸) غیب سے مراد یہاں لوح محفوظ ہے (۵۹) اس سے جو کچھ کہتے ہیں (۶۰) وہ ان کو مہلت دے اور تم ان کی ایذاؤں پر صبر کرو قیل نسختہا آیۃ السیف (۶۱) قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں (۶۲) مچھلی کے پیٹ میں غم سے (۶۳) اور اللہ تعالیٰ ان کے عذر و دعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا (۶۴) لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی (۶۵) اور بغض و عداوت کے نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں شان نزول منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کرکے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہوگئی ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آ چکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جد و جہد بےکار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے (۶۶) براہ حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں (۶۷) یعنی قرآن شریف یا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۶۸) جنوں کے لئے بھی اور انسانوں کے لئے بھی یاد کرے معنی کہ فضل و شرف کے ہے اس پر تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے شرف ہیں ان کی طرف جنون کی نسبت کرنا انتہائی گستاخی ہے (مدارک)

(۱) سورہ حاقہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں دو سو چھپن کلمے ایک ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں (۲) یعنی قیامت جو حق و ثابت ہے اور اس کا وقوع یقینی ہے جس میں کوئی شک نہیں (۳) یعنی وہ نہایت عجیب و عظیم الشان ہے (۴) جس کے احوال، احوال اور شدائد تک فکر انسانی کا اطلاع پرواز نہیں کر سکتا

بِالْقَارِعَةِ ۝٤ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝٥ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا

اس صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کیے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے فـ۵ اور رہے عاد وہ ہلاک کیے گئے

بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝٦ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ

نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگا دی سات راتیں اور آٹھ دن فـ۶

حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧

لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں فـ۷ دیکھو بچھڑے ہوئے فـ۸ گویا وہ کھجور کے ڈھنڈ (سوکھے تنے) ہیں گرے ہوئے

فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝٨ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَ

تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو فـ۹ اور فرعون اور اس سے اگلے فـ۱۰ اور

الْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً

الٹنے والی بستیاں فـ۱۱ خطا لائے فـ۱۲ تو انہوں نے اپنے رب کے رسولوں کا حکم نہ مانا فـ۱۳ تو اس نے انہیں بڑھی چڑھی

رَابِيَةً ۝١٠ إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ

گرفت سے پکڑا بے شک جب پانی نے سر اٹھایا تھا فـ۱۴ ہم نے تمہیں فـ۱۵ کشتی میں سوار کیا فـ۱۶ کہ اسے فـ۱۷ تمہارے لیے

تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ۝١٢ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝١٣

یادگار کریں فـ۱۸ اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو فـ۱۹ پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم

وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ۝١٤ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ

اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چورا کر دیے جائیں وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی

(۵) یعنی سخت ہولناک آواز سے (۶) چہار شنبہ سے چہار شنبہ تک آخر ماہ شوال میں سخت تیز سرد ہوا سے (۷) یعنی ان دنوں میں (۸) کہ موت نے انہیں ایسا دھا دیا (۹) کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہو گئے تو ہواؤں نے انہیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا (۱۰) اس سے بھی پہلی امتوں کے کفار (۱۱) نافرمانیوں کی شامت سے مثل قوم لوط کی بستیوں کے یہ سب (۱۲) افعال قبیحہ و معاصی و شرک کے مرتکب ہوئے (۱۳) جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے (۱۴) اور روئے زمین کی عمارتوں پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہو گیا تھا یہ بیان طوفان نوح کا ہے علیہ السلام کی (۱۵) جب کہ تم اپنے آباء کے اصلاب میں تھے حضرت نوح علیہ السلام (۱۶) اور حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے نجات دی اور باقیوں کو غرق کیا (۱۷) یعنی مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو (۱۸) کہ جب عبرت و نصیحت ہو (۱۹) کام کی باتوں کو تاکہ ان سے نفع اٹھائے

الْوَاقِعَةُ ۝١٥ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۝١٦ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ

وہ ہونے والی[20] اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا[21] اور فرشتے اس کے

أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۝١٧ يَوْمَئِذٍ

کناروں پر کھڑے ہوں گے[22] اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے[23] اس دن

تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝١٨ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

تم سب پیش ہوگے[24] کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی تو وہ جو اپنا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا

بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ۝١٩ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي

جائے گا[25] کہے گا لو میرے نامہ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے

مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ۝٢٠ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝٢١ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝٢٢

حساب کو پہنچوں گا[26] تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝٢٣ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ

جس کے خوشے جھکے ہوئے[27] کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں

الْخَالِيَةِ ۝٢٤ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ

آگے بھیجا[28] اور وہ جو اپنا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا[29] کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا

أُوتَ كِتَابِيَهْ ۝٢٥ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝٢٦ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝٢٧

نوشتہ نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی طرح موت ہی قصہ چکا جاتی[30]

(۲۰) یعنی قیامت قائم ہو جائے گی (۲۱) یعنی وہ بہت کمزور ہوگا باوجود اس کے کہ پہلے بہت مضبوط و مستحکم تھا (۲۲) یعنی جن فرشتوں کا مسکن آسمان تھا وہ اس کے پھٹنے پر اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے پھر بحکم الٰہی اتر کر زمین کا احاطہ کر لیں گے (۲۳) حدیث شریف میں ہے کہ حاملین عرش آج کل چار ہیں روز قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہو جائیں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانے (۲۴) اللہ تعالیٰ کے حساب کے لئے (۲۵) یہ سمجھ کر کہ وہ نجات پانے والوں میں ہے اور نہایت فرح و سرور کے ساتھ اپنی جماعت اور اپنے اہل و اقارب سے (۲۶) یعنی مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا (۲۷) کہ کھڑے بیٹھے ہر حال میں آسانی سے لئے جائیں وہاں تک ان سے ہو جائے گا (۲۸) یعنی جو اعمال صالحہ کہ دنیا میں تم نے آخرت کے لئے کئے (۲۹) جب اپنے نامۂ اعمال دیکھے گا اور اس میں اپنے بد اعمال مکتوب پائے گا تو شرمندہ و رسوا ہو کر (۳۰) اور حساب کے لئے اٹھایا نہ جاتا اور یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی

مَآ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾

میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال ﴿۲۸﴾ میرا سب زور جاتا رہا ﴿۲۹﴾ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ﴿۳۰﴾

ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا

پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ ﴿۳۱﴾ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے ﴿۳۲﴾ اسے

فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾ وَ لَا یَحُضُّ

پرو دو ﴿۳۵﴾ بے شک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ﴿۳۶﴾ اور مسکین کو

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّ لَا

کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا ﴿۳۷﴾ تو آج یہاں ﴿۳۸﴾ اس کا کوئی دوست نہیں ﴿۳۹﴾ اور نہ

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ

کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ اسے نہ کھائیں گے مگر خطاکار ﴿۴۰﴾ تو مجھے قسم ان

بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّ

چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور جنہیں تم نہیں دیکھتے ﴿۴۱﴾ بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ﴿۴۲﴾ سے باتیں ہیں ﴿۴۳﴾ اور

مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍؕ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍؕ

وہ کسی شاعر کی بات نہیں ﴿۴۴﴾ کتنا کم یقین رکھتے ہو ﴿۴۵﴾ اور نہ کسی کاہن کی بات ﴿۴۶﴾

قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَؕ ﴿۴۲﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ تَقَوَّلَ

کتنا کم دھیان کرتے ہو ﴿۴۷﴾ اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر

(۳۱) جو دنیا سے ... [illegible] ... (۴۲) محمد مصطفیٰ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴۳) ... [illegible] ... کلام

عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

ایک بات بھی بنا کر کہتے (۴۸) ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ان کی رگِ دل کاٹ دیتے (۴۹) پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا اور بے شک یہ قرآن ڈر والوں کو نصیحت ہے اور ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں اور بے شک وہ کافروں پر حسرت ہے (۵۰) اور بے شک وہ یقین حق ہے (۵۱) تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو (۵۲)

سورۃ المعارج مکیۃ ۷۹ — اٰیاتہا ۴۴ — رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ معارج مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ

ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونے والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں (۲) وہ ہوگا اللہ کی طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے (۳) ملائکہ اور جبریل (۴) اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں (۵) وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے (۶) تو تم اچھی طرح صبر کرو وہ اسے (۷)

(۴۸) جو تم نے نہ فرمائی ہوتی تو (۴۹) جس کے کٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے (۵۰) کہ روزِ قیامت جب قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو بے ایمان لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے (۵۱) کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں (۵۲) اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہاری طرف اپنا ایسا کلام جلیل کی وحی فرمائی

(۱) سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں دو رکوع چوالیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو انتیس حرف ہیں (۲) شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو عذابِ الٰہی کا خوف دلایا تو آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھو تو انہوں نے حضور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کرنے والا نضر بن حارث تھا اس نے دعا کی تھی کہ یارب اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج اس آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں عذاب جو ان کے لئے مقدر ہے ضرور آنا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا (۳) یعنی آسمانوں کا (۴) جو فرشتوں میں مخصوص فضل و شرف رکھتے ہیں (۵) یعنی اس مقام قرب کی طرف جو آسمان میں اس کے امر کا جائے نزول ہے (۶) وہ روزِ قیامت ہے جس کے شدائد کافروں کی نسبت تو اتنے دراز ہوں گے اور مومن کے لئے ایک فرض نماز سے بھی سبک تر ہوگا (۷) یعنی عذاب کو

يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ۝۶ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝۷ؕ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ۝۸ وَ

دور سمجھ رہے ہیں ف۸ اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں ف۹ جس دن آسمان ہوگا جیسے گلی چاندی ف۱۰ اور

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ۝۹ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝۱۰ۚۖ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ

پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائیں گے جیسے اون ف اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا ف۱۱ ہوں گے انہیں دیکھتے ہوئے

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۙ۝۱۱ وَصَاحِبَتِهٖ

ف۱۲ مجرم ف۱۳ آرزو کرے گا کاش اس دن کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دے دے اپنے بیٹے اور اپنی جورو

وَاَخِيْهِ ۙ۝۱۲ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ۝۱۳ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ

اور اپنا بھائی اور اپنا کنبہ جس میں اس کی جگہ ہے اور جتنے زمین میں ہیں سب

ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ۝۱۴ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۙ۝۱۵ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝۱۶ۚۖ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ

پھر یہ بدلہ دے کر اسے بچا لے ہرگز نہیں ف۱۴ وہ تو بھڑکتی آگ ہے کھال اتار لینے والی بلا رہی ہے ف۱۵ اس کو جس نے پیٹھ دی

وَتَوَلّٰى ۙ۝۱۷ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝۱۸ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ۝۱۹ اِذَا مَسَّهُ

اور منہ پھیرا ف۱۶ اور جوڑ کر سینت رکھا ف۱۷ بیشک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص ف۱۸ جب اسے

الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ۝۲۰ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ۝۲۱ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۙ۝۲۲ الَّذِيْنَ

برائی پہنچے ف۱۹ تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے ف۲۰ تو روک رکھنے والا مگر نمازی جو

هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۙ۝۲۳ وَالَّذِيْنَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۙ۝۲۴

اپنی نماز کے پابند ہیں ف۲۱ اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے ف۲۲

(۸) اور یہ خیال کرتے ہیں کہ واقع ہونے والا ہی نہیں (۹) کہ ضرور ہونے والا ہے (۱۰) اور پگھلا ہوا تانبا (۱۱) ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی (۱۲) کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ ان سے حال پوچھیں گے نہ بات کر سکیں گے (۱۳) یعنی کافر (۱۴) یہ چاہو اس کے کام نہ آئے گا اور کسی طرح وہ عذاب سے نہ بچ سکے گا (۱۵) نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ، اے منافق میرے پاس (۱۶) حق سے تیل کرے اور ایمان لانے سے (۱۷) مال کو اور اس کے حقوق ادا نہ کئے (۱۸) تنگ دلی و ناشکری وغیرہ کی (۱۹) دولت مندی اور مال (۲۰) یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہے تو اس کو خرچ نہیں کرتا (۲۱) کہ نماز پنجگانہ کو ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں یعنی مومن ہیں (۲۲) مراد اس سے زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا وہ صدقہ جو آدمی اپنے نفس پر معین کرے تو اسے معین وقت میں ادا کیا کرے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صدقات مستحبہ کے لئے اپنی طرف سے وقت معین کرنا شرع میں جائز اور قابل مدح ہے

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَ

اس کے لیے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے (۲۳) اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں (۲۴) اور

الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ

وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں بےشک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی

مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ

چیز نہیں (۲۵) اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں تو جو ان دو (۲۶) کے سوا اور چاہے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾

وہی حد سے بڑھنے والے ہیں (۲۷) اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں (۲۸)

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں (۲۹) اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے

يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہیں (۳۰) یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا (۳۱) تو ان کافروں کو کیا ہوا

قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ

تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں (۳۲) داہنے اور بائیں گروہ کے گروہ کیا ان میں

ع ۱

(۲۳) یعنی دونوں قسم کے محتاجوں کو دے انہیں بھی جو حاجت کے وقت سوال کرتے ہیں اور انہیں بھی جو شرم سے سوال نہیں کرتے اور ان کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی (۲۴) اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر و نشر و جزا و قیامت سب پر ایمان رکھتے ہیں (۲۵) چاہے آدمی کتنا ہی نیک پارسا کثیر الطاعۃ والعبادۃ ہو مگر اسے عذاب الٰہی سے بے خوف ہونا نہ چاہئے (۲۶) یعنی زوجات و مملوکات (۲۷) کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں مسئلہ اس آیت سے متعہ لواطت جانوروں کے ساتھ قضاء شہوت اور ہاتھ سے استمناء کی حرمت ثابت ہوتی ہے (۲۸) شرعی امانتوں کی بھی اور بندوں کی امانتوں کی بھی اور خلق کے ساتھ جو عہد ہیں ان کی بھی اور حق سے جو عہد ہیں ان کی بھی نذریں اور قسمیں بھی اس میں داخل ہیں (۲۹) صدق و انصاف کے ساتھ نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ دوست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں نہ کسی صاحب حق کا تلف حق گوارا کرتے ہیں (۳۰) نماز کا دوبارہ ذکر فرمایا گیا اس میں یہ اظہار ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا یہ کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں دوسری جگہ نوافل اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کے ارکان و واجبات اور سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں (۳۱) بہشت کے (۳۲) شان نزول یہ آیت کفار کی اس جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ کا کلام مبارک سنتے اور اس کو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد (مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہوں گے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کے پاس بیٹھے بھی ہیں اور گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اٹھاتے

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿۴۰﴾

ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ ۳۳ چین کے باغ میں داخل کیا جائے ہرگز نہیں بے شک ہم نے انہیں اس چیز سے بنایا جسے جانتے ہیں ف۳۴ تو مجھے قسم ہے اس کی جو سب پوربوں سب پچھموں کا مالک ہے ف۳۵ کہ ضرور ہم قادر ہیں

عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۴۲﴾

کہ ان سے اچھے بدل دیں ف۳۶ اور ہم سے کوئی نکل کر نہیں جاسکتا ف۳۷ تو انہیں چھوڑ دو ان کی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے اس ف۳۸ دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۴۴﴾

جس دن قبروں سے نکلیں گے جھپٹتے ہوئے ف۳۹ گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں ف۴۰ آنکھیں نیچی کیے ہوئے ان پر ذلت سوار یہ ہے ان کا وہ دن ف۴۱ جس کا ان سے وعدہ تھا ف۴۲

ع ۲

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ — آیاتها ۲۸ — رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ نوح مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر

(۳۳) ایمان والوں کی طرح (۳۴) یعنی نطفہ سے جیسے سب آدمیوں کو پیدا کیا تو اس سبب سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جنت میں داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے (۳۵) یعنی آفتاب کے ہر جائے طلوع اور ہر جائے غروب کا یا ہر ستارہ کے مشرق و مغرب کا مقصد اپنی ربوبیت کی قسم یاد فرمانا ہے (۳۶) کہ انہیں ہلاک کر دیں اور بجائے ان کے اپنی فرمانبردار مخلوق پیدا کریں (۳۷) وہ ہماری قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں ہو سکتا (۳۸) عذاب کے (۳۹) محشر کی طرف (۴۰) جیسے جھنڈے کی جانب یا اپنے صنموں کی طرف دوڑتے ہیں (۴۱) یعنی روز قیامت (۴۲) دنیا میں اور وہ اس کو جھٹلاتے تھے
( ) سورۂ نوح مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو ننانوے حرف ہیں

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢﴾ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ

دردناک عذاب آئے (۱) اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ اللہ کی بندگی کرو (۲)

وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ

اور اس سے ڈرو (۳) اور میرا حکم مانو وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا (۵) اور ایک مقرر میعاد تک (۶) تمہیں

مُسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ قَالَ

مہلت دے گا (۷) بیشک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا کسی طرح تم جانتے (۸) عرض کی (۹)

رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا

اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا (۱۰) تو میرے بلانے سے انہیں بھاگنا ہی

فِرَارًا ﴿٦﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ

بڑھا (۱۱) اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا (۱۲) کہ تو ان کو بخشے انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں (۱۳)

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ

اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے (۱۴) اور ہٹ کی (۱۵) اور بڑا غرور کیا (۱۶) پھر میں نے انہیں علانیہ

جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا

بلایا (۱۷) پھر میں نے ان سے باعلان بھی کہا (۱۸) اور آہستہ خفیہ بھی کہا (۱۹) تو میں نے کہا اپنے رب سے

رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُمْ

معافی مانگو (۲۰) وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے (۲۱) تم پر شرّاٹے کا مینہ بھیجے گا اور مال اور

وقف لازم

(۲) دین و آخرت کا (۳) اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ (۴) نافرمانیوں سے بچ کر کہ وہ غضب الٰہی کا باعث ہیں (۵) جو تم سے وقتِ ایمان تک صادر ہوئے ہوں گے یعنی جو بندوں کے حقوق کے متعلق نہ ہوں گے (۶) یعنی وقتِ موت تک (۷) کہ اس وقت میں تم پر عذاب نہ فرمائے گا (۸) تو اس کو پہچانتے اور ایمان لے آتے (۹) حضرت نوح علیہ السلام نے (۱۰) ایمان و طاعت کی طرف (۱۱) اور حق سے انہیں بیزاری ہی بڑھتی گئی اور ان کی سرکشی بڑھتی گئی (۱۲) تمہارے ایمان کی طرف (۱۳) تاکہ میری دعوت کو نہ سنیں (۱۴) اور منہ چھپا لیے تاکہ مجھے نہ دیکھیں کیونکہ انہیں یہ بھی گوارا نہ تھا کہ نصیحت کرنے والے کو دیکھیں بھی گوارا نہ تھا (۱۵) اپنے کفر پر (۱۶) اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا (۱۷) بانگ بلند مجمعوں میں (۱۸) اور دعوت بالاعلان کی تکرار بھی کی (۱۹) ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ دعوت کا اٹھا نہ رکھا قوم نے مدت دراز تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک دی اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا چالیس سال تک ان کے مال ہلاک ہو گئے جانور مر گئے جب یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں استغفار کا حکم دیا (۲۰) کفر و شرک سے اور ایمان لا کر مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعت رزق کا سبب ہوتا ہے (۲۱) توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان لے آؤ اور تم نے توبہ کی تو وہ

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ

اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا ف۲۲ اور تمہارے لئے باغ بنا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا ف۲۳ تمہیں کیا ہوا

لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ

اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ف۲۴ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا ف۲۵ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے

اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ

کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک اور ان میں چاند کو روشن کیا ف۲۶ اور

الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ

سورج کو چراغ ف۲۷ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اگایا ف۲۸ پھر تمہیں اسی میں

فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾

لے جائے گا ف۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ف۳۰ اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا

کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو نوح نے عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی ف۳۱ اور ف۳۲

مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَ

ایسے کے پیچھے ہولئے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان ہی بڑھایا ف۳۳ اور ف۳۴ بہت بڑا داؤں کھیلے ف۳۵ اور

قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ

بولے ف۳۶ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو ف۳۷ اور ہرگز نہ چھوڑنا وَد اور سواع اور یغوث

ع ۱

(۲۲) مال و اولاد کی کثرت عطا فرمائے گا (۲۳) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے قلتِ بارش کی شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم دیا دوسرا آیا اس نے تنگ دستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا پھر تیسرا آیا اس نے قلتِ نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلتِ پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انہوں نے عرض کیا چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انہوں نے پیش کیں آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لئے یہ قرآنی عمل ہے) (۲۴) اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ (۲۵) کبھی نطفہ کبھی علقہ کبھی مضغہ یہاں تک کہ تمہاری خلقت کامل کی اس کی آفرینش میں نظر کرنا اس کی خالقیت و قدرت اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتا ہے (۲۶) حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آفتاب و ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور ہر ایک کی پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث اس کی روشنی تمام آسمانوں میں پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمانِ دنیا میں ہے (۲۷) دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب چوتھے آسمان میں ہے (۲۸) تمہارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کر کے (۲۹) موت کے بعد (۳۰) اس سے روزِ قیامت (۳۱) اور میں نے جو انہیں استغفار کا حکم دیا تھا اس کو انہوں نے نہ مانا (۳۲) یعنی ان کے عوام غرباء اور چھوٹے لوگ سرکش رؤسا اور اصحابِ اموال و اولاد کے تابع ہوئے (۳۳) اور وہ غرورِ مال میں مست ہو کر کفر و طغیان میں بڑھتا رہا (۳۴) وہ رؤسا (۳۵) کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور انہیں اور ان کے متبعین کو ایذائیں پہنچائیں (۳۶) رؤسا کفار اپنے عوام سے (۳۷) یعنی ان کی عبادت ترک نہ کرنا

وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝٢٣ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝٢٤

اور یعوق اور نسر کو (۳۸) اور بے شک انہوں نے بہتوں کو بہکایا (۳۹) اور تو ظالموں کو (۴۰) زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی (۴۱)

مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ

اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے (۴۲) پھر آگ میں داخل کئے گئے (۴۳) تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی

اللَّهِ أَنْصَارًا ۝٢٥ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ

مددگار نہ پایا (۴۴) اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ

دَيَّارًا ۝٢٦ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا

چھوڑ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا (۴۵) تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار

كَفَّارًا ۝٢٧ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَ

بڑی ناشکر (۴۶) اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو (۴۷) اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور

لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝٢٨

سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی (۴۸)

سورة الجن مكية ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ آياتها ٢٨ ركوعاتها ٢

سورۂ جن مکی ہے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) ۔ اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا

تم فرماؤ (۲) مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے (۳) میرا پڑھنا کان لگا کر سنا (۴) تو بولے (۵) ہم نے ایک عجیب قرآن

(۳۸) یہ ان بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے بت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے ود تو مرد کی صورت پر تھا اور سواع عورت کی صورت پر، یغوث شیر کی شکل اور یعوق گھوڑے کی اور نسر گدھ کی، یہ بت قوم نوح سے منتقل ہو کر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل نے ایک ایک کو اپنے لئے خاص کر لیا (۳۹) یعنی یہ بت بہت سے لوگوں کے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنی ہیں کہ وہ سرداروں نے بتوں کی عبادت کا حکم دے کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا (۴۰) جو بتوں کو پوجتے ہیں (۴۱) یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے جب انہیں وحی سے معلوم ہو گیا کہ جو لوگ ایمان لا چکے قوم میں ان کے سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دعا کی (۴۲) طوفان میں (۴۳) بعد غرق ہونے کے (۴۴) جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکتے (۴۵) اور مدد نہ فرمائے گا (۴۶) یہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہو چکا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے ماں باپ اور مومنین و مومنات کے لئے دعا کی (۴۷) کہ وہ دونوں مومن تھے (۴۸) اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے ہلاک کر دیا

(۱) سورۂ جن مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو پچاسی کلمے آٹھ سو ستر حرف ہیں (۲) اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳) نصیبین کے جن کی جماعت، مفسرین نے ان کی تعداد نو بیان کی (۴) نماز فجر میں بمقام نخلہ درمیان مکہ مکرمہ و طائف کے (۵) وہ جن اپنی قوم میں جاکر

ع ۲ ۔ ۱۰

عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲

سنا ؎ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے ؎ تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳ وَّاَنَّهٗ كَانَ

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ ؎ اور یہ کہ ہم میں کا

يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ

بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا ؎ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہرگز آدمی

الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ

اور جن اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے ؎ اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے

يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا

کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے ؎ تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور یہ کہ انھوں نے ؎ گمان کیا

كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ

جیسا تمہیں گمان ہے ؎ کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا ؎

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا

تو اسے پایا کہ ؎ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے ؎ اور یہ کہ ہم ؎ پہلے آسمان میں سننے کے لیے

مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹ وَّ

کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب ؎ جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے ؎ اور

(۶) جو اپنی فصاحت و بلاغت و خوبی مضامین و علو معنی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے (۷) یعنی توحید و ایمان کی (۸) جیسا کہ کفار کہتے ہیں (۹) [illegible] (۱۰) [illegible] (۱۱) [illegible] (۱۲) [illegible] (۱۳) [illegible] (۱۴) [illegible] (۱۵) [illegible] (۱۶) [illegible] (۱۷) [illegible] (۱۸) [illegible] (۱۹) [illegible]

وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ زمین والوں سے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے کوئی بھلائی

رَشَدًا ۟ۙ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآىِٕقَ

چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں ف۲۲ کچھ نیک ہیں ف۲۳ اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے

قِدَدًا ۟ۙ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ

ہوئے ہیں ف۲۴ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر اس کے قبضہ

هَرَبًا ۟ۙ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا

سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی ف۲۴ اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ

یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۟ۙ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ

کسی کمی کا خوف ف۲۵ اور نہ زیادتی کا ف۲۶ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم ف۲۷

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۟ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا

تو جو اسلام لائے انہوں نے بھلائی سوچی ف۲۸ اور رہے ظالم ف۲۹ وہ جہنم کے

لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۟ۙ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً

ایندھن ہوئے ف۳۰ اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر وہ ف۳۱ راہ پر سیدھے رہتے ف۳۲ تو ضرور ہم

غَدَقًا ۟ۙ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ

انہیں وافر پانی دیتے ف۳۳ کہ اس پر انہیں جانچیں ف۳۴ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ف۳۵ وہ اسے

(۲۰) ہماری اس بندش اور روک سے (۲۱) قرآن کریم سننے کے بعد (۲۲) مومن مخلص متقی ابرار (۲۳) فرقے ہیں مختلف (۲۴) یعنی قرآن پاک (۲۵) یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا (۲۶) بدیوں کی (۲۷) حق سے پھرے ہوئے کافر (۲۸) اور راہ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا (۲۹) کافر راہ حق سے پھرنے والے (۳۰) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن آتش جہنم کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے (۳۱) یعنی انسان (۳۲) یعنی دین حق و طریقہ اسلام پر (۳۳) کثیر مراد وسعت رزق ہے اور یہ تنگی اس وقت کا سبب کہ ہوئی جب تک وہ بارش سے محروم کر دیئے گئے تھے معنی یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انہیں کثیر پانی دیتے [illegible] (۳۴) کہ وہ کیسی شکر گزاری کرتے ہیں (۳۵) قرآن سے یا توحید یا عبادت سے

عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾

چڑھتے عذاب میں ڈالے گا ف۳۶ اور یہ کہ مسجدیں ف۳۷ اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو ف۳۸

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾

اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ ف۳۹ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا ف۴۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں ف۴۱

ع ۹

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ

تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے کسی

لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّ

برے بھلے کا مالک نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا ف۴۲ اور

لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ

ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہنچاتا اور اس کی رسالتیں ف۴۳ اور

مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ﴿٢٣﴾

جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے ف۴۴ تو بے شک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں

حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ

یہاں تک کہ جب دیکھیں گے ف۴۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور

اَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ

کس کی گنتی کم ف۴۶ تم فرماؤ میں نہیں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا میرا رب

(۳۶) جس کی شدت دم بدم بڑھے گی (۳۷) یعنی وہ مکان جو نماز کے لئے بنائے گئے (۳۸) جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے (۳۹) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطن نخلہ میں وقت فجر (۴۰) یعنی نماز پڑھنے (۴۱) کیونکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت و تلاوت اور آپ کے صحابہ کی اقتدا نہایت عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انہوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور ایسے مثل کا کلام نہ سنا تھا (۴۲) جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ (۴۳) یہ میرا فرض ہے جس کو ادا کرتا ہوں (۴۴) اور توحید پر ایمان نہ لائے (۴۵) وہ عذاب (۴۶) کافر یا مومن کی یعنی اس روز کافروں کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے شان نزول حضرت نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی

لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۞ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ

دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی

تَبْتِيلًا ۞ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۞

کے ہو رہو وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۞ وَذَرْنِي وَ

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو اور مجھ پر چھوڑو ان

الْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۞ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَ

جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں

جَحِيمًا ۞ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۞ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ

اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب جس دن تھرتھرائیں گے زمین

وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۞ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا

اور پہاڑ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے

شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۞ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ

کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے تو فرعون نے اس رسول

الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۞ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا

کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا پھر کیسے بچو گے اگر کفر کرو اس دن

بقیہ صفحہ ۱۰۳۳ - [illegible] اسی سورت میں ہے [illegible] (۲) [illegible] حروف و مخارج کے ساتھ [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شغب سے امن ہوتی ہے [illegible] (۱۱) [illegible] عبادت کے لئے خوب فراغت کا ہے (۱۲) رات و دن کے تمام اوقات میں تسبیح نماز و تلاوت قرآن شریف درس علم وغیرہ کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی قراءت کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو (۱۳) یعنی عبادات میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علائق قطع ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے (۱۴) اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو (۱۵) [illegible] (۱۶) بدر تک یا قیامت تک (۱۷) آخرت میں (۱۸) ان کے [illegible] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی (۱۹) وہ قیامت کا دن ہوگا (۲۰) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۱) مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں (۲۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۲۳) عذاب الٰہی سے (۲۴) دنیا میں (۲۵) یعنی قیامت کے دن جو نہایت ہولناک ہوگا

يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ۟ۖ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا ف۲۶ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ

بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ف۲۷ بے شک تمہارا رب

يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ

جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ

تمہارے ساتھ والی ف۲۸ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ

رات کا شمار نہ ہو سکے گا ف۲۹ تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو ف۳۰ اسے معلوم ہے کہ

سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ

عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا

فضل تلاش کرنے ف۳۱ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے ف۳۲ تو جتنا قرآن

مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

میسر ہو پڑھو ف۳۳ اور نماز قائم رکھو ف۳۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض

(۲۶) اپنی شدت و دہشت سے (۲۷) ایمان و طاعت اختیار کر کے (۲۸) تمہارے صحابہ کی وہ بھی قیام لیل میں آپ کا اتباع کرتے ہیں (۲۹) اور ضبط اوقات نہ کر سکو گے (۳۰) یعنی شب کا قیام معاف فرمایا مسئلہ اس آیت سے نماز میں مطلق قراءت کی فرضیت ثابت ہوئی مسئلہ اقل درجہ قراءت مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں (۳۱) یعنی تجارت و طلب علم کے لئے (۳۲) ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا (۳۳) اس سے پہلا حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنج گانہ نمازوں سے منسوخ ہو گیا (۳۴) یہاں نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں

حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا

دو ۴۵ اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر

وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ع ۱۴

سورۃ المدثر مکیۃ ۴ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۵۶ — رکوعاتہا ۲

سورۂ مدثر مکی ہے ۱ — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿١﴾ قُمْ فَأَنذِرْ ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿٤﴾ وَ

اے بالاپوش اوڑھنے والے ۲ کھڑے ہو جاؤ ۳ پھر ڈر سناؤ ۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ۵ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ۶ اور

الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿٥﴾ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ﴿٦﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿٧﴾ فَإِذَا نُقِرَ

بتوں سے دور رہو اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ۷ اور اپنے رب کے لیے صبر کیے رہو ۸ پھر جب

فِي النَّاقُورِ ﴿٨﴾ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿٩﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿١٠﴾

صور پھونکا جائے گا ۹ تو وہ دن کڑا دن ہے کافروں پر آسان نہیں ۱۰

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿١٢﴾ وَ

اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ۱۱ اور اسے وسیع مال دیا ۱۲ اور

بَنِينَ شُهُودًا ﴿١٣﴾ وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿١٥﴾

بیٹے دیے سامنے حاضر رہتے ۱۳ اور میں نے اس کے لیے طرح طرح کی تیاریاں کیں ۱۴ پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ۱۵

(۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا [illegible] اور [illegible] صدقہ [illegible] اور مسند دارمی میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں [illegible]

(۱) سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھپن آیتیں [illegible] (۲) یہ خطاب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے [illegible] حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ

(۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا [illegible] (۶) [illegible] نجاست سے کیونکہ نماز کے لئے طہارت [illegible]

[illegible]

(۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) اس میں اشارہ ہے کہ [illegible] (۱۱) [illegible] ولید بن مغیرہ مخزومی [illegible] (۱۲) [illegible] (۱۳) [illegible]

كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿١٦﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ

ہرگز نہیں ف۱۶ وہ تو ہماری آیتوں سے عناد رکھتا ہے قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں بیشک وہ سوچا اور دل میں

وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ

کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا پھر

عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾

تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا

إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾

یہ نہیں مگر آدمی کا کلام ف۱۸ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے دوزخ میں دھنساتا ہوں اور تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے

لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَا

نہ چھوڑے نہ لگی رکھے ف۱۹ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے ف۲۰ اس پر انیس داروغہ ہیں ف۲۱ اور ہم نے

أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ

دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ

كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا

کو ف۲۲ اس لئے کہ کتاب والوں کو یقین آئے ف۲۳ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے

إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ

ف۲۴ اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور دل کے روگی

انہیں کسب معاش کے لئے سفر کی حاجت نہ تھی سب کے سب ان کے سامنے رہتے ان میں تین مشرف باسلام ہوئے خالد اور ہشام اور ولید بن ولید (۱۴) جاہ و ریاست بھی اور طول عمر بھی (۱۵) مال و اولاد میں (۱۶) ... کے بعد ولید کے مال و اولاد میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہو گیا (۱۷) شان نزول جب حٰم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اپنی قوم کی مجلس میں آ کر کہا کہ خدا کی قسم میں نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ابھی ایک کلام سنا وہ آدمی کا کلام ہے نہ جن کا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی ہے وہ کلام سب پر غالب رہے گا قریش کو اس کی اس بات سے بہت غم ہوا اور یہ بات مشہور ہو گئی کہ ولید آبائی دین سے برگشتہ ہو گیا ابو جہل نے ولید کو ہموار کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آ کر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا یہ غم کیسا ابو جہل نے کہا غم کیسے نہ ہو قریش تیرے خرچ کے لئے روپیہ جمع کریں گے انہیں خیال ہے کہ تو نے محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کلام کی تعریف اس لئے کی ہے کہ تجھے ان کے دسترخوان کا بچا ہوا کھانا مل جائے اس پر وہ بہت طیش میں آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب بھی سیر ہو کر کھانا کھاتے ہیں ان کے دسترخوان پر کیا بچے گا پھر ابو جہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آ کر کہنے لگا تمہیں خیال ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجنون ہیں کیا تم نے ان میں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی سب نے کہا ہرگز نہیں کہنے لگا تم انہیں کاہن سمجھتے ہو کیا تم نے انہیں کبھی کہانت کرتے دیکھا سب نے کہا نہیں کہا تم انہیں شاعر خیال کرتے ہو کیا تم نے کبھی انہیں شعر کہتے پایا سب نے کہا نہیں کہا تم انہیں کذاب کہتے ہو کیا تمہارے تجربہ میں کبھی انہوں نے جھوٹ بولا سب نے کہا نہیں اور قریش میں آپ کا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے پھر قریش نے کہا کہ یہ بات کیا ہے تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہو گا کہ ان کی بدولت دوست اور رشتہ دار اور باپ بیٹے سے جدا ہو جاتے ہیں یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دل میں اثر کر جاتا ہے اس کا منشاء یہ ہے کہ وہ جادو ہے اس آیت کریمہ میں اس کا ذکر ہے (۱۸) ... کسی کا گوشت پوست حال کی دہنے دے بلکہ مستحق عذاب کو گرفتار کرے اور گرفتار کو جلائے اور جب جل جائیں پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا

مریض (۲۴) اور کافر کہیں اس اچنبھے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے

مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا

یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور

يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾

تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ (۲۵) تو نہیں مگر آدمی کے لیے نصیحت ہاں ہاں چاند کی قسم

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾

اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب اجالا ڈالے (۲۶) بے شک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍ

آدمیوں کو ڈراوا اسے جو تم میں چاہے کہ آگے آئے (۲۷) یا پیچھے رہے (۲۸) ہر جان

بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ

اپنی کرنی (اعمال) میں گروی ہے مگر دہنی طرف والے (۲۹) باغوں میں

يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا

پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا

ہم (۳۰) نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے (۳۱) اور بیہودہ

بقیہ صفحہ ۱۰۳۷ - (۹) ملاکر (۲۰) فرشتے یک مخلوق اور عدد ان کے ساتھی (۲۱) کہ حکمت الٰہی پر معترض ہو کر اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں انیس کیوں ہوئے (۲۲) یعنی یہود کو یہ تعداد اپنی کتابوں کے مطابق دیکھ کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق کا یقین حاصل ہو (۲۳) یعنی اہل کتاب میں سے جو ایمان لائے ان کا اعتقاد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور زیادہ ہو جائے کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہے اس لیے کتب سابقہ کے مطابق ہوتی ہے (۲۴) جن کے دلوں میں شک ہے (۲۵) یعنی جہنم اور اس کی صفت یا آیات قرآن (۲۶) خوب روشن ہو جائے (۲۷) نیکی یا جنت کی طرف ایمان لا کر (۲۸) کفر اختیار کر کے بدی اور عذاب میں گرفتار ہو (۲۹) جنہوں نے اپنی گردنیں نیکیاں کر کے چھڑا لیں اور اپنے آپ کو آزاد کرا لیا وہ اپنے رب کی رحمت سے متمتع ہیں (۳۰) دنیا میں (۳۱) یعنی مسکینوں پر صدقہ نہ کرتے تھے

وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا

اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو ۳۲ جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں

الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

موت آئی تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ۳۳ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے

مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ

منہ پھیرتے ہیں ۳۴ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے بھاگے ہوں ۳۵ بلکہ ان میں

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ

کا ہر شخص چاہتا ہے کہ کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دے دئیے جائیں ۳۶ ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا

الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ

ڈر نہیں ۳۷ ہاں ہاں بیشک وہ ۳۸ نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت لے اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

جب اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا

آیاتہا ۴۰ رکوعاتہا ۲	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۃ القیٰمۃ مکیۃ ۳۱

سورۂ قیامہ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ اَيَحْسَبُ

روز قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر ملامت کرے ۲ کیا آدمی ۳

(۳۲) جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور جزا دی جائے گی مراد اس سے روز قیامت ہے (۳۳) یعنی انبیاء و ملائکہ و شہداء و صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شافع بنایا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے کافروں کی شفاعت نہ کریں گے تو جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شفاعت بھی میسر نہ آئے گی (۳۴) یعنی مواعظ قرآن سے اعراض کرتے ہیں (۳۵) یعنی مشرکین نادانی و بے وقوفی میں گدھے کی مثل ہیں جس طرح شیر کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہے اسی طرح یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن سن کر بھاگے جاتے ہیں (۳۶) کفار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم ہرگز آپ کا اتباع نہ کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے فلاں بن فلاں کے نام ہم اس میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیتے ہیں (۳۷) کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خوف ہوتا تو دلائل قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ حیلہ بازیاں نہ کرتے (۳۸) قرآن شریف

(۱) سورۂ قیامہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس آیتیں ایک سو ننانوے کلمے چھ سو باون حرف ہیں (۲) جو خود متقی و کثیر الطاعۃ ہو ... کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے (۳) یہاں آدمی سے مراد کافر منکر بعث ہے شان نزول یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں جب بھی میں نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کرے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھر جانے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں مل جانے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا ہماری قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیسے نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے

الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝۳ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ

یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنا

بَنَانَهُ ۝۴ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝۵ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ

دیں ف۴ بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے ف۵ پوچھتا ہے قیامت کا دن

الْقِيَامَةِ ۝۶ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝۷ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝۸ وَجُمِعَ الشَّمْسُ

کب ہوگا پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی ف۶ اور چاند گہے گا ف۷ اور سورج اور

وَالْقَمَرُ ۝۹ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝۱۰ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝۱۱

چاند ملادیے جائیں گے ف۸ اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ف۹ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝۱۲ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ

اس دن تیرے رب ہی کی طرف جاکر ٹھہرنا ہے ف۱۰ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا

وَأَخَّرَ ۝۱۳ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝۱۴ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝۱۵

جائے گا ف۱۱ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں سب لا ڈالے

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝۱۶ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝۱۷

جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ف۱۲ بیشک اس کا محفوظ کرنا ف۱۳ اور پڑھنا ف۱۴ ہمارے ذمہ ہے

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝۱۸ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝۱۹ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ

تو جب ہم اسے پڑھ چکیں ف۱۵ اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ف۱۶ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی

(۴) یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کر دیں اور ان کی ہڈیاں ان کے موقع پر پہنچا دیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے دی جائیں تو بڑی کا کیا کہنا (۵) انسان کا انکار بعث اشتباہ اور عدم دلیل سے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ مستقبل میں بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریق استہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا (مسئلہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کے معنی میں فرمایا کہ روز بعث و حساب و جزاء سے جو اس کے سامنے ہے منکر ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی گناہ کو مقدم کرتا ہے اور توبہ کو موخر کرتا رہتا ہے کہتا رہتا ہے اب توبہ کروں گا اب عمل کروں گا یہاں تک کہ موت آ جاتی ہے اور وہ بری حالت میں مبتلا ہوتا ہے (۶) اور حیرت سے اس کی یہ حالت ہوگی (۷) اور بے نور ہو جائے گا اور روشنی زائل ہو جائے گی (۸) یعنی دونوں طلوع میں ہم رنگ ہوں گے دونوں مغرب سے طلوع کریں گے دونوں بے نور ہوں گے (۹) جو اس حال وحشت سے رہائی ملے (۱۰) تمام خلق اس کے حضور حاضر ہوگی حساب کیا جائے گا جزا دی جائے گی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا (۱۱) جو اس نے کیا ہے (۱۲) شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبریل امین کے وحی پہنچا کر فارغ ہونے سے قبل یاد فرمانے کی سعی فرماتے تھے اور جلد جلد پڑھتے اور زبان اقدس کو حرکت دیتے اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشقت گوارا نہ فرمائی اور قرآن کریم کو سینہ پاک میں محفوظ کرنا اور زبان اقدس پر جاری فرمانا اپنے ذمہ کرم پر لیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرما کر حضور کو مطمئن فرما دیا (۱۳) آپ کے سینہ پاک میں (۱۴) آپ کا (۱۵) یعنی جبریل آپ پر وحی پڑھ چکیں (۱۶) اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی بغور سنتے اور جب وحی تمام ہو جاتی تب پڑھتے تھے

الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا

دنیا کو دوست رکھتے ہو ۱۹ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو کچھ منہ اس دن ۲۰ تر و تازہ ہوں گے ۲۱ اپنے رب کو

نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّا

دیکھتے ۲۲ اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ۲۳ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر کو توڑ دے ۲۴ ہاں ہاں

إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ

جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ۲۵ اور کہیں گے ۲۶ کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے ۲۷ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ۲۸ اور

السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ۲۹ اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے ۳۰ اس نے ۳۱ نہ تو سچ مانا ۳۲ اور نہ

صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾ أَوْلَىٰ

نماز پڑھی ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ۳۳ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا ۳۴ تیری خرابی

لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ

آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی ۳۵ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا

سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

جائے گا ۳۶ کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے ۳۷ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ۳۸

فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ

پھر ٹھیک بنایا ۳۹ تو اس سے ۴۰ دو جوڑ بنائے ۴۱ مرد اور عورت کیا جس نے یہ کچھ کیا

(۱۹) یعنی تمہیں دنیا کی چاہت ہے (۱۸) [illegible] قیامت (۱۹) اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم سے [illegible] چہروں سے انوار [illegible] (۲۰) [illegible] الٰہی کی [illegible] اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی میسر آئے گا یہی اہلِ سنت کا عقیدہ [illegible] حدیث [illegible] (۲۱) [illegible] یہ کفار کا حال ہے (۲۲) [illegible] شدت [illegible] (۲۳) [illegible] (۲۴) جو اس سے قریب ہوں گے (۲۵) [illegible] (۲۶) [illegible] (۲۷) [illegible] (۲۸) یعنی موت کی [illegible] دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں [illegible] شدت [illegible] کے ساتھ آخرت کی سختیاں (۲۹) یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی ان میں فیصلہ فرمائے گا (۳۰) یعنی انسان [illegible] ابوجہل [illegible] (۳۱) رسالت اور قرآن کو (۳۲) ایمان لانے سے (۳۳) متکبرانہ شان سے [illegible] (۳۴) [illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی [illegible] تیری خرابی [illegible] (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) [illegible] پہاڑوں کے درمیان [illegible] صاحبِ شوکت و قوت [illegible] اور جنگِ بدر میں ابوجہل [illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] (۳۵) [illegible] آخرت میں [illegible] (۳۶) رحم میں [illegible] (۳۷) انسان بنایا

يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ

دن جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے ف۱۶ اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر ف۱۷

مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ

مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے

مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا

کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے ف۱۸ بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش

قَمْطَرِيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ

نہایت سخت ہے ف۱۹ تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور

سُرُوْرًا ﴿١١﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا

شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیے جنت میں تختوں پر

عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً

تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر (سخت سردی) ف۲۰ اور اس کے ف۲۱

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ

سایے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیے گئے ہوں گے ف۲۲ اور ان پر چاندی کے برتنوں اور

مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا

کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ف۲۳ ساقیوں نے انہیں

(۱۶) یعنی شدت اور سختی (۱۷) قتادہ نے کہا کہ اس دن کی شدت اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ آسمان پھٹ جائیں گے ستارے گر پڑیں گے چاند سورج بے نور ہو جائیں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کوئی عمارت باقی نہ رہے گی اس کے بعد بیان فرمایا جاتا ہے کہ ان کے اعمال ریا و نمائش سے خالی ہیں (۱۸) یعنی ایسی حالت میں جب کہ خود انہیں کھانے کی حاجت و خواہش ہو اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھلاتے ہیں شان نزول یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جو لائے حضرت خاتون جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین ایک روز یتیم ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا (۱۹) لہٰذا ہم اپنے عمل کی جزا یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے یہ عمل اس لئے ہے کہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں (۲۰) یعنی گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف وہاں نہ ہوگی (۲۱) یعنی جنتی درختوں کے (۲۲) کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں خوشے باسانی لے سکیں (۲۳) جنتی برتن چاندی کے ہوں گے اور چاندی کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آبگینہ کے صاف شفاف ہوں گے کہ ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی

تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا

پورے اندازہ پر رکھا ہوگا ۲۴ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے ۲۵ جس کی ملونی ادرک ہوگی ۲۶ وہ ادرک کیا ہے

فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ

جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں ۲۷ اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے ۲۸

إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ

جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے ۲۹ اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین

نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ

دیکھے ۳۰ اور بڑی سلطنت ۳۱ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے ۳۲ اور قنادیز کے ۳۳

وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ

اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے ۳۴ اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی ۳۵ ان سے

هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے ۳۶ اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی ۳۷ بے شک ہم نے تم پر ۳۸

عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ

قرآن بتدریج اتارا ۳۹ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو ۴۰ اور ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے

آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ

کی بات نہ سنو ۴۱ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو ۴۲ اور کچھ رات میں

(۲۴) یعنی پینے والوں کی رغبت کی قدر [illegible] (۲۵) شراب طہور کے [illegible] (۲۶) اس کی آمیزش سے شراب کی لذت [illegible] اہل جنت [illegible] (۲۷) [illegible] (۲۸) [illegible] (۲۹) [illegible] (۳۰) [illegible] (۳۱) [illegible] (۳۲) یعنی باریک ریشم کے (۳۳) یعنی دبیز ریشم کے (۳۴) حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے [illegible] (۳۵) [illegible] (۳۶) [illegible] (۳۷) [illegible] (۳۸) [illegible] (۳۹) [illegible] (۴۰) [illegible] (۴۱) [illegible] (۴۲) [illegible]

نماز فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر مراد ہیں

فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

سے سجدہ کرو ۴۳ اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو ۴۴ بے شک یہ لوگ ۴۵ پاؤں تلے کی دنیا عزیز رکھتے ہیں ۴۶

وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ

اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ۴۷ ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند

اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ

مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ۴۸ ان جیسے اور بدل دیں ۴۹ بے شک یہ نصیحت ہے ۵۰

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ

تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ۵۱ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

اللہ چاہے ۵۲ بے شک وہ علم و حکمت والا ہے اپنی رحمت میں لیتا ہے ۵۳

فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

جسے چاہے ۵۴ اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۵۵

ع ۲ ۲۰

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ ۳۳ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۵۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ مرسلت مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾

قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگاتار ۲ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں پھر ابھار کر اٹھانے والیاں ۳

(۴۳) یعنی مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھو۔ اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا گیا (۴۴) یعنی رات کے بعد نوافل پڑھتے رہو اس میں نماز تہجد آ گئی بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مراد ذکر ہے مقصود یہ ہے کہ روز و شب کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے ذکر الٰہی میں مشغول رہو (۴۵) یعنی کفار (۴۶) یعنی محبت دنیا میں گرفتار ہیں (۴۷) یعنی روز قیامت جس کی شدتیں کفار پر بہت بھاری ہوں گی۔ اس پر ایمان لاتے نہ اس کے لئے عمل کرتے ہیں (۴۸) انہیں ہلاک کر دیں اور بجائے ان کے (۴۹) جو اطاعت شعار ہوں (۵۰) تمام خلق کے لئے (۵۱) اس کی طاعت بجا لا کر اور اس کے رسول کا اتباع کر کے (۵۲) یعنی تم جو کچھ چاہتے ہو اللہ کی مشیت سے چاہتے ہو (۵۳) یعنی جنت میں داخل فرماتا ہے (۵۴) یعنی ایمان عطا فرما کر (۵۵) ظالموں سے مراد کافر ہیں۔ (۱) سورۂ مرسلات مکیہ ہے اس میں دو رکوع پچاس آیتیں ایک سو اسی کلمے آٹھ سو سولہ حرف ہیں شان نزول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ والمرسلات شب جن میں نازل ہوئی ہم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب سعادت میں تھے جب منیٰ کی غار میں پہنچے المرسلات نازل ہوئی ہم حضور سے اس کو پڑھتے تھے اور حضور اس کی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جست کی ہم اس کو مارنے کے لئے بڑھے وہ بھاگ گیا حضور نے فرمایا تم اس کی بدی سے بچائے گئے وہ تمہاری بدی سے یہ غار منیٰ میں غار والمرسلات کے نام سے مشہور ہے (۲) ان آیتوں میں جو قسمیں مذکور ہیں وہ پانچ صفات ہیں جن کے موصوفات ظاہر میں مذکور نہیں ہیں اسی لئے مفسرین نے ان کی تفسیر میں بہت وجوہ ذکر کئے ہیں بعض نے یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی قرار دی ہیں بعض نے ملائکہ کی بعض نے آیات قرآنی کی بعض نے نفوس کاملہ کی جو تکمیل کے لئے ابدان کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ ریاضتوں اور مجاہدوں سے ماسوائے حق کو اڑا دیتے ہیں پھر تمام اعضاء میں اس اثر کو پھیلاتے ہیں پھر حق و باطل میں فرق کرتے ہیں اور ذات الٰہی کے سوا ہر شئے کو ہالک دیکھتے ہیں پھر ذکر کا القاء کرتے ہیں اس طرح کہ دلوں میں اور زبانوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ ذکر کی ہے کہ پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں اور باقی دو فرشتوں کی ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ قسم ان ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں ان سے مراد عذاب کی ہوائیں ہیں (عاصف و قتال وغیرہ) (۳) یعنی رحمت کی ہوائیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں اس کے بعد جو صفتیں مذکور ہیں وہ قول اخیر پر جماعات ملائکہ کی ہیں ابن کثیر نے کہا ہے کہ [illegible] جماعات ملائکہ مراد ہونے پر اجماع ہے

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا

پھر حق کو خوب جدا کرنے والیاں پھر ان کی قسم جو ذکر کا القا کرتی ہیں حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو بیشک جس

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾

بات کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ضرور ہونی ہے پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ

اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دیئے جائیں اور جب رسولوں کا وقت آئے کس دن کے لیے

اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾

ٹھہرائے گئے تھے روز فیصلہ کے لیے اور تو کیا جانے وہ روز فیصلہ کیا ہے

وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

جھٹلانے والوں کی اس دن خرابی کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان

الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ

کے پیچھے پہنچائیں گے مجرموں کے ساتھ ہم یہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ

کی خرابی کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا پھر اسے ایک

قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

محفوظ جگہ میں رکھا ایک معلوم اندازہ تک پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر

[illegible]

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾

اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی — کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا

أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم

تمہارے زندوں اور مُردوں کی ۱۷ — اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے ۱۸ اور ہم نے تمہیں خوب

مَّاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا

میٹھا پانی پلایا ۱۸ — اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ۱۹ — چلو اس کی طرف ۲۰ جسے

كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾

جھٹلاتے تھے — چلو اس دھوئیں کے سایہ کی طرف جس کی تین شاخیں ۲۱

لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾

نہ سایہ دے ۲۲ نہ لپٹ سے بچائے ۲۳ — بے شک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے ۲۴

كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾ هَٰذَا

جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں — اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی — یہ

يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ

دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے ۲۵ — اور نہ انہیں اجازت ملے کہ عذر کریں ۲۶ — اس

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَ

دن جھٹلانے والوں کی خرابی — یہ ہے فیصلہ کا دن — ہم نے تمہیں جمع کیا ۲۷ اور

(۱۷) کہ زندے اس کی پشت پر رہتے ہیں اور مُردے اس کے بطن میں (۱۸) یعنی پہاڑوں کے (۱۸) یعنی چشمے اور منبع پیدا کر کے یہ تمام باتیں مُردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں (۱۹) روزِ قیامت کافروں سے کہا جائے گا کہ جس عذاب کا تم انکار کرتے تھے اس کی طرف چلو (۲۰) یعنی اس عذاب کی طرف (۲۱) اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائے گا ایک شاخ کافر کے سر پر، ایک اس کے داہنی اور ایک اس کے بائیں اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہو گا جب کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے اس کے بعد جہنم کے دھوئیں کی شان بیان فرمائی جاتی ہے کہ وہ ایسا ہے کہ (۲۲) جس سے کچھ راحت ہو (۲۳) آتشِ جہنم کی (۲۴) بھی اتنی بڑی (۲۵) نہ کوئی ایسی حجت پیش کر سکیں گے جو انہیں کام دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت بہت سے مواقع ہوں گے بعض میں کلام کریں گے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے (۲۶) اور درحقیقت ان کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہو گا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کر دی گئیں اور آخرت کے لئے کوئی جائے عذر باقی نہیں رہی لیکن انہیں یہ خیال فاسد ہے کہ کچھ حیلے بہانے ہیں جیسے پیش کر لیں اجازت نہ ہو گی۔ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا جس نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو بھلایا اس کے احسانوں کی ناسپاسی کی (۲۷) اے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والو

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

سب اگلوں کو ۲۸ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو ۲۹ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔ بے شک ڈر والے ۳۰ سایوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں جو ان کا جی چاہے ۳۱ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا ۳۲ اپنے اعمال کا صلہ ۳۳ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ۳۴ کچھ دن کھا لو اور برت لو ۳۵ ضرور تم مجرم ہو ۳۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی پھر اس ۳۷ کے بعد کون سی بات پر ایمان لائیں گے ۳۸

(۲۸) جو تم سے پہلے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے تمہارا ان کا سب کا حساب کیا جائے گا اور تمہیں انہیں سب پر عذاب کیا جائے گا (۲۹) اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکو تو بچالو یہ تہدید و توبیخ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر چل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے (۳۰) جو عذاب الٰہی کا خوف رکھتے تھے جنتی درختوں کے (۳۱) اس سے لذت اٹھاتے ہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل جنت کو ان کے حسب مرضی نعمتیں ملیں گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں آدمی کو جو میسر آتا ہے اسی پر راضی ہونا پڑتا ہے اور اہل جنت سے کہا جائے گا (۳۲) لذیذ طعام جس میں ذرا بھی تنغص کا شائبہ نہیں (۳۳) ان طاعات کا جو تم دنیا میں بجا لاتے تھے (۳۴) اس کے بعد تہدید کے طور پر کفار کو خطاب کیا جاتا ہے کہ اے دنیا میں تکذیب کرنے والو تم دنیا میں (۳۵) اپنی موت کے وقت تک (۳۶) کافر ہو الٰہی عذاب کے مستحق ہو (۳۷) قرآن شریف (۳۸) یعنی قرآن شریف کتب الٰہیہ میں سب سے آخر کتاب ہے اور بہت ظاہر معجزہ ہے اس پر ایمان نہ لائے تو پھر ایمان لانے کی کوئی صورت نہیں

سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ ۷۸ — آیاتها ۴۰ — رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ نبا مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

یہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ف۲ ف۳ بڑی خبر کی ف۴ جس میں وہ کئی

مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ

راہ ہیں ف۵ ہاں ہاں اب جان جائیں گے ف۶ پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ف۷ کیا ہم نے

الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّ

زمین کو بچھونا نہ کیا ف۸ اور پہاڑوں کو میخیں ف۹ اور تمہیں جوڑے بنایا ف۱۰ اور

جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ

تمہاری نیند کو آرام کیا ف۱۱ اور رات کو پردہ پوش کیا ف۱۲ اور دن کو روزگار کے

مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾

لئے بنایا ف۱۳ اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں (تعمیر کیں) ف۱۴ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا ف۱۵

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾

اور پھر بدلیوں سے زور کا پانی اتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ

اور گھنے باغ ف۵ بے شک فیصلہ کا دن ف۶ ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور

(۱) سورۂ نبا اس کو سورۂ تساؤل اور سورۂ عمّ یتساءلون بھی کہتے ہیں یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو ستر کلمے نو سو ستر حرف ہیں (۲) کفار قریش (۳) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرمائی تو انہوں نے آپس میں باہم گفتگوئیں شروع کیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں اس آیت میں ان کی گفتگوؤں کا بیان ہے اور تفخیم شان کے لئے استفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے (۴) بڑی خبر سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ (۵) کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن (۶) اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو (۷) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائب قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور بعد فنا پھر حساب و جزا کے لئے پیدا کرنے پر قادر ہے (۷) کہ تم اس میں رہو اور وہ تمہاری قرار گاہ ہو (۸) جن سے زمین ثابت و قائم رہے (۹) مرد و عورت (۱۰) تمہارے جسموں کے لئے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو (۱۱) جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپا لیتی ہے (۱۲) کہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل یعنی روزی تلاش کرو (۱۳) جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کہنگی و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی مراد ان چنائیوں سے سات آسمان ہیں (۱۴) یعنی آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی (۵) تو جس نے ایسی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب ہے ان اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل اس برہان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں (۶) ثواب و عذاب کے لئے

فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ

پھونکا جائے گا ف۱۷ تو تم چلے آؤ گے ف۱۸ فوجوں کی فوجیں　اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا ف۱۹ اور

سُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾

پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا　بے شک جہنم تاک میں ہے

لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا

سرکشوں کا ٹھکانا　اس میں قرنوں (مدتوں) رہیں گے ف۲۰　اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے

وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا

اور نہ کچھ پینے کو　مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ　جیسے کو تیسا بدلہ ف۲۱　بے شک انہیں حساب

یَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ

کا خوف نہ تھا ف۲۲　اور انہوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں　اور ہم نے ف۲۳ ہر چیز گن کر رکھ

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾

لکھی ہے ف۲۴　اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب　بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ف۲۵

حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ

باغ ہیں ف۲۶ اور انگور　اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی　اور چھلکتا جام ف۲۷　جس میں نہ کوئی

فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ

بیہودہ بات سنیں　نہ جھٹلانا ف۲۸　صلہ تمہارے رب کی طرف سے ف۲۹ نہایت کافی عطا　وہ جو رب ہے آسمانوں کا

ع ۱

(۱۷) اور وہاں سے محشر ... (۱۸) اپنی قبروں سے حساب کے لئے موقف کی طرف (۱۹) اور اس میں راہیں بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے (۲۰) یعنی بے نہایت ... ہمیشہ رہیں گے (۲۱) جیسے عمل ویسی جزا جیسا ... عذاب ان کو ہو گا (۲۲) کیونکہ وہ مرنے کے بعد جینے کے منکر تھے (۲۳) لوح محفوظ میں (۲۴) ان کے تمام نیک و بد اعمال ہمارے علم میں ہیں ان پر جزا دیں گے اور آخرت میں ... عذاب ان سے کم ... گا (۲۵) جنت میں جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مراد حاصل ہوگی (۲۶) جن میں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درخت (۲۷) شراب نفیس کا (۲۸) یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا (۲۹) تمہارے اعمال کا

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ﴿٨﴾ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾

اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے ف۱۰

يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا

کافر ف۱۱ کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۲ کیا ہم جب گلی ہڈیاں ہو

نَخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾

جائیں گے ف۱۳ بولے یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے ف۱۴ تو وہ ف۱۵ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۶

فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ﴿١٥﴾ إِذْ نَادَاهُ

جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ف۱۷ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۸ جب اسے اس

رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿١٧﴾

کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ف۱۹ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ف۲۰

فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلَىٰ أَنْ تَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ﴿١٩﴾

اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۱ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۲ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۳

فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ﴿٢١﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ﴿٢٢﴾

پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی ف۲۴ اس پر اس نے جھٹلایا ف۲۵ اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دی ف۲۶ اپنی کوشش میں لگا ف۲۷

فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٤﴾ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ

تو لوگوں کو جمع کیا ف۲۸ پھر پکارا پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ف۲۹ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت

(۹) یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے بحکمِ الٰہی زندہ ہو جائے گی ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا (۱۰) اس دن کی ہول و دہشت سے یہ حال کفار کا ہوگا (۱۱) جو مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو (۱۲) یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس لائے جائیں گے (۱۳) ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کئے جائیں گے (۱۴) یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس کی تکذیب کرتے رہے یہ مقولہ ان کا طریق استہزاء تھا اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو دشوار نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادر برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں (۱۵) نفخۂ اخیرہ (۱۶) جس سے سب جمع کر لئے جائیں گے اور جب نفخۂ اخیرہ ہوگا (۱۷) زندہ ہو کر (۱۸) یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں آپ اس سے غمگین نہ ہوں (۱۹) جو ملک شام میں طور کے قریب ہے (۲۰) اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا (۲۱) کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے (۲۲) یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف (۲۳) اس کے عذاب سے (۲۴) ید بیضا اور عصا (۲۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (۲۶) یعنی ایمان سے اعراض کیا (۲۷) فساد انگیزی کی (۲۸) یعنی جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو (۲۹) یعنی میرے اوپر اور کوئی رب نہیں

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ

دونوں کے عذاب میں پکڑا ف۳۰ بےشک اس میں سیکھ ملتا ہے اسے جو ڈرے ف۳۱ کیا تمہاری

اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ

سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا ف۳۲ مشکل یا آسمان کا اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی ف۳۳ پھر اسے ٹھیک کیا ف۳۴ اس کی رات

لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ

اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی ف۳۵ اور اس کے بعد زمین پھیلائی ف۳۶ اس میں

مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ

سے ف۳۷ اس کا پانی اور چارہ نکالا ف۳۸ اور پہاڑوں کو جمایا ف۳۹ تمہارے اور تمہارے

وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ یَوْمَ یَتَذَكَّرُ

چوپایوں کے فائدہ کو پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی ف۴۰ اس دن آدمی یاد

الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

کرے گا جو کوشش کی تھی ف۴۱ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی ف۴۲ تو وہ جس نے

طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَ

سرکشی کی ف۴۳ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ف۴۴ تو بےشک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے اور

اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ

وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ف۴۵ اور نفس کو خواہش سے روکا ف۴۶ تو بےشک

(۳۰) دنیا میں غرق کیا اور آخرت میں دوزخ میں داخل ہوگا (۳۱) اللہ عزوجل سے۔ اس کے بعد منکرین بعث کو خطاب فرمایا جاتا ہے (۳۲) تمہارا مرنے کے بعد (۳۳) بغیر ستون کے (۳۴) ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں (۳۵) اور آفتاب کو ظاہر فرما کر (۳۶) جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی (۳۷) چشمے جاری فرما کر (۳۸) جسے جاندار کھاتے ہیں (۳۹) روئے زمین پر تاکہ ساکن رہے (۴۰) یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس میں مردے اٹھائے جائیں گے (۴۱) دنیا میں نیک و بد (۴۲) اور تمام خلق اس کو دیکھے (۴۳) حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا (۴۴) آخرت پر اور آخرت کا منکر ہوا (۴۵) اور اس نے جانا کہ اسے روزِ قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے لئے حاضر ہونا ہے (۴۶) حرام چیزوں کی

ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِىْ

یاد کرے ۱۲ ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ۱۳ بلندی والے ۱۴ پاکی والے ۱۵ ایسوں کے ہاتھ

سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَیِّ

لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے ۱۶ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ۱۷ اسے کاہے سے

شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ

بنایا پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ۱۸ پھر اسے راستہ

یَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا

آسان کیا ۱۹ پھر اسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا ۲۰ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ۲۱ کوئی نہیں اس نے

یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا

اب تک پورا نہ کیا جو اسے حکم ہوا تھا ۲۲ تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ۲۳ کہ ہم نے اچھی

الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّ

طرح پانی ڈالا ۲۴ پھر زمین کو خوب چیرا تو اس میں اُگایا اناج اور

عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّ فَاكِهَةً

انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے

وَّ اَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ یَوْمَ

اور دُوب (گھاس) تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ ۲۵ اس دن

(۱۲) اور اس سے پند پذیر ہو (۱۳) اللہ تعالیٰ کے نزدیک (۱۴) رفیع القدر (۱۵) کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے (۱۶) اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوحِ محفوظ سے نقل کرتے ہیں (۱۷) کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے (۱۸) کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مضغہ کی شان میں تکمیلِ آفرینش تک (۱۹) ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا (۲۰) کہ بعد موت بے ستر نہ رہے (۲۱) یعنی بعد موت حساب و جزا کے لئے پھر اس کے واسطے۔ نہ کوئی مقرر کی (۲۲) اس سے رب کا حکم یعنی کافر ایمان لا کر حکمِ الٰہی کو بجا نہ لایا (۲۳) جس میں کھانا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں کس کس کی قدرت ظاہر ہے کس طرح تجزیہ بدل ہوتے ہیں اور کس نظامِ عجیب سے ظاہر میں آتے ہیں اور کس طرح رب عزوجل عطا فرماتا ہے ان عنصروں کا بیان فرمایا جاتا ہے (۲۴) مینہ سے (۲۵) یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کر دے گی

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾

آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے ۲۶

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے ۲۷ کتنے منہ اس دن

مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

روشن ہوں گے ۲۸ ہنستے خوشیاں مناتے ۲۹ اور کتنے مونہوں پر اس دن گرد

غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے ۳۰ یہ وہی ہیں کافر بدکار

ع ۲ ۵

سورۃ التکویر ۸۱ مکیۃ ۷ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۲۹ رکوعہا ۱

سورۂ تکویر مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ

جب دھوپ لپیٹی جائے ۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں ۳ اور جب پہاڑ

سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾

چلائے جائیں ۴ اور جب تھلکی اونٹنیاں ۵ چھوٹی پھریں ۶ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں ۷

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ

اور جب سمندر سلگائے جائیں ۸ اور جب جانوں کے جوڑ بنیں ۹ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے

(۲۶) ان میں سے کسی کی طرف ملتفت نہ ہو گا اپنی ہی پڑی ہوگی (۲۷) قیامت کا حال اور اس کے ہول بیان فرمانے کے بعد مکلفین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے (۲۸) نور ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے (۲۹) اللہ تعالیٰ کے کرم اور رحمت اور اس کی رضا پر اس کے بعد اشقیا کا حال بیان فرمایا جاتا ہے (۳۰) ذلیل حال وحشت زدہ صورت

( ) سورۂ تکویر مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانچ سو تیس حرف ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ روز قیامت کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو چاہئے کہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے (ترمذی) (۲) یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے (۳) بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارہ اپنی جگہ باقی نہ رہے (۴) اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں (۵) جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں اور بیانے کا وقت قریب آگیا ہو (۶) ان کا کوئی چرانے والا ہو نہ نگراں اس روز کی دہشت کا یہ عالم ہو اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں کہ ان کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہو (۷) روز قیامت بعد بعث کہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں پھر خاک کر دیئے جائیں (۸) پھر وہ خاک ہو جائیں (۹) اس طرح کہ نیک نیکوں کے ساتھ ہوں اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ معنیٰ کہ جانیں اپنے جسموں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں

سُئِلَتْ ۝٨ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَاِذَا

پوچھا جائے ف۱۰ کس خطا پر ماری گئی ف۱۱ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝١٣

آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے ف۱۲ اور جب جہنم بھڑکایا جائے ف۱۳ اور جب جنت پاس لائی جائے ف۱۴

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٦

ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ف۱۵ تو قسم ہے ان ف۱۶ کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں ف۱۷

وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝١٧ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

اور رات کی جب پیٹھ دے ف۱۸ اور صبح کی جب دم لے ف۱۹ بے شک یہ ف۲۰ عزت والے رسول

كَرِیْمٍ ۝١٩ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝٢٠ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝٢١

ف۲۱ کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالک عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے ف۲۲ امانت دار ہے ف۲۳

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝٢٣ وَمَا هُوَ

اور تمہارے صاحب ف۲۴ مجنون نہیں ف۲۵ اور بے شک انہوں نے اسے ف۲۶ روشن کنارہ پر دیکھا ف۲۷ اور یہ نبی

عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۝٢٤ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۝٢٥ فَاَیْنَ

غیب بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر

تَذْهَبُوْنَ ۝٢٦ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝٢٧ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

جاتے ہو ف۲۸ وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہان کے لئے اس کے لئے جو تم میں سیدھا ہونا

(۱۰) یعنی اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے (۱۱) یہ سوال قاتل کی توبیخ کے لیے ہے تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی (۱۲) جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے (۱۳) دشمنان خدا کے لئے (۱۴) اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے (۱۵) اس کی نیکی یا بدی (۱۶) ستاروں (۱۷) یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خمسہ متحیرہ کہتے ہیں زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد (کذا روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۱۸) اور اس کی تاریکی ہلکی پڑے (۱۹) اور اس کی روشنی خوب پھیلے (۲۰) قرآن شریف (۲۱) حضرت جبریل علیہ السلام (۲۲) یعنی آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں (۲۳) وحی الٰہی کا (۲۴) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۵) جیسا کہ کفار کہتے ہیں (۲۶) یعنی جبریل امین کو ان کی اصلی صورت میں (۲۷) یعنی آفتاب کے جائے طلوع پر (۲۸) اور کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو

يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾

چاہے ف۲۹ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

سُورَةُ الْانْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ٨٢ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتها ١٩ رکوعها ١

سورۂ انفطار مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا

فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ

دیے جائیں ف۲ اور جب قبریں کریدی جائیں ف۳ ہر جان، جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا ف۴ اور

أَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي

جو پیچھے ف۵ اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے ف۶ جس نے

خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾

تجھے پیدا کیا ف۷ پھر ٹھیک بنایا ف۸ پھر ہموار فرمایا ف۹ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا ف۱۰

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا

کوئی نہیں ف۱۱ بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ف۱۲ اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں ف۱۳ معزز

كَاتِبِينَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ

لکھنے والے ف۱۴ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو ف۱۵ بے شک نکوکار ف۱۶ ضرور چین میں ہیں ف۱۷ اور بے شک

(۲۹) یعنی جس کو حق کا اتباع اور اس پر قیام منظور ہو

(۱) سورۂ انفطار مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، انیس آیتیں، اسی کلمے، تین سو ستائیس حرف ہیں (۲) اور شیریں و شور سب مل کر ایک ہو جائیں (۳) اور ان کے مردے زندہ کر کے نکالے جائیں (۴) عمل نیک یا بد (۵) چھوڑی نیکی یا بدی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث (۶) کہ تو نے باوجود اس کے لطف و کرم کے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی (۷) اور نیست سے ہست کیا (۸) سالم الاعضاء سنتا دیکھتا (۹) اعضاء میں مناسبت رکھی (۱۰) لمبا یا ٹھگنا، خوبصورت یا بدصورت، گورا یا کالا، مرد یا عورت (۱۱) تمہیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہیے (۱۲) اور روزِ جزا کے منکر ہو (۱۳) تمہارے اعمال و اقوال کے (۱۴) فرشتے ہیں (۱۵) تمہارے عملوں سے (۱۶) نیکی بدی ان سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں (۱۷) یعنی مومنین صادق الایمان (۱۸) جنت میں

الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا

بدکار ۱۸ ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ

بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا

سکیں گے اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا

يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

انصاف کا دن جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی ۱۹ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

سورۃ المطففین مکیۃ ۸۳ — آیاتها ۳۶ رکوعها ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ مطففین مکی ہے ۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ

اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں

مَبْعُوثُونَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾

اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے ۲ جس دن سب لوگ ۳ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾

بیشک کافروں کی لکھت ۴ سب سے نیچی جگہ سجّین میں ہے ۵ اور تو کیا جانے سجّین کیسی ہے ۶

(۱۸) فاجر (۱۹) یعنی کوئی کافر کسی کافر کو نفع نہ پہنچا سکے گا (خازن) (۱) سورۂ مطففین ایک قول میں مکیہ ہے اور ایک میں مدنیہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانۂ ہجرت میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو انہتر کلمے اور سات سو تیس حرف ہیں شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابو جہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا (۲) یعنی روزِ قیامت اس روز ذرہ ذرہ کا حساب کیا جائے گا (۳) اپنی قبروں سے اٹھ کر (۴) یعنی ان کے اعمال نامے (۵) سجّین ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے (۶) یعنی وہ سخت ذلت و ہیبت کا مقام ہے

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ
وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ ہے (۷) اس دن (۸) جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲ اِذَا تُتْلٰى
جھٹلاتے ہیں (۹) اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش (۱۰) جب اس پر

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى
ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے (۱۱) اگلوں کی کہانیاں ہیں کوئی نہیں (۱۲) بلکہ ان کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے (۱۳) ہاں ہاں بے شک وہ اس دن (۱۴) اپنے رب کے

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝۱۵ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝۱۶ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا
دیدار سے محروم ہیں (۱۵) پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائے گا یہ ہے

الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۷ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝۱۸
وہ (۱۶) جسے تم جھٹلاتے تھے (۱۷) ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت (۱۸) سب سے اونچا محل علیین میں ہے (۱۹)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝۱۹ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۲۰ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۲۱
اور تو کیا جانے علیین کیسی ہے (۲۰) وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے (۲۱) کہ مقرب (۲۲) جس کی زیارت کرتے ہیں

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۲۲ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ يَنْظُرُوْنَ ۝۲۳ تَعْرِفُ فِيْ
بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں (۲۳) تو ان کے

(۷) جو مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے (۸) جب کہ وہ نوشتہ نکالا جائے گا (۹) اور روز جزا یعنی قیامت کے منکر ہیں (۱۰) حد سے گزرنے والا (۱۱) ان کی نسبت کہ یہ (۱۲) اس کا کہنا غلط ہے (۱۳) ان معاصی اور گناہوں سے جو وہ کرتے ہیں یعنی بے اعمال بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہو گئے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب وہ گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی رین یعنی وہ زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا (ترمذی) (۱۴) یعنی روز قیامت (۱۵) جیسا کہ دنیا میں اس کی توحید سے محروم رہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدار الٰہی کی نعمت میسر آئے گی کیونکہ محرومی بطور تہدید کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لئے وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو تو تہدید میں سختی نہ رہی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا (۱۶) عذاب (۱۷) دنیا میں (۱۸) یعنی مومنین صادقین کے اعمال نامے (۱۹) ساتویں آسمان میں زیر عرش ہے (۲۰) یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے (۲۱) علیین میں ان کے اعمال لکھے ہیں (۲۲) فرشتے (۲۳) اللہ تعالیٰ کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو جو اس نے انہیں عطا فرمائیں اور اپنے دشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں

وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ

چہروں میں چین کی تازگی پہچانے ف۲۴ نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے ف۲۵ اس کی مہر

مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِن

مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے ف۲۶ اور اس کی ملونی

تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا

تسنیم سے ہے ف۲۷ وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں ف۲۸ بے شک مجرم لوگ ف۲۹

كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾

ایمان والوں سے ف۳۰ ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ف۳۱ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے

وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا

کرتے ف۳۲ اور جب ف۳۳ اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے ف۳۴ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ

بے شک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں ف۳۵ اور یہ ف۳۶ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے ف۳۷ تو آج ف۳۸

الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ

ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں ف۳۹ تختوں پر بیٹھے

يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

دیکھتے ہیں ف۴۰ کیوں کچھ بدلا ملا کافروں کو اپنے کئے کا ف۴۱

ع ۱ ۸

(۲۴) کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہوں گے (۲۵) کہ اس کی مہر توڑیں گے (۲۶) طاعت کی طرف جلدی کرکے اور برائیوں سے باز رہ کر (۲۷) جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے (۲۸) یعنی مقربین خالص شرابِ تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شرابِ تسنیم ملی جاتی ہے (۲۹) مثل ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ رؤسائے کفار کے (۳۰) مثل حضرت عمار و خباب و صہیب و بلال وغیرہ فقراء مومنین کے (۳۱) مومنین (۳۲) طریقِ طعن و عیب سے۔ شانِ نزول: منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جارہے تھے منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور تمسخر سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس سے پہلے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں یہ آیتیں نازل ہوئیں (۳۳) کفار (۳۴) یعنی مسلمانوں پر آنکھ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے (۳۵) کہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۶) کفار (۳۷) کہ ان کے احوال و اعمال پر گرفت کریں بلکہ انہیں اصلاح کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنے حال درست کریں دوسروں کو بیوقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں (۳۸) یعنی روزِ قیامت (۳۹) جیسا کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت و محنت پر ہنستے تھے یہاں معاملہ برعکس ہے مومن دائمی عیش و راحت میں ہیں اور کافر ذلت و خواری کے دائمی عذاب میں جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے کافر اس سے نکلنے کے لئے دروازہ کی طرف دوڑتے ہیں جب دروازہ کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہوجاتا ہے بار بار ایسا ہی ہوتا ہے کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے (۴۰) کفار کی ذلت و رسوائی اور شدتِ عذاب کو اور ہنس رہے ہیں (۴۱) یعنی ان عمل کا جو مسلمانوں سے دنیا میں کئے تھے

كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾

اسے دیکھ رہا ہے تو مجھے قسم ہے شام کے اجالے کی ف۲۰ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں ف۲۱

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا

اور چاند کی جب پورا ہو ف۲۲ ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے ف۲۳ تو کیا ہوا انہیں ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلِ

نہیں لاتے ف۲۴ اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ف۲۵ بلکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ

کافر جھٹلا رہے ہیں ف۲۶ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں ف۲۷ تو تم انہیں

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾

دردناک عذاب کی بشارت دو ف۲۸ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ ۸۵ — آیاتہا ۲۲ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ بروج مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾

قسم آسمان کی جس میں برج ہیں ف۲ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ف۳ اور اس دن کی جو گواہ ہے ف۴ اور اس دن کی جس میں

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

حاضر ہوتے ہیں ف۵ کھائی والوں پر لعنت ہو ف۶ اس بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے

(۲۰) جو سرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جس کے غائب ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت عشا شروع ہوتا ہے یہی قول ہے کثیر صحابہ کا اور بعض علماء شفق سے سرخی مراد لیتے ہیں (۲۱) مثل جانوروں کے جو دن میں منتشر ہوتے ہیں اور شب میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کئے جاتے ہیں مثل تہجد کے (۲۲) اور اس کا نور کامل ہو جائے اور یہ ایام بیض یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں میں ہوتا ہے (۲۳) یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمہیں حال کے بعد حال پیش آئے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے شدائد و اہوال پھر مرنے کے بعد اٹھنا پھر موقف حساب میں پیش ہونا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدریج ہے ایک وقت دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے آپ شب معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ بدرجہ مرتبہ بمرتبہ منازل قرب میں واصل ہوئے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں آپ کو مشرکین پر فتح و ظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی سرکشی اور ان کی تکذیب سے غمگین نہ ہوں (۲۴) یعنی اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل ظاہر ہونے کے کیوں ایمان نہیں لاتے (۲۵) مراد اس سے سجدہ تلاوت ہے شان نزول جب سورہ اقراء میں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ نازل ہوا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفار قریش نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ تلاوت نہیں کرتے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو مسئلہ سجدہ تلاوت کے لئے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لئے مثل طہارت اور قبلہ رو ہونے اور ستر عورت وغیرہ کے مسئلہ سجدہ کے اول و آخر اللہ اکبر کہنا چاہئے مسئلہ امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں شامل ہو اور سن لے اس پر سجدہ واجب ہے مسئلہ سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی

قُعُودٌ ﴿٦﴾ وَّهُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ﴿٨﴾ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ﴿١١﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ﴿١٦﴾ هَلْ اَتٰىكَ

کناروں پر بیٹھے تھے ف۵ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے ف۶ اور انہیں مسلمانوں کا کیا برا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر کہ اسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ف۹ پھر توبہ نہ کی ف۱۰ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ف۱۱ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے ف۱۳ بے شک وہ پہلے کرے اور پھر کرے ف۱۴ اور وہی ہے بخشنے والا اپنے نیک بندوں پر پیارا عزت والے عرش کا مالک ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس

بقیہ صفحہ ۱۰۶۳ = سجدے واجب ہوں گے اور ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا تفصیل کتب الفقہ (تفسیر احمدی) (۲۶) قرآن کو اور مرنے کے بعد اٹھنے کو (۲۷) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب (۲۸) ان کے کفر و عناد پر

(۱) سورۂ بروج مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بائیس آیتیں، ایک سو نو کلمے، چار سو پینسٹھ حرف ہیں (۲) جن کی تعداد بارہ ہے اور ان میں عجائب حکمت الٰہی نمودار ہیں آفتاب و ماہتاب و کواکب کی سیر ان میں معین انداز سے ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا (۳) وہ روز قیامت ہے (۴) مراد اس سے روز جمعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (۵) آدمی و فرشتے مراد اس سے روز عرفہ ہے (۶) مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جب اس کا جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس ایک لڑکا بھیج جسے میں جادو سکھادوں بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کر دیا وہ جادو سیکھنے لگا راہ میں ایک راہب رہتا تھا اس کے پاس بیٹھنے لگا اور اس کا کلام اس کے دلنشین ہو گیا اب آتے جاتے اس نے راہب کی صحبت میں بیٹھنا مقرر کر لیا ایک روز راستہ میں ایک مہیب جانور ملا لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر یہ دعا کی کہ یارب اگر راہب تجھے پیارا ہو تو میرے پتھر سے اس جانور کو ہلاک کر دے وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا اس کے بعد لڑکا مستجاب الدعوۃ ہوا اور اس کی دعا سے کوڑھی اور اندھے اچھے ہونے لگے بادشاہ کا ایک مصاحب نابینا ہو گیا تھا وہ آیا لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا اس نے کہا تجھے کس نے اچھا کیا کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے یہ کہہ کر اس نے اس پر سختیاں شروع کیں یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتایا لڑکے پر سختیاں کیں اور اس نے راہب کا پتہ بتایا راہب پر سختیاں کیں اور اس سے کہا اپنا دین ترک کر اس نے انکار کیا تو اس کے سر پر آرا رکھ کر چیر ڈالا پھر مصاحب کو بھی چیر ڈالا پھر لڑکے کو حکم دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیا جائے سپاہی اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اس نے دعا کی پہاڑ میں زلزلہ آیا سب گر کر ہلاک ہو گئے لڑکا صحیح و سلامت چلا آیا بادشاہ نے کہا سپاہی کیا ہوئے کہا سب کو خدا نے ہلاک کر دیا پھر بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں غرق کرنے کے لئے بھیجا لڑکے نے دعا کی کشتی ڈوب گئی تمام شاہی آدمی ڈوب گئے لڑکا صحیح و سلامت بادشاہ کے پاس آگیا بادشاہ نے کہا وہ آدمی کیا ہوئے کہا سب کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور تو مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا جب تک وہ کام نہ کرے جو میں بتاؤں کہا وہ کیا لڑکے نے کہا کہ ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کر اور مجھے کھجور کے تنے پر سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر

حَدِیۡثُ الۡجُنُوۡدِ ﴿ۙ۱۷﴾ فِرۡعَوۡنَ وَ ثَمُوۡدَ ﴿ؕ۱۸﴾ بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِیۡ

لشکروں کی بات آئی (۱۷) وہ لشکر کون فرعون اور ثمود (۱۸) بلکہ (۱۹) کافر جھٹلانے

تَکۡذِیۡبٍ ﴿ۙ۱۹﴾ وَّ اللّٰہُ مِنۡ وَّرَآئِہِمۡ مُّحِیۡطٌ ﴿ۚ۲۰﴾ بَلۡ ہُوَ قُرۡاٰنٌ

میں ہیں (۲۰) اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے (۲۱) بلکہ وہ کمال شرف والا

مَّجِیۡدٌ ﴿ۙ۲۱﴾ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾

قرآن ہے لوح محفوظ میں

سورۃ الطارق مکیۃ ۸۶ — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیاتہا ۱۷ رکوعہا ۱

سورۂ طارق مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) اس میں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی (۲) اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا

اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡہَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾ فَلۡیَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾

کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو (۳) تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا (۴)

خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ یَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾

جست کرتے (اچھلتے) ہوئے پانی سے (۵) جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے (۶)

اِنَّہٗ عَلٰی رَجۡعِہٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ یَوۡمَ تُبۡلَی السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾ فَمَا لَہٗ مِنۡ قُوَّۃٍ

بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر (۷) قادر ہے جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی (۸) تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا

بقیہ صفحہ ۱۰۶۴: بسم اللہ رب الغلام کہہ کر تیر مارا اس نے ایسا ہی کیا تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور واصل بحق ہوگیا یہ دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئے اس سے بادشاہ کو اور زیادہ صدمہ ہوا اور اس نے ایک خندق کھدوائی اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا جو دین سے نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دو لوگ ڈالے گئے یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کی گود میں بچہ تھا وہ ذرا جھجکی بچہ نے کہا اے ماں صبر کر جھجک نہیں تو سچے دین پر ہے وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیے گئے یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اس کی تخریج کی اس سے اولیاء کی کرامتیں ثابت ہوتی ہیں آیت میں اسی واقعہ کا ذکر ہے (۷) کرسیاں بچھائے ہوئے مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے (۸) شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آ کر ایک دوسرے کے لئے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کی ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا مروی ہے کہ جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے آگ میں پڑنے سے قبل ان کی روحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا فائدہ اس واقعہ میں مومنین کو صبر اور اہل مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب فرمائی گئی (۹) آگ میں جلا کر (۱۰) اور اپنے کفر سے باز نہ آئے (۱۱) آخرت میں بدلہ ان کے کفر کا (۱۲) دنیا میں کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا (۱۳) جب وہ ظالموں کو عذاب میں پکڑے (۱۴) یعنی پہلے دنیا میں پیدا کرے پھر قیامت میں اعمال کی جزا دینے کے لئے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے (۱۵) جن کو کافر انبیاء علیہم السلام کے مقابل لائے (۱۶) جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کئے گئے (۱۷) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی امت کے (۱۸) آپ کو اور قرآن پاک کو جیسا کہ پہلے کافروں کا دستور تھا (۱۹) اس سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں

(۱) سورۃ الطارق مکیہ ہے اس میں ایک رکوع سترہ آیتیں اکسٹھ کلمے دو سو انتالیس حرف ہیں (۲) یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے شان نزول ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو تناول فرما رہے تھے اسی درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرت الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی (۳) ان فرشتوں کی طرف سے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرتے اور اس کی

وَلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾

نہ کوئی مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾

بےشک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳ بےشک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انہیں کچھ تھوڑی مہلت دو ف۱۷

ع ۱

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى ۸۷ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۱۹ رکوعہا ۱

سورۂ اعلیٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِيْ

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے ف۲ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ف۳ اور جس نے

قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿٥﴾

اندازہ پر رکھ کر راہ دی ف۴ اور جس نے چارہ نکالا پھر اسے خشک سیاہ کر دیا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے ف۵ مگر جو اللہ چاہے ف۶ بےشک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور

يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾

چھپے کو اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دیں گے ف۷ تو تم نصیحت فرماؤ ف۸ اگر نصیحت کام دے ف۹

بقیہ صفحہ ۱۰۶۵ = نیکی بدی سب لکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں (۴) تاکہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعد موت جزا کے لئے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روز جزا کے لئے عمل کرنا چاہئے (۵) یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں (۶) یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں ہو کر سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اس لئے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا (۷) یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر (۸) چھپی باتوں سے مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا (۹) یعنی آدمی جو منکر بعث ہے نہ اس کو ایسی قوت ہوگی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو عذاب سے بچا سکے (۱۰) جو اس کی پیداوار نباتات و اشجار کے لئے مثل باپ کے ہے (۱۱) اور نباتات کے لئے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرت الٰہی کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعد الموت کے بہت دلائل ملتے ہیں (۱۲) کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ہے (۱۳) جو لغو اور بے کار ہو (۱۴) اور دین الٰہی کے مٹانے اور نور حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لئے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں (۱۵) جس کی انہیں خبر نہیں (۱۶) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۷) چند روز کی کہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انہیں عذاب الٰہی نے پکڑا۔ وَنَسْخُ الْاِمْهَالِ بِآيَةِ السَّيْفِ

(۱) سورۂ اعلیٰ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں بہتر کلمے دو سو اکہتر حرف ہیں (۲) یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے ساتھ کرو حدیث میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہو (ابو داؤد) (۳) یعنی ہر چیز کی پیدائش اس کے مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے (۴) یعنی امور کو ازل میں مقدر کیا اور اس کی طرف ہدایت دی یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقدر کیں اور ان کے طریق کسب کی راہ بتائی (۵) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِيْ

کام دیں ف۶ کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں ف۷ اپنی کوشش پر راضی ف۸

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيْهَا

بلند باغ میں کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں

سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّ

بلند تخت ہیں اور چنے ہوئے کوزے ف۹ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور

زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾

پھیلی ہوئی چاندنیاں ف۱۰ تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَ

اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا ف۱۱ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کیے گئے اور

اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ

زمین کو کیسے بچھائی گئی تو تم نصیحت سناؤ ف۱۲ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ

عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ

ان پر کروڑا نہیں ف۱۳ ہاں جو منہ پھیرے ف۱۴ اور کفر کرے ف۱۵ تو اسے اللہ بڑا عذاب

الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

دے گا ف۱۶ بے شک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے ف۱۷ پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے

(۶) یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہو گا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے یہ دونوں وصف جسیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے (۷) عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں (۸) یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجا لائے تھے (۹) چشمے کے کناروں پر جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہیں تو وہ بھرے ملیں (۱۰) اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عجائب صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابل تعجب و مانع اقرار ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے (۱۱) بغیر ستون کے (۱۲) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائل قدرت بیان فرما کر (۱۳) کہ جبر کرو (ہذہ الآیۃ نسخت بآیۃ القتال) (۱۴) ایمان لانے سے (۱۵) بعد نصیحت کے (۱۶) آخرت میں کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا (۱۷) بعد موت کے

سورۃ الفجر مکیۃ ۱۰ — آیاتہا ۳۰ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فجر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) — اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾

اس صبح کی قسم (۲) اور دس راتوں کی (۳) اور جفت اور طاق کی (۴) اور رات کی جب چل دے (۵)

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ

کیوں اس میں عقلمند کے لئے قسم ہوئی (۶) کیا تم نے نہ دیکھا (۷) تمہارے رب نے عاد کے ساتھ

بِعَادٍ ۪ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۪ۙ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۪ۙ﴿۸﴾

کیسا کیا وہ ارم حد سے زیادہ طول والے (۸) کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا (۹)

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۪ۙ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۪ۙ﴿۱۰﴾

اور ثمود جنہوں نے وادی میں (۱۰) پتھر کی چٹانیں کاٹیں (۱۱) اور فرعون کہ چومیخا کرتا (سخت سزائیں دیتا) (۱۲)

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۪ۙ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۪ۙ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ

جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی (۱۳) پھر ان میں بہت فساد پھیلایا (۱۴) تو ان پر تمہارے

رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚۙ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ

رب نے عذاب کا کوڑا بقوت مارا بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں لیکن آدمی تو جب اسے

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾

اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی

(۱) سورۂ والفجر مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، تیس یا انتیس آیتیں، ایک سو انتالیس کلمے، پانچ سو ستانوے حرف ہیں (۲) مراد اس سے یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا عید اضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے طلب رزق کے لئے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مردوں کے قبروں سے اٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے (۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ اعمال حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی (۴) ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جفت سے مراد خلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے (۵) یعنی گزرے یہ پانچویں قسم ہے عام رات کی اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد ہے جس میں بندگان خدا طاعت الٰہی کے لئے جمع ہوتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے شب قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرت ثواب کے لئے مخصوص ہے (۶) یعنی یہ امور ارباب عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ موکد کرنا شایاں ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب و دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جواب قسم یہ ہے کہ کافر ضرور عذاب کئے جائیں گے اس جواب پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں (۷) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۸) جن کے قد بہت دراز تھے انہیں عاد ارم اور عاد اولیٰ کہتے ہیں مقصود اس سے اہل مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عاد والے جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی و توانا تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کافر اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذاب الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں (۹) زور و قوت اور طول قامت میں عاد کے بیٹوں میں سے شداد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سن کر براہ سرکشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہر عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زبرجد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بچھائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں قسم قسم کے درخت حسن ترتیب کے

وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ﳔ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ (۱۶)

اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ (۱۷) وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ (۱۸)

یوں نہیں ف۱۵ بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ف۱۶ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا (۱۹) وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (۲۰) كَلَّاۤ

اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو ف۱۷ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ف۱۸ ہاں ہاں

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا (۲۱) وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۲۲)

جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے ف۱۹ اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار

وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ﳔ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ

اور اس دن جہنم لائی جائے ف۲۰ اس دن آدمی سوچے گا ف۲۱ اور اب اسے سوچنے

الذِّكْرٰى (۲۳) یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ (۲۴) فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ

کا وقت کہاں ف۲۲ کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی تو اس دن اس کا سا عذاب

عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ (۲۵) وَّ لَا یُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗۤ اَحَدٌ (۲۶) یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ

کوئی نہیں کرتا ف۲۳ اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا اے اطمینان والی

الْمُطْمَىٕنَّةُ (۲۷) ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً (۲۸) فَادْخُلِیْ

جان ف۲۴ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے

بقیہ صفحہ ۱۰۶۹ = ساتھ لگائے گئے جب یہ شہر مکمل ہو گیا تو شداد بادشاہ اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالٰی نے ان سب کو ہلاک کر دیا حضرت امیر معاویہ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن قلابہ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب و زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی انہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا انہوں نے تمام قصہ سنایا تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے انہوں نے فرمایا ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا وہ سب عذاب الٰہی سے ہلاک ہو گئے ان میں سے کوئی باقی نہ رہا اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ کا کبود چشم کوتاہ قامت جس کی ابرو پر ایک تل ہو گا اپنے اونٹ کی تلاش میں داخل ہو گا پھر عبداللہ بن قلابہ کو دیکھ کر فرمایا بخدا وہ شخص یہی ہے (۱۰) یعنی وادی القریٰ میں (۱۱) اور مکان بنائے انہیں اللہ تعالٰی نے کس طرح ہلاک کیا (۱۲) اس کو جس پر غضبناک ہوتا تھا عاد و ثمود و فرعون ان سب کی نسبت ارشاد ہوتا (۱۳) اور معصیت و گمراہی میں انتہا کو پہنچے اور عبدیت کی حد سے گزر گئے (۱۴) کفر اور قتل اور ظلم کر کے (۱۵) یعنی عزت و ذلت دولت و فقر پر نہیں یہ اس کی حکمت ہے کبھی دشمن کو دولت دیتا ہے کبھی بندہ خاص کو فقر میں مبتلا کرتا ہے عزت و ذلت طاعت و معصیت پر ہے کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے (۱۶) اور باوجود دولت مند ہونے کے ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انہیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں مقاتل نے کہا کہ امیہ بن خلف کے پاس قدامہ بن مظعون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا (۱۷) اور حلال و حرام کا امتیاز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہیں دیتے ان کے حصے خود کھا جاتے ہو جاہلیت میں یہی دستور تھا (۱۸) اس کو خرچ کرنا نہیں چاہتے (۱۹) اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام و نشان نہ رہے (۲۰) جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش و غضب میں ہو گی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے اس روز سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے سوائے حضور پرنور حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور یا رب امتی امتی فرماتے ہوں گے جہنم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سید عالم محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللہ تعالٰی نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے (جمل)

فِىْ عِبٰدِىْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ﴿۳۰﴾

پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ۳۵ ‏ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ‏ اٰيَاتُهَا ۲۰ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ بلد مکی ہے ‏ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا[1] ‏ ہیں بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّ

مجھے اس شہر کی قسم[2] کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو[3] اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور

مَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ

اس کی اولاد کی کہ تم ہو[4] بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا[5] کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس

يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ

پر کوئی قدرت نہیں پائے گا[6] کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا[7] کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے

لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾

کسی نے نہ دیکھا[8] کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں[9] اور زبان[10] اور دو ہونٹ[11]

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی[12] پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا[13] اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی

الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِىْ يَوْمٍ ذِىْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا

کیا ہے[14] کسی بندے کی گردن چھڑانا[15] یا بھوک کے دن کھانا دینا[16] رشتہ دار

بقیہ صفحہ ۱۰۷۰ = (۲۱) اور اپنی تقصیر کو سمجھے گا (۲۲) اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں (۲۳) یعنی اللہ کا حساب (۲۴) جو ایمان و ایقان پر ثابت رہی اور اللہ تعالٰی کے حکم کے حضور سر اطاعت خم کرتی رہی یہ مومن سے وقت موت کہا جائے گا حسب روایت اس کے حشر کرنے کا وقت ہے گا۔

(۱) سورۂ بلد مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بیس آیتیں، بیاسی کلمے، تین سو بیس حرف ہیں (۲) یعنی مکہ مکرمہ کی (۳) اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی (۴) ایک قول یہ بھی ہے والد سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اولاد سے آپ کی امت مراد ہے (تفسیر) (۵) کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے دودھ پینے، دودھ چھوڑنے، کسب معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرے (۶) یہ آیت ابو الاشد اسید بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ چمڑا پاؤں کے نیچے دبا لیتا تھا دس آدمی اس کو کھینچتے اور وہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا باہر نہ نکل سکتا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر مغرور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے اس گمان میں ہے اللہ قادر برحق کی قدرت کو نہیں جانتا اس کے بعد اس کا مقولہ نقل فرمایا (۷) سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو رشوتیں دے دے کر تاکہ حضور کو آزار پہنچائیں (۸) یعنی کیا اس کا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالٰی نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالٰی اس سے نہیں سوال کرے گا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام میں خرچ کیا اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تاکہ اس کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے (۹) جن سے دیکھتا ہے (۱۰) جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے (۱۱) جن سے منہ کو بند رکھتا ہے اور بات کرنے اور کھانے اور پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے (۱۲) یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا مراد یہ کہ اللہ تعالٰی کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں ان کا شکر لازم (۱۳) یعنی اعمال صالحہ بجا لا کر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اس کو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے (ابو السعود) (۱۴) اور اس میں کودنا کیا یعنی اس سے اس کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اس کی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوئی ہے (۱۵) غلامی سے خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کر دے یا اس طرح مکاتب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کی آزادی کرنے میں

مَن زَكّٰىهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَن دَسّٰىهَا ۝١٠ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

جس نے اسے ستھرا کیا وہ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی سرکشی

بِطَغْوٰىهَآ ۝١١ إِذِ انۢبَعَثَ أَشْقٰىهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ

سے جھٹلایا وہ جب کہ اس کا سب سے بدبخت وہ اٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول وہ نے فرمایا

نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

اللہ کے ناقہ وہ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ۱۳ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے

رَبُّهُم بِذَنۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝١٤ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٥

گناہ کے سبب وہ تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کر دی وہ اور اس کے پیچھا کرنے کا اسے خوف نہیں ۱۶

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ ٩ ٩٢ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اٰياتها ٢١ رکوعها ١

سورۂ لیل مکی ہے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ ۔ اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝١ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ۝٢ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

اور رات کی قسم جب چھائے ۲ اور دن کی جب چمکے ۳ اور اس ۴ کی جس نے نر و

وَالْأُنثٰىٓ ۝٣ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝٤ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝٥

مادہ بنائے ۵ بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے ۶ تو وہ جس نے دیا ۷ اور پرہیزگاری کی ۸

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝٦ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى ۝٧ وَأَمَّا مَنۢ بَخِلَ

اور سب سے اچھی کو سچ مانا ۹ تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے ۱۰ اور وہ جس نے بخل کیا ۱۱

(۷) یعنی نفس کو (۸) برائیوں سے (۹) اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو (۱۰) قدار بن سالف ان سب کی مرضی سے ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے لئے (۱۱) حضرت صالح علیہ السلام (۱۲) کے درپے ہوئے (۱۳) یعنی جو دن اس کے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرض نہ کرو تاکہ تم پر عذاب نہ آئے (۱۴) یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے سبب (۱۵) اور سب کو ہلاک کر دیا ان میں سے کوئی نہ بچا (۱۶) جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال دم زدن نہیں بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزول عذاب کے بعد انہیں ایذا پہنچا سکے

(۱) سورۂ والیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع اکیس آیتیں، اکہتر کلمے تین سو دس حرف ہیں (۲) جہان پر اپنی تاریکی سے کہ وہ وقت ہے خلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور حرکت و اضطراب سے ساکن ہوتا ہے اور مقبولان حق صدق نیاز سے مشغول مناجات ہوتے ہیں (۳) اور رات کے اندھیرے کو دور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونے کا اور جانداروں کے حرکت کرنے کا اور طلب معاش میں مشغول ہونے کا (۴) قادر عظیم القدرت (۵) ایک ہی پانی سے (۶) یعنی تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کوئی طاعت بجا لا کر جنت کے لئے عمل کرتا ہے کوئی نافرمانی کرکے جہنم کے لئے (۷) اپنا مال راہ خدا میں اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا (۸) ممنوعات و محرمات سے بچا (۹) یعنی ملت اسلام کو (۱۰) جنت کے لئے اور اسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لئے سبب آسانی و راحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جس سے اس کا رب راضی ہو (۱۱) اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کئے

وَاسْتَغْنٰىۙ ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰىۙ ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰىؕ ﴿۱۰﴾ وَمَا

اور بے پروا بنا (۱۲) اور سب سے اچھی کو جھٹلایا (۱۳) تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے (۱۴) اور

یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰىؕ ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى٘ۖ ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا

اس کا مال اسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑے گا (۱۵) بے شک ہدایت فرمانا ہمارے ذمہ ہے (۱۶) اور بے شک آخرت

لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰىۚ ﴿۱۴﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَىۙ ﴿۱۵﴾

اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اس آگ سے جو بھڑک رہی ہے نہ جائے گا اس میں (۱۷) مگر بڑا بدبخت

الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ ﴿۱۶﴾ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ

جس نے جھٹلایا (۱۸) اور منہ پھیرا (۱۹) اور بہت اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ

یَتَزَكّٰىۚ ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤىۙ ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ

ستھرا ہو (۲۰) اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے (۲۱) صرف اپنے رب کی

وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ یَرْضٰى۠ ﴿۲۱﴾

رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا (۲۲)

سورۃ الضحیٰ ۹۳ مکیۃ ۱۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتہا ۱۱ رکوعہا ۱

سورۃ ضحیٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) — اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالضُّحٰىۙ ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰىۙ ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰىؕ ﴿۳﴾

چاشت کی قسم (۲) اور رات کی جب پردہ ڈالے (۳) کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا

(۱۲) ثواب اور نعمت آخرت سے (۱۳) یعنی ملت اسلام کو (۱۴) یعنی ایسی خصلت جو اس کے لئے دشواری و شدت کا سبب ہو اور اسے جہنم میں پہنچائے شان نزول یہ آیتیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق اتقیٰ ہیں اور دوسرا امیہ اشقیٰ امیہ بن خلف حضرت بلال کو جو اس کی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر ان کے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمہ ایمان ان کی زبان پر جاری ہے آپ نے امیہ سے فرمایا اے بدنصیب ایک خدا پرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ نے گراں قیمت پر ان کو خرید کر آزاد کر دیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اس میں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا (۱۵) مر کر گور میں جانے کا یا قعر جہنم میں پہنچے گا (۱۶) یعنی حق اور باطل کی راہوں کو واضح کر دینا اور حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا (۱۷) بطریق لزوم و دوام (۱۸) رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (۱۹) ایمان سے (۲۰) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی اس کا خرچ کرنا ریا و نمائش سے پاک ہے (۲۱) شان نزول جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہو گا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا (۲۲) اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں عطا فرمائے گا

(۱) سورۂ والضحیٰ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو بہتر حرف ہیں شان نزول ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر والضحیٰ نازل ہوئی (۲) جس وقت کہ آفتاب بلند

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝۴ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے (۴) اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ

فَتَرْضٰى ۝۵ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷

تم راضی ہو جاؤ گے (۵) کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی (۶) اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی (۷)

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝۸ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ وَاَمَّا السَّآئِلَ

اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا (۸) تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو (۹) اور منگتا کو نہ

فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱

جھڑکو (۱۰) اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو (۱۱)

سورۃ الم نشرح ۹۴ مکیۃ ۱۲ — آیاتہا ۸ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الم نشرح مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا — اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِيْٓ

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا (۱) اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا (۲) جس نے

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵

تمہاری پیٹھ توڑی تھی (۳) اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا (۴) تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۸

بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے (۵) تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں (۶) محنت کرو (۷) اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو (۸)

بقیہ صفحہ ۱۰۷۴ ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے۔ مسئلہ: چاشت کی نماز سنت ہے اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک ہے امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے (۳) اور اس کی مکمل تاریکی ہو جائے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت سے اشارہ ہے نور جمال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبریں سے (روح البیان) (۴) یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیونکہ وہاں آپ کے لئے مقام محمود و حوض مورود و خیر موعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپ کی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گذشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے (۵) دنیا و آخرت میں (۶) اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ وعدہ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں کمال نفس اور علوم اولین و آخرین اور ظہور امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ میں ہوئیں اور تاقیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترین امم ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعت عامہ و خاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا "اللّٰھم امتی امتی" اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ دانا ہے جبریل نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غم امت کا اظہار کیا جبریل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۷ پر

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر (۴) اس میں فرشتے اور جبریل

فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

اترتے ہیں (۵) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے (۶) وہ سلامتی ہے (۷) صبح چمکنے تک

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ ۹۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتہا ۸ رکوعہا ۱

سورۂ بینہ مدنیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے (۱)

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

کتابی کافر (۲) اور مشرک (۳) اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾

جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے (۴) وہ کون وہ اللہ کا رسول (۵) کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے (۶)

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ

ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں (۷) اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

کے کہ وہ روشن دلیل (۸) ان کے پاس تشریف لائے (۹) اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے

لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

اسی پر عقیدہ لاتے (۱۰) ایک طرف کے ہو کر (۱۱) اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ

ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اس کو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمالِ صالحہ مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے آدمی کو چاہئے کہ اس شب میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس رات کے فضائل عظیمہ اگلی آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں (۴) جو شب قدر سے خالی ہوں اس رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امم گزشتہ کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو تمام رات عبادت کرتا تھا اور تمام دن جہاد میں مصروف رہتا تھا اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل کی کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (اخرجہ ابن جریر عن طریق مجاہد) یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپ کے امتی شب قدر کی ایک رات عبادت کریں اس کا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو (۵) زمین کی طرف اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کو سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا و استغفار کرتے ہیں (۶) جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لئے مقدر فرمایا (۷) بلاؤں اور آفتوں سے

(۱) سورۂ لم یکن اس کو سورۂ بینہ بھی کہتے ہیں جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت یہ ہے کہ مکیہ ہے اس سورت میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چورانوے کلمے تین سو ننانوے حرف ہیں (۲) یہود و نصاریٰ (۳) بت پرست (۴) یعنی سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ نبی موعود تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے (۵) یعنی سید عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ۝۵ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ

سیدھا دین ہے بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک

فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ۝۶ اِنَّ الَّذِیْنَ

سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں بے شک جو

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ۝۷ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ

ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے

رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں

اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝۸

اللہ ان سے راضی ؎۱۳ اور وہ اس سے راضی ؎۱۴ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ؎۱۵

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّةٌ ۹۹ — ۹۳ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُهَا ۸ — رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ زلزال مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ؎۱ اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَ

جب زمین تھرتھرا دی جائے ؎۲ جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے ؎۳ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے ؎۴ اور

قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ

آدمی کہے اسے کیا ہوا ؎۵ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ؎۶ اس لئے کہ تمہارے رب

(۷) یعنی قرآن مجید (۸) حق وعدہ کی (۹) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹) مراد یہ ہے کہ پہلے تو سب اس پر متفق تھے کہ جب نبی موعود تشریف لائیں تو ہم ان پر ایمان لائیں لیکن جب وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو متفق تو آپ پر ایمان لائے اور بعض نے حسد او عناد کفر اختیار کیا (۱۰) توریت وانجیل میں (۱۱) اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہ کر (۱۲) یعنی تمام دینوں کو چھوڑ کر خالص اسلام کے متبع ہو کر (۱۳) اور ان کے طاعت و اخلاص سے (۱۴) وہ اس کے کرم و عطا سے (۱۵) اور اس کی نافرمانی سے بچے

(۱) سورۂ اذا زلزلت جس کو سورۂ زلزال بھی کہتے ہیں مکیہ و بقول مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں پینتیس کلمے اور ایک سو انتالیس حرف ہیں (۲) قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روز قیامت (۳) اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے (۴) یعنی خزانے اور مردے جو اس میں ہیں وہ سب نکل کر باہر آ پڑیں (۵) کہ ایسی مضطرب ہوئی اور ایسا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا سب باہر پھینک دیا (۶) اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی سب بیان کرے گی حدیث شریف میں ہے کہ ہر مرد و عورت نے جو کچھ اس پر کیا اس کی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا فلاں روز یہ (ترمذی)

أَوْحَىٰ لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝٦

نے اسے حکم بھیجا ف۶ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے ف۷ کئی راہ ہو کر ف۸ تاکہ اپنا کیا ف۹ دکھائے جائیں ف۱۰

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝٧ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ

تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے

ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝٨

اسے دیکھے گا ف۱۱

سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ ۱۰۰ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰیَاتُہَا ۱۱ رُکُوْعُہَا ۱

سورۂ عادیات مکی ہے، اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝٣

قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی ف۲ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر ف۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں ف۴

فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝٥ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا

لَكَنُودٌ ۝٦ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝٧ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝٨

ناشکرا ہے ف۵ اور بے شک وہ اس پر ف۶ خود گواہ ہے اور بے شک وہ مال کی چاہت میں ضرور کرّا (تیز) ہے ف۷

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝١٠

تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے ف۸ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی ف۹ جو سینوں میں ہے

(۶) کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کئے گئے ہیں اس کی خبریں دے (۷) موقف حساب سے (۸) کوئی دہنی طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائے گا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف (۹) یعنی اپنے اعمال کی جزا (۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کو روز قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ بدیاں بخش دے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہو چکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہو گی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی بدی نہ ہو گی (۱۱) اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد ہے اور ترہیب ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے

(۱) سورۂ والعٰدیٰت بقول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکیہ اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو تریسٹھ حرف ہیں (۲) مراد ان سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں (۳) جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں (۴) دشمن کو (۵) کہ اس کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے (۶) اپنے عمل سے (۷) نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لئے کمزور (۸) مردے (۹) وہ حقیقت یعنی نیکی و بدی

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝١١

بے شک ان کے رب کو اس دن ان کی سب خبر ہے ف۱۰

سورۃ القارعۃ مکیۃ ۳۰ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتہا ۱۱ رکوعہا ۱

سورۂ قارعہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

ٱلْقَارِعَةُ ۝١ مَا ٱلْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْقَارِعَةُ ۝٣ يَوْمَ يَكُونُ

دل دہلانے والی ف۲ کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی ف۳ جس دن

ٱلنَّاسُ كَٱلْفَرَاشِ ٱلْمَبْثُوثِ ۝٤ وَتَكُونُ ٱلْجِبَالُ كَٱلْعِهْنِ ٱلْمَنفُوشِ ۝٥

آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے ف۴ اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی اون ف۵

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَٰزِينُهُۥ ۝٦ فَهُوَ فِى عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَأَمَّا مَنْ

تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ف۶ وہ تو من مانتے عیش میں ہیں ف۷ اور جس کی تولیں

خَفَّتْ مَوَٰزِينُهُۥ ۝٨ فَأُمُّهُۥ هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌۢ ۝١١

ہلکی پڑیں ف۸ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے ف۹ اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی ایک آگ شعلے مارتی ف۱۰

سورۃ التکاثر مکیۃ ۱۶ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتہا ۸ رکوعہا ۱

سورۂ تکاثر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّىٰ زُرْتُمُ ٱلْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٣

تمہیں غافل رکھا ف۲ مال کی زیادہ طلبی نے ف۳ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ف۴ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۵

(۱۰) یعنی روز قیامت جو فیصلہ کا دن ہے (۱۱) جیسا کہ ہمیشہ سے تو انہیں عمل نیک و بد کا بدلہ دے گا۔

(۱) سورۂ القارعہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چھتیس کلمے ایک سو باون حرف ہیں (۲) مراد اس سے قیامت ہے جس کی ہول و ہیبت سے دل دہلیں گے اور قارعہ قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے (۳) یعنی جس طرح پتنگے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لئے کوئی ایک جہت معین نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال روز قیامت خلق کے انتشار کا ہوگا (۴) جس کے اجزاء متفرق ہو کر اڑتے ہیں یہی حال قیامت کے ہول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا (۵) اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں (۶) یعنی جنت میں مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں کر میزان میں رکھی جائیں گی تو اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی اور تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں ان کا کچھ وزن نہیں تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا (۷) بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا (۸) یعنی اس کا مسکن جلتی دوزخ ہے (۹) جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے

(۱) سورۂ تکاثر مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں اٹھائیس کلمے ایک سو بیس حرف ہیں (۲) اللہ تعالیٰ کی طاعات سے (۳) اس سے معلوم ہوا کہ کثرت مال کی حرص اور اس پر مفاخرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادت اخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے (۴) یعنی موت کے وقت تک ترص تمہارے دامن گیر خاطر رہی حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں دو لوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب ایک اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے باقی دونوں واپس ہو جاتے ہیں (بخاری) (۵) نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجہ بد کو

مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ﴿٧﴾

کیا روندنے والی (۳) اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے (۵) وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی (۶)

إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی (۷) لمبے لمبے ستونوں میں (۸)

سُورَةُ الْفِيلِ مکیۃ ۱۹ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتہا ۵ رکوعہا ۱

سورہ فیل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ﴿١﴾ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ﴿٢﴾ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴿٣﴾ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ﴿٥﴾

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا (۲) کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں (ڈاریں) بھیجیں (۳) کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے (۴) تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی (بھوسہ) (۵)

سُورَةُ قُرَيْشٍ مکیۃ ۲۹ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتہا ۴ رکوعہا ۱

سورہ قریش مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے (۱)

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ﴿١﴾ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ﴿٢﴾ فَلْيَعْبُدُوا

اس لئے کہ قریش کو میل دلایا (۲) ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا (رغبت دلائی) تو انہیں چاہیے اس

(۴) یعنی جہنم کے اس درکہ میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔ (۵) اور کبھی سرد نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس یہاں تک کہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری (ترمذی) (۶) یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائے گی ... جن کو ذرا سی گرمی کی تاب نہیں تو جب آگ جسم کا احاطہ کر لے گی ... ہوگا اور موت آسکے گی نہیں ... (۷) یعنی آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے (۸) یعنی دروازوں کی بندش آہنی ستونوں سے مضبوط کر دی جائے گی ... ایک معنی یہاں کئے ہیں کہ دروازے بند کر کے آتشیں ستونوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے

(۱) سورہ فیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے چھیانوے حرف ہیں (۲) ہاتھی والوں سے مراد ابرہہ اور اس کا لشکر ہے ابرہہ یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صنعاء میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا ابرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر چلا جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا پیش رو ایک بڑا عظیم الجثہ ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا ابرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہل مکہ کے جانور قید کر لئے ان میں دو سو اونٹ عبد المطلب کے بھی تھے عبد المطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت حسین و باشکوہ ابرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس دے جائیں ابرہہ نے کہا مجھے بہت تعجب ہے کہ میں خانہ کعبہ ڈھانے کے لئے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظم و محترم مقام ہے تم اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لئے کہتے ہو آپ نے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں ان ہی کے لئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمانے والا ہے ... آپ کے اونٹ واپس کر دیئے عبد المطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزیں ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبد المطلب نے دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہ الٰہی میں ...

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۷

رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۝ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

گھر کے رب کی بندگی کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا

ع ۲۱

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ ۱۰۷ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۷ رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ ماعون مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی

هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے

ع ۲۲

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ ۱۰۸ مَكِّيَّةٌ ۱۵ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۳ رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ کوثر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو بیشک

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے

ع ۲۳

(۳) یعنی کعبہ شریف کے (۴) جس میں وہ مبتلا تھے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے سبب ... (۵) بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہل مکہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجودیکہ اطراف و حوالی میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ انہیں جذام سے امن دی کہ ان کے شہر میں انہیں کبھی جذام نہ ہوگا یا یہ مراد کہ سید عالم محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی برکت سے انہیں خوف عظیم سے امان عطا فرمائی

(۱) سورۃ الماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے حق میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبد اللہ بن ابی سلول منافق کے حق میں اس میں ایک رکوع سات آیتیں پچیس کلمے ایک سو پچیس حرف ہیں (۲) یعنی حساب و جزا کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے شان نزول یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں (۳) اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا (۴) یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے (۵) مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں (۶) عبادتوں میں آگے ان کے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے (۷) جیسے سوئی ہنڈیا پیالے کے (۸) مسئلہ علماء نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے

(۱) سورۃ الکوثر جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں دس کلمے بیالیس حرف ہیں (۲) اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی نسب عالی بھی نبوت بھی کتاب بھی حکمت بھی علم بھی شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام محمود بھی کثرت امت بھی اعدائے دین پر غلبہ بھی کثرت فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں و فضیلتیں جن کی نہایت نہیں (۳) جس نے تمہیں عزت و شرافت دی (۴) اس کے خلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نماز عید مراد ہے (۵) اور آپ کی نسل آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی آل میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے دشمن سے ... آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہو کلمات ... پیدا

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ ۱۰۹ مَكِّيَّةٌ ۱۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۶ رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ کافرون مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ② وَلَآ اَنْتُمْ

تم فرماؤ اے کافرو (۱) نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو (۲) اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ③ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④ وَلَآ اَنْتُمْ

پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ⑥

پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین (۳)

ع ۱ ۔ ۲۴

سُوْرَةُ النَّصْرِ ۱۱۰ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۳ رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ نصر مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ① وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے (۲) اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں

دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ

فوج فوج داخل ہوتے ہیں (۳) تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو (۴)

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③

بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے (۵)

ع ۱ ۔ ۲۵

بقیہ صفحہ ۱۰۸۴ = ہونے والے عالم ورد اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے ۔ نام و نشاں اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ابتر یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا اس پر یہ سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بلیغ رد فرمایا

(۱) سورۃ الکافرون مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں چھبیس کلمے چورانوے حرف ہیں شان نزول قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجئے ہم آپ کے دین کا اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے (۲) مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں (۳) یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ

(۱) سورۂ نصر مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں سترہ کلمے ستتر حرف ہیں (۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے مقابلہ میں اس سے عام فتوحات اسلام مراد ہیں یا خاص فتح مکہ (۳) جیسا کہ بعد فتح مکہ ہوا کہ لوگ اطراف ارض سے شوق فداکاری میں چلے آتے تھے اور شرف اسلام سے مشرف ہوتے تھے (۴) امت کے لئے (۵) اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کی بہت کثرت فرمائی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی اس کے بعد آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ نازل ہوئی اس کے نازل ہونے کے بعد اسی روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں تشریف فرما رہے

 بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۸

غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ

کے شر سے جب وہ ڈوبے ف۳ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ف۴ اور حسد

شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ف۵

سُورَةُ النَّاسِ ۱۱۴ مَكِّيَّةٌ ۲۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	آیاتها ۶ رکوعها ۱
سورۂ ناس مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱	اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ إِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ف۲ سب لوگوں کا بادشاہ ف۳ سب لوگوں کا خدا ف۴

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي

اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے ف۵ اور دبک رہے ف۶ وہ جو لوگوں کے دلوں میں

صُدُورِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی ف۷

دُعَائے خَتْمِ الْقُرْآن

اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ إِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿﴾

تنبیہ

(۳) حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا اے عائشہ اللہ کی پناہ اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے (ترمذی) بعض مفسرین نے کہا کہ چاند چھپ جاتا ہے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں (۵) یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں مسئلہ تعویذ بنانا اور اس پر دم کرنا آیت قرآن یا اسمائے الٰہیہ سے دم کرنا جائز ہے حضور کے صحابہ و تابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے (۶) حسد کا دوسرے کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے (۱) سورۃ الناس بقول اصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں بیس کلمے اناسی حرف ہیں (۲) سب کا خالق مالک اگرچہ اللہ سب کا رب ہے لیکن یہاں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لئے ہے کہ انہیں اشرف المخلوقات کیا (۳) سب کاموں کی تدبیر فرمانے والا (۴) کہ الٰہ و معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے (۵) مراد اس سے شیطان ہے (۶) یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہو تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے (۷) یعنی وسوسے ڈالنے والے شیطان کا گروہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسے شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں آدمی کو چاہئے کہ شیاطین جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کے شر سے بھی صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دست مبارک جمع کر کے ان میں دم کرتے اور سورۂ قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسم اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین مرتبہ فرماتے [illegible]

الحمد للہ رب العالمین [illegible] سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔۔

دعاء ختم القرآن

صدق الله العلي العظيم ○ وصدق رسوله النبي الكريم ○ ونحن على ذلك من الشهدين ○
ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم ○ اللهم ارزقنا بكل حرف من القرآن حلاوة وبكل
جزء من القرآن جزاء اللهم ارزقنا بالالف الفة وبالباء بركة وبالتاء توبة وبالثاء ثوابا
وبالجيم جمالا وبالحاء حكمة وبالخاء خيرا وبالدال دليلا وبالذال ذكاء وبالراء رحمة
وبالزاء زكوة وبالسين سعادة وبالشين شفاء وبالصاد صدقا وبالضاد ضياء وبالطاء
طراوة وبالظاء ظفرا وبالعين علما وبالغين غنى وبالفاء فلاحا وبالقاف قربة و
بالكاف كرامة وباللام لطفا وبالميم موعظة وبالنون نورا وبالواو وصلة وبالهاء
هداية وبالياء يقينا۔ اللهم انفعنا بالقرآن العظيم ○ وارفعنا بالآيات والذكر الحكيم ○
وتقبل منا قراءتنا وتجاوز عنا ما كان في تلاوة القرآن من خطا او نسيان او تحريف
كلمة عن مواضعها او تقديم او تاخير او زيادة او نقصان او تاويل على غير ما انزلته
عليه او ريب او شك او سهو او سوء الحان او تعجيل عند تلاوة القرآن او كسل او سرعة
او زيغ لسان او وقف بغير وقوف او ادغام بغير مدغم او اظهار بغير بيان او مد او
تشديد او همزة او جزم او اعراب بغير ما كتبه او قلة رغبة ورهبة عند آيات
الرحمة او آيات العذاب فاغفر لنا ربنا واكتبنا مع الشهدين ○ اللهم نور قلوبنا بالقرآن
وزين اخلاقنا بالقرآن ونجنا من النار بالقرآن وادخلنا في الجنة بالقرآن اللهم اجعل
القرآن لنا في الدنيا قرينا وفي القبر مونسا وعلى الصراط نورا وفي الجنة رفيقا ومن
النار سترا وحجابا والى الخيرات كلها دليلا فاكتبنا على التمام وارزقنا اداء بالقلب
واللسان وحب الخير والسعادة والبشارة من الايمان ○ وصلى الله تعالى على خير
خلقه محمد مظهر لطفه ونور عرشه سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين
وسلم تسليما كثيرا كثيرا ابدا

رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اور اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے اسی لیے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رموز اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں:

○ جہاں بات پوری ہو جاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ت ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقف تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے اس کو آیت کہتے ہیں۔

م یہ علامت وقف لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اٹھو، مت بیٹھو۔ جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائے گا جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے۔ اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔

ط وقف مطلق کی علامت ہے۔ اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز علامت وقف مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل قد یوصل کی علامت ہے۔ یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ قِف ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتۃ سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفۃ لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ ٹوٹے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفہ میں زیادہ

لا لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقفہ اسی جگہ نہیں چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔

ک کذٰلک کی علامت ہے۔ یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں بھی جائے۔

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔کراچی
پاکستان

تھے آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں مگر حضرت آدم علیہ السلام اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داؤد علیہ السلام اور اہل زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے (خازن) طبرانی و حاکم و ابو نعیم و بیہقی نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب ہوا تو آپ فکر توبہ میں حیران تھے اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سمجھا تھا کہ بارگاہ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو میسر نہیں جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے نام اقدس کے ساتھ عرش پر مکتوب فرمایا لہٰذا آپ نے اپنی دعا میں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا الآیہ کے ساتھ یہ عرض کیا اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ابن منذر کی روایت میں یہ کلمے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَکَرَامَتِہٖ عَلَیْکَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یعنی یا رب میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاہ و مرتبت کے طفیل میں اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالیٰ نے ان کی مغفرت فرمائی مسئلہ اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے مسئلہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل و کرم سے حق دیتا ہے اسی تفضلی حق کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے صحیح حدیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی جنت سے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سلب کر لی گئی تھی بجائے اس کے زبان مبارک پر سریانی جاری کر دی گئی تھی قبول توبہ کے بعد پھر زبان عربی عطا ہوئی (فتح العزیز) مسئلہ توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے اس کے تین رکن ہیں ایک اعتراف جرم دوسرے ندامت تیسرے عزم ترک اگر گناہ قابل تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے مثلاً تارک صلوٰۃ کی توبہ کے لئے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے توبہ کے بعد حضرت جبرئیل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرماں برداری لازم ہونے کا حکم سنایا سب نے قبول طاعت کا اظہار کیا (فتح العزیز)

بقیہ صفحہ ۱۲ علیہ السلام پر سفید ابر کا سایہ حال رہا اور دن بھر ساتھ رہتا شب کو ان کے لئے نور کا ستون اترتا جس کی روشنی میں کام کرتے ان کے کپڑے میلے اور پرانے نہ ہوتے ناخن اور بال نہ بڑھتے اس سفر میں جو فرزند پیدا ہوتا اس کا لباس اس کے ساتھ پیدا ہوتا جتنا وہ بڑھتا لباس بھی بڑھتا (۹۳) من ترنجبین کی طرح ایک شیریں چیز تھی روزانہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لئے ایک صاع کی قدر آسمان سے نازل ہوتی لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے سلوی ایک چھوٹا پرند ہوتا ہے اس کو ہوا لاتی یہ شکار کر کے کھاتے دونوں چیزیں شنبہ کو مطلق نہ آتیں باقی ہر روز پہنچتیں جمعہ کو اور دنوں سے دونی آتیں حکم یہ تھا کہ جمعہ کو شنبہ کے لئے بھی حسب ضرورت جمع کر لو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرو بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی ذخیرے جمع کئے وہ سڑ گئے اور ان کی آمد بند کر دی گئی یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم اور آخرت میں سزاوار عذاب ہوئے (۹۴) اس بستی سے بیت المقدس مراد ہے یا اریحا جو بیت المقدس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے اور اس کو خالی کر گئے وہاں غلے میوے کثرت سے تھے (۹۵) یہ دروازہ ان کے لئے بمنزلہ کعبہ کے تھا کہ اس میں داخل ہونا اور اس کی طرف سجدہ کرنا سبب کفارۂ ذنوب قرار دیا گیا (۹۶) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ زبان سے استغفار کرنا اور بدنی عبادت سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا تتمہ ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشہور گناہوں کی توبہ بالاعلان ہونی چاہئے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور طاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے (فتح العزیز) اسی لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے موالد و مزارات پر حاضر ہو کر استغفار و طاعت بجا لاتے ہیں عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے (۹۷) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے (حطۃ) کلمہ توبہ و استغفار کہتے جائیں انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی داخل تو ہوئے سرینوں کے بل گھسٹتے اور بجائے کلمۂ توبہ کے تمسخر سے حبۃ فی شعرۃ کہا جس کے معنی ہیں (بال میں دانہ) (۹۸) یہ عذاب طاعون تھا جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہو گئے مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمہارے شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ مسئلہ صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقام وباء میں رضائے الٰہی پر صابر رہیں اگر وہ وباء سے محفوظ رہیں جب بھی انہیں شہادت کا ثواب ملے گا (۹۹) جب بنی اسرائیل نے سفر میں پانی نہ پایا شدت پیاس کی شکایت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو آپ کے پاس ایک مربع پتھر تھا جب پانی کی ضرورت ہوتی آپ اس پر عصا مارتے اس سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سب سیراب ہوتے یہ بڑا معجزہ ہے لیکن سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشت مبارک سے چشمے جاری فرما کر جماعت کثیرہ کو سیراب فرمانا اس سے بہت اعظم و اعلیٰ ہے کیونکہ عضو انسانی سے چشمے جاری ہونا پتھر کی نسبت زیادہ عجیب ہے (خازن و مدارک) (۱۰۰) یعنی آسمانی طعام من و سلوٰی کھاؤ اور اس پتھر کے چشموں کا پانی پیو جو تمہیں فضل الٰہی سے بے محنت میسر ہے (۱۰۱) نعمتوں کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل کی نااہلی و کم ہمتی اور نافرمانی کے چند واقعات بیان فرمائے جاتے ہیں (۱۰۲) بنی اسرائیل کی یہ ادا بھی نہایت بے ادبانہ تھی کہ پیغمبر اولوالعزم کو نام لے کر پکارا یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا اور کوئی تعظیم کا کلمہ نہ کہا (فتح العزیز) جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی ہے تو ان کو بشر و ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہو گا غرض انبیاء کے ذکر میں بے تعظیمی کا شائبہ بھی ناجائز ہے

بقیہ صفحہ ۳۲ کے ہے ان مقبول بندوں نے صبر کیا حضرت اسمعیل علیہ السلام بہت خورد سال تھے تشنگی سے جب ان کی حالت نازک ہوئی تو حضرت ہاجرہ بیتاب ہو کر کوہ صفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تو اتر کر نشیب کے میدان میں دوڑتی ہوئی مروہ تک پہنچیں اس طرح سات مرتبہ گردش ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا جلوہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چشمہ زمزم نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ال

قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور بنی نوع انسان کی طرف اللہ کا آخری پیغام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی حفاظت اور کتابت کا پورا پورا انتظام کیا، اس کی نشرواشاعت میں اپنی پوری مبارک زندگی صرف کی اس کے ہر حکم پر خود عمل کیا اور دوسروں کو سختی سے اس پر عمل کی تاکید فرمائی۔ بار بار اپنے مبارک اور مختصر جملوں میں اس کی اہمیت جتلائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان مساعی جمیلہ کی بنا پر قرآن کریم کو ہر مسلمان نے اپنے دل و جان سے زیادہ عزیز رکھا اور علماء نے اس کی تفسیر اور تشریح میں اپنی زندگی کا بیشتر حصہ صرف کیا۔

قرآن کریم چونکہ عربی زبان میں ہے اس لئے دنیا کی ہر زبان بولنے والے مسلمانوں نے اس کا اپنی اپنی زبان میں ترجمہ کیا۔ تراجم قرآن کی دنیا میں کثرت ہوگئی۔ ان تراجم کی کثرت خود اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ آج تک قرآن کریم کا کوئی جامع اور مکمل ترجمہ نہ ہوسکا۔ آقائے دوجہاں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فداہ امی وابی) کا یہ فرمان مبارک وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِي عَجَائِبُهُ نہ اس کی عجائبات ختم ہوں گے اور نہ یہ کثرت تکرار سے پرانا ہوگا، کس قدر جامع ہے اور اس بات کی طرف واضح اشارہ کہ قرآن کی تفسیریں اور تراجم دنیا قائم رہنے تک جاری رہیں گے۔

برعظیم پاک و ہند میں قرآن کریم کے تراجم زیادہ تر اردو زبان میں ہوئے ہیں۔ ان مترجمین کا سرخیل حضرت شاہ ولی اللہ کا خاندان ہے۔ اور ان کے بعد بھی ترجمے ہوتے رہے۔ تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گذشتہ تراجم جامع نہیں تھے۔ خاص کر شاہ عبدالقادر کا ترجمہ تو لفظ مفہوم کے لئے بالکل نامکمل ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اگرچہ لفظ مفہوم کے لئے قدرے بہتر تھا لیکن اس میں یہ قباحت تھی کہ ترجمہ صرف سرسری کر دیا گیا۔ چند باتیں جو بہت اہم تھیں نظر انداز کر دی گئیں ایک تو یہ کہ ایک لفظ ایک جگہ جو معنی رکھتا ہے، دوسری جگہ بھی وہی معنی استعمال کر لئے گئے حالانکہ یہ درست نہیں تھا کیونکہ قرآن کریم کے اسلوب بیان میں ایک خاص کیفیت ہے جو دوسری زبانوں یا زبان کی کسی صنف میں نہیں ہے۔ اس کی تمثیلیں استعارات کنایات، اشارات اور تشبیہات کا انداز تمام اصناف سخن سے مختلف ہے۔

مندرجہ بالا گزارش سے یہ سوال سامنے آتا ہے کہ قرآن کریم کا کسی دوسری زبان میں کماحقہ ترجمہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

اس کا جواب بہت آسان ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں ممکن نہیں بلکہ اگر عربی ہی کے مترادف الفاظ لے آئے جائیں تب بھی مفہوم کہیں سے کہیں جا پہنچے گا اور قرآنی مفہوم ہی ختم ہو کر رہ جائے گا اس بارے میں ابن قتیبہ کی رائے یہ ہے کہ "قرآن کریم کا نزول ان تمام اسالیب کلام کے مطابق ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ترجمہ کرنے والا قرآن کریم کا ترجمہ کسی (دوسری) زبان میں کماحقہ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ ترجمہ کرنے والوں نے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے حبشی یا رومی زبان میں کر لیا تھا۔ ایسے ہی زبور، تورات کے تراجم اور باقی کتب الٰہیہ کے تراجم عربی زبان میں کر لئے گئے تھے کیونکہ عجمی زبانوں میں مجاز کی وہ وسعت نہیں جو عربی زبان میں ہے" اس لئے یہ دشوار ترین امر ہے کہ قرآن کریم کو کماحقہ کسی بھی دوسری زبان میں ترجمہ کیا جاسکے۔

قرآن کریم ہی سے چند مثالیں پیش کی جارہی ہیں جس سے یہ ثابت ہوگا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کتنا دشوار ہے۔

پہلی آیت۔ [illegible] آپ کبھی بھی ایسے الفاظ نہیں لاسکتے جو ان کے لفظوں کا صحیح ترین ترجمہ ہوں اور ان الفاظ کی خوبی ان میں موجود ہو۔ دوسری آیت۔ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا اگر قرآن کے اس فرمان کا ماحقہ لفظوں کی شکل میں اداکرنا چاہیں تو یہ ناممکن ہے۔ ہاں اس کا مفہوم ضرور معلوم کیا جاسکتا ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی آیتیں ہیں جو طوالت کے پیش نظر ذکر نہیں کی جارہی ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قرآن کریم کا ترجمہ ماحقہ نہیں کیا جاسکتا لیکن کیا یہ کہہ دینا کافی ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ ماحقہ نہیں کیا جاسکتا اس لئے چھوڑ دو قرآن سمجھ کر کیا کرنا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ قرآن کا ترجمہ لیا جائے گا اور اس کی تشریح و تفسیر بیان کی جائے گی اور اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ ترجمہ و تفسیر کماحقہ ہو۔

مترجمین کرام نے جو خاص بات نظر انداز کر دی وہ یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فداہ امی وابی کو جہاں قرآن میں مخاطب کیا ہے وہاں وہ ادب ملحوظ خاطر نہ رکھا جو شان مصطفوی ہے اور ترجمہ میں ایک قسم کا سقم واقع ہوگیا جس سے محبان رسول اور عاشقان مصطفےٰ کے قلوب کو تکلیف پہنچی ہے۔

سرزد ہوگی اس کے متعلق ضلالت کا لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء اور کفار دونوں کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن ترجمہ کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ ضروری ہے کہ فرق مراتب کا خیال رکھا جائے۔ اگر ایک ہی معنی کئے تو یہ صریح گستاخی ہوگی۔

مومن کا لفظ اہل ایمان کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ رب العزت کے لئے بھی چنانچہ دونوں میں ترجمہ کرتے وقت فرق ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح لفظ "شاکر" جو بندوں اور معبود دونوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اگر یہ خیال نہ کیا جائے تو ترجمہ بالکل چوپٹ ہو اور بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ مترجمین میں سے شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین، شاہ ولی اللہ (فارسی ترجمہ) عبدالماجد دریا آبادی، ڈپٹی نذیر احمد، اشرف علی تھانوی، مرزا حیرت دہلوی وغیرہ ہم سب نے ترجمہ میں ان باتوں کا خیال نہیں رکھنا چاہئے کیوں۔ بہر حال اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ نے ان تمام باتوں کا خیال رکھا اور ادب مصطفوی کو مقصد زندگی بنایا اور ایسا ترجمہ پیش کیا جس میں ادب شستگی، آرائش و حسن بیان مکمل طور پر موجود ہے۔

قرآن کریم کے مروجہ تمام ترجمے اگر غور سے دیکھے جائیں تو یہ بات صاف معلوم ہوجاتی ہے کہ ترجمہ کرتے وقت کس مترجم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ ذیل میں ہم تمام ترجموں سے کچھ اقتباسات پیش کرتے ہیں اور آپ سے اس بات کی التجا کرتے ہیں کہ آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ کونسا ترجمہ ادب کے قریب اور کونسا ترجمہ بے ادبی اور گستاخی پر مبنی ہے۔

ووجدك ضالاً فهدى سورۃ الضحیٰ آیت (۷)

ترجمہ۔ "اور پایا تجھ کو بھٹکتا، پھر راہ دی۔" (شاہ عبدالقادر)

ترجمہ۔ "اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی۔" (شاہ رفیع الدین)

"و یافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس راہ نمود۔" (شاہ ولی اللہ)

"اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔" (عبدالماجد دریابادی)

"اور تمہیں گم کردہ راہ پایا تو کیا (تمہیں) ہدایت (نہیں) کی"؟ (مرزا حیرت دہلوی)

"اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھا دیا۔" (ڈپٹی نذیر احمد)

"اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا رستہ بتلا دیا"۔ (اشرف علی تھانوی)

"اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی" (اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

تمام مترجمین کرام نے ضالاً کا ترجمہ بھٹکتا ہوا، گم کردہ راہ وغیرہ کے معنوں میں استعمال کیا ہے جو صریحاً غلط ہے اور بے ادبی پر دال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں یہ کہنا کہ بھٹکتا ہوا اور گم کردہ راہ ہے صاف اور صریح گستاخی ہے۔ البتہ آخری مترجم کا ترجمہ آپ دوبارہ پڑھیں اور خود ہی فیصلہ کریں کہ کونسا ترجمہ صحت و ادب کے قریب ہے۔

اے کاش یہ مترجمین اس قسم کا ترجمہ نہ کرتے کہ جس سے غیر مسلموں کو شہ ملی اور انھوں نے اس ترجمے کو اپنی زبان میں اس طرح ڈھالا کہ جس سے صاف یہ پتا چلتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کچھ بھی نہیں تھے صرف بھٹکنے والے ایک پریشان گم کردہ راہ آدمی تھے" نعوذ باللہ من ذالک تو انہیں پھر ہدایت دے دی گئی۔

اعلیٰ حضرت نے اس قدر باادب اور نفیس ترجمہ کیا ہے کہ آپ اسے کسی زبان میں بھی منتقل کریں کسی صورت بے ادبی غلط فہمی کا احتمال باقی نہیں رہتا۔ الفاظ پر غور کیجئے۔

"اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی"۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نبی تھے، رسول تھے، پیغمبر تھے، راہ حق پر تھے لیکن اللہ کی محبت میں از خود رفتہ ہوچکے تھے تو اللہ نے وہ ظاہری لباس نبوت اور اپنا قرب نصیب فرمایا۔ جس کے لئے آپ پریشان رہتے تھے۔ نہ یہ کہ آپ راہ بھٹکے ہوئے گم کردہ تھے

قرآن کریم میں دوسری جگہ یہ بات بیان کر دی گئی کہ "ما ضل صاحبکم وما غوى ○" سورہ نجم آیت نمبر ۲۔ "یعنی آپ کے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نہ گمراہ ہوئے نہ بے راہ چلے۔"

انا فتحنا لك فتحا مبينا ○ ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر

ترجمہ۔ ہم نے فیصلہ کردیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ (شاہ عبدالقادر)

تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تاکہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔ (شاہ رفیع الدین)

ہر آئینہ ما حکم کردیم برائے تو بفتح ظاہر عاقبت فتح تمست کہ بیامرزد ترا خدا آنچہ سابق گذشت از گناہ تو و آنچہ پس ماند۔ (شاہ ولی اللہ)

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔ (عبدالماجد دریابادی)

اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی۔ درحقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرا دی تاکہ تم اس فتح کے شکریہ میں دین حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اس کے صلے میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (اشرف علی تھانوی)

بے شک اے نبی ہم نے تمہیں ایک فتح ظاہر عنایت کی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دے۔ (مرزا حیرت دہلوی)

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (اعلیٰ حضرت)

کسی بات کا دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مترجم ان دونوں زبانوں کا ماہر ہو ورنہ یہ بات اس آیت کے ترجمے میں نہیں ہے چونکہ سوائے اعلیٰ حضرت کے سب نے ایسا ترجمہ کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نعوذ باللہ من ذالک) پہلے بھی گناہ کر چکے تھے۔ اور بعد میں بھی کرنے کا امکان ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ایک سند دینی پڑی کہ آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ ہم نے معاف کر دیئے۔

ترجمے میں دو سوال ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ اول یہ کہ کیا نبی معصوم نہیں۔ دوسرے یہ کہ کیا گناہ اسی طرح معاف ہوا کرتے ہیں کہ اللہ نے فتح بھی دی اور اس کے ساتھ گناہ کی مغفرت کا سرٹیفکیٹ بھی ساتھ ہی دے دیا۔

سوال اول کا جواب صاف ہے اور ہر مسلمان اور عاشق رسول کو معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے بھی معصوم تھے اور بعد میں بھی معصوم ہیں۔ گناہ کا شائبہ اور تصور بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں نہیں کیا جا سکتا۔

ترجمے کی یہی غلطی اردو کے علاوہ دوسری زبانوں کے مترجمین نے بھی کی ہے۔ مثلاً قرآن کے انگریز مترجم اے۔ جے۔ آربری (A J Arberry) نے اپنے انگریزی ترجمے میں اس آیت کریمہ کے معنی اس طرح کئے ہیں۔

'Surely we have give thee (you) a manifest victory that God may forgive thee (you) The former and the latters sins."

اس انگریزی ترجمے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ (نعوذ باللہ) رسول گنہگار تھے۔ اور اسی قسم کے ترجموں نے انگریزی محققین کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر آمادہ کیا اور رسول کے حضور کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کئے جو شان رسالت مآب کے بالکل منافی تھے Marmanduke Pictha کا ترجمہ دیکھئے۔

(1) LO! We have given thee (O Muhammad) a signal victory (2) That Allah may forgive thee of that sin, that which is past and that which is to come

اب بتائیے کہ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ اس ترجمے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رسول گنہگار تھے (نعوذ باللہ من ذالک) لیکن اعلیٰ حضرت کے ترجمے میں آپ خود دیکھیں کہ یہ بات نہیں ہے۔ اب اعلیٰ حضرت کا ترجمہ پڑھئے تو دل میں وہ مسرت و سرور پیدا ہوگا جو قرآن کا مقصود ہے

فان یشاء اللہ یختم علی قلبک

ترجمہ۔ پس اگر خواہد خدا مہر نہد بر دل تو۔ (شاہ ولی اللہ)

پس اگر چاہتا اللہ مہر کر دے تیرے دل پر۔ (شاہ رفیع الدین)

سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر۔ (شاہ عبدالقادر)

سو اگر اللہ چاہے تو آپ کے قلب پر مہر لگا دے۔ (عبدالماجد دریابادی)

سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے۔ (اشرف علی تھانوی)

اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر لگا دے (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ جزئی ایمان کا اشتمال کمل کیا ہے (اشرف علی تھانوی)

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل (اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (لہ اوادی ولی) کو منصب نبوت کا تاج تخلیق آدم سے قبل ہی عطا کر دیا گیا تھا۔ پھر یہ ترجمہ کرنا کہ وہ کتاب جانتا تھا اور نہ ایمان۔ تو یہ صاف اور صریح عصمت انبیاء پر حملہ ہے کیونکہ نبوت اللہ نے اپنے منتخب بندوں ہی کو عطا فرمائی ہے اور [illegible] قلم میں مخلوط ہے بھی یہ کہنا بے ادبی اور گستاخی ہے کہ اس سے قبل آپ مومن نہ تھے جبکہ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آپ دنیا میں تشریف لائے تو اللہ رب العزت کو سجدہ کیا اور فرمایا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تو خود ہی فیصلہ کریں کہ حقیقت کیا ہے۔

آیت کا مطلب صاف یہ ہے کہ جو لوگ آپ کو نبی نہیں مانتے ان کو معلوم ہو جائے کہ یہ کتاب من جانب اللہ ہے اور یہ کتاب [illegible] دل سے بنائی [illegible] نوع انسان کے سامنے ایمان پیش کیا اگر یہ نبی نہ ہوتے۔ ہوتی تو پہلے سے کتاب وایمان کا ذکر فرماتے۔ کیونکہ چالیس سال کی عمر کے بعد ذکر کرتے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو بات پیش کر رہے ہیں وہ من جانب اللہ ہے ان کی اپنی طرف سے نہیں ہے۔

صاف صاف لفظوں میں ایسا ترجمہ کرنا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ کتاب کا پتا تھا نہ ایمان کا صریحاً بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جہاں جہاں اس قسم کی آیتیں ہیں ان کا ترجمہ کرنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ وہاں ایسا مفہوم لینا چاہیے جس سے شان رسالت بلند ہو اور آقائے دوجہاں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کی تعریف وتوصیف ہوتی ہو۔

مندرجہ بالا مثالوں سے یہ بات واضح کرنی مقصود ہے کہ ہم اب چشم پوشی سے کام نہ لیں اور شخصیت پرستی کے جال میں نہ پھنسیں اور دلیل صرف یہ نہ ہو کہ چونکہ فلاں نے کہا ہے اس لئے درست ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ کس نے لکھا بلکہ یہ دیکھیں کہ کیا کہا۔ اگر کہا ہوا درست ہے تو سبحان اللہ ورنہ اس غلطی کی نشاندہی ضرور کریں کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کا ترجمہ سب کچھ ہے بلکہ ہم صرف یہ احساس دلانا چاہتے ہیں کہ سب سے ٹھیک کہا اور ہر آیت کے ترجمے میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کو برقرار رکھا اور کوئی ایسی بات نہیں کی جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کی تنقیص ہوتی ہو یا ان کی گستاخی کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ آپ شروع سے لے کر آخر تک اس ترجمے کو پڑھ ڈالیے آپ کو کہیں بھی ایسا جملہ نہیں ملے گا جس میں اللہ تعالیٰ اور انبیائے کرام کی تنقیص ہوتی ہو۔ بلکہ حضرت علامہ احمد رضا خاں نے ہر ایک کو اپنے اپنے مقام پر رکھا ہے اور وہی کچھ بیان کیا جو حق تھا جس میں سچائی تھی عشق رسول تھا۔

ہم نے آپ کو اس نہج پر سوچنے کی دعوت دی ہے۔ آپ سوچیں اور خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کیا حق ہے اور کیا ناحق۔

(وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ٥)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والدین کے لئے وصیت			
یہ آیت میراث سے منسوخ ہے			
ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا	۲	العنکبوت	۸
ووصینا الانسان بوالدیہ	۲	لقمٰن	۱۴
کتب علیکم اذا حضر احدکم	۱	البقرہ	۱۸۰/۱۸۱
والدین پر خرچ کی فضیلت			
یسئلونک ماذا ینفقون	۲	البقرہ	۲۱۵
والدین کے معاملے میں بھی سچی گواہی دے			
یایھا الذین امنوا کونوا قوامین	۵	النساء	۱۳۵
بڑھاپے میں والدین سے تواضع اور خوش کلامی			
اما یبلغن عندک الکبر	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
والدین کے لئے دعا کرے			
واخفض لھما جناح الذل	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴
رب اغفرلی	۱۳	ابراہیم	۴۱
والدین کے لیے تواضع			
واخفض لھما	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴
والدین پر نعمت الٰہی کا شکر کرے			
فتبسم ضاحکا	۱۹	النمل	۱۹
ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا	۲۶	الاحقاف	۱۵
اذ قال اللہ یعیسیٰ	۷	المائدہ	۱۱۰
والدین کا شکر ادا کرے			
ان اشکرلی ولوالدیک	۲	لقمٰن	۴
والدین اگر شرک وگناہ کی کوشش کریں تو ان کی طاعت نہیں			
وان جاھدٰک	۲۰	العنکبوت	۸
وان جاھدٰک	۲	لقمٰن	۱۵
شرک والدین سے برأت			
فلما تبین لہ	۱۱	توبہ	۱۱۴

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والدین کے ساتھ دنیا میں سلوک			
وصاحبھما فی الدنیا معروفا	۲	لقمٰن	۵
اولاد کی وجہ سے کسی والدہ کو ضرر نہ دیا جائے			
لا تضار والدۃ بولدھا	۲	البقرہ	۲۳۳
اولاد کی وجہ سے کسی والد کو ضرر نہ دیا جائے			
ولا مولود لہ بولدہ	۲	البقرہ	۲۳۳
اولاد پر شفقت			
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱
اولاد کو اچھی نصیحت کرنا			
واذ قال لقمٰن لابنہ	۲۱	لقمٰن	۱۳/۱۹
اولاد کی تربیت			
وقل رب ارحمھما	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴
اولاد کے لئے اچھی دعا			
وکانت امراتی	۱۶	مریم	۵
اپنے اہل وعیال کو نماز وزکوٰۃ کا حکم دے			
وکان یامر اھلہ	۱۶	مریم	۵۵
وامر اھلک بالصلوٰۃ	۱۶	طٰہٰ	۱۳۲
اولاد کا قتل حرام ہے			
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱
والدین اور رشتہ داروں کی محبت اللہ ورسول کے مقابلہ میں ہیچ۔			
قل ان کان اباؤکم	۱۰	التوبۃ	۲۴
رشتہ داروں سے نیک سلوک			
والذین یصلون	۱۳	الرعد	۲۱
واتقوا اللہ	۴	النساء	
ولا یاتل اولوا الفضل	۱۸	النور	۲۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
رشتہ داروں سے بدسلوکی پر لعنت			
الذین ینقضون	۱	البقرہ	۲۷
فھل عسیتم ان تولیتم	۲۶	محمد	۲۲/۲۳
رشتہ داروں کے گھروں میں کھانے میں حرج نہیں			
لیس علی الاعمی	۱۸	النور	۶۱
رشتہ دار بعض بعض سے قریب تر ہیں			
واولوا الارحام	۱۰	الانفال	۷۵
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے حسن سلوک			
قل لا اسئلکم علیہ اجرا	۲۵	الشوریٰ	۲۳
ایمان کے بغیر رشتہ دار قیامت میں فائدہ نہ دیں گے۔			
لن تنفعکم ارحامکم	۲۸	الممتحنہ	۳
عدل میں رشتہ داروں کا لحاظ نہ کرے			
واذا قلتم فاعدلوا	۸	الانعام	۱۵۲
غیر وارث رشتہ داروں کو کچھ دے دیں			
واذا حضر القسمۃ	۴	النساء	۸
پڑوسیوں کے حقوق			
[illegible]	۵	النساء	۳۶
ساتھیوں کے حقوق			
والجار الجنب	۵	النساء	۳۶
مسلمانوں کے حقوق			
انما المومنون اخوۃ	۲۶	الحجرات	۱۰
مسلمان بھائی بھائی ہیں			
واعتصموا بحبل اللہ	۴	آل عمران	۱۰۳
ونزعنا ما فی صدورھم	۱۴	الحجر	۴۷
وان تخالطوھم	۲	البقرہ	۲۲۰
فان تابوا ونصروہ	۱۰	التوبۃ	۱
ادعوھم لاباءھم	۲۱	الاحزاب	۵

قمار بازی
پہلا حکم

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
یسئلونک عن الخمر	۲	بقرة	۲۱۹

ممانعت کا قطعی حکم

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
انما الخمر والمیسر	۷	المائدة	۹۰
فهل انتم منتهون	۷		۹۱

ان افعال شنیعہ سے عداوت

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
انما یرید الشیطان	۷	المائدة	۹۱

شعر و شاعری
شعراء بے عمل کی مذمت

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
والشعراء یتبعهم الغاون	۱۹	الشعراء	۲۲۴

اہل ایمان اور اعمال صالح اور ذکر کی طرف رغبت دلانے والے شعراء کی توصیف

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
الا الذین امنوا	۱۹	الشعراء	۲۲۷

قرآن مجید شاعری نہیں

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
وما هو بقول شاعر	۲۹	الحاقة	۴۱

حجامت کے احکام
مردوں کو سر کے بال منڈوانا اور کتروانا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
محلقین رءوسکم	۲۶	فتح	۲۷

حالت احرام میں سر منڈوانا اور کتروانا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
فمن کان منکم مریضا	۲	البقرة	۱۹۶

داڑھی بڑھانا سنت انبیاء ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
ولا تأخذ بلحیتی ولا برأسی	۱۶	طٰہٰ	۹۴

آداب سفر
سواری پر سوار ہونے کے وقت کی دعا

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
سبحٰن الذی سخر لنا	۲۵	الزخرف	۱۳

کشتی پر سوار ہونے کی دعا

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
بسم اللہ مجرىها	۱۲	ھود	۴۱

تجارت کے لیے سمندری سفر

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
ربکم الذی یزجی لکم الفلک لتبتغوا	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتجری الفلک	۲۱	الروم	۴۶

شکار کا بیان
حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
یایها الذین امنوا	۶	المائدة	۲
یایها الذین امنوا لا تقتلوا الصید	۷		۹۵
وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما	۷		۹۶

احرام ختم ہونے پر شکار جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
واذا حللتم فاصطادوا	۶	المائدة	۲

سمندر کا شکار

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
احل لکم صید البحر	۷	المائدة	۹۶

کتے اور شکاری جانور کا شکار حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
وما علمتم من الجوارح مکلبین	۶	المائدة	۴

شکار پر بسم اللہ پڑھ کر جانور چھوڑے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
فکلوا مما امسکن علیکم	۶	المائدة	۴

رہن کا بیان
سفر میں رہن

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
وان کنتم علی سفر	۳	البقرة	۲۸۳

قصاص کا بیان

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
یایها الذین امنوا کتب علیکم القصاص	۲	البقرة	۱۷۸

قصاص زندگی ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
ولکم فی القصاص حیوة	۲	البقرة	۱۷۹

قصاص میں برابری

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
وکتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس	۶	المائدة	۴۵

قتل نفس حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
ولا تقتلوا النفس التی	۱۵	الاسراء	۳۳

ایک شخص کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
من اجل ذلک	۶	المائدة	۳۲

جس نے ایک شخص کی جان بچائی اس نے ساری دنیا کو بچایا

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
ومن احیاها فکانما احیا الناس	۶	المائدة	۳۲

فساد فی الارض کی سزا قتل ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
من اجل ذلک	۶	المائدة	۳۳

مومن کو غلطی سے قتل کرنا

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا	۵	النساء	۹۲

مومن کو جان بوجھ کر قتل کی سزا

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
ومن یقتل مؤمنا متعمدا	۵	النساء	۹۳

قتل کے عوض قتل

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
من قتل نفسا	۶	المائدة	۳۳

حد قذف کا بیان
زنا کی تہمت لگانا گناہ ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
والذین یؤذون المؤمنین	۲۲	الاحزاب	۵۸

زنا کی غلط تہمت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
والذین یرمون المحصنت	۱۸	النور	۴

تعزیر کا بیان
کسی مسلمان کا مذاق نہ اڑایا جائے

آیت	پارہ	سورت	نمبر شمار
یایها الذین امنوا	۲۶	الحجرات	۱۱

عرض ناشر

مجدد ملت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے ان دینی و ملی رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ جن سے ایک زمانہ فیض یاب ہوا۔ آپ جس دور میں برصغیر میں مسلمانوں کی دینی قیادت کا فریضہ انجام دے رہے تھے وہ بڑا پر آشوب دور تھا۔ انگریز اور ہندو مسلم تہذیب ثقافت اور تمدن کو ختم کر دینے کے درپے تھے۔ وہ مسلمانوں کے دل روح اسلام اور روح عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خالی کر کے انہیں اپنے اقتدار کے سامنے جھکانے کے لئے سازشیں کر رہے تھے کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی للکار نے اس کے سارے منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ آپ نے عملی جہاد کیا اور مسلمانوں کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلا دیا۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے مختلف علوم اور فنون پر ایک ہزار سے زائد کتب و رسائل تصنیف کئے جو آپ کی جلالت علمی کے شاہکار ہیں۔ ان میں "فتاویٰ رضویہ" اور قرآن مجید کا ترجمہ "کنزالایمان" امتیازی شان رکھتے ہیں۔

"کنزالایمان" نے مختصر دور میں جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ شاید ہی کسی اور ترجمہ کو نصیب ہوئی ہو بہر حال اس کے لاکھوں نسخے دنیا بھر میں شائع ہوتے ہیں۔ یہ ترجمہ اب تک کے تراجم میں کیوں ممتاز ہے اور کن نمایاں خصوصیات کا حامل ہے؟ اس کا مختصر سا جائزہ پچھلے صفحات میں پیش کیا گیا ہے جس سے آپ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

"کنزالایمان" اگرچہ ایک ترجمہ ہے۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ بڑی بڑی تفاسیر اس کے سامنے ہیچ ہیں اس کی ایک ایک سطر سے عشق رسول پھوٹا پڑتا ہے۔ اس میں جامی کا درد و سوز امام ابو حنیفہ کی مجتہدانہ بصیرت اور اعلیٰ حضرت کا عشق رسول جھلکتا نظر آتا ہے۔

ادارہ ضیاء القرآن اس سے پیشتر ترجمہ کنزالایمان بڑی آب و تاب سے شائع کر چکا ہے جسے قارئین کے وسیع تر حلقے میں بڑی پذیرائی نصیب ہوئی۔

حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر اور جامع تفسیر خزائن العرفان بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ادارہ نے ضروری سمجھا کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کے ساتھ اسے بھی شائع کیا جائے۔ اس کی اشاعت کے لئے خصوصی اہتمام کیا گیا اور زر کثیر صرف کر کے تمام تفسیر کو کمپیوٹر سے کتابت کروایا گیا۔ حاشیہ کا پرانا اور دشوار طریقہ ترک کر کے ہر صفحہ کے نیچے کتابی انداز اختیار کیا گیا

اب اس گراں مایہ علمی سرمایہ سے استفادہ بے حد آسان ہو گیا ہے۔

اس کے علاوہ اس نسخہ کے ساتھ تفصیلی اشاریہ اور قرآن پاک کے تراجم کا تفصیلی جائزہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ قرآن کے سلسلہ میں ایک اور اہم خدمت انجام دی گئی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ صوری اور معنوی ہر دو اعتبار سے نمایاں مقام کا حامل ہے۔ لیکن اس کے کچھ الفاظ موجودہ اردو میں عام مروج نہیں ہیں اور عوام الناس کو انہیں سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے الفاظ کے عام فہم اردو مترادف ان کے سامنے قوسین ( ) میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح کنزالایمان کی تفہیم میں بڑی مدد ملے گی۔ یہ خدمت معروف محقق علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری نے سرانجام دی ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے بے حد شکر گزار ہیں۔

امید ہے کہ قارئین گوناگوں خوبیوں سے مزین اس قرآن پاک کو ضرور پسند فرمائیں گے۔ اور ہمیں اپنی قیمتی آراء سے مطلع فرمائیں گے۔

قرآن پاک، ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ کرنے والے تمام احباب سے ملتجی ہوں کہ وہ ادارے کے جملہ کارکنان۔ ان کے مشائخ، اساتذہ اور والدین کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

آخر میں آپ سے گذارش ہے کہ مطالعہ کے دوران اگر کہیں کوئی خامی ملاحظہ کریں تو ادارے کو اس سے ضرور مطلع کریں۔ آپ کی قیمتی آراء اور راہنمائی میں خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہمارا سفر جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

محمد حفیظ البرکات شاہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

سرٹیفکیٹ

ہم نے اس قرآن پاک کو حرفاً حرفاً نہایت غور اور امعان نظر سے پڑھا ہے، ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی یا کتابت کی غلطی نہیں ہے۔

(۱) محمد عالم مختار حق صاحب
(۲) قاری محمد رفیق صاحب
(۳) حافظ محمد خان صاحب نوری بھیرہ شریف
(۴) سائیں نور احمد طالب قادری صاحب
(۵) قاری مختار احمد صاحب
(۶) قاری اشفاق احمد خان صاحب
(۷) حافظ سجاد احمد صاحب

وہ حضرات جنہوں نے اس قرآن پاک کی تفسیر و ترجمہ کی تصحیح میں مدد فرمائی

(۱) سید محمد اسد اللہ اسد صاحب
(۲) محمد انوار الرسول مرتضائی صاحب
(۳) مولوی محمد یٰسین صاحب
(۴) حافظ سجاد احمد صاحب
(۵) سید عبد الواحد شاہ صاحب
(۶) پیرزادہ محمد محسن شاہ صاحب

مولوی محمد رمضان صاحب
رجسٹرڈ پروف ریڈر حکومت پاکستان

رجسٹریشن سرٹیفکیٹ
محکمہ اوقاف حکومت پنجاب لاہور

رجسٹریشن نمبر ۹۳ تاریخ اجراء۔ ۱۸ مارچ ۱۹۷۸ء

ترتیب نمبر۔ ڈی۔ یو۔ اے۔ ۴ (۱۳) الف ر، ن، ک ر ۱۹۳

تصدیق کی جاتی ہے کہ میسرز ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ۔ لاہور کو اشاعت قرآن پاک (طباعتی اغلاط سے مبرا) ایکٹ ایل آئی وی (۳ ۱۹۷ء) کے تحت بطور "ناشر قرآن" رجسٹرڈ کر لیا ہے۔

دستخط ناظم اعلیٰ
محکمہ اوقاف پنجاب لاہور

عرض ناشر

اللہ رب العزت کی کرم نوازی سے ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز نے تھوڑے عرصہ میں قرآن پاک کی اشاعت میں جو اعلیٰ معیار قائم کیا ہے وہ ادارہ کے کارکنوں کی محنت شاقہ پر شاہد عادل ہے۔ ہماری ہر ممکنہ کوشش ہوتی ہے کہ قرآن پاک کی طباعت، کتابت و جلد بندی میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ ہو۔ پھر بھی اگر کوئی قاری اس میں غلطی پائے تو مہربانی فرما کر ادارہ کو مطلع فرمائے اور قرآن پاک کی درست اشاعت میں ادارہ کی مدد فرما کر ممنون فرمائے اور دارین کی نعمتیں حاصل کرے۔

محمد حفیظ البرکات شاہ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

استدعا

قرآن پاک کے ہر قاری سے استدعا ہے تلاوت قرآن مجید کے بعد رب العالمین کے حضور دعا فرماتے وقت ادارہ ضیاء القرآن کے اراکین معاونین اور ان کے والدین کے لئے بھی مغفرت اور بخشش کی دعا فرمائے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے آمین ثم آمین